UNIVERSAL
LIBRARY
OU_226561
UNIVERSAL
LIBRARY

UnEven Page Numbers within the book only

ولقد یسرنا القرآن للذکر فهل من مدکر

الحمد والمنة که درین زمان میمنت قران منطوق فرمان واجب الاذعان رئیسهٔ عالی قدر
والاگهر قدردان فیضرسان جنانوا شاهجهان بیگم صاحبه عالیه والیهٔ ریاست بهوپال دام اقبالها

رسالهٔ جدید و عجالهٔ مفید قاریان قرآن مجید و حاملان فرقان حمید مسمی

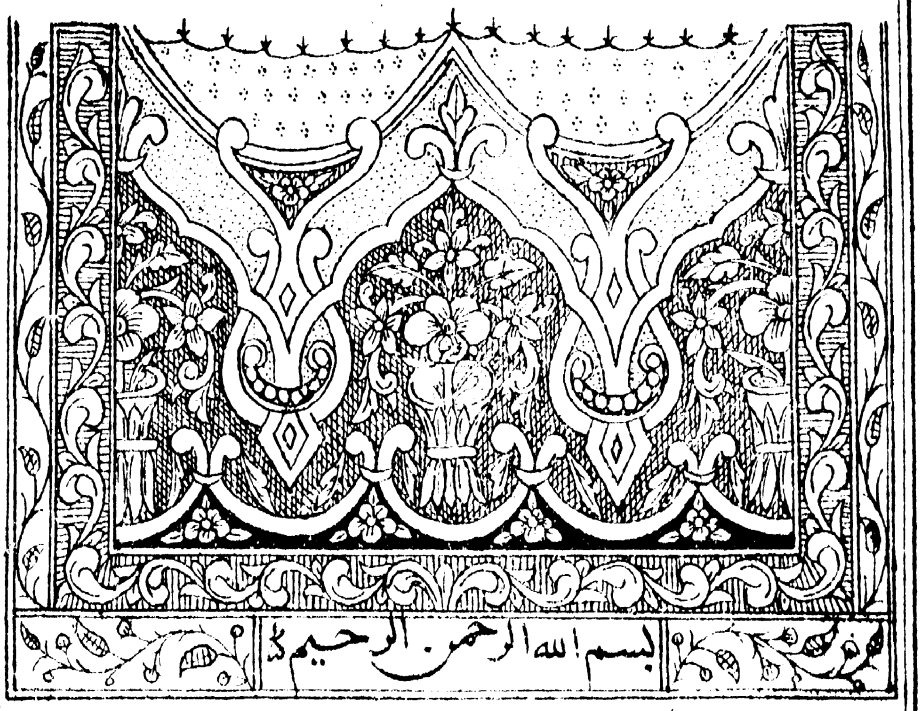
بهدایة القراء

تالیف یکی از متوسلان قدیم دولت علیهٔ عالیه

باهتمام فطانت دستگاه حافظ کرامت الله سلمه الله وعافاه

بتاریخ نهم ماه رجب سنه ۱۳۱۱ هجری قدسی در دار الاقبال بلدهٔ بهوپال

در مطبع فیض منبع شاهجهانی طبع پوشید



بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي وفق قراء الامة واولياءها لضبط القراءات واتقان الروايات +
والهمهم لحصر الشوارد منها والمتواترات + واحاطوا علم كل حرف كان فيه اختلاف
القراء والروات فصنفوا في ذلك العلم الشريف كتبا وقصائد + واثبتوا
فيها كل ثابت واوما وا الى كل نادر وشارد + ثم خلف من بعدهم خلف
امثالنا اضاعوا الصلوة واتبعوا الشهوات واطاعوا كل شيطان مار +
الا من تشبّه بهم وتزيّا بزيهم فعسى ان يُرحَم بسببهم ويحشر معهم
في زمرتهم والشرع على ذلك شاهد + اشهد ان لا اله الا الله وحده
لا شريك له الفرد الصمد الاحد الواحد + واشهد ان سيدنا ونبينا محمدا
عبده ورسوله الذي اذل الله به كل جبار عنيد متكبر مارد + اللهم صل وسلم عليه و
على آله وصحبه ما جنح ليل واضاء نهار وما زهد في الدنيا زاهد وعبد الله عابد ++

اما بعد قاری قرآن کو لازم ہی کہ بعد درستی مخارج حروف و دریافت مقامات وقوف کے
تحصیل علم اختلاف قرارات مین سعی کرکے جملہ صلاحہ اوسکا حاصل کرے اور اس فن شریف
کے مذاق سے بے بہرہ نرہی اسلیے کہ تلاوت و سماعت قرآن شریف مین بصیرت تامہ اور حظ کامل
اوس سے حاصل ہوتا ہی تمیز قرارات شاذہ کا متواتر سے بسبب اوسکی ہوتا ہی خلط روایات سے محفوظ رہتا ہے
اکثر قرار کو دیکھا ہی کہ بدون بصیرت پیدا کرنے اس علم کے اور جستہ جستہ معلوم کر لینے بعض اختلاف
قرارات کے تلاوت قرآن مجید مین اوسکا اجرا کرتے ہین اونکو ہرگز خلط روایات کا تمیز نہین ہوتا
نیکی برباد گنہ لازم کا مصداق اپنے سر لیتے ہین اور جہل مرکب مین گرفتار ہوتے ہین چونکہ کتاب
علامہ شاطبی اس فن خاص مین نہایت مقبول اور بے مثل ہے اسلیے خاکسار نے بنظر افادہ
عام کل مضمون اوسکا بطور کتاب مستقل اردو عبارت عام فہم مین لکھا اور اوسکے اشعار کو غیر
سے تعرض نہین کیا کہ مقصود اوسکے مطالب سمجھانے سے ہی اور اسیواسطے صرف ترجمہ
الفاظ شاطبیہ پر اکتفا نہین کیا بلکہ جہان اوسمین التزام تھا کہ بعض قرار باسم صریح یا
برموز مقررہ اور اونکی قرارت مذکور ہو اور بعض دیگر اور اونکی قرارت مذکور نہو تو بطور
ضد اور مفہوم مخالف کے جو مذکور نہین اوسکو مذکور سے سمجھین مثلاً ذکر مد سے قصر
غیر مذکور اور ذکر اثبات سے حذف غیر مذکور اور ذکر فتح سے کہین سکون اور کہین
کسرہ اور کہین امالۂ غیر مذکور اور ذکر مد غم سے غیر مد غم اور ذکر تھمیز سے
عدم تھمیز اور ذکر نقل حرکت سے اثبات حرکت اور ذکر اختلاس حرکت سے
اتمام حرکت وغیرہ اور بعکس صور مذکورہ غرض جہان ایک ضد مع بعض قرار مذکور ہو تو ضد

اوسکی واسطے قرار غیر مذکورین کے بزحمت ذکار وجولانی ذہن کے سمجھین اور طرح طرح
کے صنائع کا اوسمین التزام تہا اس کتاب مین اوسپر عمل نہین کیا گیا کہ مبتدی کو اوسکا سمجھنا
دشوار اور منتہی کو بہی زحمت اور پریشانی ہوتی بلکہ اسمین ہر ہر صور مذکورہ کو بتوضیح اور اجمال
کو بتفصیل بطور شرح مختصر ولطیف کے بیان کیا ہی کہ ماہر فن صاحب قلب سلیم اور ذہن مستقیم
پر ظاہر ہوگا اب اس مقدمہ مین کچہہ مختصر حال مصنف شاطبیہ کا لکہنا اور بطور
اجمال اور براعت استہلال کے مضامین کتاب مذکور پر اطلاع دینا مناسب تہا اسواسطے۔

حال مصنف شاطبیہ

لکہا جاتا ہی کہ مصنف اوس کتاب کے امام القراء والمحدثین علامۂ وقت ولی اللہ بالیقین شیخ
ابوالقاسم ضریر شاطبی ہین علامہ علی قاری رحمۃ اللہ علیہ احوال مصنف مین تحریر فرماتے ہین
کہ امام تہے علوم قراءات مین حافظ تہے سنت مطہرہ کے نسخ صحیحین اونکو یاد تہے علوم
عربیہ اور علوم روایت مین بڑے محقق تہے گنے گئے اونکے تلامذہ مین علامۂ ابن الحاجب
صاحب کافیہ جو متن مشہور ہی علم نحو مین اور جب بیمار ہوتے مرض شدید مین تو شکوہ نفرماتے
اور آہ نکرتے جب کوئی اونکا حال پوچہتا فرماتے العافیۃ اس کلمہ سے زیادہ اور کچہہ
نفرماتے اکثر اوقات سکوت مین رہتے ضروری بات فرماتے حالت طہارت اور ہیأت
حسنہ مین پڑہانیکو خشوع وخضوع کے ساتہہ جلوس فرماتے غیر کتاب وسنت مین خوض
کرنے سے اپنے جلیسون کو منع فرماتے اونسے بہت سی کرامتین وقوع مین آئین
سوائے شاطبیہ کے اور بہی مصنفات اونکے مشہور ہین شاطبہ ایک قریہ ہی جزیرۂ اندلس مین
اوسمین آنکہون سے بصیر ہوئے فرمایا اونہون نے جو کوئی میرا یہ قصیدہ پڑہے گا اللہ تعالی اوسکو

نفع دیگا کہ مین نے نظم کیا ہی اوسکو واسطے اللہ تعالی کے اور روایت کیا قرطبی نے
کہ ناظم جب فارغ ہوئے تصنیف اس قصیدے سے طواف کیا کعبہ شریفہ کا بارہ ہزار بار
جب پہونچتے اماکن متبرکہ دعا مین تو یہ دعا فرماتے اللھم فاطر السموات والارض
عالم الغیب والشھادۃ رب ھذا البیت العظیم انفع بھا کل من قرأھا
اور اونہین سے روایت ہی کہ جب مصنف رض فارغ ہوئے تالیف اس قصیدے سے
دیکھا جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین پس کھڑے ہوئے سامنے
آپکے اور پیش کیا قصیدہ عرض کیا یا سیدی یا رسول اللہ ملاحظہ ہو یہ قصیدہ پس لیا
اوسکو جناب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم نے اپنے دست مبارک مین اور فرمایا وہ
مبارک ہی جو شخص اوسکو یاد کرے داخل ہو جنت مین زیادہ کیا ایک روایت مین
جو شخص مرے اور وہ قصیدہ اوسکے گھر مین ہو داخل ہو جنت مین انتہی سبحان اللہ
کیا کھلی ہوئی فضیلت ہی اور مین نے تو اثر دعای حضرت مصنف کا خوب دیکھہ لیا کہ مجھکو
پروردگار عالم نے بہت کچھہ نفع اوسمین تو غل کرنے اور اوسکی حفظ و ضبط کی برکت سے
عطا فرمایا اُس کتاب مین ایک ہزار ایک سو تہتر شعر ہے نظم اوسکی نہایت خوب اور
بغایت خوش اسلوب ہے مصنف علیہ الرحمۃ والرضوان نے قرا سبعہ مشہورین اور
اونکے چودہ روات معروفین کے اختلاف اور مذاہب کو عجب طور سے جمع فرمایا ہی
گویا بحر زخار کو کوزے مین بھر دکھایا اور مین تو اوس قصیدے کو منجملہ اونکے کرامات کے شمار
کرتا ہون ہر ایک شعر اوسکا بمنزلہ لغز و چیستان کے ہی بغیر حصول مذاق فن اور بدون

غور و فکر کرنے اور حاوی ہو جانے مضمون مقدمۂ کتاب اور ذہن نشین کر لینے رموز
مفردہ اور مرکبۂ مقررۂ حضرت ناظم کے حل ہونا اوسکا دشوار ہے اس جگہہ تمثیلاً ایک دو
شعر اوسکے مع حل مطلب لکھنا مناسب معلوم ہوا مصنف علیہ الرحمۃ بحث ادغام حروف
قریب المخارج مین فرماتے ہین شعر

وَحَرْفَيْ نَصٍّ صَادَ مَرْيَمَ مَنْ يُّرِدْ تَوَابَ لَبِثْتُ الْفَرْدَ وَالْجَمْعَ وَصَّلَا

حل اس شعر کا یہ ہی کہ امام نافع و ابن کثیر و عاصم فاتحہ سورۂ مریم کے صاد کی دال کو ذال کر
مین ادغام نہین کرتے باظہار ادا کرتے ہین ایسے ہی ہر سہ مذکورین من یرد کی دال کو
تا ثواب مین ادغام نہین کرتے ہین ایسے ہی لبثت کی تا مثلثہ کو تا مثناۃ مین ادغام نہین
کرتے خواہ مفرد ہو خواہ جمع یعنی لبثت ہو خواہ لبثتم اور اسی شعر سے بموجب التزام اور کلیۂ
مقررۂ حضرت ناظم کے یہ بھی معلوم ہوا کہ ان ہر سہ ائمہ کے سوای چار ائمہ جو اور باقی رہے
یعنے امام ابو عمرو و ابن عامر و حمزہ و کسائی یہ سب ان کلمات کو بادغام ادا کرتے ہین دیکھنا
چاہیے کہ اس ایک شعر مین کتنے مقامات قرآنی کا اختلاف کیسا ظاہر و منکشف کر دیا
ساتون قرار کی قرارت ظاہر اور ہویدا ہو گئی دوسری جگہہ فرماتے ہین شعر

سِوَى ابْنِ الْعَلَا وَالْبَحْرُ اُخْفِيَ سُكُوْنُهٗ فَشَا خَلْقَهٗ التَّحْرِيْكُ حِصْنٌ تَطَوَّلَا

اس شعر کا حل یہ ہی کہ سوای ابو عمرو بن العلا کے اور ائمہ کی قرارت سورۂ لقمان مین یون ہی
وَلَوْ اَنَّ مَا فِي الْاَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ اَقْلَامٌ وَّالْبَحْرُ ساتھہ ضمہ را کے اور امام ابو عمرو وَالْبَحْرُ
ساتھہ فتحہ را کے پڑھتے ہین اور سورۂ سجدہ مین جو یہ آیت ہی فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا اُخْفِيَ

ساتھہ سکون یا کے قرارت حمزہ کی ہی باقی ائمہ اس لفظ کو فتحہ یا کے ساتھہ پڑہتے ہین اور خلقہ کو فتحہ
لام سے پڑہنا قرارت ہے ہر سہ ائمہ کوفیین اور امام نافع کی اور امام ابن کثیر اور ابو عمرو اور ابن عامر سکون
لام پڑہتے ہین اسی طرح ہر ایک شعر اس کتاب کا ہی معلوم کرنا چاہیے کہ حل کرنا اشعار شاطبیہ کا
مشکل کام ہی مقدمہ کتاب مین بعد حمد و ثنا و مدح قرآن و قاری قرآن کے ساتون ائمہ قرار اور اونکی دو
دو راوی معتبر جنکے اختلاف سے کتاب مین بحث ہی اور یہی روایات تلاوت قرآن مجید مین متواتر
اور مشہور ہین اور سند ہر ایک روایات کی مسلسل بجناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہونچتی ہی
اون قراء اور اون رواۃ کے نام لکہکر پھر ہر ایک کے واسطے اونمین سے ایک ایک حرف
حروف ابجد کا رمز و اشارہ مقرر فرمایا ہی اور بعض کلمات مرکبہ جنسے دو دو تین تین رموز
کیطرف اشارہ ہی بیان فرمائے اور اون رموز سے اپنے اشعار کتاب مین کام لیا ہی جس سے
تل اوجھل پہاڑ نظر آتا ہی پہر اپنا کلیہ جسکا اس کتاب مین التزام کیا ہی بیان فرمایا یعنی جس جگہ ایک
حکم بیان ہو وہین سے اوسکی ضد اور مفہوم مخالف سمجہہ لو وغیرہ وغیرہ پہر استعاذہ پہر بسملہ کا اختلاف بیان
فرمایا پہر سورہ ام القران شروع کی اور اوسکے ضمن مین بہت سے ابواب قریب نصف کتاب کے
تحریر فرمائے ہین جنسے ہر ایک قاری اور ہر ایک راوی کے اصول مذہب بخوبی اطلاع حاصل ہوتی ہے
مثلاً ادغام کبیر ایک کلمہ اور دو کلمہ مین کسکا مذہب اور صلہ و عدم صلہ ہاء ضمیر و صلہ ضمہ میم جمع
کسکا مذہب اور تسہیل یا تحقیق ہمزہ اور بین بین پڑہنا اور ادخال الف بین الہمزتین کسکا مذہب ہی
اور مد و قصر ہمزہ مفردہ و نقل حرکت ہمزہ کے احکام اور امام حمزہ اور ہشام راوی ابن عامر کا
وقف کرنا ہمزہ متوسطہ و متطرفہ پر اور اظہار و ادغام صغیر کے احکام اور نون ساکن اور تنوین کے

احکام اور اقسام امالہ اور راءات اور لامات کی ترقیق وتفخیم کے احکام اور وقف کے احکام
پھر یاءات اضافت اور یاءات زوائد کا اختلاف فتح وسکون وحذف واثبات مین بیان کیا یہانتک
ہر ایک کے اصول پورے بتا دیے پھر سورۂ بقر سے لیکر سورہ سورہ کرکے تمام قرآن کے
فرشی اختلاف ہر ایک قاری وراوی کے بیان فرمائے اور آخر مین ایک باب مخارج حروف
کا بھی لکھدیا غرضکہ فن اختلاف قرارات اور فن تجوید دونونکو اس سفینہ مین جمع فرماکر تحت
تمام کردی مگر ہمارے لوگون نے اس فن کو بالکل چھوڑ کر پیٹھ پیچھے ڈال دیا اور اُس سے ایسے ناآشنا
ہوگئے کہ گویا اوسکے مکلف ہی نرہے پس مین نے اپنے حفظ وضبط وتحقیق سے
شاطبیہ کا کل مضمون اردو عبارت عام فہم مین بدون تعرض اوسکے اشعار کے بیان
کیا ہے اور تفصیل مجمل اور توضیح معضل حتی الامکان بموجب فہم ناقص کے کی ہے اور
وقت حاجت کے شرح علامہ ابن القاصح وشرح علامہ علی قاری وغیرہ کتب
میسرہ کی اور کتاب تیسیر امام ابو عمرو دانی جو اصل ماخذ شاطبیہ کا ہے مراجعت
کی ہے اور انشاء اللہ تعالے کسی مقام پر کتب ائمہ سلف کی مخالفت نہین کی
ناظرین ماہرین فن سے توقع ہے کہ جہان کہین خطا وغلطی پائین تو نصیحۃً
للدین بنا بر خیر خواہی مسلمین اوسکی اصلاح فرمائین اور کاتب اوراق کے حق
مین استغفار کرین کہ احاطۂ علم طاقت بشری سے باہر ہے اور بدون مہارت
فن کے اس وادی مین قدم نہ دھرین کیونکہ اس صورت مین اصلاح کی امید نہین بلکہ افساد کا
ڈر ہے واللہ یعلم المفسد من المصلح ۵

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ذکر قراء سبعہ مع رواۃ اور رموز مقررہ حضرت ناظم رضی اللہ عنہ

امام نافع مدنی (ا) امام ابن کثیر مکی (د) امام ابو عمر بصری (ح)

قالون (ب) ورش (ج) بزی (ه) قنبل (ز) دوری (ط) سوسی (ي)

امام ابن عامر شامی (ك) امام عاصم کوفی (ن) امام حمزہ کوفی (ف)

ہشام (ل) ابن ذکوان (م) ابوبکر (ص) حفص (ع) خلف (ض) خلاد (ق)

امام کسائی کوفی (ر)

ابوالحارث دوری

ان ساتوں ائمہ کو بدو راوران چودہ رواۃ کو شہب لکھا ہی اور انہین ائمہ سبعہ کی قراءت جو بواسطہ انہین دو دو راوی معروف سے کے بروایت متواترہ پہونچتی ہی اور جہان جہان اصول یا فروع مین باہم قرار و رواۃ کے اختلاف ہی اوس سے بحث فرماکر ہر ایک کی قرار نے روایت پر آگاہ کیا ہی جس سے ہر ایک قاری کی قرارت اور ہر ایک کی روایت علیحدہ علیحدہ سمجھ مین آتی ہی اور چونکہ کتابہ کو نظم مین ہے اور ہر جگہ نظم مین نام قاری یا راوی کا لانا دشوار تہا اسواسطے یہ ایک ایک حرف رمز

کا ہر ایک کے واسطے بالافراد مقرر کیا اور اوسکے سمجھنے کا طریقہ بتا دیا جہان کہین اپنے
اشعار مین حروف رمزیہ کو رمزاً استعمال کیا ہی معلوم ہوجاتا ہی کہ مراد اُس حرف سے
فلان قاری یا فلان راوی ہی یہ تو رموز مفردہ ہین کہ ایک ایک حرف بالافراد ہر ایک کے
رمز ہی اور رموز مرکبہ یہ ہین ث مثلثہ رمز ہر سہ ائمہ کوفیین خ معجمہ رمز ساتون
ائمہ کی سوای امام نافع کے ذ معجمہ رمز ہی ہر سہ کوفیین اور ابن عامر شامی کی ظ
معجمہ رمز ہی کوفیین و ابن کثیر مکی کی غ معجمہ رمز ہی کوفیین و ابو عمرو بصری کی ش
نقطہ دار رمز ہے حمزہ و کسائی کی صحبۃ رمز ہے حمزہ و کسائی و ابو بکر کی صحاب
رمز ہی حمزہ و کسائی و حفص کی عم رمز ہی نافع و ابن عامر کی سما رمز ہی
نافع و ابو عمرو و ابن کثیر کی حق رمز ہے ابن کثیر و ابو عمرو کی نفر رمز ہے
ابن کثیر و ابو عمرو و ابن عامر کی حرمي رمز ہے نافع و ابن کثیر کی حصن
رمز ہے نافع اور ہر سہ ائمہ کوفیین کی امام نافع سے پہلے ابو نعیم کے کنیت اونکی
ابو رویم ہے لیکن اس کنیت مین اختلاف ہی اصفہان کے رہنے والے تھے رنگ
آپکا سیاہ تھا امام تھے مدینہ طابہ مین بہت بڑی عمر پائی ستر تابعین سے
پڑھا یزید بن قعقاع شیبہ بن نصاح عبد الرحمن بن ہرمز اونکے اُستادون مین ہین
ان لوگون نے عبد اللہ بن عباس سے پڑھا اونہون نے ابی بن کعب سے اونہون نے جناب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حال اونکا یہ تھا کہ جب کلام کرتے مُنہ سے مشک
کی خوشبو آتی پوچھا گیا آپ خوشبو لگا کر پڑھانیکو بیٹھتے فرماتے ہین نہین لیکن

دیکھا مینے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین کہ قرات فرماتے ہین میرے منہ مین
جبھی سے یہ خوشبو آتی ہی مدینہ منورہ مین رہے وہین وفات پائی اونکے بہت سے راوی
ہین مگر **قالون** اور **ورش** دو راوی جلیل انکی بہت مشہور ہین **قالون**
کی کنیت ابو موسے نام عیسی بن مینا لقب قالون ہے امام نافع نے یہ لقب دیا تہا یہ لفظ ترکی ہی
اور معنی اسکے جید ہین **ورش** کی کنیت ابو سعید نام عثمان بن سعید مصر کے
رہنے والے لقب ورش یہ دونون لقب سے مشہور ہین بلا واسطہ نافع سے روایت کرتے ہین
امام ابن کثیر کی کنیت ابو معبد نام عبداللہ ہی تابعی ہین ابناء فارس سے
دراز قد جسیم گندم رنگ تھے انہون نے صحابہ سے پڑھا اونکے بھی بہت سے
راوی ہین یہ دو مشہور ہین **بزی** کی کنیت ابو الحسن نام احمد بن محمد بن عبداللہ
بن القاسم بن نافع بن ابی بزۃ اسی کی طرف نسبت ہی **قنبل** کی کنیت
ابو عمرو نام محمد قنبل لقب ہی یہ دونون باسناد ابن کثیر سے روایت کرتے ہین
امام ابو عمرو بن العلاء کی نام مین اختلاف ہی بعض نے کنیت ہی کو
نام کہا ہے اونہون نے جماعت تابعین سے پڑھا **ابو عمر دوری**
اور ابو شعیب **سوسی** اونسے بواسطہ یحیی یزیدی روایت کرتے ہین ابو عمر کا نام
حفص بن عمر ہے اور ابو شعیب کا نام صالح بن زیاد ہی دور اور سوس دو موضع
ہین اونکی طرف نسبت ہی **امام ابن عامر** کا نام عبداللہ ہی دمشق
کے رہنے والے تابعی ہین صحابہ سے پڑھا اونکے بھی دو راوی مشہور ہین

قالون
ورش
امام ابن کثیر
بزی
قنبل
امام ابو عمرو
دوری
سوسی
امام ابن عامر

هشام بن عمار اور ابو عمرو عبد اللہ بن احمد بن بشیر ابن ذکوان
باسناد ابن عامر سے روایت کرتے ہین امام عاصم بیٹے ابو النجود
کے کنیت ابو بکر تابعی ہین عبد اللہ بن حبیب السلمی اور زر بن حبیش سے پڑھا
اونھون نے حضرت عثمان و حضرت علی و ابن مسعود و ابی بن کعب و زید بن ثابت سے
اونھون نے نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے مشہور راوی اونکے ابو بکر بن عیاش
بن سالم کنیت سے ہے مشہور ہین اور حفص بن سلیمان انکی کنیت ابو عمرو ہی
یہ دونون بلا واسطہ امام عاصم کے شاگرد ہین اور حفص ہی کی روایت اکثر
رائج ہی امام حمزہ بیٹے حبیب الزیات کے کنیت ابو عمارہ ہی ابو محمد خلف
بن ہشام البزار اور ابو عیسی خلاد ابن خالد الکوفی بواسطہ سلیم امام حمزہ سے
روایت کرتے ہین امام کسائی کی کنیت ابو الحسن نام علی بن حمزہ ہے
ابو الحارث اللیث بن خالد اور حفص دوری یہ دونون اسکے
شاگرد ہین اور یہ حفص وہی ہین جو امام ابو عمرو سے بھی بواسطہ یحیی روایت
کرتے ہین مگر اونکی روایت مین دوری کے رمز ط ہی اور انکی روایت مین ت
ہے یہ مختصر حال جس سے نام و نشان ہر ایک قاری و راوی کا معلوم ہو
لکھا گیا ھذا والآن اشرع في اصل المقصود وھو المستعان و المعبود

باب الاستعاذة

یہ باب ہے اعوذ باللہ پڑھنے کا وقت ارادہ تلاوت کے ملخص کلام اور قول فیصل

اس باب مین یہ ہے کہ سب قرار کے نزدیک وقت ارادۂ تلاوت کے بلا خلاف
جہر سے پڑہنا اعوذ کا چاہیے اور افضل و مختار سب کے نزدیک یہ صیغہ ہے
اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ جیسا سورۂ نحل مین وارد ہوا ہی پہر اگر اور
الفاظ تنزیہ و تعظیم رب جل و علا بڑہا دین جائز ہے جیسا احادیث مین کئی
صیغے وارد ہوئے مگر الفاظ واردہ سے تجاوز نچاہیے اور بعض قرا کو پڑہتے
سنا ہے کہ شیطان کی مذمت مین بہت سے الفاظ مثل کافر لعین مردود
مرتد خبیث وغیرہ بڑہاتے ہین اسکی ہمکو اجازت و روایت ہی نکی ہے اپنے
استاذ سے سنا + آہستہ پڑہنا اوسکا مروی ہی امام حمزہ اور امام نافع سے
مگر حفاظ کا عمل اوسپر نہین ہے اور بعض نے عمل بہی کیا ہی بہرحال روایت
اخفا کی روایتِ ضعیف ہے

باب البسملة

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑہنا دو سورہ کے درمیا نمین روایت ہی قالون کی
اور قرارت کسائی و عاصم و ابن کثیر کی ہے اور آخر سورہ کو اول سورہ سے ملا کر پڑہنا
مذہب ہے حمزہ کا بدون قرارت بسم اللہ کے اور اسیطرح ملا کر پڑہنا یا سکتہ کرنا سورہ
ختم کر کے اور پہر دوسری سورہ شروع کرنا مذہب ہے ابن عامر و ابو عمرو اور ورش
راوی نافع کا پس جو کوئی ان دونونکی قرارت یا ورش کی روایت مین پڑہے تو
اوسی اختیار ہی چاہے ملا کر پڑہے یا سورہ ختم کر کے سکتہ کرے پہر دوسری سورہ شروع کرے

لیکن سکتہ مختار ہی وصل سے اور معنے سکتے کے یہ ہین کہ ٹھیرے مگر سانس نہ لے نہین تو وقف
ہوجاویگا یہی فرق ہی درمیان سکتہ اور وقف کے قرارت ابوعمرو و ابن عامر در روایت ورش
مین بعض اہل ادا نے چار سورتون کا بسم اللہ سے شروع کرنا مستحب رکھا ہی وہ سورتین
یہ ہین قیامہ بلد تطفیف ہمزہ اور وہی بعض ان سورتون مین سکتہ کرتے ہین
قرارت حمزہ مین ہان سورۂ برارت کے اول مین بالاتفاق کسی کے نزدیک بسم اللہ
نہین ہے خواہ ملاکر پڑہی جاوے یا ابتداء قرارت اوس سے کیجاوے اور جب ابتداء قرارت
کسی سورہ سے سوائے سورۂ برارت کے کیجاوے تو باتفاق بسم اللہ پڑہنا ضرور ہے
اور جو ابتداء قرارت اجزاء سورہ سے ہو اوسمین اختیار ہے خواہ بسم اللہ پڑہے
یا نہ پڑہے اعوذ پڑھکر قرارت شروع کرے اور جب سورہ ختم کرنیکے ساتھ ہی
بسم اللہ پڑہ لی تو وقف جائز نہین بلکہ ایسی صورت مین ضرور ہی کہ اگلی سورہ
شروع کرے یا آخر سورۂ مختتمہ پر ہی وقف کرے

سورۃ امّ القرآن

مَالِكِ بمد میم یعنی باثبات الف بعد میم عاصم و کسائی کی قرارت ہی باقی سب قراء
بدون الف بقصر میم پڑہتے ہین الصِّرَاطَ بالف و لام یا صِرَاطَ بدون الف و لام
کے جہان آوے اوسکو قنبل سین خالص سے پڑہتا ہی باقی قراء صاد خالصہ سے ادا کرتے ہین
اور اس لفظ کے صاد کو باشمام زای معجمہ یعنی ایسا مخلوط ادا کرنا کہ نہ صاد خالصہ معلوم
ہو نہ زای خالصہ یہ روایت خلف کی ہے اور خلاد فقط لفظ اول الصراط کو باشمام زای

یعنی درمیان سورتون

سورہ امّ القرآن

ادا کرتی ہین اور الفاظ مین کہین آونکی روایت مین اشمام نہین علیہم الیہم
لدیہم یہ ہر سہ لفظ جس جگہہ واقع ہون بضمۂ ہا قرارت حمزہ ہی ہر دو حالت وصل و وقف
مین باقی قرار بکسرۂ حرف ہا پڑہتے ہین اور جو میم جمع کا قبل حرف متحرک کے واقع ہو
جیسے عَلَیْہِمْ اَنْعَمْتَ اَنْتُمْ وَاٰبَاؤُکُمْ جو کہ قرآن مین بکثرت واقع ہی ایسے میم کو
بصلۂ ضمۂ میم کے ادا کرنا قرارت ابن کثیر کی ہی اور روایت قالون مین تخییر ہی
چاہو بصلہ ادا کرو چاہو بے صلہ اور جو میم جمع قبل ہمزۂ قطعی کے واقع ہو جیسے
علیہم ءانذرتہم ایسی جگہہ ورش بہی بصلۂ ضمہ ادا کرتا ہے باقی قرا میم جمع کو
ساکن ادا کرتے ہین اور معنی صلہ کے یہ ہین کہ ضمی یا کسرے کو ایسا بڑہاوے کہ واو یا
یا پیدا ہوا اور صلۂ ضمۂ میم جمع کی صورت یہ ہوگی عَلَیْہِمُوْ اَنْتُمُوْ اور جو قبل حرف
ساکن کے واقع ہو تو کل قرار بضمہ بدون صلہ ادا کرتے ہین جیسے عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ
اور جو میم جمع قبل حرف ساکن اور بعد حرف ہا کے ایسی ہا کہ قبل اوسکے کسرہ یا
یا ساکنہ ہو ایسے میم کو ابو عمرو بکسرہ پڑہتے ہین حالت وصل و وقف مین اور
حمزہ و کسائی حالت وصل مین اوس ہا کو بضمہ پڑہتے ہین جیسے بہم الاسباب اور
علیہم القتال یہ دونون مثالین میم جمع کے ہین جو قبل حرف ساکن کے ہی اور میم سے
پہلے ہا ہی جو کہ بعد کسرہ یا یا ساکنہ کے واقع ہوئی ہی یعنی امام ابو عمرو حالت وصل و وقف مین ایسے
لفظ کو بکسرۂ میم پڑہتے ہین اور حالت وصل مین حمزہ و کسائی اوسکی ہا کو ضمہ
سے ادا کرتے ہین اور حالت وقف مین باتفاق کل قرار ہا کو کسرے ہی سے ادا کرتے ہین

باب الادغام الکبیر فی کلمۃ او فی کلمتین

ادغام کے معنے لغوی ستر و اخفاء و ادخال کے ہین اور اصطلاح قرار مین حرف ساکن کے بعد بلا فصل تلفظ کرنا حرف متحرک کا ساتھہ تشدید کے ایک مخرج سے اور ادغام دو قسم ہے ایک صغیر اور ایک کبیر کبیر وہ ہی کہ دونون حرف متحرک ہون اول کو ساکن کرکے دوسرے مین ادغام کرین اور صغیر وہ ہی کہ اول پہلے ہی سے ساکن ہو اس باب مین احکام ادغام کبیر کے بیان ہونگے اور ادغام کبیر خاص مذہب امام ابو عمرو بن العلاء کا ہی اونہین کی قرارت مین یہ ادغام بروایت سوسی کیا جاتا ہی اور یہ ادغام مثلین اور متقارببن اور ایک کلمہ اور دو کلمونمین ہوتا ہی پس ایک کلمہ مین یہ ادغام مثلین تمام قرآن مین دو ہی لفظ مین مروی اور معمول بہ ہے ایک سورۂ بقرہ مین مناسککم دوسرا سورۂ مدثر مین ماسلککم اور سوای ان دو لفظونکے باعیننا اور جباھھم اور بشرککم وغیرہ مین اگرچہ بعض نے ابو عمرو سے ادغام روایت کیا ہی لیکن متروک ہے معتمد علیہ نہین اور جو مثلین دو کلمون مین واقع ہون پس ضرور حرف اول کا ادغام حرف ثانی مین کیا جاتا ہے جیسے یعلم ما بین فیھدی طبع علی العفو وأمر وغیرہ کہ قرآن شریف مین بکثرت واقع ہے بشرطیکہ حرف اول تا متکلم یا تا خطاب یا منون یا مشدد نہو جیسے کنت ترابا انت نکرہ واسع علیم ثم مبقات ان مین ادغام نہین اور لفظ یحزنک کفرہ مین مثلین دو کلمون مین واقع ہین اور موانع مذکورہ سے خالی ہے مگر اوسمین بھی ادغام نہین ہے اسواسطے کہ کاف سے قبل نون

مخفی ہے اوسکے بعد تشدید مشکل ہے اور جہان مثلین جمع ہون اسطرح سے کہ کلمہ
اول کا حرفِ آخر کسی وجہ سے حذف کیا گیا ہو ایسی جگہہ اظہار و ادغام ہر دو وجہ
جائز ہین جیسے وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ وَاِنْ يَّكُ كَاذِبًا وَيَخْلُ لَكُمُ کہ اصل
مین يَبْتَغِي اور يَكُن اور يَخْلُوْ تھا ان کلمات کے آخر حذف ہوئے جب اجتماع مثلین ہوا
اور يَا قَوْمِ مَنْ يَّنْصُرُنِيْ وَيَا قَوْمِ مَالِيْ مین ادغام ہی چاہیے کیونکہ یا قومی
کی یا نفس کلمہ کی نہین ہے اور اٰلَ لُوْطٍ کو جو بعض قرا نے باظہار بدون ادغام پڑھا
یا ین وجہ کہ اوسمین حرف کم ہین اوسکو امام ابو عمرو دانی نے رد کیا ہی کیونکہ
لفظ فَيَكِيْدُوْا لَكَ كَيْدًا کی لَكَ مین لفظ آل سے بہی کم حروف ہین اور اوسکو کسی نے
روات ابو عمرو سے باظہار نہین پڑھا اور لفظ ھو ساتھہ ہا مضموم کے اوسکے بعد اگر واو
آوے جیسے هُوَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ هُوَ وَمَنْ يَّاْمُرُ هُوَ وَاُوْتِيْنَا هُوَ وَجُنُوْدُهٗ وغیرہ
پس اوسمین بطریق امام شاطبی کے ادغام ہی ہے اور ضمہ ہا کی قید اسواسطے لگائی
کہ اگر ہا ساکن ہو جیسے وَهْوَ وَلِيُّهُمْ وَهْوَ وَاقِعٌ فَهُوَ وَلِيُّهُمُ الْيَوْمَ کہ یہ ہا قرات
ابو عمرو مین ساکن ہے پس ہا ساکنہ سے بحث نہین ہے اور جسکی ہا مضموم ہو اوسمین بعض
روات ابو عمرو نے اظہار کیا ہے اور وجہ اظہار کی یہ بیان کی ہی کہ جب اوسمین ادغام
کرینگے تو پہلے واو اول کو ساکن کرینگے اور جب ساکن کرینگے تو وہ مدہ ہو جائیگا اور مدہ کا
ادغام باتفاق جائز نہین ہے یہ دلیل ٹھیک نہین کیونکہ یہ سکون عارض ہے اصلی نہین
اور یہ وجہ منتقض ہے يَاْتِيْ يَوْمٌ کے ادغام سے کہ اسمین باتفاق ادغام ہے حالانکہ

اوسمین بھی بعد اسکان کے یا اول مدہ ہوجاتی ہی اور واللائی یئسن مین بالاتفاق
ادغام نہین ہے نہ صغیر بقاعدۂ اجتماع مثلین جسکے ادغام مین کل قراء متفق ہین اور
نہ کبیر امام ابوعمرو کے مذہب پر صغیر تو اسواسطے نہین کہ سکون یا کا عارضی ہے
کیونکہ اصل مین لائی یا بعد ہمزہ کے پھر یا تخفیفا حذف ہوئی اب فقط ہمزہ رہا اور اس
ہمزہ کو یا سے خلاف قیاس بدلا تو یا مبدلہ ہوئی ہمزہ سے اب سکون بھی اوسکا عارضی
ہوا گویا کہ اصل مین یہان مثلین ہی جمع نہین اور کبیر اسواسطے نہین کہ یا باعتبار ذات
کے عارض ہی کیونکہ مبدلہ ہی ہمزہ سے جب بھی اجتماع مثلین نہین ہوا پس اوسمین اظہار
ہی ہے یہ تو احکام مثلین کے بیان ہوئے اب متقاربین یعنی دو حرف قریب
المخرج ایک کلمہ یا دو کلمونمین جمع ہون اوسمین ادغام کبیر کا قاعدہ بیان ہوتا ہی
اگر ایک کلمہ مین قاف اور کاف جمع ہون تو قاف کا ادغام کاف مین کیا جاویگا
بشرطیکہ ماقبل قاف کے حرف متحرک اور مابعد کاف کے میم ہو جیسے یرزقکم واثقکم
خلقکم اور میثاقکم مین ادغام نہین کہ اوسمین شرط اول نہین اور نرزقك مین
شرط ثانی نہین اسواسطے ادغام نہین پس ایک کلمہ مین ادغام متقاربین کا
مذہب امام ابوعمرو پر قاف کا کاف مین بشرائط مذکورہ کیا جاویگا سوای
اوسکے اور حروف قریب المخرج کا ادغام ایک کلمہ مین نہوگا اور لفظ طلقکن
جو سورۂ تحریم مین واقع ہی اوسمین ہرچند شرط ثانی مفقود ہی مگر اوسمین ادغام ہی
کیونکہ بوجہ تانیث اور جمع کے کلمہ ثقیل تھا اسواسطے ادغام سے تخفیف کی گئی

اور جب دو حرف قریب المخرج دو کلمون مین ہون تو شین معجمہ کا ادغام سین
مہملہ مین فقط ایک جگہہ سورۂ اسرا لفظ ذِی الْعَرْشِ سَبِیْلًا مین اور حاے حطی کا ادغام
عین مہملہ مین فقط ایک جگہہ سورۂ آل عمران لفظ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ مین اور جیم کا ادغام تا
مین فقط ایک جگہہ سورۂ معارج لفظ ذِی الْمَعَارِجِ تَعْرُجُ مین اور شین معجمہ مین فقط
سورۂ فتحنا لفظ اَخْرَجَ شَطْأَهٗ مین اور ضاد معجمہ کا ادغام شین معجمہ مین فقط سورۂ
نور لفظ لِبَعْضِ شَأْنِهِمْ مین اور سین مہملہ کا ادغام زای منقوطہ مین فقط سورۂ کورت
لفظ واذا النفوس زوجت مین کیا جاتا ہے اور شین معجمہ مین سورۂ مریم لفظ وَاشْتَعَلَ
الرَّأْسُ شَيْبًا مین اظہار و ادغام دونون وجہ مروی ہین اور کاف کا ادغام قاف
مین اور عکس اسکا ہر جگہہ بشرطیکہ ماقبل حرف مدغم کا متحرک ہو جیسے خَلَقَ كُلَّ
شَيْءٍ اور لَكَ قُصُوْرًا پس اگر ساکن ہوگا تو اظہار کیا جاویگا جیسے فوق کل ذی
علم اور الیک قال اور دال کا ادغام دس حروف مین ہر جگہہ ہوگا ت س ذ
ش ض ث ز ای صاد ظا جیم مثال ہر ایک کی المساجد تلک عدد سنین
القلائد ذلک شهد شاهد من بعد ضراء یرید ثواب تزید زینة
نفقد صواع من بعد ظلمه داؤد جالوت لیکن معلوم رہے کہ اگر دال مفتوح
بعد حرف ساکن کے ہوگی تو بجز تا ثمناۃ کے اور کسی حرف مین مدغم نہوگی جیسے
کاد تزیغ اور بعد توکیدها اور بعد ضراء اور داؤد زبورًا مین ادغام
نہین ہوگا کہ دونون موانع موجود ہین اور جو ایک شرط بھی مفقود ہوگی تب بھی ادغام ہوگا

جیسے شہد شاھد اور من بعد ذلك تا ثمناة کا ادغام انہین دس حروف مذکورہ
اور طا مین ہوگا جیسے الشوکة تکون الصلحات سندخلهم الذاریات ذرًا
اربعة شهداء والعادیات ضبحا الصلحات ثم الزاجرات زجرًا المغیرات
صبحا الملئکة ظالمي مائة جلدة الملئکة طیبین اور لفظ حملوا التوراة ثم
اوراتوا الزکوة ثم اور واٰتِ ذا القربی اور فات ذا القربی اور ولتأت طائفة
مین اظہار و ادغام ہر دو وجہ جائز ہین اور ایسہی لقد جئت شیئا مین بھی دونون
وجہ جائز ہین ثا مثلثہ کا ادغام تا ثمناة اور سین مہملہ اور ذال منقوطہ اور شین
معجمہ اور ضاد منقوطہ مین اور ذال کا ادغام صاد و سین مہملتین مین ہر جگہ ہوگا جیسے
حیث تؤمرون الحدیث سنستدرجهم الحرث ذلك حیث شئتما
حدیث ضیف اور ذال کی مثال فاتخذ سبیله ما اتخذ صاحبة لام کا
ادغام را مین اور را کا لام مین ہر جگہ ہوگا جیسے سیغفر لنا کمثل ریح لیکن
جسوقت یہ دونون حرف مفتوح بعد ساکن کے واقع ہون گے اوسوقت اظہار
کیا جاویگا جیسے الخیر لعلکم رسول ربهم سوا لفظ قال کے کہ اوسمین لام
مفتوح بعد حرف ساکن کے واقع ہے مگر بوجہ کثرت دوران کے اوسمین ادغام کیا
جاتا ہی جیسے قال ربی قال لهم نون کا ادغام لام مین اور را مین ہوتا ہی
جب نون بعد حرف متحرک کے ہو جیسے اذ تأذن ربکم لن نؤمن لك اور جو قبل
نون کے حرف ساکن ہو تو ادغام نہوگا جیسے یخافون ربهم سوای لفظ نحن کے کہ

اوسمین نون بعد حرف ساکن کے ہی اور ادغام ہوتا ہی جیسے نحن له مسلمون اور میم اگر قبل
با موحدہ کے واقع ہو تو اوسکا ادغام محضہ تو نہو گا مگر اوسکو ساکن کر کے خیشوم
مین ادا کرینگے اور اسکو اخفا سے تعبیر کرینگے جیسے اٰدم بالحق اعلم بالشاکرین
پس قرارت اظہار مین میم کو مفتوح پڑہینگے اور اس قرارت ادغام مین اس میم
کو مخفی ادا کرینگے اور لفظ یعذب من یشاء جہان آوے تو با کو میم مین ادغام کرینگے
یہ اصول ادغام کبیر کے بیان ہوئے تنبیہ معلوم رہے کہ یہ احکام ادغام کبیر کی
متماثلین اور متقاربین مین جو بیان ہوئے اوسمین یہ بات ضرور ملحوظ رہی کہ حرف اول جسکا ادغام
دوسرے مین کیا جاتا ہے تنوین والا یا جزم والا یا تشدید والا یا تا مخاطب نہو
ورنہ پہر ادغام نہو گا جیسے ولا تصیر لقد رجل رشید کنت ثاویا دخلت
جنتک لم یئت سعة یہ مجزوم کی مثال ہے علامت جزم اسمین سقوط حرف علت ہے
اشدد ذکرا اب تین قاعدے متعلق ادغام کبیر کے بیان ہوتی ہین ایک یہ ہی کہ ادغام
مانع امالہ نہین ہے اوس حرف مین جسمین بوجہ کسرہ کے امالہ ہو جیسے الابرار یا النار
یہان شبہہ ہوتا تہا کہ ان الفاظ مین امالہ بوجہ کسرہ آخر کے ہی اور جب عمل ادغام کبیر کا
اوسمین کیا تو اوس حرف کو ساکن کیا تو سبب امالہ جو کسرہ تہا وہ نرہا تو چاہیے کہ امالہ نہو
لیکن ادغام مانع امالہ نہین اسلیے کہ یہ سکون جو واسطے ادغام کے ہوا عارض ہے اوسکا اعتبار
نہین پس ادغام کے ساتہہ امالہ جائز ہے دوسرا یہ ہی کہ جب حرف اول کو واسطے ادغام
کے ساکن کرین اگر وہ مضموم ہو تو اوسمین اشمام اور روم دونون اور جو مکسور ہو تو فقط

روم ہی اوسمین جائز ہی مگر جب با اور میم ساتھہ با اور میم کے ملاقی ہون اسکی چار صورتین
ہین ایک یہ کہ مدغم اور مدغم فیہ دونون حرف باہون جیسے نصیب برحمتنا یا با
اور میم جیسے یعذب من یشاء تیسرے یہ کہ دونون میم ہون جیسے یعلم ما یا میم
اور با ہون جیسے اعلم بما ان چار صورتون مین روم واشمام نہین اور باقی حروف مین
ہی اور معنی روم واشمام کے باب الوقف مین بیان ہونگے تیسرا یہ ہی کہ ادغام اوس حرف
کا جسکے قبل حرف صحیح ساکن ہو مشکل ہے پس اوسمین ادغام صحیح نہین ہوسکتا مگر اوسکو
اخفا سے تعبیر کرتے ہین جیسے خذ العفو وأمر من بعد ظلم فی المهد صبیا
دار الخلد جزاء من العلم مالك اس قسم کے کلمات مین حرف اول کا اخفا ہوتا ہے
اوسیکو مجازًا ادغام کہتے ہین

باب ھاء الکنایۃ

مراد اس سے ہا ضمیر مذکر غائب ہی جو کہ اس ضمیر سے اشارہ طرف اسم غائب کے کیا جاتا ہے
اسواسطے اوسکو ہا کنایہ بھی کہتے ہین جیسے بہ لہ علیہ فیہ اس باب مین اختلاف
قرا اور روات کا صلہ وعدم صلہ ہا مذکور مین بیان ہوگا معلوم رہے کہ ہا مذکور کے
چار حال ہین باعتبار ماقبل ومابعد کے یا تو ہر دو متحرک ہون جیسے بہ أن یوصل
ایسی صورت مین باتفاق قرا صلہ دیا جاتا ہے یعنے کسرہ اوسکا بڑھا یا جاتا ہی
کہ یا پیدا ہو یا ضمہ بڑھایا جاوے کہ واو پیدا ہو جیسے أماتہ فأقبرہ لیکن لفظ
یؤدہ اور لا یؤدہ سورہ آل عمران مین اور نولہ اور نصلہ سورہ نسا مین

اور نُؤْتِهٖ مِنْهَا دو جگہہ آل عمران مین اور ایک جگہہ سورۂ شوری مین اور لفظ فالقه
سورۂ نمل مین اور لفظ یتقه سورۂ نور مین اور لفظ یأته سورۂ طٰہٰ مین اور لفظ
یرضه لکم سورۂ زمر مین اور لفظ خیرا یره اور شرا یره سورۂ زلزال مین اور لفظ
ارجه سورۂ اعراف اور سورۂ شعرا مین اختلاف ہی بعض قرار اور روات کا انمین
سے لفظ یؤده اور لا یؤده اور نصله اور نوله اور ہر سہ لفظ نؤته مین امام حمزه
وامام ابو عمرو اور ابو بکر راوی امام عاصم رحمه الله ہا کو ساکن پڑہتے ہین باقی سب قرا
بکسرۂ ہا پڑہتے ہین اون مین سے قالون راوی نافع بکسرۂ مختلسه بلا خلاف اور ہشام
راوی ابن عامر بخلاف یعنی دونون وجه سے روایت کرتا ہے بکسرۂ مختلسه بہی اور باشباع
کسرہ بہی اب رہے ورش وحفص اور امام کسائی اور امام ابن کثیر اور ابن ذکوان یہ
سب ہا کو بصله کسرہ پڑہتے ہین اور معنی اختلاس کے یہ ہین کہ تلفظ پوری حرکت کا نہو
دو ثلث حرکت کا تلفظ اور ایک ثلث ساقط ہو اور لفظ فَالِقُهُ کی ہا کو حمزه ابو بکر
ابو عمرو حفص بہی ساکن پڑہتے ہین اور قالون بکسرۂ مختلسه اور ہشام بہر دو وجه
اور باقی بکسرۂ موصوله ادا کرتے ہین اور یَتَّقْهِ کی ہا کو ابو عمرو ابو بکر نے بلا خلاف
ساکن پڑہا اور خلاد راوی حمزه نے بخلاف یعنی ساکن بہی اور بکسرۂ موصوله بہی اور حفص بسکون قاف واختلاس کسرۂ ہا
اور قالون بکسرۂ قاف واختلاس کسرۂ ہا اور ہشام بکسرۂ قاف واختلاس کسرۂ ہا بہی
اور بکسرۂ موصوله بہی اور باقی سب بکسرۂ موصوله پڑہتے ہین اور لفظ یأته جو سورۂ
طٰہٰ مین ہے اسکو سوسی راوی ابو عمرو نے باسکان اور قالون راوی نافع نے

بہر دو وجہ یعنی باختلاس کسرۂ ہا و بکسرۂ موصولہ اور باقی سب نے بکسرۂ موصولہ پڑھا ہے
اور سورۂ زمر مین لفظ یَرْضَهُ لَكُمْ کی ہا کو سوسی نے بلا خلاف ساکن کیا ہے
اور دوری اور ہشام نے دو دو وجہ سے دوری نے تو ساتھہ اسکان اور صلۂ ضمۂ ہا
اور ہشام نے ساتھہ اسکان اور اختلاس ضمہ کے روایت کیا ہی اور امام حمزہ اور عاصم
اور نافع نے اس لفظ کو ساتھہ اختلاس ضمے کے ہی پڑھا ہی اور امام ابن کثیر اور امام کسائی اور
ابن ذکوان نے ضمۂ ہا کے صلہ ہی سے پڑھا ہی اور فقط ہشام نے سورۂ زلزال
مین دونون لفظ یَرَهُ کی ہا کو ساکن پڑھا ہی اور باقی سب نے بصلۂ ضمہ پڑھا ہی اور لفظ
اَرْجِهْ کو قالون نے باختلاس کسرۂ ہا اور ورش و کسائی نے بکسرۂ موصولہ کہ تلفظ
اوسکا اَرْجِهِی ہے اور ابن کثیر و ہشام نے بہمزۂ ساکنہ و ضمۂ ہا موصولہ ساتھہ واو
کے کہ تلفظ اوسکا اَرْجِهُوْ ہی اور ابو عمرو نے موافق ابن کثیر کے لیکن بضمۂ غیر موصولہ
اور ابن ذکوان نے بہمزہ و کسرۂ مختلسہ کے اور عاصم و حمزہ نے بدون ہمزہ و اسکان
ہا پڑھا ہی ہر چند کلمات مذکورہ مین ماقبل اور مابعد ہا کا متحرک تہا کلیہ مقتضی اس امر کا
تہا کہ باتفاق قرار و روات بصلۂ ضمہ و کسرہ پڑہتے لیکن ان کلمات معدودہ مخصوصہ
مین جسقدر اختلاف تہا بیان ہوا کہ اس اختلاف پر نظر رہے اور یہ چند کلمات معلومہ
اوس کلیہ سے مستثنے سمجہین دوسرا حال ہا ضمیر کا یہ ہی کہ ماقبل و مابعد ہر دو ساکن یا
ماقبل متحرک اور مابعد ساکن جیسے منه الا نهار اور ربه الاعلی ان دونون صورتون
مین باتفاق صلہ نہین ہے فقط ایک جگہہ سورۂ عبس مین لفظ عَنْهُ تَلَهّٰی خاص روایت سے

مین ہا رموصولہ ہو اواد تا رتلہی مشدد ہی چوتھا حال یہ ہے کہ ماقبل ساکن اور مابعد متحرک ہو جیسے
فیہ ھدی اس صورت مین سب قرا بدون صلہ اور امام ابن کثیر بصلہ پڑہتے ہین اور سورۂ فرقان
لفظ فیہ مھانا مین حفص راوی عاصم بہی جمعًا بین اللغتین خلاف اصل خود صلہ دیتا ہے

باب المد والقصر

مد دو قسم ہی ایک اصلی اسکو مد طبیعی بہی کہتے ہین اسکی مقدار دو حرکت یعنی ایک الف ہے
کہ حروف مد کی بنا اور طبیعت اوسکو مقتضی ہی ایسی ہی دو حرف لین مین بہی کسیقدر مد ہے
حروف مد سے کم اور قدر مذکور سے کم کرنا خطا ہی دوسرا مد فرعی اسکو مد اصطلاحی کہتے
ہین کہ بوجہ وجود سبب مد کے حروف مد ولین یا حروف لین کو مقدار مد اصلی سے
زیادہ بڑہاوین اس باب مین مد سے مراد وہی مد فرعی ہے اور قصر سے مراد ترک اوس
زیادت فرعیہ کا ہی مد فرعی کے دو سبب ہین ایک ہونا ہمزہ کا مقدم یا مؤخر حرف مد سے
متصل یا منفصل دوسرا سکون لاحق لازم ہو خواہ عارض جب ان سببون مین سے کوئی
سبب پایا جاوے اوس وقت حروف مد ولین یا حروف لین کی کشش مین مقدار مد اصلی پر
زیادت کیجاتی ہی اوس زیادت اور ترک زیادت مذکورہ کے احکام اور اختلاف قرار و
روات اس باب مین بتوفیق اللہ تعالی ذکر کیے جاتے ہین **الف** ہمیشہ
ساکن اور ماقبل اوسکا مفتوح ہوتا ہی **یا** ماقبل مکسور **واو** ماقبل مضموم یہ دونون
اس صورت مین حرف مد ولین کہلاتے ہین اور جب ماقبل واو اور یا کا مفتوح ہو
تو یہ دونون حرف لین ہونگے پس جب بعد حرف مد کے ایک کلمہ مین ہمزہ آوے جیسے

شاء سوء جیئ توزیادہ کھینچا جاویگا ہر ایک ان حروف کا مقدار مد اصلی سے
اور اس مد کا نام مد متصل ہے اسلیے کہ حرف مد اور ہمزہ متصل ایک ہی کلمے مین واقع ہوئے یہ ضرور
نہین ہے کہ حرف مد کتابت مین موجود ہو بلکہ پڑہنے مین آنا اوسکا چاہیے جیسے یہان یوصل
یا ورسولہ احق کہ یہان یا یا واو مرسوم نہین مگر پڑہنے مین آتی ہی پس مد کیا
جاوے گا **جاننا چاہیے** کہ مد متصل مین باتفاق قرا سبعہ عمل زیادت
مد کا مقدار مد اصلی سے ہے لیکن مقدار زیادت مین تفاوت ہی ابو عمرو قالون
و ابن کثیر کے نزدیک مقدار زیادت کی ایک الف اور نصف ہی اونکی قرارت مین مد متصل
بمقدار دو الف و نصف الف کے کھینچا جاوے ایک الف تو مد اصلی اور ڈیڑہ الف
مد زائد اور نزدیک امام عاصم کے دو الف و نصف ہی اونکی قرارت مین مد متصل تین
الف اور نصف کے مقدار کھینچا جاوے اور ورش و حمزہ کے نزدیک تین الف ہی
اونکی قرارت مین چار الف ہوئے اور ابن عامر و کسائی کے نزدیک دو الف مقدار
مد زائد کی ہے اونکی قرارت مین تین الف کے برابر کھینچا جاوے لیکن طریقہ امام شاطبی رض
کا مد کی کشش مین یہ تہا کہ دو طریق سے ادا فرماتے تہے ورش و حمزہ کی قرارت مین
طولی بمقدار سہ الف اور باقی کل قرا کی قرارت مین اوس سے کم وسطے طریقہ رکہا تہا
پس جو شخص شاطبیہ کو اپنا معمول بہ کرے اوسکو چاہیے کہ اوسپر عمل کرے اور کتب ائمہ
متقدمین مین اور قرا عراق کا عمل یہ ہے کہ باتفاق کل قرا مد متصل مین مد طویل
باشباع کیا جاوے اور لفظ طُوِّلا جو شاطبیہ مین ہے وہ عام ہی پس یہ عمل بہی بوجہ عموم

لفظ کے مخالف شاطبیہ نہین اور بعض کے نزدیک وہ خلاف اور تفاوت جو مذکور ہوا
اوسکا اجرا مد منفصل مین کیا گیا ہے میلان علامہ جزری کا اوسیطرف ہی جیسا علامہ
شاطبی نے اختیار کیا ہی لیکن تفاوت مذکور کو بھی جایز رکھا ہی اور جو حرف مد آخر کلمہ اور ہمزہ
اول کلمہ اخری مین واقع ہو تو اوسکو مد منفصل کہتے ہین جیسے بِمَآ اُنْزِلَ اٰمَنَ الرَّسُوْلُ اِلَيْهِ
اللّٰهِ فِيْٓ اُمِّهَا اس مد کو سوسی راوی ابو عمرو اور ابن کثیر نے بلا خلاف قصر سے پڑھا ہے
یعنے زیادت مد اوپر مد اصلی کے نہین کی اور قالون اور دوری نے بہر دو وجہ یعنی
بمد و بقصر پڑھا ہی باقی سب نے متصل اور منفصل دونونکو بزیادت مد ادا کیا ہی یہ تو
حکم اوس ہمزہ کا تھا جو بعد حرف مد کے ہو اور جب حرف مد واقع ہو بعد ہمزہ ثابتہ یا
ہمزہ مغیرہ کے جیسے اٰمَنَ یہ مثال ہمزہ ثابتہ کی ہے اس ہمزے مین
تغیر نہین اور هٰٓؤُلَآءِ اٰلِهَةً یہ مثال ہمزہ مغیرہ کی ہے کہ آلِہَۃً کا ہمزہ یا سے بدلا گیا ہی
نزدیک بعض قراء کے تو ایسی صورت مین کل قراء کے نزدیک قصر ہی یعنی مقدار مد
اصلی سے اوسمین مد زائد نہین ہے لیکن بعض طرق روایت ورش مین مد طویل اور مد
متوسط مروی ہوا ہی پس جو حرف مد بعد ہمزہ ثابتہ یا مغیرہ کے واقع ہو اوسمین
ورش سے تین وجہ جایز ہین قصر موافق کل قراء کے مد طویل موافق مقدار زیادت
ورش مد متوسط بین القصر والطول مگر یا لفظ اسرائیل کی مستثنی ہے ہر چند یا حرف مد
ہے بعد ہمزہ کے واقع ہے مگر اوسمین ورش سے قصر ہی مروی ہے اور وہ ہمزہ جو مد سے
قبل ہو اور اوس ہمزہ سے قبل حرف صحیح ساکن ہو جیسے لفظ قُرْاٰنٌ یا لفظ مسئولا

اور جو حرف مد واقع ہو بعد ہمزۂ وصل کے جیسے ائت ائذن اؤتمن جب ابتدا
کیجاوے ان کلمات کے ساتھہ ہمزۂ وصل کے اور یؤاخذکم اوالان جسمین ہمزۂ
استفہام ہے اوسکے الف آخر کا مد اور عادا الاولی مین واو کا مد اس حروف کو
اوس قاعدے سے مستثنے کیا ہے اور وجوہ استثنا اور اختلاف اہل ادا کا کہ کسی نے
کل کو مستثنے کیا ہے اور کسینے بعض کلمات مذکورہ کو مستثنے رکھا اور بعض مین ہر سہ
وجوہ مدورش کی جائز رکھے کتب ائمہ مین مبسوط مذکور ہین یہ احکام اوس مد کے بیان
ہوئے جو بسبب ہمزے کے تھا اب دوسرا سبب مد کا جو سکون لاحق لازم یا عارض
ہے ذکر کیا جاتا ہے پس جب حرف مد کے بعد سکون لازم ہو جیسے الضالین الطامۃ
دابۃ حاجۃ وغیرہ اسمین باتفاق کل قرار مد کیا جاتا ہے اور جو سکون عارض ہو
یعنے اصل مین تو حرف متحرک ہو اور واسطے وقف کے اوسکو ساکن کرین اوسمین
مد طویل اور مد متوسط تو اصل ہین اور قصر بھی جائز ہی پس مد سکون عارضی وقفی
مین یہ تین وجہ معمول بہ ہین پھر اگر حرف موقوف علیہ پر حرکت ضمہ و رفع کی ہو تو
اوسمین سات وجوہ ہین طول و توسط و قصر باسکان مجرد اور یہی تین وجہ باشمام
اور فقط قصر مع الروم کہ روم مین تلفظ بعض حرکت کا ہوتا ہی سو جسوقت پورا سکون
نہ پایا گیا تو بحالت روم تہ مد طویل ہوگا نہ متوسط فقط قصر ہی ہوگا اور اگر حرف موقوف علیہ پر
حرکت کسرۂ جر کی ہو تو اوسمین چار وجہ معمول ہین طول و توسط و قصر باسکان مجرد اور
قصر مع الروم اور اشمام مجرد رہے اسمین نہ ہوگا اور جو حرکت فتحہ و نصب کی ہو تو اوسمین

تین وجہ ہین طول و توسط و قصر باسکان محجرد اوسمین روم و اشمام دونون نہین اور حروف
مقطعات فواتح سور مین جو حرف تین حرفی ملفوظ ہی ساتھہ حرف مد و سکون کے جیسے
لام میم کاف صاد سین قاف نون اونمین باتفاق قرار مد مشبع یعنی مد
طویل سے انکا سکون بہی لازم ہے کبہی منفک نہین ہوتا اور لفظ عین
مین یا حرف لین ہے پس دونون وجہ جائز ہین مد طویل اور متوسط مگر افضل مد طویل
ہے اور جو حروف دو حرفی اوائل سور مین واقع ہین جیسے طا ہا یا را حا عین
باتفاق قصر ہے اور لفظ الف مین ہر چند تین حرف ہین مگر اسمین مد نہین ہے
یہ احکام مد حروف مد و لین کے بیان ہوئے اور اگر حروف لین یعنی واو یا یا ر
ماقبل مفتوح کے بعد ہمزہ ایک کلمے مین آوے جیسے شَیْءٍ اور ظَنَّ السَّوْءِ
تو حالت وصل و وقف دونون مین ورش کے نزدیک ایسے کلمہ مین مد طویل اور
متوسط دونون وجہ ہین اور جو بعد حرف لین کے سکون وقفی آجاوے تو کل قرار
کے نزدیک یہ دونون وجہ جاری ہین خواہ ہمزہ حرف موقوف علیہ ہو اور یا کوئی
حرف ہو اور سقوط مد کا بہی مروی ہی کل قرار سے ایسے مقام مین لیکن ورش سقوط
مد مین موافق ہے کل قرار کے اوس جگہہ کہ حرف موقوف علیہ ہمزہ نہو اور جو ہمزہ ہوگا
تو اوسمین ورش کے نزدیک دو ہی وجہ ہین طول یا توسط پس اگر حرف لین کے بعد
سکون وقفی آوے اور حرف موقوف علیہ ہمزۂ مضمومہ ہو تو اوسمین کل قرار کے
نزدیک طول و توسط و قصر ہر سہ وجہ باسکان محجرد اور ہر سہ وجوہ مذکورہ باشمام اور صرف

قصر مع الروم اور ورش کے نزدیک طول و توسط باسکان مجرد اور یہی دو وجہ باشمام
اور یہی دو وجہ مع الروم ہونگی کیونکہ اوسکے نزدیک سبب کا ہمزہ ہی سکون نہین قصر
اوسکے نزدیک اس صورت مین نہین ہی اور جو حرف موقوف علیہ ہمزہ مکسورہ ہو
توکل قرار کے نزدیک ہر سہ وجہ باسکان مجرد اور قصر مع الروم مگر ورش کے نزدیک
دو ہی وجہ ہین طول و توسط باسکان مجرد اور مع الروم اور جو سوای ہمزہ کے اور کوئی
حرف موقوف علیہ ہو تو ورش موافق ہی کل قرار کے قصر مین بھی اور لفظ سوءات
جو سورۂ اعراف مین ہے اوسمین واو حرف لین ہی اور بعد اوسکے ہمزہ اوسمین ورش سے
خلاف مروی ہے بعض نے مدّ اور بعض نے قصر نقل کیا ہی اور لفظ موؤدۃ کے
واو اول اور لفظ موئلا کے واو مین کل قرار کے نزدیک قصر ہی ہی اسمین
ورش مخالف ہے اپنی اصل کے یہ دو کلمے اوسکے قاعدہ سے مستثنے ہین

باب الهمزتين من كلمة

اس باب مین احکام دو ہمزون کے جو ایک کلمے مین جمع ہون بیان ہونگے اجتماع
ہمزتین کا ایک کلمے مین نظم قرآنی مین تین طرح ہی دونون مفتوح ءانذرتهم اول مفتوح
دوسرا مکسور ائنا اول مفتوح دوسرا مضموم ءانزل ایسی صورت مین ہمزۂ ثانیہ کو
امام نافع و ابن کثیر و ابو عمرو نے بتسہیل ادا کیا ہی اور ہشام راوی ابن عامر نے
فقط ہمزۂ ثانیہ مفتوحہ کو بھر دو وجہ یعنی بتسہیل و تحقیق پڑھا ہی اور معنی تسہیل کے
یہ ہین کہ ہمزۂ مفتوحہ بین الہمزہ والالف اور مضمومہ بین الہمزہ والواو اور مکسورہ بین

الہمزہ والیاء ادا کیا جاوے ہمزہ جو جھٹکے سے ادا ہوتا ہی وہ نرہی نرم ادا ہو اور یہی
تسہیل کو مطلق تغییر خواہ تسہیل مذکور خواہ حذف خواہ ابدال مین بہی مستعمل کرتے
ہین اسیواسطے قراء مصر مین ناقلین روایت ورش ہمزۂ ثانیہ مفتوحہ کو محض الف سے
بدلتے ہین اور بغداد مین روایت ورش مین ہمزۂ مفتوحہ کے تسہیل بین بین کرتے
ہین اور قالون وابو عمرو وہشام ہر سہ ہمزۂ مفتوحہ ومکسورہ ومضمومہ مین دونون
ہمزہ کے درمیان بمقدار ایک الف کے مد کرتے ہین ادخال الف بین الہمزتین اسی
مد سے عبارت ہے اور قبل ہمزۂ مکسورہ کے ادخال الف مین فقط ہشام کو اور قبل مضمومہ
کے ہشام وابو عمرو دونو کو خلاف ہی یعنی مد اور ترک مد دونون وجہ اونسے مروی ہین
پس معلوم ہوا کہ جب دو ہمزہ ایک کلمے مین جمع آوین اور اوسکی تین صورتین ہین
جو اوپر ذکر ہوئین تو تسہیل ہمزۂ ثانیہ مذہب امام نافع وابن کثیر وابو عمرو کا ہی
اور ابن ذکوان راوی ابن عامر وہر سہ ائمہ کوفیین یعنی عاصم وحمزہ وکسائی کا مذہب
ہمزۂ ثانیہ کی ہی تحقیق ہے اور ہشام راوی ثانی ابن عامر کو تحقیق وتسہیل مین
فقط ہمزۂ ثانیہ مفتوحہ کے خلاف ہی اور ادخال الف بین الہمزتین مین قالون
کو خلاف نہین ہمزۂ مکسورہ کے قبل ادخال مین فقط ہشام کو اور مضمومہ کے قبل
ہشام وابو عمرو کو خلاف ہی اور ناقلین روایت ورش کو ہمزۂ مفتوحہ کے ابدال
اور تسہیل بین بین مین خلاف ہے پس قالون کی روایت مین تینون صورتون مین

بادخال الف بین الہمزتین وتسہیل ہمزۂ ثانیہ بلا خلاف پڑھا جاوے فقط لفظ
ائمۃ مین بروایت قالون ادخال الف نہین ہی ہشام کی روایت مین لفظ
ائمہ مین بخلاف مدہی اور بموجب مذہب بعض نحویین واختیار بعض قرا کے
قرارت نافع وابن کثیر وابو عمرو مین اس لفظ مین ہمزۂ ثانیہ کا ابدال یا سے بھی جائز
ہے اور خاکسار نے اس لفظ ائمہ کو روایت قالون مین بتسہیل ہمزۂ ثانیہ پڑھا ہے
اور ضبط روایت محررۂ فقیر مین وجہ ابدال نہین ہے اور روایت ورش مین
بدون ادخال الف وتسہیل ہمزۂ ثانیہ مضمومہ ومکسورہ بلا خلاف وابدال ہمزۂ مفتوحہ
بالف یا تسہیل بین بین بخلاف پڑھین اور ابن کثیر کی قرارت بتسہیل ہمزۂ
ثانیہ بدون ادخال الف بلا خلاف ہی اور ابو عمرو کی قرارت بادخال الف قبل
مفتوحہ ومکسورہ بلا خلاف اور قبل مضمومہ بخلاف وتسہیل ہمزۂ ثانیہ ہی اور ہشام
راوی ابن عامر کو فقط تسہیل وتحقیق ہمزۂ ثانیہ مفتوحہ مین اور ایسی ہی ہمزۂ مکسورہ
ومضمومہ کے قبل ادخال الف مین خلاف ہی لیکن سات جگہہ کہ ہمزۂ ثانیہ مکسورہ ہے
ہشام نے بلا خلاف مد کیا ہی ایک سورۂ مریم مین ءَاِذَا مَامِتُّ اور دو جگہہ سورۂ
اعراف مین ائنکم لتأتون الرجال اور ائن لنا لاجرًا ایک جگہہ شعرا مین
ائن لنا لاجرًا اور دو جگہہ صافات مین ائنك لمن المصدقین اور ائفکًا
اٰلِهَةً اور ایک جگہہ سورۂ فصلت مین ائنکم لتکفرون اور اس اخیر حرف مین تسہیل
ہمزۂ ثانیہ بھی بخلاف مروی ہے ہشام سے رہے ابن ذکوان راوی ثانی ابن عامر

اور ہر سہ ائمہ کوفیین اونکی قرارت بتحقیق ہر دو ہمزہ بدون ادخال الف بین الہمزتین
ہی اور ہمزۂ اولی کی تحقیق مین کسیکو خلاف نہین ہے یہ ہر ایک کے اصول اون ہمزتین
کے جو ایک کلمے مین جمع ہون بیان ہوئے اب وہ کلمات مخصوصہ جنمین جس کسینے مخالفت
اپنی اصل کی کی ہی بتائے جاتے ہین کہ موافق اصول ہر ایک کے اونمین
عمل نکیا جاوے بلکہ وہ کلمات ان اصول مذکورہ سے مستثنے سمجھے جائین
اور معلوم رہے کہ فلان قاری یا راوی کی اصل تو یہ ہے لیکن فلان جگہ
اوسنے خلاف اصل خود یون پڑھا تاکہ عالم و متعلم دھوکا نکھائین اور روایت و
قرارت ہر ایک راوی و قاری کی محفوظ رہے جیسے مثلاً حفص کی اصل مین ہار
ضمیر مین جسکے قبل ساکن ہو صلہ نتھا مگر اونھون نے لفظ فِيهِ مُهَانًا مین خلاف
اصل خود صلہ کیا ہی پس کلمۂ ءَاَعْجَمِيٌّ سورۂ فصلت مین بتحقیق ہمزتین پڑھا ہے
امام حمزہ و کسائی و ابو بکر نے اور ہشام نے اول ہمزہ اوسکا ساقط کیا ہی اور ابن
ذکوان و حفص نے خلاف اصل خود ہمزۂ ثانیہ کی تسہیل کی ہے اور باقی نافع و ابن
کثیر و ابو عمرو نے بتسہیل ہمزۂ ثانیہ اور انمین سے قالون و ابو عمرو نے با دخال الف
بین الہمزتین بحسب اصول خود پڑھا ہی اس لفظ مین ابن ذکوان و حفص نے اپنی اصل قاعدے کی
مخالفت کی ہی کہ اونکی اصل مین بتحقیق ہمزتین تھی مگر یہان تسہیل ہمزۂ ثانیہ کی اور ہشام
کی روایت مین بتحقیق و تسہیل ہمزۂ ثانیہ مفتوحہ ہر دو وجہ اور مدّ بین الہمزتین تھا یہان
اوسنے ہمزۂ اولی کو ساقط کیا اور لفظ اَذْهَبْتُمْ سورۂ احقاف مین مدّ و ہمزہ پڑھا ہے

ابن عامر اور ابن کثیر نے ابن کثیر تو ثانیہ کی تسہیل بدون ادخال الف اور ہشام
بہر دو وجہ یعنی تحقیق و تسہیل ثانیہ با دخال الف اور ابن ذکوان تحقیق ہمزتین
بدون ادخال الف پڑھتے ہین اور باقی قرار نے یک ہمزہ پڑھا ہے اور لفظ اَنْ کَانَ
سورۂ نون مین بدو ہمزہ تحقیق ہر دو بلا مد پڑھا حمزہ و ابو بکر شعبہ نے اور ابن عامر نے
بدو ہمزہ تسہیل ثانیہ لیکن ابن ذکوان نے بدون مد اور ہشام نے مع المد پڑھا پس ابن
ذکوان سے تسہیل مین مخالفت اصل ہوئی اور ہشام سے تحقیق و تسہیل ہر دو وجہ تھین
یہان وجہ تحقیق ترک ہو کر ایک ہی وجہ تسہیل معین رہی اور لفظ اَنْ یُّؤْتٰی سورۂ آل
عمران مین ابن کثیر نے بدو ہمزہ تحقیق اولی و تسہیل ثانیہ بدون مد پڑھا باقیین نے
بیک ہمزہ اور لفظ اٰمنتم به اور اٰمنتم له سورۂ اعراف اور طٰہٰ اور شعرا مین
دراصل ءامنتم بدو ہمزہ تھا اور جب ہمزۂ استفہام اوسپر داخل ہوا تو اوسمین تین
ہمزہ جمع ہوئے پس ہمزۂ ثالثہ جو فا فعل ہے اوسکو باتفاق کل قرار نے بابدال الف
پڑھا ہے اور بعد تحقیق ہمزۂ اولی کے جو استفہام کا ہی ہمزۂ ثانیہ کو بھی محقق پڑھا ہے
حمزہ و کسائی و ابو بکر شعبہ نے موافق اپنے اصول کے اور باقیین نے ہمزۂ ثانیہ کو
بتسہیل بین بین پڑھا ہی مگر قنبل اور حفص کا اختلاف اب بیان ہوتا ہی سو قنبل نے سورۂ
طٰہٰ مین باسقاط ہمزۂ اولی و تحقیق ثانیہ اور سورۂ اعراف مین بحالت وصل نہ بحالت
وقف ہمزۂ اولی کو بابدال واو اور سورۂ ملک مین جو لفظ ءَاَمِنْتُمْ بدو ہمزہ ہی
اوسمین بھی بحالت وصل ماقبل بابدال واو پڑھا ہی قَالَ فِرْعَوْنُ وَاٰمَنْتُمْ اور

وَاِلَیۡہِ النُّشُوۡرُ وَاَمِنۡتُمۡ بحالت وصل قبل کی روایت ہی اور بصورت وقف
اعراف مین باسقاط اولے وتحقیق ثانیہ اور سورۂ ملک مین بتحقیق اولی وتسہیل ثانیہ
ہی اور حفص نے طہ اور اعراف اور شعرا مین باسقاط اولی وتحقیق ثانیہ پڑھا ہی پس
واضح ہو کہ لفظ ءَاَمِنۡتُمۡ بہ سورۂ اعراف مین چار قرارات ہین بتحقیق اولی وتسہیل
ثانیہ قرارت نافع وابو عمرو وابن عامر اور روایت بزی ہی اور باسقاط اولی وتحقیق
ثانیہ روایت حفص اور ورش کی ایک وجہ بھی موافق حفص کے ہی جب مصر مین کے
طریق پر ہمزۂ ثانیہ الف سے بدلا جاوے پھر بعد ابدال وہ الف حذف کیا جاویگا
بسبب اوس الف کے جو مبدلہ ہی ہمزۂ ثالثہ سے نزدیک کل قرار کے پس لفظ دونونکا
ایک ہوگا لیکن ماخذ الگ الگ ہی کیونکہ حفص کی اصل اسمین ابن باسقاط اولی وتحقیق ثانیہ
ہے اور ابدال ثالثہ مین سب متفق ہین اوسکے نزدیک ایک ہمزہ اور دوسرا الف لفظ
مین ہوا اور ورش کے نزدیک تحقیق اولی وابدال ثانیہ الف سے اس وجہ مین ہی پر
بہ سبب الف متفق علیہ کے یہ الف حذف ہوا تو اس وجہ مین اوسکے نزدیک بھی ایک
ہمزہ اور دوسرا الف ہوا لفظ مین مگر یہ موافقت ورش کی حفص کے ساتھہ جب
ہوگی کہ یہ لفظ ورش کی روایت مین بقصر پڑہین اور جب بمد متوسط یا طویل پڑھا
کہ ایسی لفظ مین ورش سے تینون وجہ جائز ہین تو اوسوقت موافقت نہوگی اور
بابدال ہمزۂ اولی بواو مفتوحہ وتسہیل ثانیہ بروایت قنبل بصورت وصل اور بتحقیق
ہر دو ہمزہ قرارت حمزہ وکسائی وابوبکر شعبہ ہے اور لفظ ءَاَمِنۡتُمۡ سورۂ طہ مین تین

قرارات ہین بتحقیق اولی وتسہیل ثانیہ قرارت نافع وابوعمرو وابن عامر وروایت
بزی ہی اور باسقاط اولی وتحقیق ثانیہ روایت قنبل وحفص اور بتحقیق ہر دو ہمزہ
قرارت حمزہ وکسائی وشعبہ ہی اور لفظ اٰمَنتُم بہ کہ سورۂ شعرا مین بھی تین قرارات
تین بتحقیق اولی وتسہیل ثانیہ قرارت ہے نافع وابن کثیر وابوعمرو وابن عامر کی اسمین
قنبل کو خلاف نہین اور باسقاط اولی وتحقیق ثانیہ روایت حفص سے اور بتحقیق ہر دو ہمزہ
قرارت حمزہ وکسائی وشعبہ ہی اول یہ معلوم ہو چکا کہ ہمزۂ ثالثہ ان کلمات مین باتفاق
کل قرا مبدلہ ہے الف سے ہمزتین اولیین مین جسقدر باہم اختلاف تھا بتوفیق
اللہ تعالے مذکور ہوا اور ورش کا وہ قاعدہ کہ جو حرف مد بعد ہمزۂ ثابتہ یا مغیرہ کی ہو اوسمین
طول وتوسط وقصر ہر سہ وجہ ہین اس لفظ مین جاری ہو سکتا ہی اور لفظ ءَاَمِنتُم
سورۂ ملک مین دو ہمزہ ایک کلمہ مین ہین اوسکے احکام معلوم ہو چکے مگر اس لفظ
خاص مین ابدال ہمزۂ اولی بواو مفتوحہ حالت وصل مین بروایت قنبل یہ
ایک صورت اور ہی اسواسطے بنظر استحضار وزیادت توضیح یہ امر بیان ہوتا ہے
کہ اس لفظ خاص مین چھہ قرارات ہین ایک تو تحقیق اولی وتسہیل ثانیہ
مع المد بین الہمزتین قرارت ابوعمرو وروایت قالون وہشام ہے دوسرے
تحقیق اولی وتسہیل ثانیہ بدون مد روایت ورش وبزی تیسرے تحقیق اولے
وابدال ثانیہ بالف روایت ورش بطریق مصریین چوتھے ابدال اولی بواو
مفتوحہ وتسہیل ثانیہ بدون مد حالت وصل مین بروایت قنبل پانچوین

تحقیق اولی و ثانیہ اور مد درمیان دونون کے روایت ثانیہ ہشام چھٹے تحقیق
ہمزتین بدون مد قرارت کوفیین وابن ذکوان ہے اور ایک صورت ساتوین یہ ہوسکتی
ہے کہ اگر قنبل کی روایت مین وَاِلَیْہِ النُّشُوْرُ پر وقف کیا جاوے تو واو سے ابدال
نہوگا بلکہ بتحقیق اولی و تسہیل ثانیہ موافق اصل قنبل پڑھینگے اور اگر ہمزۂ وصل
واقع ہو درمیان لام تعریف اور ہمزۂ استفہام کے اور یہ اجتماع ہمزۂ وصل کا کہ
داخل ہوا ہے لام تعریف پر ساتھ ہمزۂ استفہام کے چھ جگہہ ہے باتفاق کل قرار دو
لفظ آٰلذَّکَرَیْنِ سورۂ انعام مین اور دو لفظ آلْآنَ اور ایک لفظ آللّٰہُ اَذِنَ
سورۂ یونس مین اور ایک لفظ آللّٰہُ خَیْرٌ سورۂ نمل مین اور ساتوان لفظ
جو خاص قرارت ابوعمرو مین ایسا ہی ہے وہ یہ ہے مَا جِئْتُمْ بِہِ آلسِّحْرُ
سورۂ یونس مین پس ان کلمات مین بھی دو ہمزہ ایک ہی کلمہ مین ہین مگر انمین
وہ اصول مذکورہ جاری نہین بلکہ ان کلمات مین کل قرار سے دو طریق مروی
ہین ایک تو تحقیق اولی و تسہیل ثانیہ دوسرا ابدال ہمزۂ ثانیہ الف سے اور اسمین
مد طویل کرنا بہ سبب سکون لاحق کے اور طریق ابدال مد اولی ہے سب کے نزدیک تسہیل
سے اور ان کلمات مین بطریق تسہیل بقرارت ابوعمرو و روایت قالون و ہشام
بین الہمزتین مد نہوگا جیسا کہ اصول مذکورہ مین ہوتا تھا اور اسی طرح جس کلمے
مین تین ہمزہ ہون جیسے ءَاَنْتُمْ مین ذکر ہوچکا اوس مین بھی ابوعمرو کی قرارت
اور قالون و ہشام کی روایت مین مد بین الہمزتین نہوگا اور ہمزۂ مضمومہ بعد مفتوحہ کے

تین جگہہ وارد ہوا ہے ایک اُؤَنَبِّئُکُمْ آل عمران مین دوسرا اُءُنْزِلَ عَلَیْہِ
ص مین تیسرا اُءُلْقِیَ عَلَیْہِ سورہ قمر مین انکے احکام تسہیل وتحقیق وادخال الف
کے بیان ہوچکے لیکن ہشام سے حرف اول سورہ آل عمران مین تحقیق ہمزتین بدون
ادخال الف مثل روایت حفص کے اور باقی دو حرفون مین سورہ ص وقمر کی تحقیق
اولی وتسہیل ثانیہ مثل روایت قالون بھی مروی ہی پس بروایت ہشام بعض روات
تو تینون حرفون مین تحقیق الہمزتین مع المد اور بعض تحقیق الہمزتین بدون مد کرتے ہین
اور ایک وجہ یہ ہے کہ حرف آل عمران مین مثل روایت حفص تحقیق الہمزتین بدون مد
اور باقی دو حرفون مین مثل قالون بادخال الف بین الہمزتین وتسہیل ثانیہ پڑھنا
مروی ہوا ہی باقی قرار ہر سہ حروف مذکورہ مین اپنے اپنے اصول مذکورہ پر ہین
قالون بتحقیق اولی وتسہیل ثانیہ مع المد اور ایسی ہی ابن کثیر ورش بھی مگر بدون مد
اور اسی طرح یعنی بتحقیق اولی وتسہیل ثانیہ ابو عمرو بھی لیکن مد مین اوسکو خلاف ہی
اور کوفیین وابن ذکوان بتحقیق الہمزتین پڑھتے ہین ۔

بابُ الہمزتین من کلمتین

اس باب مین بیان ہے حکم اون دو ہمزون کا جو دو کلمون مین واقع ہوتی ہین یعنی ایک ہمزہ حرف آخر ہو
کلمہ اولی کا اور دوسرا ہمزہ حرف اول ہو کلمہ اخیرہ کا معلوم کرنا چاہیے کہ ایسے دو ہمزے متفقتین
ہونگے یا مختلفتین متفقتین تین طرح پر ہین دونون مفتوح یا دونون مکسور یا دونون مضموم
مختلفتین کی پانچ قسمین ہین وہ آگے بیان ہونگی پہلے احکام متفقتین کے ذکر کیے جاتے ہین

جب دو ہمزہ دو کلمونمین بدون فصل جمع آوین اور دونون حرکت مین متفق
ہون تو امام ابوعمرو باسقاط اولی وتحقیق ثانیہ پڑہتے ہین جیسے جَآءَ اَمْرُنَا
مِنَ السَّمَآءِ اِنْ اَوْلِيَآءُ اُولٰٓئِكَ یہ حکم اوسوقت ہی کہ دونون ہمزے
قطعی ہون اور جو اول قطعی دوسرا وصلی ہوگا تو اول کو باتفاق ساقط کرینگے
جیسے فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ الْمَآءَ اهْتَزَّتْ جَآءَ الْحَقُّ اور قالون و بزی
ہمزتین مفتوحتین مین موافق ہین ابوعمرو کے اسقاط ہمزۂ اولی مین
لیکن یہ دونون اول ہمزۂ مضمومہ کو مثل واو اور اول ہمزۂ مکسورہ کو مثل یا
کے تسہیل کرتے ہین اور لفظ بِالسُّوْٓءِ اِلَّا مین اون دونون نے تسہیل
ہمزۂ اولی بین الہمزۃ والیاء اور ابدال ہمزۂ اولی بھی واو سے کرکے واو کو واو
مین ادغام کیا ہی اس لفظ خاص مین یہ دونون وجہ اونسے مروی ہین باقی کل
قراء نے ہر دو ہمزۂ متفقہ کو بتحقیق ادا کیا ہی مگر ورش اور قنبل نے ہمزۂ ثانیہ
کو منجملہ ہمزتین متفقتین تسہیل بین بین بھی کیا ہی اور حرف مد سے بدل کرنا
بھی ان دونون سے مروی ہی یعنے مفتوحتین مین ثانیہ کو مثل الف یا محض
الف اور مکسورتین مین مثل یا یا محض یا اور مضمومتین مین مثل واو یا محض واو
پڑھا ہی اور لفظ هٰٓؤُلَآءِ اِنْ كُنْتُمْ سورۂ بقرہ مین اور اَلْبَغَآءِ اِنْ سورۂ
نور مین فقط ورش سے وجہ ثالث یہ بھی ہے کہ بعض روات ورش نے ہمزۂ ثانیہ
کو بابدال یا خفیف الکسر پڑھا ہی اور جو حرف مد قبل ہمزۂ مغیرہ کے ہو تسہیل

اوسمین تغیر ہوا ہو یا بحذف و ابدال اوسمین مد اور قصر دونو وجہ کل قراء
کے نزدیک جائز ہین مگر مد کو قصر پر ترجیح ہے یہ احکام ہمزتین متفقتین کے
بیان ہوئے اب مختلفتین کے احکام بیان ہوتے ہین ہمزتین مختلفتین پانچ طور پر
قرآن مین واقع ہوئے ہین پہلا مفتوح دوسرا مکسور جیسے تَفِیْءَ اِلٰی اور پہلا مفتوح دوسرا
مضموم جیسے جَآءَ اُمَّۃٌ اور پہلا مضموم دوسرا مفتوح جیسے نَشَآءُ اَصَبْنٰھُمْ اور پہلا مکسور
دوسرا مفتوح جیسے مِنَ السَّمَآءِ اَوِ ائْتُنَا اور پہلا مضموم دوسرا مکسور جیسے یَشَآءُ اِلٰی پس ان
اقسام مین سے پہلے دو قسمین یعنی اول مفتوح دوسرا مکسور اور اول مفتوح
دوسرا مضموم ان دو قسمون مین نافع و ابن کثیر و ابو عمرو ہمزۂ ثانیہ کو تسہیل
کرتے ہین مکسورہ کو بین الہمزۃ والیاء اور مضمومہ کو بین الہمزۃ والواو اور پچھلی
دو قسمون مین کہ پہلا مضموم دوسرا مفتوح یا پہلا مکسور دوسرا مفتوح ان دو
صورتون مین باعتبار حرکت ماقبل کے ہر سہ قراء مذکورین ابدال محض کرتے ہین
پہلا مضموم ہو تو دوسرے کو واو سے اور جو پہلا مکسور ہو تو دوسرے کو یا سے بدل
کرتے ہین پانچوین قسم کہ اول مضموم دوسرا مکسور ہو اس صورت مین
ہر سہ قراء مذکورین سے تین وجہ مروی ہین ایک تو ہمزۂ ثانیہ کی تسہیل بین
الہمزۃ والیاء یہ صورت موافق قیاس کے ہی جیسے پہلی قسم مین ہمزۂ ثانیہ
مکسورہ کی تسہیل مثل یا کی تہی دوسری تسہیل ہمزۂ ثانیہ مثل واو کے تیسری وجہ یہ
ہی کہ اکثر قراء نے قرارت ائمۂ ثلثۂ مذکورین مین ہمزۂ ثانیہ کو محض واو سے بدل کیا ہے

اور یہ تسہیل و ابدال جو مذکور ہوا حالت وصل مین ہوگا اور جو ہمزۂ اولی پر وقف کیا
جائے اور دوسرے ہمزے سے ابتدا کیجاوے اوسوقت حکم تسہیل و ابدال کا
نہین ہے باقی ہر سہ ائمہ کوفیین اور امام ابن عامر شامی کی قرارت مین ہر دو ہمزہ کی تحقیق ہے

باب الهمز المفرد

اس باب مین حکم بیان ہوگا اوس ہمزہ کا جو مفرد ہو دوسرے ہمزے کے ساتھہ نہو
جب ساکن واقع ہووہ ہمزہ جو بمقابلۂ فا کلمۂ فعل ہو اوس ہمزۂ ساکنہ کو ورش
حرف مدّ سے بدلتا ہے یعنے اگر قبل اوس ہمزہ کے فتحہ ہوگا تو الف سے اور
کسرہ ہوگا تو یا سے اور ضمہ ہو تو واو سے آسان طریقہ اوس ہمزے کی شناخت کا
جو فای فعل ہو یہ ہے کہ جو ہمزۂ ساکنہ بعد ہمزۂ وصل یا تا یا یا یا نون یا فا
یا واو یا میم کے ہو وہ فا فعل ہوگا جیسے ائت تأمرون یألمون نأکل فأتنا
وائتمروا ہر چند یہ دونون مثالین ہمزۂ ساکنہ کے بعد ہمزۂ وصل کے ہین مگر
ہمزۂ وصل درج مین ساقط ہے تو مبتدی کے سمجھانیکو کہا گیا کہ ہمزۂ ساکنہ
بعد واو اور فا کے ہے اور میم کی مثال مؤمنون ہے لیکن جملہ ایوار اس
قاعدۂ ورش سے مستثنے ہے کہ اس مصدر کا فا کلمۂ فعل ہمزہ ہے اوسکے مشتقات
مین جب یہ ہمزہ ساکن ہوگا تو خاص اس مصدر کے جملہ مشتقات مین ابدال
نہین اور جو ہمزۂ مفتوحہ فا فعل بعد حرف مضموم کے آوے تو اوسکو ورش واو
سے بدلتا ہے جیسے مؤجلا مؤذن یؤاخذ یؤلف یؤخر

اور سوسی کی روایت مین کچھہ فا رفعل کی شرط نہین ہے ہمزہ فا رفعل ہو یا عین
ولام فعل تو موافق اصل مذکور کے اوسکے نزدیک ابدال ہے فا رفعل کی مثالین
مذکور ہوئین عین فعل کی مثال البأس و بئس ہے اور اوسکے مشتقات اور لام کی مثال
فادارأتم جئت شئت اور انکے مشتقات مگر اس قاعدہ سوسے سے چند
کلمات مستثنی ہین ایک وہ جنمین ہمزہ ساکنہ مجزوم ہو یعنی بسبب عامل جازم کے
اوسکے آخر مین جزم ہوا ہو دوسرے وہ کہ سکون اوسکا بنائی ہو تیسرے وہ جسمین ہمزہ
اخف ہوا ابدال سے چوتھے وہ کہ اگر اوسکے ہمزہ کو بدل کرین تو دوسری لغت سے
ملتبس ہو جاوے پانچوین وہ کہ اوسکے ہمزہ کو ابدال کرنے سے دوسرا لغت ہو جاوے
پس ان پانچ قسم مین بروایت سوسی ابدال نہین ہے اب تمام قرآن کے
ہر ایک قسم کی مثال اقسام مذکورہ سے بیان ہوتی ہی تاکہ مبتدی کو آسانی
ہو اور خطا سے محفوظ رہے پس کلمہ نَسُوْءُ تین جگہہ ایک آل عمران مین
تسؤهم اور ایک توبہ مین اور تَسُؤْكُمْ مائدہ مین اور تین کلمہ نشأ ان نشأ
ننزل شعرا مین ان نشأ نخسف سبا مین ان نشأ نغرقهم یس مین اور لفظ
یشأ دس جگہہ ایک ان یشأ یذهبكم ایها الناس سورہ نسا مین دوسرے
ان یشأ یذهبكم ویستخلف سورہ انعام مین تیسرا ان یشأ یذهبكم
ویأت بخلق جدید ابراہیم مین چوتھا بالفاظ مذکورہ سورہ فاطر مین پانچوان
اور چھٹا من یشأ الله یضلله ومن یشأ یجعله انعام مین ساتوان اور آٹھوان

ان یشأ یرحمکم او ان یشأ یعذبکم اسرا مین نوان اور دسوان فان یشأ
اللہ یختم اور ان یشأ یسکن الریح شوری مین ہر چند من یشأ اللہ یضللہ
اور فان یشأ اللہ یختم مین ہمزہ مکسورہ ہی حالت وصل مین بسبب التقای ساکنین کے
لیکن انکا جزم حالت وقف مین ظاہر ہوگا اور لفظ یھیی سورہ کہف مین اور
لفظ ننسأھا ساتھہ سکون ہمزہ کے قرارت ابو عمرو و ابن کثیر مین اور لفظ ینبأ
سورہ نجم مین یہ اونیس کلمات ہین انمین بروایت سوسی ابدال نہین ہے بسبب
مجزوم ہونے ہمزے کے اسلیے کہ کوئی جملہ شرطیہ اور کوئی شرط کی جزا کوئی جواب امر
کوئی بسبب لم کے مجزوم ہے اور ان اسأتم مین سکون ہمزہ کا واسطے جزم
کے نہین ہے بلکہ بسبب لاحق ہونے ضمیر فاعل کے ہمزہ ساکن ہے اسمین
بموجب اصل سوسی کے ابدال ہے اور گیارہ کلمات وہ ہین جنمین سکون علامت
بنا رہی ایک ھیی کہف مین دوسرا انبئھم بقرہ مین اور چار جگہہ لفظ
نبئ ایک نبئنا سورہ یوسف مین دوسرا اور تیسرا انبئ عبادي اور نبئھم عن
حجر مین چوتھا نبئھم ان الماء قمر مین یہ چھہ ہوئے ساتوان اور آٹھوان لفظ
ارجئہ اعراف و شعرا مین اور تین جگہہ لفظ اقرأ ایک اسرا مین اور
دوسرا اور تیسرا علق مین ان گیارہ کلمات مین سکون ہمزہ علامت بنا ہے
اور لفظ تؤوي احزاب مین اور تؤویہ معارج مین یہ کلمہ ساتھہ ہمزہ کے
اخف ہی ابدال سے اور لفظ ترئیا مین اگر ابدال کرین تو مشابہ لغت ردی کے

ہوجائیگا ان دونون لغات کے معانی مین فرق ہے پس بنا بر عدم التباس
اسمین بھی بروایت سوسی ابدال نہین ہے اور لفظ مؤصدۃ سورۂ بلد و ہمزہ مین
بروایت سوسی ابدال نہین اسواسطے کہ اس لفظ کے اشتقاق مین اختلاف
ہی چنانچہ ابو عمرو اسی قوم مین ہین جو اوسکا اشتقاق أأصدت سے
کہتے ہین پس اگر ابدال کیا جاوے تو ابو عمرو کا مذہب اس لفظ کے اشتقاق مین
مشتبہ ہوجائیگا یہ معلوم نہوگا کہ أأصدت اوسکا ماخذ ہے یا اوصدت
پس اوسکو ہمزہ کے ساتھہ پڑھتے ہین ابو عمرو حمزہ حفص اور واو کے ساتھہ
پڑھتے ہین نافع ابن کثیر ابن عامر کسائی ابو بکر یہ قائل ہین اوسکے اشتقاق
کے اوصدت سے ان وجوہ و علل مذکورہ کے سبب سے کلمات مذکورہ مین
بروایت سوسی ابدال نہین ہے ان کلمات مین روایت ہمزہ کے ساتھہ ہے
اور لفظ بارئکم جو قرارت ابو عمرو مین بسکون ہمزہ ہے اسمین بروایت سوسی
ہمزہ ہی اور امام ابو الحسن طاہر بن غلبون کے نزدیک بروایت سوسی اس کلمہ
مین ہمزہ کا ابدال یا سے ہی اب بعض وہ کلمات بیان ہوتے ہین جنمین بعض
قرار و روات دیگر بھی مخالف اصل خود ابدال ہمزہ مین سوسی کے موافق ہین
پس واضح ہو کہ لفظ بئر اور بئس مین ہمزہ فا فعل نہین ہے جیسے ورش کی اصل
ہے مگر ان دو لفظون مین ورش مخالف اصل خود موافق ہے سوسی کا ابدال مین
اور لفظ ذئب مین ورش اور کسائی بھی ابدال کرتی ہین اور لفظ لؤلؤ

ہو شیخ الامام ابی عمرو الدانی صاحب کتاب التیسیر ۱۲

خواہ معرف بلام خواہ منکر اسمین ابوبکر شعبہ موافق سوسی کے ہین ابدال مین
اور لفظ یلتکم سورۂ حجرات مین دوری راوی ابوعمرو ہمزۂ ساکنہ بعد
یا کے اور سوسی راوی ثانی اوس ہمزہ کو بابدال الف باقی کل قرار نی بدون
ہمزہ وبدون ابدال پڑھا ہی اور لفظ لئلا جہان واقع ہوا اور لفظ انما النسیٔ
سورۂ توبہ مین ورش نے بابدال پڑھا ہی اور نسیٔ مین جب ہمزہ یا سے بدلا
گیا تو دو یا ہوگئین پس یا کو یا مین ادغام کیا ہی اب ایک قاعدہ متفق علیہ جمیع
قراء کا لکھا جاتا ہے کہ جب دو ہمزہ ایک کلمے مین جمع آوین اور دوسرا اون مین
ساکن ہو تو باتفاق اوس ہمزۂ ساکنہ کو حرف مد جنس حرکت ماقبل سے وجوبًا
بدلتے ہین جیسے اٰدَمَ اٰزَرَ اٰتٰی اٰمَنَ ان الفاظ مین ہمزۂ ثانیہ ساکنہ کو
بسبب انفتاح ماقبل کے الف سے بدلا اور اوتي اور اوذي مین بسبب ضمۂ
ماقبل کے واو سے بدلا لئیلاف قریش ایلافہم ایمانا مین بسبب
کسرۂ ماقبل کے یا سے بدلا گیا اور ایت بقرآن مین وقت ابتدا ہمزۂ وصل

بابُ نقل حرکۃِ الھمزۃ الی الساکن قبلھا

اس باب مین نقل حرکت ہمزہ کے احکام بیان ہونگے اور اسکے ضمن مین
اختلاف روات امام حمزہ در باب سکتہ مذکور ہوگا۔ جو حرف صحیح ساکن ایک
کلمے کے آخر مین واقع ہو اور بعد اوسکے کلمۂ ثانیہ کے اول مین ہمزۂ محرکہ ہو تو ورش
راوی امام نافع ایسے ہمزے کی حرکت کو نقل کرتا ہے طرف اوس حرف ساکن کے

جو آخر کلمہ اولی قبل اوس ہمزہ کے واقع ہی جیسے مَنْ اٰمن اور قد افلح اور مقابل
حرف صحیح ساکن کا حرف علت یعنی واو یا الف ہوا کرتا ہی مگر یہان مراد فقط
حروف مدولین ہین یعنی اگر حروف مدولین واقع ہون قبل ہمزہ کے تو تو
نقل حرکت نکریگا اور جب دو حرف لین واقع ہونگے قبل ہمزہ کے تب بہی نقل
حرکت مروی ہے ورش سے جیسے خلوا الی شیاطینہم اور ابنی آدم
کہ اسمین الف کے ہمزے کا کسرہ نقل کرتا ہی خلوا کے واو پر اور آدم کے ہمزے کا
فتحہ نقل کرتا ہے یای ابنی پر اور ہمزے کو حذف کرتا ہی اور داخل ہی اسی
قاعدے مین نقل حرکت ہمزہ اَحَسِبَ کی طرف میم الٓمٓ کے فاتحہ عنکبوت مین
اور نقل حرکت ہمزہ کی طرف لام تعریف کے جیسے الْاَرْضَ الْاٰخِرَۃَ
الْاِنْسَانَ کہ ادا ان الفاظ کی بروایت ورش یون ہی الْرَضَ الْاٰخِرَۃَ
اَلْنْسَانَ اور طرف تا تانیث کے جیسے قَالَتْ اُولٰہُمْ اور طرف تنوین
کے کہ وہ بہی نون ساکن ہے جیسے شیٔ اذ کفوا احد اور امام حمزہ سے
ایسے کلمے مین نقل حرکت موافق ورش اور اثبات حرکت موافق باقی جماعت
قرا بحالت وقف ہر دو وجہ مروی ہین اور حرف صحیح ساکن پر جہان ورش
کی روایت مین نقل حرکت ہمزہ ہی خلف راوی حمزہ سے سکتۂ قلیلہ حالت
وصل مین مروی ہے اور شیٔ شیئًا مین ساکن آخر کلمہ اور ہمزہ اول کلمہ اخرے
نہین اور ورش یہان نقل حرکت ہمزہ نہین کرتا مگر خلف سے اوسکی یا پر سکتہ

قلیلہ مروی ہے اور بعض اہل ادا نے قرارت حمزہ مین بہر دو روایت لام
تعریف اور لفظ شیٔ و شیئا مین فقط سکتہ کیا ہی اور کہین حرف ساکن پر نہین
کیا اور لفظ الآن دو جگہہ سورۂ یونس مین امام نافع سے بہر دو روایت
نقل حرکت ہمزہ مروی ہے اور لفظ عادًا الاُولیٰ سورۂ نجم مین قرارت
ہر سہ ائمۂ کوفیین و ابن عامر و ابن کثیر بکسرۂ تنوین و اسکان لام ہی اور
امام نافع و ابو عمرو نے ادغام کیا ہے تنوین کا لام تعریف مین پس قرارت
ادغام مین نقل حرکت ہمزہ بسبب ادغام کے لازم ہی پھر اگر عادًا کو الاولی سے
وصل کر کے پڑھین یا لفظ عادًا پر وقف اختباری یا وقف اضطراری کیا
جاوے اور ابتدا ر لفظ الاولی سے کرین ہر دو صورت مین قرار ادغام
کے نزدیک نقل حرکت ہی ورش کی روایت مین تو اس وجہ سے کہ اوسکا مذہب
نقل حرکت ایسے ہمزے کا ہی اور قالون و ابو عمرو کے نزدیک بوجہ ادغام
کے لیکن ان دونونکے نزدیک اولی وجہ یہ ہے کہ حالت وصل مین تو ادغام کرین
اور جو ابتدا الاولی سے کیجاوے تو مثل کوفیین و ابن کثیر و ابن عامر کے اور
یہ لفظ جب بنقل حرکت پڑھا جاوے تو بر روایت قالون ہر دو حالت وصل اور
وقف مین اوسکی واو ہمزۂ ساکنہ سے بدلی جاوے پس واضح ہو کہ قرارت
ابن کثیر و ابن عامر و ہر سہ کوفیین کی وصلاً بکسرۂ تنوین عادًا اور سکون لام
الاولی بعد اوسکے ہمزۂ مضمومہ پھر واو ساکنہ اور ابتدا ر بہمزۂ وصل و سکون لام

بعد اوسکے ہمزۂ مضمومہ پہر واو ساکنہ اور بروایت قالون وصلاً بادغام
تنوین ونقل حرکت ہمزہ طرف لام کے اور ابدال واو بہمزۂ ساکنہ اور ابتدار بسہ وجہ
اَلُوْ لٰی بہمزۂ وصل ونقل حرکت ہمزۂ اصلیہ طرف لام کے لُوْ لٰی بدون ہمزۂ
وصل بنقل حرکت ان دونون صورتون مین واو ہمزۂ ساکنہ سے بدل کیجاوے
تیسری وجہ مثل کوفیین وغیرہ کے ہے اور بروایت ورش وصلاً مثل قالون ہے لیکن
بدون تہمیز واو اور ابتدار بدو وجہ ایک بنقل حرکت ہمزۂ وصل دوسرے بنقل بدون
ہمزۂ وصل اور قرارت ابو عمرو وصلاً مثل ورش اور ابتدار بہر سہ وجہ مثل
ابتدار قالون مگر جن دو وجہ مین قالون بتہمیز واو پڑھتا تہا قرارت ابو عمرو
مین تہمیز نہین ہے اور یہ بات معلوم رہے کہ جس کلمہ کے اول ہمزہ ہو اور اوسپر
لام تعریف کا داخل ہوا اور اوس ہمزہ کی حرکت نقل کیجاوے طرف لام تعریف
کے تو جب ابتدار کرین اوس کلمہ سے تو ہمزۂ وصل لاوینگے جیسے اَلْاَرْضُ الْاٰخِرَۃُ
اَلْاِنْسَانُ کیونکہ لام کو جو حرکت ہمزہ کی دیگئی وہ عارض ہے اوسکا اعتبار نہین
گویا لام ساکن ہی ہے اسواسطے ابتدا ہمزۂ وصل سے کیجاوے اور اگر حرکت عارضی کا اعتبار کیا جاوے
تو بدون ہمزۂ وصل کے بہی ابتدار جائز ہی جیسے لَارْضُ الْاٰخِرَۃُ لْاِنْسَانُ مگر مختار وجہ اول ہی اور سورۂ
قصص مین جو لفظ رِدْاً ہے وہ نافع سے بنقل حرکت ہمزہ مروی ہی اور سورۂ الحاقۃ
لفظ کتابیہ اني مین اسکان ہا رکتابیہ اور باقی رکہنا ہمزۂ انی کا اصح اور بموجب
اصل ورش نقل حرکت ہمزہ کی طرف ہا رکے اور حذف کرنا ہمزہ کا بہی صحیح ہی

بقیہ اس لفظ
مین ورش وقالون
ہر دو نقل حرکت
کرتے ہین ۱۲ منہ

باب وقف حمزہ وھشام علی الھمز

پہلے باب سے مذہب امام حمزہ کا ہمزۂ مبتدأ مین معلوم ہوا کہ حالت وقف مین
اوسکی نقل حرکت اور حذف مین خلف مروی ہی حمزہ سے اب اس باب مین بحث اور
کلام ہمزۂ متوسطہ اور متطرفہ سے ہی متوسطہ جو اول و آخر کلمہ کے نہو اور متطرفہ وہ ہی جو
آخر مین کلمے کے واقع ہو پس ایسے ہمزہ مین بانواع تغیرات تخفیف کرنا امام حمزہ کا مذہب
ہے کہین تسہیل بین بین کہین بابدال کہین بنقل حرکت وحذف اور ہشام راوی
ابن عامر ہی موافق ہی حمزہ کے فقط احوال ہمزۂ متطرفہ مین اسواسطے یہ باب خاص
بیان مذہب حمزہ وہشام وکیفیت تغیرات ہمزۂ متوسطہ ومتطرفہ مین منعقد ہوا ہے
پس واضح ہو کہ جس کلمے مین ہمزۂ متوسطہ ہو یا متطرفہ اوس کلمے پر حالت وقف
مین مذہب حمزہ کا اور ہمزۂ متطرفہ مین مذہب ہشام کا یہی تخفیف اوس ہمزہ کی تسہیل
یا بابدال یا بنقل ہے اب معلوم کرنا چاہیے کہ یہ ہمزہ ساکن ہوگا یا متحرک ساکن
متوسطہ جیسے یؤمنون یألمون الذئب اور ساکن متطرف دو قسم ہی یا تو سکون
اوسکا اصلی ہوگا یا عارضی اصلی وہ ہی جو حالت وصل ووقف دونو مین ساکن ہو
جیسے اقرأ نبئ ھیئ عارض وہ ہی کہ متحرک ہو اور بحالت وقف ساکن کیا جاوے
جیسے الملأ امرئ ملجأ ان سب صورتون مین بشرط متحرک ہونے ماقبل
ہمزہ کے مذہب حمزہ کا ابدال ہمزۂ متوسطہ ومتطرفہ دونون کا ہی اور روایت
ہشام مین فقط ابدال ہمزۂ متطرفہ کا حرف مد جنس حرکت ماقبل سے اور قرآن مجید

مین ایسا ہمزہ متطرفہ واقع نہین ہوا ہی کہ ماقبل اوسکا مضموم ہو یہ حکم ہی ہمزہ ساکنہ
کا اور اگر یہ ہمزہ متحرک ہو تو ماقبل اوسکا بہی یا متحرک ہوگا یا ساکن ماقبل متحرک کا ذکر
آگے ہوگا اور جس ہمزہ متحرک کا ماقبل ساکن ہو یا تو نقل حرکت ہمزہ کی طرف اوسکے
صحیح ہے یا نہین اس دوسری شق کا بہی مذکور آویگا بالفعل اسی پر نظر ہے کہ جو
ہمزہ متحرک ماقبل اوسکا ساکن ہو کہ صحیح ہے نقل حرکت طرف اوسکے اور نقل کرنا
حرکت ہمزہ کا ہر ایک ساکن پر صحیح ہے مگر الف مطلقا اور واو و یا زائدتین
جو نفس کلمے کی نہون پس وہ ساکن جسکی طرف نقل حرکت درست ہے تین قسم ہوا
ایک حرف صحیح دوسرا حرف لین تیسرا حرف مدولین واو و یا نفس کلمے کے کہ زائد
نہون یہ ہر دو قسم جاری مجرای صحیح ہین صحت نقل حرکت مین اور ہر ایک قسم مین
اقسام ثلثہ مذکورہ سے یا ہمزہ متوسط یا متطرفہ ہوگا مثال ہمزہ متوسطہ ماقبل
حرف صحیح ساکن کے یجأرون یسأمون مسئولا مذءوما القرأن الظمأن
اور متطرفہ ماقبل صحیح ساکن دفء الخبء المرء مثال ہمزہ متوسطہ ماقبل حرف
لین سوأتہما موئلا ھیئہ متطرفہ ماقبل حرف لین الشیء السوء مثال ہمزہ
متوسطہ ماقبل حرف مدولین سیئت السوء ای متطرفہ ماقبل حرف مدولین
جیء سیء سوء ان سب صورتون مین مذہب حمزہ کا ہر دو ہمزہ کی حرکت
اور مذہب ہشام مین صرف ہمزہ متطرفہ کی حرکت نقل کرنا طرف ماقبل کی ہی
اور ہمزہ حذف کیا جاویگا اب الف مطلقا اور واو و یا زائدتین جنکی طرف نقل حرکت

صحیح نہین ہے اوسکے احکام بیان ہوتی ہین اگر ہمزہ متوسطہ متحرک اور ماقبل اوسکے
الف واقع ہو تو اوس ہمزے کی تسہیل بین بین کرنا فقط حمزہ کا مذہب ہے جاءھم
مین بین الہمزۃ والالف اٰباءہم مین بین الہمزۃ والیاء نساءکم مین بین الہمزۃ والواو اور جو
ہمزہ متطرفہ ہو اور ماقبل اوسکے الف جیسے السراء والضراء تو مذہب حمزہ وہشام
ابدال اوس ہمزہ کا ہے الف سے اب کلمہ مین دو الف ساکن جمع ہوئی اس صورت
مین یا تو ایک کو بسبب التقاء ساکنین کے حذف کرین پھر اگر پہلا حذف کیا یہ صورت
فرض کرین تو کلمے مین مد نہو گا کہ حرف مدّ رہا ہی نہین اور جو دونون مین سے
ایک بہی حذف نکرین اسلیے کہ وقف مین اجتماع ساکنین علی حدہ ہے تو مدّ مشبع اور مدّ
متوسط دونون ہو سکتے ہین کیونکہ باب المد والقصر مین بیان ہو چکا کہ سکون وقفی
مین یہ دو وجہ اصل ہین اور قصر بہی جائز ہے اور یہ صورت بہی جائز ہو گی کہ فرض
کرین کہ دوسرا ہمزہ حذف کیا اوسوقت مد کرین کہ حرف مد تو موجود اور ہمزہ منوی
ہے تو حرف مد قبل ہمزۂ مغیرہ کے واقع ہوا اور جو ہمزۂ متوسطہ یا متطرفہ متحرک اور ماقبل
اوسکے واو یا یا ر ساکنہ زائدتین واقع ہون کہ نقل حرکت یہان بہی نہین ہے ایسے
ہمزے کو واو یا یا سے بدل کر کے ادغام کرتا ہے واو اور یا ر مین حمزہ ہر دو صورت مین
اور ہشام فقط ہمزۂ متطرفہ مین مثال ہمزۂ متوسطہ و متطرفہ ماقبل واو یا یا ر زائدتین
خطیئۃ قرؤء بریٔ النسیٔ ھنیئًا مریئًا ہی یہ احکام ہمزۂ متحرکہ کے بعد انواع
ساکن بیان ہوئے اور جو ہمزۂ متحرکہ بعد حرکت کی واقع ہو وہ نو قسم پر ہے ہمزۂ مفتوحہ

بعد حرکات ثلثہ سَأَلتہم یُؤَید خاطِئۃ مکسورہ بعد حرکات ثلثہ خاطِئین
بِئیس سُئِلوا مضمومہ بعد حرکات ثلثہ رُؤُسکم رَءُوف مستہزِءُون
ان نو اقسام مین سے اول کے دو قسم یعنے مفتوحہ بعد کسرہ کے اور مفتوحہ بعد ضمہ کے
اسکا حکم حمزہ کے مذہب مین یہ ہے کہ جو ہمزہ بعد کسر کے واقع ہی اوسکو یا سے اور جو
بعد ضمہ کے ہے اوسکو واو سے ابدال کرتا ہے خاطئۃ ناشئۃ مائۃ فئۃ
مین یا سے اور یؤلف یؤید یؤخر موجلا مین واو سے بدلتا ہی سوائے
ان دو قسم کے باقی سات اقسام یعنے مفتوحہ بعد فتحہ کے اور مکسورہ بعد حرکات ثلثہ
اور مضمومہ بعد حرکات ثلثہ ان مین سے مفتوحہ جو بعد فتحہ کے ہی اوسکو تسہیل بین
الہمزۃ والالف اور مکسورہ جو بعد حرکات ثلثہ کے ہی اوسکو تسہیل بین الہمزۃ والیا اور مضمومہ
بعد حرکات ثلثہ کے تسہیل بین الہمزۃ والواو کرتا ہے مثال مفتوحہ بعد فتحہ کے جیسے
سَأَلَ مَارِبُ تَأَذَّنَ اور مثال مکسورہ بعد حرکات ثلثہ کی یَوْمَئِذٍ خَاسِئِینَ
سُئِلُوا اور مثال مضمومہ بعد حرکات ثلثہ کے رَءُوف ءَالِئُون یُؤُسِکُم
یہ حکم ہمزۂ متحرکہ کا بعد حرکت کے بیان ہوا اب بعض وہ کلمات جنمین وجوہ دیگر یا اصول
مذکورہ کی مخالفت بھی مروی ہی یہان بیان ہوتے ہین پس معلوم رہے کہ لفظ بِرِئیا
مین بموجب اصول مذکورہ کے ہمزے کا ابدال یا سے چاہیے حالت وقف حمزہ مین
لیکن اوس یا کو باظہار و ادغام ہر دو وجہ سے پڑہنا مروی ہے اور حکم لفظ تؤوي
اور تؤویہ کا بھی یہی ہے اور لفظ انبئہم ونبئہم مین جب ہمزہ یا سے بدل ہوا

تو بعض رواۃ نے بسبب یا کے اوسکی ہا رکو بکسرہ پڑھا ہی اب ایک قاعدہ مستقلہ
ذکر کیا جاتا ہے وہ یہ ہے کہ حمزہ کی قرارت مین بعض اہل ادا سے اعتبار تغییر ہمزہ
کا موافق رسم خط کے بھی مروی ہے پس جس جگہہ ضوابط مذکورہ موافق رسم کے ہون
وہان بے تامل بموجب کلیات مذکورہ عمل کیا جاوے جیسے لفظ بارئکم مین ہمزہ
مکسورہ بعد کسرے کے واقع ہے اوسکی تسہیل بین الہمزۃ والیا موافق کلیات مذکورہ
ہے اور اسمین مخالفت رسم بھی نہین ہے کہ ہمزہ بصورت یا مرسوم ہے اسیطرح ہمزہ لفظ
ابرئے کا کہ جب اوسپر وقف کرینگے تو یہ ہمزہ مسکنہ بعد تحریک ہی اوسکا ابدال یا سے
ہے بموجب کلیات ہمزہ کے یا لفظ ملجأ مین ابدال الف سے ہی اور یہ مخالف رسم بھی
نہین ہے پس جہان کلیات مذکورہ رسم کے موافق ہین وہان اونپر عمل کرین
اور اگر کلیات مذکورہ پر عمل کرنے سے مخالفت رسم لازم آوے تو باتباع
رسم ہمزہ مین تغیر کیا جاوے جیسے لفظ تفتؤ مین قاعدہ یہ تہا کہ جو ہمزہ مسکنہ
قبل اوسکے فتحہ ہو تو الف سے بدلا جاوے اور یہان اوسپر عمل کرنے سے مخالفت
رسم کی لازم آتی ہے پس اوسکی تسہیل بین الہمزۃ والواو کرین اور جو ہمزہ بصورت
یا مرسوم ہو اوسکا ابدال یا سے اور جو بصورت واو مرسوم ہو اوسکا ابدال واو سے
کرین اور جو ہمزہ بے صورت ہو اوسکو حذف کرین جیسے نسائکم ابنائکم
موئلا کے ہمزونکو بیا رخالصہ اور نساؤکم ابناؤکم یذرؤنکم کے ہمزونکو
بواو خالصہ اور مالؤن یطؤن مستہزؤون مین بحذف ہمزہ پڑھین

اور جو ہمزۂ مضمومہ بعد کسرہ کے ہو اخفش اوسکو یا سے اور مکسورہ بعد ضمہ کے ہو
اوسکو واو سے بدلتا ہی یہ دونون اونہین اقسام مین سے ہین کہ موافق مذہب سیبویہ
کے حکم اونمین یہ تہا کہ پہلی قسم مین تسہیل بین الہمزۃ والواو اور دوسری قسم مین بین الہمزۃ
والیا کرین سو اسمین اخفش سے مخالفت سیبویہ کی مروی ہے اور جس نے حکایت
کی تسہیل ہمزۂ مضمومہ کی بعد کسرہ مثل یا اور ہمزۂ مکسورہ بعد ضمہ کی مثل واو اسمین
اشکال ہے کیونکہ وجہ وجیہ تسہیل مین اعتبار حرکت ہمزہ کا ہے اور اس صورت مین
جنس حرکت ماقبل سے تسہیل ہوئی اور لفظ مستہزءون اور امثال اوسکے مین
بعد حذف ہمزہ کے بضمۂ زای پڑہنا مروی ہی اور کسرۂ زای بہی کہا گیا ہی مگر وہ خلاف
قیاس اور متروک ہی اور جو ہمزہ کہ متوسط واقع ہو کلمے مین بسبب داخل ہونے کسی حرف
زائد کے اوسپر اور شناخت اوسکی یہ ہے کہ بعد دور کرنے اوس حرف زائد کے
کلمہ مفہوم رہے جیسے هٰؤلاء یاایها لانتم یانهم وانتم وامرأتوهن
کأنهم ساؤریکم وغیرہ تو ایسے ہمزہ مین دو وجہ جائز ہین تحقیق اور تخفیف
موافق حرکت ہمزہ اور حرکت ماقبل کے انواع تخفیف مذکورہ سے اور لام
تعریف کا جس کلمۂ مہموز کے اول مین ہو وہ بہی اسی باب سے ہی پس اسیواسطے اوسمین
ہمزہ سے حالت وقف مین خلف مروی ہوا ہی جیسے معلوم ہوا باب نقل
حرکت مین اور جو ہمزۂ متطرفہ کہ حرکت اوسکے ماقبل کو دیجاوے جیسے دفء
اور وہ ہمزہ کہ بدلا جاوے کسی حرف سے اور اوسمین ادغام کیا جاوے جیسے

قرء اسمین روم واشمام ہر دو اپنے اپنے محل پر جائز ہین یعنی روم مجرور اور
مضموم مین اور اشمام فقط مضموم مین اور جو ہمزۂ متطرفہ کہ بدلا جاوے حرف مد سے
جیسے الملأ اور لؤلؤ اور البارئ وغیرہ اسمین روم واشمام جائز نہین اور جو
واو یا یا اصلی ساکن واقع ہون قبل ہمزہ کے خواہ وہ حرف لین ہو جیسے سَوْأَةَ
هَيْئَةً یا حرف مد ولین جیسے السُّوْءٰى سِيْئَتْ تو اسمین کلیہ نقل حرکت
کا ہے اور بعض روات حمزہ نے اسمین بھی ابدال وادغام روایت کیا ہی
اور جو ہمزۂ متطرفہ حرکت والا کہ واقع ہو قبل اوسکے حرف متحرک جیسے بدأ یبدئ
یا الف جیسے السماء الماء الدعاء پس حالت وقف مین حکم ایسے ہمزے کا ابدال
ہے حرف مد ولین جنس حرکت ماقبل سے مگر ایسے ہمزے مین بعض روات حمزہ نے
تسہیل بین بین بھی کیا ہے ساتھہ روم حرکات ہمزہ کے پھر اس وجہ خاص
مین اہل ادا کے تین مذہب ہین بعض نے اس تسہیل مع الروم کو نظر باعتماد
محض سکون رد کیا ہی اس دلیل سے کہ جب ہمزہ کی تسہیل بین بین کی تو وہ قریب
ہو گیا ساکن کے اور حکم ساکن کا اوسکو دیا گیا اور ساکن مین روم نہین اور
بعض نے نظر بر عموم روایت روم فتحہ اور ضمہ اور کسرہ ہر سہ حرکات ہمزہ مین
روم کیا اور مذہب قراء مین جو فتحہ مین روم نہین ہے اوسکا عذر اوسنے یہ کیا
کہ بوجہ تسہیل کرنے ہمزہ کے روم کی ضرورت ہوئی معہذا قواعد نحویہ مین روم
فتحہ جائز ہے پس ان دونو وجہ مین بوجہ افراط اور تفریط کے نہایت ہی شذوذ ہے

اور وجہ مختار اور پسندیدہ یہ ہے کہ بموجب روایت تسہیل و روم کے ہمزہ مضمومہ
اور مکسورہ مین تسہیل ساتھہ روم حرکت کے کیجاوے اور مفتوحہ مین وہی قاعدہ ابدال کا جاری کیا جاوے

باب ۱۱ باب الاظہار والادغام

اس باب مین مراد ادغام سے ادغام صغیر ہے اور ادغام صغیر وہ ہی کہ حروف ساکن
کا ادغام اپنے مقارب حروف متحرک مین ہو ادغام کبیر تو خاص مذہب ابو عمرو کا
تہا وہ بیان ہو چکا چونکہ اس ادغام صغیر مین قرار باہم مختلف ہین اسلیے - توضیح اوسکی
کیجاتی ہے واضح ہو کہ ذال اذ کی چہہ حروف مین باختلاف قرار مدغم ہوتی ہی تاء ذای ذکر ذال اذ
صاد دال مہملہ سین مہملہ جیم اسمین اختلاف قرار کا تین طرح پر ہی بعض
تو ان سب حروف مین ادغام کرتے ہین اور بعض سب حروف مذکورہ مین
اظہار کرتے ہین اور بعض قرار بعض حروف مذکورہ مین اظہار
اور بعض مین ادغام کرتے ہین پس امام نافع اور ابن کثیر اور امام عاصم ذال اذ کو
جملہ حروف مذکورہ مین اظہار کرتے ہین ایک مین بہی اونکی قرارت مین ادغام
نہین اور قرارت کسائی اور روایت خلاد مین تا ذای صاد دال سین ان
پانچ حروف مین ذال اذ مدغم ہوتی ہی اور جیم مین مدغم نہین ہوتی اور خلف
کی روایت مین ادغام اذ کا تا اور دال مین ہوتا ہے باقی مین نہین اور ابن
ذکوان فقط دال مین ادغام کرتا ہے باقی حروف مین اظہار رہے امام ابو عمرو
اور ہشام سو وہ ہر شش حروف مذکورہ مین اذ کا ادغام کرتے ہین جیسے اذ تبرأ

اذ زین اذ صرفنا اذ دخلوا اذ سمعتموہ اذ جعلنا نافع وابن کثیر وعاصم
کہین بہی ادغام نہین کرتے اور ابو عمرو وہشام ان سب مین ادغام کرتے ہین اور کسائی
وخلاد فقط جیم مین اظہار باقی مین ادغام اور خلف تا ر و دال مین ادغام باقی مین
اظہار کرتے ہین اور ابن ذکوان فقط دال مین ادغام باقی مین اظہار کرتے ہین
اور قد کی دال آٹھہ حروف مین باختلاف مدغم ہوتی ہی س مہملہ ذال معجمہ
ض معجمہ ظاء زای جیم ص ش جیسے قد سالها ولقد ذرأنا فقد
ضل فقد ظلم ولقد زینا قد جمعوا لقد صدق الله قد شغفها حبًا
پس قرارت امام عاصم اور ابن کثیر اور روایت قالون مین ان سب حروف کے
نزدیک دال قد کا اظہار ہے ایک مین بہی ادغام نہین اور ورش کی روایت مین ضاد
اور ظاء مین ادغام ہے باقی چہہ حروف مین اظہار اور ابن ذکوان کی روایت
مین دال قد کا ادغام ض ذ ز ظ مین ہی باقی چار حروف مین نہین اور سورۂ
ملک مین جو آیہ شریفہ ولقد زینا ہی اوسمین ابن ذکوان سے خلاف مروی ہے
یعنی خاص اس لفظ مین اظہار و ادغام دونون اوس سے مروی ہین اور سب جگہہ
اوسکی روایت مین زای مین ادغام ہی ہے اور ہشام سورۂ ص مین لفظ
لقد ظلمك مین اظہار کرتا ہی باقی سب حروف مین ہر جگہہ اوسکی روایت مین
ادغام ہے اور ابو عمرو وحمزہ وکسائی کی قرارت مین ان سب حروف مذکورہ مین
دال قد مدغم ہوتی ہی اور تاء تانیث ان چہہ حروف مین باختلاف مدغم ہوتی ہی

س ثاء ص ز ظ ج جیسے انبتت سبع کذبت ثمود حصرت
صدورھم خبت زدناھم حرمت ظھورھا نضجت جلودھم
پس ابن کثیر اور عاصم اور قالون ان سب حروف کے نزدیک تا تانیث کا
اظہار کرتے ہین اور ابو عمرو و حمزہ و کسائی ان سب حروف مین ادغام کرتے ہین
اور ورش فقط ظ مین ادغام اور باقی مین اظہار اور ابن عامر نے اظہار کیا ہی
تا تانیث کا نزدیک س ج ز کے باقی تین حروف مین ادغام کیا ہے
اور سورۂ حج مین جو ہے لھُدِّمت صوامع سو اس لفظ خاص مین تا تانیث
کا اظہار کیا ہے نزدیک صاد کے ہشام نے اور لفظ وجبت جنوبھا
مین ابن ذکوان سے خلاف مروی ہی یعنے اظہار و ادغام دونون مروی ہین اور
لام ھل و بل کا ادغام باختلاف قرار ان آٹھہ حروف مین ہوتا ہی تا ثا ظا
ز س ن ط ض جیسے بل تاتیھم بل ظننتم بل زین بل سولت
بل نتبع بل طبع بل ضلوا اور چونکہ لام کے بعد ثاء ثلثہ وارد نہین ہوئی ہی اسلیے اوسکا
ادغام خاص ہے ساتھہ لام ہل کے جیسے ھل ثوب اور نون اور تا مثناۃ
مین بھی مدغم ہوتا ہے جیسے ھل تنقمون اور ھل نحن پس آٹھون حروف
مذکورہ مین ہل و بل ہر دو کا ادغام بتفصیل مذکور ہوتا ہی پس نون اور تا مین دونون
مشترک ہین اور بل خاص ہے ساتھہ ض ط ظ ز س کے اور ہل خاص ہے
ساتھہ ثاء کے پس امام کسائی نے لام ہل و بل کو سب حروف مذکورہ مین مدغم کیا ہے

ذکر لام ہل و بل

اور حمزہ نے صرف ثا مثلثہ اور سین مہملہ اور تای مثناۃ مین ادغام کیا ہی باقی حروف مین
اظہار اور بل طبع اللہ علیہا جو سورۂ نسا مین ہے سو اوسمین خلاد راوی حمزہ سے
خلاف مروی ہے یعنی ہر دو وجہ ادغام لام بل کا طا مین اور اظہار بھی اور
لفظ ھل تری من فطور سورۂ ملک مین اور ھل تری لہم من باقیہ
الحاقہ مین ادغام لام ہل کا تا مین مروی ہوا ہے ابو عمرو سے فقط اور
باقی حروف مین اظہار اور ہشام نے اظہار کیا ہی لام ہل و بل کا نزدیک
نون اور ضاد کے اور سورۂ رعد مین جو لفظ ام ھل تستوی ہی اوسمین
اظہار کیا ہی ہشام نے اور باقی حروف مین اوس سے ادغام مروی ہے
پس لام ہل و بل مین اختلاف قرا تین طور پر ہوا کسائی کے نزدیک کل
حروف مذکورہ مین ادغام نافع و ابن کثیر و ابن ذکوان و عاصم کے نزدیک
سب مین اظہار اور بعض کے نزدیک کہین اظہار اور کہین ادغام اونمین سے ابو عمرو
کے نزدیک فقط لفظ ھل تری سورۂ ملک اور سورۂ الحاقہ مین تو ادغام ہے
باقی ہر جگہ اظہار اور ہشام کے نزدیک نون اور ضاد اور خاص سورۂ رعد
مین لفظ ھل تستوی کی تا مین اظہار باقی حروف مین ادغام اور حمزہ کے
نزدیک ثا اور سین اور تا مین ادغام اور بخلف روایت خلاد سورۂ نسا
لفظ بل طبع کی طا مین ادغام اور باقی حروف مین اظہار مروی ہوا ہی اور کل قرا
کا اتفاق ہے کہ ادغام ذال اِذْ کا ذال اور ظا مین کرتے ہین جیسے اذ ذھب

اِذ ظَّلَمُوا اور دال قد کا دال اور تا مین جیسے قَدْ دَّخَلُوا اور قَدْ تَّبَیَّنَ
اور تا ر تانیث کا تا اور دال اور طا مین جیسے فَمَا رَبِحَت تِّجَارَتُهُم اور قد
اجیبت دعوتکما اور فَامنت طائفة اور لام ہل و بل اور قل کے
لام کو بھی را اور لام مین جیسے قل ربي قل للذین هل لکم بل لا تکرمون
بل ربکم اور جب دو مثلین جمع آوین خواہ ایک کلمے مین خواہ دو کلمے مین اور اول
ساکن ہو تو واجب ہے ادغام ایک کا دوسرے مین جیسے یدرککم بکم من نعمة
سوائے حروف مد کے کہ اونکا ادغام جائز نہین ہے بلکہ اظہار ہی واجب ہے جیسے اٰمنوا
وعملوا پس حروف مد مین مد کرنا ضرور ہے ادغام اوسمین نہین ہے آب ذکر
بعض حروف دیگر قریب المخارج کا کیا جاتا ہے کہ اونمین بھی باختلاف ادغام
مروی ہے معلوم رہے کہ بار مجزومہ کا ادغام فار مین امام ابو عمرو اور کسائی
اور خلاد راوی حمزہ سے مروی ہے اور ایسی بار قبل فار کے قرآن شریف
مین پانچ جگہہ ہے او یغلب فسوف نؤتیه اجرا عظیما سورۂ نسا مین و
ان تعجب فعجب قولهم رعد مین قال اذهب فمن تبعك اسرا مین قال
فاذهب فان لك طہ مین و من لم یتب فاولئك حجرات مین فقط اس
اخیر حرف حجرات مین خلاد سے خلاف مروی ہے پس اوسکی روایت مین خاص
اس لفظ مین اختیار ہے چاہین اظہار کرکے پڑہین چاہین بادغام باقی قرار
اس باکو باظہار پڑہتے ہین اور لفظ یفعل ذٰلك ساتہہ جزم لام کے چہہ جگہہ آیا ہے

ذکر بعض حروف دیگر قریب المخارج

ومن يفعل ذلك فقد ظلم نفسه بقرہ مین ومن يفعل ذلك فليس من
الله في شيء آل عمران مین ومن يفعل ذلك عدوانا وظلما اور ومن يفعل
ذلك ابتغاء مرضات الله نسا مین ومن يفعل ذلك يلق اثاما فرقان
مین ومن يفعل ذلك فاولئك هم الخسرون منافقون مین اس لام کا ادغام
ذال مین ابوالحارث راوی کسائی سے مروی ہی باقی سب کے نزدیک اظہار ہی
اور لفظ نخسف بهم الارض سورۂ سبا مین فا کا ادغام با مین قرارت امام کسائی
کی ہی اور باقی سب قرار باظہار پڑہتے ہین اور لفظ عذت سورۂ غافر اور دخان
مین اور لفظ فنبذتها سورۂ طہ مین ذال کا ادغام تا مین قرارت حمزہ وکسائی
وابوعمرو کی ہی اور قرارت باقین کی باظہار ہی اور لفظ اورثتموها سورۂ اعراف
اور زخرف مین ثا مثلثہ کا ادغام تا مثناۃ مین کیا ہی ابوعمرو اور ہشام اور حمزہ وکسائی
نے اور را مجزومہ کا ادغام لام مین دوری راوی ابوعمرو نے بخلاف کیا یعنی اور سے
اظہار وادغام دونون وجہ مروی ہین اور سوسی کی روایت مین بخلاف ادغام
ہے را کا لام مین جیسے واصبر لحكم ربك ان اشكر لي يغفر لكم باقی قرار
کے نزدیک تا کا ادغام تا مین اور را کا لام مین نہین ہے اور اظہار نون یٰسٓ
اور نٓ والقلم کا نزدیک واو کے مروی ہی حفص اور ابن کثیر اور ابوعمرو وحمزہ
وقالون سے باقی قرار واو مین ادغام کرتے ہین اور فقط نٓ والقلم مین اظہار و
ادغام دونون وجہ مروی ہین روایت ورش مین اور نافع وابن کثیر وعاصم

باظہار ادا کرتے ہین فواتح سورۂ مریم کے صاد کے دال کو نزدیک ذال ذکر
کے ایسی ہی مَن یُرِدْ کے دال کو ثار ثواب مین ادغام نہین کرتے باظہار ادا کرتے ہین
ہر سہ ائمہ مذکورین اور ایسی ہی لَبِثْتُ اور لَبِثْتُم مین ثار کو تا مین ادغام نہین کرتے
باظہار ادا کرتے ہین باقی ائمہ ان حروف کو باد غام ادا کرتے ہین اور اظہار
ن طس کا نزدیک میم کے قرارت حمزہ مین ہی باقی میم مین ادغام کرتے ہین اور لفظ
اتخذتم اخذتم یا اتخذت اخذت مین اظہار ذال کا روایت حفص اور قرارت
ابن کثیر مین ہے باقی ائمہ ذال کو تا مین ادغام کرتے ہین اور مروی ہی اظہار با
ارکب کا نزدیک معناً کے بزی اور قالون اور خلاد سے بخلاف یعنی تینون
باظہار و ادغام ہر دو وجہ سے اس لفظ کو روایت کرتے ہین اور ابن عامر اور خلف
اور ورش بار ارکب کو بخلاف باظہار ہی پڑھتے ہین باقی سب باد غام پڑھتے
ہین اس لفظ کو اور لفظ یلھث کے ثار کو ذلک کے ذال مین ہشام اور ابن کثیر
اور ورش بخلاف اور قالون بخلاف ادغام نہین کرتے باظہار ادا کرتے ہین
باقی قرا بخلاف اس ثار کو ذال مین ادغام کرتے ہین اور لفظ یعذب من
یشاء آخر سورۂ بقرہ مین قرارت نافع و ابن کثیر و ابو عمرو و حمزہ و کسائی مین یہ لفظ
ساتھہ سکون بار کے ہی جیسا کہ معلوم ہو گا اختلاف فرشی سورۂ بقرہ مین
پس ان ائمہ مین سے ابن کثیر یعذب کی بار کو من یشاء کے میم مین بخلاف ادغام
کرتا ہی یعنی باد غام و اظہار ہر دو وجہ سے پڑھتا ہے اور ورش اس بار کو باظہار ہی

بلا خلاف روایت کرتا ہے اور باقی قرار سکون باکو میم مین ادغام کرتے ہین
اور امام عاصم و ابن عامر اس باکو مضموم پڑہتے ہین پس اونکی قرارت مین ادغام
کا قاعدہ اس کلمے مین نہین ہے **اب احکام نون ساکن و تنوین**
کے کہ لفظا وہ بہی نون ساکن ہی بیان ہوتے ہین معلوم رہے کہ نون ساکن
اور تنوین کے چار احوال ہین اظہار ادغام قلب اخفا پس جب نون ساکن
یا تنوین قبل حروف حلقیہ کے آوے تو باظہار ادا کیا جاتا ہے نزدیک کل
قرار کے اظہار کے یہ معنی ہین کہ حرف اپنے مخرج سے پورا ادا کیا جاوے اور حروف
حلقیہ چہہ ہین ہمزہ ہا حا خا عین غین جیسے قدیرا من ینؤن
من امن جرف ھار منہا من ھاد نارحامیہ والخر من حاد اللہ
بکم عمي انعمت من عاقب یو مئذ خاشعۃ منخنقۃ من خزي قولا
غیر فسینغضون من غل اور جب نون ساکن اور تنوین قبل چہہ حروف
یرملون کے واقع ہو تو لام اور را مین بدون غنہ اور باقی چار حروف یا
میم و ن مین ساتہہ غنہ کے ادغام کیا جاتا ہے اور مخرج غنہ کا خیشوم
ہے پس جو آواز خیشوم مین سے نکلے اوسکا نام غنہ ہے مثال ہر ایک
کی جیسے ھدی للمتقین ثمرۃ رزقا ولکن لایعلمون من ربہم من یقول
برق یجعلون من نود یومئذ ناعمۃ ممن منع مثلاما من والٍ
غشاوۃ وطمع لیکن واو اور یا مین بدون غنہ کے خلاف راوی حمزہ فی ادغام کیا ہے

احکام نون ساکن و تنوین

اور جب نون ساکن ساتھہ واو یا یا کے ایک کلمے مین ہون تو کسیکے نزدیک ادغام ہوگا
بلکہ اظہار کیا جاویگا جیسے دنیا صنوان قنوان بنیان کہ ادغام کرنے سے
یہ کلمے مشابہ مضاعف کے ہوجاوینگے سامع کو تمیز نہوگا کہ یہ کلمہ مضاعف ہی
یا نون مدغم ہوا ہے واو و یا مین اور قلب کیا جاتا ہے نون ساکن اور تنوین
کا میم سے نزدیک با کے باتفاق کل قراء جیسے من بعدهم انبئهم صمم
بکم اور نزدیک باقی پندرہ حروف کے اخفا کیا جاتا ہی نون ساکن اور
تنوین کا ساتھہ غنہ کے اور اخفا ایک حالت ہی درمیان اظہار اور ادغام
کے اور اوسمین تشدید نہین ہوتی وہ پندرہ حروف اخفا کے یہ ہین تا ثا
جیم دال ذال زای سین ش صاد ضاد طا ظا فاء قاف
کاف ان حروف مین باتفاق قرار اخفا ہی نون ساکن اور تنوین کا مثال
ہر ایک کی جیسے من تحتها ینتهون جنات تجری من ثمرة منثورا
جمیعا ثم ان جاءکم فانجینا کم شیا جنات من دابة انداد
قنوان دانیة من ذکر منذر سراعا ذلك فان للتم فانزلنا
یومئذ زرقا ان سلام منسأته عظیم سماعون من شاء ینشأ علیم شرع ان
صدوکم ینصرکم ریحا صرصرا ان ضللت منضودا قوما ضالین وان طائفتان
ینطقون قوما طاغین ان ظنا ینظرون قوما ظالمین وان فاتکم وانقرا عمی
فهم ولئن قلت منقلبون شیء قدیر من کان ینکثون عادا کفروا

باب

باب الفتح والامالة وبين اللفظين

امالہ کے معنے لغوی مائل کرنا جھکانا اور اصطلاح مین قرار کے مائل کرنا الف
کو طرف یاسے کے اور فتحہ کو طرف کسرہ کے یعنی الف کو مثل یاے کے اور فتحہ کو مثل کسرے
کے ادا کرنا اور مراد فتحہ سے اس باب مین ضد امالہ ہی یعنی جہان کہا جاوے کہ فلان
قاری نے اس لفظ کو فتحہ سے ادا کیا ہی تو مراد یہ ہی کہ اسمین امالہ نہین کیا اور
امالہ دو قسم ہی ایک کبری اور اسی کو امالۂ محضہ اور اضجاع سے بہی تعبیر کرتے ہین
اوسکے معنی یہ ہین کہ پورا میلان اور انحراف حرف مین آجاوے دوسرا اصغر
اور اوسکو بین اللفظین اور امالۂ بین بین اور امالۂ مقللہ اور تقلیل سے بہی تعبیر
کرتے ہین اوسکے معنی یہ ہین کہ پورا میلان اور انحراف نہو بلکہ حالت ہو درمیان
فتحہ اور امالہ کے اور امالہ اوس الف مین جو آخر کلمے کے واقع ہو کیا جاتا ہے
اور اوسکے ماقبل حرف مین بہی تبعا ہوتا ہی اب اس باب مین احکام فتحہ
اور امالۂ محضہ اور امالۂ مقللہ کے اور اختلاف قرار و روات کا اوسمین بتوفیق
اللہ تعالے بیان کیا جاتا ہے پس واضح ہو کہ ائمۂ قرار سبعہ مین سے امام
حمزہ و کسائی نے امالۂ محضہ کیا ہی ہر اوس اسم و فعل کو کہ الف اوسکے
آخر مین ہو اور لام کلمہ ہو اور وہ الف یاسے بدلا ہوا ہو اور طریقہ اوسکی
شناخت کا یہ ہے کہ اگر اسم ہو تو اوسکو تثنیہ کرکے اور فعل ہو تو اوسکا
صیغۂ متکلم دیکہین اگر وہ کلمہ واوی ہوگا تو واو اور یائی ہی تو یا ظاہر ہوگی

جیسے هَدٰی اشتری اهوٰی هُدٰاہم پہلی دو مثالین فعل کی کہ اونکا
صیغۂ متکلم هدیتُ اشتریتُ ہی اور پچھلی دو مثالین اسم کی ہین کہ اونکا
تثنیہ هویان هدیان ہی ایسے اسما و افعال مین ہر جگہہ حمزہ و کسائی امالہ
کرتے ہین اور وہی دونون امالہ کرتے ہین اوس الف زائد کا جو علامت
تانیث کی ہو اور اوسکی شناخت یہ ہے کہ وہ کلمہ فُعلی کے وزن پر مضموم
الفا خواہ مفتوح الفا خواہ مکسور الفا ہو مثال مضموم الفا کی الدُنیا الاُنثی
الاُخری البُشری الکُبری اور مفتوح کی التقوی النجوی شتی اسری
سکری اور مکسور کی احدی سیما شعری الذکری اور ملحق کیے گئے ہین
اوس سے لفظ موسی یحیی عیسی کہ انکا وزن بہی فعلی ہے اور وزن فعالی
مضموم الفا اور مفتوح الفا مین بہی الف تانیث ہوتا ہی پس اوسمین بہی امالہ
کرتے ہین حمزہ و کسائی جیسے کُسالٰی فُرادٰی یتامٰی ایامٰی نصارٰی
اور امالہ کرتے ہین وہی دونون اوس اسم مین جو مستعمل ہے استفہام
مین جیسے اَنّٰی کہ قرآن مین بہت جگہہ وارد ہوا ہی اور لفظ متی و عسی و
بلی مین بہی اور جو الف آخر اسم یا فعل کے کہ رسم اوسکا بصورت یا ہو سوائے
لفظ لدی اور ما ذکی اور الی اور حتی اور علی کے کہ انمین امالہ نہین ہی
اس الف مین اصلی ہونے کی شرط نہین اور نہ یائی ہونیکی شرط ہی زائد ہو
خواہ واوی مگر بصورت یا اوسکا رسم خط ہوا اوسمین بقرارت حمزہ و کسائی امالہ کیا جاویگا

جیسے یا ویلتی یا اسفی یا حسرتی ضحی لا تضحی سوای مستثنیات مذکورہ کے
اور جو الف کہ لام کلمہ فعل یا اسم ہو اور کلمہ تین حرف سے زیادہ ہو ہر چند
الف مذکور واو سے منقلب ہو مگر اوسمین بھی امالہ کرتے ہین وہ دونون جیسے
زکاھا انجی ابتلی یا جیسے یتلی یدعی ادنی اعلی یہ کلمات واوی ہین مگر
انمین بھی امالہ ہے ان صور مذکورہ مین حمزہ و کسائی متفق ہین امالہ پر
اب جن کلمات مین فیما بین اون دونون کے اختلاف ہے وہ بیان ہوتا ہے
پس لفظ احیا جو بعد واو کے ہو اوسمین تو دونون امالہ کرتے ہین جیسے
ویحیی من حیّ امات واحیی نموت ونحیی اور جو اس باب کے الفاظ سوائے
واو کے اور کسی حرف کے بعد ہون اوسمین فقط کسائی کے نزدیک امالہ
ہے حمزہ اوسمین امالہ نہین کرتا جیسے فاحیاکم فاحیابہ ثم احیاھم ومن
احیاھا وھو الذي احیاکم فکانما احیاالناس مین اگر احیا پر وقف
کرین تب کسائی امالہ کریگا اور متفرد ہے کسائی امالہ لفظ رؤیای مین بدون
الف ولام کے اور الرؤیا بالف ولام مین اور لفظ مرضات خواہ مضاف
ہو طرف اسم ظاہر کے جیسے مرضات اللہ خواہ یا کی طرف جیسے مرضاتي
اور خطایاکم اور خطایاھم اور خاص لفظ محیاھم سورۂ جاثیہ مین اور
حق تقاتہ آل عمران مین اور قد ھداني سورۂ انعام مین ان الفاظ
مین حمزہ امالہ نہین کرتا اور متفرد ہے کسائی امالہ لفظ ما انسانیہ مین جو سورۂ

کہف مین ہی اور لفظ من عصانی سورۂ ابراہیم مین اور لفظ اوصانی اور اتانی الکتب سورۂ مریم
مین اور لفظ اتانی اللہ سورۂ نمل مین ان پانچ افعال مین بہی فقط کسائی کے نزدیک امالہ ہی
اور کلمۂ تلاہا و طحاہا والشمس مین اور کلمۂ سجی والضحی مین اور کلمۂ دحاہا والنازعات
مین بہی فقط کسائی نے امالہ کیا ہی حمزہ کے نزدیک ان مین امالہ نہین ہی
اور یہ کلمے واوی ہین اور ضحاہا اور الضحی اور الربا اور القوی بہی واوی
ہین مگر ان مین حمزہ و کسائی دونون نے امالہ کیا ہی اور لفظ مرؤیاک
اور مثواي سورۂ یوسف مین اور محیاي انعام مین اور مشکوۃ سورۂ
نور مین امالہ مروی ہی فقط حفص دوری راوی کسائی سے اور سورۂ طہ
اور والنجم اور والشمس اور سورۂ اعلی اور واللیل اور والضحی اور اقرا اور
والنازعات اور عبس اور سورۂ قیامہ اور سورۂ معارج ان گیارہ سورتون
کے آخر آیات مین جو الف کہ لام کلمہ واقع ہوئے ہین خواہ واو سے منقلب
ہون خواہ یا سے اون سب مین حمزہ و کسائی دونون نے امالہ کیا ہی مگر وہ
کلمات جو اوپر مذکور ہوئے انہین سورتونکے کہ اون مین کسائی متفرد
ہی امالہ مین اور جو الفات کہ منقلب ہین تنوین سے جیسے ھمسا ضنکا و
نسفا علما عزما غرقا نشطا وغیرہ ان مین امالہ نہین ہی اور لفظ رمی
سورۂ انفال مین اور فھو فی الاخرۃ اعمی دوسرے حرف سورۂ اسرا مین امالہ
کیا ہے حمزہ و کسائی اور ابو بکر شعبہ راوی عاصم نے بہی اور لفظ سوی

طہٰ مین اور سدیٰ سورۂ قیامہ مین انہین تینون نے امالہ کیا ہی فقط حالت وقف مین اور لفظ
ترای الجمعٰن جو سورۂ شعرا مین ہی اوسکی را مین امالہ کیا ہی حالت وصل مین حمزہ نے اور را
مین امالہ کرنے سے الف مین بہی امالہ لازم ہی اور جو وقف کیا جائی اس لفظ پر تو ورش کے
وجوہ امالہ اوسمین جاری ہونگی لیکن ورش کا امالہ اوسکے الف آخر مین ہوگا اور را مین فقط حمزہ ہی نے
امالہ کیا ہی اور حالت وقف مین وجوہ تسہیل و ابدال ہمزہ موافق اصول
مذہب حمزہ و ہشام اور وجوہ مدات ورش بہی جاری ہونگے اور لفظ اعمٰی
حرف اول سورۂ اسرا مین ابو عمرو بہی باتفاق حمزہ و کسائی و شعبہ امالہ کرتا ہے
اور جو الفات کہ مذکور ہوئے اگر وہ بعد را کے واقع ہون جیسے القرٰی اذرٰی
نری اسرٰی ذکری بشری اخری وغیرہ اونمین حمزہ و کسائی و ابو عمرو نے امالہ کیا
اور فقط لفظ مجریہا سورۂ ہود مین حفص راوی امام عاصم بہی اون کی
متابعت کرتا ہے امالہ مین اور کسی لفظ مین سوای مجریہا کے حفص مذکور کی
روایت مین امالہ نہین ہی اور لفظ نای بجانبہ سورۂ فصلت مین امالہ کیا
ہے الف کا حمزہ و کسائی نے بلا خلاف اور سوسی راوی ابو عمرو نے بخلاف
یعنی اوس سے امالہ و فتح دونون وجہ مروی ہین اور جو لفظ نای سورۂ اسرا
مین ہے اوسمین ہر سہ مذکورین اور ابو بکر شعبہ بہی امالہ کرتے ہین اور سوسی کو اوسمین
بہی دونون وجہ ہین اور امالہ ن نای کا دونون سورتونمین مروی ہی خلف
راوی حمزہ اور کسائی سے اور لفظ اناٰہ سورۂ احزاب مین امالہ کیا ہے

ہشام راوی ابن عامر اور حمزہ و کسائی نے اور سورۂ اسرا مین لفظ اوکلاھما
کا امالہ کیا ہی حمزہ و کسائی نے اور جن کلمات مین را کے بعد الف ہو کہ اوس
مین ابو عمرو بھی امالہ مین شریک ہی اون کلمات مین ورش امالۂ بین بین روایت
کرتا ہی فقط لفظ ولو اراکھم سورۂ انفال مین اور کلمات ذوات الیا مین
خواہ اون مین الفات منقلبہ ہون یا سے یا مرسوم ہون ساتھہ یا کے
غرض جہان حمزہ و کسائی یا فقط کسائی یا حمزہ و کسائی کے ساتھہ اور کوئی
شریک ہی امالۂ ذوات الیا مین اون کلمات مین اور اراکھم مین ورش
سے تقلیل امالہ اور فتح بھی ہر دو وجہ مروی ہین لیکن اواخر آیات اون
گیارہ سورتونکے جو مذکور ہوئے اونمین ورش سے فقط ایک وجہ تقلیل
امالہ کی مروی ہے مگر جہان آخر آیہ مین لفظ ھا ہو اوسمین موافق
اصول ورش کے عمل ہوگا یعنی اواخر آیات گیارہ سورجسمین لفظ
ھا نہو تو خواہ واوی ہو خواہ یائی اوسمین بروایت ورش امالۂ بین بین
ہی کرینگے اور جہان لفظ ھا ہو تو اگر واوی ہی تو اوسمین فتح ہی ہوگا
جیسے ضحاھا طحاھا تلاھا دحاھا اور جو یائی ہو اور اوسکے الف کے
قبل را ہو اور بعد اوسکے ھا ہو کہ ایسا کلمہ فقط ذکراھا ہی اوسکو بامالۂ
بین بین ہی پڑھین اور جو یائی ہو اور اوسمین را نہین ہی جیسے بناھا
سواھا مرساھا اوسمین دو وجہ فتح اور امالۂ بین بین جاری کئے جاوین

اور جو کلمہ اوپر وزن فعلی کے ہو خواہ مضموم الفا ر یا مکسور الفا ر یا مفتوح الفا ر
اوسمین اور آخر آیات گیارہ سورہ مذکورہ مین ابو عمرو بصری بھی امالہ بین بین کرتا ہے
سوا اون الفاظ کے جن مین را ہو خواہ وزن فعلی خواہ آخر آیات سورہ مذکورہ کہ اوس
مین ابو عمرو کی قرارت مین امالہ محضہ ہے اور لفظ یا ویلتی اور انی اور
یا حسرتی اور یا اسفی مین امالہ بین بین مروی ہے فقط دوری راوی
ابو عمرو سے یعنی سوسی کی روایت مین نہین اور حمزہ اور کسائی اور ورش
سے ان الفاظ مین موافق اونکے اصول کے عمل ہو گا اور خاب خاف
طاب ضاق حاق زاغ شاء جاء زاد ان افعال ثلاثی کے ماضی
کے صیغے سوای حرف زاغت کے ان سب مین امالہ کیا ہے حمزہ نے اور
ابن ذکوان موافق ہے حمزہ کے امالہ جار اور شار مین اور خاص لفظ
فزادھم اللہ اول سورہ بقرہ مین اور سوای اوسکے جو اور الفاظ زاد قرآن
مین واقع ہوئے ہین اوسمین ابن ذکوان سے خلف مروی ہی یعنی امالہ اور
فتح دونون مروی ہین اوس سے اور بل ران سورہ تطفیف مین امالہ کیا ہی
حمزہ و کسائی و ابو بکر شعبہ نے اور جن کلمات کے طرف مین را رہو اور قبل
را کے الف اون الفات مین امالہ کیا ہے دوری نے کسائی سے اور ابو عمرو
نے بھی جیسے ابصار الدار الحمار حمار الکفار اور مشابہ اونکے اور لفظ
کافرین الکافرین ساتھہ یاسکے اور لفظ ھارٍ مین امالہ کیا ہی کسائی و ابو بکر شعبہ

وابو عمرو قالون نے بخلاف اور ابن ذکوان راوی ابن عامر نے بخلاف یعنی
اوس سے امالہ اور فتحہ دونون وجہ مروی ہین اور لفظ جبارین اور جار مین
امالہ مروی ہے دوری راوی کسائی سے اور ان سب الفات مذکورہ مین
ورش نے تقلیل امالہ کیا ہے فقط جبّارین اور جار مین اوس سے تقلیل
امالہ اور فتحہ دونون وجہ مروی ہوئی ہین اور لفظ بوار اور قہار جو واو
کے کلیہ مین داخل ہین اور ورش اوسمین تقلیل امالہ کرتا ہی تو اوسکے ساتھ حمزہ
بھی تقلیل مین شریک ہے اور جس کلمہ مین دو راء ہون جیسے ابرار اشرار
اوسمین ابو عمرو و کسائی نے امالہ محضہ کیا ہی اور ورش و حمزہ نے اوسمین تقلیل
امالہ کیا ہے اور لفظ انصاري آل عمران اور صف مین اور سار عوا آل
عمران اور حدید مین اور نسارع مؤمنون مین اور البارئ حشر مین اور فتوبوا
الی بارئکم اور عند بارئکم بقرہ مین اور لفظ آذانہم مجرور کہ سات جگہہ
آیا ہے ایک ایک جگہہ بقرہ و انعام و اسرا مین دو جگہہ کہف مین ایک فصلت
ایک نوح مین اور لفظ طغیانہم پانچ جگہہ بقرہ و انعام و اعراف و یونس و
مؤمنون مین اور یسارعون سات جگہہ دو آل عمران اور تین مائدہ ایک انبیا
ایک مؤمنون مین اور اذا دانا فصلت مین اور جواد تین جگہہ شوری و رحمن
و کورت مین ان کلمات مین فقط دوری نے کسائی سے امالہ روایت کیا ہی
اور لفظ یواري اور اوادي خاص سورۂ مائدہ مین اوسنے ہر دو وجہ فتحہ اور امالہ

روایت کین اور لفظ ضعافا اور لفظ اتیتک کو سورۂ نمل مین خلاد نے بخلف اور
خلف نے بخلاف امالہ کیا ہی اور لفظ مشارب سورۂ یس مین اور انیة سورۂ
غاشیہ مین اور عابدون اور عابد سورۂ کافرون مین ہشام نے امالہ روایت کیا ہے
اور اختلاف مروی ہی روات ابوعمرو مین بیچ امالہ لفظ الناس مجرور کے یعنی
دوری اور سوسی سے ہر دو وجہ فتحہ اور امالہ الناس مجرور مین ہین لیکن
قرارت ابوعمرو مین بروایت دوری اس لفظ کو امالہ کرین اور سوسی کی روایت
مین فتحہ کیونکہ امالہ دوری سے زیادہ مشہور ہی اور فتحہ سوسی سے زیادہ مشہور
ہی اور لفظ حمار بقرہ مین اور الحمار سورۂ جمعہ مین اور اکراههن
سورۂ نور مین اور لفظ اکرام دو جگہہ سورۂ رحمن مین اور لفظ محراب اور
عمران جہان واقع ہوان الفاظ مین ابن ذکوان سے خلف مروی ہی یعنی امالہ
اور فتحہ ہر دو وجہ فقط لفظ محراب مجرور مین بلا خلاف اوسنے امالہ کیا ہی
اور جس کلمے مین بحالت وصل بسبب کسرۂ آخر کے امالہ کیا جاتا ہی جیسے
بدینار من النار من الاشرار للناس من الاخیار وغیرہ ایسے
کلمون مین سکون وقفی مانع امالہ نہین کیونکہ وہ سکون عارضی ہے اور جو الف ممالہ
متطرفہ قبل سکون کے واقع ہو جیسے موسی الهدی عیسی بن مریم
القری التی ذکری الدار پس قبل سکون کے حالت وصل مین ایسے
الف کو کل قرا فتحہ سے پڑہتے ہین اور جب وقف کیا جاوے اوسپر تو اوسمین موافق

اصول ہر ایک کے عمل کیا جاوے یعنے اگر موسی عیسی پر وقف کرین تو امالہ
محضہ کرین حمزہ و کسائی کی قرارت مین اور امالہ بین بین کرین قرارت ابو عمرو
و روایت ورش مین اور فتحہ سے پڑھین قرارت باقی قارئین اور جسمین
را رہو تو امالہ محضہ واسطے ابو عمرو و حمزہ و کسائی کے اور بین بین واسطے
ورش کے اور فتح واسطے باقین کے مگر جسمین را رہی اوسمین بحالت وصل
بھی فقط سوی راوی ابو عمرو کی روایت مین دونون وجہ فتحہ اور امالہ کی مروی ہین
اور جو اسماء مقصورہ یعنی جنکے آخر مین الف مقصورہ ہی منون واقع ہون
اونمین بحالت وقف اہل ادا کے تین مذہب ہین ایک یہ کہ حالت رفع و
نصب و جر مین اونکو فتحہ سے پڑھین یعنی بدون امالہ دوسرا یہ کہ ہر سہ حالت
مذکورہ مین امالہ کرین تیسرا یہ کہ مجرور و مرفوع مین امالہ اور منصوب مین فتح اور
اسصورت مین دونون وجہ پر عمل ہے مثال مرفوع کی واجل مسمی اور مجرور
کی مثال الی اجل مسمی اور لا یغنی مولی عن مولی یہ بھی مرفوع اور مجرور
کی مثال ہے اور منصوب کی مثال وکانوا غزّی اور رسلنا تترا کہ قرارت
ابو عمرو مین بتنوین ہے اور حمزہ و کسائی اور ورش کے نزدیک اوسمین
تنوین نہین پس موافق اونکے اصول کے اوسمین بخلاف امالہ اور تقلیل ہی

باب مذهب الكسائي في امالة هاء التانيث في الوقف

جو تا کہ حالت وقف مین ہا ہو جاتی ہی اوس ہا کو اور اوسکے ماقبل کے حرف مین

فقط کسائی امالہ کرتا ہی سوای دس حروف کے کہ اگر اون مین سے کوئی حرف
قبل ہار کے ہو تو امالہ نہو گا وہ دس حروف یہ ہین ح ق ض غ ط ع
ص خ ظ جیسے النطیحہ لحاقہ قبضہ بالغہ الصلوٰۃ بسطہ القارعہ
خصاصہ الصاخہ موعظہ کہ ان کلمات مین قبل ہار کے حروف مذکورہ
واقع ہین جسکہ مانع امالہ ہین اور ہمزہ کاف ہاء راء یہ چار حروف اگر ہا موقوفہ
کے قبل ہون تو شرط امالہ کی یہ ہے کہ یہ حروف بعد یا ر ساکنہ یا کسرے کے ہون
اور اگر کسرہ اور حروف مذکورہ کے درمیان کوئی حر ف ساکن ہو تو مانع امالہ
نہین جیسے عبرہ مائہ وجہہ لیکہ ان سب الفاظ مین بقرارت کسائی امالہ
ہو گا اور جو یہ چار حرف بعد فتحہ یا ضمہ کے ہون تو روایت امالہ ضعیف
ہی جیسے براءۃ سوءۃ مبارکۃ تہلکہ وغیرہ اور بعض اہل ادا نے مطلقا
ہار نا نیث مین امالہ کیا ہی اگرچہ جملہ حروف مذکورہ قبل ہار کے کیون نہو ن
سوائے الف کی مثلا الصلوٰۃ النجاۃ مناۃ مین تو امالہ نہین کیا اور سب جگہہ امالہ کیا ہی

باب الراءات

اس باب مین راءات کی تفخیم اور ترقیق یعنی پر اور باریک پڑہنے کا بیان ہے
جاننا چاہیے کہ راء کے احکام وصل اور وقف مین مختلف ہین احکام وقف
کے آگے بیان ہونگے ابہی بحث وصل مین ہی پس حالت وصل مین یا متحرک
ہوگی یا ساکن ساکن کا حکم بہی بیان ہو گا اور متحرک یا مفتوح ہو گی یا مکسور یا مضموم

سو مکسورہ کے باریک پڑہنے مین فیما مین قرار سبعہ خلاف نہین ہی اور
مضمومہ کے پر پڑہنے مین خلاف نہین ہی مگر ورش کے رار مضمومہ مین
کئی مذہب ہین ایسی ہی مفتوحہ کی تفخیم مین خلاف نہین ہی مگر جنکے مذہب
مین امالہ ہی وہ باریک پڑہتے ہین اور ورش کے نزدیک رار مفتوحہ مین
بہی کئی مذہب ہین سو پہلے ورش ہی کا مذہب بیان کیا جاتا ہی کہ ورش
ہر ایک رار کو مفتوحہ ہو خواہ مضمومہ اور ماقبل اوسکے یا رساکنہ یا کسرہ متصلہ
ایک ہی کلمے مین ہو تو حالت وصل مین باریک ادا کرتا ہی جیسے خبیر نذیر
لاضیر یبشرهم سراجا اور مشابہ اوسکے معلوم ہوا کہ سوای ورش کے کل
قرار حالت وصل مین ایسی رار کو پر پڑہتے ہین اور اگر کسرہ اور رار کی درمیان
کوئی حرف ساکن ہو سوائے حروف استعلار کے تو اوسکو ورش مانع نہین
گردانتا باریک پڑہنے سے جیسے شعر سحر ذکر وغیرہ اور حروف استعلار
کے سات ہین ق ظ خ ص ض غ ط پس ان حروف مین سے اگر کوئی حرف
ساکن درمیان کسرہ اور رار کی ہو تو پر پڑہے گا جیسے اصرهم فطرة وغیرہ
مگران مین سے خا مستثنے ہی اگر خا ہو تو باریک ہی پڑہے گا جیسے اخراج
اور اسمار عجمی جو قرآن مین وارد ہین ابراهیم اسراءیل عمران اور لفظ ادم
اور جس لفظ مین رار مکرر ہو جیسے ضرارا مدرارا فرارا وغیرہ ان سب مین
ورش مخالف اصل خود تفخیم کرتا ہی اور جو لفظ اوپر وزن فعلار کے ہو جیسے

ذکرًا ستارًا صهرًا جهرًا اوسمین ورش سے دونون وجہ تفخیم اور ترقیق مروی
ہین لیکن تفخیم زیادہ تر مشہور ہی اور لفظ شر مین بھی مخالف اپنی اصل
مقدم کے باریک پڑہتا ہی کیونکہ قاعدہ تو یہ تہا کہ را سے قبل کسرہ ہو
تو باریک پڑہے اور یہان را کے بعد کسرہ ہی اور باریک پڑہتا ہی اور
لفظ حیران مین موافق قاعدۂ ورش کے ترقیق ہے لیکن بعض روات
ورش نے اوسمین تفخیم بھی کی ہی اور را مین ورش کے اور بھی مذہب ہین
لیکن وہ شاذ ہین اسواسطے اونکے ذکر سے کوئی فائدہ نہین ہی کیونکہ
اس کتاب مین التزام قراءات اور روایات متواترہ کا کیا ہی یہ مذہب
خاص ورش کا مذکور ہوا اور جو را ساکن بعد کسرے کے واقع ہو تو اوسکو
باریک پڑہنا باتفاق مذہب ہے قرا سبعہ کا اور ورش بھی اون مین داخل
ہے جیسے شرعة مریة شر ذمة اربه فرعون اور جو را کے بعد
کوئی حرف استعلا کا آجاوے یعنی جو را متحرکہ موافق اصل ورش یا ساکنہ
موافق اصول قرا سبعہ کے باریک پڑہی جاتی ہے اوسکے بعد اگر حرف
استعلا ہو تو سب کے نزدیک اوسمین تفخیم ہے پس موافق اصل ورش کے
حروف استعلا مین سے تین حرف قرآن مین واقع ہوئے ہین فراق
مراق اعراض الصراط صراط اور موافق اصول سبعہ کے بھی تین حروف
واقع ہوئے ہین فرق قرطاس مرصاد ارصاد اور خاص لفظ فرق مین

تفخیم اور ترقیق دونون وجہ درست ہین اور جو راء کہ بعد کسرۂ عارضہ
یا کسرۂ منفصلہ کے واقع ہو تو حکم اوس راء کا تفخیم ہے اور کسرۂ عارضہ
دو قسم ہی ایک یہ کہ حرف ساکن کو بہ سبب التقای ساکنین کے کسرہ دیا جاوے
جیسے وان امرأۃ دوسرے یہ کہ ابتدا ایسے کلمے کے ہمزۂ وصل سے کیجاوے
جیسے امرأۃ اور کسرۂ منفصلہ بہی دو قسم ہے ایک یہ کہ کسرۂ ایک کلمے مین اور
راء دوسرے کلمے مین ہو جیسے بامر ربک دوسرے یہ کہ لام یا باء جارہ مقدم ہو
راء سے جیسے لرسول براز قین اور جو راء کہ واقع ہو بعد اوسکے کسرہ جیسے
یرجعون یا یا جیسے قریۃ مریب پس قراء سبعہ سے اوس راء کی ترقیق
مین کوئی نص نہین ہی اوسکو پر ہی پڑہنا چاہیے اور جس کسینے باریک ادا
کیا ہی ایسی راء کو اس امر پر قیاس کرکے کہ یہ دونون سبب یعنی کسرہ اور یا
اگر راء سے قبل ہون تو اوسمین ترقیق ہی پس اوسی قیاس پر ہی اگر یہ دونون
سبب راء کے بعد ہون یہ روایت ضعیف ہے کیونکہ قرارت مین قیاس کو دخل
نہین اور راء مکسورہ حالت وصل مین بلا خلاف باریک اور حالت وقف
مین بلا خلاف پُر پڑہی جاتی ہی جیسے دسر منهم رجال ریح لیکن اگر
راء مکسورہ واقع ہو بعد کسرے کے جیسے مقتدر یا بعد حرف امالہ کیے گئے کے
جیسے القهار ابرار وغیرہ جس کے مذہب مین امالہ ہی یا یا ساکنہ کے بعد جیسے
خبیر نصیر تو اوسوقت حالت وقف مین بہی باریک پڑہی جاتی ہے

جیسے صور مذکورہ مین راءات مفتوحہ و مضمومہ کو باریک پڑہتے تہے اور وقف بالروم کرنا اپنے تابع ہی حالت وصل کے یعنی جو راء حالت وصل مین باریک یا پر پڑہی جاتی ہی تو حالت وقف بالروم مین بہی ویسی ہی پڑہی جاویگی اور جب کوئی سبب اسباب ترقیق راء سے جو مذکور ہوئی نہ پایا جائے تو راء مین عمل تفخیم کا ہوگا کیونکہ راء مین اصل تفخیم ہے اور ترقیق وجود سبب پر موقوف ہے

باب اللامات

اس باب مین لام کی تفخیم اور ترقیق کا بیان ہے اور لام مین اصل ترقیق ہی اور وجود سبب سے اوسمین تفخیم کیجاتی ہی جیسے راء مین برعکس اوسکے اصل تفخیم ہے وجود سبب سے اوسمین ترقیق ہوتی ہی واضح ہو کہ لام مفتوحہ جو بعد صاد یا طاء یا ظاء مفتوحات یا ساکنات کے واقع ہو جیسے صلوٰۃ مطلع ظل یوصل تو ایسے لام کو فقط ورش راوی امام نافع تفخیم سے ادا کرتا ہے اور جب حائل ہو الف درمیان طا یا صاد اور لام کے جیسے طال فصلا اوسمین رواۃ ورش کو خلاف ہی کوئی تفخیم اور کوئی ترقیق سے ادا کرتا ہے اور ایسی ہی جب لام مفتوحہ کو واسطے وقف کے ساکن کرین جیسے یوصل بطل ظل اوسمین دونون وجہ مروی ہین لیکن صور مذکورہ مین افضل تفخیم ہے اور جو لام کہ اوسمین سبب تفخیم کا موجود ہو اور بعد اوسکے وہ الف جو منقلبہ ہو یا سے واقع ہو جیسے لا یصلاھا اوسمین بہی

وہی دونون وجہ جائز اور افضل تفخیم ہے اور وہ گیارہ سورتین جو باب
الامالہ مین مذکور ہوئین اونکے اواخر آیات مین جہان ایسا لام واقع ہو کہ
اوسمین سبب تفخیم کا موجود ہی اور بعد اوسکے الف منقلبہ یا سے آوی اور یہ
تین جگہہ واقع ہوا ہی ایک سورۂ قیامہ مین وَلَا صلے دوسرا سورۂ اعلیٰ
مین فَصَلّے تیسرا سورۂ علق مین اذا صلے ان مین ترقیق افضل ہی اور
تفخیم بہی جائز ہی اور کل قرار متفق ہین اسم اللہ کی ترقیق مین جب واقع ہو
بعد کسرے کے جیسے متفق ہین اوسکی تفخیم مین جب واقع ہو بعد فتحہ اور ضمہ کے

باب الوقف علی اواخر الکلم

باب ۱۶

اصل وقف مین ساکن کرنا ہی حرف موقوف علیہ کا کہ وقف ضد ہی ابتدا کی اور
ابتدا مین حرکت ہوتی ہی اور ضد حرکت کی سکون ہی تو وقف مین سکون ہوا
پس لغت فصیح اور مختار وقف مین سکون محض ہے اور نزدیک امام ابو عمرو
اور ہر سہ ائمہ کوفیین کے وقف مین روم و اشمام کا طریقہ بہی اچہا جاری
ہی اور امام نافع و ابن کثیر و ابن عامر سے ہر چند روم و اشمام مین کوئی
نص نہین ہی لیکن اکثر ائمہ مشاہیر اہل ادا کل قرار سبعہ کی قرارت مین طریقہ وقف
بالروم والاشمام کا جاری رکہتی ہین کیونکہ اوسمین حرکت موقوف علیہ کا بیان
اور اشارہ ہوتا ہی اور حقیقت روم کی ادا کرنا حرف حرکت دار کا وقت وقف
کے پست اور نرم آواز سے کہ جو شخص قریب اوسے متوجہ طرف سماعت کے ہو وہ ادراک کر لے

حقیقت روم و اشمام

اوسکی حرکت کا اور اشمام یہ ہی کہ بعد ساکن کرنے حرف موقوف علیہ کے
ملا دینا ہر دو لب کا جیسے وقت ادا کرنے ضمہ کے صورت ہوتی ہی پس روم
حرکت مین تلفظ ہوتا ہی حرکت کا نرم آواز سے کہ اگر اندہا آدمی متوجہ
سماعت ہو تو وہ اوسکی حرکت کا ادراک کرلے اور اشمام مین ہر دو لب سے
اشارہ ہی اوسمین تلفظ حرکت کا نہین ہے اوسکو جو شخص قاری کے مونہہ
کیطرف دیکھتا ہو وہ ادراک کرے گا اور جہان اشمام حرف بحرف دیگر کہا
جاوے تو مراد خلط صوت ایک حرف کا ساتھہ صوت دوسرے حرف کی ہی جیسے سورہ
ام القرآن مین مذکور ہوا یا مخلوط ادا کرنا دو حرکت کا ہوتا ہی جیسے سورہ بقرہ
مین مذکور ہوگا اور اشمام خاص ہی ساتھہ ضمہ اور رفع کے اور روم مضموم
اور مرفوع اور مکسور و مجرور مین بھی کیا جاتا ہی اور فتحہ و نصب مین روم و اشمام
نزدیک قرار کے جاری نہین ہے اور بقاعدہ نحو مین عمل اوسکا ہر حرکت مین
ہوتا ہے اور یا تانیث جیسے رحمۃ و نعمۃ اور میم جمع جیسے علیکم الیہم
اور حرکت عارضی جیسے مَنْ یَّشَآءُ اللّٰہُ اونمین بھی روم و اشمام داخل
نہین ہوتی اور ہا کنایہ جسکے ماقبل ضمہ یا کسرہ یا واو اور یا رہو جیسے یعلمہ
مزحزحہ عقلوہ علیہ اوس مین بعض نے روم و اشمام کا انکار کیا اور بعض نے
ہر حال مین جائز رکھا ہے

باب الوقف علی مرسوم الخط

باب مقدم مین بیان تہا کیفیت وقف کا اور اس باب مین بیان ہی حرف موقوف علیہ
کا کہ کس حرف پر وقف کیا جاوے پس واضح ہو کہ ہر سہ ائمہ کوفیین اور امام نافع
اور امام ابو عمرو سے مروی ہی اعتبار اتباع رسم خط کا حالت وقف ابتلا یا وقف
اضطراری مین یعنی اگر امتحان کیا جاوے طالب کا کہ وقف بجا یا بیجا کرتا ہی یا سانس
ٹوٹ جاوے قاری کی اور حاجت پڑے وقف کرنیکی تو جیسا رسم ہو حرف موقوف
علیہ کا بحذف یا باثبات ویسی ہی اوسپر وقف کیا جاوے اور ہر چند ابن کثیر اور
ابن عامر سے اتباع رسم کی روایت نہین ہی مگر شیوخ ادا نے اونکی قرارت
مین بہی اسی امر کو پسند رکہا ہی اور بعض قرا سبعہ نے بعض مواضع مین
مخالفت رسم کی کی ہے اور اون مواضع مین فیما بین اونکے اختلاف مروی ہوا
ہے وہ ہر ایک آگے ذکر کیجاویگی اور علامہ شاطبی رح نے اس باب مین فقط ذکر
مواضع مختلف فیہا کا ہی کیا ہے کیونکہ اونہون نے اختلاف قرا سبعہ ہی بحث
فرمائی ہے مگر یہان واسطے ذہن نشین کرنے اور سمجہانے مقصود اس باب
کے اول مواضع متفقہ قرا سبعہ اجمالا ذکر کیے جاتے ہین پس واضح ہو کہ مدار اتباع
رسم کا اوپر سمجہلینے حذف اور اثبات یارات اور واوات اور الفات اور
اوپر معرفت اون کلمات کے جو موصول لکہے جاتے ہین یا مقطوع یعنی ملے ہوئے
یا الگ الگ لیکن یارات سو وہ منقسم ہین طرف یارات زوائد اور غیر زوائد کے
اور جسقدر یارات باب زوائد مین بیان ہونگی وہ سب کے سب محذوف ہین

رسم مین اور جو باب زوائد مین مذکور نہین ہوئی وہ یا متحرک ہین یا ساکن سو متحرک
تو سب ثابت ہین رسم مین وقف کیا جاتا ہی اونپر ساتھہ سکون کے اور جو
ساکن ہین تو بعض ثابت ہین رسم مین اور بعض محذوف پس جو ثابت ہین
رسم مین وہ ثابت ہین وقف مین اور جو محذوف ہین رسم مین وہ محذوف
ہین حالت وقف مین جیسے فارهبون فاتقون ولا تكفرون اطيعون
وسوف يؤت الله واخشون وغیرہا ایسی یارات جو متفرق واقع ہین تمام
قرآن مین اونکو جمیع قرار باتفاق حالت وصل و وقف مین حذف کرتی ہین
بنا بر متابعت رسم کہ یہ یارات مصاحف مین مرسوم نہین اور یہی حکم ہے
اون یارات کا جو ساقط ہین بسبب عامل جازم کے جیسے اتق الله لا تبغ
الفساد ومن تق السيئات وغیرہ اور یہی حکم ہی اون یارات اضافت کا
جو ساقط ہین آخر اسم سے بسبب ندا کے جیسے یا قوم یا رب وغیرہ سوائے
تین کلمات کے کہ اونکے حذف و اثبات مین اختلاف ہی قرار کا جیسے باب
یارات اضافت اور یارات زوائد مین بیان ہوگا ایک تو یا عبادي الذين
امنوا عنکبوت مین دوسرے یا عبادي الذين امنوا اسرفوا زمر مین تیسرے
یا عباد لا خوف عليكم زخرف مین کہ انمین یا ثابت ہی مصاحف مین
سوائے حرف زخرف کے کہ اوسمین یا مرسوم ہے مصاحف مدینہ اور شام
مین خاصۃ پس اون مین اختلاف ہی اور جو یا ثابت ہی رسم مین اگر بعد

اوسکے ساکن آوے تو کل قرا متفق ہین اوسکے حذف پر بحالت وصل
اور ثابت ہی حالت وقف مین جیسے لا تسقی الحرث یلقی الروح تاتی السماء
وغیرہ اور ایسی ہی باتفاق یا ثابت ہی بحالت وقف اون کلمات مین جو جمع
سالم ہین ساتھہ یا اور نون کے اور مضاف طرف ایسے کلمے کے ہین جسکی اول
مین الف لام ہی کہ نون اونکا حذف ہی بسبب اضافت کے اور یا بسبب التقاء
ساکنین کے پس جب وقف کیا جاوے اوسپر تو باتفاق قرا یا پر وقف ہوگا
جیسے حافظی المسجد علی الصید مهلکی القری وغیرہ اور جو یا کہ بعد
حرف متحرک کے آوے تو باتفاق حالت وصل و وقف مین ثابت ہی جیسے واخشونی
ولاتم یأتي بالشمس وغیرہ مگر سورہ کہف مین فلا تسألني کی یا مین ابن کوان
سے خلاف مروی ہی کہ یا رات زوائد مین معلوم ہوگا اور لیکن واو جب واقع
ہو طرف کلمے مین اور ساقط ہو تلفظ مین بسبب ملاقات ساکن کے تو وہ واو
ثابت رہے گی حالت وقف مین باتفاق جیسے تتلوا الشیاطین یمحو الله
وغیرہ ایسے واوات مرسوم ہین مصاحف مین سوائے پانچ جگہہ کے ایک سورۂ
اسرا مین ویدع الانسان بالشر اور شوری مین یمح الله الباطل اور قمر
مین یدع الداع اور تحریم مین وصالح المؤمنین اور علق مین سندع
الزبانیة ان پانچ جگہہ مین رسم کے نزدیک وقف بغیر واو کے ہی بنا بر متابعت
رسم اور لیکن الف اگر ساقط ہو تلفظ مین بسبب التقاء ساکنین کے پس بحالت وقف

ثابت ہی باتفاق جمیع قرار جیسے فان کانتا اثنتین دعوا الله وغیرہ اور
لفظ لکنا ھو الله مین بصورت وقف باتفاق الف ثابت ہی اور وصل مین خلاف ہے
چنانچہ معلوم ہو گا ایسی ہی و لیکونا من الصّغرین اور لنسفعًا بالناصیة
مین بحالت وقف الف ثابت ہی ایسی ہی یاایھا کا الف سب جگہہ ثابت ہی
وقف مین نہ وصل مین سوائے ایہ المؤمنون سورۂ نور مین اور ایہ الساحرُ
زخرف مین اور ایہ الثقلان سورۂ رحمن مین کہ انپر وقف مین خلاف ہی جو کہ آیندہ
کو معلوم ہو گا اور انکا رسم الف کے ساتھہ نہین ہے اور لیکن موصول اور مقطوع
جیسے من ما عن ما ممن فان لم ان لن ان ما انّ ما انّ ما کلّ ما حیث ما
انْ لم انْ لا في ما اینما بئسما کیلا یوم ھم عن من ام من وغیرہ
ایسے دو دو کلمے جہان موصول مرسوم ہین وہان آخر کلمے پر وقف ہو گا اور جہان
مقطوع مرسوم ہین وہان اول کلمے پر ہی وقف جائز ہی اب بعض وہ مقامات
جہان بعض قرار نے مخالفت رسم خط مصحف کی ہی بتعیین بیان ہوتی ہین معلوم
رہے کہ جہان کہین ہا کا رسم خط ساتھہ تا کے ہی جیسے رحمت نعمت سنت
لعنت امرأت معصیت شجرت قرت جنت فطرت وغیرہ ایسے
کلمات مین ابن کثیر و ابو عمرو و کسائی ہا پر وقف کرتے ہین باقی قرا تا پر ہی
وقف کرتے ہین اور وصل مین سب تا ہی ادا کرتے ہین اور سورۂ نجم مین افرایتم
اللات اور لفظ مرضات کسی طرح پر واقع ہو اور خاص سورۂ نحل مین ذات بھجة

وقف کے مقامات مختلف فیہا کا بیان جن مین بعض قرا کا رسم کی مخالفت کی ہے

اور سورۂ ص مین لفظ لات حین مین فقط کسائی ہا پر وقف کرتا ہی اور
لفظ ھیہات مین بزی اور کسائی ساتھہ ہا کے وقف کرتے ہین باقی قرار
حالت وصل و وقف دونون مین باتباع رسم تا پڑھتے ہین اور لفظ یا ابت پر
وقف بالہا قرارت ابن عامر و ابن کثیر ہے اور نزدیک باقیین کے بالتا اور لفظ
کاین مین سب قرار نون پر وقف کرتے ہین باتباع رسم الا ابو عمرو کہ وہ یا پر
وقف کرتا ہی اور لفظ مال ھذا الرسول فرقان مین اور مال ھذا الکتاب کہف
اور فمال ھؤلاء القوم نسا اور مال الذین سورۂ معارج مین ابو عمرو نی ما
پر وقف کیا ہے اور کسائی سے خلاف مروی ہے یعنی ما پر موافق ابو عمرو
اور لام پر موافق باقیین کے دونون وجہ ہین اور رسم انکا مصاحف مین منقطوع
ہی یعنی ما الگ اور لام الگ مرسوم ہے اور لفظ یا ایہ نور زخرف و رحمن مین
جو بدون الف مرسوم ہے اوسپر وقف بالف قرارت کسائی و ابو عمرو ہی باقی قرار
باتباع رسم ہا پر وقف کرتے ہین اور ابن عامر حالت وصل مین ان تینون
کو بضمۂ ہا پڑھتا ہے باتباع ضمۂ یا جو قبل ہا کے واقع ہے اور لفظ ویکانّ
اور ویکانہ پر کل قرا سے وقف مروی ہے موافق رسم کے مگر کسائی یا پر
وقف کرتا ہے اور کان سے ابتدا اور ابو عمرو کاف پر وقف اور اَنّ سے
ابتدا کرتا ہے اور لفظ اَیّانَ مَا کہ رسم مین مفصول ہے ایّا پر وقف کیا ہے
حمزہ و کسائی نے اور باقی قرار نے ما پر اور لفظ واد النمل جو بدون یا مرسوم ہی اوسمین

یا پر وقف کیا ہے کسائی نے باقیون نے دال پر باتباع رسم وقف کیا ہی
اور لفظ فیہ مہ عملہ بہ وغیرہ مین فیہ مہ عملہ بہ بزیادت ہا وقف کرنا بخلاف
مروی ہی بزی راوی ابن کثیر سے یعنی بدون زیادت ہا موافق کل قرا باتباع
رسم اور بزیادت ہا دونون وجہ مروی ہین اور جب یہ وجہ بزیادت ہا بھی
مروی ہے تو تجہیل اس قاری کی صحیح نہین

باب ۱۸ باب فی اھبہم فی یاءات الاضافۃ

اس باب مین اختلاف قرا کا بیان ہے بیچ یارات اضافت کے یعنی یا متکلم جو
متصل ہوتی ہے ساتھہ اسم کے جیسے سبیلی اور فعل کے ساتھہ جیسے لیبلوني
اور حرف کے ساتھہ جیسے اني اور شناخت یارا اضافت کی یہ ہی کہ فعل مین
بمقابلہ لام کلمہ نہو اور اسم اور حرف مین نفس اصول کلمے سے نہو اور جس کلمے
مین یارا اضافت متصل ہو بجای اوسکے ہا ضمیر اور کاف ضمیر داخل ہوسکے
جیسے سبیلی مین سبیلہ اور سبیلک اور لیبلوني مین لیبلوہ اور
لیبلوک اور اني مین انہ اور انک کہہ سکتے ہین اور ایسے یارات تمام قرآن
مین بکثرت واقع ہین اون مین سے دو سو ۲۱۲ بارہ یا مین باہم قرا کے اختلاف
ہے کہ بیان کیا جاتا ہے معلوم رہے کہ یارات اضافت مین اختلاف قرا کا
فتحہ اور سکون مین ہے اور وہ قرآن شریف مین چہہ طرح سے واقع ہین ایک
تو قبل ہمزۂ قطعیہ مفتوحہ کے دوسرے قبل ہمزۂ قطعیہ مکسورہ کے تیسرے قبل ہمزۂ

قطعیہ مضمومہ کے چوتھے قبل ہمزۂ وصل کے کہ اوسکے ساتھہ لام تعریف ہو
پانچوین قبل ہمزۂ وصل منفردہ بدون لام تعریف کے چھٹے قبل کسی حرف کے
سوائے ہمزہ کے پس دوسو بارہ مختلف فیہا مین سے ننانوے[۹۹] یارات مختلف
فیہا وہ ہین کہ قبل ہمزۂ قطعیہ مفتوحہ کے ہین وہ یہ ہین سورۂ بقرہ مین انی[۲]
اعلم دوجگہہ فاذکرونی[۳] اذکرکم اور آل عمران مین رب اجعل لی[۴] ایۃ
اور انی[۵] خلق اور مائدہ مین انی[۶] اخاف اور لی[۷] ان اقول اور انعام مین
انی[۸] اخاف اور انی[۹] اراک اور اعراف مین انی[۱۰] اخاف اور من بعدی[۱۱]
اعجلتم اور انفال مین انی[۱۲] اری اور انی[۱۳] اخاف اللہ اور توبہ مین معی[۱۴]
ابدا اور یونس مین لی[۱۵] ان ابدلہ اور انی[۱۶] اخاف اور ہود مین انی[۱۷]
اخاف تین جگہہ اور لکنی[۲۰] اراکم انی[۲۱] اعظک انی[۲۲] اعوذ بک
فطرنی[۲۳] افلا ضیفی[۲۴] الیس انی[۲۵] اراکم شقاقی[۲۶] ان ارھطی[۲۷] عزّ
اور یوسف مین لیحزننی[۲۸] ان ربی[۲۹] احسن انی[۳۰] اری انی[۳۱] اعصر
اور انی[۳۲] اری انی[۳۳] احمل دو انی اری[۳۴] سبع بعلی[۳۵] ارجع انی[۳۶] انا اخوک
لی[۳۷] ابی[۳۸] او انی[۳۹] اعلم سبیلی[۴۰] ادعو اور ابراہیم مین انی[۴۱] اسکنت
اور حجر مین عبادی[۴۲] انی[۴۳] انا اور قل انی[۴۴] انا اور کہف مین ربی[۴۵] اعلم
بربی[۴۶] احدا ولولا فعسی ربی[۴۷] ان یرین احدا ولم تکن من دونی[۴۹] اولیاء مریم مین
رب اجعل لی[۵۰] ایۃ انی[۵۱] اعوذ انی[۵۲] اخاف طہ مین انی[۵۳] انست لعلی[۵۴] اتیکم

انی[۵۵] انا ربک انی[۵۶] انا الله یسر لی[۵۷] امری حشرتنی[۵۸] اعمی سورتون مین
لعلی[۵۹] اعمل شعراین انی[۶۱] اخاف وجگہہ ربی[۶۲] اعلم نمل مین انی[۶۳] انست
ان اشکر لیبلونی[۶۵] اشکر قصص مین عسی ربی ان یہدینی انی[۶۶]
لعلی[۶۸] اتیکم انی[۶۹] انا الله رب العالمین انی[۷۰] اخاف ان یکذبون ربی[۷۱]
لعلی[۷۲] اطلع عندی[۷۳] اولم ربی[۷۴] اعلم من یس مین انی[۷۵] امنت صافات مین
انی[۷۶] اری انی[۷۷] اذبحک ص مین انی[۷۸] احببت زمر مین انی[۷۹] اخاف تامروننی[۸۰]
اعبد غافر مین ذروننی[۸۱] اقتل انی[۸۲] اخاف تین جگہہ لعلی[۸۳] ابلغ ملک
ادعوکم ادعونی[۸۴] استجب لکم زخرف مین من تحتی[۸۵] افلا دخان مین انی
اتیکم احقاف مین اوزعنی[۹۰] ان اشکر انعمت انی[۹۱] ان اخرج انی اخاف
اراکم حشر مین انی[۹۴] اخاف الله ملک مین معی[۹۵] اور جمعانوح مین انی[۹۶] غلبت
جن مین ربی[۹۷] احد فجر مین ربی[۹۹] اکرمن ربی[۱۰۰] اهانن پس مین نانوی یا رات
گنی گئین واقع ہین قبل ہمزۂ مفتوحہ کے ان یا رات اضافت کو مفتوح پڑہتے
ہین امام نافع وابن کثیر وابو عمرو اور باقی قرار ساکن پڑہتے ہین مگر چند مواضع
مین ان یا رات معدودہ سے یہ کلیہ متروک ہی یعنی مفتوح پڑہنا ہر
مذکورین کا بلکہ اون مواضع مین بعض ائمۂ مذکورین تو مفتوح اور بعض
پڑہتے ہین اور بعض مواضع مذکورہ مین ائمۂ مذکورین کے ساتھہ اور ائمۂ
بہی مفتوح پڑہنے مین شریک ہین تنبیہ ارانی انظر الیک اعراف مین

اور لا تفتني الا توبہ مین اور اتبعني اهدك مریم مین اور ترحمني اکن ہود
مین ہر چند یہ یارات بھی قبل ہمزۂ مفتوحہ کے ہین مگر اونکو کل قرانے بالاتفاق
ساکن پڑھا ہی ان مواضع مین فتح وسکون کا اختلاف نہین ہی اور یہ عدد
ننانوے مین داخل نہین ہی اب منجملہ اون یارات ننانوے کے جہان جہان
اوس کلیہ کی مخالفت ہوئی ہی بتفصیل بیان ہوتے ہین معلوم رہے کہ ذریني
اقتل اور ادعوني استجب اور فاذکروني اذکرکم منجملہ یارات معدودہ مین
فتحہ پڑھا ہے فقط ابن کثیر نے موافق اصل متقدم کے اور نافع اور ابو عمرو
نے مخالف اصل مذکور ان ہر سہ یارات کو مثل دیگر قرار کے ساکن پڑھا ہے
اور اوزعني ان اشکر سورۂ نمل اور احقاف مین فتحہ پڑھا ہی ورش اور
بزی نے اپنی اصل پر اور قالون اور قنبل اور ابو عمرو نے مخالف اصل مذکور
مثل دیگر قرار کے ساکن پڑھا ہی اور لیبلوني ااشکر اور سبیلي ادعو
سورۂ نمل اور یوسف مین فقط نافع نے اپنی اصل پر فتحہ پڑھا ہی اور ابن کثیر
وابو عمرو نے مخالف اصل خود مثل دیگر قرار کے ساکن پڑھا اور اني اراني
اعصر اور اني اراني احمل سورۂ یوسف مین اني کی ہر دو یا اور لي ابي مین
لي کی یا اور سورۂ ہود مین ضیفي اور طہ مین یسر لي کی یا اور آخر کہف مین
من دوني اولیاء کی یا اور آل عمران اور مریم مین اجعل لي ایۃ کی یا ان آٹھہ
یارات مین فتحہ پڑھا ہی نافع وابو عمرو نے موافق اصل خود اور ابن کثیر نے

مخالف اصل مذکور مثل دیگر قرار ساکن پڑھا ہی آٹھوان یارات مذکورہ کو اور لکنی اراکم
سورۂ ہود اور احقاف مین اور من تحتي افلا سورۂ زخرف مین اور اني اراکم
ہود مین نافع و ابو عمرو و بزی نے موافق اصل کے فتحہ پڑھا ہی اور قنبل نے
مخالف اصل مذکوران چارون یارات کو مثل دیگر قرار کے ساکن پڑھا ہی
اور فطراني افلا ہود مین بزی اور نافع نے فتحہ اور قنبل اور ابو عمرو نے
ساکن پڑھا مثل دیگر قرا کے اور ليحزنني ان یوسف مین اور حشرتني اعمی
طہ مین اور تامرونني اعبد زمر مین اور اتعدانني ان احقاف مین نافع و
ابن کثیر نے موافق اصل خود فتحہ پڑھا اور ابو عمرو نی مخالف اصل مذکور مثل
دیگر قرار کے ساکن پڑھا ہی یہ وہ یارات مذکور ہوئین جنمین نافع و ابن کثیر و ابو عمرو
ہر سہ ائمہ مین سے بعض نے مخالفت اپنی اصل کی کر کے فتحہ ان یارات کا متروک
کیا اب وہ مذکور ہوتی ہین جہان ہر سہ ائمۂ مذکورین کے ساتھہ اور کوئی بھی شریک
نہین فتحہ مین لیس اسرھطي اعزّ جو ہود مین ہی اوسمین ہر سہ ائمۂ مذکورین کے
موافق ابن ذکوان راوی ابن عامر بھی فتحہ پڑھتا ہی اور مالي ادعوکم سورۂ
غافر مین ہشام راوی ثانی ابن عامر اور لعلي ادرج یوسف مین اور لعلي اتیکم طہ مین اور
لعلي اعمل صالحا مؤمنون مین اور لعلي اتیکم اور لعلي اطلع قصص مین اور
لعلي ابلغ الاسباب غافر مین ہر سہ ائمۂ مذکورین کے موافق ابن عامر بھی فتحہ
پڑھتا ہی ان مین کہین ابن ذکوان اور کہین ہشام راویان ابن عامر اور کہین

ہر دو نے مخالفت اپنی اصل سے کی ہے کہ اونکی اصل مین اسکان تہا اور معي
ابدا تو بہ مین اور معي اور رحمنا ملک مین ہر سہ ائمہ مذکورین کے شریک ہین فتحہ
مین ابن عامر اور حفص راوی عاصم اسمین ابن عامر اور حفص مخالف ہین اپنی اصل اسکان
کے اور عندي اولم جو سورۂ قصص مین ہی اوسمین نافع و ابو عمرو سے تو فتحہ ہی مروی ہے
مگر ابن کثیر سے فتحہ و اسکان ہر دو وجہ ہین یہ حکم بیان ہوا اون یاءات کا جو قبل
ہمزۂ مفتوحہ کے واقع ہین اور باؤن یاءات مختلف فیہا وہ ہین جو قبل ہمزۂ قطعی
مکسورہ کے واقع ہوئے ہین اون مین فتحہ پڑہا ہی نافع و ابو عمرو نے سوائی پچیس
یاءات کے کہ اونمین کہین تو بعض نے ان ہر دو ائمہ مین سے اپنی اصل کو ترک
کیا ہے اور کہین اور ائمہ بہی اونکے ساتہہ فتحہ مین موافق ہین وہ پچیس یاءات
یہ ہین بناتي ان کنتم سورۂ حجر مین اور انصاري الی اللہ آل عمران اور صف
مین اور بعبادي انکم شعرا مین اور لعنتی الی ص مین اور ستجدني ان شاء
اللہ کہف اور قصص اور صافات ان آٹہہ یاءات مین فقط امام نافع نے موافق
اصل خود فتحہ کیا ہے اور ابو عمرو نے مخالف اصل خود مثل دیگر قراء کے ساکن
پڑہا ہے اور اخوتي ان ربي سورۂ یوسف مین فقط ورش راوی نافع نے
موافق اصل خود فتحہ کیا ہے اور قالون اور ابو عمرو نے مثل دیگر قراء کے ساکن پڑہا
ہے اور یدي الیک مائدہ مین نافع اور ابو عمرو کے موافقت کی ہے حفص راوی
عاصم سے باقیون نے ساکن پڑہا ہی اور رسلي ان اللہ قوي عزیز مجادلہ مین

نافع وابن عامر نے فتحہ پڑھا ہی اسمین ابوعمرو نے مخالف اصل خود مثل دیگر قرار
کے ساکن پڑھا ہی اور امي الھین مائدہ مین اور اجري الا نوحکمہ ایک یونس
دوہود پانچ شعرا ایک سبا مین ابن عامر اور حفص موافق ہین نافع اور ابوعمرو کے
فتحہ مین اور ابوبکر وحمزہ وکسائی وابن کثیر نے ساکن پڑھا ہی اور ابائي ابراھیم
یوسف مین اور دعائي الا نوح مین نافع وابوعمرو کی موافقت کی فتحہ یا مین ابن کثیر
اور ابن عامر نے اور کوفیین نے ساکن پڑھا ہے اور توفیقي الا ہود مین اور حرفي
الی اللہ یوسف مین ابن عامر موافق ہے فتحہ یا مین نافع وابوعمرو کے اور کوفیین
وابن کثیر نے ساکن پڑھا ہی یہ پچیس یارات جنمین کہین تو نافع وابوعمرو کے موافق اور
بھی بعض قرار ہین اور کہین اون دونون مین سے بعض نے اپنی اصل فتحہ کی مخالفت
کی ہے بیان ہوئین اور یصدقني اني قصص مین اور انظرني الی اعراف وحجر
وص مین اور اخرتني الی منافقون مین اور ذریتي اني تبت احقاف مین
اور یدعونني الیہ یوسف مین اور تدعونني الی النار اور تدعونني الیہ
غافر مین یہ نو یارات باتفاق کل قرار ساکن ہین چونکہ انمین اختلاف فتحہ واسکان
نہین ہے اسلیے یہ داخل عدد باون ۵۲ مختلف فیہا مین نہین ہین ما بقی ستائیس ۲۷
یارات منجملہ باون ۵۲ جنمین نافع وابوعمرو کے نزدیک فتحہ باقی قرار کے نزدیک اسکان ہی
یہ ہین مني الا بقرہ مین مني انك آل عمران مین ربي الی صراط انعام مین
نقصہ ان اتبع اور ربي انہ لحق یونس مین عني انہ نصلي ان اردت اني اذا

ہود مین ربي اني تركت نفسي ان النفس ربي ان ربي ربي انه هو
بي اذا خرجني يوسف مين ربي اذًا اسرا مين ربي انه كان بي مريم مين
لذكري ان الساعة على عيني اذ ولابراسي اني طه مين اني الله انبيا مين عدوٌ
لي لا لا بي انه شعرا مين الى ربي انه عنكبوت مين ربي انه سبا مين
اني اذًا يس مين من بعدي انك ص مين امري الى الله غافر مين الى ربي ان لي
فصلت مين اور دس یارات ایسی ہین جو پہلے ہمزہ مضموم کے واقع ہوئی
ہین وہ یہ ہین اني اعيذها بك آل عمران مين اني اريد اني اعذبه مائده مين
اني امرت انعام مين عذابي اصيب اعراف مين اني اشهد ہود مين اني اوفي
يوسف مين اني القي الي نمل مين اني اريد قصص مين اني امرت زمر مين
ان یارات مین فقط امام نافع نے فتحہ کیا ہے باقی قرا نے ساکن پڑھا ہے
اور بعهدي اوف بقرہ مین اور ائتوني افرغ عليه کہف مین باتفاق کل قرا ساکن
ہے یہ دونون عدد دس مختلف فیہا مین داخل نہین اور چودہ یارات وہ ہین
جو قبل لام تعریف کے واقع ہوئی ہین قل لعبادي الذين امنوا سورہ ابراہیم
مین اور یا عبادي الذين امنوا ان ارضي عنکبوت مین اور یا عبادي الذين اسرفوا
زمر مین اور عبادي الصالحون انبیا مین اور عبادي الشكور سبا مین اور عهدي
الظالمين بقرہ مین اور ان اراد ني الله زمر مین اور ربي الذي يحيي بقرہ مین اور
اتاني الكتاب مریم مین اور ایاتي الذين اعراف مین اور اهلكني الله ملک مین

اور مسني الضر اور مسني الشيطن انبيا اور ص مين ربي الفواحش اعراف
مين يہ چودہ يارات جيسے بے ترتيب اشعار شاطبيہ مين ضبط ہوئين ويسي ہي اسمين
نقل کي گئين ان سب مين حمزہ اسکان کرتا ہي باقي قرا فتحہ اور عهدي الظالمين
مين حفص موافق ہے حمزہ کا اسکان مين اور قل لعبادي الذين امنوا مين
ابن عامر اور کسائي موافق ہين حمزہ کے اسکان مين اور يا عبادي الذين
امنوا اور يا عبادي الذين اسرفوا بعد حرف ندا کے ابو عمرو و کسائي موافق
ہين حمزہ کے اسکان مين اور ايأتي الذين يتكبرون مين ابن عامر موافق
ہے حمزہ کے اسکان مين اور ثمانيات يارات مختلف فيها وہ جو قبل ہمزہ منفردہ
کے واقع ہين يہ ہين اخي اشدد به طہ مين اني اصطفيتك اعراف مين ابن كثير
و ابو عمرو نے فتحہ کيا اور ليتني اتخذت فرقان مين فقط ابو عمرو نے فتحہ پڑھا
لنفسي اذهب اور ذكري اذهبا طہ مين نافع و ابن كثير و ابو عمرو نے فتحہ کيا اور
ان قومي اتخذوا فرقان مين نافع و ابو عمر اور بزي نے فتحہ کيا اور يأتي من
بعدي اسمه احمد صف مين نافع و ابن كثير و ابو عمرو و ابو بكر نے فتحہ کيا ہي باقي قرا
نے ساکن پڑھا ہے اور جو يارات کہ واقع ہين قبل اور کسي حرف کے سوائے ہمزہ
اونمين سے تيس يارات مين اختلاف ہي محياي سورہ انعام مين کل قرا نے
سوائے نافع کے فتحہ پڑھا ہي اور روات نافع مين قالون صرف سکون اور ورش
راوي نافع فتحہ و سکون دونون وجہ سے اس يا کو ادا کرتا ہي اور وجهي لله

آل عمران مین اور وجهي للذي انعام مین فتحہ پڑھا ہی نافع وابن عامر وحفص نے
باقی نے سکون اور بیتی مؤمنا نوح مین حفص اور ہشام نے فتحہ باقی نے
سکون اور بیتی للطائفین سورۂ بقرہ اور حج مین حفص اور نافع اور ہشام نے
فتحہ اور باقی نے سکون اور شرکائي فصلت مین اور من ورائي مریم مین
ابن کثیر نے فتحہ اور باقی نے سکون اور ولي دین سورۂ کفرون مین حفص
اور نافع اور ہشام نے بخلاف فتحہ پڑھا ہے اور بزی نے فتحہ واسکان دونون
وجہ سے پڑھا باقی قرار نے سکون سے پڑھا ہے اور محیاي لله انعام مین
فتحہ پڑھا ہی فقط نافع نے اور ارضي واسعة عنکبوت مین اور صراطي مستقیما
انعام مین فتحہ پڑھا ہی فقط ابن عامر نے اور مالي لا اری سورۂ نمل مین ابن کثیر
اور ہشام اور کسائی اور عاصم نے فتحہ پڑھا ہی باقی نے اسکان کیا ہی اور
لي نعجة اور ماکان لي من علم ص مین اور ماکان لي علیکم ابراہیم مین اور معي بني اسرائیل
اعراف مین اور معي عدوا توبہ مین اور معي صبرا تین جگہہ کہف مین اور ذکر من معي انبیا
مین اور ان معي بني شعرا مین اور معي ردأ قصص مین فقط حفص نے اور
من معي من المؤمنین دوسری جگہہ شعرا مین حفص اور ورش نے فتحہ پڑھا ہے
اور باقی قرار نے سکون اور ان لم تؤمنوا لي دخان مین اور ولیؤمنوا بي
بقرہ مین ورش نے فتحہ پڑھا ہے اور یا عبادي لا خوف زخرف مین فتحہ
پڑھا ہے ابوبکر نے اور حذف اس یا کا مروی ہی حفص اور حمزہ اور کسائی اور

ابن کثیر سے اور باقی قرا نے اس یا کو ساکن پڑھا ہی اور لی فیہا طہ مین فتحہ پڑھا
ورش اور حفص نے باقی قرا نے سکون اور مالی الا عبد یٰسٓ مین سکون کیا ہے
حمزہ نے اور باقی قرا نے فتحہ پڑھا ہے

باب مذاہبہم فی الیاءات الزوائد

اس باب مین حکم بیان ہی اون یاءات کا جو زائد ہین اوپر رسم خط کی اونمین اختلاف قرا کا حذف
واثبات مین ہے یعنی جو حذف کرتا ہی وہ تو موافق رسم ہی اور جو اونکا اثبات کرتا ہے
تو وہ یا مکتوب نہین مگر اوسکی قرات مین رسم خط پر زیادہ ملفوظ ہوگی اسواسطے
اونکو زوائد کہا ہی پھر اونمین سے بعض تو لام کلمہ ہین اور بعض لام کلمہ نہین آیندہ ہر
ایک کا بیان ہوگا پس قاعدہ امام ابن کثیر کا یہ ہی کہ جو یاءات اونکے نزدیک زائد
ہین جیسکہ آگے معلوم ہونگے وہ اون زوائد کو وصل و وقف دونون حالت مین
ثابت رکھتے ہین اور ہشام راوی ابن عامر کی روایت مین فقط لفظ کیدون
کی یا جو سورۂ اعراف مین ہی یہی ایک زائد ہے اوس سے ہر دو وجہ یعنی اثبات
ہر دو حال مین اور حذف ہر دو حال مین بھی مروی ہے اور پہلی یاء زائد جو سورۂ
نمل مین ہے اتمدونن مین اوسکو فقط حمزہ نے ہر دو حالت مین ثابت رکھا ہی اور قاعدہ
حمزہ و کسائی و ابو عمرو و نافع کا یہ ہی کہ جو یاءات اونکی قرات مین زائد ہین تو حالت
وصل مین اثبات اور حالت وقف مین حذف کرتے ہین سوائے اوس یاء کے جو اوپر مذکور ہوئی کہ
اوسمین حمزہ ہر دو حالت مین ثابت کہتا ہی اور جملہ یاءات زوائد مختلف فیہا باسٹھ ہین جو

کہ ذکر کیجاتی ہین اذا یسر سورۂ فجر مین اور الی الداع سورۂ قمر مین اور الجوار شوریٰ مین
اور المنادق مین اور ان یهدین ان یؤتین ان تعلمن کہف مین اور لائی اخرتن
اسرا مین اور لا تتبعن طہ مین ان نو یارات کا اثبات کرتے ہین نافع و ابو عمرو
و ابن کثیر موافق اپنے اصول کے یعنی نافع و ابو عمرو وصل مین باثبات اور وقف
مین حذف اور ابن کثیر دونون حالت مین اثبات کرتے ہین اور ما کنا نبغ سورۂ
کہف مین اور یوم یات ہود مین نافع و ابو عمرو و ابن کثیر و کسائی بہی اثبات یا
کرتے ہین ابن کثیر ہر دو حالت مین اور نافع و ابو عمرو و کسائی وصل مین اثبات
اور وقف مین حذف کرتے ہین اور و تقبل دعاء ابراہیم مین حمزہ و ورش و ابو عمرو
و بزی اثبات یا کرتے ہین حمزہ و ورش و ابو عمرو وصل مین اور بزی دونون حالت
مین اور اتبعون غافر مین اور ان ترن کہف مین ابن کثیر و ابو عمرو و قالون اثبات
کرتے ہین ابن کثیر ہر دو حالت مین اور ابو عمرو و قالون وصل مین اور ایمدون
سورۂ نمل مین ابن کثیر ہر دو حالت مین اثبات اور نافع و ابو عمرو وصل مین
اثبات اور حمزہ کا مذہب فقط اس یا مین ہر دو حالت مین اثبات کا مذکور ہو چکا
اور یدع الداع قمر مین بزی اور ورش و ابو عمرو اثبات کرتے ہین بزی ہر دو حالت
مین اور ورش و ابو عمرو وصل مین اور بالواد سورۂ فجر مین ابن کثیر اور ورش
اثبات یا کرتے ہین ابن کثیر ہر دو حالت مین اور ورش وصل مین مگر خاص اس لفظ
مین بزی کی روایت مین ابن کثیر سے ہر دو حالت مین اثبات ہی اور قنبل کی

روایت مین ہر دو حالت مین اثبات اور وصل مین اثبات اور وقف مین حذف
بھی ہر دو وجہ مروی ہین اور اکرمن اور اھانن سورۂ فجر مین نافع اثبات کرتے
ہین وصل مین اور بزی ہر دو حالت مین اور ابو عمرو سے مروی ہے اثبات ان
دونون یا کا وصل مین لیکن حذف ان دونون یا مین ابو عمرو سے مضبوط روایت ہے
اور اتان اللہ جو سورۂ نمل مین دوسری یا زائد ہی اوسمین اثبات یا وقف مروی ہے
حفص اور نافع اور ابو عمرو سے حالت وصل مین اور حالت وقف مین خلاف ہے
قالون و ابو عمرو و حفص سے یعنے یہ ہر سہ مذکورین وقف مین ثابت رکھتے ہین
یا کو ساکن اور حذف بھی کرتے ہین دونون وجہ مین اور ورش وصل مین اثبات
یا مفتوحہ اور وقف مین حذف کرتا ہے اور کالجواب سورۂ سبا مین اور البلد
سورۂ حج مین ابن کثیر و ابو عمرو و ورش ثابت رکھتے ہین یا کو موافق اپنے اصول کے
یعنی ابن کثیر وصل و وقف ہر دو حالت مین اور ابو عمرو و ورش حالت وصل مین
اثبات اور وقف مین حذف کرتے ہین اور المھتد جو سورۂ اسرا مین اور
کہف مین ہے اوسکو نافع و ابو عمرو نے حالت وصل مین ثابت رکھا ہی ایسی ہی اتبعن
جو آل عمران مین ہے اوسمین نافع اور ابو عمرو نے اثبات کیا ہی وصل مین اور کیدون
سورۂ اعراف مین ابو عمرو نے اثبات کیا ہے وصل مین اور ہشام راوے
ابن عامر سے خاص اس یا مین اثبات ہر دو حالت مین اور حذف ہر دو حالت مین ہر دو
وجہ مروی ہین کہ اوپر مذکور ہوا اور تؤ ننون یوسف مین ابن کثیر ہر دو حالت مین

اور ابو عمرو وصل مین ثابت کرتا ہے اور فلا تسالن مالیس لک سورۂ ہود
مین ابو عمرو و ورش نے وصل مین ثابت کیا ہی اور تخزون ہود مین اشرکتمون
ابراہیم مین قد ھدان انعام مین واتقون بقرہ مین واخشون ولاتشتروا
مائدہ مین خافون ان کنتم آل عمران مین ان یارات کو ثابت کیا وصل مین
ابو عمرو نے اور من یتق سورۂ یوسف مین ثابت کیا ہے یا کو ہر دو حالت مین
قنبل نے اور المتعال سورۂ رعد مین ابن کثیر ثابت کرتا ہی یا کو حالتین مین
اور التلاق اور التناد سورۂ غافر مین ابن کثیر ہر دو حالت مین اور ورش
وصل مین اثبات اور وقف مین حذف کرتا ہی اور قالون سے ایک وجہ موافق
ورش کے اور دوسری وجہ حذف ہر دو حالت مین مروی ہے اور الداع اذا
دعان بقرہ مین ہر دو یارات کو ابو عمرو و ورش نے وصل مین اثبات اور
وقف مین حذف کیا ہی اور قالون سے اثبات ان دونون یارات کا
وصل مین مروی ہی مگر ائمۂ مشہورین نے قالون سے حذف ہی ان یارات کا
لیا ہی اور کیف نذیر سورۂ ملک مین اور للذین صافات مین اور ترجمون
اور فاعتزلون دخان مین اور نذیر چہ جگہہ سورۂ قمر مین اور وعید ایک ابراہیم
اور دو قاف مین اور ینقذون یٰس مین اور یکذبون قصص مین اور نکیر
چار جگہہ ایک حج دوسرے سبا تیسرے فاطر چوتھے ملک مین یہ اونیس یارات ہین
انمین فقط ورش نے وصل مین اثبات کیا ہی اور فبشر عباد الذین زمر مین

سوسی راوی ابو عمر نے وصل مین اثبات یا مفتوحہ کیا ہی اور وقف مین ساکن
پڑھا ہی اور وَاتَّبِعُونِ هٰذَا صِرَاطٌ زخرف مین اثبات یا کیا وصل مین
ابو عمرو نے اور فَلَا تَسْأَلْنِي عَنْ شَيْءٍ سورۂ کہف مین کل قرار باتفاق حالت
وصل و وقف مین اثبات یا کا کرتے ہین باتباع رسم مگر ابن ذکوان سے
خلف مروی ہے یعنی اثبات ہر دو حالت مین اور حذف ہر دو وجہ اور
يَرْتَعْ سورۂ یوسف مین اثبات اور حذف ہر دو حالت مین دونون وجہ
مروی ہین قنبل راوی ابن کثیر سے اور يَهْدِينِي سورۂ قصص مین کل قرا
باتفاق ہر دو حالت مین اثبات یا کا کرتے ہین بنا بر اتباع رسم کے

تمت الاصول + الحمد للہ علی نعمائہ کہ اصول مطردۂ قرا سبعہ مع اختلاف
روات کہ جن پر عمل تمام قرآن مین بدون تخصیص سورۃ دون سورۃ جاری
اور ساری ہے بطریق کتاب علامۂ شاطبی موافق فہم ناقص اس فن و بضاعت
مزجاۃ کے بیان ہوئے امید ہی ماہرین فن ناظرین اوراق سیاہ کردۂ
حقیر سراسر تقصیر سے کہ جہان کہین بمقتضائی بشریت یا بتقاضای قصور فہم
زلت یا خطا دیکھین اوسکو ذیل حلم و عفو سے ڈھاکین اور اوسکی اصلاح مین
کوشش فرمائین اب آگے اختلاف فرعی جو ہر ہر سورہ کے بعض کلمات مین
فیما بین قرا سبعہ و روات مذکور غیبت و خطاب توحید جمع و اشتقاق و ماخذ
وغیرہ مین ہی بحول اللہ و قوتہ بیان ہوگا فقط

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب فرش الحروف

باب ۲

سورۃ البقرۃ جو اختلاف کہ دوراوسکا کم ہے قرآن مجید مین اور ہر ہر سورہ مین اپنے محل پر مذکور ہے اوسکو فرش کہتے ہین اور بعض نے اوسکا نام فروع رکھا ہے بمقابلہ اصول کے سورۂ بقرہ کے فرشی اختلاف بیان ہوتے ہین وَمَا یَخْدَعُوْنَ بفتحۂ یا و دال وسکون خا قرارت عاصم وحمزہ وکسائی ہر سہ ائمہ کوفیین اور ابن عامر شامی کی ہی اور نافع وابن کثیر وابو عمرو بضمۂ یا وفتحۂ خا وکسرۂ دال بزیادت الف میان خا ودال مثل حرف اول کے پڑہتے ہین بِمَا کَانُوْا یَکْذِبُوْنَ بفتحۂ یا وسکون کاف وتخفیف ذال قرارت ہر سہ ائمہ کوفیین اور نافع وابن کثیر وابو عمرو وابن عامر بضمۂ یا وفتحہ کاف وتشدید ذال پڑہتے ہین وَاِذَا قِیْلَ لفظ قِیْلَ اور غِیْضَ اور جِیْٓءَ ہر جگہہ کسرۂ قاف وغین وجیم کو باشمام[1] ضمہ پڑہنا قرارت کسائی اور روایت ہشام کی ابن عامر سے ہی اور حِیْلَ وسِیْقَ مین باشمام ضمہ قرارت کسائی وابن عامر یعنی ان دو حرف مین ہشام وابن ذکوان ہر دو راوی ابن عامر متفق ہین اور سِیْٓءَ وسِیْٓئَتْ مین باشمام ضمہ قرارت کسائی وابن عامر ونافع ہے پس قیل غیض جیٔ مین کسائی اور ہشام اشمام اور باقی قرار کسرۂ خالصہ اور حیل سیق مین کسائی وابن عامر اشمام سے پڑہتے ہین باقی

[1] اشمام کے معنے بیان خلط صوت کی ہین یعنی کسرہ کو مخلوط بالضمہ اور یا کو مخلوط بواو ادا کرے

کسرۂ خالصہ سے اور بیئ اور سیئت مین کسائی وابن عامر ونافع اشمام باقی کل
قرا سبعہ کسرۂ خالصہ پڑہتے ہین اور اس سورہ مین فقط قیل وارد ہوا ہے
مگر چونکہ باقی حروف مذکورہ کا حکم مثل قیل کے تہا اسواسطے سب کا حکم اسی
جگہہ بیان ہوچکا اب یہ الفاظ اپنے مقام پر ذکر کیے جائینگے ایسی ہی اور بہی
بعض کلمات ہین کہ جس سورہ مین اول اونکا وقوع ہوا ہے اور پہر اور سورہ
مین بہی دور اونکا ہوا ہے تو ایک ہی جگہہ کلیۃً سب کا حکم بیان ہوگا یہ امر بہی
ملحوظ رہے جیسے وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ مین لفظ وھو سورۂ بقرہ مین پہلے واقع
ہوا ہے پس یہان تمام قرآن کے وھو اور وھي کا اختلاف کلیۃً بیان ہوتا ہے
ہر مقام پر اعادہ لازم نہین لفظ ھو اور ھي جہان بعد واو یا فا یا لام کے
آوے اوسکی ہا کو ساکن پڑہنا مذہب کسائی وقالون وابو عمرو کا ہی اونکی
قرارت مین وَهُوَ وَهِيَ فَهُوَ فَهِيَ لَهُوَ لَهِيَ باسکان ہا پڑہینگے اور جب
ثم کے بعد واقع ہو تو کسائی وقالون ساکن پڑہتے ہین باقی قرا ہو کی ہا کو
مضموم اور ہی کی ہا کو مکسور ادا کرتے ہین اور يُمِلُّ هُوَ مین بطریق شاطبیہ
بالاتفاق سکون نہین ہے فَأَزَلَّهُمَا مین قرارت حمزہ کی بزیادت الف بیان
زای ولام مخففہ کے ہے باقی قرار بدون الف وتشدید لام پڑہتے ہین اور
فَتَلَقَّىٰ آدَمُ مِن رَّبِّهِ كَلِمَاتٍ بفتحۂ میم آدم ورفع تا کلمات قرارت
ابن کثیر مکی کی ہے باقی قرار بہ رفع میم آدمُ ونصب تا کلماتٍ پڑہتے ہین

اور جمع مؤنث سالم مین علامت نصب کی کسرہ ہے وَلَا یُقْبَلُ لفظ اول
اس سورہ مین بتا رتانیث قرارت ابن کثیر وابو عمرو ہے باقی قرار بیا رتذکیر اور لفظ
ثانی مین اختلاف نہین بلا خلاف بیا رتذکیر ہے وَاِذْ وَاعَدْنَا اس سورہ
مین اور وَوَاعَدْنَا سورۂ اعراف اور طٰہٰ مین حضرت موسی علیہ السلام کے
قصے مین انہین تین جگہہ وَاعَدْنَا آیا ہے بدون الف قرارت ابو عمرو ہی
باقی قرار باثبات الف میان واو وعین پڑہتے ہین اور جمیعًا کا لفظ جو اس
جگہہ شاطبیہ مین کہا ہی مراد اوس سے یہی ہے کہ جہان کہین حضرت موسی
علیہ السلام کے قصے مین یہ لفظ آیا ہے اوسمین یہ اختلاف جاری ہے
کیونکہ اَفَمَنْ وَّعَدْنَاهُ وغیرہ مین جو سوای قصۂ مذکورہ کے ہی اوسمین اختلاف
نہین ہے بَارِئِكُمْ بسکون ہمزہ اور یَأْمُرُكُمْ بسکون راء ایسی ہی یَأْمُرُهُمْ
تَأْمُرُهُمْ یَنْصُرُكُمْ یُشْعِرُكُمْ سب جگہہ باسکان راء قرارت ابو عمرو ہے
باقی قرار بکسرۂ ہمزہ وضمۂ راء پڑہتے ہین اور بہت سے قرار جلیل عراقیین نے
روایت دوری مین ان الفاظ کو باختلاس حرکت پڑہا ہے یہ روایت
بھی جید ہے پس دوری کی روایت مین یہ الفاظ دو وجہ سے باسکان
اور باختلاس حرکت اور سوسی کی روایت مین باسکان پڑہی جاوین
اور اختلاس کے معنے یہ ہین کہ اسقاط ایک ثلث حرکت کا اور ابقاء دو ثلث
حرکت کا ہو نَغْفِرْ اس سورہ اور سورۂ اعراف مین بفتحہ نون اور کسرۂ فاء

قرارت ابو عمرو اور ابن کثیر اور ہر سہ ائمہ کوفیین سے ہے اور نافع اس لفظ کو
اس سورہ مین یُغْفَرْ بضمہ یا و فتحہ فا ر بتذکیر اور ابن عامر تُغْفَرْ بضمہ تا و فتحہ
فا بتانیث ہر دو جگہہ اور اعراف مین نافع بھی بتانیث مثل ابن عامر کے پڑہتے ہین
النَّبِيِّنَ لفظ النبي مفرد اور النبيّن اور النبيون جمع سالم مین ابدال ہمزہ بیا ر
مشددہ اور الانبیاء جمع مکسر مین بیا ر مخففہ کل قرار کی قرارت ہی مگر امام نافع
بدون ابدال ہمزہ پڑہتے ہین اور بسبب وجود سبب [illegible] کی قرارت مین بدہی
ہے ایسی ہی النبوۃ مصدر مین کل قرار ہمزہ کو با بدال یا ر مشددہ اور نافع بدون
ابدال ہمزہ قرارت کرتے ہین مگر قالون کی روایت مین خاص دو جگہہ سورۂ
احزاب مین ایک ان وهبت نفسها للنبي دوسرا لاتدخلوا بيوت
النبي حالت وصل مین بیا ر مشددہ اور وقف مین ہمزہ ہی والصابئین
اور الصابئون بکسرۂ با ر موحدہ و کسرہ و ضمۂ ہمزہ قرارت قرار ستہ اور نافع
باسقاط ہمزہ بکسرہ و ضمہ با ر موحدہ پڑہتے ہین هُزُوًا اور كُفُوًا ہر دو لفظ
مین حمزہ کی قرارت باسکان زا و فا ہے اور حالت وقف مین آخر واو اور وصل
مین ہمزہ اور حفص کی روایت بضمہ زا ر و فا اور آخر مین واو ہر دو حالت وصل و
وقف مین باقی کل قرار ساتھہ ضمہ زای اور فا کے اور آخر مین ہمزہ وصل و وقف
مین پڑہتے ہین عَمَّا تَعْمَلُونَ اَفَتَطْمَعُونَ مین یَعْمَلُونَ بیا ر غیب قرارت
ابن کثیر باقی بتا ر خطاب اور عما تعملون اولئك الذين دوسری جگہہ بیا ر غیب

قرارت نافع وابو بکر وابن کثیر اور باقی بتاء خطاب خَطِيْٓئٰتُكُمْ کل قرار بتوحید
اور امام نافع بزیادت الف بعد ہمزہ بلفظ جمع پڑھتے ہین لَا تَعْبُدُوْنَ
اِلَّا اللّٰهَ بیاء غیب قرارت حمزہ وکسائی وابن کثیر باقی قرار بتاء خطاب وَقُوْلُوْا
لِلنَّاسِ حُسْنًا بفتحہ حا وسین قرارت حمزہ وکسائی باقی قرار بضمہ حا وسکون
سین تَظٰهَرُوْنَ اس سورہ مین اور تَظَّهَّرَا سورہ تحریم مین بتخفیف ظا
قرارت کوفیین باقی بتشدید ظا اُسٰرٰى بفتحہ ہمزہ وسکون سین قرارت
حمزہ باقی بضمہ ہمزہ وفتحہ سین بالف کشیدہ تُفٰدُوْهُمْ بضمہ تا وفتحہ فا بالف
کشیدہ قرارت نافع وکسائی وعاصم باقی بفتحہ تا وسکون فا اَلْقُدُّوْسِ اس سورہ
مین اور جہان آوے باسکان دال قرارت ابن کثیر باقی قرار بضمہ دال
اَنْ يُّنَزَّلَ عَلَيْكُمْ لفظ ینزل بیاء غیب اور نتنزل بتاء خطاب اور نتنزل بنون
متکلم بشرط مضموم ہونے علامت مضارع کے بکسرہ زای خواہ بفتحہ زای یعنی
اس باب کے مضارع معروف خواہ مجہول کے صیغے باسکان نون وتخفیف زای
قرارت ابن کثیر وابو عمرو باقی بفتحہ نون وتشدید زای سوای دو حرف سورہ
حجر کے ایک مَا نُنَزِّلُ الْمَلٰٓئِكَةَ دوسرا مَا نُنَزِّلُهٗٓ اِلَّا یہ دو حرف باتفاق
قرار سبعہ بتشدید زای ہین اور جب علامت مضارع مفتوح ہو تو وہان یہ
اختلاف نہین ہے جیسے وَمَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ اور سورہ اسرا مین جو دو
جگہہ ہے وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ اور حَتّٰى تُنَزِّلَ عَلَيْنَا وہان فقط ابو عمرو بہ تخفیف

اور ابن کثیر مثل دیگر قرار کے بتشدید اور سورۂ انعام مین عَلٰی اَنْ یُّنَزِّلَ
اٰیَۃً بتخفیف زای قرارت ابن کثیر اور ابو عمرو مثل دیگر قرار بتشدید اِنِّیْ مُنَزِّلُھَا
سورۂ مائدہ مین اور یُنَزِّلُ الْغَیْثَ سورۂ لقمان اور شوری مین بتخفیف زاے
قرارت ابن کثیر اور ابو عمرو وحمزہ وکسائی اور باقی کی قرارت بتشدید ہے
جِبْرِیْلَ اس سورہ مین اور جہان آوے بفتحۂ جیم وراء اور بعد راء کے ہمزہ
مکسورہ قرارت حمزہ وکسائی وابو بکر اور فقط ابو بکر شعبہ بحذف یا پڑہتا ہے
اور قرارت ابن کثیر بفتحۂ جیم وکسرۂ راء بدون ہمزہ اور نافع وابو عمرو وابن عامر
وحفص بکسرۂ جیم وراء بدون ہمزہ پڑہتے ہین مِیْکٰلَ بترک ہمزہ ویاء ثانیہ
قرارت ابو عمرو وروایت حفص اور باثبات ہمزۂ مکسورہ وترک یاء بعد ہمزہ قرارت
نافع ہے اور قرارت ابن کثیر وابن عامر وحمزہ وکسائی وابو بکر شعبہ کی باثبات
ہمزہ ویاء ہے وَلٰکِنَّ الشَّیٰطِیْنَ بتخفیف وکسرۂ نون لٰکِن ورفع لفظ شیاطین
قرارت حمزہ وکسائی وابن عامر باقی قرار عاصم ونافع وابن کثیر وابو عمرو بتشدید
وفتحۂ نون لٰکِنَّ ونصب الشیاطین پڑہتے ہین مَا نَنْسَخْ بضمۂ نون اول وکسرۂ
سین قرارت ابن عامر باقی بفتحۂ نون وسین اَوْ نُنْسِھَا بضمۂ نون اول و
کسرۂ سین قرارت کوفیین وابن عامر ونافع اور قرارت ابن کثیر وابو عمرو کی بفتحۂ
نون وسین اور ہمزۂ ساکنہ ہے اِنَّ اللّٰہَ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ وَقَالُوا باسقاط واو اولی
وقالوا قرارت ابن عامر ہے باقی باثبات واو اولی کُنْ فَیَکُوْنُ اس سورہ مین اور

حرف[1] اول سورۂ آل عمران اور مریم اور مؤمن مین بنصب نون فیکون
قرارت ابن عامر ہے باقی قرار برفع نون پڑہتے ہین اور سورۂ نحل اور سورۂ
یٰسٓ مین یہ لفظ جو واقع ہے اوسمین قرارت ابن عامر اور کسائی کی بنصب اور باقی
کی برفع ہے وَلَا تُسْئَلُ بضمۂ تا و لام قرارت کل قرار ہے مگر امام نافع بفتحۂ تا و
سکون لام پڑہتے ہین پس بقرارت نافع لا نہی اور باقی قرار سنۃ کے نزدیک
لا نفی ہے اِبْرٰهِيْمَ پندرہ جگہ تمام سورۂ بقرہ مین اور سورۂ نسا مین تین حرف
آخر وَاتَّبِعْ مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرٰهِيْمَ وَاَوْحَيْنَآ اِلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ اور ایک
آخر سورۂ انعام مین دِيْنًا قِيَمًا مِّلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ اور دو حرف آخر سورۂ براۃ
مین وَمَا كَانَ اسْتِغْفَارُ اِبْرٰهِيْمَ اور اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ لَاَوَّاهٌ اور سورۂ
ابراہیم مین ایک وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ اور دو سورۂ نحل مین اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ
كَانَ اُمَّةً اور اَنِ اتَّبِعْ مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ اور تین سورۂ مریم مین وَاذْكُرْ فِى الْكِتٰبِ
اِبْرٰهِيْمَ اور عَنْ اٰلِهَتِيْ يٰٓاِبْرٰهِيْمُ اور مِنْ ذُرِّيَّةِ اِبْرٰهِيْمَ اور ایک حرف
آخر سورۂ عنکبوت مین وَلَمَّا جَآءَتْ رُسُلُنَآ اِبْرٰهِيْمَ اور ایک سورۂ
شوریٰ مین وَمَا وَصَّيْنَا بِهٖٓ اِبْرٰهِيْمَ اور سورۂ نجم مین وَاِبْرٰهِيْمَ الَّذِيْ وَفّٰٓى
اور سورۂ ذاریات مین ضَيْفِ اِبْرٰهِيْمَ اور سورۂ حدید مین نُوْحًا وَّاِبْرٰهِيْمَ
اور حرف اول سورۂ ممتحنہ مین اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ ان ۳۳ مقام
پر لفظ ابراہیم بفتحۂ ہا و الف بعد ہا روایت ہشام ہی ابن عامر سے اور سوای

[1] یعنی کن فیکون و یعلمہ ع

مقامات مذکورہ کے اور جگہہ ابراہیم بکسرۂ ہا اور یا کے روایت مذکورہ مین بھی
ہے اور باقی کل قرا کے نزدیک ہر جگہہ بکسرۂ ہا اور یا کے ہی اور خاص سورۂ بقر
کے ۱۵ حروف مین ابن ذکوان راوی ثانی ابن عامر سے ہر دو وجہ مروی ہین
وَاتَّخِذُوا قرارت نافع و ابن عامر بفتحۂ خا باقین بکسرۂ خا اٰذَنَّا اور اَرِنِي
بسکون را قرارت ابن کثیر اور روایت سوسی سے اور سورۂ فصلت مین
بسکون را روایت سوسی اور ابو بکر اور قرارت ابن کثیر و ابن عامر ہی اور دوری
کی روایت مین سب جگہہ باختلاس کسرہ ہی باقی قرا کے قرارت بکسرۂ خالصہ
تامہ ہی فَأُمَتِّعُهُ باسکان میم و تخفیف تا قرارت ابن عامر باقی بفتحۂ میم و تشدید تا
وَوَصّٰى قرارت نافع و ابن عامر اَوْصٰى بالف قبل و باب افعال سے اور باقین
بدون الف باب تفعیل سے پڑھتے ہین اَمْ يَقُولُونَ بتا خطاب قرارت ابن عامر
و حمزہ و کسائی اور روایت حفص ہے باقی بیا غیب رَءُوفٌ بحذف واو
قرارت حمزہ و کسائی و ابو بکر شعبہ و ابو عمرو باقی باثبات واو عَمَّا يَعْمَلُونَ وَلَئِنْ
بتا خطاب قرارت ابن عامر و حمزہ و کسائی باقی بیا غیب هُوَ مُوَلِّيهَا بفتحۂ
لام و الف منقلبہ از یا قرارت ابن عامر باقی بکسرۂ لام و یا عَمَّا تَعْمَلُونَ
وَمِنْ حَيْثُ بیا غیب قرارت ابو عمرو باقی بتا خطاب تَطَوَّعَ ہر دو جگہہ
بیا تحتانی و تشدید طا و اسکان عین قرارت حمزہ و کسائی باقی بتا فوقیہ
و تخفیف طا و فتحۂ عین وَتَصْرِيفِ الرِّيَاحِ اس سورہ اور سورۂ جاثیہ مین اور

تَذْرُوهُ الرِّيٰحُ سورۂ کہف مین بتوحید قرارت حمزہ و کسائی باقی بلفظ جمع اور
وَمَنْ يُرْسِلُ الرِّيٰحَ سورۂ نمل مین اور وَهُوَ الَّذِي يُرْسِلُ الرِّيٰحَ اعراف مین
اور اَللّٰهُ الَّذِي يُرْسِلُ الرِّيٰحَ جو دوسرا حرف ہی سورۂ روم مین اور اَللّٰهُ الَّذِي
اَرْسَلَ الرِّيٰحَ سورۂ فاطر مین ابن کثیر حمزہ و کسائی بتوحید باقی بجمع اور اَرْسَلْنَا
الرِّيٰحَ سورۂ حجر مین فقط حمزہ بتوحید باقی بجمع اور اِنْ يَّشَاْ يُسْكِنِ الرِّيٰحَ سورۂ
شوری مین اور اِشْتَدَّتْ بِهِ الرِّيٰحُ سورۂ ابراہیم مین قرارسہ نے بتوحید
مگر امام نافع نے بلفظ جمع پڑھا ہی اور يُرْسِلُ الرِّيٰحَ سورۂ فرقان مین ابن کثیر
نے بتوحید اور باقین نے بجمع پڑھا ہے پس لفظ الرِّيٰحَ ان گیارا
مقام مذکورہ مین باہم قرار اختلاف ہی اور اختلاف مذکور مین غور
کرنے سے ظاہر ہے کہ امام نافع سب مقامات مذکورہ مین بلفظ جمع پڑھتے ہین
اور ابن کثیر بقرہ اور کہف اور جاثیہ اور حجر مین بجمع اور دیگر مقامات مین بتوحید
اور ابو عمرو و ابن عامر و عاصم نے ان سب جگہہ مین بلفظ جمع پڑھا ہی سوای سورۂ
ابراہیم اور شوری کے اور حمزہ نے سورۂ فرقان مین اور کسائی نے حجر اور
فرقان مین بلفظ جمع پڑھا ہی - مابقی چہہ مواضع قرآنی مین جو لفظ الرِّيٰحَ آیا ہی
قَاصِفًا مِّنَ الرِّيٰحِ اسرا مین وَلِسُلَيْمٰنَ الرِّيٰحَ انبیا مین اور یہی لفظ سبا مین
تَهْوِي بِهِ الرِّيٰحُ حج مین فَتَخْطَفُهُ الرِّيٰحُ ص مین الرِّيٰحَ الْعَقِيمَ ذاریات
مین انکی توحید مین کل قرا سبعہ متفق ہین ایسی ہی جہان یہ لفظ بدون الف لام

کے واقع ہے جیسے وَلَئِنْ اَرْسَلْنَا رِیْحًا اوسکی توحید مین بہی خلاف نہین ہے
وَلَوْیَرَی الَّذِیْنَ بتا رخطاب قرارت نافع وابن عامر ہے باقی قرار یا رغیب
اِذْیَرَوْنَ بضمہ یا قرارت ابن عامر باقی بفتحہ یا خُطُوٰتِ جہان آوی بضمہ طا
قرارت ابن عامر وکسائی وروایت حفص وقنبل ہے باقی بسکون طا فَمَنِ اضْطُرَّ
اس مقام پر ایک کلیہ سمجہہ لینا چاہیے جب آخر حرف ساکن ایک کلمے کا ملاقی ہو
حرف ساکن دوسرے کلمے سے جیسے یہان کلمۂ مَنْ مین نون ساکن ملاقی ہے کلمۂ
اضطر کے ضاد ساکنہ سے اور دوسرے کلمے کے ساکن کے بعد حرف مضموم ہو
سا تہہ ضمۂ لازمہ کے جیسے یہان طا ہی پس ایسے مقام پر ساکن اول کو حرکت ضمہ
یا کسرہ دینے مین باہم قرا کا اختلاف ہے حمزہ وعاصم وابو عمرو کسرہ اور نافع
وابن کثیر وابن عامر وکسائی ضمہ دیتے ہین سوے لفظ اُوْ اور قُلْ نزدیک ابو عمرو کے
یعنے اگر ساکن اول واو اَوْ یا لام قُلْ ہو تو ابو عمرو بہی بضمہ پڑہے گا جیسے اُوْادْعُوا
قُلْ ادعوا اور جو ساکن اول تنوین ہو تو ابن ذکوان بہی بکسرہ پڑہے گا جیسے
مَحْظُوْرًا انظر مگر لفظ بوجہ ادخلوا اور خبیثۃ اجتثت مین ہر چند ساکن
اول تنوین ہے مگر ابن ذکوان سے کسرہ اور ضمہ ہر دو وجہ مروی ہین پس
جو کسرہ دیتے ہین تو موافق قاعدۂ حکم التقار ساکنین کے اور جو ضمہ پڑہتے ہین
وہ باتباع ضمۂ لازمہ کے ہے اور واضح ہو کہ ایسا ساکن اول قرآن مین کوئی حرف
ہو گا ان حروف مین سے ل ت ن تنوین و د مثال لام کی

قل ادعوا شرکاءکم قل ادعوا الذین زعمتم قل ادعوا اللہ قل انظروا
تاکی مثال قالت اخرج علیہن فقط واو کی مثال اوانقص او اخرجوا اوادعوا
الرحمن نون کی مثال ان اقتلوا ان احکم لکن انظر ان اشکر ها ان اغدوا
تنوین کی مثال محظورا انظر قتیلا انظر متشابہ انظروا برحمۃ ادخلوا
مبین اقتلوا خبیثۃ اجتثت عیون ادخلوها اور عزیر ابن اللہ
مین عزیر کو تنوین و کسرہ پڑھا ہے عاصم و کسائی نے تو عاصم کسرہ مین
اپنی اصل پر ہین اور کسائی جو کسرہ دیتے ہین تو بوجہ عارض ہونے ضمہ ابن
کے کہ اوسمین ضمہ لازمہ نہین اور شرط لازمہ کی تہی پس یہ کلمہ اوس اصل سے خارج
ہے ایسی ہی ان امشوا ان اتقوا اللہ ان امرء مین ضمہ لازمہ نہین اوسمین ساکن
اول کو باتفاق حرکت کسرہ کی دینگے یا اختلاف جاری نہین ہی اور شناخت
ضمہ لازمہ اور عارضہ کی یہ ہی کہ اگر کلمہ ثانیہ کی ابتدا الف سے کیجاوے
تو اگر مضموم ہو تو لازم ورنہ عارض ہے اور دال کی مثال ولقد استہزئ
لَیْسَ الْبِرَّ بنصب را قرارت حمزہ و حفص باقی قرا برفع را اور لیس البر بان
مین بلا خلاف رفع ہی وَلٰکِنَّ الْبِرَّ ہر دو جگہہ بتخفیف کسرہ نون لکن اور رفع
را البر قرارت نافع و ابن عامر باقی بتشدید فتحہ نون و نصب را من مَنْ اٰمَنَ
بفتحہ واو و تشدید صاد قرارت حمزہ و کسائی و روایت ابوبکر باقی بسکون
واو و تخفیف صاد فدیۃ طعام بتنوین اول و رفع ثانی قرارت ہر سہ ائمہ کوفیین

وابو عمرو وابن کثیر اور روایت ہشام سے باقی نافع وابن ذکوان بترک تنوین وجر
طعامِ مسکینٍ بزیادت الف وسکون سین وفتحہ نون بلفظ جمع قرارت نافع
وابن عامر باقیین بدون زیادت الف بلفظ مفرد وجر نون بتنوین اور قرارت
جمع مین بفتحہ میم وسین اور قرارت افراد مین بکسرہ میم وسکون سین ہے القرآن
بالف لام اور قرآن بدون الف ولام بنقل حرکت ہمزہ بطرف را ساکنہ وحذف
ہمزہ قرارت ابن کثیر باقی قرار باسکان را واثبات ہمزہ ولتکملوا بفتحہ کاف
وتشدید میم روایت ابوبکر شعبہ باقی قرار باسکان کاف وتخفیف میم بیوت
بدون الف لام اور البیوت بالف ولام بضمہ با موحدہ قرارت ابو عمرو وروایت
حفص اور ورش ہے اور باقی بکسرہ با ولا تقتلوهم اور حتی یقتلوکم اور فان
قتلوکم ہر سہ صیغے بقصر یعنی بحذف الف بعد قاف بفتحہ تا اول ویا ثانی
واسکان قاف وضمہ ما بعد قاف اول وثانی مین قرارت حمزہ وکسائی ہے اور باقی
بمد یعنی باثبات الف ہر سہ صیغون مین اور بضمہ تا ویا وفتحہ قاف اور بکسرہ ما بعد
قاف اول وثانی مین فلا رفث ولا فسوق ہر دو لفظ برفع وتنوین قرارت
ابن کثیر وابو عمرو ہے باقی کی قرارت بفتحہ بدون تنوین ہے فی السلم بفتحہ سین
قرارت نافع وکسائی وابن کثیر باقی بکسرہ سین حتی یقول برفع لام قرارت نافع
باقی بنصب لام ترجع الامور ہر جگہہ بضمہ تا وفتحہ جیم بصیغہ مجہول قرارت نافع
وابن کثیر وابو عمرو وعاصم باقی بفتحہ تا وکسرہ جیم بصیغہ معروف الم کبین

بنا ہر ثلاثہ قرارت حمزہ وکسائی باقی بیار موحدہ قُلِ الْعَفْوَ برفع واو قرارت
ابو عمرو بصری باقی بنصب لَاَعْنَتَكُمْ بتسہیل وتحقیق ہمزہ ہر دو وجہ بروایت احمد
بزی باقی صرف بتحقیق ہمزہ حَتّٰى يَطْهُرْنَ بسکون طا وضمہ ہا قرارت نافع وابن کثیر
وابو عمرو وابن عامر وروایت حفص ہے اور حمزہ وکسائی وابو بکر بفتحہ طا وہا بتشدید
ہر دو پڑھتے ہین يَخَافَا بضمہ یا قرارت حمزہ باقی بفتحہ یا لَا تُضَآرَّ یہ لفظ اصل
مین تُضَارِرُ تھا ایک راء کا ادغام دوسری مین باتفاق قرار ہے مگر ارمدغم فیہا
کو بضمہ پڑھا ہے ابن کثیر وابو عمرو نے باقین کی قرارت بفتحہ ہی اِذَا سَلَّمْتُمْ
مَّآ اٰتَيْتُمْ اس سورت مین اور مَآ اٰتَيْتُمْ مِّنْ رِّبًا سورۂ روم مین بقصر قرارت
ابن کثیر ہے باقی بمد پڑھتے ہین قَدَرُهٗ ہر دو جگہہ بفتحہ دال قرارت حمزہ وکسائی
وروایت حفص باقی بسکون دال تَمَسُّوْهُنَّ ہر جگہہ بضمہ تا ومد میم قرارت حمزہ و
کسائی باقی بفتحہ تا وقصر وَصِيَّةً برفع قرارت نافع وابن کثیر وکسائی وروایت
ابو بکر باقی بنصب يَبْصُطُ بصاد قرارت نافع وکسائی وروایت ابو بکر وبزی ہے
اور ابو عمرو وابن عامر اور قنبل وحفص وحمزہ بسین پڑھتے ہین ایسی ہی فی الخلق
بصطۃ سورۂ اعراف مین بھی نافع وکسائی وابو بکر وبزی نے بصاد اور ابو عمرو
وابن عامر وحمزہ وقنبل وحفص نے بسین اور خلاد راوی حمزہ اور ابن ذکوان راوی
ابن عامر سے ان دونون حرف مین ہر دو وجہ صاد وسین مروی ہین اور زادہ
بسطۃ اس سورت مین اختلاف نہین ہے سین سین باتفاق سین ہے فَيُضٰعِفَهٗ اس سورہ

اور سورۂ حدید مین برفع قرارت نافع و ابن کثیر و ابو عمرو و حمزہ و کسائی اور
ابن عامر و عاصم بنصب اور ابن عامر و ابن کثیر ہر جگہہ لفظ یضاعف مضارع معروف
خواہ مجہول متصل ہو ساتہہ اوسکے ضمیر یا نہو اور لفظ مضاعفۃ اسم مفعول اس باب
سے بقصر و تشدید عین اور باقی قرار بمد و تخفیف عین پڑہتے ہین پس سورۂ بقرہ
اور حدید مین جو لفظ یضاعفہ ہے اوسمین چار قرارات ہین ابن کثیر برفع فا و قصر
و تشدید عین ابن عامر بنصب و قصر و تشدید عین عاصم بنصب و مد و تخفیف عین
نافع و ابو عمرو و حمزہ و کسائی برفع و مد و تخفیف عین اور سوای ان دو سورہ کے
جہان آوے اوسمین ابن عامر و ابن کثیر بقصر و تشدید عین باقی قرار بمد و تخفیف
عین پڑہتے ہین عَسَیْتُمْ جہان آوے بکسرۂ سین قرارت نافع باقی بفتحۂ سین
وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰہِ اس سورہ اور سورۂ حج مین بفتحۂ دال و سکون فا و قصر قرارت
قرار دستہ ہی اور نافع بکسرۂ دال و فتحۂ فا و مد پڑہتے ہین عُرُفَۃً بضمہ غین
معجمہ قرارت ہر سہ ائمہ کوفیین و ابن عامر شامی ہے اور نافع و ابن کثیر و ابو عمرو
بفتحۂ غین پڑہتے ہین لَا بَیْعٌ وَّلَا خُلَّۃٌ وَّلَا شَفَاعَۃٌ ہر سہ لفظ بتنوین و رفع
قرارت کوفیین و ابن عامر و نافع اور ابن کثیر و ابو عمرو بترک تنوین و نصب پڑہتے
ہین ایسی ہی لا بیع و لا خلال سورۂ ابراہیم اور لا لغو و لا تأثیم سورۂ طور
مین بہی قرارت کوفیین و ابن عامر و نافع بتنوین و رفع اور ابن کثیر و ابو عمرو بترک
تنوین و نصب ہے ان دونون کے نزدیک یہ سب کلمات مبنی اوپر فتحہ کے ہین

انا اُحیی لفظ انا کے بعد جہان کہین ہمزۂ مضمومہ ہو کہ وہ تمام قرآن مین دو جگہہ
آیا ہے ایک یہی دوسرا اَنَا اُنَبِّئُکُمْ سورۂ یوسف مین یا ہمزۂ مفتوحہ کہ وہ دس
جگہہ ہے انا اول المسلمین انعام مین انا اول المؤمنین اعراف مین انا اخوک
یوسف مین انا اکثر منک اور انا اقل منک کہف مین انا اتیک دو جگہہ
نمل مین انا ادعوکم غافر مین انا اول العابدین زخرف مین انا اعلم ممتحنہ مین
تو امام نافع حالت وصل مین بمد باقی قرا بحالت وصل بقصر پڑہتے ہین اور
جو بعد انا کے ہمزۂ مکسورہ ہو کہ وہ تین جگہہ ہی ایک ان انا الا نذیر و بشیر
اعراف مین دوسرا ان انا الا نذیر مبین شعرا مین تیسرا و ما انا الا نذیر
مبین احقاف مین تو فقط قالون راوی نافع سے ہر دو وجہ مد و قصر حالت
وصل مین مروی ہین اور ورش و دیگر قرا بقصر اور حالت وقف مین لفظ انا پر
کل قرا اثبات الف مین متفق ہین خواہ اوسکے بعد ہمزہ ہو یا نہو اور حذف
الف مین متفق ہین جب بعد اوسکے ہمزہ نہو حالت وصل مین اور بصورت اثبات
الف اوپر مذہب نافع کے ہر دو وجہ زیادت مد اوپر مد اصلی کے اور ترک زیادت
بروایت قالون اور خاص وجہ زیادت بروایت ورش متفرع ہوگی کیونکہ
یہ مد منفصل ہے اوسمین مد و قصر ہر دو وجہ قالون سے اور ورش سے ایک ہی
وجہ مد کی مروی ہے نُنْشِزُهَا برای معجمہ قرارت ہر سہ کوفیین و ابن عامر باقی
برای مہملہ یَتَسَنَّهْ بحالت وصل بدون ہا قرارت حمزہ و کسائی باقی باثبات ہا

اور بحالت وقف اثبات ہامین اتفاق ہے قَالَ اَعْلَمُ بہمزۂ وصل وجزم قرارت
حمزہ وکسائی باقی بہمزۂ قطعی وضمہ فَصُرْهُنَّ بکسرۂ صاد قرارت حمزہ باقی بضمہ
جُزْءًا اس سورہ اور سورۂ زخرف مین اور جُزْءٌ سورۂ حجر مین بضمۂ زای روایت ابوبکر
ہے باقی باسکان اور یہ لفظ انہین تین مقام پر قرآن مین وارد ہی اُكُلُهَا لفظ
اکل مضاف طرف ضمیر مؤنث کے جہان آوے بضمۂ کاف قرارت کوفیین
وابن عامر ہے اور جو مضاف طرف ضمیر مذکر یا اسم ظاہر کے ہو یا مضاف نہو
جیسے اُكُلُهٗ اکل خمط فی الاکل اوسکی ضمۂ کاف مین ابو عمرو بہی ہر چہار مذکورین
کے شریک ہین باقی باسکان رَبْوَةٍ اس سورت مین اور سورۂ مؤمنون
مین بفتحۂ را قرارت عاصم وابن عامر باقی بضمۂ را وَلَا يَتَمَسَّمُوا بحالت وصل
بزی راوی ابن کثیر اس تا کو مشدد پڑہتا ہے اور اگر لا پر وقف کیا جاوے
تو ابتدا بتا مفتوحہ بلا تشدید ہے اسیطرح تینس کلمات اور بہی ہین کہ اونمین
بحالت وصل ما قبل بروایت بزی تا مشدد ہے وَلَا تَفَرَّقُوا آل عمران مین
ان الذین توفٰہم نسا مین وَلَا تَعَاوَنُوا مائدہ مین فتفرق انعام مین فاذا
ہی تلقف اعراف اور شعرا مین اور ما فی یمینک تلقف طٰہٰ مین مَا تَنَزَّلُ
الْمَلٰٓئِكَةُ حجر مین عَلٰى مَنْ تَنَزَّلُ الشَّيٰطِيْنُ تَنَزَّلُ شعرا مین تَنَزَّلَ الْمَلٰٓئِكَةُ
انا انزلناہ مین لَا تَنَاصَرُوْنَ صافات مین نَارًا تَلَظّٰى واللیل مین اذ تلقونہ اور
فان تولوا فانما علیہ نور مین لا تکلم اور وان تولوا فانی اخاف اور وَاِنْ

تولوا فقد ہود مین آن تولوھم ممتحنہ مین لا تولوا اور لا تنازعوا انفال مین
اور لا تبرجن اور لا ان تبدل احزاب مین ھل تربصون توبہ مین تکادتمیز
ملک مین لما تخیرون سورۂ نون مین عتھو تلھی عبس مین لا تنابزوا
اور لا تجسسوا اور تعارفوا حجرات مین یہ اکتیس کلمات بروایت بزی
مشدد ہین اور کنتم تمنون آل عمران مین اور فظلتم تفکھون واقعہ مین تشدید
و تخفیف ہر دو وجہ اوس سے مروی ہین نعما ھی اس سورہ مین اور نعما
یعظکم نسا مین ہر دو جگہ بفتحۂ نون قرارت ابن عامر و حمزہ و کسائی باقی قرار بکسرۂ
نون پڑھتے ہین اور ابو بکر و قالون و ابو عمرو باختلاس کسرۂ عین باقی باتمام
کسرۂ عین پس اس لفظ مین ابن عامر و حمزہ و کسائی بفتحۂ نون و کسرۂ عین
اور ابن کثیر و ورش و حفص بکسرۂ نون و عین اور ابو عمرو و قالون و ابو بکر بکسرۂ نون
و اختلاس کسرۂ عین پڑھتے ہین ویکفر عنکم بیا غیب و رفع را حفص و ابن عامر
اور نون متکلم و جزم را نافع و حمزہ و کسائی اور نون و رفع را ابو عمرو و ابن کثیر و
ابو بکر شعبہ یحسبھم الجاھل بصیغۂ مستقبل یا خواہ بتا ہر جگہ بکسرۂ سین
قرارت نافع و ابن کثیر و ابو عمرو و کسائی باقین بفتحۂ سین فاذنوا بفتحۂ ہمزہ
بالف کشیدہ و کسرۂ ذال حمزہ و ابو بکر اور باقی بسکون ہمزہ و فتحۂ ذال میسرۃ
بضمۂ سین نافع باقین بفتحہ تصدقوا بتخفیف صاد عاصم باقی بتشدید یرجعون
فیہ بضمۂ تا و فتحۂ جیم قرارت کل قرار مگر ابو عمرو بفتحۂ تا و کسرۂ جیم پڑھتا ہے

اَنْ تَضِلَّ بکسرۂ ہمزہ حمزہ باقی بفتحۂ ہمزہ فَتُذَكِّرَ بسکون ذال وتخفیف کاف
ابن کثیر وابوعمرو وباقی بفتحۂ ذال وتشدید کاف اور حمزہ برفع راء باقی بنصب راء
تِجَارَةً حَاضِرَةً بنصب ہر دو تا عاصم باقی برفع اور سورۂ نسا مین لفظ تجارۃ
ہر سہ کوفیین بنصب اور باقی برفع فَرِهٰنٌ بضمۂ راء وہا وحذف الف ابن کثیر
وابوعمرو وباقین بکسرۂ راء وفتحۂ ہا واثبات الف فَيَغْفِرُ اور وَيُعَذِّبُ بجزم
ہر دو صیغہ نافع وابن کثیر وابوعمرو وحمزہ وکسائی اور عاصم وابن عامر برفع
وَكُتُبِهٖ بتوحید قرارت حمزہ وکسائی باقین بلفظ جمع اور سورۂ تحریم
مین بلفظ جمع ابوعمرو وحفص باقی قرار بتوحید

سورۃ آل عمران

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لفظ التَّوْرٰىةَ بامالۂ محضہ قرارت کسائی وابوعمرو وروایت
ابن ذکوان اور بتقلیل امالہ قرارت حمزہ وروایت ورش اور قالون سے تقلیل
اور فتحہ ہر دو وجہ مروی ہین باقی ابن کثیر وعاصم وہشام بفتحۂ راء سَتُغْلَبُوْنَ
وَتُحْشَرُوْنَ ہر دو صیغہ بیاء غیب قرارت حمزہ وکسائی باقی بتاء خطاب
يَرَوْنَهُمْ بیاء غیب کل قرار مگر نافع بتاء خطاب رِضْوَانٌ ہر جگہہ بضمۂ راء
روایت ابوبکر ہے سوای مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهٗ کے جو دوسرا حرف ہی سورۂ مائدہ

مین کہ اوسمین باتفاق کسرہ ہی باقی قرار بکسرہ را ہر جگہہ پڑہتے ہین اِنَّ
الَّذِیْنَ بفتحۂ ہمزہ قرارت کسائی باقی بکسرۂ ہمزہ وَیَقْتُلُوْنَ الَّذِیْنَ دوسرا حرف بضمہ یا
وفتحہ قاف بالف کشیدہ وکسرۂ تا قرارۃ حمزہ باقی بفتحہ رہا ما کان من الف وصلہ تا پڑہتے ہین
مِنَ الْمَیِّتِ بالف لام ہر جگہہ اور بلا میت بدون الف لام بتخفیف یا قرارۃ ابن کثیر و
ابو عمرو وابن عامر و روایت ابو بکر ہے اور نافع وحمزہ وکسائی وحفص بتشدید یا اور الْاَرْضَ
الْمَیْتَۃَ سورۂ یٰس مین اور اَوَمَنْ کَانَ مَیْتًا سورۂ انعام مین اور لَحْمَ اَخِیْہِ مَیْتًا حجرات
مین کل قرار بتخفیف مگر نافع بتشدید اور جس جگہہ اطلاق میت کا ایسے شخص پر ہوا ہی جسمین
ہنوز صفت موت متحقق نہین ہوئی جیسے وَمَا ھُوَ بِمَیِّتٍ اِنَّکَ مَیِّتٌ وَّاِنَّھُمْ مَّیِّتُوْنَ بعد
ذلک لمیتون وہان یا باتفاق تشدید ہی اور لفظ المیتۃ والدم بقرہ اور مائدہ اور نحل مین
اور مَیِّتَۃً دو جگہہ سورۂ انعام مین اور مَیْتًا سورۂ قاف مین باتفاق تخفیف ہے وَکَفَّلَھَا بتشدید فا
قرارت ہر سہ ائمہ کوفیین باقی بتخفیف فَاِنَّمَا وَضَعَتْ باسکان عین وضمہ تا قرارت ابن عامر اور
روایت ابو بکر ہے باقی بفتحہ عین وسکون تا زَکَرِیَّا بدون ہمزہ قرارت حمزہ وکسائی وحفص
ہر جگہہ ہے باقی بمد الف وہمزہ بعد الف فقط ابو بکر شعبہ نے حرف اول وکفلھا زکریا
بنصب اور دیگر قرا تہمیز نے برفع پڑہا ہے فَنَادَتْہُ بالف بعد دال بصیغہ مذکر و
امالہ محضہ قرارت حمزہ وکسائی باقی بتا ساکنہ بعد دال بصیغہ مونث اور بعد
اوسکے لفظ اَنَّ اللّٰہَ بکسرۂ ہمزہ قرارت حمزہ وابن عامر ہے باقین
بفتحۂ ہمزہ یُبَشِّرُکِ دو جگہہ سورۂ آل عمران مین لفظ یُبَشِّرُ اور سورۂ اسرا

اور کہف مین ایک ایک جگہہ بضمہ یا وفتحہ موحدہ وکسرہ شین مشددہ قرارت نافع
وابن کثیر وابو عمرو وابن عامر وعاصم ہی اور حمزہ وکسائی بفتحہ یا واسکان موحدہ
وضمہ شین مخففہ اور سورہ شوری مین یُبَشِّرُ اللّٰہُ مین عاصم ونافع وابن عامر
بضمہ یا وفتحہ موحدہ وکسرہ شین مشددہ اور ابن کثیر وابو عمرو وحمزہ وکسائی
بفتحہ یا واسکان موحدہ وضمہ شین مخففہ اور یبشرھم ربہم سورہ توبہ اور انا
نبشرک بغلٰم حرف اول سورہ حجر اور یزکریا انا نبشرک اور لتبشر بہ المتقین
ہر دو سورہ مریم مین فقط حمزہ بفتحہ یا واسکان موحدہ وضمہ شین مخففہ اور باقین
بضمہ یا وفتحہ موحدہ وکسرہ شین مشددہ الحاصل یہ کلمات مذکور ہوے دو آل عمران
ایک اسرا ایک کہف ایک شوری ایک توبہ دو مریم ایک حجر مین ان نو صیغون
مضارع کو بحرکات مذکورہ بتشدید پڑہتے ہین نافع وابن عامر وعاصم اور
حمزہ سب کو بحرکات مذکورہ بتخفیف پڑہتا ہے اور ابن کثیر وابو عمرو نے آٹھہ
کلمے بتشدید اور حرف شوری مین بتخفیف اور کسائی نے آل عمران واسرا وکہف
وسورہ شوری مین بتخفیف اور توبہ وحجر ومریم مین بتشدید پڑہا ہے وَیُعَلِّمُہُ الْکِتٰبَ
بیا غیب قرارت عاصم ونافع باقی بنون متکلم اَنِّیْ اَخْلُقُ بکسرہ ہمزہ اِنِّیْ قرارت
نافع باقی بفتحہ اور اِنِّیْ قَدْ جِئْتُکُمْ مین باتفاق فتحہ ہے فیکون طیرا اس سورہ
اور سورہ مائدہ مین کل قرار بسکون یا بدون الف مگر نافع بمد الف بعد طا اور
ہمزہ مکسورہ پڑہتے ہین فَیُوْفِّیْہِمْ بیا غیب روایت حفص ہے باقی کل قرار

بنون متکلم ھا انتم بحذف الف بعد ہا روایت قنبل اور ورش باقی باثبات
الف اور نافع و ابو عمرو بتسہیل ہمزہ باقی بتحقیق ہمزہ اور قراء مصر ناقلین روایت
ورش ہمزہ کو بابدال الف پڑھتے ہین حاصل یہ کہ قالون و ابو عمرو باثبات الف
بعد ہا و ہمزہ مسہلہ اور ورش بدون الف ہمزہ مسہلہ و ابدال بہر دو وجہ اور قنبل
بہمزہ محققہ بعد ہا اور بزی و ابن عامر و ہر سہ ائمہ کوفیین بالف بعد ہا و ہمزہ محققہ
پڑھتے ہین اب اس ہا کے توجیہ مین جو فیما بین قراء اختلاف ہے وہ بیان ہوتا ہے
پس یہ ہا تنبیہ کا ہے نزدیک ابن ذکوان اور کوفیین اور بزی کے کہ داخل ہوا ہے
انتم پر کیونکہ اگر یہ ہا مبدلہ ہوتا ہمزہ سے نزدیک ان مذکورین کے تو یہ لوگ
درمیان ہا اور ہمزہ انتم کے الف نہ داخل کرتے کیونکہ اونکا مذہب ادخال
الف بین الہمزتین نہین ہے اور جب وہ باثبات الف پڑھتے ہین تو معلوم ہوا
کہ اونکے نزدیک ہا تنبیہ کا ہے اور ورش و قنبل کے نزدیک ھ مبدلہ ہے ہمزہ سے
کیونکہ اگر اونکے نزدیک بھی ہا تنبیہ کا ہوتا تو بعد ہا کے الف ہوتا اور ان دونو
کی روایت مین بدون الف بقصر ہے رہے قالون و ابو عمرو و ہشام اونکے نزدیک
ہا تنبیہ اور ھ مبدلہ ہمزہ سے ہر دو وجہ محتمل ہین کیونکہ اونکے اصول مین ادخال
الف درمیان ہمزتین مفتوحتین کے ہی تو اگر ھ مبدلہ ہمزہ سے کہین تو الف
بین الہمزتین ہے اور جو ہا تنبیہ کا کہین تو وہ بھی محتمل ہے اور ایک جماعت ائمہ
ذوالوجاہت نے ہر ایک کی قرارت مین ہر دو وجہ مذکورہ کا احتمال روایت کیا ہے

اور ابن ذکوان وہشام کوفیین وبزی جنکے نزدیک ہا تنبیہ کا ہی اور قالون
وابو عمرو وہشام کے مذہب مین من وجہ احتمال ہا تنبیہ ہی پس ہا ایک کلمہ
اور انتم دوسرا کلمہ ہے یہان مد منفصل ہے پس ان مذکورین مین سے جنکا
مذہب مد منفصل مین قصر ہے وہ قصر کرینگے یعنے زیادت مد اوپر مد اصلی
کے نکرینگے سوسی اور بزی کا مذہب مد منفصل مین بخلاف قصر ہے وہ قصر
ہی کرینگے اور قالون اور دوری کے نزدیک بخلاف ہی وہ بخلاف قصر کرینگے
اور باقی بخلاف مد کرینگے اور ورش کا مذہب ہمزۂ انتم مین ابدال اور تسہیل
دونون ہین پس وجہ تسہیل مین تو مد نہوگا اور وجہ ابدال مین مد طویل ہوگا
بسبب واقع ہونے سکون کے بعد اوسکے تَعْلَمُونَ لکتب بضمہ تا وفتحہ عین
اور کسرۂ لام مشددہ قرارت کوفیین وابن عامر باقی بفتحہ تا واسکان عین وفتحہ
لام مخففہ ولا یَأْمُرُكُمُ برفع را قرارت کسائی ونافع وابن کثیر ہے اور ابو عمرو
باسکان را باقی بنصب را اور براویت دوری راوی ابو عمرو ہر دو وجہ اسکان
واختلاس اوسمین جاری ہین لَمَا آتَيْتُكُمْ بضمہ تا ثانیہ بصیغہ واحد متکلم قرارت
کل قرار ہے مگر نافع بنون والف بلفظ جمع پڑہتے ہین اور لام لما کو مکسور پڑہا
حمزہ نے باقی نے مفتوح وَإِلَيْهِ يُرْجَعُونَ بیا غیب روایت حفص باقی بتا
خطاب اور يَبْغُونَ بیا غیب قرارت ابو عمرو وحفص باقی بتا خطاب حِجُّ الْبَيْتِ
بکسرۂ حا روایت حفص وقرارت حمزہ وکسائی باقی بفتحہ ایسی ہی مَا يَفْعَلُوا

اور لَنْ يَكْفُرُوهُ بیا رغیب ہر سہ مذکورین باقی بتا رخطاب لَا يَضُرُّكُمْ
بکسرۂ ضاد و جزم را قرارت نافع و ابن کثیر و ابو عمرو باقی بضمۂ ضاد اور ضمۂ را رمشدد
مُنْزِلِينَ اس سورہ مین اور مُنَزِّلُونَ عنکبوت مین بفتحۂ نون و تشدید زای قرارت ابن عامر
باقی باسکان نون و تخفیف زای مُسَوِّمِينَ بکسرۂ واو قرارت ابن کثیر و ابو عمرو و عاصم
باقی بفتحۂ واو و سَارِعُوا بحذف واو اولی قرارت ابن عامر و نافع باقی باثبات واو
قَرْحٌ اور الْقَرْحُ بضمۂ قاف قرارت حمزہ و کسائی و روایت ابو بکر باقی بفتحۂ قاف
وَكَأَيِّنْ ہر جگہہ کاف بالف ممدودہ و ہمزہ مکسورہ قرارت ابن کثیر باقی بفتحۂ کاف
و ہمزہ مفتوحہ و یا ساکنہ مشددہ قٰتَلَ مَعَهُ بفتحۂ قاف بالف کشیدہ و فتحۂ تا قرارت
ہر سہ کوفیین و ابن عامر باقی بضمۂ قاف و کسرۂ تا پڑہتے ہین الرُّعْبَ اور رُعْبًا
جہان آوے بضمۂ عین قرارت ابن عامر و کسائی باقی بسکون عین يَغْشَى
بتا رتانیث قرارت حمزہ و کسائی باقی بیا رتذکیر كُلَّهُ لِلّٰهِ برفع لام کلہ قرارت
ابو عمرو و باقی بنصب بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ وَلَئِنْ بیا رغیب قرارت حمزہ و کسائی
و ابن کثیر باقی بتا رخطاب مِتُّمْ مِتْنَا مِتَّ جہان واقع ہوں بضمۂ کسرۂ میم
روایت ابو بکر از قرارت ابن کثیر و ابو عمرو و ابن عامر اور حفص فقط دو نو جگہہ اس
سورہ مین بضمۂ میم اور سوائے اس سورہ کے اور جگہہ بکسرہ اور باقی قرا ہر جگہہ بکسرہ
میم پڑہتے ہین رِبِّيُّونَ كَثِيرٌ بیا رغیب روایت حفص باقی سب بتا رخطاب يَغُلَّ
بضمۂ یا و فتحۂ غین معجمہ بصیغۂ مجہول قرارت نافع و حمزہ و کسائی و ابن عامر اور

ابن کثیر و ابو عمرو و عاصم بفتحہ یا و ضمہ غین لو اطاعونا ما قتلوا بتشدید تا
روایت ہشام ہے باقی بتخفیف تا اور لا تحسبن الذین قتلوا اس سورہ مین اور
ثم قتلوا سورہ حج مین قرارۃ ابن عامر یعنی ہشام اور ابن ذکوان متفق التشدید ہین
باقے بتخفیف اور و قتلوا لاکفرن جو آخر سورہ مین ہے اوسکو بتشدید
تا پڑھا ہے ابن عامر اور ابن کثیر نے اور انھین دونون نے قد خسر
الذین قتلوا سورہ انعام مین بہ تشدید پڑھا ہے اور باقی قرار نے بتخفیف
اور ما ماتوا و ما قتلوا جو لفظ لیقتل سے پہلے واقع ہے اوسکی تخفیف مین
خلاف نہین اور لفظ تحسبن جو اوپر مذکور ہوا بیا غیب و تا خطاب ہر دو وجہ روایت
ہشام ہے باقی بتا خطاب ہی پڑھتے ہین و ان اللہ لا یضیع بکسر ہمزہ
قرارت کسائی باقی بفتحہ ہمزہ و لا یحزنک ہر جگہہ لفظ یحزن سوای سورہ انبیا
کے بضمہ یا و کسرہ زای قرارت نافع اور باقی قرا بفتحہ یا و ضمہ زای ہر جگہہ اور حرف
سورہ انبیا مین نافع بہی بفتحہ یا و ضمہ زای پڑھتے ہین لا یحسبن الذین
کفروا اور ولا یحسبن الذین یبخلون دونون مین بتا خطاب قرارت حمزہ باقی بیا غیب بما
تعملون خبیر بیا غیب قرارت ابن کثیر و ابو عمرو باقی بتا خطاب لیمیز الخبیث
اس سورہ اور سورہ انفال مین بضمہ یا اول و فتحہ میم و تشدید یا ثانیہ بکسرہ
قرارت حمزہ و کسائی باقی بفتحہ یا اول و کسرہ میم و سکون یا ثانیہ سنکتب
بیا مضمومہ بجای نون و فتحہ تا اور قتلھم برفع لام اور نقول بیا تحتیہ قرارت حمزہ

باقی قرار لفظ اول بنون مفتوحہ وضمہ تا اور لفظ ثانی بنصب لام اور لفظ ثالث بنون وَالزُّبُرِ بزیادت بار موحدہ قرارت ابن عامر اور یہ بامصاحف شام مین مرسوم ہے وَالْكِتٰبِ بزیادت بار روایت ہشام اس لفظ کے مرسوم بالبار ہونی مین خلاف ہے باقی قرار ہر دو لفظ بدون بار پڑھتے ہین لَتُبَيِّنُنَّهٗ اور لَا تَكْتُمُوْنَهٗ ہر دو صیغہ بیا رغیب قرارت ابن کثیر وابو عمرو وروایت ابو بکر ہے باقی بتا رخطاب لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَفْرَحُوْنَ لفظ یحسبن بیا رغیب قرارت ابن عامر ونافع وابن کثیر وابو عمرو ہے باقی بتا رخطاب فَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ بِمَفَازَةٍ بیا رغیب وضمہ بار موحدہ قرارت ابن کثیر وابو عمرو باقی بتا رخطاب وفتحہ موحدہ وَقٰتَلُوْا وَقُتِلُوْا ہر دو صیغہ مقدم ومؤخر قرارت حمزہ وکسائی ہے باقی بتقدیم قاتلوا ایسی ہی فَيَقْتُلُوْنَ وَيُقْتَلُوْنَ سورۂ توبہ مین بھی مقدم ومؤخر پڑھنا قرارت حمزہ وکسائی ہی باقی بترتیب مذکورہ پڑھتے ہین

سورۃ النساء

سورۃ النساء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لفظ تَسَآءَلُوْنَ بہ تخفیف سین قرارت ہر سہ ائمہ کوفیین باقی قرار بتشدید سین پڑھتے ہین وَالْاَرْحَامَ بخفض میم قرارت حمزہ باقی بنصب جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ قِيٰمًا بقصر قرارت نافع وابن عامر باقی بمد یعنی باثبات الف وَسَيَصْلَوْنَ بضمہ یا قرارت ابن عامر وروایت ابو بکر باقی بفتحہ یا وَاِنْ كَانَتْ وَاحِدَةً برفع تا

قرارت نافع ہی باقی بنصب تا یُوصِیْ بِهَا ہر دو جگہہ بفتحہ صاد روایت ابوبکر
و قرارت ابن کثیر و ابن عامر اور لفظ آخر مین حفص ہی موافق ہی اونکا فتحہ صاد
مین باقی قرار ہر دو جگہہ بکسرہ صاد پڑہتے ہین فَلِاُمِّهِ ہر دو جگہہ اس سورہ مین
اور فِیْٓ اُمِّهَا قصص مین اور فِیْٓ اُمِّ الْكِتٰبِ زخرف مین بحالت وصل بکسرہ
ہمزہ قرارت حمزہ و کسائی اور وصل سے مراد وصل لام مکسورہ اور فی حرف جارہ ہے
پس اگر ابتدار لفظ ام سے ہو تو باتفاق ہمزہ مضمومہ باقی قرار وصلا بھی بضمہ پڑہتے ہین
اور بُطُوْنِ اُمَّهَاتِكُمْ سورہ نحل اور نجم اور زمر مین اور بُیُوْتِ اُمَّهَاتِكُمْ سورہ
نور مین ہی بحالت وصل بکسرہ ہمزہ قرارت حمزہ و کسائی باقی قرار بضمہ ہمزہ اور
ان چارون مواضع مین فقط حمزہ میم کو بھی مکسور پڑہتا ہے یُدْخِلْهُ ہر دو جگہہ
اس سورہ اور سورہ طلاق مین یکجا اور یکفر اور یدخله ہر دو صیغے سورہ تغابن
اور یدخله اور یعذبه سورہ فتحا مین بنون متکلم قرارت نافع و ابن عامر ہی باقی
بیا غیب فَاللّٰذٰنِ اس سورہ مین اور اَللّٰذَیْنِ فصلت مین اور هٰذٰنِ طٰہٰ اور حج مین
اور هٰتَیْنِ قصص مین بتشدید نون قرارت ابن کثیر مکی ہی باقی بتخفیف اور لفظ
فَذٰنِكَ سورہ قصص مین بتشدید نون ابن کثیر و ابو عمرو و باقی بتخفیف کرہا
اس سورہ اور سورہ توبہ مین بضمہ کاف قرارت حمزہ و کسائی باقی بفتحہ اور
سورہ احقاف مین ہر دو جگہہ بضمہ کاف قرارت ہر سہ کوفیین اور روایت
ابن ذکوان باقی بفتحہ مُبَیِّنَةٍ اس سورہ اور سورہ احزاب اور سورہ طلاق

مین بفتحہ یا قرارت ابن کثیر اور روایت ابوبکر باقی قرار بکسرہ یا پڑہتے ہین اور لفظ امیناً
بصیغہ جمع جہان واقع ہو بکسرہ یا قرارت ابن عامر و حمزہ و کسائی و روایت حفص ہی
باقی قرار لفظ جمع کو بفتحہ یا پڑہتے ہین مُحْصَنَاتٍ بدون الف لام بکسرہ صاد قرارت
کسائی اور اَلْمُحْصَنَاتُ بالف لام سوای حرف اول وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ
کے بہی بکسرہ صاد قرارت کسائی باقی قرار ہر جگہہ بفتحہ صاد وَاُحِلَّ لَکُمْ بضمہ ہمزہ
و کسرہ حا قرارت حمزہ و کسائی و روایت حفص باقی بفتحہ ہمزہ و حا اُحْصِنَّ
بضمہ ہمزہ و کسرہ صاد قرارت نافع و ابن کثیر و ابو عمرو و ابن عامر و روایت حفص
اور حمزہ و کسائی و ابوبکر بفتحہ ہمزہ و صاد مُدْخَلًا اس سورہ اور سورہ حج مین
بضمہ میم قرارت کل قرار مگر نافع بفتحہ میم اور یہ خلاف خاص انہین دو سورہ
مین ہے اور مدخل صدق سورہ اسرا مین بلا خلاف ضمہ ہی ہے وَاسْئَلُوا
اللہ اس سورہ مین اور فَاسْئَلُوا اور فَاسْئَلُوْهُمْ اور فَاسْئَلِ الَّذِیْنَ اور
وَاسْئَلْ غرض اس باب کے امر کے صیغے بعد واو یا فا کے جہان واقع ہون تو
حرکت ہمزہ کی طرف سین کے نقل کر کے ہمزہ کو حذف کرنا قرارت کسائی اور
ابن کثیر ہی باقی بسکون سین و اثبات ہمزہ عَقَّدْتُ بقصر قرارت کوفیین باقی بمد
یعنے باثبات الف بعد عین اَلْبُخْلِ اس سورہ اور سورہ حدید مین بفتحہ با و خا
قرارت حمزہ و کسائی باقی بضمہ موحدہ و سکون خا وَاِنْ تَکُ حَسَنَةً برفع قرارت
نافع و ابن کثیر باقی بنصب کو تُسَوّٰی بضمہ تا قرارت عاصم و ابن کثیر و ابو عمرو

باقی بفتحہ تا اونمین سے نافع وابن عامر بتشدید سین پڑہتے ہین سو حمزہ وکسائی
بفتحہ تا وتخفیف سین بامالہ محضہ اور قالون وابن عامر بفتحہ تا وتشدید سین بدون
امالہ اور ورش بفتحہ تا وتشدید سین بامالہ بین بین یا فتحہ بہر دو وجہ پڑہتے ہین
لَمَسْتُمُ النِّسَآءَ اس سورہ اور سورہ مائدہ مین بقصر قرارت حمزہ وکسائی باقی
بمد یعنی باثبات الف بعد لام اِلَّا قَلِيلٌ مِّنْهُمْ بنصب قرارت ابن عامر باقی برفع
كَانَ لَّمْ تَكُنْ بتا رتانیت قرارت ابن کثیر اور روایت حفص باقی بیا رتذکیر وَلَا
تُظْلَمُونَ فَتِيلًا بیا رغیب قرارت حمزہ وکسائی وابن کثیر باقی بتا رخطاب بَيَّتَ
طَّآئِفَةٌ ادغام تا کا طا مین قرارت حمزہ وابو عمرو باقی بفتحہ تا باظہار وَمَنْ اَصْدَقُ
اس سورہ مین اور جس جگہہ صاد ساکنہ قبل دال کے ہو باشمام زای پڑہنا قرارت
حمزہ وکسائی باقی بصاد خالصہ فَتَبَيَّنُوٓا اس سورہ اور سورہ حجرات مین فا کے
بعد نا رمثناۃ پہر تا رمثلثہ پہر با رموحدہ پہر تا رفوقیہ قرارت حمزہ وکسائی باقی قرار
فا کے بعد تا رمثناۃ پہر با رموحدہ پہر یا رتحتیہ پہر نون لِمَنْ اَلْقٰٓى اِلَيْكُمُ السَّلٰمَ بقصر
قرارت نافع وابن عامر وحمزہ ہے باقی بمد اور قبل اسکے دو جگہہ لفظ سَلَمٌ ہے اوسکی
قصر مین خلاف نہین ہے غَيْرُ اُولِي الضَّرَرِ برفع لفظ غیر قرارت حمزہ وابن کثیر
وابو عمرو وعاصم باقین بنصب مَرْضَاتِ اللّٰهِ فَسَوْفَ نُؤْتِيهِ بیا رغیب قرارت
حمزہ وابو عمرو وباقی قرار نون متکلم اور یہ اختلاف اسی لفظ نؤتیہ مین ہی جو واقع ہی
بعد لفظ غیر اُولی کے اور اویغلب فسوف نؤتیہ جو قبل ہی وہ بخلاف نون ہے

ماوہ اس لفظ کا بقرارت حمزہ وکسائی باثبات اور دنی قرارت مین بیان ۱۲ ع

فَاُولٰئِكَ يدخلون الجنة اس سورہ اور سورۂ مریم مین اور پہلا حرف سورۂ
غافر مین يدخلون الجنة ان ہر سہ جگہہ بضمۂ یا و فتحۂ خا قرارت ابن کثیر
و ابو عمرو و روایت ابو بکر ہے باقی بفتحۂ یا و ضمۂ خا اور سید خلون
جہنم دوسرے حرف غافر مین ابن کثیر و ابو بکر بضمۂ یا و فتحۂ خا اور ابو عمرو
اوسمین موافق دیگر قرار کے ہین اور لفظ يدخلونها فاطر مین فقط ابو عمرو
بضمۂ یا و فتحۂ خا اور باقی بفتحۂ یا و ضمۂ خا اور سورۂ رعد اور نحل مین بلا خلاف
فتحۂ یا و ضمۂ خا ہے يُصْلِحُ بضمۂ یا و سکون صاد و کسرۂ لام قرارت کوفیین
باقی بفتحۂ یا و صاد مشددہ بالف کشیدہ و فتحۂ لام وَاِنْ تَلْوٗا بحذف
واو اول و ضمۂ لام قرارت حمزہ و ابن عامر باقی قرار بسکون لام و اثبات
واو مضمومہ وَالْكِتٰبِ الَّذِيْ نَزَّلَ اور اَنْزَلَ ہر دو حرف بفتحۂ نون و زاے
مشددہ اور بفتحۂ ہمزہ و زای قرارت کوفیین و نافع باقی قرار بضمۂ نون و کسرۂ
زای مشددہ و ضمۂ ہمزہ و کسرۂ زای وَقَدْ نَزَّلَ بفتحۂ نون و زاے فقط قرارت
عاصم باقی بضمۂ نون و کسرۂ زای سَوْفَ نُؤْتِيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ بیاء غیب
روایت حفص باقی بنون متکلم سَنُؤْتِيْهِمْ اَجْرًا بیاء غیب قرارت حمزہ
باقی بنون متکلم فِي الدَّارِ بسکون را قرارت کوفیین باقی بفتحۂ را
لَا تَعْدُوْا باسکان عین و تخفیف دال قرارت کل قرار مگر نافع بفتحۂ عین
و تشدید دال بہر روات نافع مین سے قالون باختلاس فتحۂ عین اور ورش باتمام فتحہ

مزبورًا اس سورہ اور سورۂ اسرا مین اور الزبور سورۂ انبیا مین بضمۂ زاے قرارت حمزہ باقی بفتحۂ زاے پڑھتے ہین

سورۃ المائدۃ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شَنَاٰنُ ہر دو حرف بسکون نون اول قرارت ابن عامر و روایت ابو بکر باقی بفتحۂ نون اَنْ صَدُّوْكُمْ بکسرۂ ہمزہ قرارت ابو عمرو و ابن کثیر باقی بفتحۂ ہمزہ قَاسِيَةً بحذف الف و تشدید یا قرارت حمزہ و کسائی باقی باثبات الف و تخفیف یا وَاَرْجُلَكُمْ بنصب لام قرارت نافع و ابن عامر و کسائی و روایت حفص باقی قرار بجر وَلَقَدْ جَآءَتْهُمْ رُسُلُنَا لفظ رسل مضاف بطرف نون جمع متکلم یا ضمیر مخاطبین یا غائبین جیسے رسلنا رسلکم رسلهم اور لفظ سُبُل جب مضاف ہو طرف نون متکلم کے جیسے سُبُلَنَا تو ضمۂ سین اور باکو ابو عمرو نے باسکان پڑھا ہے باقی بضمہ اور ہر سہ جگہ لفظ السُّحْتَ کے حا کو ساکن پڑھا نافع و ابن عامر و عاصم و حمزہ نے اور باقی قرار نے بضمۂ حا پڑھا اور لفظ اُذُنٌ اور الْاُذُنَ مین ذال کو فقط نافع نے ساکن باقی قرار نے بضمہ اور لفظ رُحُمًا سورۂ کہف مین بسکون حا قرارت کل قرار ہے سوای ابن عامر کے اوسنے بضمہ پڑھا ہے اور لفظ نُذُرًا سورۂ مرسلات مین بسکون ذال پڑھا حمزہ و کسائی و حفص و ابو عمرو نے

باقی قرار نے بضمہ اور لفظ نکرا سورۂ کہف اور طلاق میں بسکون کاف
پڑھا حمزہ و کسائی و ابن کثیر و ابو عمرو و ہشام و حفص نے باقی نے بضمہ اور لفظ
نکر سورۂ قمر میں کاف کو ساکن پڑھا فقط ابن کثیر نے اور باقی قرار نے بضمہ
پڑھا ہے وَالْعَيْنَ وَالْاَنْفَ وَالْاُذُنَ وَالسِّنَّ ہر چہار حرف کو برفع پڑھا
ہے کسائی نے باقی نے بنصب اور وَالْجُرُوْحَ کو مرفوع پڑھا ہے کسائی
و ابن کثیر و ابو عمرو و ابن عامر نے اور باقین نے بنصب وَلْيَحْكُمْ بکسرۂ
لام و بنصب میم قرارت حمزہ باقی بسکون لام و جزم میم يَبْغُوْنَ بتاء خطاب
قرارت ابن عامر باقی بیاء غیب وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا باثبات واو قبل
یقول قرارت ائمۂ کوفیین و ابو عمرو کی ہے باقی قرار بحذف واو اور برفع
لام قرارت کل قرار مگر ابو عمرو بنصب لام پڑھتا ہے مَنْ يَّرْتَدَّ تا بفک ادغام
باظہار ہر دو دال اول مکسورہ دوم ساکنہ قرارت نافع و ابن عامر باقی قرار
با دغام بفتحۂ دال پڑھتے ہیں وَالْكُفَّارَ اَوْلِيَآءَ بخفض راء قرارت کسائی
و ابو عمرو ہی باقی بنصب وَعَبَدَ الطَّاغُوْتَ بضمۂ باء موحدہ و جر تا قرارت حمزہ
باقی بفتحۂ باء و نصب تا رِسَالَتَهٗ باثبات الف بعد لام و کسرۂ تا بلفظ جمع
قرارت ابن عامر و نافع و ابو بکر باقی بحذف الف و فتحۂ تا بلفظ مفرد وَحَسِبُوْٓا
اَنْ لَّا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ برفع نون قرارت ابو عمرو و حمزہ و کسائی باقی بنصب نون
بِمَا عٰقَدْتُّمُ بتخفیف قاف قرارت حمزہ و کسائی و روایت ابو بکر اور ابن ذکوان

بمد عین یعنی با ثبات الف بعد عین بتخفیف باقی بتشدید قاف فجزآءٌ مثل
بتنوین ہمزہ ورفع لام قرارت کوفیین باقی بترک تنوین وخفض لام اور کفارةٌ
طعامُ مساکینَ بتنوین کفارةٌ اور رفع طعامُ قرارت ابن کثیر وابو عمرو وکوفیین
باقی بترک تنوین وخفض میم اور لفظ مساکین یہان بخلاف بصیغۂ جمع ہے
قیاماً بقصر قرارت ابن عامر اور قرارت باقین با ثبات الف ہی مِنَ الَّذِینَ
استحقَّ بفتحۂ تا وحا روایت حفص باقی بضمۂ تا وکسرۂ حا حفص کی روایت
مین ابتدار بکسرۂ ہمزہ باقی کی قرارت بضمۂ ہمزہ ہوگی عَلَیْهِمُ الْأَوْلَیَانِ
بتشدید واو وکسرۂ لام واسکان یا وفتحۂ نون قرارت حمزہ وابو بکر شعبہ
باقی کی قرارت بتخفیف واو وفتحۂ لام ویا واثبات الف بعد یا وکسرۂ نون
عَلَّامُ الْغُیُوبِ بکسرۂ غین معجمہ ہر جگہ قرارت حمزہ وشعبہ باقی بضمۂ غین
ایسی ہی لفظ عیون اور العیون اور شیوخا بکسرۂ عین اور شین قرارت ابن کثیر
وحمزہ وکسائی وروایت ابو بکر وابن ذکوان ہے باقی بضمۂ عین وشین اور
ایسی ہی لفظ اجیوب بکسرۂ جیم قرارت ابن کثیر وحمزہ وکسائی وروایت ابن
ذکوان باقی بضمۂ جیم اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِیْنٌ اس سورہ اور سورۂ ہود
مین اور هٰذَا سِحْرٌ مُّبِیْنٌ سورۂ صف مین بفتحۂ سین والف بعد اوسکے
اور کسرۂ حا قرارت حمزہ وکسائی باقی بکسرۂ سین واسکان حا بدون الف
هَلْ یَسْتَطِیْعُ بتا خطاب اور رَبُّكَ بنصب قرارت کسائی باقی بیا غیب ورفع با

هٰذَا یَوْمُ برفع میم قرارت کل قرار مگر نافع بنصب میم پڑھتے ہین ۔

سورۃ الانعام

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مَنْ یُّصْرَفْ عَنْهُ بفتحہ یا و کسرہ راء قرارت کسائی وحمزہ وروایت ابوبکر باقی بضمہ یا وفتحہ راء ثُمَّ لَمْ تَكُنْ بیاء تذکیر قرارت حمزہ وکسائی باقی بتاء تانیث فِتْنَتُهُمْ برفع تاء ثانیہ قرارت ابن کثیر وابن عامر وروایت حفص باقی بنصب وَاللّٰهِ رَبِّنَا بنصب باقرارت حمزہ وکسائی باقی بخفض یا وَلَا نُكَذِّبَ بنصب باقرارت حمزہ وروایت حفص ہے باقی برفع وَنَكُوْنَ بنصب نون قرارت حمزہ وابن عامر وروایت حفص باقی برفع وَلَلدَّارُ بحذف لام ثانیہ اور الْاٰخِرَةُ بخفض تاء قرارت ابن عامر باقی بادغام لام ثانیہ بیچ دال کے اور رفع الآخرۃ کے پڑھتے ہین اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ قَدْ نَعْلَمُ اس سورہ مین اور اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ وَالَّذِیْنَ یُمَسِّكُوْنَ سورۂ اعراف مین بتاء خطاب قرارت نافع وابن عامر وروایت حفص باقی بیاء غیب اور اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ حَتّٰۤی اِذَا اسْتَیْاَسَ سورۂ یوسف مین بتاء خطاب قرارت نافع وابن عامر وعاصم باقی بیاء غیب اور اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ وَمَا عَلَّمْنٰهُ سورۂ یٰسٓ مین بتاء خطاب قرارت نافع وروایت ابن ذکوان باقی بیاء غیب پڑھتے ہین فَاِنَّهُمْ لَا یُكَذِّبُوْنَكَ باسکان کاف وتخفیف ذال قرارت نافع وکسائی باقی بفتحہ کاف

وتشدید ذال قُلْ اَرَاَیْتَکُمْ جب فعل رای کی قبل ہمزۂ استفہام ہو تو ہر جگہ
کسائی بحذف ہمزۂ ثانیہ جو عین کلمہ فعل ہی پڑہتا ہی اور امام نافع اوسکو تسہیل
ادا کرتے ہین اور فقط ورش سے ابدال اوسکا الف سے بہی مروی ہے
پس وجہ ابدال ورش مین مد حجز ہو گا یعنی فاصل درمیان الف اور یاء
ساکنہ کے باقی بتحقیق ہمزہ اور حمزہ جب اس کلمہ پر وقف کریگا تو تسہیل کریگا اور احکام ہمزۂ
متوسطہ کے باب وقف حمزہ مین مذکور ہین فَتَحْنَا عَلَیْهِمْ اس سورہ مین اور
لَفَتَحْنَا عَلَیْهِمْ اعراف مین اور اِذَا فُتِحَتْ یَاْجُوْجُ انبیا مین اور فَفَتَحْنَآ
اَبْوَابَ السَّمَآءِ بِمَآءٍ قمر مین بتشدید تا قرارت ابن عامر ہے باقی بتخفیف تاء
بِالْغَدٰوةِ بضمۂ غین و اسکان دال و واو مفتوحہ اس سورہ اور سورۂ کہف
مین قرارت ابن عامر باقی بفتحہ غین و دال اور بعد دال کے الف اَنَّهٗ
مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ بفتحہ ہمزۂ قرارت نافع و ابن عامر و عاصم باقین بکسرہ
اور اَنَّهٗ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ بفتحہ ہمزہ قرارت ابن عامر و عاصم اور نافع مثل
دیگر قراء بکسرۂ ہمزہ وَلِتَسْتَبِیْنَ بیاء تذکیر قرارت حمزہ و کسائی و روایت
ابو بکر باقی بتاء تانیث سَبِیْلُ الْمُجْرِمِیْنَ برفع لام قرارت کل قراء مگر
نافع بنصب لام یَقُصُّ الْحَقَّ بضمۂ قاف و ضمۂ صاد مہملہ بتشدید قرارت عاصم
و ابن کثیر و نافع باقی باسکان قاف و کسرۂ صاد معجمہ بدون تشدید تَوَفَّتْهُ
اور اسْتَهْوَتْهُ یہ دونون صیغے مؤنث غائب کی بتذکیر غائب و امالۂ محضہ

قرارت حمزہ ہے باقی بتا رتانیث تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً اس سورہ اور سورۂ
اعراف مین بکسرۂ خا قرارت ابو بکر ہے باقی بضمۂ خا لَئِنْ اَنْجٰيْتَنَا قرارت
ہر سہ ائمۂ کوفیین بالف درمیان جیم ونون بصیغۂ غائب باقی بصیغۂ خطاب
جیم کے بعد یا ساکنہ پھر تا مفتوحہ قُلِ اللّٰهُ يُنَجِّيْكُمْ بفتحۂ نون وتشدید
جیم قرارت کوفیین وہشام باقی بسکون نون وتخفیف جیم اور قُلْ مَنْ
يُّنَجِّيْكُمْ متفق التشدید ہے وَاِمَّا يُنْسِيَنَّكَ بفتحۂ نون اول وتشدید سین
قرارت ابن عامر وباقے بسکون وتخفیف رَاٰی کو کَبًا لفظ رآی بہت جگہہ
قرآن مین ہے کہین تو قبل اسم ظاہر کے جو متحرک الاول ہو جیسے یہان
اور کہین قبل ضمیر کے جیسے رَاٰهُ اور کہین قبل اسم ظاہر ساکن الاول کے
جیسے رَاَی الْقَمَرَ پس جہان کہین قبل حرف متحرک کے ہو تو اوسکے دونو
حرف یعنی را اور ہمزہ مین امالۂ محضہ مروی ہی حمزہ وکسائی وابو بکر وابن
ذکوان سے اور صرف ہمزہ کا امالۂ محضہ کیا ہی ابو عمرو نے اور امالۂ را
مین فقط سوسی راوی ابو عمرو سے خلاف ہی پس دوری کی روایت مین
را کا امالہ نہین ہی صرف ہمزہ کا ہی اور سوسی سے ہمزہ کے ساتھہ امالہ وعدم
امالہ را کا ہر دو وجہ مروی ہین اور جب واقع ہو قبل ضمیر کے جیسے رَاٰهُ
تو امالۂ را وہمزہ وعدم امالہ ہر دو وجہ ابن ذکوان سے مروی ہین اور
تقلیل امالۂ حرفین مذکورین ورش سے مروی ہی ہر جگہہ خواہ مع ضمیر خواہ

مع اسم ظاہر ہو باقی قالون و ابن کثیر و ہشام و حفص ہر دو حرف بفتحہ
پڑہتے ہین مطلقا ورش ہر دو حرف مین تقلیل امالہ کرتا ہی مطلقا حمزہ و
کسائی و ابو بکر امالہ محضہ کرتے ہین ہر دو حرف مین دوری فقط حمزہ کا
امالہ اور رار کا فتحہ اور سوسی ایک روایت مین مثل دوری کے دوسری
روایت مین بامالہ ہر دو حرف اور ابن ذکوان نے جب متصل ہو ساتھہ اسم
ظاہر کے تو را اور حمزہ دونون کا امالہ بلا خلاف کیا ہی اور جب متصل ہو
ساتھہ ضمیر کے تو ہر دو حرف کا امالہ اور فتحہ دونون وجہ اوس سے مروی ہین
یہ احکام اوس رای کے جو قبل حرف متحرک کے تہا بیان ہوئی اور جو لفظ
رای قبل سکون کے واقع ہو تو را کا امالہ کرنا قرارت حمزہ و روایت
ابو بکر بخلاف اور سوسی سے بخلاف اور حمزہ کے امالہ مین ابو بکر اور سوسی
سے خلاف مروی ہے باقی قراء بفتحہ را و ہمزہ پڑہتے ہین اور حالت وقف
مین حکم اوس رای کا جو قبل سکون ہی مثل اوس رای کے ہی جو قبل حرکت
ہی یعنی ہر دو حرف کا امالہ حمزہ و کسائی و ابو بکر و ابن ذکوان سے اور صرف
حمزہ کا امالہ دوری سے اور ہمزہ کے ساتھہ ہر دو وجہ را مین سوسی سے
اور تقلیل امالہ ورش سے اور فتحہ باقین سے مروی ہی اور جو ساکن غیر منفک اوس سے
متصل ہو جیسے رَاَتْ رَاَیْتَ رَاَوْا رَاَیْنَهٗ اوسمین باتفاق وصل و وقف
مین فتحہ ہے اَتُحَآجُّوْٓنِّیْ فِی اللّٰهِ تخفیف نون قرارت ابن عامر و نافع مگر ہشام

راوی ابن عامر کو تخفیف مین خلف ہی پس بروایت ہشام ایک وجہ تشدید
کی بھی ہے باقی بتشدید نون نَرْفَعُ دَرَجَاتٍ اس سورہ اور سورہ یوسف
مین بتنوین قرارت کوفیین باقی باضافت وَالْيَسَعَ اس سورہ اور سورہ ص
مین بفتحہ وتشدید لام وسکون یا قرارت حمزہ وکسائی باقی باسکان لام وفتحہ یا
فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِهْ بحذف ہا اقتدہ حالت وصل مین قرارت حمزہ وکسائی اور
ابن عامر کے قرارت بکسرہ ہا اور ابن ذکوان سے بخلاف مد یعنی اشباع کسرہ
ہا بھی مروی ہے اور باقی قرار ہر دو حالت مین اور قرار مذکورین حالت وقف
مین باسکان ہا پڑھتے ہین تَجْعَلُونَهُ قَرَاطِيسَ تُبْدُونَهَا وَتُخْفُونَ
ہر سہ صیغہ بیا غیب قرارت ابن کثیر وابو عمرو ہی باقی بتا خطاب وَلِتُنْذِرَ
أُمَّ الْقُرَىٰ بیا غیب روایت ابو بکر باقی بتا خطاب لَقَدْ تَقَطَّعَ بَيْنَكُمْ
برفع نون قرارت حمزہ وابن کثیر وابو عمرو وابن عامر وروایت ابو بکر باقی
نافع وکسائی وحفص بنصب نون وَجَعَلَ اللَّيْلَ بصیغہ ماضی اور نصب اللیل
قرارت ہر سہ کوفیین باقی بالف بعد جیم بصیغہ اسم فاعل وجر اللیل فَمُسْتَقَرٌّ
بکسرہ قاف قرارت ابن کثیر وابو عمرو باقی بفتحہ قاف وَخَرَقُوا بتشدید راء
قرارت نافع باقی بتخفیف إِلَىٰ ثَمَرِهِ اس سورہ اور سورہ یٰس مین مِنْ ثَمَرِهِ
بضمہ ثا ومیم قرارت حمزہ وکسائی باقی بفتحہ ہر دو حرف دَرَسْتَ
بالف بعد دال قرارت ابن کثیر وابو عمرو وباقی بدون الف اور ابن عامر بفتحہ سین

واسکان تا بصیغہ واحد مونث غائب پڑہتا ہی وما یشعرکم انہا
بکسرہ ہمزہ قرارت ابو عمرو وابن کثیر وروایت ابوبکر بخلف یعنی ابو بکر بکسر وفتحہ
بہردو وجہ پڑہتا ہی باقی قرار بفتحہ ہمزہ اذا جاءت لا یؤمنون بتا رخطاب
قرارت ابن عامر وحمزہ باقی بیا رغیب اور لفظ وایاتہم یؤمنون سورہ
جاثیہ مین بتا رخطاب قرارت ابن عامر وحمزہ وکسائی وابوبکر باقی بیا رغیب
کل شیء قبلا بضمہ قاف وبا قرارت ابوعمرو وہرسہ کوفیین وابن کثیر
اور نافع وابن عامر بکسرہ قاف وفتحہ با اور لفظ قبلا سورہ کہف مین بضمہ
قاف وبا قرارت کوفیین باقین بکسرہ قاف وفتحہ با وتمت کلمۃ
اس سورہ مین بترک الف بعد میم بلفظ توحید قرارت ہرسہ ائمہ کوفیین
اور حقت علیہم کلمۃ یونس مین اور حقت کلمۃ غافر مین کوفیین
کے ساتھہ ابن کثیر اور ابو عمرو بہی بلفظ توحید پڑہتے ہین پس سورہ انعام
مین نافع وابن کثیر وابوعمرو وابن عامر اور یونس وغافر مین نافع وابن عامر
باثبات الف بعد میم بلفظ جمع پڑہتے ہین انہ منزل بفتحہ نون وتشدید
زای قرارت ابن عامر وروایت حفص ہی باقی باسکان نون وتخفیف زای
پڑہتے ہین وقد فصل بفتحہ فا وصاد قرارت نافع وکوفیین باقی بضمہ
فا وکسرہ صاد پڑہتے ہین ما حرم بفتحہ حا وراء قرارت نافع وروایت
حفص باقی بضمہ حا وکسرہ راء وان کثیرا لیضلون اس سورہ مین اور

رَبَّنَا لِيُضِلُّوا یونس مین بضمہ یا قرارت کوفیین باقی بفتحہ یا رِسَالَتَہٗ بدون
الف بعد لام وفتحہ تا قرارت ابن کثیر وروایت حفص باقی باثبات الف
بعد لام وکسرہ تا ضَيِّقًا اس سورہ اور سورہ فرقان مین بکسرہ یا بتشدید
کل قراء کی قرارت ہی مگر ابن کثیر باسکان یا بدون تشدید پڑہتا ہے
حَرَجًا بکسرہ را قرارت نافع وروایت ابوبکر ہے باقی بفتحہ را یَصَّعَّدُ
باسکان صاد وتخفیف عین قرارت ابن کثیر وفتحہ صاد بتشدید والف کشیدہ
وتخفیف عین روایت ابوبکر باقی بتشدید صاد وعین بدون الف اور اِلَيْهِ
يَصْعَدُ سورہ فاطر مین خلاف نہین وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيعًا يَا مَعْشَرَ الْجِنِّ
اس سورہ مین اور وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ كَأَنْ لَّمْ يَلْبَثُوا
سورہ یونس مین اور وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيعًا
ثُمَّ يَقُولُ سورہ سبا مین یہ ہر چہار صیغے بیا رغیب روایت حفص باقی کل
قراء نون متکلم اور وَيَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِيعًا ثُمَّ نَقُولُ لِلَّذِينَ أَشْرَكُوا اَیۃ
اول سورہ انعام اور وَيَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِيعًا ثُمَّ نَقُولُ لِلَّذِينَ أَشْرَكُوا مَكَانَكُمْ
اول سورہ یونس مین بخلاف نون ہی وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُونَ
بتا خطاب قرارت ابن عامر باقی بیا رغیب وَمَنْ تَكُونُ لَهٗ عَاقِبَةُ الدَّارِ
اس سورہ اور سورہ قصص مین بیا رتذکیر قرارت حمزہ وکسائی باقی بتا رتانیث
مَكَانَتِكُمْ ہر جگہہ ابوبکر بمد نون باقی قراء ہر جگہہ بقصر بِزَعِيمِهِمْ ہر دو جگہہ بضمہ زا

قرارت کسائی باقی بفتحہ زای وکذالک زین لکثیر من المشرکین قتل
اولادھم شرکائھم بضمہ زای وکسرہ یا ورفع لام قتل ونصب دال اولادھم
وخفض ہمزہ شرکائھم قرارت ابن عامر شامی کی ہی اور باقیون نی بفتحہ زای
ویا ونصب لام قتل وجر دال اولادھم ورفع ہمزہ شرکاؤھم پڑھا ہی اور اس
قرارت ابن عامر مین قتل مصدر مضاف ہی اور شرکائھم اوسکا مضاف الیہ ہی
اور اولادھم مفعول قتل مصدر کا فاصل ہی درمیان مضاف اور مضاف الیہ
کے تو بعض نحویین نے اس قرارت ابن عامر کا انکار کیا ہی کہ یہ ترکیب بموجب
قاعدہ نحویہ کے ٹھیک نہین کہ عرب سے فصل درمیان مضاف ومضاف الیہ
کے ثابت نہین ہی سوای ظرف کے ضرورت شعریہ مین جیسے اس مصرع مین
للہ درّ الیوم من لامھا کہ درّ مضاف ہی طرف من کے اور الیوم ظرف فاصل
ہی تو فصل ظرف کا ضرورت شعریہ ہی مین جائز ہے پس ترکیب جو کلام
عرب مین نہین پائی گئی تو کلام اللہ مین کہ افصح وابلغ کلام ہی کیونکر جائز
ہوگی اس سبب سے بعض نحاۃ نے تجہیل قاری اس قرارت کی کی ہی پس
یہ تجہیل مجہل پر مردود ہی کیونکہ رسم مصاحف شام کا شرکائھم مین بیا رہے
تو رسم شاہد ہی قرارت مذکورہ کی اور جب یہ قرارت بطریق تواتر ایک امام
رفیع القدر صحیح الضبط والتحقیق سے ثابت ہی پس اوسکا رد وانکار کرنا
کوئی وجہ نہین رکھتا معہذا اخفش نحوی نے اسی مقام پر دوسرا شاہد کلام

عرب سے پیش کیا ہی کہ اوس مین خاص مفعول فاصل ہی مضاف اور
مضاف الیہ مین اور وہ قول یہ ہی زَجَّ الْقَلُوْصَ اَبِیْ مَزَادَۃَ کہ اوس مین
القلوص مفعول فاصل ہے درمیان زَجَّ مضاف اور اَبِیْ مضاف الیہ
کے پس مجمل اس قاری اور منکر اس قرارت کا خود ہی مستحق ملامت ہوا اور
یہ قرارت بے نکیر صحیح و ثابت ہی وَاِنْ یَّکُنْ مَّیِّتَۃً لفظ یکن بتا ر تانیث
قرارت ابن عامر و روایت ابو بکر ہے باقی بیا ر تذکیر اور لفظ میتۃ برفع
تا ر ثانیہ قرارت ابن کثیر اور ابن عامر باقی بنصب یَوْمَ حَصَادِہٖ بفتحہ
حا قرارت ابن عامر و ابو عمرو و عاصم باقی بکسرہ حا وَمِنَ الْمَعْزِ بسکون
عین قرارت کوفیین و نافع باقی بفتحہ عین اِلَّآ اَنْ یَّکُوْنَ بتا ر تانیث
قرارت ابن عامر و حمزہ و ابن کثیر باقی بیا ر تذکیر مَیْتَۃٌ برفع تا ر ثانیہ
قرارت ابن عامر اور باقی بنصب لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ ہر جگہ لفظ تذکرون
بتخفیف ذال قرارت حمزہ و کسائی و روایت حفص باقی بتشدید ذال معجمہ
وَاَنَّ ھٰذَا صِرَاطِیْ بکسرہ ہمزہ و تشدید نون قرارت حمزہ و کسائی اور
بتخفیف نون و فتحہ ہمزہ قرارت ابن عامر باقی بفتحہ ہمزہ و تشدید نون
پڑھتے ہین اِلَّآ اَنْ یَّاْتِیَھُمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ اس سورہ مین اور سورۂ نحل
مین بیا ر تذکیر قرارت حمزہ و کسائی باقی بتا ر تانیث اِنَّ الَّذِیْنَ فَرَّقُوْا
اس سورہ اور سورۂ روم مین من الذین فرقوا بمد یعنی باثبات الف درمیان

فاورا مخففہ قرارت حمزہ وکسائی باقی بقصر وتشدید را دِيْنًا قِيَمًا بکسرہ قاف
وفتحہ وتخفیف یا قرارت ہر سہ ائمہ کوفیین وابن عامر باقی بفتحہ قاف وکسرہ وتشدید یا

سورۃ الاعراف

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ بزیادت یا رغیب قبل تا قرارت ابن عامر اور تخفیف
ذال قرارت ابن عامر وحمزہ وکسائی وروایت حفص ہے پس ابن عامر یتذکرون
بزیادت یا وتخفیف وحمزہ وکسائی وحفص بدون زیادت یا تخفیف ذال اور باقی
قرار بدون زیادت یا بتشدید ذال وَمِنْهَا تُخْرَجُوْنَ اس سورہ مین اور وکذلک
تخرجون سورہ زخرف مین اور لفظ تُخْرَجُوْنَ اول سورہ روم مین بفتحہ تا
وضمہ را قرارت حمزہ وکسائی وابن ذکوان ہے لیکن ابن ذکوان سے ضمہ تا
وفتحہ را بھی مروی ہوا ہی فقط لفظ اول سورہ روم مین باقی قرار ہر سہ جگہہ
بلاخلاف ضمہ تا وفتحہ را پڑہتے ہین اور لَا يُخْرَجُوْنَ مِنْهَا جاثیہ مین بفتحہ
یا وضمہ را قرارت حمزہ وکسائی ہی باقی بضمہ یا وفتحہ را پڑہتے ہین اور
اِذَآ اَنْتُمْ تُخْرَجُوْنَ حرف ثانی سورہ روم اور لَا يُخْرَجُوْنَ مَعَهُمْ
سورہ حشر مین باتفاق قرار فتحہ تا ویا وضمہ را ہی وَلِبَاسُ التَّقْوٰى برفع سین
قرارت حمزہ وابن کثیر وابو عمرو وعاصم ہی باقی بنصب خَالِصَةً برفع تا قرارت
نافع باقی بنصب وَلٰكِنْ لَّا تَعْلَمُوْنَ لفظ لا تعلمون دوسری جگہہ اس سورہ مین

بیا رغیب روایت ابوبکر شعبہ ہی باقی بتا رخطاب اور مَا لَا تَعْلَمُونَ
لفظ اول مین باتفاق تا رخطاب ہی لَا تُفَتِّؤُ بیا رتذکیر وسکون فا وتخفیف تا
قرارت حمزہ وکسائی اور بتا رتانیث وسکون فا وتخفیف تا قرارت ابوعمرو باقی
بتا رتانیث وفتحہ فا وتشدید تا رثانیہ پڑہتے ہین وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ بترک
واو قرارت ابن عامر باقی باثبات واو قَالُوا نَعَمْ لفظ نعم ہر جگہہ بکسرہ عین
کسائی باقی بفتحہ عین اَنْ لَعْنَةُ اللّٰهِ باسکان نون ورفعہ لعنۃ قرارت عاصم
ونافع وابوعمرو ورروایت قتیبل باقی بنصب وتشدید نون ونصب لعنۃ
اور سورۂ نور مین باسکان نون ورفعہ لعنۃ قرارت نافع باقی بتشدید نون
ونصب لعنۃ يُغْشِي اللَّيْلَ اس سورہ اور سورۂ رعد مین بفتحہ غین وتشدید
شین قرارت حمزہ وکسائی وروایت ابوبکر باقی بسکون غین وتخفیف شین
وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُومَ مُسَخَّرَاتٍ برفع ہر چہار اسما قرارت ابن عامر
باقی بنصب اور مسخرات کا اعراب حالت نصب مین بکسرہ ہی اور سورۂ نحل
مین برفع ہر چہار اسمار مذکورہ قرارت ابن عامر اور برفع اسمین اخیرین روایت
حفص ہی باقی قرار بنصب ہر چہار اور حفص بنصب اولین پڑہتے ہین
بُشْرًا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهِ بسکون شین ہر جگہہ قرارت کوفیین وابن عامر اور
کوفیین مین حمزہ وکسائی بفتحہ نون اور عاصم بضمہ با رموحدہ بجای نون
باقی قرار بضمہ نون وشین مِنَ الرِّعْبِ اس سورہ مین اور جہان واقع ہو

بکسرۂ اقرارت کسائی باقی برفع اُبَلِّغُکُمْ دو جگہہ اس سورۂ اور ایک سورۂ احقاف
مین باسکان بار و تخفیف لام قرارت ابو عمرو باقی بفتحۂ با و تشدید لام
مُفَصِّلِیْنَ قَالَ الْمَلَأُ بزیادت واو قبل قال قرارت ابن عامر باقی بدون واو
اِنَّکُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ ہمزۂ واحدہ مکسورہ قرارت نافع و روایت حفص سے
باقی بدو ہمزہ اول مفتوحہ ثانی مکسورہ پھر تحقیق و تسہیل و ادخال الف مین موافق
اصول ہر ایک کے عمل ہوگا اِنَّ لَنَا لَاَجْرًا اس سورہ مین بہمزۂ واحدہ
قرارت نافع و ابن کثیر و روایت حفص باقی بدو ہمزہ موافق اپنی اصول
کے پڑہتے ہین اَوَاَمِنَ باسکان واو قرارت نافع و ابن کثیر و ابن عامر
مگر ورش موافق اپنے اصل کے نقل حرکت ہمزہ کرتا ہی دراصل اوسکے نزدیک
واو ساکن ہے باقی قرار بفتحۂ واو پڑہتے ہین حَقِیْقٌ عَلٰٓی بیار مفتوحہ مشددہ
قرارت نافع باقی بیار خفیفہ کہ بدلی ہوئی ہے الف سے یَاْتُوْکَ بِکُلِّ سٰحِرٍ
اس سورہ مین اور اِئْتُوْنِیْ بِکُلِّ سٰحِرٍ یونس مین بعد سین کے حار مفتوحہ مشددہ
اوسکے بعد الف قرارت حمزہ و کسائی باقی بعد سین کے الف پھر حار مکسورہ
مخففہ پڑہتے ہین تَلْقَفُ اس سورہ اور سورۂ طٰہٰ اور شعرا مین بسکون لام
و تخفیف قاف روایت حفص ہی باقی بفتحۂ لام و تشدید قاف سَنُقَتِّلُ
بضمۂ نون و فتحۂ قاف و کسرۂ تا مشددہ قرارت کوفیین و ابن عامر و ابو عمرو
ہے نافع و ابن کثیر بفتحۂ نون و سکون قاف و ضمۂ تا مخففہ اور یُقَتِّلُوْنَ اَبْنَآءَکُمْ

مین کل قرار بضمہ یا و فتحہ قاف و تشدید تا مکسورہ مگر نافع بفتحہ یا و سکون
قاف و تا مخففہ مضمومہ پڑہتے ہین یَعْرِشُوْنَ اس سورہ اور سورہ نحل مین
بضمہ را قرارت ابن عامر و روایت ابوبکر ہے باقی بکسرہ را یَعْکِفُوْنَ
بکسرہ کاف قرارت حمزہ و کسائی باقی بضمہ کاف وَاِذْ اَنْجَیْنٰکُمْ بحذف
یا و نون قرارت ابن عامر ہے باقی باثبات یا و نون جَعَلَهٗ دَکًّا بدون
تنوین باثبات الف ممدودہ بعد کاف و ہمزہ قرارت حمزہ و کسائی اور سورہ
کہف مین بوجوہ مذکورہ قرارت ہر سہ کوفیین باقی قرار ہر دو جگہ بحذف الف
و ہمزہ بتنوین پڑہتے ہین بِرِسَالٰتِیْ بلفظ جمع قرارت ابوعمرو کوفیین و ابن عامر
باقی بتوحید سَبِیْلَ الرُّشْدِ بفتحہ را و شین قرارت حمزہ و کسائی باقی بضمہ
را و اسکان شین اور لفظ مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا جو آخر سورہ کہف مین ہے
بفتحہ را و شین قرارت ابوعمرو باقی بضمہ را و اسکان شین اور کہف کے اول
دو حرف مین باتفاق کل قرار فتحہ را و شین ہے مِنْ حُلِیِّهِمْ بکسرہ حا با تبلہ
کسرہ لام قرارت حمزہ و کسائی ہے باقی بضمہ حالتین لَکُمْ یَرْحَمْنَا رَبُّنَا
وَیَغْفِرْ لَنَا ہر دو صیغے بتا خطاب و نصب با رَبَّنَا قرارت حمزہ و کسائی باقی
بیا غیب و رفع بار یَا ابْنَؤُمَّ اس سورہ اور سورہ طٰہٰ مین بکسرہ میم قرارت
ابن عامر حمزہ و کسائی و روایت ابوبکر باقی بفتحہ وَیَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ
بفتحہ و مد ہمزہ و زیادت الف میان صاد و را بصیغہ جمع قرارت ابن عامر ہے

باقی بکسرۂ ہمزہ وسکون صاد وحذف الف بلفظ توحید خَطِیْئَتِکُمْ بغیر
الف بلفظ توحید قرارت ابن عامر باقی باثبات الف بلفظ جمع اور برفعۂ تا پڑھا
ابن عامر اور نافع نے یاقون فی بکسرۂ تا بصیغۂ جمع سلامت مگر ابو عمرو نے
خَطَایَاکُمْ اس سورہ اور سورۂ نوح مین مِمَّا خَطِیْئَاتِهِمْ بوزن قضایا
بصیغۂ جمع تکسیر پڑھا ہی قَالُوْا مَعْذِرَةً بنصب روایت حفص اور باقین برفع
بِعَذَابٍ بَئِیْسٍ بکسرۂ باو یار ساکنہ بترک ہمزہ بوزن عیس قرارت نافع اور
بہمزۂ ساکنہ بدون یا بوزن بئر قرارت ابن عامر اور یاقون فی بفتحۂ موحدہ
وہمزۂ مکسورہ ویار ساکنہ بوزن رئیس اور ابو بکر شعبہ سے دوسری وجہ بَئِیْس
بیار ساکنہ میان باو ہمزۂ مفتوحہ بوزن ضیغم بہی مروی ہی وَالَّذِیْنَ یُمَسِّکُوْنَ
باسکان میم وتخفیف سین روایت ابو بکر باقی بفتحۂ میم وتشدید سین پڑھتے ہین
ذُرِّیَّتَهُمْ اس سورہ مین اور یہی لفظ ثانی سورۂ طور مین بقصر وفتحۂ تا قرارت
کوفیین وابن کثیر ہے باقی ہر دو لفظ مذکور مین بمد یعنی باثبات الف بعد یا
وکسرۂ تا اور اَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّیَّتَهُمْ سورۂ یٰس مین بقصر وفتحۂ تا قرارت کوفیین
وابن کثیر وابو عمرو ہے باقین یعنی نافع وابن عامر بمد وکسرۂ تا اور لفظ اول
سورۂ طور مین بمد وکسرۂ تا قرارت ابو عمرو اور بمد ورفع تا قرارت ابن عامر
باقی بقصر ورفع تا اَنْ تَقُوْلُوْا اور اَوْ تَقُوْلُوْا بیار غیب قرارت ابو عمرو باقی بتا خطاب
وَذَرُوا الَّذِیْنَ یُلْحِدُوْنَ اس سورہ مین اور لفظ یُلْحِدُوْنَ نحل اور فصلت مین

بفتحہ یا و حا قرارت حمزہ اور سورہ نحل مین کسائی بہی موافق حمزہ ہی باقی کل
قرار ہر سہ جگہہ بضمہ یا و کسرہ حا پڑھتے ہین وَيَنْهَرُهُمْ بجزم را قرارت حمزہ
و کسائی باقی بضمہ را اور بیا غیب قرارت ہر سہ ائمہ کوفیین و ابو عمرو باقی
بنون متکلم جَعَلَا لَهُ شُرَكَاءَ بضمہ شین و فتحہ را و کاف بالف محدودہ
و ہمزہ قرارت حمزہ و کسائی و ابن کثیر و ابو عمرو و ابن عامر و روایت حفص
سے اور امام نافع و ابو بکر بکسرہ شین و اسکان را و تنوین کاف بدون مد
و ہمزہ پڑہتے ہین لَا يَتَّبِعُوكُمْ اس سورہ مین اور لفظ يَتَّبِعُهُمُ شعرا
مین بتخفیف تا و فتحہ موحدہ قرارت نافع باقی بتشدید تا و کسرہ موحدہ طَٰٓئِفٌ کو
طَيْفٌ بوزن ضیف قرارت ابن کثیر و ابو عمرو و کسائی ہی باقی طَارِفٌ بوزن خائف
وَلَأَعْنَتَكُمْ عَنِتُّمْ بضمہ یا و کسرہ میم قرارت نافع باقی بفتحہ یا و ضمہ میم

سورۃ الانفال

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

مُرْدِفِيْنَ بفتحہ دال قرارت نافع باقی بکسرہ دال اِذْ يُغَشِّيكُمُ بضمہ یا
و اسکان غین و کسرہ و تخفیف شین قرارت نافع اور بفتحہ یا و اسکان غین و فتحہ
شین بالف کشیدہ قرارت ابن کثیر و ابو عمرو اور بضمہ یا و فتحہ غین و کسرہ و تشدید
شین قرارت باقیین النُّعَاسَ برفع قرارت ابن کثیر و ابو عمرو اور بنصب قرارت
باقیین وَلٰكِنَّ اللّٰهَ قَتَلَهُمْ اور لٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى ہر دو حرف اول بتخفیف نون

ورفع جلالہ قرارت حمزہ وکسائی وابن عامر اور تشدید نون و نصب جلالہ
قرارت باقیین ہی اور رد و لفظ لٰکِنَّ اللّٰہَ جو آخر سورہ مین ہین اونکی تشدید مین
اختلاف نہین ہی مُؤْهِنُ کَیْدِ باسکان واو و تخفیف ہا قرارت کوفیین وابن عامر
باقی بفتحہ واو و تشدید ہا اور کل قرارتین پڑہتی ہین سوای حفص کے کہ وہ بدون تنوین
اور لفظ کَیْدَ کو کل قرار نصب اور حفص بجر پڑہتا ہی وَاَنَّ اللّٰہَ مَعَ الْمُؤْمِنِیْنَ
جو بعد لفظ مُوْهِنُ کے ہی بفتحہ ہمزہ قرارت نافع اور ابن عامر و روایت حفص ہی
باقی بکسرہ ہمزہ الْعُدْوَةِ ہر دو جگہ بکسرہ عین قرارت ابن کثیر وابو عمرو باقی
بضمہ عین مَنْ حَیَّ بدو یا اول بکسورہ دوم مفتوحہ قرارت نافع و روایت
ابو بکر و بزی ہی باقی باسکان یا اول و ادغام یا ثانیہ اِذْ یُتَوَفَّی الَّذِیْنَ بتا
تانیث قرارت ابن عامر باقی بیا تذکیر وَلَا یَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا بیا غیب
قرارت ابن عامر و حمزہ و روایت حفص باقی بتا خطاب اور سورہ نور مین لفظ
یَحْسَبَنَّ بیا غیب قرارت حمزہ وابن عامر باقی بتا خطاب اِنَّهُمْ لَا یُعْجِزُوْنَ
بفتحہ ہمزہ قرارت ابن عامر باقی بکسرہ ہمزہ لِلسِّلْمِ بکسرہ سین روایت ابو بکر شعبہ
اور سورہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم مین بکسرہ سین قرارت حمزہ و روایت شعبہ سے
باقون نے ہر دو جگہ بفتحہ اور اس سورہ مین حمزہ بھی بفتحہ پڑہتا ہی وَاِنْ یَّکُنْ
مِّنْکُمْ مِّائَةٌ یَّغْلِبُوْا حرف دوم یکن بیا تذکیر قرارت کوفیین وابو عمرو باقی بتا
تانیث وَاِنْ یَّکُنْ مِّنْکُمْ مِّائَةٌ صابرة حرف دوم یکن بیا تذکیر قرارت کوفیین

باقی بتا رتانیث اور اِنْ یَّکُنْ مِّنْکُمْ عِشْرُوْنَ حرف اول اور وَاِنْ یَّکُنْ
مِّنْکُمْ اَلْفٌ حرف چہارم بیا رتذکیر ہے بلا خلاف وَعَلِمَ اَنَّ فِیْکُمْ ضُعْفًا
بفتحۂ ضاد معجمہ قرارت حمزہ و عاصم باقی بضمۂ ضاد اور سورۂ روم مین ہر سہ جگہہ
لفظ ضعف اور ضعفا حمزہ اور عاصم نے بفتحۂ ضاد پڑھا ہی مگر وہان روایت مختار
حفص سے بضمہ ہی اور باقین وہان بہی بضمہ ہی پڑہتے ہین اَنْ یَّکُوْنَ لَہٗ
اَسْرٰی لفظ یکون بتا رتانیث قرارت ابو عمرو باقی بیا رتذکیر فِیْ اَیْدِیْکُمْ مِّنَ
الْاَسْرٰی دوسرا لفظ جو معرف بلام ہے بضمۂ ہمزہ و فتحۂ سین و الف بعد سین
قرارت ابو عمرو ہی باقی بفتحۂ ہمزہ و اسکان سین بدون الف پڑہتے ہین وَلَایَتِہِمْ
اس سورہ مین بکسرۂ واو قرارت حمزہ ہی اور اَلْوَلَایَۃُ سورۂ کہف مین بکسرۂ
واو قرارت حمزہ و کسائی ہے باقی بفتحۂ واو پڑہتے ہین ۔

سورۃ التوبۃ

اِنَّہُمْ لَآ اَیْمَانَ لَہُمْ بکسرۂ ہمزۂ ایمان قرارت ابن عامر باقی بفتحہ اَنْ یَّعْمُرُوْا
مَسٰجِدَ اللّٰہِ حرف اول بحذف الف و سکون سین بصیغۂ توحید قرارت ابن کثیر
و ابو عمرو باقی بفتحۂ سین و اثبات الف بلفظ جمع اور حرف ثانی بلا خلاف بلفظ
جمع ہی عَشِیْرَتُکُمْ بالف بعد را بلفظ جمع روایت ابو بکر باقی بحذف الف
بلفظ توحید عُزَیْرٌ بتنوین و کسرہ قرارت کسائی و عاصم باقی بدون تنوین
یُضَاہِءُوْنَ بکسرۂ ہا و زیادت ہمزۂ مضمومہ قرارت عاصم باقی بضمۂ ہا و ترک ہمزہ

یُضِلُّ بِهِ الَّذِیْنَ بضمہ یا وفتحہ ضاد قرارت حمزہ وکسائی وروایت حفص باقی
بفتحہ یا وکسرہ ضاد اَنْ یُّقْبَلَ بیا تذکیر قرارت حمزہ وکسائی باقی بتا تانیث
وَرَحْمَةٌ لِّلَّذِیْنَ بجر تا قرارت حمزہ باقی برفع نَعْفُ بنون مفتوحہ وفا مضمومہ
نُعَذِّبْ بنون مضمومہ وذال مکسورہ طَآئِفَةً بنصب تا قرارت عاصم باقی
یُعْفَ بیا مضمومہ ونصب فا نُعَذَّبْ بتا مضمومہ وفتحہ ذال طَآئِفَةٌ برفع
پڑھتے ہین دَآئِرَةُ السَّوْءِ اس سورہ اور سورۂ فتحا مین حرف ثانی بضمہ سین
قرارت ابو عمرو وابن کثیر باقی ان دونون جگہہ بفتحہ سین پڑھتے ہین اور ظَنَّ
السَّوْءِ پہلا اور تیسرا حرف سورۂ فتحا مین اور مطر السوء سورۂ فرقان مین
بلا خلاف فتح سین ہے اَلَآ اِنَّهَا قُرْبَةٌ بضمہ را روایت ورش ہے باقی باسکان را
تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ بزیادۃ مِنْ وجر تحت قرارت ابن کثیر باقی بدون مِنْ ونصب تحت
اِنَّ صَلٰوتَكَ بتوحید وفتحہ تا قرارت حمزہ وکسائی وروایت حفص باقی بزیادت
الف بعد واو وکسرۂ تا بلفظ جمع اور اَصَلٰوتُكَ سورۂ ہود مین بھی بتوحید
قرارت ہر سہ مذکورین ہی باقی بلفظ جمع مُرْجَوْنَ بہمزۂ مضمومہ بعد جیم
ایسی ہی تُرْجِیْ سورۂ احزاب مین بہمزۂ مضمومہ بجای یا قرارت ابن کثیر
وابو عمرو وابن عامر وروایت ابو بکر ہے باقی بدون ہمزہ وَالَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا
قرارت نافع وابن عامر الذین بدون واو باقی والذین مع واو پڑھتے ہین
اَسَّسَ ہر دو حرف بضمہ ہمزہ وکسرۂ سین اور بُنْیَانُهٗ برفع قرارت ہر دو قرار

مذکورین باقی بفتحہ ہمزہ وسین بنصب بنیانہ پڑہتے ہین حرف لسکون راء
قرارت حمزہ وابن عامر وروایت ابوبکر باقی بضمہ راء تقطع بفتحہ تا قرارت
حمزہ وابن عامر وروایت حفص باقی بضمہ تا کادیزیغ بیا تذکیر قرارت
حمزہ وروایت حفص باقی بتا تانیث اولا یدون بتا خطاب قرارت حمزہ باقی بیا غیب

سورۃ یونس ع

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الر بامالہ محضہ راء ہر جگہ فواتح سور مین قرارت کوفیین وابن عامر وابو عمرو کے
سوای حفص کے اور حرف طا اور حرف یا کا امالہ محضہ فواتح سور مین قرارت
حمزہ وکسائی وروایت ابوبکر ہے اور امالہ محضہ حرف یا فقط سورہ مریم مین
ابن عامر بہی موافق ہے ہر سہ مذکورین کا اور سوسی راوی ابو عمرو سے اوسکا
امالہ محضہ اور فتحہ ہر دو وجہ ہین اور امالہ محضہ حرف ہا مریم مین قرارت
کسائی وابو عمرو وروایت ابوبکر ہے اور امالہ محضہ حرف ہا طہ مین قرارت
ابو عمرو وحمزہ وکسائی وروایت ورش وابوبکر سے اور امالہ محضہ حا حامیم مین
قرارت حمزہ وکسائی وروایت ابوبکر وابن ذکوان ہی اور باقی قراء غیر مذکورین ہر
جگہ بفتحہ پڑہتے ہین ذکا ادراکم بامالہ محضہ قرارت حمزہ وکسائی وابو عمرو
روایت ابوبکر بلا خلاف اور ابن ذکوان بفتحہ وامالہ بخلف یعنی لفظ ادری جہان
کہین واقع ہو نظم قرآنی مین اوسکا امالہ ابو عمرو وغیرہ مذکورین کرتے ہین

مگر ابن ذکوان سے ہر جگہہ خلف مروی ہی یعنی فتحہ و امالہ ہر دو وجہ اور علامہ
ابن القاصح نے اس خلف ابن ذکوان مین تین طرق ذکر کیے ہین ہر جگہہ فتحہ اور
امالہ اور صرف امالہ اس لفظ خاص کا سورۂ یونس مین اور باقی ہر جگہہ فتحہ
باقی قراء غیر مذکورین لفظ ادری کو تمام قرآن مین بفتحہ لیکن ورش امالۂ بین بین
کرتا ہے لفظ ادری اور ہر کلمۂ ذوالرا مین اور لا جو اسمین ہے اور لا اول
حرف سورۂ قیامہ مین بقصر یعنی بحذف الف و باثبات الف بخلف ہر دو وجہ
روایت بزی ہے اور قنبل ہر دو جگہہ بقصر ہی پڑہتا ہے اور باقی باثبات
الف پڑہتے ہین اور ها اور یا سورۂ مریم مین امالۂ بین بین قالون و ورش
دونون اور حا حوا میم مین امالۂ بین بین ورش و ابو عمرو کرتے ہین باقی بفتحہ
اِنَّ هٰذٰنِ لَسٰحِرٰنِ بصیغۂ اسم فاعل قرارت کوفیین و ابن کثیر باقی قرا بلفظ مصدر
یُفَصِّلُ الْاٰیٰتِ بیا غیب قرارت ابن کثیر و ابو عمرو و روایت حفص باقی بنون متکلم
ضِیٰٓءً ہر جگہہ بہمزہ بجای یا روایت قنبل باقی بیا لَقُضِیَ اِلَیْهِمْ بفتحہ قاف و
ضاد بعد الف اور بنصب اَجَلَهُمْ قرارت ابن عامر باقی بضمۂ قاف و کسرۂ
ضاد بعد او سکے یا مفتوحہ و رفع اَجَلُهُمْ - عَمَّا یُشْرِکُوْنَ وَمَا کَانَ النَّاسُ
اس سورہ اور عَمَّا یُشْرِکُوْنَ ظَهَرَ الْفَسَادُ سورۂ روم مین اور عَمَّا
یُشْرِکُوْنَ یُنَزِّلُ الْمَلٰٓئِکَةَ اور عَمَّا یُشْرِکُوْنَ خَلَقَ الْاِنْسَانَ ہر دو لفظ
اول سورۂ نحل مین بتا خطاب قرارت حمزہ و کسائی باقی بیا غیب یُسَیِّرُکُمْ

بفتحہ یا اور بعد اوسکے نون ساکن پھر شین معجمہ مضمومہ قرارت ابن عامر باقی بضمہ یا
پھر سین مہملہ مفتوحہ پھر یا مشددہ مکسورہ مَتَاعُ بنصب روایت حفص ہے باقی قرار
برفع پڑھتے ہین قِطَعًا باسکان طا قرارت ابن کثیر وکسائی باقی بفتحہ هُنَالِكَ
تَبْلُوا بدو تا قرارت حمزہ وکسائی باقی بتا و بار موحدہ اَفَمَنْ لَّا يَهِدِّيْٓ بکسرہ یا
روایت ابوبکر شعبہ باقی بفتحہ اور بکسرہ ہا قرارت عاصم باقی بفتحہ اور باختلاس
فتحہ ہا روایت قالون و قرارت ابوعمرو باقی باتمام فتحہ لیکن باسکان ہا و تخفیف
دال قرارت حمزہ وکسائی ہر باقی بتشدید دال پڑھتے ہین پس ابوبکر شعبہ بکسرہ
یا و ہا و تشدید دال وحفص بفتحہ یا وکسرہ ہا و تشدید دال اور ورش وابن کثیر
وابن عامر بفتحہ یا و ہا و تشدید دال اور ایسی ہی قالون وابوعمرو لیکن باختلاس
فتحہ ہا اور حمزہ وکسائی بفتحہ یا واسکان ہا و تخفیف دال پڑھتے ہین وَلٰكِنَّ
النَّاسَ بتخفیف وکسرہ نون ورفع سین قرارت حمزہ وکسائی باقی بتشدید وفتحہ
نون ونصب سین هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ بتا خطاب قرارت ابن عامر باقی
بیا غیب لَا يَعْزُبُ اس سورہ اور سورہ سبا مین بکسرہ زای قرارت کسائی ہے
باقی بضمہ وَلَآ اَصْغَرَ اور وَلَآ اَكْبَرَ ہر دو حرف اس سورہ مین برفع را قرارت حمزہ
ہے باقی بنصب را اور سورہ سبا مین باتفاق رفع ہے مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً یا طا السخر
بزیادت ہمزہ استفہام ومد ہمزہ وصل قرارت ابوعمرو ہی باقی بدون زیادت وقصر
وَلَا تَتَّبِعٰٓنِّ بتخفیف نون روایت ابن ذکوان اور ایک وجہ مضطرب ابن ذکوان سے بسکون

تا رثانیہ وفتحہ یا رموحدہ بتشدید نون بہی ہر باقی بتشدید تا ثانیہ وکسرہ موحدہ وتشدید نون پڑہتے ہین اَمِنْتُمْ اَنْ بکسرہ ہمزہ انہ قرارت حمزہ وکسائی باقی بفتحہ وَيَجْعَلُ الرِّجْسَ نون متکلم روایت ابوبکر باقی بیا غیب بِنَجِّ الْمُؤْمِنِيْنَ لفظ نج ثانی بسکون نون ثانیہ وتخفیف جیم قرارت کسائی وروایت حفص ہے باقی بفتحہ نون ثانیہ وتشدید جیم اور لفظ اول بلا خلاف بتشدید ہے

سورۃ ھود ع

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِنَّنِيْ لَكُمْ نَذِيْرٌ بفتحہ ہمزہ اَنِّيْ قرارت ابن کثیر وابوعمرو وکسائی باقی بکسرہ بَادِيَ الرَّاْيِ بہمزہ مفتوحہ بعد دال قرارت ابوعمرو ہی باقی بیا مفتوحہ مِنْ كُلِّ زَوْجَيْنِ بتنوین کل اس سورہ اور سورۂ مؤمنون مین روایت حفص باقی بدون تنوین باضافت تَعْمَيْتُ بضمہ عین وتشدید میم قرارت حمزہ وکسائی وروایت حفص باقی بفتحہ عین وتخفیف میم بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖىهَا بفتحہ میم قرارت حمزہ وکسائی وروایت حفص اور اس لفظ خاص مین حفص ہی امالہ کرتا ہے اور نافع وابن کثیر وابوعمرو وابن عامر وابوبکر بضمہ میم پڑہتے ہین پس حمزہ وکسائی وحفص بفتحہ میم امالہ محضہ اور ابوعمرو بضمہ میم وامالہ محضہ اور ورش بضمہ میم وامالہ بین بین جیسا باب الامالہ مین مذکور ہوا اور باقی بضمہ میم بدون امالہ پڑہتے ہین يٰبُنَيَّ ارْكَبْ لفظ يابنی اس سورہ مین بفتحہ یا قرارت عاصم

اور سوای اس سورہ کے اور ہر جگہہ بفتحہ یا روایت حفص ہے اور یا بُنَیَّ
اَقِمِ الصَّلٰوۃَ آخر حرف سورہ لقمان مین احمد بزی یہی بفتحہ یا پڑہتا ہی اور
قنبل اس لفظ آخر لقمان کو بیا ر ساکنہ پڑہتا ہی اور یا بُنَیَّ لَا تُشْرِکْ حرف اول
سورہ لقمان بیا ر ساکنہ قرارت ابن کثیر ہے پس لفظ سورہ ہود مین باقی ائمہ
سوای عاصم بکسرہ یا اور دیگر سور قرآنی مین سوای حفص اور حرف آخر سورہ
لقمان مین سوای حفص اور بزی کے باقی قرار بکسرہ یا پڑہتے ہین مگر قنبل حرف
آخر سورہ لقمان کو بیا ر ساکنہ اور ابن کثیر لفظ اول سورہ لقمان کو بیا ر ساکنہ
اور باقی بکسرہ پڑہتے ہین مگر حفص کہ وہ بفتحہ پڑہتا ہے اور یا بُنَیَّ بفتحہ با
موحدہ جہان وارد ہوا اوسکے فتحہ یا تحتانی مین خلاف نہین ہے اِنَّهَا
عَمَلٌ غَيْرُهُ بفتحہ میم و رفع و تنوین لام و رفع غیر کل قرار کی قرارت ہی مگر
کسائی بکسرہ میم و فتحہ لام بدون تنوین و نصب غیر پڑہتا ہی فَلَا تَسْاَلْنِ
بسکون لام و تخفیف نون قرارت کوفیین و ابو عمرو ہے اور سورہ کہف مین
بسکون لام و تخفیف نون قرارت کوفیین و ابن کثیر و ابو عمرو ہے اور فقط
ابن کثیر اس سورہ مین بفتحہ نون پڑہتا ہے باقی کی قرارت ہر دو جگہہ بفتحہ لام
و کسرہ و تشدید نون ہے اور چونکہ سورہ کہف مین تُعَلِّمَنِ کی یا کے حذف
و اثبات مین فقط ابن ذکوان کو خلاف ہی اور خاص اس سورہ مین فیما ہین
قرار دیگر حذف و اثبات مین یا کے اختلاف ہی اسواسطے توضیح کیجاتی ہی پس نافع

وہشام سورۂ کہف مین بفتحۂ لام وتشدید وکسرۂ نون باثبات یا وصل ووقف
مین اور ابن ذکوان ایک وجہ مین اونکے موافق اور دوسری وجہ مین بفتحۂ
لام وتشدید نون بسکون حالت وقف مین اور وصلا بتشدید وکسرۂ نون بحذف
یا اور باقی قرار باسکان لام وتخفیف نون بکسرہ واثبات یا ہر دو حالت مین
اور اس کو فظ ہود مین ابن عامر وقالون بفتحۂ لام وتشدید وسکون نون وقف
مین اور کسرۂ نون وصل مین بدون یا اور ایسی ہی ورش مگر وہ خاص
وصل مین اثبات یا کرتا ہی اور ابن کثیر بفتحۂ لام وتشدید نون وسکون وقف
اور فتحۂ نون وصل مین اور ابو عمرو باسکان لام وتخفیف نون و
اسکان وقف مین اور کسرۂ نون واثبات یا وصل مین اور
کوفیین بسکون لام وتخفیف نون بسکون وقف مین اور کسرۂ نون
بدون یا وصل مین پڑہتے ہین وَمِنْ خِزْيِ يَوْمَئِذٍ
بفتحۂ میم یوم اس سورہ اور سورۂ معارج مین قرارت نافع وکسائی ہی
باقی ہر دو جگہہ بکسرۂ میم اور مِنْ فَزَعٍ يَوْمَئِذٍ سورۂ نمل مین فتحۂ میم یوم قرارت
کوفیین ونافع باقی بکسرۂ میم اور لفظ فَزَعٍ بتنوین قرارت کوفیین باقی بدون
تنوین باضافت اَلَا اِنَّ ثَمُودَا كَفَرُوا اس سورہ مین اور وَعَادًا وَثَمُودَا سورۂ
فرقان مین اور یہی حرف سورۂ عنکبوت مین بدون تنوین قرارت حمزہ ورواۃ
حفص اور وَثَمُودَا فَمَا اَبْقٰى سورۂ نجم مین بدون تنوین قرارت حمزہ وعاصم ہے

باقی قرار غیر مذکورین ہر دو جگہہ بتنوین پڑہتے ہین لِثَمُودٍ بکسرہ بتنوین دال قرارت
کسائی باقی بفتحہ بدون تنوین وَمِنْ وَّرَآءِ اِسْحٰقَ یَعْقُوْبَ بنصب با قرارت حمزہ
وابن عامر وروایت حفص ہے باقی برفع قَالَ سَلٰمٌ بکسرہ سین وسکون لام وحذف
الف اور ایسی ہی قَالَ سَلٰمٌ والذاریات مین قرارت حمزہ وکسائی ہی باقی بفتحہ
سین ولام والف بعد لام پڑہتے ہین فَاَسْرِ بِاَهْلِكَ اور اَنْ اَسْرِ بِعِبَادِیْ
ہر دو لفظ ہر جگہہ ہمزہ وصل قرارت نافع وابن کثیر ہے باقی قرا ہمزہ قطعی پڑہتے
ہین پس قرارت ہمزہ وصلی مین نون اَنْ مکسور ہوگا حالت وصل مین اور
ابتدا ہمزہ مکسورہ اور قرارت ہمزہ قطعی مین نون ساکن اور ہمزہ ہر جگہہ مفتوح
ہوگا اِلَّا امْرَاَتَكَ خاص اس سورہ مین برفع تا قرارت ابن کثیر وابو عمرو ہی
باقی بنصب پڑہتے ہین پس قرارت رفع مین بدل واقع ہوگا اَحَدٌ سے اور قرارت
نصب مین استثنا رہے وَاَمَّا الَّذِیْنَ سُعِدُوْا بضمہ سین قرارت حمزہ
وکسائی وروایت حفص ہے باقی بفتحہ سین وَاِنَّ كُلًّا بتخفیف واسکان نون
قرارت نافع وابن کثیر وروایت ابوبکر باقی بتشدید ونصبہ لَمَّا لَيُوَفِّيَنَّهُمْ اس
سورہ مین اور لَمَّا جَمِيْعٌ سورہ یٰسین مین اور لَمَّا عَلَيْهَا سورہ طارق مین بتشدید
میم قرارت ابن عامر وعاصم وحمزہ ہے باقی بتخفیف میم اور لفظ لَمَّا مَتَاعُ سورہ
زخرف مین بتشدید میم قرارت حمزہ وعاصم بلا خلاف ہی اور ہشام بتشدید و
تخفیف ہر دو وجہ باقی بتخفیف يُرْجَعُ الْاَمْرُ بضمہ یا وفتحہ جیم قرارت نافع وروایت

حفص ہے باقی بفتحہ یا و کسرہ جیم وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ
آخر سورۂ ہذا اور آخر سورۂ نمل بتا خطاب قرارت نافع و ابن عامر و روایت
حفص ہے باقی قرار بیا رغیب پڑھتے ہین **سورۃ یوسف**
علیہ السلام بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ يَا بَتِ ہر جگہہ بفتحہ تا قرارت
ابن عامر باقی بکسرہ اٰيٰتُ حرف اول اس سورہ مین بتوحید قرارت ابن کثیر باقی
بلفظ جمع غَيَابَةِ الْجُبِّ ہر دو جگہہ بالف بعد با بلفظ جمع قرارت نافع ہے باقی
بدون الف بتوحید لَا تَاْمَنَّا یہ لفظ جمیع مصاحف مین بیک نون مرسوم ہے
اصل مین دونون ہین اول مضموم دوسرا مفتوح پس ادا اس لفظ کا نزدیک
کل قرار سبعہ کے باخفای حرکت نون اولی بدون ادغام ہے پھر اخفای
حرکت کو کسینے بروم اور کسینے باختلاس حرکت تعبیر کیا ہے اور بعض اہل ادا نے
با ادغام نون اولی بیچ ثانیہ کے باشمام یعنی باشارۂ ہر دو لب طرف ضمہ
نون اولی کے کل قرار سے روایت کیا ہے پس ادغام صریح نہوا اور کلام امام
شاطبی رحمہ سے بطور ضد اور مفہوم مخالف کی وجہ ثالث ادغام صریح کے بدون
اشمام بھی نکلتی ہے اور علامۂ ابن القاصح لکھتے ہین کہ ہمنے بھر سہ وجوہ مذکورہ
اس لفظ کو پڑھا قرارت قرار سبعہ مین يَرْتَعْ وَيَلْعَبْ بیا رغیب قرارت
کوفیین و نافع ہے باقی بنون متکلم پڑھتے ہین اور يَرْتَعْ بسکون عین قرارت
کوفیین و ابن عامر و ابو عمرو ہے باقی بکسرۂ عین يَا بُشْرٰى بالف بعد را

قرارت کوفیین و بامالہ محضہ حمزہ و کسائی باقی باثبات یا مفتوحہ وصلاً اور
ساکنہ وقفاً بعد الف اور ورش بتقلیل امالہ اور تقلیل و امالہ ہر دو وجہ مروی ہین
ابو عمرو سے اور وجہ ثالث فتحہ بھی اوس سے مروی ہے اور وہ افضل ہی پس
ابو عمرو بامالہ محضہ و تقلیل بھی پڑہنا ہے اس لفظ کو اور فتحہ افضل ہی باقی بفتحہ
ھیئت لک بکسرہ تا قرارت نافع و ابن عامر باقی بفتحہ اور ہشام بہمزہ ساکنہ بعد
ہا ر باقی بیا ساکنہ اور بضمہ تا قرارت ابن کثیر بخلاف اور ہشام بضمہ و فتحہ ہر دو
وجہ باقی بفتحہ تا اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِيْنَ لفظ المخلصین جمع معرف بلام
کو بفتحہ لام ہر جگہہ پڑہنا قرارت کوفیین و نافع ہی اور لفظ مُخْلَصًا خاص سورہ مریم مین
بفتحہ لام قرارت کوفیین باقی بکسرہ لام پڑہتے ہین اور سوای سورہ مریم
کے لفظ مُخْلَصًا اور مُخْلِصِيْنَ جہان بغیر الف و لام ہے وہ متفق الکسرہ ہی
حَاشَ لِلّٰهِ ہر دو جگہہ باثبات الف بعد شین حالت وصل مین قرارت ابو عمرو
ہے باقی بحذف الف اور حالت وقف مین بخلاف حذف ہے دَأَبًا بفتحہ ہمزہ
روایت حفص ہے باقی بسکون ہمزہ يَعْصِرُوْنَ بتا خطاب قرارت حمزہ
و کسائی باقی بیا غیب نَكْتَلْ بیا غیب قرارت حمزہ و کسائی باقی بنون
متکلم حَيْثُ نَشَآءُ بنون متکلم قرارت ابن کثیر باقی بیا غیب خَيْرٌ
حَافِظًا بصیغہ اسم فاعل قرارت حمزہ و کسائی و روایت حفص ہے باقی
حِفْظًا بلفظ مصدر وَقَالَ لِفِتْيٰنِهٖ بالف و نون درمیان یا رتحتانی و ہا

قرارت حمزہ وکسائی وروایت حفص ہے باقی بتا مکسورہ درمیان یا، وابدون
الف اِئنّک لانت یوسف بیک ہمزہ مکسورہ باخبار قرارت ابن کثیر ہے
باقی قرار بزیادت ہمزہ استفہام ءَیاَسُ اس سورہ اور سورۂ رعد مین اور لفظ
اسْتَیْءَسَ اور اِسْتَیْءَسُوا اور یَیْءَسُوا ہر ایک لفظ کو بقلب وابدال یعنی ہمزہ
کو الف سے بدلکر الف کو یا کی جگہہ اور یا کو الف کی جگہہ پڑہنا بخلف مروی
ہی بزی سے یعنی بقلب وابدال بہی پڑہتا ہی اور بدون قلب وابدال بہی مثل
دیگر قرار کے یُوْحِیْٓ اِلَیْہِمْ بنون وکسرۂ حا روایت حفص ہے باقی بیا وفتحہ
حا اور یُوْحٰٓی اِلَیْہِ دوسرا حرف سورۂ انبیا مین بنون وکسرۂ حا قرارت
حمزہ وکسائی وروایت حفص ہے باقی بیا وفتحہ حا پس لفظ یوحی جب
مصاحب ساتھہ الیہم کے ہو اوسکو فقط حفص بنون وکسرۂ حا اور جہان
مصاحب ساتھہ الیہ کے ہو اوسکو حمزہ وکسائی وحفص بنون وکسرۂ حا اور
باقی قرار ہر دو لفظ بیا وفتحہ حا پڑہتے ہین فَنُجِّیَ مَنْ نَّشَآءُ بحذف نون ثانیہ
وتشدید جیم وفتحہ یا قرارت ابن عامر وعاصم ہے باقی باثبات نون ثانیہ
ساکنہ وتخفیف جیم وسکون یا قَدْ کُذِبُوْا بتخفیف ذال قرارت کوفیین باقی بتشدید

سورۃ الرعد

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔ وَزَرْعٌ وَّنَخِیْلٌ صِنْوَانٌ وَّغَیْرُ صِنْوَانٍ ہر چہار
کلمات قرارت ابن کثیر وابو عمرو وروایت حفص ہی باقی بخفض اور صِنْوَانٌ

ثانی جو بعد غیر کے ہی وہ باتفاق مخفوض ہے یُسقٰی بیا تذکیر قرارت عاصم
وابن عامر باقی بتا تر تانیث وَنُفَضِّلُ بیا غیب قرارت حمزہ وکسائی باقی
بنون متکلم عَءِذَا کُنَّا تُرَابًا ءَاِنَّا لَفِیْ خَلْقٍ جَدِیْدٍ ۭ ءَاِذَا ءَاِنَّا یہ استفہام
مکرر اور مثل اسکے قرآن شریف مین گیارا جگہہ واقع ہے ایک تو یہی اس سورہ
مین اور ءَاِذَا کُنَّا عِظَامًا وَّرُفَاتًا ءَاِنَّا دو جگہہ سورۂ اسرا مین اور ءَاِذَا
مِتْنَا وَکُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ سورۂ مومنون مین ءَاِذَا
کُنَّا تُرَابًا وَّاٰبَآؤُنَآ ءَاِنَّا لَمُخْرَجُوْنَ سورۂ نمل مین اور ءَاِنَّکُمْ لَتَاْتُوْنَ
الْفَاحِشَةَ مَا سَبَقَکُمْ بِهَا مِنْ اَحَدٍ مِّنَ الْعٰلَمِیْنَ ۝ ءَاِنَّکُمْ عنکبوت مین
ءَاِذَا ضَلَلْنَا فِی الْاَرْضِ ءَاِنَّا سجدہ مین ءَاِذَا مِتْنَا وَکُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا
ءَاِنَّا دو جگہہ صافات مین اور یہی لفظ واقعہ مین ءَاِنَّا لَمَرْدُوْدُوْنَ فِی
الْحَافِرَةِ ءَاِذَا کُنَّا نازعات مین پس کل قرا سب جگہہ حرف اول کو بہمزتین
باستفہام پڑہتے ہین مگر نافع فقط حرف اول سورۂ نمل مین بیک ہمزہ
بلفظ خبر پڑہتا ہے اور مگر ابن عامر ہر جگہہ لفظ اول کو بیک ہمزہ مکسورہ
بلفظ خبر سوای سورۂ نازعات اور سورۂ واقعہ کے کہ وہان لفظ اول کو بدو
ہمزہ بلفظ استفہام پڑہتا ہی اور مگر لفظ اول سورۂ عنکبوت کو بیک
ہمزہ بلفظ خبر پڑہا ہی ابن کثیر وحفص ونافع وابن عامر نے یہ حکم حرف اول
کا استفہا مین سے بیان ہوا اب حرف ثانی کا حکم بیان ہوتا ہی کہ سب جگہہ

حرف ثانی کو بیک ہمزہ بلفظ خبر پڑھا ہی نافع وکسائی نے سوای حرف
ثانی سورۂ عنکبوت کے کہ اوسکو نافع وکسائی نے بدو ہمزہ باستفہام پڑھا
اور حرف ثانی سورۂ نمل کو بیک ہمزہ بلفظ خبر پڑھا ہی ابن عامر وکسائی نے
اور ایک نون اور زیادہ کیا ہے اول دونون نے اِنّنا پڑھا ہی اور باقیون نے
بدو ہمزہ باستفہام و یک نون پڑھا ہی اور نافع وابن عامر وکسائی نے
حرف ثانی سورۂ نازعات کو بیک ہمزہ باخبار اور باقون نے بدو ہمزہ
باستفہام پڑھا ہی اور کل قرا موافق اپنے اصول کے تحقیق وتسہیل کرتے
ہین اور مدّ بین الہمزتین قرارت ابو عمرو وروایت قالون وہشام مین ہے
باقی بدون مدّ معلوم ہوا کہ نافع وکسائی ہر جگہہ باستفہام حرف اول وخبر
حرف ثانی مگر نافع دو جگہہ مخالف اصل خود سورۂ نمل وعنکبوت مین
باخبار حرف اول واستفہام ثانی اور کسائی نے فقط سورۂ عنکبوت مین
مخالف اصل خود باستفہام اول وثانی پڑھا ہے اور ابن عامر نے ہر جگہہ
باخبار حرف اول واستفہام ثانی اور تین جگہہ اصل خود کی مخالفت کی ہے
نمل ونازعات مین باستفہام اول واخبار ثانی اور بزیادت نون ثانی نمل
مین اور سورۂ واقعہ مین باستفہام ہر دو حرف اور ابن کثیر وحفص نے ہر جگہہ
باستفہام ہر دو حرف مگر عنکبوت مین مخالف اصل خود حرف اول باخبار
وثانی باستفہام اور ابو عمرو وحمزہ وشعبہ نے ہر جگہہ باستفہام اول وثانی پڑھا ہی

هَادٍ وَالٍ وَاقٍ بَاقٍ ہر جگہہ ان الفاظ کو حالت وقف مین باثبات یا
پڑھا ابن کثیر نے باقی بدون یا اَمْ هَلْ تَسْتَوِي الظُّلُمٰتُ بیا تذکیر قرارت
حمزہ وکسائی وروایت ابوبکر ہے باقی بتا تانیث وَمِمَّا يُوقِدُونَ
بیا غیب قرارت حمزہ وکسائی وحفص ہے باقی بتا خطاب وَصَدُّوا عَنِ
السَّبِيلِ اس سورہ مین اور وَصَدَّ عَنِ السَّبِيلِ سورۂ غافر مین بضمہ صاد
قرارت کوفیین ہے باقی بفتحہ پڑہتے ہین وَيُثَبِّتُ بسکون مثلثہ وتخفیف
باقرارت ابن کثیر وابوعمرو وعاصم ہے باقی بفتحہ مثلثہ وتشدید موحدہ وَسَيَعْلَمُ
الْكُفَّارُ بلفظ جمع قرارت کوفیین وابن عامر باقی الْكَافِرُ بتوحید پڑہتے ہین

سورۃ ابراہیمؑ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ ۝ اِلٰى صِرَاطِ الْعَزِيزِ الْحَمِيدِ اللّٰهِ برفع جلالہ قرارت
نافع وابن عامر باقی بخفض خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بالف بعد خاد وکسرۂ
لام ورفع قاف بصیغۂ اسم فاعل وخفض الْاَرْضِ اس سورہ مین اور خَلَقَ
كُلَّ دَابَّةٍ سورۂ نور مین لفظ خَلَقَ بصیغۂ اسم فاعل وخفض كُلِّ قرارت
حمزہ وکسائی باقی بدون الف وفتحۂ لام وقاف بلفظ ماضی ونصب الارضَ
ونصب کل پڑہتے ہین بِمُصْرِخِيَّ بکسرۂ یاء مشددہ قرارت حمزہ ہے
باقی بفتحہ یا لِيُضِلُّوا عَنْ سَبِيلِهِ اس سورہ مین اور لِيُضِلَّ عَنْ ہر جگہہ بضمہ
یا قرارت ابن عامر ونافع وکوفیین ہے باقی بفتحہ یا فَاجْعَلْ اَفْئِدَةً

بزیادت یا رسالکنہ بعد ہمزہ روایت ہشام بخلف ہے باقی بدون زیادت یا
لِتَزُوْلَ بفتح لام اول و رفع ثانی قرارت کسائی باقی بکسرۂ اول و نصب ثانی

سُوْرَۃُ الحِجْر

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔ رُبَمَا بتخفیف باقرارت نافع و عاصم
باقی بتشدید سُکِّرَتْ بتخفیف کاف قرارت ابن کثیر باقی بتشدید مَا نُنَزِّلُ
الْمَلٰٓئِکَۃَ لفظ ننزل بتا مضمومہ بجای نون اول و فتحہ زای و رفع لفظ
الملٰئکۃ روایت ابوبکر شعبہ اور بنون مضمومہ و کسرۂ زای و نصب الملٰئکۃ
قرارت حمزہ و کسائی و حفص ہے باقی بتا و زای مفتوحتین و رفع الملٰئکۃ
پڑہتے ہین فَبِمَ تُبَشِّرُوْنِ بتشدید و کسرۂ نون قرارت ابن کثیر اور تخفیف
و کسرۂ نون قرارت نافع باقی بتخفیف و فتحۂ نون وَمَنْ یَّقْنَطُ اس سورہ مین
اور یَقْنَطُوْنَ روم مین اور لَا تَقْنَطُوْا زمر مین بکسرۂ نون قرارت کسائی و ابو عمرو
باقی بفتحۂ نون لَمُنَجُّوْھُمْ اس سورہ مین اور لَنُنَجِّیَنَّہٗ عنکبوت مین باسکان
نون و تخفیف جیم قرارت حمزہ و کسائی اور اِنَّا مُنَجُّوْکَ عنکبوت مین باسکان نون
و تخفیف جیم قرارت حمزہ و کسائی و ابن کثیر و روایت ابوبکر ہے باقی ہر جگہ بفتحۂ
نون و تشدید جیم قَدَّرْنَآ اِنَّھَا اس سورہ مین اور قَدَّرْنٰھَا سورۂ نمل مین
بتخفیف دال بروایت ابوبکر باقی بتشدید پڑہتے ہین

سُوْرَۃُ النَّحْل

بسم الله الرحمن الرحيم + يُنْبِتُ لَكُمْ بنون متكلم روايت ابو بكر باقى بيا غيب
وَالَّذِينَ يَدْعُونَ بيا غيب قرارت عاصم باقى بتا خطاب اَيْنَ شُرَكَآءِيَ
الَّذِينَ بحذف همزه بخلف روايت بزى باقى باثبات همزه تُشَآقُّونِ بكسره
نون قرارت نافع باقى بفتحه تَتَوَفّٰهُمُ هر دو جگهه بيا تذكير قرارت حمزه باقى بتا
تانيث فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ مَنْ يُّضِلُّ لفظ لَا يَهِدِّيْ بضمه يا وفتحه دال بصيغه
مجهول قرارت نافع وابن كثير وابو عمرو وابن عامر هى باقى بفتحه يا وكسره دال اَوَلَمْ
يَرَوْا اِلٰى مَا خَلَقَ اللّٰهُ بتا خطاب قرارت حمزه وكسائى اور اَوَلَمْ يَرَوْا اِلَى الطَّيْرِ
حرف ثانى اس سوره مين بتا خطاب قرارت حمزه وابن عامر هى باقى هر دو جگهه
بيا غيب مُفْرَطُوْنَ بكسره را قرارت نافع باقى بفتحه يَتَفَيَّؤُا بتا تانيث
قرارت ابو عمرو باقى بيا تذكير نُسْقِيْكُمْ بضمه نون قرارت ابن كثير وابو عمرو
وحمزه وكسائى ورروايت حفص هے اور يهى حرف سوره مؤمنين مين بهى بقرارت
مذكورين بضمه نون هى اور نافع وابن عامر وابو بكر هر دو جگهه بفتحه نون پڑهتے
هين اَفَبِنِعْمَتِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ بتا خطاب روايت ابو بكر هے باقى بيا غيب
يَوْمَ ظَعْنِكُمْ باسكان عين قرارت كوفيين وابن عامر باقى بفتحه عين وَ
لَيَجْزِيَنَّ الَّذِيْنَ بنون متكلم قرارت ابن كثير وعاصم وروايت ابن ذكوان هى باقى
بيا غيب اور اخفش نے روايت ابن ذكوان مين بهى بيا بيان كيا هے اور نقاش
نے اخفش سے بنون روايت كى هے غرض كه ابن ذكوان سے نون ويا مين خلاف هے

مِنْ بَعْدِ مَا فُتِنُوْا بضمہ فا وکسرہ تا قرارت کل قرا ہی مگر ابن عامر بفتحہ فا وتا
پڑہتا ہے وَلَاتَكُ فِيْ ضَيْقٍ اس سورہ اور فِيْ ضَيْقٍ سورہ نمل مین بکسرہ
ضاد قرارت ابن کثیر باقی بفتحہ ضاد پڑہتے ہین

سورۃ الاسراء

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَلَّا تَتَّخِذُوْا بیا غیب قرارت ابو عمرو باقی
بتا خطاب لِيَسُوْٓءُوْا بنون متکلم وفتح ہمزہ بدون واو قرارت کسائی اور بیا غیب وضمہ
ہمزہ بعد او سکے واو محذوفہ قرارت نافع وابن کثیر وابو عمرو وروایت حفص ہے
اور بیا غیب وفتحہ ہمزہ بدون واو قرارت حمزہ وابن عامر وروایت ابو بکر ہے
يَلْقَهُ مَنْشُوْرًا بضمہ یا وفتحہ لام وتشدید قاف قرارت ابن عامر باقی بفتحہ
یا وسکون لام وتخفیف قاف لَمَّا يَبْلُغَنَّ بالف ممدودہ بعد غین وکسرہ نون
مشددہ قرارت حمزہ وکسائی باقی بترک الف وفتحہ نون مشددہ كِلٰهُمَا اَوْ كُلُّهُمَا
اور اُفٍّ لَّكُمْ انبیا مین اور اُفٍّ لَّكُمَا احقاف مین بفتحہ فا بدون تنوین قرارت
ابن کثیر وابن عامر اور بکسرہ فا وتنوین قرارت نافع وروایت حفص باقی ابو عمرو
وحمزہ وکسائی وابو بکر بکسرہ فا بدون تنوین پڑہتے ہین كَانَ خِطْاً بفتحہ خا
وطا بدون مد روایت ابن ذکوان اور ابن کثیر بکسرہ خا وفتحہ طا بمد اور باقی
قرا بکسرہ خا وسکون طا فَلَا يُسْرِفْ بتا خطاب قرارت حمزہ وکسائی باقی
بیا غیب بِالْقِسْطَاسِ اس سورہ اور سورہ شعرا مین بکسرہ قاف قرارت حمزہ

وکسائی وروایت حفص ہے باقی بضمہ قاف کَانَ سَیِّئُہٗ بضمہ ہمزہ وصلہ ضمہ
ہار قرارت کوفیین وابن عامر ہے باقی بفتحہ ہمزہ وتار مفتوحہ تنوین لِیَذَّکَّرُوْا وَ
مَا یَزِیْدُھُمْ اس سورہ مین اور لِیَذَّکَّرُوْا فَاَبٰی سورۂ فرقان مین باسکان ذال
وضمہ وتخفیف کاف قرارت حمزہ وکسائی اور لفظ اَنْ یَّذَّکَّرَ سورۂ فرقان
مین فقط حمزہ بقیود مذکورہ اور باقی قرار ہر سہ جگہ بفتحہ ذال وکاف وتشدید ہر دو
حرف[1] پڑھتے ہین اور اَوَلَا یَذْکُرُ الْاِنْسَانُ جو سورۂ مریم مین ہے اوسکو بفتحہ
ذال وکاف وتشدید پڑھا ہے ابن کثیر وابو عمرو وحمزہ وکسائی نے باقی نے باسکان
ذال وضمہ کاف وتخفیف پڑھا ہے کَمَا یَقُوْلُوْنَ اِذًا پہلا حرف بیا غیب قرارت
ابن کثیر وروایت حفص ہے باقی بتا خطاب اور عَمَّا یَقُوْلُوْنَ عُلُوًّا دوسرا حرف
بیا غیب قرارت عاصم ونافع وابن کثیر وابو عمرو وابن عامر ہے اور باقی بتا خطاب
پڑھتے ہین تُسَبِّحُ لَہُ السَّمٰوٰتُ بتا تانیث قرارت ابو عمرو وحمزہ وکسائی وروایت
حفص ہے باقی بیا تذکیر وَرِجْلِکَ بکسرۂ جیم روایت حفص ہے باقی بسکون جیم
پڑھتے ہین اَنْ یَّخْسِفَ بِکُمْ اَوْ یُرْسِلَ عَلَیْکُمْ اَنْ یُّعِیْدَکُمْ فَیُرْسِلَ
عَلَیْکُمْ فَیُغْرِقَکُمْ یہ پانچون صیغے بنون متکلم قرارت ہے ابن کثیر وابو عمرو کی
باقی سب بیا غیب پڑھتے ہین خِلٰفَکَ اِلَّا قَلِیْلًا بفتحہ خا وسکون لام وحذف
الف قرارت نافع وابن کثیر وابو عمرو وروایت ابو بکر ہے باقی بکسرۂ خا وفتحہ لام
بالف کشیدہ وَنَاٰی بِجَانِبِہٖ اس سورہ اور سورۂ فصلت مین بتقدیم الف

[1] یعنی ذال کاف

وتاخیر ہمزہ روایت ابن ذکوان باقی بتقدیم ہمزہ وتاخیر الف حَتّٰی تَفْجُرَ حرف
اول بفتحہ تا وسکون فا وضمہ جیم قرارت کوفیین باقی بضمہ تا وفتحہ فا وکسرہ و تشدید
جیم اور فَتُفَجِّرَ حرف ثانی بلا خلاف بضمہ تا وفتحہ فا وکسرہ وتشدید جیم ہی عَلَيْنَا كِسَفًا
اس سورہ مین بفتحہ سین قرارت نافع وابن عامر وعاصم ہے باقی بسکون اور
عَلَيْهِمْ كِسَفًا سورۂ سبا مین اور عَلَيْنَا كِسَفًا سورۂ شعرا مین فقط حفص
بفتحہ سین باقی بسکون اور فَيَجْعَلُهُ كِسَفًا سورۂ روم مین بسکون سین وفتحہ
ہر دو وجہ ہشام سے اور صرف وجہ سکون ابن ذکوان سے مروی ہی باقی قرار بفتحہ سین
قُلْ سُبْحَانَ بلفظ ماضی قرارت ابن کثیر وابن عامر ہے باقی بلفظ امر پڑہتے ہین
اور بعد اسکے ہر دو لفظ قُلْ باتفاق بصیغۂ امر ہین قَالَ لَقَدْ عَلِمْتَ بضمہ تا
قرارت کسائی باقی بفتحہ تا

سورۃ الکہف

بسم اللہ الرحمن الرحیم وَلَمْ يَجْعَلْ لَّهُ عِوَجًا اس سورہ مین اور مِّن مَّرْقَدِنَا
یس مین اور مَنْ رَّاقٍ سورۂ قیامہ مین نون مَنْ پر اور بَلْ رَانَ سورۂ تطفیف
مین لام بَلْ پر ان چار جگہہ حفص سے سکتۂ لطیفہ بدون قطع نفس کے حالت وصل
مین مروی ہے باقی سب بدون سکتہ پڑہتے ہین حالت وصل مین مِن لَّدُنْهُ
باسکان دال باشمام ضمہ وکسرۂ نون وہا روایت ابوبکر شعبہ اور سب نے بضمہ دال
واسکان نون وضمۂ ہا اور ابوبکر کی روایت مین ہا رمذکورہ موصولہ بیا ہی اور ابن کثیر
کی قرارت مین موصولہ بواو اور باقی بدون صلہ پڑہتے ہین مِنْ أَمْرِنَا كُفْرًا قَفًا

بفتحۂ میم وکسرۂ فا قرارت نافع وابن عامر ہے باقی بکسرۂ میم وفتحۂ فا تَزَاوَرُ
باسکان زای وحذف الف وتشدید راء بوزن تحمر قرارت ابن عامر ہی اور تَزَاوَرُ بتخفیف
زای واثبات الف وضمۂ راء مخففہ قرارت کوفیین ہی باقی بتشدید زای پڑہتے ہین
وَلَمُلِئْتَ بتشدید لام قرارت نافع وابن کثیر ہی باقی بتخفیف بِوَرِقِكُمْ باسکان
راء قرارت حمزہ وابو عمرو وروایت ابوبکر ہے باقی بکسرۂ راء پڑہتے ہین ثَلٰثَمِائَةِ
سِنِيْنَ بحذف تنوین مِائَةٍ قرارت حمزہ وکسائی باقی بتنوین وَلَا يُشْرِكُ فِيْ حُكْمِهٖ
بتاء خطاب وجزم کاف قرارت ابن عامر ہے باقی بیاء غیب ورفع کاف پڑہتے ہین
وَكَانَ لَهٗ ثُمُرٌ اور وَاُحِيْطَ بِثَمَرِهٖ ہر دو جگہہ بفتحۂ ثاء مثلثہ ومیم قرارت عاصم
ہی باقی قرا بضمۂ ثاء ومیم پڑہتے ہین مگر ابو عمرو بضمۂ ثاء واسکان میم پڑہتا ہے
لَاَجِدَنَّ خَيْرًا مِّنْهَا بترک میم بعد ہا قرارت ابو عمرو وکوفیین ہے باقی مِّنْهُمَا
باثبات میم پڑہتے ہین لٰكِنَّا هُوَ اللّٰهُ حالت وصل مین باثبات الف قرارت
ابن عامر ہے باقی قرا وصل مین بحذف الف اور حالت وقف مین باتفاق
اثبات الف ہی وَلَمْ تَكُنْ لَّهٗ فِئَةٌ یکن بیاء تذکیر قرارت حمزہ وکسائی باقی
بتاء تانیث هُنَالِكَ الْوَلَايَةُ لِلّٰهِ الْحَقِّ برفع قاف قرارت ابو عمرو وکسائی
باقی بجر وَخَيْرٌ عُقْبًا بسکون قاف قرارت حمزہ وعاصم ہے باقی بضمۂ قاف
وَيَوْمَ نُسَيِّرُ الْجِبَالَ بتاء تانیث وفتحۂ یا بعد سین ورفع الجبال قرارت ابن کثیر
وابو عمرو وابن عامر ہی باقی بنون متکلم وکسرۂ یا بعد سین ونصب الجبال وَيَوْمَ يَقُوْلُ نَادُوْا

لفظ یقول بنون متکلم قرارت حمزہ باقی بیا غیب لِمَهْلِكِهِمْ اس سورہ مین
اور مَهْلِكَ اَهْلِهٖ سورۂ نمل مین بضمہ میم وفتحہ لام قرارت کل قرا ہی مگر امام
عاصم بفتحہ میم اور فقط حفص بکسرہ لام پڑہتا ہے وَمَآ اَنْسَانِيْهُ اس سورہ
مین اور عَلَيْهُ اللّٰهَ سورۂ فتحا مین بضمہ ہا انسانیہ اور علیہ روایت حفص ہے
باقی بکسرہ ہا ہر دو جگہہ لِتُغْرِقَ اَهْلَهَا بیا غیب بفتحہ وفتحہ را ورفع لام اہلہا
قرارت کسائی وحمزہ ہے باقی بضمہ تا خطاب وکسرہ را ونصب لام نَفْسًا
زَكِيَّةً باثبات الف بعد زای وتخفیف یا قرارت نافع وابن کثیر وابو عمرو
باقی بترک الف وتشدید یا مِنْ لَّدُنِّيْ بتخفیف نون قرارت نافع وابو بکر
باقی بتشدید نون اور ابو بکر باسکان دال باشمام ضمہ اس لفظ کو بہی پڑہتا ہی
باقی سب بضمہ دال لَتَخِذْتَ بتخفیف تا اول وکسرہ خا قرارت ابن کثیر وابو عمرو ہے
باقی بتشدید تا اول وفتحہ خا اَنْ يُّبْدِلَهُمَا اس سورہ مین اور اَنْ يُّبْدِلَهٗ سورۂ
تحریم مین اور اَنْ يُّبْدِلَنَا سورۂ نون مین بسکون با وتخفیف دال قرارت
کوفیین وابن کثیر وابن عامر ہے اور نافع وابو عمرو بفتحہ با موحدہ وتشدید دال
فَاَتْبَعَ ہر سہ جگہہ بتخفیف وسکون تا فوقیہ وہمزہ قطعی قرارت کوفیین وابن عامر
باقی بتشدید وفتحہ تا وہمزہ وصلی عَيْنٍ حَمِئَةٍ باثبات الف بعد حا ویا بجای
ہمزہ قرارت ابن عامر وحمزہ وکسائی وروایت ابو بکر باقی بترک الف وہمزہ
بجای یا فَلَهٗ جَزَآءَ نِ الْحُسْنٰى بنصب وتنوین جزا اگر قرارت حمزہ وکسائی وروایت حفص

باقی بدون تنوین ورفع بَيْنَ السَّدَّيْنِ بفتحہ سین قرارت ابن کثیر وابو عمرو وروایت
حفص باقی بضمہ سین اور بَيْنَهُمْ سَدًّا بفتحہ سین قرارت ابن کثیر وابو عمرو وحمزہ
وکسائی وروایت حفص باقی بضمہ سین اور سورہ یٰس مین ہر دو حرف بفتحہ سین
قرارت حمزہ وکسائی وروایت حفص ہے باقی بضمہ سین پس حفص ہر چہار جگہہ
بفتحہ اور نافع وابن عامر وابو بکر ہر چہار جگہہ بضمہ اور ابن کثیر وابو عمرو اس سورہ مین
ہر دو حرف بفتحہ اور یٰس مین بضمہ اور حمزہ وکسائی لفظ اول السدین کو بضمہ اور باقی
ہر سہ حروف کو بفتحہ پڑہتے ہین يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ اس سورہ اور سورہ انبیا
مین بہمزہ ساکنہ بعد یا ومیم قرارت عاصم ہے باقی قرار بالف ساکنہ بجای ہمزہ
يَفْقَهُونَ بضمہ یا وکسرہ قاف قرارت حمزہ وکسائی باقی بفتحہ یا وقاف لَكَ
خَرْجًا بفتحہ راء والف بعد راء قرارت حمزہ وکسائی اور ایسی ہی أَمْ تَسْأَلُهُمْ خَرْجًا
سورہ مؤمنون مین اور باقی بسکون راء وحذف الف اور سورہ مؤمنون مین
لفظ فَخَرَاجُ بسکون راء وحذف الف قرارت ابن عامر ہے باقی بفتحہ راء واثبات
الف پس حمزہ وکسائی ہر سہ لفظ بفتحہ واثبات الف اور ابن عامر ہر سہ لفظ
بسکون وحذف الف اور نافع وابن کثیر وابو عمرو وعاصم اس سورہ اور حرف اول
سورہ مؤمنین کو بسکون وحذف اور لفظ آخر سورہ مؤمنین کو بفتحہ راء واثبات الف
پڑہتے ہین قَالَ مَا مَكَّنِّي باظہار ہر دو نون اول مفتوح دوم مکسور قرارت ابن کثیر
باقی بادغام بیک نون مکسورہ مشددہ پڑہتے ہین الصَّدَفَيْنِ بضمہ صاد وسکون

دال روایت ابوبکر شعبہ اور بضمہ صاد و دال قرارت ابن کثیر و ابن عامر و ابوعمرو
باقی بفتحہ صاد و دال پڑہتے ہین رَدْءًا تؤنّی حالت وصل مین بکسرہ نون تنوین
واسکان ہمزہ روایت ابوبکر اور قَالَ اتُوْنِیْ بہی حالت وصل مین باسکان
ہمزہ قرارت حمزہ و روایت ابوبکر بخلف ہی اور اس دوسرے حرف مین
ماقبل ہمزہ کے لام فال کا مفتوح ہی اس جگہہ ضرورت کسرہ ماقبل ہمزہ کی
نہین ہی اور حرف اول مین ماقبل ہمزہ تنوین ساکن تہی وہان اجتماع ساکنین
ہوتا تہا اسواسطے تنوین کو مکسور کیا اور حالت وقف مین بقرارت و روایات
مذکورہ ابتدا بہمزہ وصل مکسورہ اور ابدال ہمزہ ثانیہ کا یا سے ہی اور باقی
قرا ہر دو حالت وصل و وقف مین ہر دو حرف مذکورہ کو بہمزہ قطعی مفتوح
بالف کشیدہ پڑہتے ہین پس دوسرے حرف مین ایک وجہ ابوبکر سے بہی
یون ہی ہے فَمَا اسْطَاعُوْا بتشدید طا قرارت حمزہ باقی بتخفیف طا پڑہتے ہین
اَنْ تَنْفَدَ بیا تذکیر قرارت حمزہ و کسائی باقی بتا تانیث پڑہتے ہین۔

سورۃ مریم علیہا السلام

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ یَرِثُنِیْ وَیَرِثُ ہر دو حرف باسکان ثا قرارت
ابوعمرو و کسائی باقی بضمہ ثا پڑہتے ہین وَقَدْ خَلَقْتُکَ بنون و الف بلفظ
جمع متکلم قرارت حمزہ و کسائی باقی بصیغہ واحد متکلم بکیًا بکسرہ با قرارت حمزہ
و کسائی باقی بضمہ با عِتِیًّا صِلِیًّا جِثِیًّا ہر سہ حرف بکسرہ اول قرارت حمزہ و کسا

وروایت حفص ہے باقی بضمہ پڑہتے ہین لِاَهَبَ بیا بجای ہمزہ قرارت ابوعمرو
وروایت ورش بخلاف اور روایت قالون بخلف باقی بہمزہ پڑہتے ہین پس
ایک وجہ قالون سے بہی یون ہی ہے فَنَادٰهَا مِنْ تَحْتِهَآ بکسرۂ میم مِن وحفض
تای ثانیہ تحتہا قرارت نافع وحمزہ وکسائی وروایت حفص ہے باقی بفتحۂ میم
ونصب تا پڑہتے ہین تُسَاقِطْ بفتحۂ تا وقاف وتخفیف سین قرارت حمزہ اور بضمہ
تا وکسرۂ قاف بتخفیف سین روایت حفص باقی بفتحۂ تا وقاف وتشدید سین
پڑہتے ہین قَوْلُ الْحَقِّ بنصب لام قول قرارت عاصم وابن عامر باقی برفع
وَاَنَّ اللّٰهَ رَبِّیْ بکسرۂ ہمزہ قرارت کوفیین وابن عامر باقی بفتحہ اِذَا مَا مِتُّ
بہمزۂ واحدۂ مکسورہ باخبار روبدو ہمزہ اول مفتوحہ ودوم مکسورہ باستفہام
بہر دو وجہ روایت ابن ذکوان باقی باستفہام ہی پڑہتے ہین اور تحقیق
وتسہیل ومد وترک مد مین موافق اصول ہر ایک کی عمل ہے ثُمَّ نُنَجِّی باسکان
نون ثانیہ وتخفیف جیم قرارت کسائی باقی بفتحۂ نون ثانیہ وتشدید جیم خَیْرٌ
مَّقَامًا بضمۂ میم قرارت ابن کثیر باقی بفتحۂ میم اَثَاثًا وَّرِءْیًا بابدال ہمزہ
بیاواد غام بیا ثانیہ روایت قالون وابن ذکوان سے ہے باقی باثبات ہمزہ
بدون ادغام مَآلًا وَّوَلَدًا وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا اَنْ دَعَوْا لِلرَّحْمٰنِ
وَلَدًا اَنْ یَّتَّخِذَ وَلَدًا ہر چہار جگہہ اس سورہ مین اور اِنْ کَانَ لِلرَّحْمٰنِ وَلَدٌ
سورۂ زخرف مین بضمۂ واو وسکون لام قرارت حمزہ وکسائی باقی بفتحۂ واو ولام

اور وَوَلَدُهٗ سورۂ نوح مین حمزہ وکسائی وابن کثیر وابوعمرو بضمۂ واو واسکان
لام اور باقی بفتحۂ واو ولام پڑہتے ہین نگاہ اس سورہ اور سورۂ شوری
مین بیا تذکیر قرارت نافع وکسائی باقی بتا تانیث یَتَفَطَّرْنَ بنون
ساکنہ بجای تا وکسرۂ طا مخففہ اس سورہ مین قرارت ابوعمرو وابن عامر وحمزہ
وروایت ابوبکر ہے باقی بتا مفتوحہ بعد یا وفتحۂ طا مشددہ اور سورۂ شوری
مین بنون ساکنہ وکسرۂ طا مخففہ قرارت ابوعمرو وروایت ابوبکر ہے اوسمین حمزہ
وابن عامر بہی مثل دیگر قرار بتا مفتوحہ وفتحۂ طا مشددہ پڑہتے ہین

سورۃ طٰہٰ علیہ السلام بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

لِاَهْلِهِ امْكُثُوْا اس سورہ اور سورۂ قصص مین بضمۂ ہا ضمیر قرارت حمزہ
باقی بکسرہ اِنِّیْٓ اٰنَسْتُ بفتحۂ ہمزۂ اِنِّیْ قرارت ابن کثیر وابوعمرو باقی بکسرہ طُوًى
بتنوین قرارت کوفیین وابن عامر اس سورہ اور سورۂ نازعات مین باقی بدون
تنوین وَاَنَا اخْتَرْتُكَ بتشدید نون اَنَّا اور اخترناک بنون والف بلفظ جمع متکلم
قرارت حمزہ باقی بتخفیف نون وتا مضموم بدون الف بلفظ واحد متکلم پڑہتی
ہین اَخِیْ اشْدُدْ بہمزۂ قطعی مفتوحہ قرارت ابن عامر باقی بہمزۂ وصلی
پڑہتے ہین حالت وصل مین حذف اور حالت وقف مین ابتدا بہمزۂ
مضمومہ کرتے ہین وَاَشْرِكْهُ بضمۂ ہمزہ قرارت ابن عامر باقی بفتحۂ ہمزہ الْاَرْضَ
مَهْدًا اس سورہ اور سورۂ زخرف مین بفتحۂ میم وسکون ہا بدون الف قرارت

کوفیین باقی بکسرۂ میم وفتحۂ ہا بالف کشیدہ پڑہتے ہین مکانا سوی بضمۂ
سین قرارت حمزہ وعاصم وابن عامر باقی بکسرۂ سین اور اس لفظ سوی اور
سورۂ قیمہ مین لفظ سدی مین بحالت وقف حکم امالہ کا باب الامالہ مین مذکور ہوا
فَیُسْحِتَکُمْ بضمۂ یا وکسرۂ حا قرارت حمزہ وکسائی وحفص باقی بفتحۂ یا وحاقالوا
اِنْ ھٰذٰنِ باسکان وتخفیف نون اِنْ قرارت ابن کثیر وروایت حفص سے
باقی بفتحہ وتشدید نون اور لفظ ھٰذٰنِ بیا بجای الف قرارت ابوعمرو اور
ھٰذَانِّ بتشدید نون قرارت ابن کثیر باقی قرار ھٰذَانِ بالف وتخفیف نون
پڑہتے ہین فَاَجْمِعُوْا بہمزۂ وصل وفتحۂ میم قرارت ابوعمرو باقی بہمزۂ قطعی مفتوحہ
وکسرۂ میم سَاْحِرٍ بکسرۂ سین وحذف الف وسکون حا قرارت حمزہ وکسائی باقی
بفتحۂ سین بالف کشیدہ وکسرۂ حا تَلْقَفْ بضمۂ فا روایت ابن ذکوان باقی بجزم
فا اور حفص باسکان لام وتخفیف قاف باقی بفتحۂ لام وتشدید قاف یُخَیَّلُ بتار
تا تانیث روایت ابن ذکوان باقی بیا تذکیر لَاُنَجِّیَنَّکُمْ اور وَاعَدْنَاکُمْ
اور مَا رَزَقْنٰکُمْ ہر سہ حرف بتار مضمومہ بلفظ واحد متکلم قرارت حمزہ وکسائی
باقی بنون مفتوحہ بالف کشیدہ بصیغۂ جمع متکلم لَا تَخَافُ دَرَکًا بقصر وجزم فا
قرارت حمزہ باقی بمد یعنی باثبات الف ورفع فا فَیَحِلَّ عَلَیْکُمْ بضمۂ حا اور
وَمَنْ یَّحْلِلْ عَلَیْہِ بضمۂ لام اول قرارت کسائی باقی بکسرۂ حا ولام بِمَلْکِنَا
بضمۂ میم قرارت حمزہ وکسائی اور بفتحۂ میم قرارت نافع وعاصم باقی بکسرۂ میم

حُمِّلْنَا بضمۂ حا وکسرۂ تشدید میم قرارت ابن عامر وابن کثیر ونافع وروایت
حفص ہے باقی بفتحۂ حا ومیم وتخفیف بِمَالَمْ یُبْصَرُوْا بتا خطاب قرارت حمزہ
وکسائی باقی بیا غیب لَنْ نُّخْلَفَہٗ بکسرۂ لام قرارت ابو عمرو وابن کثیر باقی بفتحہ
یَوْمَ یُنْفَخُ بیا مضمومہ وفتحۂ فا قرارت کل قرا ہی مگر ابو عمرو بن العلا بنون مفتوحہ
بجای یا مضمومہ اور ضمۂ فا فَلَا یَخَافُ ظُلْمًا بحذف الف وجزم فا قرارت ابن کثیر
باقی باثبات الف ورفع فا وَاِنَّكَ لَا تَظْمَؤُا بکسرۂ ہمزہ قرارت نافع وروایت
ابو بکر باقی بفتحہ لَعَلَّكَ تَرْضٰى بضمۂ تا قرارت کسائی وروایت ابو بکر باقی بفتحہ تا
اَوَلَمْ تَاْتِهِمْ بتا تانیث قرارت نافع وابو عمرو وروایت حفص باقی بیا تذکیر پڑہتے ہین

سورۃ الانبیاء علیہم السلام

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
قٰلَ رَبِّيْ یَعْلَمُ الْقَوْلَ قال بلفظ ماضی پڑہنا قرارت حمزہ وکسائی وروایت
حفص ہے باقی قُلْ بلفظ امر اور قٰلَ رَبِّ احْكُمْ آخر سورہ مین بلفظ ماضی فقط روایت
حفص ہے وہان حمزہ وکسائی بہی مثل دیگر قرار کے بلفظ امر پڑہتے ہین اَوَلَمْ
یَرَ الَّذِیْنَ بدون واو قرارت ابن کثیر باقی بواو وَلَا یَسْمَعُ الصُّمُّ بفتحۂ یا وفتحۂ
میم ورفع الصُّمُّ قرارت کل قرا ہی مگر ابن عامر بتا مضمومہ وکسرۂ میم ونصب الصم
پڑہتا ہے اور مثل قرارت قرا ستہ کے اس سورہ مین پڑہا ہی ابن کثیر نے
سورۂ نمل وروم مین اس لفظ کو اور ان دونون سورہ مین سوای ابن کثیر
کے اور قرار نے پڑہا مثل قرارت ابن عامر کے اس سورہ مین مِثْقَالَ حَبَّةٍ

اس سورہ اور سورہ لقمان مین برفع لام قرارت نافع باقی بنصب جُدَادًا
بکسرہ جیم قرارت کسائی ہی باقی بضمہ لِيُحْصِنَكُمْ بتا تانیث قرارت ابن عامر
ورروایت حفص اور بنون متکلم روایت ابوبکر باقی بیا تذکیر نُنْجِ الْمُؤْمِنِيْنَ
بحذف نون ثانیہ وتشدید جیم قرارت ابن عامر وروایت ابوبکر ہی باقی باثبات
نون وتخفیف جیم پڑہتے ہین وَحَرَامٌ بکسرہ حا وسکون را وحذف الف قرارت
حمزہ وکسائی وروایت ابوبکر باقی بفتحہ حا وراء واثبات الف لِلْكُتُبِ بلفظ
جمع قرارت حمزہ وکسائی وروایت حفص ہے باقی بصیغہ توحید پڑہتے ہین
سورۃ الحج بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ سکاری ہر دو حرف بفتحہ
سین واسکان کاف قرارت حمزہ وکسائی باقی بضمہ سین وفتحہ کاف بالف کشیدہ
ثُمَّ لْيَقْطَعْ بکسرہ لام قرارت ابن عامر وابوعمرو وروایت ورش باقی باسکان
لام ثُمَّ لْيَقْضُوا بکسرہ لام قرارت ابوعمرو وابن عامر وروایت قنبل وورش ہی
باقی باسکان لام اور وَلْيُوْفُوا وَلْيَطَّوَّفُوا بکسرہ لام فقط روایت ابن ذکوان ہے
باقی باسکان اور ابوبکر کی روایت لفظ وَلْيُوَفُّوا بفتحہ واو وتشدید فا ہے
باقی سب باسکان واو وتخفیف فا پڑہتے ہین وَلُؤْلُؤًا اس سورہ اور سورہ فاطر
مین بنصب قرارت عاصم ونافع ہی باقی بخفض سَوَاءً نِ الْعَاكِفُ بنصب سوا اور روایت
حفص ہے باقی برفع اور سورہ جاثیہ مین حمزہ وکسائی وحفص نے بنصب اور باقی نے
برفع پڑہا ہر يَخْطَفْهُ بفتحہ خا وتشدید طا قرارت نافع باقی باسکان خا وتخفیف طا

مَنْسِكًا ہر دو حرف یعنی جَعَلْنَا مَنْسَكًا اور مَنْسَكًا هُمْ بکسرۂ سین قرارت
حمزہ وکسائی باقی بفتحۂ سین اِنَّ اللّٰهَ يُدٰفِعُ بفتحۂ یا واسکان دال وحذف الف
وفتحۂ فا قرارت ابن کثیر وابو عمرو وہی باقی بضمۂ یا وفتحۂ دال واثبات الف بعد دال
وکسرۂ فا پڑھتے ہین اُذِنَ بضمۂ ہمزہ قرارت نافع وعاصم وابو عمرو وہی باقی
بفتحۂ ہمزہ يُقَاتَلُوْنَ بفتحۂ تا قرارت نافع وابن عامر وروایت حفص سے ہے
باقی بکسرۂ تا هُدِّمَتْ بتخفیف دال قرارت نافع وابن کثیر باقی بتشدید اَهْلَكْنٰهَا
بتاء مضمومہ بلفظ واحد متکلم قرارت ابو عمرو باقی بنون والف بصیغۂ جمع متکلم مِمَّا
تَعُدُّوْنَ بیاء غیب قرارت حمزہ وکسائی وابن کثیر سے ہے باقی بتاء خطاب
مُعْجِزِيْنَ اس سورہ مین اور ہر دو جگہہ سورۂ سبا مین بحذف الف وتشدید جیم
قرارت ابن کثیر وابو عمرو سے ہے باقی قرار عین بالف کشیدہ وتخفیف جیم وَاِنَّمَا
يَدْعُوْنَ حرف اول اس سورہ مین اور لفظ يَدْعُوْنَ سورۂ لقمان مین بیاء
غیب قرارت کوفیین وابو عمرو سے ہے سوای ابو بکر شعبہ کے پس ابو بکر وابن عامر
ونافع وابن کثیر بتاء خطاب پڑھتے ہین اور اِنَّ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ حرف ثانی
اس سورہ مین باتفاق تاء خطاب ہے

سورۃ المؤمنون

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ لِاَمَانٰتِهِمْ اس سورہ اور سورۂ معارج مین
بتوحید قرارت ابن کثیر باقی بجمع عَلٰى صَلَوٰتِهِمْ بترک واو بلفظ توحید قرارت
حمزہ وکسائی باقی باثبات واو بلفظ جمع عِظٰمًا اور اَلْعِظٰمَ ہر دو لفظ بفتحۂ عین

وسکون ظا بترک الف بلفظ توحید قرارت ابن عامر و روایت ابو بکر ہی باقی
بکسرۂ عین و فتحۂ ظا و اثبات الف بلفظ جمع سَيْنَاءَ بفتحۂ سین قرارت کوفیین
و ابن عامر باقی بکسرۂ سین تَنْبُتُ بضمۂ تا اول و کسرۂ با قرارت ابن کثیر و ابو عمرو
ہی باقی بفتحۂ تا و ضمۂ با مُنْزِلُونَ بضمۂ میم و فتحۂ زای قرارت کل ہے مگر ابو بکر شعبہ
بفتحۂ میم و کسرۂ زای پڑھتا ہی رُسُلَنَا تَتْرَى بتنوین قرارت ابن کثیر و ابو عمرو ہے
باقی بترک تنوین وَاِنَّ هٰذِهٖٓ بکسرۂ ہمزہ اِنَّ قرارت کوفیین ہے باقی بفتحۂ
ہمزہ اور باسکان و تخفیف نون قرارت ابن عامر باقی بفتحہ و تشدید نون سَامِرًا
تَهْجُرُوْنَ بضمۂ تا و کسرۂ جیم قرارت نافع باقی بفتحۂ تا و ضمۂ جیم سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ
قُلْ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ اور سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ قُلْ فَاَنّٰى ہر دو لفظین اخیرین مین
بحذف لام جارہ و رفع ہا ر جلالہ قرارت ابو عمرو بصری ہی اور ابتدار بہمزۂ مفتوحہ
کرتا ہے اور باقی بلام جر و خفض جلالہ پڑہتے ہین اور لفظ اول باتفاق بلام
جارہ و جر ہا ہے عَالِمُ الْغَيْبِ بخفض میم قرارت ابن کثیر و ابو عمرو و ابن عامر
و روایت حفص ہے باقی برفع میم شِقْوَتُنَا بفتحۂ شین و قاف بالف کشیدہ
قرارت حمزہ و کسائی باقی بکسرۂ شین و سکون قاف سِخْرِيًّا اس سورہ اور سورۂ
ص مین بضمۂ سین قرارت نافع و حمزہ و کسائی باقی بکسرۂ سین اور سورۂ زخرف
مین بالاتفاق ضمہ ہے اَنَّهُمْ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ بکسرۂ ہمزۂ انہم قرارت حمزہ
و کسائی باقی بفتحہ قَالَ كَمْ لَبِثْتُمْ مین قُلْ بلفظ امر پڑہنا قرارت ابن کثیر و حمزہ

لله قل افلا
تذكرون ۱۲

وکسائی اور قال اِن لَّبِثتُم مین بلفظ امر حمزہ وکسائی پڑھتے ہین باقی قرار
ہر دو جگہہ قَالَ بلفظ ماضی اور حرف آخر مین ابن کثیر بہی بلفظ ماضی پڑھتا ہے
لا تُرجَعُون بفتحہ تا وکسرہ جیم قرارت حمزہ وکسائی باقی بضمہ تا وفتحہ جیم پڑھتے ہین

سورۃ النور

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ وَفَرَضنٰہَا بتشدید را قرارت
ابن کثیر وابو عمرو ہی باقی بتخفیف رَأفَۃٌ بفتحہ ہمزہ قرارت ابن کثیر باقی بسکون
ہمزہ فَشَہَادَۃُ اَحَدِہِم اَربَعُ حرف اول مین برفع عین قرارت حمزہ وکسائی
وروایت حفص ہے باقی بنصب عین اور اَن تَشہَدَ اَربَعَ حرف ثانی بالاتفاق
بنصب ہے وَالخَامِسَۃُ حرف ثانی بنصب روایت حفص ہے باقی برفع اَنَّ غَضَبَ
اللّٰہِ عَلَیہَا بتخفیف وسکون نون وکسرہ ضاد ورفع ہا جلالہ قرارت نافع باقی
بفتحہ وتشدید نون وفتحہ ضاد وجر ہا یَومَ تَشہَدُ بیا تذکیر قرارت حمزہ وکسائی
باقی بتا تانیث غَیرِ اُولِی الاِربَۃِ بنصب غیر قرارت ابن عامر وروایت ابوبکر
باقی بخفض کَوکَبٌ دُرِّیٌّ بکسرہ دال قرارت ابو عمرو وکسائی باقی بضمہ اور بمد یا
وہمزہ بجای یا ثانیہ قرارت حمزہ وکسائی وابو عمرو وروایت ابوبکر ہی باقی بیا
مشددہ بدون مد وہمزہ پس ابو عمرو وکسائی بکسرہ دال ومد وتہمیز اور حمزہ وابوبکر
بضمہ دال ومد وتہمیز اور نافع وابن کثیر وابن عامر وحفص بضمہ دال بدون مد
وتہمیز بتشدید یا پڑھتے ہین یُوقَدُ بتا تانیث قرارت حمزہ وکسائی وروایت
ابوبکر باقی بیا تذکیر اور ابن کثیر وابو عمرو فی تَوَقَّدُ بروزن تَفَعَّلُ پڑھا ہے

یُسَبِّحُ بفتحہ موحدہ قرارت ابن عامر و روایت ابوبکر ہے باقی بکسرہ سَحَابٌ
بترک تنوین وجر ظُلُمٰتٌ روایت بزی اور روایت قنبل بتنوین وجر اور باقے
بتنوین سحاب ورفع ظلمات کَمَا اسْتَخْلَفَ بضمۂ تا وکسرۂ لام روایت ابوبکر
باقی بفتحۂ تا ولام پڑہتے ہین وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ باسکان باو تخفیف دال قرارت ابن کثیر و
روایت ابوبکر باقی بفتحہ موحدہ وتشدید دال ثَلٰثُ حرف ثانی برفع ثا ثانیہ قرارت
نافع وابن کثیر وابوعمرو وابن عامر و روایت حفص ہے اور حمزہ وکسائی وابوبکر شعبہ
بنصب پڑہتے ہین اور ثَلٰثُ حرف اول باتفاق بنصب ہے اور جو لوگ حرف
ثانی مین رفع پڑہتے ہین وہ ما قبل وقف کرتے ہین یعنی لفظ عشاء پر اور اصحاب
نصب وقف نہین کرتے اگر کہا جاوے کہ حرف ثانی بدل ہے حرف اول سے
اور جو کہین کہ منصوب بفعل مضمر ہی تو اس قرارت مین بہی لفظ عشاء پر وقف جائز ہوگا

سورة الفرقان

بسم اللہ الرحمن الرحیم يَأْكُلُ مِنْهَا بنون متکلم قرارت
حمزہ وکسائی باقی بیاء غیب وَيَجْعَلْ لَّكَ برفع لام يجعل قرارت ابن کثیر وابن عامر
و روایت ابوبکر باقی بجزم وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ بیاء غیب قرارت ابن کثیر و روایت
حفص باقی بنون متکلم فَيَقُولُ بنون متکلم قرارت ابن عامر باقی بیاء غیب فَمَا
تَسْتَطِيعُونَ بتاء خطاب روایت حفص باقی بیاء غیب وَنُزِّلَ الْمَلٰٓئِكَةُ
بزیادت نون ساکنہ بعد مضمومہ بتخفیف زای ورفع لام ونصب الملائکۃ قرارت ابن کثیر
باقی بدون زیادت نون بتشدید زای ونصب لام ورفع الملائکۃ وَيَوْمَ تَشَقَّقُ

یعنی ثلث عشاء ۱۲

یعنی ثلث شب ۱۲

اس سورہ اور سورۂ ق مین بتخفیف شین قرارت کوفیین و ابو عمرو باقی بتشدید شین
لِمَا تَأْمُرُنَا بیا رغیب قرارت حمزہ و کسائی باقی بتا رخطاب بِسِرَاجًا بضمہ سین
وراء و حذف الف بلفظ جمع قرارت حمزہ و کسائی باقی بکسرۂ سین و فتحہ راء و الف
بلفظ مفرد وَلَمْ يَقْدُرُوا بضمہ تحتیہ و کسرۂ فوقیہ قرارت نافع و ابن عامر اور بفتحہ یا
و ضمہ تا قرارت کوفیین باقی بفتحہ یا و کسرۂ تا يُضَاعَفْ اور يَخْلُدْ ہر دو صیغے برفع
فا و دال قرارت ابن عامر و روایت ابو بکر باقی بجزم وَذُرِّيَّتِنَا بتوحید قرارت
ابو عمرو و حمزہ و کسائی و روایت ابو بکر باقی بجمع وَيُلَقَّوْنَ بضمہ یا و فتحہ لام مشدد
قاف قرارت نافع و ابن کثیر و ابو عمرو و ابن عامر و روایت حفص اور حمزہ و
کسائی و ابو بکر بفتحہ یا و سکون لام بتخفیف قاف **سورۃ الشعراء**
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ حٰذِرُوْنَ بمد الف قرارت کوفیین و روایت ابن
ذکوان باقی حَذِرُوْنَ بقصر فٰرِهِيْنَ بمد الف قرارت کوفیین و ابن عامر باقی بقصر
خُلُقُ الْأَوَّلِيْنَ بضمہ خا و لام قرارت نافع و ابن عامر و حمزہ و عاصم باقی بفتحہ خا
و اسکان لام لَئِيْكَةِ اس سورہ اور سورۂ صٓ مین بسکون لام بعد اوسکے ہمزہ
وجر تا قرارت کوفیین و ابو عمرو ہے باقی بفتحہ لام بدون ہمزہ بنصب تا اور سورۂ
ق مین بالتفاق الْأَيْكَةِ بسکون لام قبل اوسکے ہمزۂ وصل اور بعد لام کے ہمزہ
قطعیہ مجرہ نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ الْأَمِيْنُ بتخفیف زای و رفع ہر دو اسم قرارت نافع
و ابن کثیر و ابو عمرو و روایت حفص باقی بتشدید زای و نصب ہر دو اسم اَوَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ

ایۃً بتا رتانیث ورفع آیۃٌ قرارت ابن عامر باقی بیا رتذکیر ونصب آیۃً وتوکل بفتا
بجای واو قرارت نافع وابن عامر ہی اور کوفیین وابن کثیر وابو عمرو بواو پڑہتے ہین
سورۃ النمل بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ بِشِهَابٍ بتنوین کوفیین
باقی باضافت اَوْلِيَآءُ تِيْنِيْ بدونون اول مفتوحہ مشددہ دوم مکسورہ قرارت
ابن کثیر باقی بیک نون مشددہ مکسورہ فَمَكَّنَ بفتحۂ کاف قرارت عاصم
باقی بضمۂ کاف مِنْ سَبَاٍ اس سورہ مین اور لِسَبَاٍ سورۂ سبا مین بفتحۂ ہمزہ
بدون تنوین قرارت ابو عمرو وروایت بزی اور بسکون ہمزہ بنیت وقف
روایت قنبل باقی بکسرۂ ہمزہ بتنوین پڑہتے ہین اَلَّا يَسْجُدُوْا بتخفیف لام
قرارت کسائی ہے اس قرارت مین الا حرف تنبیہ ہی کلمہ مستقلہ اور یا
حرف ندا اور منادی محذوف ہی تقدیر یا ھٰؤُلَآءِ ہی اور اسجدوا کلمہ مستقلہ
ہی وقف ابتلا ریا وقف اضطرار الا پر اور یا پر اور اِلَّا تَسْجُدُوْا پر ہوسکتا ہی اور
ابتدا اس کلمہ کے بہمزۂ وصلی مضمومہ ہے اور یا قبل یعنی لَا يَهْتَدُوْنَ پر بہی وقف
ہی اس قرارت مین اور قرارت باقی قرا مین تشدید لام کہ اصل مین اَنْ لَا ہی
نون اَنْ لام لَا مین بقاعدۂ ادغام حروف یَرْمَلُوْنَ مدغم ہی اور يَسْجُدُوْا فعل
بتاویل مصدر کے یا تو بدل واقع ہی لفظ سبیل سے جو مقدم ہی یا مفعول ہی
لا یہتدون کا پس قرارت باقین مین يَهْتَدُوْنَ پر وقف نہین اور لفظ
الا ہر چند اصل مین اَنْ لَا دو کلمے ہین مگر چونکہ رسم مین مفصول نہین موصول ہین

اسواسطے اُن پر وقف نہوگا بلکہ اَلّا پر وقف اختباری یا اضطراری ہوگا اور
یا پر بھی وقف نہوگا بلکہ یسجدوا پر ہوگا مَا تُخْفُوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ ہر دو صیغے
بتا رخطاب قرارت کسائی و روایت حفص ہے باقی بیا رغیب تُمِدُّوْنَنِ با دغام
قرارت حمزہ باقی بفک ادغام وَكُشِفَتْ عَنْ سَاقَيْهَا اس سورہ مین اور
بِالسُّوْقِ سورہ ص مین اور عَلٰى سُوْقِهٖ سورہ فتحا مین بہمزہ ساکنہ بجای
الف و او روایت قنبل ہے اور ایک وجہ اوس سے یہ بھی مروی ہو کہ ہمزہ
مضمومہ درمیان سین اور واو کے باقی بدون ہمزہ پڑہتے ہین لَنُبَيِّتَنَّهٗ
اور لَنَقُوْلُنَّ ہر دو صیغے بتا رخطاب و ضمہ تا و لام جو لام کلمہ فعل ہے قرارت حمزہ
و کسائی ہے باقی بنون متکلم و فتحہ تا و لام اَنَّا دَمَّرْنَاهُمْ اور اَنَّ النَّاسَ بفتحہ
ہمزہ ہر دو اَنَّ قرارت کوفیین باقی بکسرہ ہمزہ اَمَّا يُشْرِكُوْنَ بیا رغیب قرارت
عاصم و ابو عمرو ہے باقی بتا رخطاب قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ بیا رغیب قرارت
ابو عمرو و ہشام ہے باقی بتا رخطاب بَلِ ادّٰرَكَ بہمزہ وصل و تشدید دال
بالف کشیدہ قرارت نافع و کوفیین و ابن عامر اور اس قرارت مین کسرہ لام
بل کا بھی ضرور ہے باقی بسکون لام بل و ہمزہ قطعی مفتوحہ و سکون دال بدون
تشدید و الف پڑہتے ہین وَمَا اَنْتَ بِهٰدِي الْعُمْيِ اس سورہ اور سورہ روم
مین بتا رمفتوحہ بجای با رموحدہ و ہا رساکنہ یعنی تَهْدِي و بنصب یا العمی قرارت حمزہ
ہی اور اس سورہ مین باتفاق وقف اس لفظ کے یا پر ہوگا اور لفظ سورہ روم مین

حمزہ وکسائی یا پر وقف کرتے ہین باقی دال پر وَكُلٌّ اَتَوْهُ بقصر ہمزہ وفتحہ
تا قرارت حمزہ در روایت حفص ہے باقی بمد ہمزہ وضمہ تا پڑہتے ہین اِنَّهٗ خَبِيْرٌ
بِمَا تَفْعَلُوْنَ بیا غیب قرارت ابن کثیر وابو عمرو در روایت ہشام باقی بتا خطاب
سورۃ القصص بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ + وَنُرِيْ بیا ورا مفتوحتین
والف بجای یا لام فعل اور فِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ وَجُنُوْدَهُمَا ہر سہ کلمات
بر رفع قرارت حمزہ وکسائی ہے باقی نون مضمومہ ورا مکسورہ ویا مفتوحہ ونصب
ہر سہ کلمات مذکورہ پڑہتے ہین عَدُوًّا وَّحَزَنًا بضمہ حا وسکون زا وی قرارت
حمزہ وکسائی باقی بفتحہ حا وزای يُصْدِرَ الرِّعَآءُ بضمہ یا وکسرہ دال قرارت
کوفیین ونافع وابن کثیر باقی بفتحہ یا وضمہ دال جَذْوَةٍ بضمہ جیم قرارت حمزہ
اور بفتحہ جیم قرارت عاصم باقی بکسرہ جیم مِنَ الرَّهْبِ بضمہ را قرارت حمزہ و
کسائی وابن عامر در روایت ابو بکر باقی بفتحہ را اور بسکون ہا قرارت کوفیین و
ابن عامر ہے باقی بفتحہ ہا پس حمزہ وکسائی وابن عامر وابو بکر بضمہ را واسکان ہا
اور خفص بفتحہ را واسکان ہا اور نافع وابن کثیر وابو عمرو بفتحہ را وہا پڑہتے ہین
يُصَدِّقُنِيْٓ بر رفع قاف قرارت حمزہ وعاصم باقی بجزم وَقَالَ مُوْسٰى رَبِّيْٓ اَعْلَمُ
بحذف واو قرارت ابن کثیر باقی باثبات واو لَا يُرْجَعُوْنَ بضمہ یا وفتحہ جیم
قرارت عاصم وابن کثیر وابو عمرو وابن عامر باقی بفتحہ یا وکسرہ جیم قَالُوْا سِحْرَانِ
بکسرہ سین واسکان حا بدون الف درمیان سین وحا قرارت کوفیین ہے

باقی بفتحہ سین والف بعد سین وکسرہ حا یُحْبَی بیا تذکیر قرارت کل قرا ہی
مگر نافع بتا ر تانیث پڑہتے ہین اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ اَفَمَنْ بیا رغیب قرارت
ابو عمرو ہے باقی بتا رخطاب لَخَسَفَ بِنَا بفتحہ خا وسین قرارت حفص ہے
باقی بضمہ خا وکسرہ سین پڑہتے ہین **سُوْرَۃُ العنکبوت**
بسم اللہ الرحمن الرحیم + اَوَلَمْ یَرَوْا کَیْفَ بتا رخطاب قرارت حمزہ
وکسائی وروایت ابوبکر باقی بیا رغیب النَّشْاَۃَ اس سورہ اور سورہ نجم اور سورہ
واقعہ مین بفتحہ شین بالف کشیدہ قرارت ابن کثیر وابو عمرو ہی باقی بی باسکان شین
بترک الف مَوَدَّۃَ بَیْنِکُمْ برفع تا مودۃ قرارت ابن کثیر وابو عمرو وکسائی ہی
باقی بنصب اور بنصب وتنوین لفظ مودۃً ونصب نون بینکم قرارت نافع وابن عامر
وروایت ابوبکر ہے باقی بنصب تا بدون تنوین اور خفض نون پڑہتے ہین
اِنَّ اللّٰہَ یَعْلَمُ مَا یَدْعُوْنَ بیا رغیب قرارت عاصم وابو عمرو ہے باقی بتا ر
خطاب لَوْلَا اُنْزِلَ عَلَیْہِ اٰیٰتٌ بتوحید قرارت حمزہ وکسائی وابن کثیر وروایت
ابوبکر باقی بلفظ جمع پڑہتے ہین وَیَقُوْلُ ذُوْقُوْا بیا رغیب قرارت نافع و
کوفیین باقی بنون متکلم ثُمَّ اِلَیْنَا تُرْجَعُوْنَ اس سورہ مین بیا رغیب
روایت ابوبکر ہے باقی بتا رخطاب اور اِلَیْہِ تُرْجَعُوْنَ سورہ روم
مین بیا رغیب قرارت ابو عمرو وروایت ابوبکر باقی بتا رخطاب لَنُبَوِّئَنَّہُمْ
بثا رمثلثہ ساکنہ بجای با رموحدہ وتخفیف واو وبا رتحتیہ بجای ہمزہ قرارت حمزہ

وکسائی باقی بباء موحدہ مفتوحہ بعد نون اول وتشدید واو وہمزہ بعد واو
پڑہتے ہین وَلِيَتَمَتَّعُوا بکسرہ لام قرارت ابوعمرو وابن عامر وعاصم وروایت
ورش ہے باقی باسکان لام پڑہتے ہین مِنَ الرُّومِ الى سبا

سورہ الروم الی سبا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ + ثُمَّ كَانَ عَاقِبَةَ الَّذِيْنَ حرف ثانی
عاقبۃ برفع تا قرارت نافع وابن کثیر وابوعمرو باقی بنصب لِيُذِيْقَهُمْ بنون
متکلم روایت قنبل باقی بیاء غیب لَآيٰتٍ لِّلْعٰلِمِيْنَ بکسرہ لام روایت حفص
باقی بفتحہ لِتَرْبُوَ بضمہ تا رثمناۃ فوقیہ واسکان واو قرارت نافع باقی بتاء
وواو مفتوحہ اٰثٰرِ بلفظ جمع قرارت ابن عامر وحمزہ وکسائی وروایت
حفص باقی بتوحید فَيَوْمَئِذٍ لَّا يَنْفَعُ بیاء تذکیر قرارت کوفیین باقی بتاء تانیث
اور لفظ لَا يَنْفَعُ سورہ غافر مین بیاء تذکیر قرارت کوفیین ونافع باقی بتاء

سورہ لقمان

تانیث هُدًى وَّرَحْمَةً سورہ لقمان مین برفع تا قرارت حمزہ باقی
بنصب تا وَيَتَّخِذَهَا هُزُوًا بنصب ذال یتخذ قرارت حمزہ وکسائی و
روایت حفص باقی برفع وَلَا تُصَعِّرْ صاد بالف کشیدہ وتخفیف عین مہملہ
قرارت نافع وحمزہ وکسائی وابوعمرو باقی بترک الف وتشدید عین اَسْبَغَ
عَلَيْكُمْ نِعَمَهٗ بفتحہ عین مہملہ وہاء ضمیر مذکر قرارت ابوعمرو ونافع وروایت
حفص باقی بسکون عین وتاء تانیث منوّنہ منصوبہ وَالْبَحْرُ بفتحہ راء قرارت

سورہ السجدہ

ابوعمرو باقی بضمہ راء خَلْقَهٗ سورہ سجدہ مین بفتحہ لام قرارت کوفیین ونافع

باقی بسکون لام مَا اُخْفِیَ بسکون یا قرارت حمزہ باقی بفتحہ یا لَمَّا صَبَرُوْا
بکسرہ لام و تخفیف میم قرارت حمزہ و کسائی باقی بفتحہ و تشدید میم عَمَّا تَعْمَلُوْنَ
خَبِیْرًا اور بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرًا ہر دو حرف تعملون سورہ احزاب مین بیاء
غیب قرارت ابو عمرو باقی بتاء خطاب لفظ اللَّائِیْ ایک اس سورہ مین
دوسرا مجادلہ تیسرا اور چوتھا سورہ طلاق مین بہمزہ مکسورہ و یاء ساکنہ بعد ہمزہ
قرارت کوفیین و ابن عامر ہر دو حالت وصل و وقف مین اور بدون ہمزہ بیاء
ساکنہ بعد الف ہر دو حالت مین قرارت ابو عمرو ہے اور روایت بزی اور
فقط بہمزہ مکسورہ مسہلہ بین الہمزۃ والیاء بدون یاء ساکنہ آخر مین بحالت وصل
روایت ورش ہے اور یہی وجہ یعنی بہمزہ مکسورہ مسہلہ بین بین حالت وصل
مین ابو عمرو و بزی سے بھی مروی ہوئی ہے اور بروایت ورش بھی بحالت وقف
یای ساکنہ پر وقف ہوگا اور فقط بہمزہ مکسورہ وصلا اور بہمزہ ساکنہ وقفا بدون
یاء روایت قنبل و قالون ہے پس اس لفظ مین چار قرارتین ہوئین تَظَاهَرُوْنَ
بضمہ تا و ظاء مخففہ بالف کشیدہ و کسرہ ہاء تخفیف قرارت عاصم اور بفتحہ تا
و ظاء مخففہ بالف کشیدہ و ہاء مفتوحہ قرارت حمزہ و کسائی اور بفتحہ تا و ظاء مشددہ
بالف کشیدہ و فتحہ ہاء قرارت ابن عامر اور بفتحہ تا و ظاء مشددہ بدون
الف و فتحہ ہاء مشددہ قرارت نافع و ابن کثیر و ابو عمرو ہے اور یہی وجوہ ہر
ایک کے جاری ہین سورہ مجادلہ مین ہر دو لفظ یُظَاهِرُوْنَ مین مگر

وہان حمزہ وکسائی بظاہر مشددہ مثل ابن عامر کے پڑہتے ہین پس اس سورہ
مین اس لفظ مین چار قراءات اور سورۂ مجادلہ مین تین قراءات ہین
الظُّنُونَا اور الرَّسُولَا اور السَّبِيلَا ہر سہ کلمہ بقصر یعنی بحذف الف بحالت
وصل قراءت ابن کثیر وابو عمرو وحمزہ وکسائی وروایت حفص ہے باقی قراء
نافع وابن عامر وابو بکر وصل مین باثبات الف اور حالت وقف مین کل
قراء باثبات الف مگر حمزہ وابو عمرو وقف مین بہی قصر کرتے ہین پس نافع
وابن عامر وابو بکر ہر دو حالت مین باثبات الف اور حمزہ وابو عمرو ہر دو حالت
مین بحذف الف اور ابن کثیر وکسائی وحفص حالت وصل مین بحذف اور وقف
مین باثبات الف پڑہتے ہین لَا مُقَامَ بضمۂ میم اول اس سورہ مین روایت
حفص ہے باقی بفتحۂ میم اور فِي مُقَامِ أَمِينٍ دوسرا لفظ سورۂ دخان مین
بضمۂ میم قراءت نافع وابن عامر باقی بفتحہ پڑہتے ہین اور مَقَامٍ كَرِيمٍ
لفظ اول دخان مین باتفاق فتحۂ میم ہے لَا تَوْهَا بمد ہمزہ قراءت کوفیین و
ابن عامر وابو عمرو ہے باقی بقصر پڑہتے ہین أَسْوَةٌ اس سورہ مین ایک جگہ
اور سورۂ ممتحنہ مین دو جگہ بکسرۂ ہمزہ قراءت کل قراء ہے مگر امام عاصم بضمۂ
ہمزہ پڑہتے ہین يُضَاعَفْ بحذف الف وتشدید عین قراءت ابن عامر
وابن کثیر وابو عمرو ہے باقی باثبات الف بعد ضاد وتخفیف عین اور بیاء
غیب وفتحۂ عین ورفع راء العذاب قراءت کوفیین ونافع وابو عمرو ہے

باقی بنون متکلم وکسرۂ عین ونصب بار العذاب پڑھتے ہین پس ابن کثیر و
ابن عامر نُضَعِّفْ بنون بغیر الف وکسرہ وتشدید عین ونصب بار اور ابو عمرو
یُضَعَّفْ بیا بغیر الف وفتحہ وتشدید عین ورفع بار اور نافع وکوفیین یُضَاعَفْ
بیا والف بعد ضاد وفتحۂ عین مخففہ ورفع بار پڑھتے ہین وَتَعْمَلْ صَالِحًا
نُؤْتِهَا ہر دو صیغے بیا تذکیر اول اور بیا غیب ثانی مین قرارت حمزہ وکسائی ہر
باقی حرف اول بتا تانیث اور ثانی بنون متکلم وَقَرْنَ بفتحۂ قاف قرارت
نافع وعاصم باقی بکسرہ اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ لفظ یکون بیا تذکیر قرارت
کوفیین وروایت ہشام باقی بتا تانیث لَا يَحِلُّ بیا تذکیر کل قرا مگر ابو عمرو
بتا تانیث وَخَاتَمَ بفتحۂ تا قرارت عاصم باقی بکسرۂ تا سَادَتَنَا بالف بعد
دال وکسرۂ تا قرارت ابن عامر باقی بدون الف وفتحۂ تا لَعْنًا كَبِيْرًا بتا مثلثہ کل
قرا مگر عاصم بباء موحدہ پڑھتے ہین

سورۃ سبا وفاطر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ + عَالِمِ الْغَيْبِ بلام مفتوحہ مشددہ بعد عین
والف بعد لام بصیغۂ مبالغہ قرارت حمزہ وکسائی باقی بالف بعد عین ولام
مکسورہ مخففہ بصیغۂ اسم فاعل اور نافع وابن عامر برفع میم باقی بخفض میم
مِنْ رِّجْزٍ اَلِيْمٍ اس سورہ اور سورۂ جاثیہ مین برفع میم قرارت ابن کثیر و
روایت حفص باقی بجر میم اِنْ نَّشَاْ نَخْسِفْ اور نُسْقِطْ ہر سہ صیغہ بیا قرارت
حمزہ وکسائی باقی بنون وَلِسُلَيْمٰنَ الرِّيْحَ برفع حا روایت ابو بکر باقی بنصب حا

مِنْسَاتَهٗ بسکون ہمزہ روایت ابن ذکوان اور ابدال ہمزہ بالف قرارت نافع
وابو عمرو باقی بفتحہ ہمزہ فِیْ مَسْکَنِهِمْ بسکون سین بدون الف بکسرہ کاف
قرارت کسائی اور بسکون سین بدون الف وفتحہ کاف قرارت حمزہ وروایت
حفص اور باقی بفتحہ سین والف بعد سین وکسرہ کاف وَهَلْ نُجَازِیْٓ بیاء
غیب بجای نون وفتحہ زای بالف کشیدہ اور اَلْکَفُوْرَ برفع را قرارت نافع
وابن کثیر وابو عمرو وابن عامر وروایت ابو بکر ہے باقی حمزہ وکسائی وحفص بنون
متکلم وکسرہ زای ونصب را اَلْکَفُوْرَ اُکُلٍ خَمْطٍ بدون تنوین لام باضافت
قرارت ابو عمرو ہے باقی بدون اضافت بتنوین لام رَبَّنَا بَاعِدْ بترک الف
بعد با وتشدید عین قرارت ابن کثیر وابو عمرو وروایت ہشام باقی بالف بعد با
وتخفیف عین وَلَقَدْ صَدَّقَ بتشدید دال قرارت کوفیین باقی بتخفیف دال
اِذَا فُزِّعَ بفتحہ فا وزای قرارت ابن عامر باقی بضمہ فا وکسرہ زای لِمَنْ اَذِنَ
بضمہ ہمزہ قرارت ابو عمرو وحمزہ وکسائی باقی بفتحہ فِی الْغُرُفٰتِ بسکون را بدون
الف بعد فا بتوحید قرارت حمزہ باقی بضمہ را باثبات الف بلفظ جمع اَلثَّنَاوُشُ
بہمزہ بجای واو قرارت ابو عمرو وحمزہ وکسائی وروایت ابو بکر باقی بواو وَهَلْ مِنْ
خَالِقٍ غَیْرُ اللّٰهِ سورہ فاطر میں بجر را قرارت حمزہ وکسائی باقی برفع کَذٰلِكَ نَجْزِیْ
کُلَّ بیاء غیب مضمومہ وفتحہ زای بالف کشیدہ ورفع لام کُلٌّ قرارت ابو عمرو باقی
بنون متکلم مفتوحہ وکسرہ زای ونصب کُلَّ وَمَكْرَ السَّیِّئِ لفظ اول جو مجرور واقع ہے

بسکون ہمزہ قرارت حمزہ باقی بجر ہمزہ اور لفظ ثانی باتفاق مرفوع ہی فَهُمْ
عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْهُ بالف بعد نون بلفظ جمع قرارت نافع وابن عامر وکسائی و
روایت ابو بکر ہے اور ابن کثیر وابو عمرو وحمزہ وحفص بترک الف بلفظ توحید پڑہتے ہین

سورۃ یٰسٓ علیہ السلام

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

تَنْزِيْلَ الْعَزِيْزِ بنصب لام قرارت ابن عامر وحمزہ وکسائی وروایت حفص
باقی برفع لام فَعَزَّزْنَا بتخفیف ای روایت ابو بکر شعبہ باقی بتشدید وَمَا عَمِلَتْهُ
بحذف ہا قرارت حمزہ وکسائی وروایت ابو بکر باقی باثبات ہا وَالْقَمَرَ برفع
قرارت نافع وابن کثیر وابو عمرو باقی بنصب يَخِصِّمُوْنَ بفتحہ خا وتشدید صاد
قرارت نافع وابن کثیر وابو عمرو وروایت ہشام پہر اونمین سے ابو عمرو وقالون
باختلاس فتحہ خا پڑہتے ہین اور بسکون خا وتخفیف صاد قرارت حمزہ ہی
اور باقی بکسرہ خا وتشدید صاد فِيْ شُغُلٍ بضمہ غین قرارت کوفیین وابن عامر
باقی بسکون غین فِيْ ظِلٰلٍ بضمہ ظا وترک الف بعد لام قرارت حمزہ وکسائی
باقی بکسرہ ظا والف بعد لام جِبِلًّا بکسرہ جیم وبا وتشدید لام قرارت نافع و
عاصم اور بضمہ جیم وسکون با وتخفیف لام قرارت ابن عامر وابو عمرو اور بضمہ جیم وبا وتخفیف لام قرارت
ابن کثیر وحمزہ وکسائی نُنَكِّسْهُ بضمہ نون اول وفتحہ ثانی وکسرہ کاف مشددہ قرارت عاصم وحمزہ
باقی بفتحہ اول وسکون ثانی وضمہ کاف مخففہ لِيُنْذِرَ بیا غیب قرارت ابن کثیر

وکوفیین وابو عمرو اور ایسے ہی لِیُنْذِرَ سورۂ احقاف مین بھی قرار مذکورین
بیارغیب مگر بزی ایک راوی ابن کثیر احقاف مین بھر دو وجہ پڑہتا ہی یعنی
بتاء خطاب و یاء غیب اور نافع و ابن عامر ہر دو جگہ بتاء خطاب پڑہتے ہین ۔

سورۃ والصّٰفّٰت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَالصّٰفّٰتِ صَفًّا فَالزّٰجِرٰتِ زَجْرًا فَالتّٰلِيٰتِ ذِكْرًا اس سورہ مین اور
وَالذّٰرِيٰتِ ذَرْوًا ہر چہار کلمات کے تا کا ادغام محضہ بلا روم صاد اور زای
اور ذال مین قرارت حمزہ ہی باقی باظہار پڑہتے ہین اور لفظ فَالْمُلْقِيٰتِ ذِكْرًا
سورۂ مرسلات مین اور فَالْمُغِيْرٰتِ صُبْحًا سورہ عادیات مین ادغام تا کا
ذال مین اور صاد مین خلاد راوی حمزہ سے بخلف مروی ہے یعنی وہ ان
کلمات کو با ادغام محضہ بلا روم اور باظہار بھر دو وجہ پڑہتا ہی اور قاعدہ ادغام کبیر
ابو عمرو کا بھی ان کلمات مین جاری ہی اور اوسکے نزدیک روم بھی جائز ہے
باقی باظہار پڑہتے ہین بِزِيْنَةِ نِ الْكَوَاكِبِ بتنوین لفظ بزینۃ اور حالت وصل
مین بکسرۂ تنوین قرارت حمزہ و عاصم ہی باقی بدون تنوین اور لفظ الکواکب
بنصب روایت ابو بکر باقی بجر لَا يَسَّمَّعُوْنَ بتشدید سین و میم قرارت حمزہ و کسائی
و روایت حفص باقی بسکون سین بدون تشدید و تخفیف میم پڑہتے ہین
بَلْ عَجِبْتُ بضمہ تا قرارت حمزہ و کسائی باقی بفتحہ تا اَوَاٰبَاؤُنَا اس سورہ اور

سورۂ واقعہ مین باسکان واو قرارت ابن عامر و روایت قالون ہی باقی بفتحہ واو
یُنْزِفُوْنَ بکسرۂ زای قرارت حمزہ و کسائی باقی بفتحہ اور یہی حرف سورۂ واقعہ مین
بکسرۂ زای قرارت کوفیین باقی بفتحہ یَزِفُّوْنَ بضمہ یا قرارت حمزہ باقی بفتحہ
مَاذَا تُرِيْ بضمہ تا و کسرۂ را و ابدال الف بیا قرارت حمزہ و کسائی باقی بفتحہ
تا و را و الف پڑھتے ہین پس اس لفظ مین امالہ حمزہ و کسائی کے نزدیک نہین ہے
بلکہ ابو عمرو کے نزدیک امالۂ محضہ اور ورش کے نزدیک امالۂ بین بین اس لفظ
مین ہی وَاِنَّ اِلْيَاسَ بحذف ہمزۂ الیاس بخلف روایت ابن ذکوان ہی باقی باثبات
پس ابن ذکوان سے بھی ایک وجہ اثبات ہمزہ کی ہی اَللّٰهَ رَبَّكُمْ وَرَبَّ
ہر سہ کلمات برفع ہا و با قرارت نافع و ابن کثیر و ابو عمرو و ابن عامر و ابو بکر ہی
اور حمزہ و کسائی و حفص ہر سہ کلمات کو بنصب پڑھتے ہین اِلْ یَاسِیْنَ
بہمزۂ مکسورۂ مقصورہ و اسکان لام قرارت ابن کثیر و ابو عمرو و کوفیین ہے
باقی نافع و ابن عامر بہمزۂ مفتوحہ ممدودہ و کسرۂ لام پڑھتے ہین ۔

سورۃ صٓ بسم اللہ الرحمن الرحیم + فَوَاقٍ بضمہ قاف قرارت حمزہ کسائی
باقی بفتحہ وَاذْكُرْ عَبْدَنَا بتوحید قرارت ابن کثیر باقی بلفظ جمع خَالِصَةٍ ذِكْرَى
بدون تنوین قرارت نافع و روایت ہشام باقی بتنوین مَا تُوْعَدُوْنَ بیا غیب
قرارت ابن کثیر و ابو عمرو اور یہی حرف سورۂ قٓ مین بیا غیب قرارت
ابن کثیر باقی ہر دو جگہہ بتا خطاب پڑھتے ہین غَسَّاقٌ اس سورہ اور سورۂ نبا

مین بتشدید سین قرارت حمزہ وکسائی وروایت حفص ہے باقی بتخفیف واخر بہمزہ
مقصورہ بمضمومہ قرارت ابوعمرو باقی بہمزہ مفتوحہ ممدودہ اتخذتموھم بہمزہ وصل
وابتدا بہمزہ مکسورہ قرارت حمزہ وکسائی اور بہمزہ قطعیہ مفتوحہ ہر دو حالت مین
قرارت باقی قرار ہی فالحق برفع قرارت حمزہ و عاصم باقی بنصب پڑہتے ہین
سورۃ الزمر بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ امن ھو بتخفیف میم قرارت نافع و
ابن کثیر وحمزہ باقی بتشدید ورجلا سلما بمد سین وکسرہ لام قرارت ابن کثیر وابوعمرو
باقی بقصر سین وفتحہ لام بکاف عبدہ بکسرہ عین و با مفتوحہ بالف کشیدہ
قرارت حمزہ وکسائی باقی بفتحہ عین واسکان با کاشفات ضرہ اور ممسکات
رحمتہ بتنوین تا ہر دو کلمہ اول ونصب را وتا ہر دو کلمہ ثانی قرارت ابوعمرو اور
باقی بدون تنوین وکسرہ را وتا قضی علیہا الموت بصیغہ مجہول ورفع الموت قرارت
حمزہ وکسائی باقی بصیغہ معروف ونصب بمفازتہم بلفظ جمع قرارت حمزہ و
کسائی وروایت ابوبکر باقی بتوحید تامرونی بزیادت نون مفتوحہ وتخفیف ثانیہ
قرارت ابن عامر اور بدون زیادت بتخفیف قرارت نافع باقی بدون زیادت و
تشدید نون پڑہتے ہین فتحت ہر دو جگہہ اس سورہ مین اور ایک سورہ بنا مین
بتخفیف تا اولی قرارت کوفیین ہے باقی بتشدید تا پڑہتے ہین سورۃ
المؤمن بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ والذین یدعون بتا خطاب قرارت
نافع وروایت ہشام باقی بیا غیبھم اشد منھم منکم بجای منھم قرارت ابن عامر

باقی منہم پڑہتے ہین اَوْ اَنْ بہمزہ قبل واو واسکان واو قرارت کوفیین باقی
بفتحہ واو بدون ہمزہ یُظْهِرَ فِی الْاَرْضِ الْفَسَادَ بضمہ یا وکسرہ ہا ونصب دال قرارت
نافع وابو عمرو ور وایت حفص ہے باقی بفتحہ یا وہا ورفع دال پڑہتے ہین کُلِّ قَلْبِ
مُتَكَبِّرٍ بتنوین با قلب قرارت ابو عمرو ور وایت ابن ذکوان باقی بدون تنوین
فَاَطَّلِعَ بنصب عین روایت حفص باقی برفع عین اُدْخِلُوْٓا اٰلَ فرعون بہمزہ وصل وضمہ خا
اور ابتدا بضمہ ہمزہ قرارت ابن کثیر وابو عمرو وابن عامر ور وایت ابو بکر باقی ہمزہ قطعیہ
مفتوحہ وکسرہ خا قَلِيْلًا مَّا تَتَذَكَّرُوْنَ بیا غیب قرارت ابن عامر ونافع وابن کثیر وابو عمرو
باقی بتا خطاب پڑہتے ہین **سورۃ فصلت** بسم اللہ الرحمن الرحیم + نَحِسٰتٍ
باسکان حا قرارت نافع وابن کثیر وابو عمرو وباقی بکسرہ حا اور امالہ سین کا مروی ہے ابو الحارث
راوی کسائی سے لیکن متروک ہے وَيَوْمَ يُحْشَرُ اَعْدَآءُ بصیغہ مجہول غائب ورفع اعدا کہ اس
قرارت مین نائب فاعل ہے کل قرا پڑہتے ہین مگر نافع بصیغہ جمع متکلم معروف ونصب اعدا
کہ مفعول بہ ہے پڑہتے ہین مِنْ ثَمَرٰتٍ بلفظ جمع قرارت نافع وابن عامر ور وایت حفص باقی بتوحید
سورۃ الشوری والزخرف والدخان بسم اللہ الرحمن الرحیم + +
كَذٰلِكَ يُوْحِيْ بفتحہ حا والف بعد حا قرارت ابن کثیر باقی بکسرہ حا ویا وَيَعْلَمُ مَا
تَفْعَلُوْنَ بتا خطاب دوسرے صیغے مین قرارت حمزہ وکسائی ور وایت حفص ہے باقی بیا
غیب وَيَعْلَمَ الَّذِيْنَ برفع میم قرارت ابن عامر ونافع باقی بنصب میم فَبِمَا كَسَبَتْ بترک فا
قرارت نافع وابن عامر باقی باثبات فا كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ اس سورہ اور سورہ نجم مین بکسرہ با ہو حدہ

سورہ شوری

ویار ساکنہ بعد باقرارت حمزہ وکسائی باقی بفتحہ باو الف وہمزہ او یُرسِلَ اور فَیُوحِیَ برفع لام وسکون یا قرارت
نافع باقی بنصب لام وفتحہ یا صَفْحًا اَنْ کُنْتُمْ سورۂ زخرف مین بکسرۂ ہمزہ قرارت حمزہ
وکسائی ونافع باقی بفتحۂ ہمزہ اَوَمَنْ یُّنَشَّؤُا بضمہ یا وفتحہ نون وتشدید شین قرارت حمزہ
وکسائی ورروایت حفص سے باقی بفتحہ یا وسکون نون وتخفیف شین عِبٰدُ الرَّحْمٰنِ بنون ساکنہ
بجای باو ترک الف وفتحہ دال قرارت نافع وابن عامر وابن کثیر باقی کوفیین وابو عمرو بفتحہ موحدہ
بالف کشیدہ ورفع دال اَشَہِدُوْا بزیادت ہمزہ مسہلہ بین الہمزۃ والوا وبعد ہمزۂ مفتوحہ
محققہ واسکان شین قرارت نافع باقی بیک ہمزہ مفتوحہ محققہ وفتحہ شین اَوَقَالُوْنَ راوی نافع
سے ادخال بین الہمزتین اور ترک واسکاہر دو وجہ مروی ہین قَالَ اَوْلَوْ بصیغۂ ماضی قرارت
ابن عامر ورروایت حفص سے باقی قُلْ بصیغۂ امر پڑہتے ہین سُقُفًا بضمہ سین وقاف قرارت
کوفیین وابن عامر ونافع باقی ابن کثیر وابو عمرو بفتحہ سین واسکان قاف حَتّٰٓی اِذَا جَآءَنَا بقصر ہمزہ
یعنی بصیغۂ مفرد قرارت ابو عمرو وحمزہ وکسائی ورروایت حفص باقی بعد ہمزہ بلفظ تثنیہ پڑہتے ہین
اَسْوِرَۃٌ باسکان سین رروایت حفص باقی بفتحہ سین بالف کشیدہ پڑہتے ہین سَلَفًا
بضمہ سین ولام قرارت حمزہ وکسائی باقی بفتحہ سین ولام مِنْہُ یَصِدُّوْنَ بکسرۂ صاد قرارت
حمزہ وابن کثیر وابو عمرو وعاصم باقی بضمہ صاد ءَاَلِہَتُنَا بتحقیق ہمزتین قرارت کوفیین
ہی اور ہمزۂ ثالثہ باتفاق مبدلہ ہی الف سے اور سوای کوفیین کے باقی ائمہ تسہیل
ہمزۂ ثانیہ پڑہتے ہین اور ادخال الف یہان نہین ہے مَا تَشْتَہِیْہِ بہاء
واحدہ قرارت ابن کثیر وابو عمرو وحمزہ وکسائے وابو بکر شعبہ باقی بدو ہاء پڑہتے ہین

وَاِلَیْہِ تُرْجَعُوْنَ بیاء غیب قرارت حمزہ وکسائی وابن کثیر باقی بتاء خطاب قِیْلِہٖ
بکسرۂ ہا موصولہ بیاء قرارت حمزہ وعاصم باقی بفتحۂ لام وضمۂ ہا موصولہ بواو
فَسَوْفَ یَعْلَمُوْنَ بتاء خطاب قرارت نافع وابن عامر باقی بیاء غیب پڑھتے ہین۔

سورۂ دخان

رَبُّ السَّمٰوٰتِ سورۂ دخان مین بجر باقرارت کوفیین باقی برفع یَغْلِیْ بیاء تذکیر
قرارت ابن کثیر وروایت حفص ہے باقی بتاء تانیث فَاعْتِلُوْہُ بکسرۂ تا قرارت
کوفیین وابو عمرو باقی بضمۂ تا ذُقْ اِنَّکَ بفتحۂ ہمزہ قرارت کسائی باقی بکسرۂ ہمزہ

سورۃ الشریعۃ والاحقاف

بسم اللہ الرحمن الرحیم + اٰیٰتٌ لِّقَوْمٍ یُّوْقِنُوْنَ + اور اٰیٰتٌ لِّقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ +
ہر دو جگہہ لفظ آیات بکسرۂ تا قرارت حمزہ وکسائی باقی برفع لِیَجْزِیَ بیاء
غیب قرارت عاصم ونافع وابن کثیر وابو عمرو باقی بنون متکلم غِشَاوَۃً بفتحۂ
غین واسکان شین وترک الف قرارت حمزہ وکسائی باقی بکسرۂ غین وفتحۂ
شین واثبات الف وَالسَّاعَۃُ برفع کل قرار کی قرارت ہی سوای حمزہ کے
کہ وہ بنصب پڑہتا ہے

سورۂ احقاف

بِوَالِدَیْہِ اِحْسٰنًا بہمزۂ مکسورہ واسکان حا والف بعد
سین مفتوحہ قرارت کوفیین باقی بترک ہمزہ بضمۂ حا واسکان سین بدون الف
نَتَقَبَّلُ اور نَتَجَاوَزُ ہر دو صیغی بیاء مضمومہ بجای نون مفتوحہ اور لفظ اَحْسَنُ
برفع نون قرارت ہی کل قرار کی سوای حمزہ وکسائی وحفص کے کہ وہ بنون مفتوحہ
اور لفظ اَحْسَنَ کو بنصب پڑہتے ہین اَتَعِدَانِنِیْ بادغام نون اولی یعنی بنون واحدہ

مکسورہ مشددہ روایت ہشام ہی باقی قرار باظہار بدونون پڑہتے ہین۔
وَلیُوَفِّیَنَّھُمْ بیا رغیب قرارت ابن کثیر وابوعمرو وعاصم وروایت ہشام باقی
بنون متکلم لَا یُرٰی اِلَّا مَسٰکِنُھُمْ بیا رمضمومہ ورفع نون قرارت حمزہ وعاصم باقی
بتا رمفتوحہ ونصب نون پڑہتے ہین۔

مِنْ سُوْرَۃِ مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اِلٰی سُوْرَۃِ الرَّحْمٰنِ عزوجل

بسم اللہ الرحمن الرحیم + وَالَّذِیْنَ قُتِلُوْا بضمہ قاف وترک الف وکسرہ تا قرارت
ابوعمرو وروایت حفص باقی بفتحہ قاف بالف کشیدہ وفتحہ تا اَسِنٍ بہمزہ
مقصورہ قرارت ابن کثیر باقی بہمزہ ممدودہ اٰنِفًا قصر بخلف مروی ہی بزی راوی
ابن کثیر سے پس ایک وجہ اوس سے بمد مثل دیگر قرار کے بہی اس لفظ مین ہے وَاُمْلِیْ
لَھُمْ بضمہ ہمزہ وکسرہ لام وفتحہ یا قرارت ابوعمرو باقی بفتحہ ہمزہ ولام والف بعد لام
اَسْرَارَھُمْ بکسرہ ہمزہ قرارت حمزہ وکسائی وروایت حفص باقی بفتحہ ہمزہ وَلَنَبْلُوَنَّکُمْ
حَتّٰی نَعْلَمَ اور نَبْلُوَ ہر سہ صیغے بیا بجای نون روایت ابوبکر ہے باقی بنون
لِیُؤْمِنُوْا بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ وَیُعَزِّرُوْہُ وَیُوَقِّرُوْہُ وَیُسَبِّحُوْہُ ہر چہار صیغے بیا
غیب قرارت ابن کثیر وابوعمرو ہے باقی بتا خطاب فَسَیُنْغِضُوْنَ اِلَیْکَ بیا رغیب
قرارت کوفیین وابوعمرو باقی بنون متکلم اِنْ اَرَادَ بِکُمْ ضُرًّا بضمہ ضاد قرارت
حمزہ وکسائی باقی بفتحہ اَنْ یُّبَدِّلُوْا کَلٰمَ اللّٰہِ بکسرہ لام وقصر قرارت حمزہ وکسائی
باقی بفتحہ لام ومد پڑہتے ہین وَکَانَ اللّٰہُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرًا بیا رغیب قرارت ابوعمرو

سورہ فتح

باقی بتاء خطاب شَطْأَهُ بفتحہ طا قرارت ابن کثیر و روایت ابن ذکوان باقی باسکان طا
فَآزَرَهُ بقصر روایت ابن ذکوان باقی بمد بَصِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ خاتمہ سورہ حجرات بیاء
غیب قرارت ابن کثیر باقی بتاء خطاب يَوْمَ نَقُولُ لِجَهَنَّمَ بیاء غیب قرارت نافع و
روایت ابو بکر باقی بنون متکلم وَأَدْبَارَ السُّجُودِ بکسرہ ہمزہ قرارت نافع و حمزہ
و ابن کثیر باقی بفتحہ ہمزہ اور إِدْبَارَ النُّجُومِ آخر طور مین بلا خلاف کسرہ ہمزہ ہی
يَوْمَ يُنَادِ پر وقف بیا بخلف قرارت ابن کثیر ہے پس ایک وجہ ابن کثیر
سے بھی وقف دال پر مثل دیگر قرار کے ہی مِثْلَ مَا أَنَّكُمْ ذاریات مین برفع لام
قرارت حمزہ و کسائی و روایت ابو بکر باقی بنصب فَأَخَذَتْهُمُ الصَّعِقَةُ
بحذف الف بعد صاد و اسکان عین قرارت کسائی باقی باثبات الف بعد صاد
و کسرہ عین وَقَوْمَ نُوحٍ بخفض میم قرارت حمزہ و کسائی و ابو عمرو باقی بنصب میم
وَاتَّبَعَتْهُمْ طور مین بہمزہ قطعیہ و تخفیف و سکون تاء و سکون عین و نون و الف
بجای تاء ثانیہ قرارت ابو عمرو باقی بہمزہ وصل و فتحہ و تشدید تاء و فتحہ عین و اسکان
تاء ثانیہ بدون الف وَمَا أَلَتْنَاهُمْ بکسرہ لام قرارت ابن کثیر باقی بفتحہ لام اللہ
هُوَ الْبَرُّ بفتحہ ہمزہ قرارت نافع و کسائی باقی بکسرہ ہمزہ الْمُسَيْطِرُونَ بسین
روایت ہشام و قنبل بلا خلاف و روایت حفص بخلف ہی او بإشمام صاد بزاء
روایت خلاد بخلف اور روایت خلف بلا خلاف ہی باقی بصاد خالصہ یُصْعَقُونَ بضمہ یا قرارت ابن عامر و عاصم باقی بفتحہ مَا كَذَبَ سورہ نجم مین

سورہ حجرات
سورہ ق
سورہ والذاریات
سورہ والطور
سورہ والنجم

بتشدید ذال روایت ہشام ہے باقی بتخفیف ذال پڑھتے ہین اَفَمِتْ اِنْ وَنَہ
بفتحہ تا وسکون میم بدون الف قرارت حمزہ وکسائی باقی بضمہ تا وفتحہ میم بالف کشیدہ
وَمَنَاۃَ بزیادت ہمزہ مفتوحہ بعد الف قرارت ابن کثیر باقی بترک ہمزہ ضِیزٰی
بہمزہ ساکنہ بجای یا قرارت ابن کثیر باقی بیاء ساکنہ خُشَّعًا سورہ قمر مین بفتحہ خا
بالف کشیدہ وکسرہ وتخفیف شین قرارت حمزہ وکسائی وابو عمرو باقی بضمہ خا بترک
الف وشین مفتوحہ مشددہ پڑھتے ہین سَیُعْلَمُوْنَ بتاء خطاب قرارت حمزہ و
ابن عامر باقی بیاء غیب سورۃ الرحمن بسم اللہ الرحمن الرحیم وَالْحَبُّ
ذُو الْعَصْفِ وَالرَّیْحَانُ بنصب باو ذال ونون قرارت ابن عامر اور بزیر نون قرارت
حمزہ وکسائی باقی برفع ہر سہ حرف پڑھتے ہین یَخْرُجُ بضمہ یا وفتحہ را قرارت
نافع وابو عمرو باقی بفتحہ یا وضمہ را اَلْمُنْشَئٰتُ بکسرہ شین قرارت حمزہ بالحاق الف
اور روایت ابو بکر بخلاف ہر باقی بفتح شین اور ایک وجہ ابو بکر سے بھی موافق
باقین ہے سَنَفْرُغُ لَکُمْ بیاء غیب قرارت حمزہ وکسائی باقی بنون متکلم پڑھتے
ہین شُوَاظٌ بکسرہ شین قرارت ابن کثیر باقی بضمہ شین وَنُحَاسٌ بجر سین
قرارت ابن کثیر وابو عمرو باقی برفع سین لَمْ یَطْمِثْهُنَّ کلمہ اولی مین بضمہ میم روایت
دوری ہے کسائی سے اور بعض شیوخ قرارت نے فقط دوسرے کلمہ مین
بضمہ میم کہا ہے ابو الحارث لیث راوی ثانی کسائی سے لیکن ابو الحارث سے
خود نص ضمہ میم کی اسی کلمہ اولی مین مروی ہے اور یہ قول کسائی کا کہ دونو کلمون مین

سورہ قمر

سے جسمین چاہی ایک مین ضمہ پڑہے معتبر ہے اور بعض مقرئین نے اسیطرح قرارت کسائی
مین پڑہا ہی اور بعض نے اس تخییر کے ساتھہ نہین پڑہا حاصل یہ کہ دوری راوی کسائی
نے بضمہ میم اول وکسرہ میم ثانیہ پڑہا اور لیث راوی ثانی کسائی نے بضمہ میم اول
وکسرہ اول ایک وجہ مین اور مثل دوری کے دوسری وجہ مین پس یہ دو مذہب
ہوئے قرارت کسائی مین اور تیسرا مذہب ہر دو روایت مین خواہ بضمہ اولی
وکسرہ ثانیہ خواہ بکسرہ اولی وضمہ ثانیہ پڑہے اور باقی قرا ہر دو لفظ بکسرہ میم
پڑہتے ہین ذِی الْجَلَالِ خاتمہ سورہ مین بضمہ ذال قرارت ابن عامر ہی باقی بکسرہ
ذال پڑہتے ہین اور مصاحف شام مین یہ لفظ بواو مرسوم ہی اور دیگر مصاحف مین بیا

سورۃ الواقعۃ والحدید

بسم اللہ الرحمن الرحیم + وَحُورٌ عِينٌ بخفض را و نون قرا حمزہ وکسائی ہی
باقی برفع عُرُبًا بسکون را قرارت حمزہ وروایت ابوبکر باقی بضمہ را نَحْنُ قَدَّرْنَا
بتخفیف دال قرارت ابن کثیر باقی بتشدید شُرْبَ الْهِيمِ بضمہ شین قرارت حمزہ وعاصم
ونافع باقی بکسرہ شین اِنَّا لَمُغْرَمُونَ بزیادت ہمزہ استفہام روایت ابوبکر ہی
باقی باخبار پڑہتے ہین بِمَوَاقِعِ بواو ساکنہ وترک الف قرارت حمزہ وکسائی
باقی بواو مفتوحہ بالف کشیدہ پڑہتے ہین وَقَدْ أَخَذَ مِيثَاقَكُمْ سورہ حدید
مین بضمہ ہمزہ وکسرہ خا وضمہ قاف قرارت ابوعمرو باقی بفتحہ ہمزہ وخا ونصب قاف
وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ برفع لام كُلٌّ قرارت ابن عامر باقی كُلًّا بنصب لام انْظُرُونَا

نَقْتَبِسْ بہمزۂ قطعیۂ مفتوحہ ہر دو حالت وصل و وقف مین و کسرۂ ظا قرارت حمزہ
باقی بہمزۂ وصلیہ اور ابتدا بہمزۂ مضمومہ و ضمۂ ظا فَالْيَوْمَ لَا يُؤْخَذُ بتا تانیث
قرارت ابن عامر باقی بیا تذکیر وَمَا نَزَلَ مِنَ الْحَقِّ بتخفیف زای قرارت نافع و روایت
حفص باقی بتشدید زای اِنَّ الْمُصَّدِّقِيْنَ وَالْمُصَّدِّقَاتِ بتخفف ہر دو صاد قرارت
ابن کثیر و روایت ابوبکر شعبہ باقی بتشدید ہر دو وَلَا تَفْرَحُوْا بِمَا اٰتٰكُمْ بقصر حمزہ قرارت
ابو عمرو باقی بمد ہمزہ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِيُّ بحذف لفظ ہُوَ و وصل ہا بلا ساتھ
لام الغنی کے قرارت نافع و ابن عامر باقی باثبات ہُوَ پڑہتے ہین و من

سورۃ المجادلۃ الی سورۃ ن

بسم اللہ الرحمن الرحیم وَيَتَنَاجَوْنَ
بتقدیم نون ساکن و تاخیر تا و حذف الف و ضمۂ جیم قرارت حمزہ باقی بتقدیم تا و
تاخیر نون مفتوحہ و اثبات الف بعد نون و فتحۂ جیم وَاِذَا قِيْلَ انْشُزُوْا فَانْشُزُوْا
ہر دو لفظ بضمۂ شین قرارت نافع و ابن عامر و روایت حفص بخلاف اور روایت
ابوبکر بخلف ہی پس ایک وجہ ابوبکر سے بھی بکسرۂ شین ہر دو لفظ مثل قرا باقین کے ہی
اور قرا ضمہ ابتدا بہمزۂ مضمومہ اور قرا کسرہ ابتدا بہمزۂ مکسورہ کرتے ہین يَفْسَحِ اللّٰهُ
فِي الْمَجٰلِسِ بجیم مفتوحہ بالف کشیدہ قرارت عاصم باقی بجیم ساکنہ بحذف الف يُخْرِبُوْنَ
سورۂ حشر مین بفتحۂ خا و تشدید را قرارت ابو عمرو باقی باسکان خا و تخفیف را
كَيْ لَا يَكُوْنَ دُوْلَةً اس آیت مین یکون بتا تانیث و رفع دُوْلَةٌ بخلف روایت
ہشام باقی بیا تذکیر و نصب دُوْلَةً اور ایک وجہ ہشام سے بھی موافق باقین کے ہی

جُدُرٍ بضمہ جیم و دال بدون الف قرارت کوفیین و ابن عامر و نافع باقی بکسرہ جیم و فتحہ
دال و الف بعد دال یَفْصِلُ بَیْنَکُمْ ممتحنہ مین بفتحہ یا و اسکان فا و کسرہ صاد و
بتخفیف قرارت عاصم اور بضمہ یا و فتحہ فا و کسرہ صاد بتشدید قرارت حمزہ و کسائی
اور بضمہ یا و فتحہ فا و فتحہ صاد بتشدید قرارت ابن عامر اور بضمہ یا و اسکان فا و
فتحہ صاد بتخفیف قرارت نافع و ابن کثیر و ابو عمرو ہے وَلَا تُمْسِکُوْا بفتحہ میم و
تشدید سین قرارت ابو عمرو باقی بسکون میم و تخفیف سین وَاللّٰہُ مُتِمُّ نُوْرِہٖ سورہ
صف مین باضافت بدون تنوین اور نورہ بکسرہ را قرارت حمزہ و کسائی و ابن کثیر و
روایت حفص باقی بتنوین مُتِمٌّ اور نُوْرَہٗ بفتحہ را اَنْصَارَ اللّٰہِ بزیادت لام جارہ
جلالہ پر اور تنوین اَنْصَارًا قرارت نافع و ابن کثیر و ابو عمرو باقی بترک زیادت لام و
ترک تنوین تُنْجِیْکُمْ بفتحہ نون و تشدید جیم قرارت ابن عامر باقی بسکون نون و تخفیف
جیم سورۂ جمعہ مین اختلاف فرشی نہین ہے کَاَنَّہُمْ خُشُبٌ سورۂ منافقون
مین بسکون جیم قرارت ابو عمرو و کسائی و روایت قنبل باقی بضمہ شین لَوَّوْا
بتخفیف و اولی قرارت نافع باقی بتشدید فَاَصَّدَّقَ وَاَکُنْ بزیادت واو و نصب نون
قرارت ابو عمرو باقی بدون واو و جزم نون بِمَا تَعْمَلُوْنَ خاتمہ سورہ بیا رغیب
روایت ابو بکر باقی بتا خطاب پڑھتے ہین سورۂ تغابن مین اختلاف
فرشی نہین اِنَّ اللّٰہَ بَالِغُ سورۂ طلاق مین بدون تنوین اور اَمْرَہٗ بنصب را عَرَّفَ بَعْضَہٗ سورۂ تحریم مین

بتخفیف راقرارت کسائی باقی بتشدید راء تَوْبَةً نَّصُوحًا بضمہ نون روایت
ابوبکر باقی بفتحہ نون مِنْ تَفٰوُتٍ سورہ ملک مین بقصر وتشدید واو قرارت سورہ ملک
حمزہ وکسائی باقی بمد وتخفیف واو فَسُحْقًا بضمہ حا قرارت کسائی باقی بسکون حا
فَسَتَعْلَمُوْنَ مَنْ هُوَ بیا غیب قرارت کسائی باقی بتا خطاب اور لفظ
فستعلمون کیف نذیر باتفاق بتا خطاب ہی ومن سورۃ نٓ الی
سورۃ القیمۃ بسم اللہ الرحمن الرحیم + لَئِنْ لَّقُوْنَكَ بفتحہ یا قرارت
نافع باقی بضمہ وَمَنْ قَبْلَهٗ سورہ الحاقہ مین بکسرہ قاف وفتحہ با قرارت کسائی سورہ الحاقہ
وابوعمرو باقی بفتحہ قاف وسکون موحدہ لَا يَخْفٰى بیا تذکیر قرارت حمزہ و
کسائی باقی بتا تانیث مَالِيَهْ اور سُلْطَانِيَهْ یہی دو لفظ اس سورہ مین
اور لفظ مَاهِيَهْ سورہ قارعہ مین بحالت وصل ہر سہ لفظ مذکور بحذف
ہا قرارت حمزہ ہی باقی وقف ووصل ہر دو حالت مین اور حمزہ بھی حالت
وقف مین باثبات ہا تُؤْمِنُوْنَ اور تَذَكَّرُوْنَ ہر دو صیغے بیا غیب
قرارت ابن کثیر وروایت ہشام بخلاف اور روایت ابن ذکوان بخلف
باقی بتا خطاب پس ایک وجہ ابن ذکوان سے بھی مثل باقین کے ہی سَاَلَ حرف
اول سورہ معارج مین بتحقیق ہمزہ مفتوحہ قرارت کوفیین وابوعمرو وابن کثیر سورہ معارج
ہی اور نافع وابن عامر بالف ساکنہ بوزن قَالَ پڑھتے ہین تَعْرُجُ بیا تذکیر
قرارت کسائی باقی بتا تانیث نَزَّاعَةً بنصب روایت حفص باقی برفع

یشھدھم بالف بعد دال بلفظ جمع روایت حفص باقی بدون الف توجیہ
الی نصب بضمہ نون وصاد قرارت ابن عامر وروایت حفص باقی بفتحہ نون
واسکان صاد وَدًّا بضمہ واو قرارت نافع باقی بفتحہ واو سورہ جن مین بارہ
جگہہ لفظ وَاَنَّ اور وَاَنَّا واو کے ساتھہ بفتحہ ہمزہ ان قرارت ابن عامر اور حمزہ
وکسائی وروایت حفص ہے اور نافع وابن کثیر وابو عمرو وابو بکر بکسرہ ہمزہ پڑہتے ہین
اور وَاَنَّ الْمَسَاجِدَ مین کل قرار باتفاق فتحہ ہمزہ پڑہتے ہین اور وَاَنَّهٗ
لَمَّا قَامَ بکسرہ ہمزہ قرارت نافع وروایت ابو بکر باقی بفتحہ ہمزہ یَسْلُكْهُ بیاء غیب
قرارت کوفیین باقی بنون متکلم قُلْ اِنَّمَآ اَدْعُوْا بلفظ امر قرارت حمزہ وعاصم
باقی بلفظ ماضی لِبَدًا بضمہ لام روایت ہشام بخلف ہی باقی بکسرہ اور ایک وجہ
ہشام سے بہی مثل باقین ہے اَشَدُّ وَطْاً سورہ مزمل مین بکسرہ واو وفتحہ طا
والف بعد طا قرارت ابو عمرو وابن عامر باقی بفتح واو واسکان طا بدون الف
رَبُّ الْمَشْرِقِ بخفض باقرارت حمزہ وکسائی وابن عامر وروایت ابو بکر باقی برفع با رہ من
ثُلُثَیِ اللَّیْلِ بسکون لام روایت ہشام باقی بضمہ لام وَنِصْفَهٗ وَثُلُثَهٗ بنصب فا ونصب ثا
ثانیہ قرارت کوفیین وابن کثیر باقی بخفض فا وثا وَالرُّجْزَ سورہ مدثر مین بضمہ را جملہ
روایت حفص باقی بکسرہ را وَالَّیْلِ اِذْ اَدْبَرَ بسکون ذال اِذْ اور اَدْبَرَ بہمزہ
مفتوحہ ودال ساکنہ قرارت نافع وحمزہ وروایت حفص ہے اور ورش موافق
اصل خود بنقل حرکت ہمزہ طرف ذال کے پڑہتا ہی باقی اِذَا بذال مفتوحہ بالف کشیدہ

اور دَبَرَ بدون ہمزہ بفتحہ دال دُبُرٌ مُسْتَنْفِرَةٌ بفتحہ فا قرارت نافع وابن عامر
باقی بکسرہ فا وَمَا يَذْكُرُونَ بیا غیب قرارت غیر نافع اور امام نافع بتا خطاب

ومن سورۃ القیمۃ الی سورۃ النبأ

بسم اللہ الرحمن الرحیم
بَرِقَ بفتحہ را قرارت نافع باقی بکسرہ تُحِبُّونَ اور تَذَرُونَ ہر دو صیغے بیا غیب
قرارت ابن کثیر وابو عمرو وابن عامر باقی بتا خطاب يُمْنَى بیا تذکیر روایت
حفص ہی باقی بتا تانیث سَلَاسِلَا سورۂ دہر مین وصلا بتنوین قرارت
نافع وکسائی در روایت ابو بکر وہشام ہی باقی بدون تنوین اور حالت وقف
مین بقصر یعنی لام پر وقف بخلف مروی ہی ابن ذکوان اور حفص اور بزی سے
پس ان تینون سے دوسری وجہ بمد یعنی الف پر وقف بھی ہی اور حمزہ اور
قنبل بلا خلاف لام پر اور ابو عمرو بلا خلاف الف پر وقف کرتے ہین حاصل
کلام یہ ہی کہ نافع وکسائی وابو بکر وہشام جو وصل مین تنوین دیتے ہین وہ
تو بمد یعنی الف پر وقف کرتے ہین رہے ابن کثیر وابو عمرو وحمزہ وحفص و
ابن ذکوان یہ لوگ حالت وصل مین بدون تنوین اور حالت وقف مین ابو عمرو
بخلاف الف پر اور حمزہ وقنبل بخلاف لام پر اور بزی وابن ذکوان وحفص
بہر دو وجہ یعنی الف پر ایک وجہ مین اور لام پر دوسری وجہ مین وقف کرتے
ہین قَوَارِيرَا حالت وصل مین بتنوین قرارت نافع وابن کثیر وکسائی در روایت
ابو بکر باقی ابو عمرو وابن عامر وحمزہ وحفص وصلا بدون تنوین اور وقف بقصر

سورۂ دہر

یعنی را پر قرارت حمزہ ہی باقی قرار تنوین وعدم تنوین وقف بمد یعنی الف پر
کرتے ہین اور حرف ثانی قوارِیرا وصلا بتنوین قرارت نافع وکسائی وروایت
ابوبکر ہے باقی بدون تنوین اور وقف اوسپر نافع وکسائی وابوبکر وہشام بالف
کرتے ہین اور باقی قرار را پر الحاصل ہر دو لفظ قوارِیر جمع کرنے سے پانچ وجہ
ہوتے ہین ایک ہر دو کے تنوین اور وقف ہر دو پر بالف واسطے نافع اور
کسائی اور ابوبکر شعبہ کے دوسرے اول کی تنوین اور وقف اوسپر بالف اور
دوسرے مین عدم تنوین اور وقف باسکان را بدون الف واسطے ابن کثیر
کے تیسرے ترک تنوین دونون مین اور وقف اول پر بالف اور دوسرے
پر باسکان را واسطے ابوعمرو وابن ذکوان وحفص کے چوتھے ہر دو بدون
تنوین اور وقف دونون پر بالف واسطے ہشام کے پانچوین ترک تنوین
دونون مین اور وقف دونو پر باسکان را واسطے حمزہ کے عَالِيَهُمْ
بسکون یا وکسرہ ہا قرارت نافع وحمزہ باقی بفتحہ یا وضمہ ہا خُضْرٌ برفع را قرارت
نافع وابن عامر وابوعمرو در روایت حفص باقی بخفض را وَاسْتَبْرَقٍ برفع قاف
قرارت نافع وابن کثیر وعاصم باقی بخفض قاف پس نافع وحفص ہر دو لفظ
برفع اور حمزہ وکسائی ہر دو لفظ بخفض اور ابن کثیر وابوبکر بخفض اول ورفع
ثانی اور ابوعمرو وابن عامر برفع اول وخفض ثانی پڑہتے ہین وَمَا تَشَاءُوْنَ
بتاء خطاب قرارت کوفیین ونافع باقی بیاء غیب اُقِّتَتْ سورہ مرسلات مین

بواو مضمومہ بجای ہمزہ قرارت ابوعمرو باقی بہمزہ مضمومہ فقدرنا بتشدید دال
قرارت نافع وکسائی باقی بتخفیف دال جمالک بتوحید قرارت حمزہ وکسائی وروایت
حفص باقی بزیادت الف بعد لام بلفظ جمع **ومن سورۃ النبا الی سورۃ**
العلق بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ لابثین بحذف الف قرارت حمزہ باقی
باثبات الف ولا کذابا بتخفیف ذال قرارت کسائی باقی بتشدید رب السموات
بخفض باقرارت کوفیین وابن عامر باقی برفع بالرحمن بخفض نون قرارت عاصم
وابن عامر باقی برفع نخرۃ سورۃ نازعات مین بمد نون قرارت حمزہ وکسائی وروایت
ابوبکر شعبہ باقی بقصر ھل لک الی ان تزکی بتشدید زای قرارت نافع وابن کثیر
باقی بتخفیف فتنفعہ سورۃ عبس مین بنصب عین قرارت عاصم باقی برفع
تصدی بتشدید صاد قرارت نافع وابن کثیر باقی بتخفیف صاد انا صببنا
بفتحہ ہمزہ قرارت کوفیین باقی بکسرہ ہمزہ سجرت سورۃ تکویر مین بتخفیف جیم
قرارت ابن کثیر وابوعمرو باقی بتشدید جیم نشرت بتشدید شین قرارت حمزہ وکسائی
وابن کثیر وابوعمرو باقی بتخفیف شین سعرت بتشدید عین قرارت نافع وروایت
حفص وابن ذکوان باقی بتخفیف عین بضنین بظاء معجمہ بجای ضاد قرارت ابن کثیر
وابوعمرو وکسائی باقی بضاد پڑھتے ہین فعدلک سورۃ انفطار مین بتخفیف
دال قرارت کوفیین باقی بتشدید دال یوم لا برفع میم قرارت ابن کثیر وابوعمرو
باقی بنصب میم فکھین سورۃ تطفیف مین بقصر فا روایت حفص سے باقی بمد فا

سورۃ نازعات

سورۃ عبس

سورۃ تکویر

سورۃ انفطار

سورۃ تطفیف

سورۂ انشقاق

خِتٰمُہٗ بفتحۂ خا و تقدیم الف قرارت کسائی باقی بکسرۂ خا و تقدیم تا وَیَصْلٰی
سورۂ انشقاق مین بضمۂ یا و فتحۂ صاد و تشدید لام قرارت نافع و ابن عامر و کسائی
و ابن کثیر ہی باقی بفتحۂ یا و اسکان صاد و تخفیف لام لَتَرْکَبُنَّ بضمۂ با قرارت

سورۂ بروج

ابو عمرو و نافع و ابن عامر و عاصم باقی بفتحہ ذُو الْعَرْشِ الْمَجِیْدِ سورۂ بروج مین
بخفض دال مَجِیْدِ قرارت حمزہ و کسائی باقی برفع دال فِیْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ برفع ظا
قرارت نافع باقی بخفض ظا سورۂ طارق مین اختلاف قرا نہین ہی وَالَّذِیْ

سورۂ اعلیٰ

قَدَّرَ سورۂ اعلیٰ مین بتخفیف دال قرارت کسائی باقی بتشدید بَلْ تُؤْثِرُوْنَ
بیا غیب قرارت ابو عمرو و باقی بتا خطاب تَصْلٰی نَارًا سورۂ غاشیہ مین بضمۂ

سورۂ غاشیہ

تا قرارت ابو عمرو و روایت ابو بکر ہے باقی بفتحۂ تا لَا تَسْمَعُ بیا تذکیر مضمومہ
قرارت ابن کثیر و ابو عمرو و باقی بتا تانیث پھر بضمۂ تا قرارت نافع باقی بفتحۂ تا
لَاغِیَةً برفع تا قرارت نافع و ابن کثیر و ابو عمرو و باقی بنصب پس ابن کثیر و ابو عمرو
یُسْمَعُ بیا مضمومہ اور لَاغِیَةٌ برفع اور نافع تُسْمَعُ بتا مضمومہ و رفع لَاغِیَةٌ اور
باقی بتا مفتوحہ و نصب لاغیۃ پڑھتے ہین بِمُصَیْطِرٍ باشمام صاد برای روایت
خلف از خلاد سے اشمام اور صاد خالصہ دونون وجہ مروی ہین اور ہشام اس
لفظ کو بسین خالصہ پڑھتا ہی باقی بصاد خالصہ ادا کرتے ہین وَالْوَتْرِ سورۂ فجر

سورۂ فجر

مین بکسرۂ واو قرارت حمزہ و کسائی باقی بفتحۂ واو فَقَدَرَ عَلَیْہِ بتشدید دال
قرارت ابن عامر باقی بتخفیف دال بَلْ لَّا تُکْرِمُوْنَ اور لَا تَحٰٓضُّوْنَ اور تَاْکُلُوْنَ اور

تُحِبُّوْنَ ہر چہار صیغے بیا رغیب قرارت ابو عمرو باقی بتا رخطاب اور لفظ تَحٰٓضُّوْنَ
بفتحہ حا و اثبات الف بعد حا قرارت کوفیین ہی باقی بضمہ حا بدون الف پڑہتے
ہین لَا یُعَذِّبُ اور لَا یُوْثِقُ بفتحہ ذال و ثا بصیغہ مجہول قرارت کسائی ہی
باقی بکسرہ ذال و ثا بصیغہ معروف فَکُّ رَقَبَۃٍ اَوْ اِطْعٰمٌ سورہ بلد مین برفع
کاف و خفض تا و کسرہ ہمزہ و عین بالف کشیدہ و رفع میم بتنوین قرارت نافع
و ابن عامر و عاصم و حمزہ ہی باقی بفتحہ کاف و نصب تا و فتحہ ہمزہ و قصر عین و فتحہ
میم بدون تنوین نَارٌ مُّؤْصَدَۃٌ اس سورہ اور مُؤْصَدَۃٌ سورہ ہمزہ مین
بہمزہ ساکنہ بعد میم روایت حفص و حمزہ و ابو عمرو ہے باقی بواو ساکنہ اور قاعدہ
ابدال حمزہ کا ہمزہ متوسطہ مین بحالت وقف باب وقف حمزہ مین مذکور ہوچکا
وَلَا یَخَافُ خاتمہ والشمس مین بفا بجای واو قرارت نافع و ابن عامر ہی باقی
بواو پڑہتے ہین اور والیل و الضحیٰ الم نشرح والتین مین فرشی اختلاف
نہین ہے ومن سورۃ العلق الی اٰخر القرآن
بسم اللہ الرحمن الرحیم اَنْ رَّاٰہُ بقصر ہمزہ روایت قنبل ہے ابن مجاہد
نے روایت کیا ہی قصر ہمزہ کا قنبل سے مگر خود اوسپر عمل نہین کیا لیکن سخاوی
نے امام شاطبی سے نقل کیا ہی کہ مین نے اپنے اساتذہ کو دیکہا ہی کہ عمل کرتے تہے
اس لفظ مین قصر پر روایت قنبل خلاف اوسکے کہ ابن مجاہد نے اختیار کیا
پس اس لفظ مین قصر ہی قنبل کی روایت مین اور باقین کے نزدیک مدّ ہے

سورہ بلد

سورہ والشمس

اور صاحب کتاب تیسیر نے اس لفظ مین قبل سے سوای قصر کے اور دوسری وجہ ذکر
نہین کی مَطْلَعِ الْفَجْرِ سورۂ قدر مین بکسرۂ لام قرارت کسائی باقی بفتحہ لام
خَيْرُ الْبَرِيَّةِ اور شَرُّ الْبَرِيَّةِ سورۂ لم یکن مین ہر دو لفظ مین یا ساکنہ بعد
اوسکے ہمزۂ مفتوحہ قرارت نافع و روایت ابن ذکوان ہے باقی بیا مفتوحہ مشدد
بدون ہمزہ پڑہتے ہین اور سورۂ زلزال اور عادیات اور قارعہ مین
اختلاف فرشی نہین ہے لَتَرَوُنَّ الْجَحِيمَ کلمہ اولی سورۂ تکاثر مین ابن کثیر قرارت
ابن عامر و کسائی ہے باقی بفتحہ تا اور کلمہ ثانیہ مین بلا خلاف فتحہ ہی ہے اور
سورۂ عصر مین فرشی اختلاف نہین ہی جَمَعَ مَالًا سورۂ ہمزہ مین بتشدید
میم جمع قرارت حمزہ و کسائی و ابن عامر باقی بتخفیف فِي عَمَدٍ بضمہ عین و میم قرارت
حمزہ و کسائی در روایت ابوبکر ہے باقی بفتحہ عین و میم اور سورۂ فیل مین فرشی
اختلاف نہین ہے لِإِيلَافِ قُرَيْشٍ بدون یا قرارت ابن عامر ہی باقی بیا ساکنہ
بعد ہمزہ پڑہتے ہین الْفِهْمِ بیا ساکنہ بعد ہمزہ باتفاق کل قرار کے قرارت ہے
اور اس لفظ ثانی مین یا رسم مصحف سے ساقط ہی اور سورۂ ماعون اور کوثر اور
کافرون اور نصر مین خلاف فرشی نہین ہے أَبِي لَهَبٍ سورۂ تبت مین
باسکان ہا، قرارت ابن کثیر ہے باقی بفتحہ ہا پڑہتے ہین اور ذَاتَ لَهَبٍ مین
باتفاق فتحہ ہی حَمَّالَةَ الْحَطَبِ برفع تا کل قرار کی قرارت ہی مگر امام عاصم بنصب تا پڑہتے ہین
اور سورۂ اخلاص اور معوذتین مین اختلاف فرشی نہین ہے فقط

باب التکبیر

جاننا چاہیے کہ مسنون ہے آخر سورۂ والضحی سے ہر ہر سورہ کے آخر تکبیر کہنا اور
یہ تکبیر بروایت مسلسل مروی ہی بزی سے لیکن قرارت جمیع قارین اوسپر عمل کرنا
مستحسن ٹھیرا ہی اور بعض اہل ادا نے آخر سورۂ واللیل سے وصل تکبیر کیا ہی اور بعد
تکبیر آخر سورۂ والناس کے سورۂ فاتحہ اور اوسکے ساتھہ ہی بدون تکبیر کے
اول سورۂ بقرہ کی پانچ آیات مُفْلِحُوْنَ تک پڑھنا آداب تلاوت سے ہے پھر
تکبیر کے وصل وقطع کی تین صورتین ہین ایک یہ کہ قاری سورہ ختم کرکے وقف
کرے پھر تکبیر کہے اس صورت مین تکبیر پر پھر بسم اللہ پر بھی وقف جائز ہے
اور وصل تکبیر کا ساتھہ بسم اللہ کے اور بسملہ کا ساتھہ سورۂ آتیہ کے بھی جائز
دوسری صورت یہ ہے کہ وصل آخر سورۂ مختمہ کا بتکبیر اس صورت مین بھی تکبیر
پر پھر بسملہ پر وقف جائز ہے اور وصل تکبیر کا بابسملہ اور بسملہ کا باول سورۂ
مبتدا بھی جائز ہے تیسری صورت یہ ہے کہ وصل آخر سورۂ مختمہ بتکبیر
ووصل تکبیر بابسملہ ووصل بسملہ باول سورۂ آتیہ یعنی ملاکر پڑہے اسصورت
مین بسم اللہ پر وقف جائز نہین ہے اور صور مذکورہ مین سے جہان سکوت
کرے اوس لفظ کو حکم وقف کا اور جہان سے شروع کرے اوس لفظ کو حکم
ابتدا کا دینا چاہیے مثلاً اگر فَحَدِّثْ پر سکوت کرے تو ثا کو ساکن اور لفظ جلالہ
کو ابتدا بہمزۂ وصل وتفخیم لام پڑہے اور جو فَحَدِّثْ کو وصل کرے تو ثا کو کسرہ اور

الف وصل کو ساقط اور لام کو بترقیق ادا کرے ایسی ہی اگر آخر سورہ منوّن
ہو تو حالت وقف مین تنوین کو ساکن اور حالت وصل مین تنوین کو مکسور
پڑہے جیسے لَخَبِيْرٌ یا حَامِيَةٌ اور سوای ساکن اور منوّن کے جو اعراب ہو
لفظ پر اوسی اعراب پر وصل ہوگا جیسے النَّعِيْمِ اللّٰهُ اَكْبَرُ + اور صلۂ ہا ضمیر کا
بھی حالت وصل تکبیر مین نہین ہے جیسے رَبَّهُ اللّٰهُ اَكْبَرُ + اور لفظ تکبیر کا بطریق
شاطبیہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ ہے اور طرق مین لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ + بھی مروی ہوا ہے
اور بعض اہل ادا نے روایت قنبل مین بھی تکبیر کو پڑہا ہے۔

بَابُ مَخَارِجِ الْحُرُوْفِ وَالصِّفَاتِ الَّتِيْ يَحْتَاجُ الْقَارِيْ اِلَيْهَا

اس باب مین بیان ہی مخارج حروف اور اون صفات حروف کا جنکے طرف قاری
قرآن کو احتیاج ہوتی ہی جانا چاہیے کہ حروف تہجی ۲۹ ہین اور لا خارج از
شمار ہے کہ واسطے تلفظ الف لینہ کے رکہا گیا ہی اور طریقہ شناخت مخرج حرف کا
یہ ہے کہ حرف مقصود الامتحان کو ساکن کرکے ہمزۂ وصل اول مین لاوین پس
جہان آواز منقطع ہووے وہی مخرج ہے اور حرف متحرک کی آخر مین اگر ہار
سکتہ بڑہاوین تب بھی مخرج معلوم ہوگا ہر چند مخارج جزئی نزدیک محققین
کے موافق عدد حروف کے ۲۹ ہین لیکن مشہور اور مختار ۱۶ مخرج ہین اور
بعض علمانے مخرج مدہ کا شمار کرکے ۱۷ کہے ہین۔ پس حروف حلق مین تین مخرج
ہین اور چہہ حروف اوس سے نکلتے ہین ہمزہ وہاء ہوز اقصا حلق سے

کہ بجانب سینہ سے نکلتی ہین اور الف ہوای تجاویف ثلثہ سے نکلتا ہے
مگر چونکہ ہوای حلق کو زیادہ دخل ہے اسواسطے اوسکو حلقی بھی کہتے ہین اور
ہادی بھی کہا ہے اور عین اور حار مہملتین وسط حلق سے اور غین اور خار
معجمتین اول حلق سے نکلتے ہین اور جوف دہن مین دس مخرج ہین اور اٹھارہ
حرف اوس سے نکلتے ہین ق منتہای زبان سے جو بجانب حلق ہے اور اوپر
اوسکے منتہای تالو سے اور اوس سے کچھ ورے کاف کا مخرج ہے
جیم و شین و یا وسط زبان اور مقابل اوسکے اوپر کے تالو سے ضاد
کنارۂ زبان سے جو متصل ڈاڑھونکے ہے نکلتا ہے اوسکے تلفظ مین زبان
سیدھی ہوکر اول کنارے سے آخر تک اپنے مقابل کی ڈاڑھون اور
دانتون سے ملجاتی ہے اور ہر دو جانب سے ادا کرنا اوسکا بہت مشکل اور داہنی
جانب سے بھی دشوار لیکن بائین جانب سے آسان ہے لام اول کنارۂ
زبان اور اوسکے مقابل اوپر کے تالو سے اور اوس سے کچھ ہی ورے
نون کا مخرج ہے اور قریب نون کے راء کا مخرج ہے لیکن نوک زبان
کو بھی اوسمین دخل ہے اور طا و دال و تا سر زبان اور ثنایای علیا
کے جڑ سے اور ظا و ذال و ثا تیزی سر زبان اور تیزی کنارۂ ثنایای
علیا سے نکلتے ہین اور صاد و سین و زای تیزی سر زبان اور
کنارۂ ثنایای سفلی سے بمشارکت ثنایای علیا نکلتے ہین اور لب مین دو مخرج

ہین **فا** اندرون لب پائین اور کنارۂ ثنایای علیا سے اور **واو** و **با** و **میم**
ہر دو لب سے **با** ملجانے تری ہر دو لب اور **میم** ملجانے خشکی ہر دو لب سے اور **واو**
بصورت غنچہ ہو جانے ہر دو لب کے نکلتی ہین اور خیشوم یعنی دماغ مین ایک
مخرج ہے اوس سے تنوین اور نون اور میم ساکنین جو مخفی ہون مظہر نہون
بغنہ نکلتی ہین کہ حالت اخفا مین مخرج اصلی سے طرف دماغ کے منتقل ہوتے
ہین اور جو مظہر ہون یا متحرک تو اپنے پہلے مخرج سے نکلتے ہین اب صفات
مشہورۂ حروف کا ذکر کیا جاتا ہی جاننا چاہیے کہ ہر صفت کی ضد بہی ہے
پس جو صفت بیان کیجاوے ضد اوسکی بہی معلوم ہوگی مقابلہ یا بیان سے
پس بعض صفات ضعف کے ہین جیسے ہمس و رخاوت اور بعض صفات
قوت کے ہین جیسے جہورت و شدت **مهموسه** دس حروف ہین
مجموعہ اونکا یہ ہے **ستشحثك خصفه** کہ بسبب ضعف اعتماد کے اوپر
مخارج ان حروف کے اوجاری رہنے سانس کے ضعف و خفا انکی آواز مین ہوتا ہی
باقی اونیس حروف **مجهوره** ہین کہ بہ سبب قوت اعتماد کے اوپر مخارج اون کے
کے قوت اور بلندی اونکی آواز مین ہوتی ہی اور حروف شدیدہ آٹہہ ہین **اجد**
قط بكت کہ بسبب شدت اور قوت کے آواز اونکے تلفظ مین جاری نہین رہتی
باقی مقابل شدیدہ کے **رخوه** کہلاتے ہین کہ اونکے تلفظ مین آواز جاری
رہتی ہی اور پانچ حروف **عمر نل** درمیان شدیدہ و رخوہ کے ہین اور بعض نے

واو اور یا کو بھی انہین درمیانی حروف مین شمار کیا ہے اور حروف مدہ
تین ہین ا و ي اور باقی ضدا ونکی قصیرہ ہین اور سات حروف استعلا کے
ہین ق ظ خ ص ض ط غ انکے تلفظ مین زبان اوپر کو بلند ہوتی ہے
اسلیے اونکو مستعلیہ کہتے ہین اور باقی ضدا ونکے مستفلہ ہین اور چار حروف
مطبقہ ہین ط ظ ص ض انکے تلفظ مین زبان اپنے مقابل کے تالو سے
ملجاتی ہے اسلیے مطبقہ کہلاتے ہین باقی ضدا ونکے منفتحہ ہین اور حروف صفیر
تین ہین ص س ز انکے تلفظ مین آواز مثل سیٹی کے سنی جاتی ہے
اسواسطے حروف صفیر کہلائے اور حرف تفشی کا شین ہے تفشی کے معنی
پھیل جانے کے ہین اور یہ حرف تمام منہ مین پھیل کر نکلتا ہے اسواسطے تفشی
اوسکی صفت ہوئی اور منحرفہ دو حرف ہین ر ل انکے تلفظ مین زبان انکی مخرج
سے اور طرف پلٹتی ہے اسواسطے انکو منحرفہ کہا ہے اور حرف مکرر ہے اوسکے
تلفظ مین شبہہ تکرار و تشدید کا ہوتا ہے اسواسطے صفت تکرار سے موصوف ہوا
اور تکرار اوسکی صفت ذاتی ہے جو اوسکے اخراج مین حاصل ہوتی ہے یہ معنی
نہین کہ اوسکو دو بار کہین اسواسطے اوسکے تلفظ مین اظہار تکرار سے بہت
بچے اور حرف مستطیل ضاد ہے چونکہ مخرج اس حرف کا لمبا ہے کہ زبان اس
کنارے سے اوس کنارے تک سیدہی ہوکر ڈاڑہون اور دانتون سے
ملجاتی ہے اسواسطے صفت استطالت سے موصوف ہوا اور حرف ہوائی الف ہے

کہ ہوای حلق سے پیدا ہوتا ہے اور ہمزہ وہر سہ حروف مدمین جو تعلیل اور
تغیر ہوا کرتا ہے اسواسطے اونکو حروف علت بھی کہتے ہین اور پانچ حروف
قلقلہ کے ہین ق ط ب ج د مشہور ترین اونکا قاف ہی قلقلہ کے
معنے حرکت دینا کسی چیز کو ان حروف کے تلفظ مین وہم وشبہہ اونکی
جنبش کا ہوتا ہی خاصکر حالت وقف مین اسواسطے صفت قلقلہ سی موصوف
ہوئے غرضکہ سبب اوس قوت کی کہ یہ حرف رکھتے ہین وقت تلفظ سکون اونکی
سامع کو وہم وشبہہ اونکی جنبش کا ہوتا ہی یہ نہین کہ فی الحقیقت اونمین جنبش ہی فقط

الحمد للہ والمنۃ

خدمت مین ارباب خبرت کے التماس ہے کہ وقت تبییض اس نسخہ کی نقش
اول یعنی اصل مسودہ سے جو بعجلت تمام لکھا گیا تھا اکثر مقامات مین بعد
غور وامعان نظر کے محو واثبات ونقصان وزیادت عمل مین آیا اور پھر اس
نسخہ مین نظر ثانی وثالث بھی کر لیگئی ہے کہ فقیر کے نزدیک یہی نسخہ اصل اور
معول علیہ ہوا اور اصل مسودہ غیر کے کام کا نہین رہا۔ اور چونکہ یارات
اضافت اپنے باب مین حتی الوسع بصراحت تمام وبیان اختلاف قرا و
روات لکھدی گئین ہین اسلیے ہر ہر سورہ کی آخر مین دوبارہ اونکو نہین گنا
جیسا کہ امام شاطبی رضی اللہ عنہ نے ہر ہر سورہ کے آخر مین اوس سورہ کے
یارات کو گن دیا ہے فقط تم بالخیر وصلی اللہ علی سیدنا محمد وآلہ وصحبہ وسلم

بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ علی نعمائہ والشکر لآلائہ ولا بشیٔ من
نعمک ربنا نکذب فلک الحمد سبحان اللہ وبحمدہ حسب وعدہ صادق رب جل و
علا بمنطوق آیہ شریفہ انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون ۵
روز نزول قرآن مجید سے آجتک حفاظت اوسکی باحسن وجوہ ہوتی آئی ہے اور اس
عالم کے انقراض تک ہوتی رہے گی ہزارہا حفاظ اوس ذکر شریف کے اسی
امت مرحومہ خیار امم مین ہوئی یہ مرتبہ اگلی امتونکو نصیب نتہا کہ کلام الہی کسیکو
حفظ ہو اسی کلام پاک کا یہ معجزہ ہے اور اوسی وعدہ حفاظت پروردگار کا ظہور
ہے جیسی ہر ہر آیت وکلمہ وحرف قرآنے باتباع رسم مصحف عثمانی مضبوط و
محفوظ ہے کیا ممکن کہ کوئی ملحد بیدین ایک زیر یا زبر کو بدل سکے ویسے ہی ہر ہر
روایت بہی قراءات سبعہ متواترہ کے جسکا حامل مصحف عثمانی ہے محفوظ ہے
مجال نہین کہ کوئی اوسمین تخلیط یا تغییر کرے اور اہل قرآن کے سامنے یہ صنعت
اوسکی چل سکے افسوس ہے کہ اہنا زمانہ خصوصاً حفاظ و قراء وقت نے بہی اس
فن شریف خادم وحافظ وحامی کلام آلہی کو متروک ومہجور فرمایا فقط ایک روایت
حفص کی امام عاصم سے جو اروج ترین روایات ہے اوسکی اصول وفروع سے
پورے آگاہی نہین اور روایات کا علم تو کہان بلکہ اکثر حفاظ تو یہ بہی نہین جانتے
کہ وہ کسکی روایت مین قرآن شریف پڑہتے ہین اسیواسطے اس زمانہ مین قرآن
مجید کی قدر شناسی نہین اور حاملان قرآن بے وقار ہین یہانتک اس علم شریف

کا اندراس ہوا کہ اگر کوئی شخص اور روایت متواترۂ قرارات سبعہ مین کلام مجید
کی تلاوت کرے تو اور ونکا تو کیا ذکر ہے خود حافظان قرآن مجید اور حاملان
فرقان حمید ہے چونک پڑتے ہین پھر کوئی اوس بیچارہ کی تغلیط مشہور کرتا ہے
کوئی اوسکو سہو محمول ٹہیراتا ہے یہ بصیرت کہان رہی کہ اوسکا مبلغ علم دریافت کرین اور
اوسکا مرتبہ پہچانین سبب یہی ہے کہ اس فن شریف کو جس سے پوری طور پر حفاظت
اور حمایت قرآن شریف کی ہوتی ہے چہوڑدیا اور خود رائے وخود پسندی کو اختیار
کرلیا آسواسطے خاکسار نے ترجمہ قصیدۂ حرز الامانی یعنے کتاب علامۂ شاطبی رح
کا بطور کتاب مستقل بطرز جدید بمثابۂ شرح لطیف ومختصر اردو عبارت عام فہم
مین جسکا ذکر مقدمۂ کتاب مین ہوچکا ہے امید ہے کہ پروردگار عالم قبول فرماوے
اور سبب افادۂ خواص وعوام گردانے آمین جو کہ یہ خاکسار ذرۂ بیمقدار مدۃ
العمر سے متوسل اس درگاہ علیا کا ہے اور خاص عہد دولت حضور رئیسۂ عالیہ
ملیکۂ متعالیہ قدر شناس بیقدران نکتہ نواز بیہمتران جناب نواب شاہجہان بیگم
صاحبہ رئیسۂ بہوپال مین ابتدا واختتام اس نیک کام کا ہوا اسلئے حضور رئیسہ
عالیہ مین پیشکش کیا کہ بفرمان عالی شان زیور طبع سے آراستہ ہوکر شیوع پاوے
اور حسنات باقیات مین اسکا بہی شمار ہو آمین یارب العالمین بحرمۃ النبی الامین

وصلی اللہ علی سیدنا محمد وآلہ

وصحبہ اجمعین

نقل تحریر فقیر که بعد فراغ از اصل مسودهٔ کتاب ورقی چند صاف نموده بخدمت
شیخنا الاستاذ حضرت مولانا قاری محمد عبد الرحمن صاحب گذرانیده بود دمم است
بیاض منقول از نقش اول یعنی مسودهٔ اوراق سیاه کردهٔ فقیر حقیر ابو الشمس عبد الهادی
ورقی چند از برای ملاحظه ارسال داشته ام تا بنظر اصلاح منظور شود مقدمه و تمهید و پارهٔ از اصل
مقصود یعنی باب الاستعاذه و البسمله و سورهٔ ام القرآن و فاتحه باب ادغام کبیر درین اوراق موجود است
همین قدر بر حصول علم اجمالی بطرز تحریر فقیر درین کتاب کافی دانسته ام همچنین جمله ابواب اصول را
بتوضیح ضروری نوشته ام باقی اختلاف فرشی هر هر سوره بتصریح اسمار هر یک از قراء و رواة
و اعلام بر قرارات هر یک برنگاشته هر چند تسویدش بآخر رسانیده ام و حالا بتبییضش پرداخته ام اما
متردد م که چون بنظر فیض و برکت اثر در گزرد شاید مقبول افتد یا نه باجمله گوش بر آوازم تا صدائے
قبول بگوشم در رسد یا حسرت و ندامت بدست آید و میدانم که سعی من درین کار بیکار رفتن
را یحسنون صنعا فهو عندی احسن و ان ادرکهم قبیحا فهو عندی اقبح و
بهدایة القراء موسومش ساخته ام آینده هر چه مناسب باشد تجویز فرمایند
جوابش از قلم خاص افاده فرمودند امینت + الحمد لله و الصلوة علی رسول الله اما بعد میگوید بندهٔ
عبد الرحمن بن محمد پانی پتی که هشت ورق رساله هدایة القراء مولوی عبد الهادی صاحب سلمه الله تعالی
بمقتضائے حسن ظن خود باین بیچدان فرستادند اگرچه معاهده این امر نبود م اما بخیال حفظ خاطرشان دیدم
صحیح یافتم مطابق کتب این فن خدای تعالی نیت مصنف را خالص قبول فرموده ازین رساله خلق الله را
فائده بخشد و تا بحث ادغام آل نوط دیدم مدعای خیر احقر را مشمول دارند و الحمد لله رب العالمین فقط

کتبه العبد المذنب
محمد عبد الرحمن بن محمد پانی پتی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی انزل الفرقان وقیض لحفظہ وقرائتہ جماعۃ صالحۃ من امۃ سید الانس والجان
صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وصحبہ اولی الدرجات الرفیعات من الایقان اما بعد خاکسار
ذوالفقار احمد نقوی عفا اللہ عنہ القوی عرض پرداز ہے کہ کتاب **ھدایۃ القراء** کہ اس
باب مین بیمثل وبیمثال ہے جسوقت اخی مکرمی جناب حافظ قاری مولوی ابوالشمس محمد
عبدالھادی صاحب نے اوسکو تالیف کیا تو خاکسار نے اوسکا مطالعہ کیا معلوم
ہوا کہ فی نفسہ باب اختلاف قرارت سبعہ مین ایک صحیفہ کاملہ نافعہ ودرۂ ساطعہ نادرہ
ہے جی مین آیا کہ اللہ پاک اوسکے طبع کا سامان کردے یہ تمناجی مین تھی کہ خداوند سبحانہ نے
اوسکی طبع کا اسباب درست فرمایا اذا اراد اللہ شیئا ہیأ اسبابہ کا ظہور ہوا یعنی قدردان
فیضرسان ملکہ ملکی صفات والاہم جان کرم جناب نواب شاہجہان بیگم صاحبہ رئیسہ عالیہ
بھوپال ادامہا اللہ بالعز والاقبال نے وقت ملاحظہ کے اوسکی طبع کا حکم صادر فرمایا
الحمد للہ والمنہ کہ آرزوی دلی منصۂ ظہور پر جلوہ گر ہوئی اور اللہ پاک کے فضل وکرم سے
اوسکا چھپنا شروع ہوا خاکسار نے مصنف سلمہ اللہ تعالی سے عرض کیا کہ اسکا مقابلہ
آپ اور مین کرون تاکہ مین بھی اوسکے فیض سے مشرف ہوجاؤن چنانچہ اول سے آخر
تک مین نے اور مصنف سلمہ اللہ تعالی نے اوسکا مقابلہ کیا اور آج بروز جمعہ بست ونہم ماہ
ذی حجہ سنہ ۱۳۱۱ ہجری کو محلہ امیر گنج شاہجہان آباد بھوپال مین اوسکا مقابلہ تمام ہوا الحمد للہ کہ
اوسکے مقابلے مین مہما امکن کوئی دقیقہ فروگزاشت نہین کیا اب اگر کوئی سہو یا خطا

اوسمین پائی جاوے تو ناظرین باتمکین سے امید ہی کہ اوسکی اصلاح فرمائین
اور دعا خیر سے خاکسار اور مصنف سلمہ اللہ تعالی کو اور رئیسہ عالیہ دام اقبالہا کو
اور والدین و کاتبین کو یاد کرین الٰہی یہ کتاب خاص تیرے قرآن پاک کی قرارت
کی ہی اور تیرے ایک دوست کی کتاب کا ترجمہ و حاصل ہے ہم گنہگار تبہ کار
تجسے یہ چاہتے ہین کہ تو اسکو قبول کر اور مؤمنین و مؤمنات کو اوس سے نفع دی اور ہمارے
سیئات سے تجاوز فرما اور عافیت دارین کی عطا کر اور حسن خاتمہ روزی فرما اور
اور جو قصور و فتور ہمسے اسمین ہوا ہو اوس سے درگزر کر اور توفیق اپنی مرضیات
کی دے اے میرے مولی اے میرے سید تجھپر ہر شی آسان ہے آمین یا رب العالمین
والحمد للہ اولا و آخرا و صلی اللہ علی سیدنا و مولانا محمد و علی آلہ و صحبہ وسلم آمین الی یوم الدین۔

قطعہ تاریخ طبع طبعزاد علی حسین فونز لکھنوی کاتب رسالہ ہذا

لکھا ہی عبد ہادی نے یہ نسخہ	ذکی رہین حافظ و قاری و نحو	سنا دو مصرع تاریخ امی فونز	مفصل شاطبی کی شرح اردو
عبد ہادی کی اس رسالہ مین	ہین اصول قرارت القرا	سال اسکا علی حسین لکھو	فیض بانی ہدایۃ القرا
۱۳۱۱ھ	۱۳۱۱ھ	۱۳۱۰ھ	۱۳۱۱ھ

ایضا از نتایج افکار منشی محمد یوسف خان صاحب خوشنویس سلمہ اللہ تعالی

قاری ذکی فاضل کیواسطر	کیا رسالہ عبد ہادی نے لکھا	مصرع تاریخ یوسف خان لکھو	سات قرأت کے اصول اوسمین
عبد ہادی کا نسخہ دلکش	رہنمای طریق صحت ہے	لکھو تاریخ طبع یوسف خان	ہادی ملک ہفت قرأت ہے
۱۳۱۱ھ			۱۳۱۱ھ

ایضا نتیجۂ طبع از ہر منشی عبد الحمید صاحب متخلص باطہر سلمہ الاکبر

مزید دیدہ ہودل گا کر یہ نسخہ	اگر چاہتی ہو حصول قرارت	اگر فکر تاریخ ہی تم کرو اطہر	کہو اوستاد اصول قرارت
کیا چھپا ہی یہ رسالہ بے نظیر	جسکا ثانی آجتک دیکھا نہین	بہر سال طبع ہان اطہر لکھو	ہفت قرأۃ کا رسالہ بیمثیر
۱۳۱۱ھ			۱۳۱۱ھ

الحمد للہ کہ رسالہ ہدایۃ القرا جسمین اختلاف قرارات سبعہ مع اصول و فروع درج ہی مطبع شاہجہانی مین باہتمام حافظ
کرامت اللہ صاحب مہتمم مطابع ریاست بتاریخ دوم محرم الحرام ۱۳۱۱ھ ہجری کو مطبوع ہو کر فیض بخش عام ہوا

وهذه خطبتي مشعرة على سندي للشاطبية الى ناظمها كتبتها واعطيتها للسيد عبد الله حسن نقلها في هذا المقام واعطيها لمن كان اهل لذلك المرام

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي انزل على عبده الكتاب ولم يجعل له عوجا ووسع على الامة اذ انزله على سبعة احرف سرجا ووفق علماء الامة وقراءها فغاصوا في بحار علومه لججا فاوضحوا القراءات واتقنوا الروايات وميزوا بين الشواذ والمتواترات ووضعوا اصولا وفروعا من احسن ضبطها واتقن درسها وحفظها عرجا اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له شهادة من شهدها سر وابتهجا واشهد ان سيدنا محمدا عبده ورسوله نبي الرحمة كاشف الغمة معلم الامة الذي جاهد في الله حق جهاده وبنفسه على الاعداء قد خرجا اللهم صل وسلم عليه وعلى آله وصحبه وازواجه وذريته صلوة وسلاما يفوحان مسكا وارجا **وبعد** فان اخانا في الله وحبيبنا في ذات الاله قد اشتغل معي في درس القصيدة الموسومة **بكنز الاماني** ووجه التهاني لامام القراء والمحدثين ولي الله باليقين الشيخ العلامة **ابي محمد القاسم الضرير** الشاطبي المعروفة **بالشاطبية** فلم ال جهدا في تفهيمه حسبما كنت افهم من جملة الرموز المفردات التي جعلها المصنف رضي الله عنه لكل فرد من افراد

واقردوا

القراء البدور السبعة ورواتهم الشهب الاربعة عشر والرموز المركبات التي
جعلها رضي الله عنه لاثنين منهم او ثلاثة او اربعة ومهما استعمل تلك الرموز
في اشعاره اعلمته كما حقق عندي ان مراده بهذا الرمز فلان القاري وبذلك
فلان الراوي او فلان وفلان على حسب الطاقة والامكان وقرأت عليه في اثناء
درسه مع ما فيه من الاختلاف جملة من الابيات التي اشار اليها الناظم رض
بكلمة او كلمتين من صدر الابيات بدون اعلام موضعه واعد ذلك
الصنيع عسيرا الا من يسره الله عليه بحفظ كلامه المجيد والتدبر في اياته
وضبط اشعار الكتاب والتفكر في وجوه اختلافه في كل باب واني احمد الله
ربي واشكره بلساني وقلبي واحدث بنعمته اذ جعل لي من ذلك حظا
ونصيبا بتوفيقه وببركة شيوخي واسلافي الامة من القراء والعلماء الذين
كشفوا كل معضل وحلوا كل مشكل واني وان لم اكن اهلا لذلك ولا معدا
لما هنالك لكني اتشبه باسلافي الصالحين واتزيا بزي الشيوخ المكرمين
حرصا مني ان اعد منهم فان من تشبه بقوم فهو منهم فاعطي واكتب له
هذا السند المبارك فاقول قد حفظت هذه القصيدة بتمامها الف
بيت تزيد ثلاثة مع مائة وسبعين وطالعت شروحه للعلامة ابن
القاصح وعلى القاري وغيرهما ثم ارتحلت من بهوبال الى بلدة باني پت اقصى
بلاد الهند فاتفقت هناك مع الشيخ المعمر الورع المتبرك القاري محمد عبد الرحمن

ابن محمد الانصاري فوجدته عالما باختلاف القراء من طريق الشاطبية وغيرها
من كتب الائمة المتقدمين ويدرس القرآن في اختلاف القراءات السبعة فقرأت
عليه القصيدة كلها عن ظهر قلب في ثلاثة عشر مجلسا وباحثت معه في مقامات
عديدة حتى اطمأن قلبي وذهب ما كان يختلج في صدري لقصور باعي وقلة
فهمي فلله الحمد والمنة وله النعماء والآلاء وله العظمة والكبرياء وله الثناء الحسن
وهو يرويها هذه القصيدة عن شيخه الاستاذ مولانا محمد اسحق قدس سره عن شيخه
عمر المكي عن الشيخ محمد طاهر بن الشيخ محمد سعيد سنبل عن ابيه الشيخ محمد سعيد
سنبل عن الشيخ المفيد مولانا الشيخ عبد الله بن المرحوم علي الازهري البرلنسي عن
مولانا الشيخ عبد الله بن سالم عن الشيخ محمد بن الشيخ علاء الدين البابلي عن سيف الدين
النصير عن احمد بن عبد الحق السنباطي عن الجمال يوسف زكريا عن والده ابي النعيم
رضوان بن احمد عن الاستاذ ابي اسحق التنوخي عن البدر ابي عبد الله محمد
بن ابراهيم بن جماعة عن المعين ابي الفضل عبد الله بن عبد الوارث الانصاري
عن ناظمها الامام الجليل الحافظ ابي القاسم الشاطبي رحمه الله تعالى فليهنه
العلم بها ويرزقنا الله تعالى العمل عليها وليس وعني هذه القصيدة لمن رآه
اهلا لذلك وليتامل في وجوه اختلافها وليزاحم بذهنه وذكائه في فهم
اضدادها وليطالع في شروحها فعسى ان يسهل عليه فهمها والله ولي التوفيق
وما توفيقي الا بالله عليه توكلت واليه انيب هذا واوصيه ونفسي باتباع

ما ارضى الله واجتناب ما اسخط الله وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العلمين
وصلى الله على خير خلقه محمد وعلى آله وصحبه اجمعين ٥ حرر ليلة الاحد
الثامن عشر من شهر ربيع الاول سنة ١٣٠٨ الهجرية

قاله بفمه و نمقه بقلمه وختمه بخاتمه

ابو الشمس عبد الهادي

عفا الله عنه

به عون صنّاع مکین و مکان فضل خلاق زمان

سراج السالکین

مطبع نامی منشی نولکشور طبع مزین مطبوع شد

اطلاع - اس مطبع مین ہر علم و فن کی کتب کا ذخیرہ سلسلہ وار فروخت کے لیے موجود ہی جسکی فہرست مطول ہر ایک شائق کو چھاپہ خانہ سے مل سکتی ہی جسکے معاینہ و لاحظہ سے شائقان اصل حالات کتب کے معلوم فرما سکتے ہین قیمت بھی ارزان ہی اس کتاب کے ٹیل بیچ کے تین صفحہ جو سادے ہین اُنمین بعض کتب متفرقات دینیہ اُردو وغیرہ کی درج کرتے ہین تاکہ جس فن کی یہ کتاب ہو اُس فن کی اور بھی کتب موجودہ کارخانہ سے قدردانون کو آگاہی کا ذریعہ حاصل ہو۔

کتب متفرقات دینیہ اُردو

شبیہ احمدی - سراپاے رسول کا بیان از جمال الدین حسن خان۔

مثنوی زائر - دعوت کرنا اسلام کا قبائل قریش کو از نواب شیر علی خان۔

دوازدہ مجلس مسمی بہ ریاض الازہار - از مولوی محمد قمر الدین گوپامؤی۔

اسرار کربلا - از منشی ظہیر الدین بلگرامی۔

شرح قصیدۂ بردہ - از مولوی غلام حیدر گوپامؤی۔

دہ مخزن - مصائب کربلا از حکیم نصر اللہ خان وصال تخلص۔

دہ مجلس نثر مسمی بہ عین البکا - مع رسالۂ شطر غزا مشہور بہ چہل مجلس۔

مہر نبوت - از نواب محمد مردان علی خان نظام مرحوم۔

رموز القرآن - اوقات قرآن کا بیان از محمد حسین علی ہاتفی۔

آثار محشر منظوم ذکر علامات قیامت۔

صبح کا ستارہ - حالات قیامت و بہشت و دوزخ از مولوی عباس علی۔

قیامت نامہ بہشت نامہ - از مولوی فیاض الحق۔

آثار قیامت۔

قیامت نامہ مسمی بہ آئینۂ نشور - از مولوے شمس الدین احمد بہادر اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر بارہ بنکی۔

تحفۂ درود - ملقب بہ خیر الکلام از مولوی منظور احمد

رسالۂ کسب الانبیا - از مولوی ظہور الحق۔

مجموعۂ توشۂ عقبیٰ در وظائف اسماے الٰہی و اسماے رسالت پناہی۔

مجموعۂ نود و نہ نام باری تعالیٰ شامل ہمہ رسالہ ۱ - دعاے منتی - ۲ - قصیدۂ بردہ - ۳ قصیدہ بانت سعاد - ۴ قصیدۂ غوثیہ - ۵ - دعاے سیفانی ۶ - قصیدۂ حضرت اویس قرنی۔

انوار محمدی مع نقشۂ شجرۂ فرق قدریہ وجیریہ وغیرہ از مولوی محمد امیر اکبر آبادی۔

بعون صانع مکوّن فضل خلاق زمان

سراج السالکین

مطبع نامی منشی نولکشور طبع مرتبہ مطبوعہ ہو

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قطعہ

عاجز نواز دوسرا تجسا کوئی نہین — رنجور کا انیس ہی ہمدم علیل کا
سائل ہون مجکو قید کم و بیش کی نہین — مختار ہی کریم کثیر و قلیل کا

سب تعریفین اُس خدا کے واسطے ہین جو مالک ہی اور حکیم اور جواد و کریم اور غالب و رحیم اُسی نے آسمانون اور زمینون کو اور دونون جہان کے کامون کو اپنی حکمت اور تدبیر سے بنایا اور جن و انسان کو اپنی عبادت ہی کے لیے پیدا فرمایا جیسا کہ مولوی روم فرماتے ہین بیت ما خلقت الجن و الانس بخوان ۔ جز عبادت نیست مقصود از جہان ۔ پس ارادہ کرنے والون کے لیے کھلا راستہ ہی اور دیکھنے والون کے واسطے دلیل عمدہ لیکن خداوند تعالی جل شانہ جسکو چاہے ہدایت کرے اور جسکو چاہے گمراہ کرے اور مستحق ہدایت کو بھی وہی خوب جانتا ہی اور رحمت کاملہ نازل ہو حضرت رسول خدا خاتم انبیا پر اور اُنکے اچھی پیروی

ما خلقت الجن والانس الا لیعبدون
پس کہ سوا عبادت کے نہین کوئی مقصود جہان سے پہلے
یہ آیت پڑھکر اللہ جل شانہ فرماتا ہی کہ نہین پیدا کیا میں نے جن اور انس کو مگر واسطے اس کے کہ عبادت کرین میری
اور دیکھو کہ یہان اللہ نے اپنی عبادت کرنے کو جن و انس کے پیدا کرنے کا سبب بتایا ہی
اور اسی عبادت کے لیے ہر ایک کو عقل دی ہی
اور اسی عبادت کے لیے ہر ایک کو عقل دی ہی
اور اسی عبادت کے لیے ہر ایک کو عقل دی ہی

کرنے والون پر آسکے بعد اسی ابنائے جنس تمکو اور ہمکو خدا اپنی مرضی سے نیکی
عنایت فرماوے جان لو کہ خدائے تعالے کی بندگی علم اور عمر کا فائدہ ہی اور
ولیون اور متقیون کا سرمایہ ہی اور صاحبان ہمت کا اصل مقصد بزرگون کا کام
اور مردان خدا کا پیشہ یہی طریقت ہی اور پسندیدہ صاحبان بصیرت اور ذریعۂ
جنت اور سعادت بھی یہی عبادت ہی چنانچہ اللہ تعالے فرماتا ہی وَاَنِ اعْبُدُوْنِیْ
قَاعْبُدُوْنِ یعنی مین ہون رب تمھارا سو بندگی کرو میری دوسری جگہ فرماتا ہی
اِنَّ هٰذَا كَانَ لَكُمْ جَزَآءً وَّكَانَ سَعْيُكُمْ مَّشْكُوْرًا ہی قیامت کے دن اچھے
لوگون کو کہینگے کہ یہ ہی تمھارا بدلا اور کمائی تمھاری نیک لگی اس سے معلوم ہوا کہ
بندے کو سوائے عبادت کے کوئی چارہ نہین اسواسطے ہمنے اسمین فکر کیا
اور دیکھا تو معلوم ہوا کہ عبادت کا راستہ اول سے آخر تک بڑا دشوار اور سخت گذار
اور بڑی مسافت رکھتا ہی اور بہت آفتین اور گھاٹیان اور موانع پیش آتے ہین
اور دشمن اور راہزن لگے ہوے ہین اور اسپر طرہ یہ ہی کہ سب مخالف خفیہ
ہلاک کرتے ہین اور یار مددگار کمتر ہین اور اس راہ کا حال ایسا ہی ہونا بھی
چاہیے کیونکہ بہشت کا راستہ ہی اور اسکے لیے حضرت رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ بہشت کو مکروہات اور سختیون سے ڈھانپا ہی اور دوزخ کو
آسانی اور خواہش اور لذت سے چھپایا ہی اور باوجود ان سختیون کے جو مین نے
بیان کی زیادہ تر مشکل یہ ہی کہ بندہ ضعیف اور زمانہ دشوار اور دین کا کام کمی پر
اور شغل بے شمار فرصت عمر کوتاہ ہی اور عمل قلیل موت قریب ہی اور سفر طویل بضاعت
فرصت زندگی بہت کم ہی اور غنیم ہی یہ دیو جو دم ہی پس اگر توشہ عبادت کا جسکے بغیر

چارہ نہین چھوٹ گیا تو پھر حاصل ہونا ممکن نہین جس آدمی نے اسکو حاصل کیا
گویا سعادت ابدی لے لی اور جسنے اسکو چھوڑا وہ ہمیشہ کو بدبخت ہوا واقعی
یہ کام بڑا سخت ہی اور اسمین خطرہ بہت ہی اس وجہ سے اسکے ارادہ کرنے والے
کم ہوے ہین اور ارادے والون مین اس راہ پر چلنے والے کم ہین اور جو
چلتے ہین انمین سے کم مطلب کو پہونچتے ہین اور جو لوگ انمین سے مقصد
حاصل کر لیتے ہین وہ البتہ خداے تعالے کے اچھے بندے ہین انکو اللہ تعالی
اپنی محبت اور معرفت عنایت کرتا ہی اور توفیق اور عصمت پر اپنی طرف سے
قوت دیتا ہی اور انکو اپنی رضامندی سے جنت عطا فرماتا ہی اللہ تعالے ہمکو
اور سب احباب کو ایسے لوگون مین کر دیوے جب کہ عبادت کو ان اوصاف کے
ساتھ معلوم کیا تو اسمین غور و تامل سے فکر کی کہ اس راہ کو بندہ کیونکر قطع کرے
اور ان اسبابون کو دیکھا کہ جنکی وجہ سے سلامتی کے ساتھ اس راہ کو طی کر سکے
جیسا علم و عمل و آلہ و حیلہ وغیرہ ہین اسواسطے کہ بے انکے ایسی دشوار گذار
راہون سے گذرنا محال ہی بلکہ ان مہلکات اور موانع مین رہ جاتے ہین
کہ جنسے پھر نکلنا دشوار ہو خداے تعالے سب کو انسے بچاوے اسپر
کئی کتابین اس راہ کے چلنے مین مین نے بنائین جیسے کیمیاے سعادت
وغیرہ جنمین بہت باریک باتین بیان کی ہین پر یہ کتابین عام فہم نہین اسلیے
ناواقفون نے انپر اعتراض کیے اور بے سمجھے جو کچھ زبان پر آیا کہہ سنایا
لیکن یہ تعجب کی بات نہین اسواسطے کہ خداے تعالے کے کلام سے بہتر
کوئی کلام نہین ہی جب کفار نے اسی کو اساطیر الاولین کہا یعنے پہلون کی

حکایتین بتلائین تو اور کلام کا کیا ذکر ہی شعر ما لجمی اللہ والرسول معًا دہن لسان
الورمی فکیف انا ۔ تسپر بھی مین نے دین کی رو سے سب خلقت کو مہر کی آنکھ سے
دیکھا اور خدائے تعالے سے دعا مانگی کہ مجکو ایسی کتاب مصنف کرنے کی توفیق دے
کہ جسپر سب اجماع کرین اور اُسکے پڑھنے سے سبھون کو نفع ہو چونکہ خداوند تعالے
دعا بیچارون کی قبول کرتا ہی جیسا کہ کسی کا قول ہی شعر خدایا ہاتھ اُٹھائون عرض
مطلب سے بھلا کیونکر ۔ کہ ہی دست دعا مین گوشہ امان اجابت کا ۔ میری دعا
منظور ہوئی اور اپنے فضل سے اس بھید کو جتلا دیا اور ایسی ترتیب عجیب
الہام کی کہ وہ اور کتابون مین نہ پڑھے وہ ترتیب جسکو مین بیان کرتا ہون یہ ہی
کہ اول جو چیز بندے کو خواب غفلت سے جگا دے اور اس راستے پر
آمادہ کرے اندیشہ بلند ہوتا ہی اور توفیق خاص خداوند اس طرح پر ہی کہ بندہ
اپنے آپ کو اللہ تعالے کی عمدہ نعمتون مثل گویائی و زندگی و قدرت و
عقل وغیرہ مین غریق جانکر خیال کرے کہ کوئی میرا منعم ہی جسنے مجکو سب
آفات سے بچا کر ان نعمتون مین سلامت رکھا ہی اور اہل عطائے نعمت پر
مجھسے ادائے شکر کا مطالبہ کریگا اور شکر کرنے مین غفلت کرونگا تو سب
نعمتین مجھ سے چھین لیوگا اور مجکو عذاب کریگا اور اسی بات کے واسطے
اُسنے رسول بھیجے ہین اور اُنھون نے خبر دی ہین کہ تمھارا ایک پروردگار
ہی قادر اور حی اور عالم اور مرید و متکلم اور حکم کرنے والا اور منع کرنے والا اور
قدرت رکھتا ہی اس بات پر کہ اگر تم نافرمانی کروگے تو عذاب کریگا اور اگر
بندگی کروگے تو ثواب دیگا اور جانتا ہی دل کی باتون کو اور چھپے کامون کو

اور اُسنے وعدہ اور وعید کیا ہی اور قوانین شریعت کے قبول کرنے کو حکم فرمایا ہی
جب کہ یہ باتین اُسکے دل مین آوینگی تب اپنے دل مین ڈریگا کہ میرا کیا حال ہوگا
اور اُسوقت بہت دردمین مبتلا ہوگا یہانتک کہ راہ خلاص ڈھونڈھیگا جب
کوئی رستہ نکلیگا تو عقل کے زور سے سب صنعتون کو دیکھکر استدلال صانع پر
لائیگا تب البتہ اُسکو علم اور یقین چھپی باتون کا حاصل ہوگا اور معلوم ہوگا کہ یقیناً
میرا کوئی پروردگار ہی جسنے مجکو عبادت اور امر و نہی کو فرمایا ہی یہ پہلی دشواری ہی
جو بندے کو عبادت مین پیش آتی ہی اور یہ گھاٹی علم کی ہی پس جب بے علم کے
کوئی صورت نجات کی نہین تو چارنا چار اُسکے قطع کرنے مین مصروف ہووے
اُسکے دلائل کو علماے آخرت سے سیکھنے کا ارادہ کرے جو کہ راہ نما اور چراغ
است ہین شعر چو شمع از پئے علم باید گداخت ٭ کہ بے علم نتوان خدا را شناخت
شعر دیگر چاہے شکست جہل تو تحصیل علم کر ٭ وابستہ یہ طلسم ہی فتح کتاب کا
تاکہ اس منزل کو اللہ تعالی کی مدد سے طے کرے اور اُسکو غیب پر یقین
حاصل ہووے کہ جان لیوے کہ میرا خدا ایک ہی بے کسی شریک کے جسنے پیدا کیا
اور ظاہر اور باطن سے اپنی خدمت اور عبادت کا حکم فرمایا اور کفر و گناہ سے
منع کیا ہی اور ارشاد فرمایا کہ جو بندگی کرے اُسکو ہمیشہ کو ثواب ہی اور جو نافرمانی
کرے اُسکو مدام عذاب پس جب اتنی پہچان اُسکو ہوگی تو ضرور اپنے مالک کی
اطاعت مین چست ہوکر عبادت مین متوجہ ہوگا لیکن اتنے جاننے سے
اُسکو یہ نہ معلوم ہوگا کہ عبادت کے فرائض اور واجب کیا ہین تب اُسکو
اور علم کی ضرورت ہوگی جب اُسپر مطلع ہوگا یعنی جب یہ جان لیوگا کہ خدا تعالے

ایسا ہی اور عبادت مین فرض واجب یے ہین تو اب عبادت حق مین مصروف
ہونا ضرور ہی اُسوقت دیکھیگا آپ کو انواع اقسام کے گناہون مین ملوث
اور کہیگا کہ مین تو معاصی پر مصر ہون اُس ذات پاک کی حضور مین کس طرح
حاضر ہون اور گناہون کی حالت مین کہ سراسر صورت ناپاک اور پلید ہی کیونکر
عبادت کرون جب تک کہ توبہ کرکے بالکل گناہون سے پاک نہو جاؤن استعار
بندگی سے جو کہ وان مقصود ہی ✦ حاضری خدمت معبود ہی ✦ بندہ جو نا پاک
نطفے سے بنا ✦ اور غلاظت مین گناہون کی سنا ✦ کس طرح اُسکا وہان ہووے
حضور ✦ جب تلک لیوے نہ توبہ سے طہور ✦ عمر بے توبہ ہمہ جان کندنست ✦
مرگ حاضر غائب ازحق بودنست ✦ اِس صورت مین اُسکو گمانی توبہ کی پیش
ہوگی جب اللہ کی عنایت سے اس سے بخوبی گذر جائیگا اور اُسکو جیسا چاہیے
ویسا ہی قطع کریگا تو پھر آپ کو قابل عبادت جانکر ارادہ عبادت کا دل مین
ٹھہراویگا تب معلوم ہوگا کہ بہت باتین مجکو اس کام سے روکنے والی ہین
جس وقت اِنہین غور و تامل کرکے دیکھیگا تو چار چیزین بارج معلوم ہونگی ایک
دنیا دوسری خلقت تیسری شیطان چوتھی نفس پس اُنکے بغیر دفع کیے
اس کام مین قدم رکھنا ممکن نہین اب چار و ناچار اُنکے دفع کرنے مین مصروف
ہوگا اور یہ سب گھاٹیون مین سخت ہی اُنکو بھی چار چیزون کے اختیار کرنے سے
ہٹانے کا ارادہ کریگا پہلے دنیا کو چھوڑنا شعر نکہت گل کہتی ہی زبان موج سے
قابل نظارہ رنگ گلشن عالم نہین ✦ دوسرے خلقت سے علیحدہ ہونا شعر
آگاہ اُس جہان سے نہین غیر بیخودان ✦ جاگا وہی ادھر سے جو سونا اُنکو سو گیا

۱۲

تیسرے شیطان سے لڑنا چوتھے نفس کو لذات اور شہوات سے بچانا اور ڈرانا
شعر نفس شیطان زدکریمارا ہ ما + رحمت بادا شفاعت خواہ ما + نہین
شیطان ہی خفیہ دشمن ہی + نفس سرکش بھی اپنا رہزن ہی + دونون موذی بہت
ستاتے ہین + راہ بے فائدہ بتاتے ہین + جب ان موانع سے اس طرح پر
فارغ ہوگا تو پھر اصلی کام کا ارادہ کریگا تب بھی اسکو بہت سی چیزین اس امر سے
مانع ہونگی جو کہ غرض اصلی سے باز رکھین اول رزق اسواسطے کہ نفس کہیگا
کہ مجکو بغیر رزق کے قیام نہین ہوسکتا تو نے جو دنیا اور خلق کو چھوڑا تو میرا
قیام کس طرح ہوگا **شعر** شب چو عقد نماز بربندم + چہ خورد بامداد فرزندم +
دوسرے کاروبار کا وسوسہ کیونکہ نہین معلوم کہ کام کا انجام کیا ہوگا اچھا
ہوگا یا برا اور اس سے دل پر یہ چھا جاتا ہی کہ ایسا نہو کہ کسی بلا مین پھنس
جاؤن تیسرے ہر طرف سے مصائب اور سختی کا آنا خاص کر اس شخص کو جو
خلق کو چھوڑ دے اسواسطے کہ جب اُنکو چھوڑا اور اُنسے علیحدگی اختیار کی
تو وہ اُسکو ہر طرح کے رنج اور تکلیف پہونچائینگے اور اُنکی وجہ سے طرح طرح کی
مصیبتین اور تکلیفین پہونچینگی اور ان تکلیفون مین کیسا غصہ کھانا ہوگا چوتھے
تضاہاے الٰہی کہ ہر ساعت اور ہر گھڑی اُسپر بطور امتحان نئی ہی وارد
ہونگی اور کبھی اُنمین سے موافق طبیعت کے بھی ہونگی اس گھاٹی کا نام
عوارض کی گھاٹی ہی اسکو بھی چار طرح سے دفع کرنا ضرور ہوگا یعنے پہلے مانع کو
خدا پر بھروسا کرنے سے دفع کرے کہ رزق کے باب مین توکل کرے کیونکہ
حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین **شعر** جنہ ان تنک ان تسعے لرزق +

ریختہ

ویرزق فی غشاوۃ الجنین + اور دوسرے مانع کو خدا کے سپرد کرنے سے
یعنے وسوسے کے وقت یہ سمجھنا کہ میرے وسوسے سے کیا ہوتا ہی جو خدا
چاہیگا وہی ہوگا **شعر** ہر فکر بجز ذکر خدا وسوسہ ایست + شرمے ز خدا بدار
کین وسوسہ چند + تیسرے مانع کو بلاؤن پر صبر کرنے سے اور رضاے
الٰہی پر راضی ہونے سے **اشعار** بغیر صبر بوقت بلا نمیشاید + بجز رضا بقضاے
خدا نمیشاید + از انچہ رفت قلم سر مکش دگر نہ بیا + برون رو از خطا و گرترا نمیشاید
جب یہ باتین اختیار کرکے اس گھاٹی سے بڑھ جائے تو پھر عبادت پر کھڑا ہو
اُسوقت نفس کاہل اور ضعیف کو عبادت اور یاد پروردگار مین راغب اور
خوش نپائیگا بلکہ نفس مائل آرام اور غفلت اور جھوٹ اور فضول اور حمق اور
حرص اور جہل کی طرف ہوگا اس حالت مین ضرور ہی کہ کوئی ایسی چیز ہو کہ نفس کو
عبادت کی طرف رغبت دلاوے اور شر اور معصیت سے بچاوے اور یہ چیز
خوف و رجا ہی یعنے یہ خیال کرنا کہ خداے تعالیٰ نے عبادت کرنے والون کو
کیسے کیسے انعام و اکرام کا وعدہ فرمایا ہی اور گنہگار کو کس کس طرح کے عذابون سے
ڈرایا ہی پس اگر نفس انسے آگاہ ہوگا تو رجاء ثواب اور خوف عذاب اُسکے لیے
عبادت اور ترک معصیت کا باعث ہوگا اسکا نام بواعث[۵۱] کی گھاٹی ہی جو اسکو
پیش آئی جب اسکو خوف[۵۲] و رجا سے کاٹا اور عبادت کی طرف متوجہ ہوا تو پایا
آپ کو فارغ ہر ایک مانع اور شاغل سے اور راغب عبادت پر پس بہ نشاط
و رغبت و شوق تمام عبادت مین مصروف ہوا اور اسی طرح ایک مدت معین
مشغول رہا اس اثناء مین ایسی عبادت مین کہ جسکے واسطے اتنی کد و کاوش

کی تھی اُسکو دو آفتین بڑی پیش ہونگی ایک عُجب یعنی خود بینی دوسری ریا یعنی
نمائش اور یہ دونون تمام عبادت کو کھو دیتی ہین اس گھاٹی کا نام قوادح ہے
اب اسکو ریا کے دفع کرنے کے لیے تو اخلاص یعنی دل سے صرف خدا ہی کی
عبادت کرنے کی حاجت ہوگی اور عُجب کے دفع کے لیے خدا کے احسان کی
یاد کی ضرورت ہوگی **شعر** منت منہ کہ خدمت سلطان ہمیکنم ✻ منت شناس ازو
کہ بخدمت بداشتت ✻ تاکہ جو کام کرے وہ ضائع نہو اور سلامت رہے جب
اس سے فارغ ہوکر عبادت کریگا تو اب البتہ اسکی عبادت پوری ہوگی یعنی
جیسا چاہیے ویسا ہی کام حاصل ہوگا اسواسطے کہ جتنے مانع تھے سب کو
دفع کرکے مصروف ہوا ہے پس جب کوئی خدشہ نرہا اور توجہ خدا کی طرف
ہوئی تو دیکھیگا آپ کو انواع رحمت الٰہی مین غریق جو اسکو خدا ے تعالی نے
عنایت فرمائی ہین اسوقت مین اس بات کا ڈر ہے کہ شکر سے غافل نہو جاوے
اور کفران نعمت کرکے مرتبہ بلند اور مقام صلحا سے گر جاوے اور معبود کا
مغضوب ہو یہان پیش آویگی اُسکو گھاٹی حمد اور شکر کی جب آدمی شکر کرکے
اس سے فارغ ہوگا اور اپنی طاقت کے موافق حمد کیے جائیگا تو تھوڑی مدت کے
بعد دیکھیگا آپ کو میدان شوق اور محبت الٰہی مین پھرتا ہوا اور وہان سے
رضا اور اُنس کے باغ مین پہونچا ہوا اس طرح کہ خلعت انعام ایزدی در بر ہوگا
اور تاج اور اکرام سرمدی بر سر اور اسکا حال ایسا ہوگا کہ تن دنیا مین اور دل
آخرت مین اور ہر وقت منتظر خدا کے پیغام کا رہیگا اور دنیا کو ناپاک جانیگا
اور خلقت سے رنجیدہ ہوگا چنانچہ اسوقت مین اسکے پاس قاصد بلانے کے

قوادح جمع قادح یعنی
قدح نکالنے والی یعنی
آفتین

بہشت کے باغون کی خوشخبری لے کر آوینگے اور خوشنودی پروردگار کے
مزاج کی سناوینگے کہ تیرا رب تجسے راضی ہی ناراض نہین اور اسکو خداوند
تعالے کے پاس دنیا سے لیجاوین اور بہشت کے باغون مین ٹھہراوین
اس جگہ اپنے نفس ضعیف کو بڑی بادشاہت پر دیکھیگا اور ہر وقت اور ہر لحظہ
اپنے سردار باوقار کی طرف سے ایسے انعام اور اکرام کا مشاہدہ کریگا کہ جسکی
صفت کوئی نہین کرسکتا اور ہمیشہ ترقی پر رہیگا پس کیا خوب یہ بندہ ہی
اور کیسی اچھی یہ نعمت ہی اور کیسا عمدہ یہ کام ہی کہ جسکے سبب سے یہ مرتبہ ملا
مین اللہ تعالے سے چاہتا ہون کہ اللہ تعالی ہمکو اور سب مسلمانون کو یہ نعمت
عظمے عطا فرماوے اور ہمکو اُنمین سے نہ کرے کہ جنکو سوائے زبانی تقریر کے
اور ظاہری آرزو اور غیر مؤثر سننے اور دیکھنے کے اس امر مین کچھ نفع حاصل نہین ہی
اور ہمارے علم کو ہمپر حجت نہ کرے اور توفیق ایسے کامون کی عنایت فرماوے
جنسے خود راضی ہو کیونکہ وہ بڑا بخشنے والا ہی اور سب کریمون سے بڑھ کر کریم ہی
یہ ترتیب تھی جو مجکو اللہ تعالی نے الہام فرمائی پس حاصل اس بیان کا یہ ہی
کہ سالک کو سات گھاٹیان پیش آتی ہین پہلی علم کی دوسری توبہ کی
اور تیسری عوائق اور چوتھی عوارض اور پانچوین بواعث اور چھٹی قوادح
اور ساتوین حمد و شکر کی اور یہی اس رسالے مین ہین اور ان ساتون کو
سات فصلون مین مختصر کرکے بیان کرتا ہون اور چند باریک باتین
شامل کرکے عرض کرتا ہون اللہ تعالی کا ہدایت کرنے والا ہی سوا اُسکے
کسی کو کچھ طاقت نہین وہ بڑا برتر ہی

فصل اول بیان علم کی گھاٹی کا

ای طالب عبادت و اخلاص تجکو لازم ہی کہ پہلے علم سیکھے اسواسطے کہ علم مرکز ہی یعنے اُسپر دونون جہان کے کامون کا مدار ہی اور جان لے کہ عبادت اور علم دو بڑے جوہر ہین جنکے سبب سے تمام کتابین اور سکھلانا معلمون کا اور نصیحت ناصحون کی تیرے دیکھنے اور سننے مین آتی ہین بلکہ انکے سبب سے اللہ تعالی نے کتابین اور رسول بھیجے اور زمین و آسمان اور جو کچھ انکے درمیان ہی پیدا کیا چنانچہ دیکھو اللہ تعالے خود فرماتا ہی اَللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ وَّمِنَ الْاَرْضِ مِثْلَهُنَّ یَتَنَزَّلُ الْاَمْرُ بَیْنَهُنَّ لِتَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَیْءٍ عِلْمًا یعنے اللہ وہ ہی جسنے بنائے سات آسمان اور زمین بھی اتنی اُترتا ہی حکم اُنکے بیچ تاتم جانو کہ اللہ ہر چیز کر سکتا ہی اور اللہ کی خبر مین سمائی ہی ہر چیز کی یہ آیت شرف علم کے لیے خصوصًا علم توحید کے واسطے کافی و وافی ہی اور دوسری جگہ فرماتا ہی وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ یعنی ہمنے پریون اور آدمیون کو نہین پیدا کیا مگر تاکہ بندگی کرین یہ آیت شرف عبادت اور توجہ الی اللہ کرنے کو کافی ہی چاہیے ان دونون کامون کو سب سے بڑھ کر جانے کیونکہ علم اور عبادت دونون جہان کی پیدائش کے سبب ہین پس لازم ہی بندے کو کہ بجز انکے دوسرا کام نکرے اور انکے سوا دوسری طرف نظر نہ ڈالے اسواسطے کہ انکے سوا جو کچھ ہی سب لغو اور باطل ہی جب کہ شرف علم اور عبادت کا معلوم ہوا تو اب جان لو کہ علم عمل سے بہتر ہی کیونکہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

فرمایا ہی کہ عالم کی بڑائی عابد پر ایسی ہی کہ جیسے میری بڑائی امت پر ہی اور فرمایا ہی
کہ عالم کی طرف ایکبار دیکھنا خدا کو بہت پیارا ہی ایک برس کی عبادت سے جو
نماز روزہ کے ساتھ ہو اور فرمایا ہی اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے کہ مین تمکو
دکھلاؤن سب سے بہتر بہشتیون کو یارون نے عرض کیا کہ ارشاد ہو یا رسول اللہ
وہ کون ہین فرمایا کہ میری امت کے عالم ہین اس سے معلوم ہوا کہ علم عبادت سے
بہتر ہی لیکن بندے کو بے عبادت کے چارہ نہین اور علم بے عمل سے کچھ حاصل نہین
شعر علم چندانکہ بیشتر خوانی + چون عمل در تو نیست نادانی + اسواسطے کہ
علم مثل درخت کے ہی اور عبادت اُسکا پھل ہی اگرچہ درخت کو بسبب اصل
ہونے کے پھل پر شرف ہوتا ہی لیکن نفع پھل ہی سے حاصل ہوتا ہی جب کہ یہ بات
معلوم ہوئی کہ بغیر دونون کے گذارہ نہین تو ضرور ہی بندے کو دونون کے
حاصل کرنے مین کوشش کرے جیسا حسن بصری رح نے فرمایا ہی کہ علم اس طرح
حاصل کرو کہ عبادت سے نہ رہ جاؤ اور عبادت اس طرح پر کرو کہ علم سے نہ رہ جاؤ
غرض یہ کہ علم اس طرح حاصل کرو کہ عبادت کو مانع نہو اور عبادت ایسی کرو کہ علم
نہ چھوٹے جب یہ معلوم ہوا کہ دونون امر ضروری ہین تو اب یہ جاننا چاہیے
کہ علم کا عبادت پر مقدم رکھنا بہتر ہی کیونکہ علم اصل اور راہ نمائے عبادت ہی
اور اسی وجہ سے پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ علم عمل کا امام ہی اور عمل علم کا
تابع ہی اور تقدیم علم کی عمل پر اور اُسکے امام ہونے کے دو سبب ہین اول
سبب یہ ہی کہ عبادت ہو سکے اسلیے کہ عبادت بے معبود کے پہچانے نہین
ہو سکتی اور معبود کا جاننا علم پر موقوف ہی اور جس معبود کا نام و صفت معلوم نہو

اور یہ نہ جانتے ہون کہ کن باتون کو اُسمین اعتقاد کرنا چاہیے اور کونسی
باتون کا اعتقاد نکرنا چاہیے تو ایسے معبود کی عبادت کس طرح ہوسکتی ہے کیونکہ
ایسا بھی تو ہوسکتا ہے کہ نادانستگی کی صورت مین کوئی چیز خدا کی ذات وصفات مین
ایسی سمجھ لیجاوے کہ وہ حق اور درست نہو اس سبب سے عبادت سراسر ضائع
ہوجائیگی پس ضرور ہوا کہ اُس چیز کو سیکھنی چاہیے کہ جسکا کرنا شریعت مین واجب ہے
اور جسکا چھوڑنا ضرور ہے تاکہ اُمر کے موافق بجالاوے اور نہی سے باز رہے
اسواسطے کہ عبادت کیونکر ہوسکتی ہے جب تک کہ یہ نجانے کہ عبادت کیا ہے اور
کس طرح ہے اور کس طرح بچ سکتا ہے اُس گناہ سے کہ جسکا حال معلوم نہو کہ یہ گناہ ہے
اور نہ اس سے بچنے کا حال معلوم ہو پس ضرور ہوا کہ پہلے عبادت شرعی مثل
طہارت اور روزہ اور نماز وغیرہ مع اُنکے سب احکام اور شرائط کے سیکھے تاکہ اسکے
سبب سے عبادت کرسکے اسواسطے کہ اکثر ایسا ہوگا کہ آدمی کسی ایسے کام کو کیے جاوے
جو سنت[1] کا مخالف ہو اور عبادت کا مفسد یا کوئی عبادت مین ایسی مشکل پیش آوے
کہ نہ اُسکو خود جانے اور نہ کوئی ایسا شخص ملے کہ جس سے پوچھے پس خود سیکھ لینا
واجب ہوا اور یہ بھی جاننا چاہیے کہ یہ سب کام باطن کی عبادت پر موقوف ہین
جو دل کے ساتھ علاقہ رکھتی ہے اور جسکا سیکھنا پر ضرور ہے مثل توکل وتفویض ورضا
وتوبہ واخلاص وغیرہ تاکہ اُنپر عمل کرے اور اُنکی ضدون کا بھی جاننا واجب ہے
جیسا غصہ اور طول امل اور حسد اور ریا اور کبر اور عُجب وغیرہ تاکہ اُنسے بچے
اسواسطے کہ تن کا پاک رکھنا اور ظاہر کی عبادت تو ایک حصہ عبادت کا ہے
اور دل کا پاک رکھنا اور اُسکی عبادت ننانوے حصے عبادات کے ہین

[1] سنت طریقہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عبادات مین اور عبادات مین اور اسکے خلاف مین مراد ہے اور اسکے اتباع مین

اور ان چیزون کا جاننا اور اُنپر عمل کرنا نص قرآنی سے فرض ہی چنانچہ قرآن
شریف مین خدائے تعالے فرماتا ہی وَعَلَی اللّٰہِ فَتَوَکَّلُوْا اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ
یعنے خدا پر بھروسا کرو اگر تم ایمان والے ہو دوسری جگہ فرماتا ہی وَاشْکُرُوْا لِلّٰہِ
اِنْ کُنْتُمْ اِیَّاہُ تَعْبُدُوْنَ یعنی خدائے تعالیٰ کا شکر کرو اگر تم اُسکو پوجتے ہو اور
جگہ فرماتا ہی وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُکَ اِلَّا بِاللّٰہِ یعنے تو صبر کر اور تجھسے صبر
ہوسکے اللہ ہی کی مدد سے اور جگہ مین ارشاد ہی وَتَبَتَّلْ اِلَیْہِ تَبْتِیْلًا
یعنے چھوٹ آ اُسکی طرف سب سے الگ ہوکر اسی طرح اس باب مین بہت سی
آیتین ہین جیسے نماز و روزے کی فرضیت مین وارد ہین پھر اب کونسا سبب ہی
کہ نماز و روزے کو تو فرض جانے اور انکو فرض نجانے حالانکہ فرمانے والا
دونون کا ایک ہی ہی اور کتاب بھی ایک ہی بلکہ ان فرائض سے تو اپنے غافل ہو
کر کسی کا نام بھی نہین جانتے نہین معلوم کس کے کہنے سے یہ اعتقاد پیدا کیا ہی
شاید کسی دنیا دار کے کہنے پر عمل کیا ہوگا جسنے بھلے کام کو برا بتایا اور برے کو
بھلا سمجھایا اور جن علمون کو خدائے تعالے نے اپنی کتاب مین نور اور حکمت
اور ہدایت نام رکھا ہی اُنکو بالکل چھوڑکر ہمہ تن مال حرام کے حاصل کرنے مین
متوجہ ہوئے ذرا اس بات کا بھی خوف چاہیے کہ اگر ان فرائض مین سے تھوڑی بھی
چھوڑکر نفل نماز و روزہ مین مشغول ہوگے تو وہ کچھ نفع نہین کریگا بہت دفعہ
ایسا ہوتا ہی کہ آدمی کھانا اور پینا اور سونا یا کوئی اور مباح چیز چھوڑ دیتا ہی
یا کسی ایسے گناہ پر اصرار کرتا ہی کہ جو دوزخ مین جانے کا سبب ہو اور گمان کرتا ہی
کہ مجکو ان باتون سے خدائے تعالیٰ کی نزدیکی حاصل ہوگی حقیقت مین یہ گمان

باطل ہی اور ان سب مین بڑا دنیا کا لالچ ہی اور طول امل جسکو آدمی اپنی نادانی سے
نیت خیر سمجھا کرتا ہی حالانکہ طول امل بڑی مصیبت اور گناہ ہی یا یہ کہ غصہ اور
بیصبری کیا کرے اور اسکو یہ سمجھے کہ مین خدائے تعالیٰ کی درگاہ مین عجز اور
انکسار کرتا ہون یا ہمیشہ دکھلاوے کے کام کیا کرے اور جانے کہ مین خدا کی مدد
کیا کرتا ہون یا گمان کرے کہ لوگون کو نیکی کی طرف بلاتا ہون پس گناہون کو
طاعت کی جگہ سمجھ کر خدائے تعالیٰ سے بعوض سخت عذاب کے بڑے ثواب کی
امید رکھتا ہی حقیقت مین یہ بڑی غفلت اور دھوکا ہی اور نادان عابدون کو
تو بڑی ہی مصیبت ہی اسکے بعد سمجھنا چاہیے کہ ظاہر کے عملون کو باطن کے
علمون کے ساتھ ایک علاقہ ہی کہ جسکے سبب سے انکو اصلاح ہوجاتی ہی اور انھین کی
وجہ سے وے فاسد ہوجاتے ہین جیسے اخلاص اور ریا اور عجب اور
ذکر منت وغیرہ جو شخص ان اعمال باطن کو عبادت مین نجانے اور نہ انکی
تاثیر کا طریقہ پہچانے اور نہ اسکو انسے بچنے کی کیفیت معلوم ہو تو ممکن نہین ہی
کہ اسکا کوئی عمل ظاہری سلامت رہے پس اس صورت مین اسکے
دونون کام ظاہر اور باطن کے خراب ہونگے اور بدبختی کے سوا اس پاس
کچھ اور باقی نہ رہیگا اسی وجہ سے رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی
کہ عالم کا سونا جاہل کی نماز پڑھنے سے بہتر ہی اور بے علم عمل کرنے والا
کام کا بگاڑ زیادہ کرتا ہی بہ نسبت آراستگی کے اور فرمایا ہی کہ نیک بختون کو
علم غیب سے سکھلاتے ہین اور بدبختون کو علم سے محروم رکھتے ہین اور بے علم کی
بدبختی کا یہ سبب ہی کہ علم نہ سیکھا اور بے علم کے عمل کیا تاکہ قیامت کو اسکو

مفید ہو اسلیے پہلے زمانے کے زاہدون نے علم کے سیکھنے مین بہت مبالغہ
کیا ہی اور سب کامون پر علم کا سیکھنا مقدم رکھا اسواسطے کہ مدار کار عبودیت کا
علم پر ہی اور عبادت بے علم کے ممکن نہین ہی تو بالضرور علم کا سیکھنا عبادت پر
مقدم ہی اور دوسرا سبب تقدیم علم کا عبادت پر یہ ہی کہ علم کے سبب سے
خدائے تعالے کا ڈر زیادہ ہوتا ہی جیسا اللہ تعالی آپ فرماتا ہی اِنَّمَا
یَخْشَی اللّٰہَ مِنْ عِبَادِہِ الْعُلَمٰٓؤُا یعنی اللہ کے بندون مین سے ڈرتے
وہی ہین جنکو سمجھ ہی اسواسطے کہ جب کوئی اُسکو نہ پہچانے جیسا چاہیے
تو ہرگز اُسکے موافق اُسکی تعظیم نہ کریگا اور نہ اتنا ڈریگا کہ جتنا جاننے والا ڈرتا ہی
اِس سے معلوم ہوا کہ سب عبادتین علم سے حاصل ہوتی ہین اور اُنکے سوا
خدائے تعالی کی عبادت مین بندے کو اور کوئی غرض نہین پس لازم ہی
راہ آخرت پر چلنے والون کو کہ علم کو سب چیز پر مقدم جانین اب یہان
یہ سوال پیدا ہوتا ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی کہ
ہر ایک مرد اور عورت مسلمان پر علم طلب کرنا فرض ہی تو وہ کونسا علم ہی
جسکا حاصل کرنا سب پر ضروری ہی اور تعریف اُسکی کیا ہی اور بندے کو
کام مین کتنا حاصل کرنا چاہیے اُسکا جواب یہ ہی کہ جن علمون کا سیکھنا
فرض اور لازم ہی وہ تین علم ہین اول توحید یعنی خدا کو ایک جاننا دوسرا
علم ستر جو دل کے ساتھ علاقہ رکھے تیسرا علم شریعت اور ہر ایک کی مقدار
کہ کتنا کتنا ہر ایک کو سیکھنا چاہیے یہ ہی کہ علم توحید مین اتنا جاننا ضرور ہی
کہ دین کے اصول کو پہچان لیوے اور اصول یہ ہین کہ آدمی جان لیوے

کہ میرا خدا ہی علیم اور قدیر اور زندہ اور ارادہ کرنے والا اور کام کرنے والا
اور سمیع اور بصیر تمام صفتون کے کمال کے ساتھ موصوف ہی اور حدوث سے
پاک ہی اور قدامت مین سب محدثات سے علیحدہ ہی اور محمد مصطفے صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم اُسکے بندے ہین اور رسول اور آخرت کے بیان مین اُنھون نے
جس چیز کی خبر دی ہی وہ سب سچ ہی اور انسان کو لازم ہی کہ کسی چیز پر یقین
نکرے جب تک کہ قرآن وحدیث مین نپاوے غرض یہ کہ جس چیز کا نہ جاننا
مہلک ہو اُسکا جاننا فرض عین ہی اور علم ستر کا اتنا سیکھنا فرض ہی کہ اُسکے
واجبات اور مناہی کو جان لیوے تاکہ خدائے تعالی کی تعظیم اور اخلاص
وعمل کی سلامتی حاصل ہو جاوے اور اسکا ذکر بالاستیعاب خدا چاہے تو
اس کتاب مین آویگا اور علم شریعت مین سے جسقدر کا کرنا فرض ہوتا ہی اُسی قدر کا
جاننا فرض ہو جاتا ہی تاکہ وے چیزین کما ینبغی ادا ہو سکین جیسا نماز روزہ
اور حج زکوۃ مثلاً اگر فرض ہون تو سیکھنا بھی فرض ہی نہین تو نہین یہ ہی ہر ایک
علم کی مقدارتین علمون مین سے جنکا جاننا فرض عین ہی اور علم توحید کو
اتنا جاننا کہ بد اعتقاد والون سے جھگڑا کرے اور اُنکو ملزم کردے فرض عین
نہین بلکہ فرض کفایہ ہی ضروری فقط اسقدر ہی جس سے کہ الزام دینا
اور ایسا ہی علم سر کا حال ہی کیونکہ بیان عجائب قلب کا بہت ہی اور سب کا
جاننا بھی واجب نہین بلکہ اُسقدر ضروری ہی جو کہ عبادت مین مفید ہو یہان تک
کہ جو چیزین عبادت مین مضر ہون اُنسے بچے اور اشیاے مفید کو مثل اخلاص
اور حمد اور شکر اور توکل وغیرہ کے حاصل کرے اور علم فقہ کا بھی حال ایسا ہی ہی

کہ سب باتین فقہ کی سیکھنا ضروری نہین جیسا بیع و شرا و اجارہ و نکاح و
طلاق وغیرہ ان سب کا جاننا فرض عین نہین بلکہ فرض کفایہ ہی پھر اگر
کوئی کہے کہ جتنا علم توحید کا سیکھنا فرض ہی ہو سکتا ہی کہ ایک دفعہ کے مطالعے مین
بے کسی کی مدد کے حاصل ہو جاوے تو اسکا جواب یہ ہی کہ اُستاد مطلب واضح
کر دیتا ہی اور اُسکی بدولت آسانی ہوتی ہی اور اُسوقت علم کا حاصل کرنا اُسپر
بہت سہل ہی لیکن خدائے تعالیٰ جس کسی پر اپنا فضل کرتا تو اُسکا معلم خود
بنجاتا ہی شعر جب عزیز و مرے ایام بھلے آئینگے + وصل کی گھات مجھے
آپ ہی بتلائینگے + جب یہ بات جان چکے تو اب جان لو کہ یہ گھاٹی علم کی بہت
سخت ہی اور مطلوب اسی کے سبب ملتا ہی اور نفع بھی اسکا بے انتہا ہی مگر اسکا
قطع کرنا بہت دشوار ہی اور اُسمین خطرہ بے شمار ہی کسواسطے کہ بہت آدمی
ایسے ہین کہ اُنھون نے اس سے مُنھ پھیرا اور گمراہ ہو گئے اور بہت ایسے ہین
کہ وہ اسکے قطع کرنے مین مشغول ہوے اور اُنکا قدم ڈگ گیا اور بہت
ایسے ہین کہ اسمین حیران رہ گئے اور بہت ایسے ہین کہ اُنھون نے تھوڑی
مدت مین اسکو حاصل کر لیا اور بہت ایسے ہین کہ ستر برس تک قطع کرنے مین
رہے اور کچھ نہ ملا سچ ہی شعر عمرے باید کہ یار آید بکنار + این دولت سرمد
ہمہ کس را نہ دہند + غرض سب کام خدا کے قبضے مین ہین اور نفع بھی اسکا
وہ ہی جو ہمنے بیان کیا کہ شدت حاجت کی اسکی طرف اور بناے عبادت
اسی پر ہی خاصکر علم توحید کا کہ حدیث شریف مین آیا ہی کہ حضرت داؤد علی
نبینا و علیہ الصلوٰۃ پر وحی نازل ہوئی کہ اے داؤد علم نافع سیکھ عرض کیا خدا

علم نافع کونسا ہی ارشاد ہوا کہ جسکے سبب سے میری عظمت وجلال وکمال قدرت وکبریائی مجکو سب چیزون پر معلوم ہوا اور جو علم کہ مجھسے قریب کرے وہ بھی یہی ہی اسلیے حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہین کہ اگر مین لڑکپن مین مرجاتا اور بہشت مین جاتا تو مجھے اچھا معلوم نہوتا اسواسطے کہ اپنے خدا کو نہ پہچانتا اور علم کی شدت طلب سے یہ غرض ہی کہ انمین اخلاص ہونا چاہیے پس جو کوئی اسلیے سیکھے کہ لوگ اسکے گرد ہون یا امیرون کی مجلسون مین بیٹھنا ملے یا برے لوگون مین بیٹھ کر فخر کرے یا کچھ دنیا کا مال حرام حاصل کرے تو وہ زیانکارون مین داخل ہوگا ابو یزید بسطامی رح نے فرمایا ہی کہ مین نے تیس برس تک مجاہدہ کیا ہی مگر علم سے زیادہ کوئی چیز سخت نہین دیکھی بحر علم دریائیست بے حد وکنار طالب علمست غواص بحار علاوہ ازین شیطان کے مکر سے بچنا چاہیے اسواسطے کہ وہ کہا کرتا ہی کہ جب علم حاصل کرنے مین اتنا ڈر ہی تو اسکو چھوڑ دینا چاہیے پس اس وہم سے علم سے رہ جانا نہین چاہیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ معراج کی رات مین نے دوزخ کو دیکھا اکثر انمین فقیر لوگ تھے لوگون نے عرض کیا یارسول اللہ بے مال کے فقیر تھے فرمایا نہین علم کے فقیر تھے پس بے علم جیسی چاہیے ویسی عبادت نہین کرسکتا اگر کوئی آدمی خدا کی عبادت فرشتون کی سی کرے اور اسکو علم نہو وہ زیانکارون مین سے ہوگا اس سے یہ نتیجہ نکلا کہ علم کے سیکھنے مین سستی کرنی چاہیے نہ سستی تاکہ گمراہی کے ڈر سے بچے خدا ہمکو پناہ دیوے اس سارے بیان سے یہ غرض ہی کہ جب آدمی نے خوب خدائے تعالی کی صنعتون مین دیکھا اور جان لیا کہ میرا ایک مالک ہی قادر

حی مرید متکلم سمیع بصیر حدوث کے گمانون سے مبرا اور سب نقصانون سے
پاک جو بات بہت محاورات پر ممکن ہی اُسکے لائق نہین یہ وہ کسی شئی کے مشابہ ہی
نہ کوئی شئی اُسکے مشابہ بمکان اور اطراف سے بھی منزہ ہی اور پھر رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے معجزات دیکھکر جانے کہ وہ خدا کے رسول ہین اور خدا کے احکام پہونچانے
مین امین اور اس بات پر بھی اعتقاد کیا جسپر پہلے لوگون نے اعتقاد کیا ہی
کہ خدا تعالیٰ کو آخرت مین دیکھینگے اور قرآن خدا کا کلام ہی غیر مخلوق اور
حرف اور آواز کی جنس سے نہین اور کسی فرشتہ یا کسی آدمی کے جی مین کوئی
بات بے اُسکے حکم کے نہین آتی اور بغیر خدا کے اذن کے کوئی شئی حرکت نہین
کرسکتی سب اُسکی قدرت اور ارادہ اور مشیت سے متعلق ہین اور خیر و شر
و نفع و نقصان اور کفر و ایمان سب اُسی کی طرف سے ہی مخلوقات مین سے
کسی کے لیئے کوئی کام اُسپر ضروری نہین یہ جس کسی کو چاہے اپنے فضل سے
ثواب دے اور جس کو چاہے اپنے عدل سے عذاب دیوے اور جو کچھ
جناب پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی زبان مبارک سے آخرت کے باب مین
فرمایا ہی مثل قیامت اور نامہ اعمال اور عذاب قبر اور منکر نکیر کا پوچھنا اور میزان
عدل اور صراط سب سچ ہی اسپر پہلے لوگون کا اعتقاد تھا اور اُنھین پر اعتقاد
کرنے کا حکم ہی اور پہلے اس سے کہ دین مین کوئی نئی بات ظاہر ہو اسپر سب نے
اجماع بھی کیا ہی پھر آدمی نے دل کے کاموں کو خیال کیا اور اُسکی ضروری چیزون کو
اور باطن کی ممنوع باتون کو بھی جنکی تفصیل اس کتاب مین آویگی دھیان کیا
یہان تک کہ اُنکا علم حاصل ہوگیا اور پھر جس بات کے کرنے کی حاجت تھی

اُسکو بھی جان لیا جیسے پاکی اور روزہ اور نماز ثواب علم کی بابت خدا کا فرض
ادا کیا اور علماے امت محمدی مین داخل ہوا اور اگر اس علم پر جو سیکھا ہی عمل بھی
کیا تو علم کی بڑی بزرگی اور بے اندازہ قدر حاصل ہوگئی اور اسوقت یہ گھاٹی
طی ہوئی اور پچھے چھوٹی اور بے اندازہ ثواب حاصل ہوا لا حول ولا قوۃ
الا باللہ العلی العظیم

دوسری فصل توبہ کی گھاٹی کا بیان

طالب عبادت کو علم سیکھنے کے بعد لازم ہی کہ گناہون سے توبہ کرے اور
توبہ کی ضرورت دو چیزون کے سبب سے ہی **اول** یہ کہ عبادت کرنے کی
توفیق ہووے اسواسطے کہ گناہون کی بُرائی آدمی کو عبادت سے محروم
کرتی ہی اور رسوائی اور خواری کا پھل لاتی ہی کیونکہ گناہون کی بیڑی
عبادت کی طرف نہین جانے دیتی اور گناہون کا کیے جانا دل کی سیاہی سے
ہوتا ہی سچ ہی کہ دل جب سختی اختیار کرتا ہی تو گناہ کرنے کی پروا نہین کرتا اور اگر
خداے تعالے کی رحمت شامل حال نہو تو گناہ آدمی کو کفر تک پہونچا دیوین
شعر رحمت قدم نہ رنجہ کرے گر تری ادھر * یارب ہی پھر تو کون ہمارے گناہ کا
پس کس طرح توفیق طاعت کی ہو اُس شخص کو جو ہر وقت گناہون اور بُرائی کی
سختی مین رہے اور ایسے آدمی کو کب راستہ مل سکتا ہی جو گناہ پر ہٹ کیے جائے
اور کس طرح خدا کے قریب ہوسکتا ہی مناجات مین جو گناہون کی ناپاکی مین
بھرا ہوا ہی حدیث شریف مین ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی

کہ جسوقت بندہ جھوٹ بولتا ہی تو اُسوقت دونون فرشتے اُس سے حد سے
ہوجاتے ہین اسواسطے کہ اُسکے مُنہ سے بو آنے لگتی ہی پس ایسی زبان کو خدائے
تعالے کے ذکر کی صلاحیت کیونکر ہوسکتی ہی اور گنہگار کو یقینًا عبادت کی بھی
توفیق کم ہوگی اور اگر شاذ و نادر بڑی دشواری سے کچھ عبادت کریگا تو اُسمین
کچھ حلاوت اور صفائی نہوگی کیونکہ گناہون کی خرابی اور توبہ نکرنے مین یہ باتین
کہان کسی نے درست کہا ہی کہ اگر آدمی رات کو عبادت اور دن کو روزہ رکھ سکے
تو معلوم کرلے کہ گناہون مین مقید ہی اُنھون نے ہی عبادت سے روک
رکھا ہی شعر ہوگیا دامن ترنور حقیقت کو حجاب ٭ کس طرح ابر مین خورشید
نہ پنہان ہوگا ٭ دوسرا سبب توبہ کی ضرورت کا یہ ہی کہ عبادت قبول ہو
کیونکہ قرض خواہ قرضدار کا تحفہ نہین لیا کرتا ہی اور توبہ کرنا گناہون سے
اور اہل حقوق کا راضی کرنا فرض عین ہی اور اکثر عبادت جو بندہ کرنا چاہتا ہی
وہ نفل ہی پس جب کہ فرض عین ذمہ پر ہو تو نفل کیونکر قبول ہوگی اور کیونکر
ہوسکتا ہی کہ مباح اور حلال کو چھوڑکر حرام و لیسے ہی کیا کرے اور کس منہ سے
اپنے مالک سے راز و نیاز کرے اور اُس سے سب کچھ مانگے جبکہ وہ غلام سے
ناراض ہو یہ اُنکا حال ہی جو گناہ پر اصرار کیے جاوین اب اگر یہ پوچھو کہ توبہ
خالصۃً کس طرح ہوتی ہی اور بندے کو کیا کرنا چاہیے کہ سب گناہون سے
پاک ہوجاوے تو جانو کہ توبہ ایک عمل ہی دل کے اعمالون مین سے اور غرض
اس سے یہ ہی کہ دل گناہون سے پاک ہوجاوے ہمارے مرشد حضرت
شیخ ابوالمعالی رح نے توبہ کی تعریف مین فرمایا ہی کہ توبہ خدا کے خوف سے

۲۳ پس فرض عین
فعل فرض سے ہو
اور نفل فعل
تحفہ کے اسی پر
فرض سے ہو تو کیا
تحفہ نہ لیا جائیگا ۱۲

۲۴ جس کسی کا
قرض آتا ہو وہ اپنا
قرض ادا ہونے تک
تحفہ کب قبول
کرتی ہی تحفہ جب
قرض ادا ہوجاوے
جب قرض ادا ہوجاوے
تب تحفہ قبول ہو

ترک کرنا ایسے گناہ کے اختیار کا ہی کہ اُس طرح کا گناہ پہلے کر چکا ہو اِس
تعریف سے معلوم ہوا کہ توبہ کرنے کے لیے چار شرطین ہین **اول** یہ کہ
گناہ کے اختیار کو پکے جی سے چھوڑے یعنی یہ ٹھان لے کہ کبھی اسکے گرد نہ پھرونگا
پس اگر کوئی شخص گناہ اس طرح ترک کرے کہ دل مین اُسکے یہ ہو کہ شاید پھر
یہ گناہ ہو جاویگا تو وہ تائب نہ ہوگا بلکہ گناہون کا چھوڑنے والا کہلاویگا
دوسری شرط توبہ کی یہ ہی کہ ایسے گناہ سے توبہ کرے جو پہلے اُسنے
کیے ہون اسواسطے کہ اگر ایسے گناہ کبھی کیے ہی نہین تو تائب نہین کہلاویگا
بلکہ **مستقی** کہلاویگا نظر برین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کفر سے تائب
نہین کہہ سکتے ہین بلکہ متقی کہہ سکتے ہین اسلیے کہ آپ پہلے ہی سے کافر نہ تھے
اور حضرت عمر رضہ کو تائب کہہ سکتے ہین کہ وہ پہلے کافر تھے پھر مسلمان ہوے ہین
تیسری شرط توبہ کی یہ ہی کہ جو گناہ اُسنے کیا ہی وہ اُس گناہ کے مثل ہو
جسکو یہ چھوڑنا چاہتا ہی اور مماثلت درجہ اور عذاب مین چاہیے ظاہری
مشابہت کی ضرورت نہین مثلاً قولی اپاہج آدمی جسنے پہلے زنا کیا تھا
یا رہزنی کی تھی اگر اپنے اُن افعال سے توبہ کرے تو اُسکی توبہ قبول
ہوگی اسواسطے کہ توبہ کا دروازہ کھلا رہا ہی بند نہین ہوا ایہان پر سوال
ہوتا ہی کہ اُس سے اُسوقت مین اختیار زنا اور رہزنی کا چھوڑنا ممکن نہین
اسلیے کہ جب وہ قادر زنا وغیرہ پر نہین ہی تو وہ اُسکا تارک بھی نہین ہی
بلکہ عاجز ہی تو اُسکا جواب یہ ہی کہ اگرچہ وہ زنا اور رہزنی پر قدرت نہین رکھتا
مگر ان دونون کی مثل پر قادر ہی یعنی جو گناہ کہ درجے مین زنا کے برابر

یا زیادہ ہین انسے تارک ہوسکتا ہی مثلاً زنا کی تہمت اور غیبت اور چغلی کھانا
کہ یہ اگرچہ زنا سے صورت مین علیحدہ ہین لیکن بُرائی کی راہ سے درجے مین
برابر ہین اور گناہ کا درجہ بدعت کے مرتبہ سے کم ہوتا ہی اور بدعت کفر سے
کمتر ہی پس جو آدمی زنا اور زہرنی سے اور اُن سب گناہون سے جنکے کرنے سے
بالفعل عاجز ہی توبہ کرے تو درست ہی چوتھی شرط توبہ کی یہ ہی کہ توبہ خدا کے
حکم کی تعظیم اور عذاب دردناک کے ڈر سے کرنی چاہیے دنیا کے لیے یا لوگون کے
خوف سے یا تعریف کی خواہش سے یا فقر فاقہ کے ڈر سے توبہ نصوحہ مین شرائط
وارکان توبہ کے اگر انکے بموجب توبہ ہوگی تو البتہ درست ہوگی اب جن سببون سے
کہ دل توبہ کی طرف رجوع کرتا ہی اُنکو سننا چاہیے کہ وے تین ہین اول یہ ہی کہ
اپنے گناہون کی بُرائی کو یاد کرے دوسرے یہ کہ خدا ے تعالیٰ کے عذاب کی
سختی یاد کرے جسکے تحمل کی طاقت نہین رکھتا تیسرے یہ کہ اپنی کمزوری اور
بے طاقتی کسی بہانہ کا پیش نہ جانا یاد کرے اور اس طرح سوچے کہ جب مجھ مین آفتاب کی گرمی
اور حاکم کے پیادے کی مار اور چیونٹی کے کاٹنے کی برداشت نہین تو دوزخ کی
آگ اور اُسکے دربانون کے گرزون کی مار اور سانپون اور بچھوون کے کاٹنے کی
سہار جو اونٹون کی گردنون کے برابر موٹے ہونگے کیونکر ہوگی اگر ان باتون کا رات دن
خیال رکھے تو سب گناہون سے توبہ خالص حاصل ہوجاوے کہ پھر کبھی گناہ کے
گرد بھی نجاوے اور توفیق اللہ کے ہاتھ ہی پس اگر کوئی کہے کہ رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم نے تو یہ شرطین ارشاد نہین کی توبہ کے معنی پشیمان ہونے کے فرمائے ہین
تو اسکا جواب یہ ہی کہ اول تو پشیمانی پر بندے کا اختیار نہین آدمی بہت سی چیزون سے

پشیمان ہونا چاہتا ہی مگر نہین ہوسکتا اور توبہ کرنے کا اسکو اختیار ہی اور
یہ بھی یقینی بات ہی کہ اگر کوئی اس سبب سے پشیمان ہووے کہ لوگون مین میرا
مرتبہ کم ہوگیا یا کسی گناہ مین مال خراب ہوگیا تو یہ ندامت توبہ نہین ہوگی بلکہ
گناہ ہی ہوگا اس سے معلوم ہوا کہ حدیث شریف مین جو پشیمانی مذکور ہی اسمین سے
صرف ظاہر کی پشیمانی ہی مراد نہین بلکہ اسمین کچھ اور بھی شرط ہی یعنی وہ ندامت
مراد ہی جو خدائے تعالیٰ کی تعظیم اور اسکے عذاب کے ڈر سے ہو جس سے کہ
آدمی توبۂ خالص کی طرف متوجہ ہوجاوے اور جو تین باتین کہ ہمنے توبہ مین
ذکر کی ہین وہ اسی طرح کی ہین کہ جب انکو یاد کرکے نادم ہو تو البتہ یہ ندامت
گناہ کے چھوڑنے کا سبب ہوگی اور اسکا اثر آگے کو باقی رہیگا اور بالفعل بھی
دل مین عاجزی پیدا کریگی اسی لیے ان چیزون کو شرائط توبہ مین داخل کیا ہی
پھر اگر کوئی یون کہے کہ آدمی سے کیونکر ممکن ہی کہ اس سے کوئی چھوٹا یا بڑا
گناہ نہو انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام باوجودے کہ سب سے اشرف ہین انکے
باب مین بھی اختلاف ہی کہ انکو یہ مرتبہ نصیب ہوا ہی یا نہین تو اسکا جواب
یہ ہی کہ یہ بات محال تو نہین بلکہ ممکن ہی جسکو خدائے تعالیٰ نصیب کرے
اور توبہ کی شرطون مین یہ بھی تو ہی کہ آدمی کوئی گناہ قصداً نکرے لیکن اگر
بھولے سے ہوجاوے تو وہ معاف ہی اور یہ بات جسکو خدائے تعالیٰ توفیق دے
اسپر بہت آسان ہی ہان اگر کوئی یون کہے کہ توبہ کرنے سے مجکو یہ امر مانع ہی
کہ دل مین گذرتا ہی کہ مین پھر گناہ کرونگا تو ایسی توبہ کرنے سے کیا فائدہ ہی
تو اسکا جواب یہ ہی کہ یہ ایک شیطان کا دھوکا ہی یہ کس طرح معلوم ہوا کہ وہ

گناہ کے کرنے تک زندہ رہیگا شاید توبہ کرنے کے بعد ہی مرجاوے اور دوسرے
گناہ کی نوبت نہ پہونچے باقی رہی یہ بات کہ اس بات کا خوف ہی کہ دوبارہ گناہ مین
نہ ملوث ہوجاؤن تو چاہیے کہ اپنے دل سے سچی توبہ کرلیوے پورا کرنا خدا کا کام ہی
اگر یہ توبہ تمام ہوگئی تو یہی غرض تھی اور اگر پوری نہوئی تب بھی پہلے گناہون سے
بری ہوگیا صرف نیا گناہ ہی باقی رہا یہ کتنا بڑا فائدہ ہی غرض کہ دوبارہ گناہ کے
ڈر سے توبہ سے باز نہ رہے کیونکہ یقیناً توبہ کرنے سے دو فائدون مین سے
ایک ضرور حاصل ہوگا اب گناہون سے نکلنے اور دشمنون سے چھوٹنے کا
طریقہ بیان کیا جاتا ہی واضح ہو کہ سب گناہ تین طرح پر ہین اول چھوڑ دینا
اُن کاموں کا جنکا کرنا ضروری ہی مثلاً نماز روزہ زکوۃ وغیرہ پس ایسے گناہون سے
نجات کی صورت یہ ہی کہ یہ چیزین اگر چھوٹ گئی ہون تو اپنی طاقت کے موافق
ادا کرنی چاہیئین دوسرا وہ کہ بندے اور خدائے تعالیٰ کے درمیان مین ہی
جیسا شراب پینا اور باجون کا سننا اور سود کھانا وغیرہ ان سے باہر آنے کی
تدبیر یہ ہی کہ نادم ہوکر پکا ارادہ کرے کہ پھر کبھی ایسا کام نکرونگا تیسرا وہ
گناہ ہی کہ آپسمین بندون کے درمیان ہو یہ بڑا سخت اور مشکل ہی اسکی کئی
قسمین ہین مال مین جان مین آبرو مین لونڈی یا عورت مین یا دین مین
پس اگر گناہ مال کا ہی مثلاً کسی کا مال ناحق لے لیا واجب ہی کہ اسکو واپس
کردیوے اور نہوسکے تو مالک سے معاف کراوے اور اگر مالک موجود نہو
تو اسکی روح کے لیے صدقہ کرے اور یہ بھی نہوسکے تو بہت سی نیکی کرے
اور اللہ تعالیٰ سے عاجزی کرتا رہے کہ وہ اپنے کرم سے قیامت کے دن

اُسکو خوش کردیوے اور اگر گناہ جان مین ہو یعنی کسی کا خون کیا ہو اُسکے
وارثون کے پاس جائے تاکہ وہ بدلہ لے یوین یا معاف کردیوین اور نہو سکے تو
خدائے تعالیٰ سے عجز و انکسار کے ساتھ عرض کرے تاکہ وہ مدعی کو راضی کردیوے
اور گناہ آبرو کا یعنی کسی کی غیبت کرنی یا بہتان باندھنا اور گالی دینا وغیرہ پس
اُسکا علاج یہ ہی کہ آپ کو اُسکے سامنے جھوٹا بناوے اور عذر کرے بشرطیکہ
اُسکے غصے کا ڈر نہو اور اگر یہ جانے کہ میرے کہنے سے اُسکو اور زیادہ غصہ ہوگا
تو خدائے تعالیٰ سے اُسکی مغفرت کی دعا مانگے اور لونڈی اور عورت کے باب مین
بہتر یہ ہی کہ ظاہر نکرے بلکہ خدائے تعالیٰ سے التجا کرے تاکہ قیامت کے دن
اللہ تعالیٰ اُنکو راضی کردیوے اور دین کا گناہ یہ ہی کہ مثلاً کسی کو کافر یا گمراہ کہدیا
تو یہ بہت سخت ہی اُسوقت چاہیے کہ اُس آدمی کے سامنے آپ کو جھوٹا بنادے
اور ہو سکے تو معاف کرادے اور نہین تو خدائے تعالیٰ سے بہت ہی عاجزی اور
ندامت کے ساتھ عرض کرے تاکہ خدائے تعالیٰ اُسکو راضی کردیوے غرض اس سے
یہ ہی کہ اپنے مقدور بھر مدعیون کو راضی کرے اور نہو سکے تو راستی اور عاجزی سے
خدا کی درگاہ مین عرض کرے کہ وہ اپنے کرم سے قیامت کے دن انکو راضی کردیوے
خدا کے فضل سے امید ہی کہ بندے کا صدق اور تضرع دیکھکر اپنے خزانہ رحمت سے
وہ دشمنون کو راضی کردیگا پس جبکہ اس کہنے کے موافق انسان نے عمل کیا اور
گناہون کے چھوڑنے کا ارادہ مصمم کرلیا تو سب گناہون سے باہر ہوگیا اور اگر
گناہ چھوڑنے کا ارادہ کرکے توبہ کرلی لیکن جو باتین فوت ہوئی تھین اُنکو ادا نکیا
اور دعویدارون کو راضی نکیا تو وہ بیشک پوچھی جاوینگی اور باقی سب معاف

ہوجاوینگی **تنبیہ** یارو یقین کرو کہ توبہ کی گھاٹی بہت سخت ہی اور اُسکا ڈر بہت بڑا ہی یہان تک کہ لوگون نے بیان کیا ہی کہ ابو اسحاق اسفرانی رح کہ بڑے بزرگون مین سے تھے وہ فرماتے ہین کہ تیس برس سے مین خدائے تعالے سے توبہ نصوح طلب کرتا تھا مگر منظور نہین فرماتا تھا ایکبار مین نے تعجب سے عرض کیا کہ سبحان اللہ تیس برس سے ایک ضرورت کو طلب کرتا ہون پوری نہین ہوتی خواب مین دیکھا کہ کوئی کہتا ہی کہ تو تعجب کرتا ہی اور اس اپنی حاجت کو بہت چھوٹی سمجھتا ہی یہ نہین جانتا کہ مین خدائے تعالے سے کیا مانگتا ہون تیری درخواست یہ ہی کہ اللہ تعالی مجکو دوست رکھے بفحوائے اس آیت کے اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ وَیُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِیْنَ یعنی اللہ کو خوش آتے ہین توبہ کرنے والے اور خوش آتے ہین ستھرائی والے پس یہ آرزو کچھ چھوٹی آرزو نہین ہی یہان سے معلوم کرنا چاہیے کہ یہ بزرگ دین کے کامون اور دل کی درستی مین اور آخرت کے سامان کا کتنا بندوبست کرتے تھے اب جو توبہ کے نکرنے سے نقصان ہوتا ہی اُسکو جاننا چاہیے کہ گناہون کے سبب سے شروع مین تو دل سیاہ اور سخت ہوتا ہی اور انجام کار نوبت کفر تک پہونچتی ہی جسکے سبب سے ہمیشہ کو بدبخت ہوجاتا ہی اللہ تعالی ہمکو اس سے بچاوے ڈرنا چاہیے اور شیطین

ولیعلم یا عزیز کی کہانی کو بھولنا نچاہیے کہ پہلے انھون نے گناہ کیا تھا مگر آخر کو کافر ہو گئے اور ہمیشہ کو ہلاک ہونے والون کے ساتھ ہلاک ہوے اے عزیز خبردار ہو اور کوشش کر شاید کہ گناہون کا اصرار اپنے دل سے اکھاڑ سکے کسی بزرگ نے کہا ہے کہ گناہون کے سبب سے دل سیاہ ہو جاتا ہے اور سیاہی کی علامت یہ ہے کہ گناہ کرنے سے ڈر معلوم نہو اور عبادت مین کچھ مزہ نہ ملے اور نصیحت کی بات دل مین اثر نکرے اور نیز لازم ہے کہ کسی گناہ کو کم نجانے اکثر ایسا ہوتا ہے کہ کبیرہ گناہ کیا کرے اور آپ کو تائب سمجھے کھمش ابن حسن جو کہ ابدال تھے اُنسے روایت ہے کہ وہ کہتے تھے مین نے ایک گناہ کیا ہے اُسکے بدلے چالیس برس سے رو رہا ہون اُنسے پوچھا وہ کونسا گناہ ہے بیان کیا کہ ایکبار ملاقات کو میرا بھائی آیا تھا مین نے اُسکے واسطے مچھلی خریدی اور ہاتھ دھوتے وقت مٹی ہمسایے کی دیوار سے لے کر ہاتھ دھولئے اُس دن سے تا دم ہون کہ بے اجازت مین نے دوسرے کی چیز مین کیون تصرف کیا یہ گناہ ہے جسپر چالیس برس سے روتا ہون اور کہتے ہین کہ ایک بزرگ نے کرائے کے مکان مین بیٹھ کر خط لکھا اور چاہا کہ اُس گھر کی دیوار کی مٹی سے خشک کرلون دل مین خیال آیا کہ یہ کرائے کا گھر ہے اسکی خاک سے خشک کرنا مناسب نہین پھر خیال کیا کہ یہ تھوڑی سی بات ہے اسکا مضائقہ نہین آخر خشک کرلیا غیب سے آواز آئی شعر جو سمجھے ہین یہ خاک لینی روا + قیامت کو دیکھینگے اسکی سزا + پس اے عزیز غافل مت ہو اور اپنی نفس سے حساب کر اور توبہ مین جلدی کر موت کا حال معلوم نہین کب آوے دنیا کے

قریب مین مت آ اور اپنے باپ آدم علیہ السلام کا حال یاد کر کہ اسکو
اپنی قدرت سے پیدا کر کے بہشت مین رکھا باوجود اس رتبے کے دیکھ
اُنکے ساتھ کیا معاملہ ہوا فقط ایک ہی گناہ کیا تھا کہ جسکے عوض بہشت سے
نہ رہنے دیا کہتے ہین کہ خدائے تعالے نے فرمایا کہ اے آدم تیرا بیٹا کیسا ہے
تھا عرض کیا کہ بہت اچھا ارشاد ہوا کہ اے آدم ہمارے پاس سے جیدا جیدا
اور تاج کرامت کا سر سے اوتار رکھ ہمارے پاس نافرمان کا کام نہین
کہتے ہین کہ حضرت آدم دوسو برس تک روئے جب خدائے تعالے نے
اُنکی دعا قبول فرمائی اور ایک گناہ معاف کیا یہ حال پیغمبرون کا ہے جو
برگزیدہ ہین اور ایک گناہ سے زیادہ نہین کیا اور اسپر دوسو برس تک
روئے اور توبہ کی پس کیا حال ہوگا اُن لوگون کا جنکے گناہ ہون کے
شمار نہین اسپر روزمرہ کیے چلے جاتے ہین توبہ کا تو کیا ذکر ہے اور
اگر توبہ کر کے توڑ دیوے اور دوبارہ گناہ صادر ہووے تو چاہیے
کہ اُسی وقت پھر توبہ کر لیوے اور اپنے نفس کو سمجھا دیوے کہ
شاید آئندہ گناہ کرنے سے پہلے مر جاؤن اسی طرح جب گناہ کرے
تب ہی توبہ کرے اور شیطان کے بہکانے سے توبہ کرنی نہ چھوڑے بلکہ
جتنے گناہ کرے اُس سے زیادہ توبہ کرتا رہے کسی بزرگ نے مضمون
حدیث قدسی کا اس رباعی مین نظم کیا ہے رباعی بازآ بازآ ہر آنچہ ہستی
بازآ + گر کافر و گبر و بت پرستی بازآ + این درگہ ما درگہ نومیدی نیست
صد بار اگر توبہ شکستی بازآ + رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے

کہ اچھا تم مین وہ آدمی ہی کہ جو گناہ زیادہ کرے وہ توبہ بھی زیادہ کرے
اور اللہ تعالے کا فرمانا خیال کرے کہ فرماتا ہی وَمَنْ يَعْمَلْ سُوْٓءًا اَوْ يَظْلِمْ
نَفْسَهٗ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ يَجِدِ اللّٰهَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا یعنے جو کوئی
گناہ کرے یا اپنا بُرا کرے پھر اللہ سے بخشوا وے پاوے اللہ کو بخشتا
مہربان ۔ فائدہ ۔ اِس سب کا حاصل یہ ہی کہ جب آدمی نے گناہون کے
چھوڑنے کا پکّا ارادہ کر لیا اور خدا ے تعالی کو اُسکے دل کا حال معلوم ہو گیا
کہ اب آیندہ کو گناہ نکریگا اور حقدارون کو بھی اپنی طاقت کے موافق راضی
کر چکا اور جو فرض قضا ہوے تھے وہ بھی اپنے مقدور بھر ادا کیے اور
باقی عمر عجز و انکسار کے ساتھ خدا ے تعالے کی طرف متوجہ ہوا پس اب
چاہیے کہ اس مثنوی کے بموجب عمل کرے مثنوی پہلے تو غسل کر کے ہووے
صاف + جامہ زیب بدن ہو پھر شفاف + باخشوع و خضوع رکعت چار +
پڑھ کے رکھ منھ زمین پہ تو اے یار + لیک یہ ماجرا ہو ایسی جا + کوئی دیکھے نہ تجکو
رب کے سوا + خاک منھ پہ ہو اور دل غمناک + زخم عصیان سے ہووے
سینہ چاک + دل مین سو سو طرح ندامت کر + نفس کو اُس گھڑی ملامت کر +
اور یون کہہ اُسے بصوت بلند + کیون ہی اب تو گناہ کا پابند + مین نے تو
شوق سے تجھے پالا + تو نے مجکو بلا مین کیون ڈالا + کیسے کیسے گناہ تو نے کیے +
اپنے سر پہ یہ بوجھ تو نے لیے + تیری خاطر مین اب ہوا رسوا + کون سے
منھ سے جاؤن پیش خدا + کس گھڑی تجکو شرم آئیگی + کب کو تیری اکڑ
یہ جاویگی + کس سے کھایا ہی تو نے کہ تو فریب + کون سے جن کا ہی تجھے سیب +

تو نے سمجھا ہی کیا عذاب خدا ✤ کون اُس سے تجھے بچاویگا ✤ تجھ مین اتنی کہاں کی
طاقت ہو ✤ کہ اُٹھا لیوے ایسی آفت کو ✤ پائیگا تو جزا شرارت کی ✤ اپنے
اس ظلم بے نہایت کی ✤ آہ غافل تجھے خیال نہین ✤ تجکو معلوم اپنا حال نہین ✤
توبہ کرنے کا وقت آپہونچا ✤ در توبہ پہ تو نہین آتا ✤ نفس کو اس طرح ملامت کر ✤
پھر تو مُنھ پھیر اپنے مطلب پر ✤ یعنی اندوہ دل سے ہوکر یان ✤ ہاتھ اُٹھا کر تو ہوے
یون نالان ✤ ای نوازندۂ زمان و زمین ✤ تیرے در پر ہی بندۂ مسکین ✤ دور
در سے ترے پھرا مارا ✤ لیک کچھ بن نہین پڑا چارا ✤ نفس شیطان سے ہوکے زار و نزار ✤
در پہ آیا ہی لے گناہون کا بار ✤ معذرت کے سوا نہین کچھ زاد ✤ تیرے در کے سوا
نہین فریاد ✤ میرے اعمال پر نظر مت کر ✤ کر خدا اپنی مغفرت پہ نظر ✤ کون تیرے
سوا مری دے داد ✤ کس سے جاکر مین مانگو اپنی مراد ✤ آپ رحمت سے تو گناہون کو
دھو ✤ کردے اب آئنہ مرے دل کو ✤ نقش عصیان کا زنگی بھر تک ✤ لوح سینہ سے
میرے کردے حک ✤ تیرے الطاف کا بھروسا ہی ✤ تو مرادون کا دینے والا ہی ✤ جب تلک
میری جان مین ہو جان ✤ یاد تیری رہے مجھے ہر آن ✤ یا الٰہی تو کر دعا مقبول ✤
بطفیل رسول و آل بتول ✤ اسکے بعد یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ یَا مُجَلِّیَ عَظَائِمِ الْاُمُوْرِ
یَا مُنْتَھٰی ھِمَّۃِ الْمَھْمُوْمِیْنَ یَا مَنْ اِذَا اَرَادَ شَیْئًا اَنْ یَّقُوْلَ لَہٗ
کُنْ فَیَکُوْنُ اَحَاطَتْ بِنَا ذُنُوْبُنَا اَنْتَ الْمَذْخُوْرُ لَھَا یَا مَذْخُوْرًا
لِکُلِّ شِدَّۃٍ کُنْتُ اَدَّخِرُکَ لِھٰذِہِ السَّاعَۃِ فَتُبْ عَلَیَّ
اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ ترجمہ در نظم
ہو کشائش ترے فضل سے ای عز و جل ✤ کوئی عقدہ ہو کسی کام مین لا ینحل ✤

کون مظلوم کی فریاد رسی کرتا ہی ٭ لطف و احسان کا تیرے ہی وہ دم بھرتا ہی ٭
کن سے کر دیتا ہی جو چاہے تو دم مین موزون ٭ اسکی تصدیق مین کہتا ہی تو
خود کن فیکون ٭ فوج عصیان نے خدایا مجھے آگھیرا ہی ٭ کچھ نہین بنتی ہی
پر آسرا اب تیرا ہی ٭ سب کی شدت مین الٰہی تو ہی کام آتا ہی ٭ تو ذخیرہ ہی
مرا دل مین یہی بھاتا ہی ٭ توبہ مین کرتا ہون مقبول ہو از لطف عمیم ٭ کیونکہ
ہی نام خدایا ترا تواب و رحیم ٭ پھر بہت سا روئے اور یہ دعا پڑھے یَا مَنْ
لَا یَشْغَلُہٗ سَمْعٌ عَنْ سَمْعٍ یَا مَنْ لَا یُغَلِّطُہٗ کَثْرَۃُ الْمَسَائِلِ یَا مَنْ لَا
یُبْرِمُہُ اِلْحَاحُ الْمُلِحِّیْنَ وَلَا تُضْجِرُہٗ مَسْئَلَۃُ السَّائِلِیْنَ اَذِقْنَا بَرْدَ
عَفْوِکَ وَحَلَاوَۃَ رَحْمَتِکَ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

ترجمہ و اشعار ای خدا ای چارۂ درد نہان ٭ سب کی سنتا ہی تو فریاد و فغان ٭
سنتا ہی ہر اک کے تو حالات کو ٭ کچھ نہین مشغولی تیری ذات کو ٭ کرتا ہی لاکھون ہی تو
حاجت روا ٭ پر کبھی دھوکا ہو یہ ممکن ہی کیا ٭ کثرت الحاح سے ہرگز ملال ٭
تو نہین کرتا ہی رب ذوالجلال ٭ سائل آکر گر کرین بیحد سوال ٭ تو نہووے
تنگ اے ارحم تعالیٰ ٭ چونکہ سب چیزون پہ ہی قدرت تجھے ٭ ہاتھ پھیلاتا ہون
تیرے سامنے ٭ اپنی رحمت کا مزا مجکو چکھا ٭ عفو سے ٹھنڈا کلیجہ کر مرا ٭
پھر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے اور سب مسلمانون کے واسطے
بخشش طلب کرے اور عبادت مین مصروف ہو تو اب توبہ نصوح حاصل ہوئی
اور تمام گناہون سے بالکل ایسا بری ہو گیا کہ جیسا آج ماں کے پیٹ سے
پیدا ہوا ہی اور خدائے تعالیٰ نے بھی دوست بنایا اور ثواب اور برکت اور رحمت اتنی ہوئی

سراج السالکین ۳۴

کہ اُسکا بیان نہین ہوسکتا اور عذاب اور دنیا کی بلا سے نجات پائی اور اس گھاٹی کو اللہ تعالےٰ کی مدد سے قطع کیا اور اُسی کو سب کچھ طاقت ہی

فصل سوم عوائق کی گھاٹی کا بیان

علم اور توبہ کے بعد عبادت کرنے والے کو لازم ہی کہ سب موانع کو دفع کرے تاکہ عبادت درست ہوجاوے اور کہتے ہین کہ سب روکنے والے چار ہین اُنمین پہلا مانع دنیا ہی اُسکا دفع کرنا اس طرح ہوسکتا ہی کہ آپ اوس سے بچ کر علیحدہ ہوجاوے اور اُسمین زاہد بنجاوے شعر یہ حال ہوا اُسکے فقیرون سے ہویدا + آلودۂ دنیا جو ہی بیگانہ ہی اُسکا + اور دنیا کا چھوڑنا دو وجہ سے بیان کیا گیا اول درستی عبادت کے لیے کیونکہ دنیا کی رغبت عبادت کو مانع ہی اسواسطے کہ جب ظاہر مین دنیا کی تلاش ہی اور باطن مین بھی اسکا خیال رہا تو عبادت کیونکر ہوگی دل تو ایک ہی ایک شے کی طرف مشغول ہوکے دوسری طرف کیونکر مشغول ہوگا دنیا اور آخرت کی مثال دو سوتنون کی سی ہی کہ جب ایک کو راضی کریگا دوسری ناراض ہوگی یا یہ کہ دنیا و آخرت کی مثال شرق و غرب کی سی ہی

جتنا ایک کی طرف نزدیک ہوگا اُتنا ہی دوسرے سے دور ہوجاویگا
اور دنیا جو ظاہر مین عبادت کو منع کرتی ہی خود ظاہر ہی چنانچہ حضرت
ابی درداء رضہ کی نقل ہی کہ کہتے تھے کہ مین نے عبادت اور تجارت کو
جمع کرنا چاہا مگر نہوسکی ناچار تجارت کو چھوڑکر عبادت کی طرف متوجہ ہوا
شعر اگر جمعیت دل ہی تجھے منظور قانع ہو کہ اہل حرص کے
کب کام خاطر خواہ ہوتے ہین ٭ اور حضرت عمر رضہ سے روایت ہی کہ
وہ فرماتے تھے اگر دنیا و آخرت جمع ہوتی تو مجھ پاس ہوتی اُس قوت
کے سبب سے جو خدائے تعالے نے مجکو عنایت کی ہی جب یہ حال ہو
تو فنا ہونے والی شی کا نقصان اُٹھانا بہتر ہی اور دل کا دنیا مین پھنسا
اسواسطے عبادت یعنے دنیا سے روکنا ہی کہ جب وہ طلب دنیا مین لگا ہوا ہی
تو عبادت مین کیونکر مصروف ہوسکتا ہی ایک دل سے دو شغل کا ہونا
ممکن نہین چنانچہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی
کہ جسنے آخرت کو اختیار کیا اُسکی دنیا گئی اور جسنے دنیا کی محبت اختیار کی
اُسکی آخرت مین خسارہ ہوا پس باقی چیز یعنے آخرت کو فانی دنیا پر
اختیار کرو اِس سے معلوم ہوا کہ جب آدمی کا ظاہر دنیا مین پھنسا ہوا
اور باطن اُسکا طالب تو عبادت کی طرف متوجہ ہونا ممکن نہین
البتہ اگر دنیا کو بالفعل چھوڑ دیا جاوے اور ظاہر و باطن مین اُس سے
علاقہ اُٹھالیا جاوے تو عبادت ہوسکتی ہی بلکہ عبادت کرنا بہت آسان ہوجاوے سلمان
فرماتے ہین کہ جب بندہ دنیا کو چھوڑ دیتا ہی تو اُسکا دل حکمت سے روشن ہوجاتا ہی

اور اُسکے سبب سے سب عضو عبادت مین اُسکے مددگار ہوتے ہین دوسرا
سبب یہ ہی کہ عمل کا ثواب بہت حاصل ہوگا کیونکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا ہی کہ دو رکعت نماز عالم زاہد تارک دنیا کی خدا کے نزدیک بہت بہتر ہین
سب عابدون کی عبادت سے جو قیامت کے دن کھڑے رہین پس جب کہ
عبادت کرنے والے کو دنیا کے چھوڑنے سے یہ مرتبہ ملتا ہی تو ضرور ہی کہ دنیا کو
ترک کردیوے اب دنیا مین زاہد ہونے کو سننا چاہیے کہ علماء کے نزدیک زہد
دو طرح پر ہی ایک وہ جسپر بندے کا اختیار ہی دوسرا جو بندے کی طاقت سے
باہر ہی اور جو زہد کہ بندے کے اختیار مین ہی وہ تین چیزین ہین ایک یہ کہ جو
چیز دنیاوی اپنے پاس نہو اُسکی خواہش نکرے دوسری جو چیز دنیا کی موجود ہو
اُسکو دور کرے تیسری دنیا کی خواہش دل مین سے نکال دے اور وہ زہد
کہ بندے کے اختیار مین نہین یہ ہی کہ دنیا کی رغبت اُسکے دل مین سے بالکل
زائل ہوجاوے اور زہد اختیاری بمقابلہ زہد غیر اختیاری کا ہی پس جو شخص
اختیاری کو بجالاوے یعنے غیر موجود کی طلب نکرے اور موجود کو دور کرے اور
دل سے دنیا کا چاؤ نکال ڈالے تو غیر اختیاری اُسکو آپ حاصل ہوجائیگا یعنے
دنیا سے دل بالکل سرد ہوجائیگا میرے نزدیک زہد حقیقی کے یہی معنی ہین اور
اِن تینون مین بڑا سخت دنیا کی خواہش کا دل سے نکالنا ہی اسواسطے کہ بہت
آدمی دنیا کو ظاہر مین چھوڑ دیتے ہین اور باطن مین دوست رکھتے ہین
اور غرض اصلی زہد سے یہی ہی کہ دنیا کی خواہش دل مین نرہے جیسا
کہ اللہ تعالے فرماتا ہی تِلْكَ الدَّارُ الْآخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِينَ

لَا یُرِیْدُوْنَ عُلُوًّا فِی الْاَرْضِ وَلَا فَسَادًا وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِیْنَ
یعنی وہ گھر بچھلا ہی ہم دینگے وہ اُنکو جو نہین چاہتے چڑھنا ملک مین اور
نہ بگاڑ ڈالنا اور آخر بھلا ہی ڈروالون کا پس خدائے تعالی نے سعادت
آخرت کو دنیا کی خواہش نکرنے پر مشروط فرمایا ہی نہ دنیا کے نہ ملنے کے ساتھ
اِس سے معلوم ہوا کہ دل سے دنیا کی رغبت کا کھونا مقصود ہی شعر آزرد بگدلہ
تا رحم آیدش ✽ آزمودی کہ چنین می بایدش ✽ جب بندہ اُن پہلی دو باتون پر
قادر ہوگا تو خدائے تعالی دنیا کی چاہ آپ اُسکے دل سے نکال دیگا اب دنیا کے
چھوڑنے کی تدبیر کو معلوم کرنا چاہیے کہ بڑا سبب دنیا کے چھوڑنے کا یہ ہی کہ اُسکی
آفتون اور عیبون کو یاد کرے اِس باب مین بزرگون نے بہت باتین
بیان کی ہین چنانچہ ایک اُنمین سے یہ ہی کہ ایک بزرگ نے کہا کہ مین نے
دنیا کو اسلیے چھوڑا کہ اُسمین نفع کم اور رنج بہت ہی اور جلد غارت ہونے والی ہی
اور اُسکے شرکا رخسیس ہین ہمارے مرشد نے اُس بزرگ کے قول مین بھی ایک
بات بڑھائی اور فرمایا کہ اُس قول سے بھی دنیا کی رغبت پائی جاتی ہی اسواسطے
کہ جب کوئی کسی شئی کی جدائی کی شکایت کرے تو معلوم ہوا کہ اُسکے وصل کو
دوست رکھتا ہی اور جو چیز کہ شریکون کے بکھیڑے سے چھوڑتا ہی تو معلوم ہوا
کہ اگر کوئی روک نہوتی تو قبول کرلیتا اور فرمایا کہ دنیا کی بُرائی مین پوری بات
یہ ہی کہ دنیا خدائے عزوجل کی دشمن ہی اور طالب مولی خدا کا دوست ہی
پس ضرور ہی کہ دوست کے دشمن کو دشمن جانے اور فرمایا کہ دنیا ایک مردار ہی
ظاہری خوشبو اور آرائش سے بنی ہوئی ہی پس عقلمند اسکو چھوڑ دیتے ہین

اور بیوقوف اسکا ظاہر دیکھکر فریب کھاجاتے ہین رہی یہ بات کہ زہد کا حکم
دنیا مین فرض ہی یا مستحب تو اسکو یون جاننا چاہیے کہ زہد حلال اور حرام
دونون مین ہوتا ہی حلال چیزون مین زہد کرنا مستحب ہی اور حرام مین
فرض جو لوگ کہ عبادت مین مقیم ہین انکو حرام مردار کے برابر ہی کبھی بے ضرورت
حرام کھانے پر ہاتھ نہ بڑھاوین اور ضرورت کے وقت بھی بقدر ضرورت کھاوین
اور حلال مین زہد ابدالون کا درجہ ہی وہ حلال کو بھی بقدر ضرورت کے
سوا مردار کے برابر جانتے ہین اور حرام تو اُنکے نزدیک آگ کے برابر ہی اسکے
کھانے کا کبھی اُنکے جی مین خیال بھی نہین آتا دنیا کی طرف سے دل ہٹ جانے
کے یہی معنی ہین یعنے اُسکی طرف سے ایسا دل کو ہٹا لیوے کہ پھر کچھ
خواہش نرہے شعر این جہان دام ست و دانہ اش آرزو + و رگس نیز
از دانہاے دام او + اب اگر کوئی یہ کہے کہ کیونکر ہوسکتا ہی کہ باوجود اتنی
لذتون اور خواہشون کے دنیا آدمی کے نزدیک حرام آگ کے برابر
اور حلال مردار کے برابر ہوجاوے تو اُسکا جواب یہ ہی کہ جس آدمی کو
خدا توفیق خاص عنایت فرماوے اور وہ آفتین اور خرابیان دنیا کی
جانے وہ ایسا ہی ہوگا جیسا بیان کیا گیا مگر جو لوگ کہ دنیا کے عیبون سے
اور اُسکی آفتون سے خبر نہین رکھتے اور اُسپر فریفتہ ہین وہ اس بات سے
بہت تعجب کرینگے پس اس باب مین ایک مثال لکھتا ہون جس سے
یہ بات خوب سمجھ مین آجاوے مثال اُسکی ایسی ہی کہ کسی نے حلوا نفیس
سب میوے اور خوشبوئین یعنی بادام اور شکر اور کشمش اور زعفران و

مشک وغیرہ ڈال کر خوب مکلف بنایا اور پھر بتقور اسا زہر قاتل چھپا کر
ملایا اس طرح کہ ایک آدمی نے اسکو دیکھ لیا مگر دوسرے نے نہین دیکھا
اب اگر حلوائی وہی حلوا اُن دونون کے سامنے کھانے کو رکھے تو جو آدمی
کہ زہر سے آگاہ ہو اُسکے کھانے پر کبھی خواہش نکریگا اور اُسکو آگ کے برابر
جانیگا کیونکہ وہ اُسکی خرابی سے خبردار ہو اُسکو بادام وغیرہ جو اُسکی لذت
اور آرایش کے لیے ہین فریب نہین دے سکتے مگر یہ بیچارہ جو پوشیدہ
زہر سے خبر نہین رکھتا دیوانہ ہو کر بڑی رغبت تمام کھالیویگا اور اکثر ایسا بھی
اتفاق ہوگا کہ اس بچنے والے کو وہ ملامت کرے اور کہے کہ شاید تو
دیوانہ ہی جو ایسا حلوا بے نفیس نہین کھاتا اور اُس سے احتراز کرتا ہی
یہ مثال اُن لوگون کی ہی جو دنیا کے عیب معلوم کر کے اُسکو حرام جانتے ہین
اور اُن نادانون کی جو لاعلمی سے اُسکی طرف رغبت کرتے ہین اور اگر اس
حلوا مین زہر کی جگہ تھوک ریٹ ملا دیوے کہ اُسکے دیکھنے والے کو
مکروہ معلوم ہو پس جس آدمی نے اُسکو تھوک وغیرہ ملاتے دیکھا ہی وہ
ہرگز بلا ضرورت اُسکے کھانے کی خواہش نہ کریگا اور دوسرا جو اُسکے
عیب سے خبر نہین رکھتا چاہ کر کھالیویگا یہ مثال اُن لوگون کی ہی جو
حلال کو بھی مردار کے برابر جانتے ہین اور اُن لوگون کی جو بدون جانے
اُسپر راغب ہین دونون آدمی طبیعت مین تو برابر ہین مگر علم اور جہل مین
مختلف یعنے اگر جاہل کو عالم کے برابر معلوم ہوتا تو وہ اُسکو کبھی نہ کھاتا
اور اگر عالم بھی جاہل کی طرح سے نہ جانتا تو وہ بھی خوشی سے کھالیتا اس سے

معلوم ہوتا ہی کہ پہچان دل مین ہی طبیعت مین نہین یہ بات بڑی مفید اور
ظاہر ہی جس شخص کو عقل اور انصاف ہوگا وہ اسکے سچا ہونے کا مقر ہوگا اب
اگر کوئی یون کہے دنیا مین سے تھوڑا سا حاصل کیے بغیر آدمی کو چارہ نہین یعنی
اسقدر کہ نفس کی زندگی کا سہارا ہو پھر کیونکر بچاؤ ہوسکتا ہی تو اسکا جواب یہ ہی
کہ بقدر حاجت زہد مین مقصود نہین بلکہ اس زیادتی مین زہد کرنا چاہیے جسکے
قوام نفس مین ضرورت نہین اور بندے کی حاجت اسی قدر ہی کہ نفس کو اتنی
قوت رہے کہ خدائے تعالے کی عبادت کرسکے زیادہ کھانے اور لذت کی کچھ ضرورت
نہین اور خدائے تعالی کو اختیار ہی چاہے کسی چیز کے وسیلے سے قوت دیوے
اور چاہے بے کسی چیز کے قائم رکھے جیسا کہ فرشتون کو قوت ہی اور جب
کسی چیز کے وسیلے سے قوام دیوے تو اختیار ہی کہ ایسی چیز کے وسیلے سے
عنایت کرے جو کہ بندے کے پاس ہو جسکو حاصل کرسکتا ہو یا ایسی شی سے قوام دیوے
کہ جو خاص اُسکے قبضے اور قدرت مین ہو مگر بغیر طلب اور سعی کے ایسی جگہ سے
پہونچا دیوے کہ بندے کو اُسکا حال بھی معلوم نہو جیسا کہ خود فرماتا ہی وَمَنْ
يَتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ یعنے جو کوئی اللہ سے
ڈرے خدا اُسکے لیے مشکل سے نکلنے کی تدبیر کردیتا ہی اور ایسی جگہ سے روزی دیتا ہی
کہ اُسکو معلوم نہو غرض کہ بندہ کسی حال مین رزق کی طلب اور خواہش کا محتاج
نہین اور اگر اسپر بھی بے طلب کے رہ نہین سکتا تو چاہیے کہ طلب مین یہ نیت ہو
کہ اُسکے سبب سے مجکو عبادت مین تقویت حاصل ہو نہ کہ لذت اور شہوت دنیاوی
ملے البتہ اس نیت سے دنیا کا حاصل کرنا خیر مین شامل ہوگا اور زہد کے بھی مخالف نہوگا

شعر مال راگر بہر دین باشی حمول ✦ نعم مال صالح خواندش رسول ✦ دوسرا
روکنے والا عبادت سے خلق ہی بعد دفع کرنے خواہش دنیا کے لازم ہی کہ خلقت سے
علحدہ ہوجاوے دو سببون سے ایک یہ کہ لوگ عبادت سے باز رکھینگے ایک بزرگ
سے نقل ہی فرماتے ہین کہ مین ایک جماعت کے پاس گیا دیکھا تو وے تیر لگا رہے ہین
اور ایک آدمی انمین دور کو بیٹھا ہوا ہی مین نے چاہا کہ اُس سے بات کرون اُسنے
پہلے ہی کہا کہ میرے نزدیک خدا کا ذکر کرنا اچھا ہی مین نے کہا کہ تم سب سے
الگ کیون بیٹھے ہو جواب دیا کہ میرے پاس میرا پروردگار ہی اور وہ فرشتے ہین
مین نے کہا کہ اس جماعت مین بڑھا ہوا کون ہی جواب دیا کہ جسکو خدا نے بخش دیا
مین نے کہا کہ راستہ سیدھا کونسا ہی دہنے ہاتھ سے آسمان کی طرف اشارہ کیا
اور اُٹھ کر کہتا ہوا چلا گیا الٰہی تیرے اکثر بندے تجھسے غافل ہین اسطرح آدمی کو
خلقت عبادت سے منع کرتی ہی اور عبادت ہی کو منع نہین کرتی ہی بلکہ گناہ اور
ہلاکت مین ڈال دیتی ہی چنانچہ حاتم اصم رح سے حکایت کرتے ہین کہ وہ کہتے تھے
کہ مین نے خلقت سے پانچ چیزین طلب کین پر ایک بھی نہ ملی مین نے اُنسے
عبادت اور زہد کے لیے کہا اُنھون نے نکیا مین نے کہا کہ اس امر مین میری
مدد کرو وہ بھی نہ کی تب مین نے کہا اگر مین عبادت اور زہد کرون تو مجھسے ناراض
مت ہونا اُسپر بھی راضی نہوے مین نے کہا کہ مجکو اس امر سے روکنا مت اُنھون نے
منع کیا انجام کار مین نے کہا کہ جس کام سے خدائے تعالیٰ ناراض ہو اُسکے کرنے کو
مجھ سے مت کہنا اور اگر مین نہ کرون تو مجھسے دشمنی نکرنا یہ بھی نہ مانا اور دشمنی کی
اسواسطے مین خلقت کو چھوڑکر اپنے کام مین مصروف ہوا شعر کبوتر با کبوتر کی

مثل کس طور سے جائین + ملائے کام اپنے جنس والون ہی سے مٹی مین ہے
علاوہ ازین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زمانہ عزلت کو بیان کردیا ہے
اور عزلت والون کو جتلادیا ہے اور خلقت سے جدا ہونے کو فرمایا ہے اور اسمین
شک نہین ہے کہ حضرت ہمارے لیے ہمیشہ بھلائی چاہتے ہین اور ہمسے زیادہ
ہمارے ناصح ہین پس چاہیے کہ جسوقت آدمی اپنے زمانے کو حضرت کے
فرمانے کے موافق پاوے تو اُنکے حکم کو بجالاوے اور اُنکی نصیحت کو قبول کرے
اور کچھ شک نکرے اور نکمی باتون سے اپنا نقصان نہ کرے اسواسطے کہ
وے سب لوگون سے زیادہ بھلائی آدمی کی خواہ وہ کسی زمانے مین ہوجانتے
اور آپ کا قول یہ ہے کہ عبداللہ ابن عمرو ابن عاص فرماتے ہین کہ ہم رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوے تھے کہ آپ نے فتنے کا ذکر کیا
اور فرمایا کہ جس وقت تم لوگون کو عہد پر ثابت نہ دیکھو اور امانت مین خیانت
ہو وہ فتنے کا زمانہ ہے عبداللہ ابن عمرو ابن عاص فرماتے ہین کہ مین نے
عرض کیا کہ یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مین اُس زمانے مین کیا کرون
فرمایا کہ اپنے گھر مین بیٹھ رہو اور اپنی زبان کی محافظت کرو جو جانتا ہو

اُسپر عمل کرا ور جو سمجھا ہوا اُس بات کو چھوڑ اور تجھے چاہیے کہ اپنا فکر کرے
اور دوسرے کا چھوڑے اور ایک دوسری حدیث شریف مین آیا ہی کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ ہرج کے دن ہونگے لوگون نے عرض کیا کہ
یا رسول اللہ ہرج کسکو کہتے ہین فرمایا کہ وہ ایسا زمانہ ہی کہ لوگ اپنے پاس والون سے
بے خوف نہون اور حدیث مین حضرت ابن مسعود رض سے ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم نے حارث ابن عمیر کو فرمایا کہ اگر تیری بڑی عمر ہو تو تجھپر ایک زمانہ آویگا
کہ اُس زمانے مین نصیحت کرنے والے بہت ہونگے اور عمل کرنے والے کم اور
مانگنے والے زیادہ ہونگے اور دینے والے تھوڑے اُس زمانے مین علم
تابع ہوا ہے نفسانی کے ہونگے ابن مسعود رض فرماتے ہین کہ مین نے عرض کیا
کہ وہ زمانہ کب ہوگا حضرت نے فرمایا کہ جن دنون مین نمازین قضا کرین اور
رشوت لیوین اور دین کو تھوڑی سی دولت دنیا کے بدلے مین دے ڈالین
ای نیکبخت اُس زمانے کے لوگون سے دور رہ مصنف کتاب فرماتے ہین
کہ جو کچھ اُن حدیثون مین بیان کیا ہی مین نے اپنی آنکھ سے اپنے زمانے
مین دیکھ لیا پھر تو اب بجز عزلت کیا کرنا چاہیے پہلے زمانے کے بزرگون
نے اُس زمانے اور اس زمانے کے لوگون سے دور رہنا پسند کیا اور
گوشہ نشینی اختیار کی اور گوشہ نشینی ہی کا سب کو حکم دیا اور اسمین کچھ شک
نہین کہ وہ لوگ ہمسے زیادہ دانا تھے اور اُنکا زمانہ بھی ہمارے زمانے سے
کہین بہتر تھا اور بعد اُنکے زمانہ ابتر ہی ہوتا جاتا ہی چنانچہ یوسف ابن اسباط
فرماتے ہین کہ مین نے سفیان ثوری رح کی زبانی سنا ہی کہ وہ کہتے تھے

قسم ہی اُس خدا کی کہ جسکی سوا دوسرا خدا نہین اس زمانے مین غربت حلال ہوگئی ہی پس جب کہ سفیان ثوری رح کے زمانے مین گوشہ نشینی حلال ہوئی تو ہمارے وقت مین واجب اور فرض ہونی چاہیے اور سفیان ثوری رح سے روایت کرتے ہین کہ اُنھون نے عباد خواص کو خط لکھا کہ تو اس زمانے مین ہی جس سے اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پناہ مانگتے تھے حالانکہ اُنکو ہمسے زیادہ علم تھا پس ہمارا کیا حال ہوگا کہ ہم اُسی زمانے مین ہین اور علم کی کمی ہی اور صبر بھی اتنا نہین اور بھلائی کے مددگار تھوڑے ہین اور لوگون کا فساد بہت سا اور حضرت عمر خطاب رض نے فرمایا ہی کہ اکیلے بیٹھنے مین بُرے لوگون کی ہمنشینی سے آرام ہی یعنی علیحدہ بیٹھ رہنا بُرے لوگون کے پاس بیٹھنے سے بچاتا ہی اور سفیان ابن عینیہ کہتے ہین کہ مین نے سفیان ثوری رح سے کہا کہ مجکو کوئی بہتر بات بتلائیے فرمایا کہ لوگون سے بہت شناسائی مت کر مین نے کہا کہ حدیث شریف مین تو آیا ہی کہ بہت لوگون سے ملنا چاہیے اسواسطے کہ ہر ایک ایمان والے کی ایک شفاعت ہوگی سفیان ثوری نے جواب دیا کہ کوئی بُرائی بجز ملنے والے کے اور کسی سے بھی حاصل ہوئی ہی مین نے کہا کوئی نہین پھر مرنے کے سالہا بعد مین نے اُنکو خواب مین دیکھا عرض کیا کہ مجکو کوئی وصیت کیجیے یہی جواب دیا کہ لوگون سے ملاقات کم کر اسواسطے کہ اُنسے خلاص ہونا بہت دشوار ہی شعر ظلمت چہ بہ کہ ظلمتہاے خلق + سر بر زدان کس کہ گیرد پاے خلق + اور فضیل رح نے فرمایا ہی کہ یہ وہ زمانہ ہی کہ جسمین زبان کو روکنا چاہیے اور چھپ کر کسی جگہ مین بیٹھ رہیے اور اپنے دل کا علاج کیجیے

اور جو بات دین کی معلوم ہو اسکو کریے اور جو بات نہی نظر آوے اُسے نکر یے
داؤد طائی رح فرماتے ہین کہ دنیا مین روزہ رکھ اور آخرت مین افطار کر اور
لوگون سے بھاگ جیسا شیر سے اور ابو عبد اللہ رح نے فرمایا ہی کہ مجکو سب دانا ؤن نے
یہ نصیحت کی ہی کہ اگر تجکو لوگون کی شناسائی ناپسند ہو تو جان کہ مجکو خدائے تعالی نے
ایک بڑا کام دیا ہی دوسرا سبب جو عزلت اختیار کرنے کا موجب ہی یہ ہی کہ لوگ
سب عبادت کی ہوئی کو کھو دیتے ہین کیونکہ انکے سبب سے زیادہ اور ریاکاری
آجاتی ہی یحیی ابن معاذ رازی رح نے فرمایا ہی کہ لوگون کا دیکھنا ریا کا فرش ہی
اسی لیے پہلے زمانے کے زاہدون نے ایک دوسرے کی ملاقات بالکل چھوڑ دی تھی
بیان کرتے ہین کہ ہرم ابن حیان رض نے حضرت اویس قرنی رض سے کہا کہ آؤ ایک جگہ
رہ کر باہم ملاقات کرین اویس قرنی رح نے فرمایا کہ دعا پیٹھ پیچھے اور خواہش
ملاقات کی رکھنی ایک دوسرے کے ملنے سے بہتر ہی اسواسطے کہ ملاقات مین
سراسر ریاکاری اور ریا ہی اور سلیمان خواص کو کہا کہ ابراہیم ادہم رح آئے ہین
تم اُنکی ملاقات کو کیون نہین جاتے جواب دیا کہ میرے نزدیک شیطان سے
ملنا ابراہیم ادہم کی ملاقات سے بہتر ہی اُنسے اس بات کا بڑا تعجب معلوم ہوا سلیمان نے
کہا یہ مین نے اس وجہ سے کہا کہ اگر مین ابراہیم ادہم کی ملاقات کرون تو مجھے
ریا کرنی ہوگی اور شیطان کو دیکھون تو پرہیز کرون ہمارے مرشد نے ایک
عارف سے ملاقات کی اور دیر تک ایک مجلس مین بیٹھے رہے آخر مین جب دعا
مانگ کر اُٹھے تو ہمارے مرشد نے کہا کہ مجھے یاد نہین کہ کسی جگہ اس مجلس سے
زیادہ ترامیدوار بیٹھا ہون عارف نے کہا کہ مین بھی اس جگہ سے زیادہ خائف

کسی مجلس مین نہین بیٹھا تم اچھی اچھی باتین اور حدیثین اور علمون کی باتین
کرتے تھے اور تمھارے ساتھ مین بھی ایسی ہی باتین کرتا تھا پس ہم دونون مین
برابر تھی اس بات کے سنتے ہی مرشد صاحب بہت روئے یہان تک کہ بیہوش
ہو گئے اور گر پڑے یہ حال عابدون اور زاہدون کی ملاقات کا ہی جو ہر وقت
سب برائیون سے نافر ہین ان لوگون کا کیا حال ہوگا جو ہر وقت دنیا مین پھنسے
اور عبادت مین کاہل ہین بلکہ شر مین گرفتار اور معرفت سے جاہل ہین اب
ایسا وقت ہی کہ زمانہ بالکل خراب ہو گیا ہی اور لوگ تباہ ہو گئے یہان تک کہ اگر
کوئی عبادت کرے تو اسے ایسا روکین کہ ہرگز نہ کر سکے اور اگر کچھ عبادت کی بھی
تو اسکو ضائع کر دیوین اسلیے ضرور ہی کہ انسے گوشہ اختیار کرے اور خدائے تعالے
سے زمانے کی خرابی اور زمانے کے لوگون کی تباہی سے پناہ چاہے ۴۷
کیونکہ وہی اپنے فضل اور رحمت سے سب کا نگہبان ہی اب یہ معلوم کرنا چاہیے
کہ خلقت سے علیحدہ ہونے اور گوشہ نشینی کا کیا حکم ہی اور اسکا طریقہ کیا ہی
اور کتنا ضروری ہی یعنی ہر ایک آدمی کو کتنا بچنا چاہیے پس اس کام مین دو طرح کے
آدمی ہین ایک وہ کہ خلقت کو انسے دین مین کوئی غرض نہین کہ کوئی علم کی
بات سنین یا کوئی حکم شرعی پوچھین ایسے لوگون کو چاہیے کہ جمعہ و جماعت اور
حج اور وعظ کی مجلس اور حاجت ضروری کے سوا خلقت سے نہ ملین اور اس طرح
پوشیدہ رہین کہ کوئی انکو نہ جانے اور نہ وہ کسی کو پہچانین اور اگر کوئی شخص کسی
مصلحت کے سبب سے دین و دنیا کے کامون مین بالکل ملنا چھوڑ دیوے
تو جائز نہین ہی مگر اس طرح پر کہ کسی ایسی دور جگہ جا رہے کہ وہان جمعہ اور جماعت

سرائع السالکین

اسپر واجب نہو جیسے پہاڑ اور ٹاپو وغیرہ غالبًا عابد جو خلقت کو چھوڑ کر دور
رہتے ہین یہی وجہ ہی یا یہ کہ یقینًا جانے کہ جماعت اور جمعہ مین حاضر ہونے سے
ثواب کی نسبت وہ ضرر زیادہ ہوگا جو جمعہ وغیرہ کے لیے آمد و شد مین لوگون کے
اختلاط سے اسکو پہونچیگا تو اُسوقت چھوڑ دینا جمعہ اور جماعت کا جائز ہی مین نے
مکہ معظمہ مین مشائخ کبار مین سے ایک عالم کو دیکھا کہ بے عذر جمعہ و جماعت کے
واسطے حرم شریف مین حاضر نہین ہوتے تھے اور مین اُنسے کچھ حاصل کرنے کو
جایا کرتا تھا مین نے اُنسے اس بات کا سبب پوچھا جواب دیا کہ جمعہ اور جماعت کے
ثواب سے لوگون مین ملنے کا گناہ زیادہ ہی حاصل اس سے یہ ہی کہ معذور کے
عذر پر کچھ عتاب نہین ہی خدائے تعالی سب کا حال خوب جانتا ہی پس بہتر یہ ہی
کہ جمعہ اور جماعت اور خیرات وغیرہ مین لوگون سے ملے اور انکے سوا سب کامون مین
علیحدہ رہے اور اگر دوسرے طریقے پر عمل کرنا چاہے یعنی کسی عذر کی وجہ سے
جمعہ اور جماعت مین حاضر نہوسکے تو لوگون سے جدا رہے تاکہ اُسپر یہ باتین فرض ہی
نہون اور تیسرے طریقے مین یعنی شہر مین رہ کر لوگون کی ملاقات کے عذر سے
جمعہ اور جماعت کو چھوڑ دیوے یہ بات بڑی سوچ کی ہی اور اسمین خطرہ غلطی کا
بھی ہی مگر پہلے دونون طریقے صاف ہین اللہ تعالی اپنے فضل سے مدد کرے
اور دوسرے وہ آدمی ہی جو پیشوا ہوا اور لوگون کو دین کے کامون مین اسکی
طرف حاجت زیادہ ہو یعنی علم سکھلاوے یا حکم خدا اور حقوق کو بتلاوے
یا غیر مذہب والون کو رد کرے یا لوگون کو کہ سن کر نیکی کی طرف بلاوے ایسے
آدمی کو خلقت سے جدا ہونا نہین چاہیے بلکہ اُسکو چاہیے کہ خلقت مین رہ کر

اُنکو نصیحت کرے اور احکام آخرت اُنکو سناوے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت
کرتے ہین کہ آپ نے فرمایا جس وقت بدعتین ظاہر ہوین اور عالم چپ ہورہین تو ایسے وقت
پر خدا تعالی کی پھٹکار ہو اگرچہ یہ اسوقت ہو کہ جسوقت خلقت مین رہتا ہو اور اگر خلقت مین
نہو تو بھی اسکو جائز نہین ہو کہ علحدہ ہوکر بیٹھ رہے چنانچہ استاد ابو بکر ابن قورک نے
ارادہ کیا کہ لوگون سے جدا ہوکر عبادت کرون اسواسطے بعضے پہاڑون مین پہنچے
ایک آواز سنی کہ اے ابا بکر جب تو خلقت پر خدا تعالی کی حجت ہو تو اللہ تعالی کے بندون سے
کیون علحدہ ہوا یہ سنکر ہٹ آئے اور خلقت مین رہے انکو لوگون مین رہنے کا یہی سبب تھا
اور مامون ابن احمد نے مجھ سے استاد اسحاق کا حال بیان کیا کہ اُنھون نے جبل لبنان کے
عابدون سے کہا کہ اے بناس پتی کے کھانے والو تم نے امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو
بداعتقادون کے پنجون مین چھوڑ دیا ہو اور آپ گھاس کھانے مین مصروف ہوے
عابدون نے جواب دیا کہ ہمکو طاقت لوگون کی صحبت کی نہین ہو تبھی خدا تعالی نے
اتنی موت دی ہو تجھے لازم ہو کہ خلقت کو نصیحت کرے اسکے پیچھے آپ نے کتاب
جامع الجلی والخفی تصنیف کی لیکن یاد رہے کہ ایسے آدمی خلقت کے ملنے سے
بڑے سخت کامون کے محتاج ہین اول صبر کرنا اور علم عظیم اور نظر دقیق
اور خدا تعالے سے ہمیشہ مدد چاہنا دوسرے باطن مین سب سے

علیحدہ رہنا اگرچہ ظاہر مین اُنسے ملا ہوا ہو جو وہ اُس سے بات کرین تو یہ بھی
بولے اگر ملنے آوین تو ہر ایک کے مرتبے کے لائق تعظیم کرے اور سب کا شکر گزار
رہے اور جو اس سے نہ ملے اُسکو غنیمت جانے اگر وہ نیکی کرتے ہون تو اُنکی
مدد کرے اور اگر خرابی مین ہون تو اُنکو منع کرے اور مخالفت کرے اگر جانے
کہ قبول کرینگے تو اُنکے سب حق بجالاوے مثلاً ملنے کو جانا اور بیمار کو پوچھنا
اور جس کام کو کہین اُسکو اپنی طاقت کے موافق کر دینا اور کچھ بدلا نہ لینا
اور اگر ہو سکے تو اُنکو کچھ دیوے اور کُنسے طلب نکرے اور جو کچھ خود دیوین
تو حتے الوسع نہ لیوے اور اگر کچھ تکلیف دیوین تو تحمل کرے اور کسی طرح
بدلہ نہ لیوے اور کچھ رنج ظاہر نکرے اور اپنی ضروریات کو اُنسے چھپا دے
اور جہانتک ہو سکے اپنی حاجات آسانی یا دقت سے پوشیدہ پوری کر لیوے
باوجود اسکے آخرت کے لیے بھی ذخیرہ کرے بیت کچھ عدم کا بھی خیال
اے دل تجھے یان چاہیے ٭ گو عزیز مصر ہی پر یا دکنعان چاہیے ٭ چنانچہ حضرت
عمر خطاب رض نے فرمایا ہے کہ اگر مین رات کو سو رہون تو اپنی عمر ضائع کرون اور
اگر دن کو سو رہون تو رعیت کی خرابی ہووے ان دو چیزون مین کس طرح
نیند آوے اور اس طرح کی زندگی کہ تن اُنسے ملا ہوا ہو اور دل سے دور رہے
بہت دشوار ہے ابن مسعود رض نے فرمایا کہ لوگون سے اتنا ملنا چاہیے کہ دین مین
نقصان نہو لیکن مصنف کے نزدیک جب فتنہ اُٹھے اور دین کا کام ایسا ہو کہ عالم
نہ پوچھین اور دین کے کامون کے حاصل کرنے مین سعی نکرین اور اُسکو
ضروری نہ جانین ایسے وقت عالم بھی معذور ہے اُسکو چاہیے کہ گوشہ اختیار کرے

اس سطر کے بعد تکلیف
دہی طبیعت کے خلاف کام کرنا
ہوتی ہے شیخ سعدی نے کہا ہے
صفات دل دار شنیدم کرم دران
تنگ ٭ ترا کہ بیر شود این
مقام خنگ مباد وحشت خلافت
دجنگ ٭ یہ قول کے بموجب مصنف
اس وقت مین عالم کو گوشہ قبول کرنا
اس کلام سے معلوم ہوتا ہے

اور لوگون سے دور رہے اور علم کو دبا دیوے اور مجکو یہ ڈر ہی کہ یہ زمانہ وہی نہو
جسکا مین بیان کرتا ہون یہ ہی غزلت کا حکم اور خلقت سے دور رہنے کا اسکو
خوب طرح سمجھ لینا چاہیے کیونکہ اسمین بڑے ضرر ہین اور ٹیڑھا راستہ ہی اللہ
مالک ہی اور مددگار اب یہان سے یہ اعتراض ہوتا ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا ہی کہ تمکو جماعت کا ساتھ لازم ہی اسواسطے کہ خدا ے تعالے کا
ہاتھ جماعت پر ہی اور شیطان آدمی کا بھیڑیا ہی اکیلے کو پکڑ لیتا ہی اور حضرت نے
فرمایا ہی کہ شیطان تنہا کے ساتھ ہی اور دو تن سے دور ہی اور گوشہ نشینی مین
یہ بات کہان ہی تو اسکا جواب یہ ہی کہ جیسا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے
یہ قول فرمایا ہی ویسا ہی یہ بھی فرمایا ہی کہ گھر کو لازم پکڑ اور گوشہ گیری کا حکم کیا ہی
اور خراب زمانے مین لوگون سے دور رہنے کو فرمایا ہی اور ان دونون مین تناقض
نہین ہی کیونکہ حضرت نے جو فرمایا ہی کہ جماعت کو لازم پکڑو اسمین تین احتمال ہین ایک
یہ کہ لزوم جماعت کا امر دین اور حکم شرع مین مراد ہو یعنی کوئی بات خلاف اجماع
مت کرو اسواسطے کہ اس امت کا اتفاق گمراہی پر نہو گا پس خلاف اجماع جسپر سب
امامون کا اتفاق ہی باطل اور گمراہی ہی نہ یہ کہ درستی دین کے لیے لوگون سے
جدا ہونا اس سے مراد ہی دوسرے یہ کہ جماعت سے جماعت جمعہ وغیرہ مراد ہو
کہ دین کی قوت اور جمال اسلام کا ہی اور برکات سے خالی نہین کیونکہ جب کفار جماعت
اسلام کی دیکھینگے تو انکو ہیبت اور غصہ پیدا ہوگا اور یہی ہمارا بھی قول ہی کہ گوشہ
نشین کو چاہیے کہ کار خیر مین لوگون کا شریک ہو اور باقی کامون مین انسے
جدا رہے اور احتراز کرے تیسرے یہ کہ لزوم جماعت کا زمانہ فتنہ مین ایسے

شخص کے لیے ارشاد ہو جو کار دین مین ضعیف ہو یعنے جو شخص دین مین سست
اور زمانہ بھی فتنے کا ہو تو وہ بالضرور جماعت کو لازم جانے مگر جو شخص دیندار
صاحب بصیرت ہو فتنے کے زمانے مین گوشہ اختیار کرے اور جمعہ اور جماعت کے
سوا باہر نہ نکلے چنانچہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اختلاط سے بچنے کو فرمایا ہی
اور خلوت کا حکم کیا ہی اگر کوئی دین کی درستی کے لیے چاہے کہ بالکل لوگون سے
جدا ہو جاے اور جمعہ اور جماعت مین بھی نہ آوے تو وہ کسی پہاڑ یا جزیرے مین
جا رہے اور ایسے آدمی کو تو خداے تعالی جمعہ اور جماعت خود ہی میسر کر دیتا ہی
تاکہ ثواب سے نہ رہجائے اسواسطے کہ جماعت کا بہت بڑا ثواب ہی گو لوگ خراب
ہو گئے ہین ابدالوان کا بیان کرتے ہین کہ وہ جمعہ اور جماعت حاضر ہوتے ہین اور
ساعت بھر مین روے زمین پر جہان چاہین چلے جاتے ہین زمین خود انکے لیے
کھنچ جاتی ہی انکو جو کچھ خداے تعالی کے یہان سے ملا ہی خدا اور زیادہ دے
شعر ہنیالارباب النعیم نعیمھم ۔ وللعاشق المسکین ما یتجرع ۔ طوطیان در شکرستان
کامرانی مے کنند ۔ و زتحسر دست بر سر میزند مسکین مگس ۔ اور یہ جو رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ میری امت کے رہبان وہ لوگ ہین جو مسجدون مین

بیٹھ رہین اور اس سے یہ نکلتا ہی کہ آپ نے لوگون سے جدا رہنے کو منع فرمایا ہی
تو یہ حکم غیر زمانۂ فتنہ مین فرمایا ہی جیسا کہ ہمنے پہلے بیان کیا اور مسجد مین بھی
رہنے کا ڈر نہین لیکن لوگون سے اختلاط نکرے یعنی اس طرح رہے کہ دست
باکار و دل بایار بظاہر انسے اختلاط ہو اور باطن مین رب سے ارتباط اور یہی
ہماری غرض عزلت سے ہی یہ غرض نہین کہ دل اُنسے ملا ہوا ہو اور تن سے
دور ہو اس بات مین حضرت ابراہیم ادہم نے فرمایا ہی کہ جسکا یہ مضمون ہی شعر
رہو اس طور لوگون مین کہ کثرت ہی مین خلوت ہو ✦ نہو جز ذکر حق الفت و لے
خلقت سے وحشت ہو ✦ اب اگر کوئی اس بیان کی رو سے مدرسون مین
اور صوفیون کی خانقاہ کے رہنے کے باب مین متردد ہو تو یہ تردد بیفائدہ ہی
کیونکہ یہ لوگ آخرت کی راہ کے چلنے والے ہین اس کام کے لیے یہ طریقہ
بہت پسند ہی اسواسطے کہ اسمین دونون فائدے ہین ایک یہ کہ ایسے مکان مین
رہنے سے لوگون سے علحدگی میسر ہی دوسرے جمعہ اور جماعت اور سب
نیک کامون مین انکے شریک ہونا ہی پس ایسے آدمی کو عزلت والون کی سی
سلامتی مع اُس ثواب کے جو سب مسلمانون کو ملتا ہی حاصل ہوتی ہی غرض کہ
مدرسہ اور خانقاہ کا رہنا بہت اچھا ہی اسی لیے اکثر عارف لوگون ہی مین
رہتے ہین تاکہ لوگون کو انسے فایدہ حاصل ہووے اور انکا حال دیکھ کر
وہی طریقہ اختیار کرین کیونکہ کر دکھلانا کہنے سے زیادہ تاثیر رکھتا ہی اور
اس بیان سے ظاہر ہوتا ہی حکم اس بات کا کہ مرید کو پیر سے وقت مجاہدہ
اور ریاضت کے اختلاط کرنا چاہیے یا نہین اس طرح کہ اگر پیر اگلے مشائخون کے

۴ ۵۳ ۱۲

طریقہ پر ہو وسلوک مرید کا بڑا مددگار ہی خدا کے رستہ مین اور دین کا بھائی ہی
اُس سے اختلاط ہی چاہیے شعر خلوت از اغیار باید فی زیار * پوستین
بہر دے آمد نی بہار * اور اگر اس طریقے پر نہوا اور پہلے بزرگون کی رسم کا تارک ہو
تو مرید کو چاہیے کہ پیر کو چھوڑ کر آپ گوشہ اختیار کرے باقی رہی یہ بات کہ گوشہ نشین
مدرسہ اور خانقاہ کو چھوڑ کر اپنی بہتری کے لیے اور کسی جگہ جا رہے تو ہو سکتا ہی
یا نہین تو اسکا جواب یہ ہی کہ مدرسہ اور خانقاہ آدمی کے لیے مثل قلعہ کے ہی
کہ چورون اور رہزنون سے بچاتا ہی اور جو شخص انسے باہر ہی وہ جنگلی ہی تباہ
ہو جائیگا کیونکہ شیاطین کے سوار گروہ گروہ پھرتے ہین یہ ڈر ہی کہ وہ پکڑ کر
گرفتار کر لیوین اور تمام محنت تباہ اور ضائع کر دیوین پس ضعیف آدمی کو
چاہیے کہ قلعہ نہ چھوڑے اور اگر مرد قوی اور صاحب بصیرت ہو ایسا کہ
دشمن پر غالب آسکے تو اُسکو قلعہ اور جنگل دونون برابر ہین مگر تاہم قلعہ
بہتر ہی اور دینی بھائیون کی ملاقات بھی اس حکم سے مستثنے ہی کہ برادر دینی کی
زیارت کرنا عبادت کا جوہر ہی اور خدائے تعالیٰ کی نزدیکی کا سبب ہی اور
اسکے سوا بہت سے فائدے ہین لیکن دو باتون کا خیال رکھنا چاہیے
ایک یہ کہ بہت ملاقات کو نہ بڑھاوے جیسا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ہی کہ کبھی کبھی ملنا چاہیے کہ محبت زیادہ ہووے دوسرے یہ کہ ملاقات کا
حق نگاہ رکھے یعنی ریا اور بناوٹ اور لغو اور غیبت سے بچے تا انکو اور آپکو
گناہ مین نہ ڈالے اب اس بات کو معلوم کرنا چاہیے کہ گوشہ نشینی تین چیزون کے
اختیار کرنے سے آسان ہو جاتی ہی ایک یہ کہ عبادت مین مشغول رہے اسواسطے

کہ عبادت مین مشغول ہونا اور خدا کے ساتھ رغبت کرنا آدمی کو خلق کے
ملنے سے باز رکھتا ہی کیونکہ آدمی کے ساتھ اُنس رکھنا افلاس کی نشانی ہی
جب آدمی اپنے نفس مین لوگون کی ملاقات کی خواہش پاوے تو سمجھ لے کہ
اسکی بیکاری کا سبب ہی یعنی نفس خالی نہین رہ سکتا اگر عبادت کا شغل نہین
تو لوگون سے ملنے کا شغل جو اُسکو مقصود ہی چاہتا ہی جب کوئی آدمی عبادت
مین مشغول ہو جیسا کہ عبادت کا حق ہی تو اُسکو مناجات کا مزہ حاصل ہوگا
اور خدائے تعالیٰ کے ساتھ اور اُسکے کلام کے ساتھ اُنس حاصل ہوگا اور
غیرون کی صحبت سے بالکل علیحدہ ہوگا کہ حدیث شریف مین آیا ہی کہ حضرت
موسیٰ صلوٰۃ اللہ علیٰ نبینا وعلیہ جب کہ مناجات اور خدائے تعالیٰ کا کلام سننے
مراجعت کرتے لوگون سے بھاگتے اور دونون کانون مین اُنگلیان کر لیتے
تاکہ لوگون کی بات نہ سنین کیونکہ اُسوقت مین لوگون کی باتین انکو گدھے کی سی
آواز معلوم ہوتی تھی پس ہمارے مرشد کے قول پر عمل کرنا چاہیے کہ اُنھون نے
فرمایا ہی خدائے تعالیٰ کو اپنا رفیق بنا اور لوگون کو چھوڑ یکسو ہو جا رباعی جو شمع
صفات حق پہ پروانہ ہو + بر نرنشاط اُسکا ہمانہ ہو + ہی مرد وہی جو سب سے
یکسو ہو کر + خود محو جمال روے جانانہ ہو + دوسرے یہ کہ دنیا داروں سے
کسی طرح کی طمع نہ رکھے کس واسطے کہ جب کسی سے فائدہ کی توقع نہوگی اور ضرر کا
ڈر نہوگا پس اُسکا عدم وجود برابر معلوم ہوگا تیسرے یہ کہ جو خرابیان کہ اختلاط مین
ہین اُنپر خوب خیال رکھے پس جب ان تینون چیزون کو اختیار کریگا تو تنہا
رہنا آسان ہو جاویگا اور لوگون کی صحبت سے بچا رہیگا اللہ تعالیٰ ہر ایک کام کی

توفیق دینے والا ہی تیسرا روکنے والا عبادت سے شیطان ہی طالب عبادت کو
شیطان سے لڑنا اور اُسکو مغلوب کرنا لازم ہی دو وجہ سے اول یہ کہ شیطان
ایسا دشمن ہی کہ جسکی صلح کی توقع نہین بلکہ آدمی کو جب تک ہلاک نہین کرلیتا ہی
چین سے نہین بیٹھتا پس ایسے دشمن سے بے خوف رہنا نہایت غفلت پر
دلالت کرتا ہی دوسری وجہ یہ ہی کہ شیطان آدمی کی دشمنی ہی کے لیے پیدا
کیا گیا ہی اور رات دن اُسکی فکر مین رہتا ہی اور وہ اُس سے غافل ہی اور
اُسکو ایک اور دشمنی خاص عابد کے ساتھ ہی وہ یہ ہی کہ یہ تو ہمیشہ عبادت
حق مین مشغول رہتا ہی اور سب خلق کو اپنے کہنے اور کرنے سے عبادت کی
رغبت دلاتا ہی اور یہ کام شیطان کے مخالف ہی پس گویا عابد شخص ہر وقت
اُسکو غصہ دلاتا ہی اسی لیے وہ بھی اسکی عداوت اور ہلاکت پر کمر باندھے رہتا ہی
اور وہ کیونکر ایسے شخص کے ساتھ دشمنی نکرے وہ تو اپنے دوستون کے
ساتھ بھی یعنی کفار اور گمراہ اور اہل بدعت کے ساتھ بعضے وقت دشمنی کرتا ہی
عابد کے ساتھ تو مخالفت ہی ہی کیونکر عداوت نکریگا پس اب اُسکو آدمیون کے
ساتھ مین تو دشمنی عام ہی اور عابد کے ساتھ بسبب علم و عبادت کے دشمنی خاص
اور اُسکو بڑا ضروری کام عابد کا گمراہ کرنا ہی اور اس باب مین اُسکے بہت
مددگار بھی ہین جسمین سب سے زیادہ خواہش نفسانی اور نفس ہین اور اُسکے
اسباب اور دروازے اور داخل ہونے کی جگہ ایسی ہین کہ عابد کو اُنکی خبر بھی
نہین یحیی ابن معاذ رح نے سختی مقابلہ شیطان مین سچ کہا ہی کہ شیطان
فارغ ہی اور آدمی مشغول اور وہ آدمی کو دیکھتا ہی اور یہ اُسکو نہین دیکھتا وہ اسکو

لہ اشغل شاغلہ شیطان کا قول فصل فرمایا ہی لا فوتنہم اجمعین البتہ بہکاؤنگا مین اُنھین سبکو پس بہکانا اور گمراہ کرنا اُسکا کام ہی ۱۲ منہ

ف شیطان کسب ہی اور عبون کے خراب کرنیکا زیادہ ہی مگر کفار اور

اہل بدعت مین اور وہ

بعضے اہل دین و

عابدون کو بھی

عابد کے ساتھ

نہین بھولتا اور یہ اُسکو بھول جاتا ہی پس جب یہ حال ہو تو بغیر اُسکے لڑائی
اور مغلوب کرنے کے کیا علاج ہی اور شیطان کے مغلوب کرنے کے دو طریقے ہین
ایک یہ کہ بعضے علما کہتے ہین کہ شیطان کے دفع کرنے کی تدبیر خدائے تعالی سے
پناہ طلب کرنے کے سوا کوئی نہین کسواسطے کہ شیطان ایک کتا ہی خدائے
تعالی نے اُسکو آدمی پر مسلط کر دیا ہی اگر اُسکے دفع کرنے مین مشغول ہوگا تو
مفت اپنا وقت ضائع کریگا اور رنج اُٹھاویگا بہتر یہی ہی کہ اُسکے مالک کی طرف
رجوع کرے اور اُس سے پناہ چاہیے تاکہ وہ اُسکو ہٹا لیوے دوسرے یہ کہ
اور عالم کہتے ہین کہ شیطان کے دفع کرنے کا طریقہ ریاضت اور مجاہدہ ہی اور
اُسکی مخالفت کرنا اور ہمارے نزدیک اچھا طریقہ یہ ہی کہ دونون طریقون کو اکٹھا
کر لیوے یعنی خدائے تعالے سے شیطان کے شر سے پناہ چاہے جیسا کہ ہمکو
حکم ہی اگر بعد خدا کے پناہ چاہنے کے شیطان کو اپنے اوپر غالب دیکھے تو جان لیوے
کہ یہ خدائے تعالی کی طرف سے آزمایش ہی کہ اُسکو ہمپر مسلط کر دیا ہی تاکہ ہمارے
صبر اور مجاہدے کی قوت ظاہر ہو جاوے جس طرح کبھی کافرون کو ہمپر مسلط
کر دیتا ہی کہ ہمارے صبر کا امتحان لے باوجود اسکے کہ اُنکے شر دفع کرنے پر قادر ہی
بعد اسکے معلوم کرنا چاہیے کہ محاربہ شیطان کے ساتھ اور اُسکو مغلوب کرنا تین طرح
ہی پہلے یہ کہ اُسکے مکر اور حیلون کو جانے کیونکہ جو شخص اُسکے مکر و حیلہ سے خبردار
ہو جاویگا وہ اُسپر دلیری نکر سکیگا جیسا کہ چور جس وقت جان لیتا ہی کہ گھر والا جاگتا ہی
تو بھاگ جاتا ہی دوسرے یہ ہی کہ اُسکے وسوسے پر التفات نکرے اور اپنے دل کو
اُسکی طرف نہ لگاوے کیونکہ شیطان ایک کتا بھونکنے والا ہی اگر کوئی اُسکی طرف

لہ یعنی شیطان کا مسلط ہونا اس سبب سے ہی کہ ہم اُسکے دفع کرنے مین مشغول ہون
اور اُسکی طرف سے غافل ہون پس جب ہم اُسکی طرف سے غافل ہونگے تو وہ ہمکو
ہلاک کریگا ۱۲ *

متوجہ ہوگا تو بچالیوگا اور اگر اُسکا دھیان نکریگا تو چپ ہو رہیگا تیسرے یہ کہ دل اور زبان سے خدائے تعالے کے ذکر مین مشغول رہے اسواسطے کہ حدیث شریف مین آیا ہی کہ خدائے تعالے کا ذکر شیطان کے پہلو مین ایسا ہوتا ہی جیسا آدمی کی پسلی مین آکلہ کی بیماری ہوتی ہی یعنے جیسے آکلہ کی بیماری گوشت کو کھا لیتی ہی اُسی طرح ذکر خدا کا شیطان کے گوشت کو کھا لیتا ہی اب اُسکے مکائد اور وسواس کو معلوم کرنے کا طریقہ سننا چاہیے کہ شیطان کے وسوسے مثل تیرون کے ہین اُنکو ہمیشہ پھینکتا رہتا ہی اور وہ اُسوقت معلوم ہون کہ جب قسمین خطرون کی معلوم ہو جاوین اور شیطان کے حیلے بمنزلہ جال اور پھندے کے ہین جو اُسنے بچھا رکھے ہین اُنکی حقیقت اُسوقت معلوم ہو کہ سب قسمین مکر کی اور اُنکی وضع دریافت ہو جاوے اب خطرون کی اصل معلوم کرنی چاہیے کہ خدائے تعالی نے آدمی کے دل پر ایک فرشتہ مقرر کر دیا ہی وہ ہمیشہ اُسکو نیکی کی طرف بلاتا رہتا ہی اُسکا نام ملہم ہی اور اسکے بلانے کو الہام کہتے ہین اور اُسکے مقابلے مین ایک شیطان کو بھی مسلط کر دیا ہی وہ ہر وقت شر کی طرف متوجہ کرتا رہتا ہی اُسکو وسواس بولتے ہین اور اُسکے بہکانے کو وسوسہ کہتے ہین ہمارے مرشد

فرمایا ہی کہ کبھی کبھی شیطان خیر کی طرف متوجہ کرتا ہی مگر غرض اسکی بد ہوتی ہی اور
فضل کی طرف بلاتا ہی اور حاصل اسکا روکنا افضل سے ہوتا ہی اور کبھی خیر کی طرف
اچھی بات ۱۲ بہتر اچھی بات ۱۲
رغبت دلانا اسکا اس وجہ سے ہوتا ہی کہ اس خیر کے سبب سے کوئی ایسا گناہ
حاصل ہو جسکی سزا اس خیر کے ثواب سے زیادہ ہو جیسا عجب ۱۲ وغیرہ ان دو چیزوں کے
سوا خدائے تعالی نے آدمی کی پیدائش مین ایک طبیعت ۱۲ بھی پیدا کی ہی کہ وہ آدمی کو
ہمیشہ لذت اور شہوت کی طرف خواہش دلاتی ہی خواہ نیک ہو یا بد ہو پس حقیقت مین
دواعی تین چیزین ہین جب یہ مقدمہ معلوم ہوا تو اب جاننا چاہیے کہ سب خطرے
جو آدمی کے دل مین پیدا ہوتے ہین اور اسکو کسی کام کے کرنے یا چھوڑنے کے
سبب ہوتے ہین وہ سب خدائے تعالی کی طرف سے ہین اور چار قسم پر ہین ایک
قسم وہ ہی کہ پہلے ہی خدائے تعالی بندے کے دل مین پیدا کرے اور اسکو صرف خاطر
کہتے ہین یعنی جی مین آنے والی اور ایک قسم یہ ہی کہ آدمی کی طبیعت کے موافق پیدا
کرتا ہی اسکو نفس کی خواہش اور ہوا کہتے ہین اور ایک قسم ہی کہ فرشتے الہام کرنے والے
کے حکم کے بعد پیدا ہوتی ہی اسکو الہام کہتے ہین اور ایک قسم یہ کہ بعد ایسے
وسواس کے پیدا ہو اسکو وسوسہ کہتے ہین یہ چارون قسمین خواطر کی ہین جب
یہ تقسیم معلوم ہو چکی تو اب جان لو کہ جو خطرہ کہ پہلے ہی خدا کی طرف سے ہوتا ہی
وہ کبھی خیر کی طرف ہوتا ہی واسطے اکرام اور الزام حجت ۱۲ کے اور کبھی شر کی طرف
ہوتا ہی واسطے امتحان اور محنت کے اور علم کی طرف سے جو خطرہ ہوتا ہی وہ خیر کے
سوا نہین ہوتا کیونکہ وہ نصیحت اور ارشاد ہی کے لیے مقرر کیا گیا ہی اور
شیطانی خطرہ خاص بدی اور گمراہی کے واسطے ہوتا ہی اور جو کبھی خیر کے لیے ہو

تو مکر سے خالی نہوگا اور جو خطرہ ہوائے نفس کی طرف سے ہو اسمین بھی شر کے
سوا کبھی خیر نہین ہوتی اور بعضون نے سلف مین سے کہا ہی کہ اسکا حال بھی خطرہ
شیطانی کا سا ہی یعنی کبھی بظاہر خیر ہوتی ہی مگر حقیقت مین شر ہی اب بیان
تین باتون کا اور دریافت کرنا ضرور ہی پہلے خاطر خیر اور خاطر شر مین فرق کرنا دوسرے
خاطر شر ابتدائی اور شیطانی اور ہوا مین فرق کرنا اور ہر قسم کے دفع کرنے کی تدبیر جاننا
تیسرے خاطر خیر ابتدائی اور الہامی اور شیطانی مین تمیز کرنا تاکہ جو کچھ خدائے تعالی
اور ملہم کی طرف سے ہو اُسکا اتباع کرے اور جو شیطان کی طرف سے ہو اس سے بچے اور
ایسا ہی خاطر ہوا مین بھی اُن لوگون کے نزدیک جو اسکے کبھی خیر ہونے کے قائل ہین
یعنی تمیز کرنا درمیان خاطر خیر ابتدائی والہامی و درمیان خاطر ہوائی اُن لوگون کے
نزدیک درست ہوگا جو خاطر ہوائی کو مثل شیطانی گاہ خیر اور گاہ شر سمجھتے ہین
امر اول یعنی اگر یہ منظور ہو کہ خاطر خیر اور خاطر شر مین فرق معلوم ہو جاوے تو
تین ترازوون مین سے ایک مین تولنا چاہیے تاکہ اصل بات دریافت ہو جاوے
اول ترازو تو شرع شریف ہی پس جو بات دل مین آئی ہی اُسکو شروع کے سامنے پیش
کرنی چاہیے اگر موافق شرع کے ہو تو اُسکو خیر جانے اور اگر کسی طرح کا شرعًا اسمین
شبہ یا مخالفت ہو تو شر سمجھنا چاہیے اور اگر شرع مین اسکا حال نہ معلوم ہو تو دوسری
ترازو مین تولنا چاہیے یعنی اسکو صلحاء اور پیشواؤن کے حال کے مطابق کرین
پس اگر اُس کام مین پیروی صلحا کی ہو تو خیر ہی ورنہ شر اور اگر اس طرح سے بھی کچھ
ظاہر نہو تو اُسکو تیسری ترازو مین تولنا ضرور ہی یعنی ہوائے نفس کے سامنے پیش کرنا
پس اگر وہ بات ایسی چیزون مین سے ہو کہ اُسنے نفس کو لذت ہی تو خود بخود قطع نظر

خوف الہی سے تو جانے کہ یہ خاطر خیر ہی اور اگر ایسی چیزون مین سے ہو جنکی
طرف نفس کو خواہش ہوتی ہی خود بخود بدون اسکے کہ توقع ثواب کی ہو تو جان لے
کہ یہ خاطر شر ہی اسواسطے کہ نفس کی خواہش ہمیشہ بدی ہی کی طرف ہی اسمین خیر
کبھی نہین ہوتی پس جب ان تینون طرح سے دیکھیگا تو البتہ خیر اور شر مین
فرق معلوم ہو جائیگا امر دوم یعنی خاطر شر مین معلوم کرنا کہ ہوائے نفس کی
طرف سے ہی یا شیطان کی طرف سے ہی یا خدائے تعالی کی طرف سے ابتدا ہی
اسمین بھی تین طرح سے دیکھنا چاہیے اول یہ کہ اگر اُس خاطر کو ایک طرح پر پاوے
تو جان لے کہ خدائے تعالی کی طرف سے یا ہوائے نفس کی طرف سے اور اگر
متردد ہو تو شیطان کی طرف سے ہی ایک عارف نے کہا ہی کہ ہوائے نفس مثل
چیتے کے ہوتی ہی کہ تھوڑی سی لڑائی سے دور نہین ہوتا اور شیطان کی مثال
بھیڑیے کی سی ہی کہ ایک طرف سے اسکو ہٹا دو دوسری طرف سے چلا آوے
دوسرے یہ کہ اگر اس خطرے کو بعد کسی گناہ کے پاوے تو خدائے تعالی کی
طرف سے جانے کیونکہ اُس گناہ کی شامت مین عذاب و اہانت منظور ہی
اور اگر یہ خطرہ ابتدائی ہی گناہ کے بعد نہین تو شیطان کی طرف سے ہی اسواسطے
کہ شیطان ہر وقت بہکانے کو پھرتا ہی تیسرے یہ کہ اگر اُس خطرے کو کسی وقت
خدائے تعالے کے ذکر سے کم اور سست نہ پاوے تو ہوائے نفس کی طرف سے ہی
اور اگر خاطر کو ذکر کرنے مین کمی اور سستی دیکھے تو شیطانی وسوسہ ہی اسواسطے
کہ شیطان ذکر سے پیچھے چھپ جاتا ہی اور غفلت کی حالت مین پھر وسوسہ کرتا ہی
تیسری بات یعنی خاطر خیر مین فرق معلوم کرنا کہ خدا کی طرف سے ہی یا فرشتے کی

۱۲ حاصل یہ ہی کہ خطرہ اگر ایسی چیز کا ہو جسکی طرف نفس کو خواہش ہوتی ہی اور اسکے کرنے سے ثواب کی توقع نہ ہو تو وہ خاطر شر ہی اور اگر ایسا نہین ہی تو خاطر خیر ہی اور اگر خاطر شر ہی تو اسمین تین طرح سے دیکھنا چاہیے اول یہ کہ اگر اُس خاطر کو ایک طرح پر پاوے تو جان لے کہ خدائے تعالی کی طرف سے ہی یا ہوائے نفس کی طرف سے اور اگر ایسا نہ ہو تو شیطان کی طرف سے ہی دوسرے یہ کہ اگر اس خطرے کو بعد کسی گناہ کے پاوے تو خدائے تعالی کی طرف سے ہی تیسرے یہ کہ اگر اُس خطرے کو کسی وقت خدائے تعالی کے ذکر سے کم اور سست نہ پاوے تو ہوائے نفس کی طرف سے ہی اور اگر ذکر مین کمی اور سستی دیکھے تو شیطانی وسوسہ ہی اسواسطے کہ شیطان ذکر سے پیچھے چھپ جاتا ہی اور غفلت کی حالت مین پھر وسوسہ کرتا ہی ۱۲

تو اسمین بھی تین طرح سے دیکھنا چاہیے اول یہ کہ اگر ہمیشہ یہ خاطر قوی اور یقین سا معلوم ہو
تو خدائے تعالیٰ کی طرف سے ہی اور اگر متردد ہو یعنی ایکطرح پر نہین تو فرشتے کی طرف سے ہی اسواسطے کہ
فرشتہ نصیحت کرنے والے کے طور پر ہی کہ طرح طرح سے ہر وقت نصیحت کرتا رہتا ہی دوسرے یہ کہ اگر
وہ خاطر کسی طاعت کے بعد معلوم ہو تو خدائے تعالیٰ کی طرف سے ہی بزرگی
اور عزت دینے کے لیے اور اگر کسی عبادت کے بعد نہین ہی بلکہ ابتدائی ہی
تو اکثر فرشتے کی طرف سے ہی تیسرے یہ کہ اگر یہ خاطر اصول دین اور علوم باطن مین
ہی تو خدائے تعالیٰ کی طرف سے ہی اور اگر فروع اور ظاہر کے اعمال مین ہی تو اکثر
فرشتے کی طرف سے ہی اسواسطے کہ فرشتے کو بندے کے باطن کی خبر نہین اور
جو خواطر خیر کہ مکر اور دھوکے کے لیے شیطان کی طرف سے ہین تو انکو اسی طرح
خیال کرکے دیکھے کہ جو کام خاطر مین گذرا ہی اگر نفس کو اسمین خوش پاوے
نہ خوفناک اور اسمین جلدی کرتا ہی آہستگی نہین کرتا اور امن مین ہی ڈرتا نہین
اور دل مین اندھیرا پاوے کہ مآل کار پر نظر نہین کرتا تو شیطان کی طرف سے ہی
اس سے بچنا چاہیے اور اگر نفس کو اسکے مخالف پاوے یعنی خوفناک ہی خوش
نہین اور آہستگی سے کام کرتا ہی جلدی نہین کرتا اور ڈرتا ہی بیخوف نہین اور
مآل کار پر نظر کرتا ہی اندھا ہوکر کام نہین کرتا تو وہ خدائے تعالیٰ یا فرشتے کی
طرف سے ہی اب خوشی اور آہستگی وغیرہ الفاظ سے جو غرض ہی اسکو سننا چاہیے
کہ مراد خوشی سے یہ ہی کہ بدون توقع کسی فائدے کے اسکے کرنے مین نفس کو
آسانی ہو اور ڈھیل چند جگہ کے سوا سب جگہ بہتر ہی مثلاً لڑکی جسوقت بالغ ہو
تو جلد نکاح کر دینا چاہیے اور قرض کے ادا کرنے مین جلدی کرنا ضروری ہی اور

مردے کو جلد دفن کرنا لازم ہی اور مہمان کو کھانا کھلانے مین دیر نہ کرے اور
توبہ کرنے مین ڈھیل کرنا اچھا نہین ان کامون کے سوا کسی جگہ پر جلدی کرنی
مناسب نہین اور خوف سے جو مراد ہی اسمین دو باتون کا احتمال ہی یا تو اس کا
خوف ہو کہ جیسا چاہیے ویسا مجھسے پورا اور ادا نہو گا یا یہ کہ دیکھیے خدائے تعالی
قبول فرماتا ہی یا رد کر دیتا ہی اور حال کار پر نظر کرنا یہ ہی کہ اس فعل کو خوب
دیکھ کر یقین کر لیوے کہ اسمین بہتری اور ہدایت ہی اور قیامت کے دن
اسمین ثواب کی امید ہی خاطر کی پہچان کے لیے ان تینون باتون کا جاننا
ضروری ہی اور ان باتون مین خوب غور کرنی چاہیے کہ اسمین نہایت
نازک باتین اور عمدہ اسرار ہین اللہ ہی ہی اپنے فضل سے توفیق دینے والا
اب شیطان کے مکرون کو معلوم کرنا چاہیے کہ شیطان آدمی سے سات طرح پر
مکر کرتا ہی پہلے یہ کہ خود عبادت ہی سے روکتا ہی اسوقت اگر خدائے تعالے
توفیق دے تو دل کو یہ سمجھا کر شیطان کو ہٹا دیوے کہ مجکو عبادت کرنا ضروری ہی
اسواسطے کہ مجکو آخرت کے توشے بغیر چارہ نہین اور دنیا مین آخرت کا توشہ
عبادت ہی سے ہو سکتا ہی شعر طویل راہ ہی کوئی نہین انیس و رفیق + بڑا
غضب ہی جو اس راہ مین نہو توشہ + اب دوسرا اجال پھیلاتا ہی اور آخرت کے
توشے کے لیے ڈھیل کرنے کو کہتا ہی یعنی کہتا ہی کہ پھر کر لیجیو اسوقت بھی اگر
خدائے تعالی توفیق دے تو کہدیوے کہ میری موت میرے اختیار مین نہین ہی
نہین معلوم اتنی دیر تک زندہ رہون یا نہ رہون اور اگر آج کے کام مین مشغول رہا
توقف کرون تو کل کا کام کب کرونگا کیونکہ ہر روز کے لیے ایک کام

مقرر ہی شعر کوئی دم فرصت جسے بیجائے سمجھے مغتنم ✦ رہ گیا بس جسنے رکھا
کام کل پر آج کا ✦ تب تیسری طرح سے مکر کرتا ہی اور عبادت مین جلدی
کرنے کو کہتا ہی تاکہ جیسا حق عبادت کا ہی ویسا ادا نہو اور سمجھا تا ہی کہ جلدی
فارغ ہو فلان فلان کام کرنے کو ہی پھر اگر خدائے تعالی توفیق دے تو یہ کہکر
اُسکو رد کر دیوے کہ تھوڑی عبادت احتیاط اور آہستگی کے ساتھ ادا ہو تو
بہتر ہی بہت سے کام بیکار ہونے سے شعر پالانگری بغایت خود ✦ بہتر
ز کلاہ دوزی بد ✦ پھر چوتھی طرح سے آکر کہتا ہی کہ لوگون کے دکھلانے کو
خوب عبادت کرنی چاہیے اور غرض اُسکی یہ ہوتی ہی کہ ریا مین ڈال کر عبادت
کرے پس اگر اللہ تعالی کا فضل شامل ہو تو کہ دیوے کہ لوگون کا دیکھنا میرے
کس کام آئیگا خدا کا دیکھنا کافی ہی شعر چو روے پرستیدنت در خدا است ✦
اگر جبرئیلت نہ بیند رواست ✦ پانچوین طرح سے یون سامنے آتا ہی اور عجب کی
باتین سکھلاتا ہی کہتا ہی کہ آج تجھ جیسا کونسا دوستدار بندہ ہی تیرے علم اور
تیری شب بیداری کی کون برابری کرسکتا ہی اُسوقت خدائے تعالے اگر
توفیق دیوے تو یہ کہ دیوے کہ خدائے تعالی کا شکر و احسان ہی جو مجکو ایسا
پیدا کیا اگر اُسکی توفیق شامل نہوتی تو میری اور میری عبادت کی کیا قدر ہوتی
شعر گر از حق نہ توفیق خیرے رسد ✦ کی از بندہ خیرے بغیرے رسد ✦ چھٹی طرح
ایسی طرح ہی کہ اُسکی کسیکو خبر نہین ہوتی مگر جو عالم کہ دانا اور بیدار ہون وہ
یہ ہی کہ کہے عبادت کو خوب چھپا کر ادا کر خدائے تعالی بندون پر تیرا حال آپ
ظاہر کریگا اور اُسکی غرض اس سے ریا خفی مین ڈالنے کی ہوتی ہی اللہ تعالی کی

مدد سے اُسکو اس طرح ہٹا دیوے کہ اے ملعون اُسوقت تک تو عبادت فاسد کرنے کے لیے پیش آتا تھا اب درستی کے طور پر فاسد اور تباہ کرنے کو سامنے آیا ہے مجکو عبادت کے ظاہر ہونے سے کیا کام ہے مین تو بندہ ہون بندگی کرنا میرا کام ہے خدا اے تعالیٰ کو اختیار ہے خواہ ظاہر کرے یا پوشیدہ رکھے شعر

اگر بمہر بخواند مزید الطافست ٭ وگر بقہر براند درون ما صافست ٭

اور خلقت کے اختیار مین کیا ہے جو اُنکے آگے عبادت ظاہر کرنے سے کچھ مجکو حاصل ہوگا ساتوین طرح مع دلیل یون کہتا ہے کہ تجھے عمل کی کیا ضرورت ہے اسواسطے کہ اگر تجکو ازل سے سعید اور نیکبخت بنایا ہے تو عمل کی کچھ حاجت نہین اور اگر بدبخت اور شقی پیدا کیا ہے تو عمل کرنے سے کچھ فائدہ نہین اگر خدا اے تعالیٰ بچاوے تو اُسوقت خدا کی توفیق سے اُس سے کہے کہ اے ملعون مین بندہ ہون بندے پر فرمانبرداری پروردگار کی لازم ہے جو حکم کہ سعادت یا شقاوت کا اُسنے کیا ہے وہ جانے مجکو اُس سے کچھ کام نہین شعر نہین بندے کو کوئی چیز غیر از بندگی لازم ٭ سعادت اور شقاوت دونون قبضے مین ہین خالق کے ٭ قطع نظر اسکے مین ہر طرح سے عمل کا محتاج ہون اگر نیکبخت ہون تو ثواب کی زیادتی چاہتا ہون اور اگر نعوذ باللہ بدبخت ہون تو بھی محتاج ہون کیونکہ اپنی نفس کو ملامت کرنے سے باز رہون یعنی یہ نہ کہون کہ یہ بدبختی تیرے سبب سے ہوئی ہے سوائے اسکے آگ مین فرمانبردار ہوکر جانا نافرمانی کرکے جانے سے بہتر ہے باوجودے کہ مین جانتا ہون کہ خدا اے تعالیٰ کسی کو عبادت پر عذاب نہین کریگا بلکہ ثواب کا وعدہ فرمایا ہے اور اُسکا وعدہ خلاف نہین ہوگا شعر رقیب در گذرد

فصل تیسری ۔۔۔

ہمیشہ کو غرق ہوا وہان پر نہ شیطان تھا نہ خلق بلکہ نفس کے تکبر اور سدنے
اُسکے ساتھ یہ کچھ معاملہ کیا بعد اسکے گناہ حضرت آدم سے سرزد ہوا ہی اور اُسکا
سبب بھی شہوت اور نفس تھا کیونکہ نفس نے اپنی ہمیشہ کی زندگی کے لالچ سے
اُنکو بلامین ڈالا یہان تک کہ شیطان کے بہکانے سے اور نفس کی خواہش کے
سبب سے خدائے تعالی کے ہمسایہ اور بہشت سے نکل کر دنیا مین آئے
اُس دن سے اُنکی اولاد پر کیا کیا خرابیان گذرتی ہین اور ہمیشہ گذرینگی
بعد اسکے ہابیل قابیل کی حکایت کو دیکھنا چاہیے کہ حسد اور بخل کے سبب سے
نافرمانی کی اُسکے بعد ہاروت اور ماروت کا حال دیکھو کہ شہوت کے سبب سے
گنہگار ہوے اسی طرح پر قیامت تک خلقت مین نفس کے سبب سے فتنہ اور
فساد رہیگا اور اگر نفس کا سبب نہو تو سب خلقت نیکی کرنے مین مصروف رہے
پس جب نفس ایسا دشمن ٹھہرا تو اس طرح کے دشمن سے بچاؤ کرنا عقلمند کو
ضروری ہی اور طریق اور حیلہ اُسکے دفع کرنے کا بہت مشکل ہی اسواسطے کہ اور
دشمنون کی طرح ایک دفعہ مغلوب کرنے سے اسکا ضرر دور ہونا ممکن نہین کیونکہ
یہ مرکب اور آلہ ہی اور اُسکی بُرائی کے سبب سے دفعۃً اُسکو مطلق العنان بھی

سوزنی ۱۲ اوزار ۱۳

نہین کرسکتے پس ضرور ہی کہ ان دونون طریقون کے درمیان مین ایک طریقہ
اختیار کرے یعنی اسکی پرورش اور تقویت تو اتنی کرے کہ نیک کام کی برداشت
کرسکے اور اُسکو اتنا ناتوان کرے اور قید مین رکھے کہ وہ اپنے اختیار مین
رہے غرض نفس کے علاج مین آدمی کو بڑی باریک بات اور دشوار طریقے کا
محتاج ہونا پڑتا ہی اور وہ طریقہ یہ ہی کہ نفس کو روک کر تقوی کی لگام دے
تاکہ دونون فائدے مذکورہ حاصل ہون اب اگر کوئی کہے کہ نفس تو جانور
نافرمان اور سرکش ہی اسکو کیونکر قابو مین لاوین اور کس حیلے سے ایسے
سرکش کو لگام دی جاوے تو اُسکا جواب یہ ہی کہ یہ بات بہت درست ہی
نفس ایسا بے قابو ہی تاہم اسکا حیلہ یہ ہی کہ پہلے اُسکو نرم کرلینا چاہیے
تاکہ اُسکو لگام دے سکین اس کام کے جاننے والون نے بیان کیا ہی
کہ نفس کا نرم کرنا تین چیزون سے ہوسکتا ہی اول تو یہ کہ تمام شہوتون اور
لذتون سے روک رکھے کیونکہ سرکش جانور کو جب گھاس دانہ نہ ملے تو
تابع ہو جاتا ہی دوسرے یہ کہ اُسپر عبادت کا بہت سا بوجھ لادے اسواسطے
کہ جب گدھے پر بہت بوجھ لادتے ہین تو نرم ہو جاتا ہی خاصکر اُسوقت مین
کہ جب گھاس کم ملے تیسرے یہ کہ خدائے تعالی سے مدد چاہے اور اُسکے
سامنے روئے کیونکہ بغیر مدد خدائے تعالے کے اُس سے چھٹکارا نہین ہوسکتا
حضرت یوسف علیہ السلام نے باوجود پیغمبر ہونے کے کیا فرمایا تھا
اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌ بِالسُّوْٓءِ اِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّیْ نفس ہر وقت بدی کا
حکم کرتا رہتا ہی مگر یہ کہ خدائے تعالی اپنا رحم فرماوے جب ان تینون چیزون پر

حضرت یوسف علیہ السلام باوجود پیغمبر ہونے کے نفس کا قابو مین ہونا اور اسکی بدی سے خدا کی پناہ پکڑنا ۔ نفس کی سرکشی اور اُسکی تدبیر کیا اصل ہی اسکی ۔ ۱۲

عمل کریگا تو نفس نافرمان فرمانبردار ہوجاویگا اُسوقت جلدی سے تقوی کی
لگام اُسکو دے کر اُسکی بدی سے بے کھٹکے ہونا چاہیے اب تقوی کو جاننا چاہیے
کہ وہ کیا چیز ہی تقوی ایک بہت نایاب خزانہ ہی اگر اُسکو قابو مین کرلیا تو تمام
نیکی اور رزق اور ثواب اور بڑی لوٹ حاصل ہوئی گویا تمام بھلائیان دنیا و
آخرت کی اپنے پاس اکٹھی کرلین اس ایک خصلت مین جسکا نام تقوی ہی سب
نیکیان جمع ہین قرآن شریف مین غور کرو تو بہت جگہ پر اسکا ذکر فرمایا ہی
اور بہت ثواب اسکے ساتھ مین لگایا ہی اور بہت بھلائیان اُسکی طرف
نسبت کی ہین اُنمین سے بارہ یا تین جو تقوی کے ساتھ بیان فرمائی ہین
گنوائے دیتا ہون ایک تو صرف مدح اور ثنا ہی جیسا کہ فرمایا ہی وَاِنْ تَصْبِرُوْا
وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ یعنے اگر تم صبر کرو اور تقوی کرو پس یقینا
وہ عزم کے کامون مین سے ہی یعنے ایسے کامون مین سے ہی جسکا ارادہ کرنا
ضرور ہی دوسرے دشمنون سے حفاظت حاصل ہوتی ہی قولہ تعالے
وَاِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا لَا یَضُرُّكُمْ كَیْدُهُمْ شَیْئًا یعنے اگر صبر کرو اور تقوی کرو تو تمکو
اُنکا مکر کچھ نقصان نہ کریگا تیسرے خدا تعالی کی طرف سے مدد ملتی ہی قولہ تعالے
اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِیْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ یعنے اللہ تعالی ایسے لوگون کے ساتھ ہی
جو تقوی کرین اور اُن لوگون کے ساتھ ہی جو نیک کام کرین چوتھے سختیون سے
نجات ملتی ہی اور رزق حلال حاصل ہوتا ہی اللہ تعالی فرماتا ہی وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰهَ یَجْعَلْ
لَّهٗ مَخْرَجًا وَّیَرْزُقْهُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ یعنے جو کوئی تقوی کرے اسکو خدا تعالے
سب سختیون سے نجات دیتا ہی اور ایسی جگہ سے روزی دیتا ہی جسکا حال

اسکو نہ معلوم ہو یا پانچوین عمل کی درستی قولہ تعالیٰ یا ایہا الذین اتقوا اللہ وقولوا قولا سدیدا یصلح لکم اعمالکم یعنے اے ایمان والو تقوی کرو اور سچی بات کہو تاکہ خدائے تعالیٰ تمہارے عملون کی درستی کرے چھٹے گناہ بخشے جاتے ہین چنانچہ اسی آیت کے بعد ویغفر لکم ذنوبکم فرمایا ہی یعنی علاوہ اصلاح عمل کے تقوی سے بیغائمہ ہی کہ تمہارے گناہ بخشے دیگا ساتوین خدائے تعالیٰ کی محبت حاصل ہوتی ہی قولہ تعالیٰ ان اللہ یحب المتقین یعنی اللہ تعالیٰ متقیون کو دوست رکھتا ہی آٹھوین عبادت قبول ہوتی ہی قولہ تعالیٰ انما یتقبل اللہ من المتقین یعنے اللہ تعالیٰ متقیون کے سوا کسی کی عبادت قبول نہین کرتا نوین خدا کے نزدیک بزرگی حاصل ہوتی ہی قولہ تعالیٰ ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم یعنے خدائے تعالیٰ کے نزدیک تم مین سے بزرگ وہ ہی جو متقی زیادہ ہی دسوین دونون جہان کی خوشخبری قولہ تعالیٰ الذین امنوا وکانوا یتقون لہم البشری فی الحیوۃ الدنیا وفی الاخرۃ یعنی جو لوگ ایمان والے ہین اور تقوی والے انکو دنیا و آخرت مین خوشخبری ہی گیارھوین دوزخ کی آگ سے نجات ملتی ہی قولہ تعالیٰ ثم ننجی الذین اتقوا یعنی دوزخ پر سب گذرینگے پھر ہم متقیون کو بچالیوینگے بارھوین بہشت مین ہمیشہ رہنا خدائے تعالےٰ فرماتا ہی اعدت للمتقین یعنی بہشت متقیون کے لیے بنائی گئی ہی غرض کہ دونون جہان کی خوبیان تقوی مین کہی ہین پس اس تقوی سے بھول کر بھی نصیب

نہونا چاہیے اور یہ بھی یاد رہے کہ عبادت مین تین چیزین اصل ہین ایک
توفیق اور تائید خدائے تعالیٰ کی یہ خاص متقیون کے لیے ہی جیسا اللہ تعالے
فرماتا ہی اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الْمُتَّقِیْنَ یعنے خدائے تعالیٰ متقیون کے ساتھ ہی دوسرے
عمل کی درستی اور نقصان کا نرہنا یہ بھی متقیون کے لیے ہی جیسا اللہ تعالیٰ نے
فرمایا ہی یُصْلِحْ لَکُمْ اَعْمَالَکُمْ یعنے اگر تم تقوی کروگے تو درست کردیگا تمھارے لیے
تمھارے کام تیسرے عمل کا قبول ہونا یہ بھی متقیون کو حاصل ہوتا ہی جیسا اللہ تعالے
فرماتا ہی اِنَّمَا یَتَقَبَّلُ اللّٰہُ مِنَ الْمُتَّقِیْنَ یعنی متقیون کے سوا کسی کا عمل قبول نہین کرتا ہی
انھین تینون پر عبادت کا مدار ہی اسواسطے کہ عمل کرنے سے پہلے توفیق ہونی چاہیے
(یعنے بدون اُن تینون کے عبادت نہین ہوسکتی ۱۲)
بعد اسکے نقصان کی درستی چاہیے تاکہ عمل تمام ہووے اُسکے پیچھے عمل تمام
ہوجاوے تو قبول ہونا ضرور ہی اسی وجہ سے سب عابد انکی خواہش رکھتے ہین
اور انکے لیے ہمیشہ عاجزی کیا کرتے ہین یون کہا کرتے ہین کہ خداوندا ہمکو
عمل کی توفیق دے اور ہمارے عمل کے نقصان پورے کر اور جو کچھ ہم عمل کرین
اُسکو قبول کر اور ان سب کا خدائے تعالیٰ نے تقوی کے ساتھ وعدہ فرمایا ہی
اور یہ سب تین متقیون کو عنایت ہوتے ہین گو وہ خواہش کرین یا نہ کرین
پس تمکو بھی تقوی کرنا لازم ہی اگر عبادت کرنا چاہتے ہو بلکہ اگر دنیا اور
عقبے کی سعادت لینا چاہتے ہو تقوی کرو اور اس جگہ ایک بات کو خوب
سوچ کر دیکھو کہ تمام عمر تمنے عبادت کی اور تکلیف اُٹھائی یہان تک کہ مطلب
حاصل کیا کیا یہ غرض نہوگی کہ یہ ساری عبادت مقبول ہو مگر اللہ تعالیٰ جل شانہ
فرماتا ہی اِنَّمَا یَتَقَبَّلُ اللّٰہُ مِنَ الْمُتَّقِیْنَ یعنی تقوی والون کے سوا خدائے تعالیٰ

کسی کی عبادت قبول نہین کرتا پس مدار کار عبادت کی قبولیت کا تقوی پر
آ ٹھہرا اور اسی وجہ سے حضرت عائشہ رض نے فرمایا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو دنیا کی کوئی چیز خوش نہین آتی تھی جیسا متقی خوش معلوم ہوتا تھا
اور قتادہ رض نے فرمایا ہی کہ توریت مین لکھا ہی کہ اے فرزند آدم تقوی کر اور جس جگہ
چاہے سو رہ اور بیان کرتے ہین کہ عامر بن قیس رات دن مین ہزار رکعتین
نماز کی ادا کرتے اور جس وقت بستر پر آتے تو نفس سے کہتے کہ اے سب برائیون کے گھر
خدا کی قسم ایک پل بھی مین تجھسے راضی نہین ہوتا ہون جب تک تقوی نہ کرے
اور مرتے وقت رونے لگے اُنسے پوچھا کہ رونے کا کیا سبب ہی جواب دیا کہ
خدائے تعالی کا فرمانا رولاتا ہی اِنَّمَا یَتَقَبَّلُ اللّٰہُ مِنَ الْمُتَّقِیْنَ یعنے متقیون کے سوا
کسی کا عمل قبول نہوگا شعر عفو باشد امید ہر نیک کو فردا امید ہا کہ بود بندہ زتقوی
روسفید ہا اب ایک اور اصل الاصول کو غور کرکے دیکھنا چاہیے کہ ایک بزرگ نے
اپنے پیر سے کہا کہ مجکو کچھ وصیت فرمائیے پیر نے کہا کہ مین تجکو وصیت
کرتا ہون جو خدائے تعالی نے سب اگلے پچھلون کو فرمائی ہی وَلَقَدْ وَصَّیْنَا
الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ مِنْ قَبْلِکُمْ وَاِیَّاکُمْ اَنِ اتَّقُوا اللّٰہَ یعنی ہمنے اُن لوگون کو
وصیت کی ہی جو تمسے پہلے کتاب دیے گئے ہین اور تمکو بھی یہی وصیت ہی کہ تقوی
کرو غور کا مقام ہی کہ خداوند تعالی سب سے زیادہ بندے کی بہتری چاہتا ہی
اور سب سے زیادہ خیر خواہ اور مہربان ہی اگر اُسکے نزدیک کوئی خصلت
جہان مین بندے کے لیے تقوی سے بہتر ہوتی اور سب خوبیون کو جامع اور
ثواب مین زیادہ اور بندگیون مین بزرگ اور آرزوون کو بھی زیادہ پوری کرتی ہوتی

تو خدائے تعالیٰ بندون کو اُسی کا حکم فرماتا اور اُسی کی وصیت کرتا پس جب کہ
اگلے پچھلون کو تقوی ہی کی وصیت کی اور اسی ایک خصلت پر اکتفا کیا تو
معلوم ہوا کہ یہ خصلت دنیا و آخرت کو جامع ہی اور سب کامون کو کافی ہی اور
عبادت کے بلند مرتبون پر پہونچانے والی ہی اور ایسی اصل ہی کہ جو کوئی اسکا
کرے اور اسپر عمل کرے تو اُسکو کافی ہو اور زیادہ حاجت ذکر ہے جب اِس
خصلت کا حال اجمالی کچھ معلوم ہوا تو اُسکا دریافت کرنا بھی بہت ضرور پڑا اب
بے مفصل بیان کے کوئی علاج نہین ہی کیونکہ اسکی طرف کل احتیاج ہی لیکن
یہ معلوم ہی کہ جو کام سب مین نادر اور عمدہ ہوتا ہی اُسکے حاصل کرنے مین دقت بھی
زیادہ ہوتی ہی پس جیسی خصلت بڑی ہی ویسا ہی اسکے لیے مجاہدہ کرنا اور
اسپر قائم رہنا سخت مشکل ہی کیونکہ ہر کام کی عظمت باندازہ محنت اور
لذت بمقدار مشقت ہوتی ہی اللہ تعالیٰ فرماتا ہی وَالَّذِينَ جَاهَدُوا فِينَا
لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا یعنے جو کوئی ہماری راہ مین کوشش کرے ہم اپنا راستہ
دکھلا دیتے ہین پس ہوشیار ہو کر سُننا چاہیے اور اول اس خصلت کے معنی کو
سمجھ کر پھر اسپر عمل کرنے پر چست اور مضبوط ہونا چاہیے اور اللہ تعالیٰ سے
اس باب مین مدد مانگنی چاہیے پس ہمارے بزرگون کے کہنے کے موافق تو
تقوی یعنی دل کا پاک کرنا ہی اُن گناہون سے جو اب تک نہین کیے ہین تاکہ
ایسی طاقت حاصل ہو جاوے کہ اُس گناہ کے نہ کرنے کا پکا ارادہ کر سکے اور
گناہ مین اور متقی مین پردہ پڑ جاوے اور قرآن شریف مین تقوے کو جو مختلف
معنون مین ارشاد فرمایا ہی ایک خدائے تعالیٰ کا خوف اور ہیبت جیسا فرمایا ہی

وَاِیَّایَ فَاتَّقُوْنِ یعنے مجھی سے ڈرو دوسرے اطاعت اور عبادت کے معنون مین جیسے یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ حَقَّ تُقَاتِہٖ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اسکے ترجمے مین فرمایا ہی کہ اے ایمان والو خدائے تعالے کی اطاعت کرو جیسا اُسکا حق ہی تیسرے معنی دل کا پاک کرنا گناہون سے اور تقوی کے اصلی اور حقیقی معنی یہی ہین وہ دونون پہلے نہین ہین کیونکہ خدائے تعالے فرماتا ہی وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَیَخْشَ اللّٰہَ وَیَتَّقْہِ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْفَآئِزُوْنَ یعنے جو لوگ خدائے تعالی کی اور اُسکے رسول کی اطاعت کرین اور اللہ تعالی سے ڈرین اور تقوی کرین وہی ہین چھٹنے والے اس آیت مین پہلے اطاعت اور خوف کا ذکر کیا بعدہ تقوی کا ارشاد فرمایا اس سے معلوم ہوا کہ تقوی اطاعت اور خوف کے سوا ہی اور وہ دل کا پاک کرنا ہی جیسا ہمنے کہا ہی اور بزرگون نے کہا ہی کہ تقوی کے تین درجے تقوی شرک سے اور تقوی بدعت سے اور تقوی گناہون فرعیہ سے ان تینون کو خدائے تعالی نے ایک آیت مین ذکر کیا ہی قولہ تعالی لَیْسَ عَلَی الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ فِیْمَا طَعِمُوْٓا اِذَا مَا اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ثُمَّ اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا ثُمَّ اتَّقَوْا وَّاَحْسَنُوْا وَاللّٰہُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ یعنے ڈر نہین ہی ان لوگون کو جو ایمان لائے اور نیک کام کیے ہین ان چیزون مین کہ کھاتے ہین جب کہ تقوی کرین اور ایمان لائے ہین اور نیک کام کیے اور تقوی کیا اور ایمان لائے اور تقوی کیا اور نیکی کی خدائے تعالی نیک کام والون کو دوست رکھتا ہی پس پہلی جگہ تقوی شرک سے ہی اور ایمان کہ اسکے ساتھ ذکر کیا ہی اُس سے توحید مراد ہی دوسری جگہ تقوی بدعت سے مراد ہی اور اُسکے ساتھ ایمان جو ذکر کیا ہی سنت اور جماعت کے اقرار کرنے سے غرض ہی

تیسری جگہ تقوی گناہون فرعیہ سے مقصود ہی چونکہ استقامت اسپر دشوار تھی
اسلیے اُسکو احسان کے مقابل کیا اور احسان کے معنی طاعت کرنا اور ٹھہرنا ہی
تقوی پر معاصی فرعیہ سے اس ایک آیت مین تینون مرتبے اکٹھے کیے مرتبہ ایمان کا
اور مرتبہ سنت کا اور مرتبہ استقامت کا اطاعت پر علماء نے جو تقوی کے معنی
بیان کیے ہین وہ تو یہی ہین لیکن تقوی کے معنی بچنا فضول حلال سے بھی
شرع مین مستعمل ہی جیسا کہ حدیث شریف مین پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم سے
مشہور ہی کہ متقیون کو متقی اسلیے کہتے ہین کہ وہ مباح کو چھوڑ دیتے ہین یعنی
جن چیزون مین کچھ ڈر نہین انکو واسطے چھوڑ دیتے ہین کہ کہین ڈر والی
چیزون مین نہ پڑ جاوین اسلیے مجکو بہتر یہ معلوم ہوتا ہی کہ تقوی کے ایسے معنی بیان
کرون جسمین علماء کے قول کے بموجب بھی معنی پائے جاوین اور حدیث شریف کے
بموجب بھی تاکہ تعریف جامع اور مانع ہو جاوے اور وہ معنی یہ ہین کہ تقوی بچنا
ہر ایک شی سے ہی جس سے دین مین ضرر کا خوف ہو واسطے کہ جو بیمار پرہیز
کرتا ہی اُسکو محاورہ عرب مین متقی کہتے ہین اسلیے کہ وہ ہر ایک مضر چیز سے
خواہ کھانے کی ہو یا پینے کی بچتا ہی پس جو چیزین کہ دین مین مضر ہین دو طرح
ہین ایک تو صرف حرام اور گناہ ہین دوسرے فضول حلال واسطے کہ فضول
حلال مین مشغول ہونا نوبت گناہ اور حرام تک پہونچا دیتا ہی جو کوئی دین کے
مضرات اور بڑے گناہون سے پرہیز کرنا چاہے تو وہ فضول حلال کو چھوڑے
غرض تقوی کی تعریف جامع اور مانع یہ ہی کہ ہر ایک شی دین کی مضر سے بچے اور
مضر دین کی فضول حلال اور گناہ ہین یہ تفصیل ہی تقوی کی اب جاننا چاہیے

کہ تقوی حرام سے فرض ہی اگر ایسا نہ کریگا تو لائق عذاب کے ہوگا اور اور فضول
حلال مین تقوی کرنا بہت بڑا کام ہی اسکے چھوڑنے سے قیامت مین حساب
اور ملامت جنت سے رکے رہنے کی سزا کے قابل ہوگا جو آدمی کہ حرام سے
تقوی کرے وہ تقوے کے نیچے والے درجے مین ہی اور فضول حلال سے تقوی
کرنے والے کا بڑا مرتبہ ہی اور جو شخص دونون کو جمع کرے یعنی فضول حلال
اور گناہ سے بچے اسکا تقوی پورا ہی جیسا چاہیے یہ تقوی کے معنی اور اسکا بیان
ہی اسکو خوب طرح سمجھ بوجھ لینا چاہیے اب باقی رہا یہ کہ ان معنون پر کیونکر عمل کرین
اور ان معنون کی رو سے نفس کو تقوی کا لگام کس طرح دیا جاوے تو اسکی
تفصیل نفس مین اس طرح ہی کہ اپنی تمام طاقت کے موافق اسپر قیام کرے اور
نفس کو سب گناہون سے روکے اور فضول حلال سے بچاوے اور جب
یہ عمل آنکھ اور کان اور زبان و دل و شکم و فرج سب عضوون مین ملحوظ رکھا
تو تقوی کر لیا اور نفس کو تقوی کا لگام دیا لیکن یہان یاد رکھنے اور جاننے کی
یہ بات ہی کہ جو کوئی تقوی کرنا چاہے تو ان پانچون عضوون کو جو جڑ ہین یعنی آنکھ
کان زبان دل شکم انکو اس چیز سے بچاوے کہ دین مین نقصان لاتی ہی
جیسے گناہ اور حرام اور فضول حلال جب یہ محفوظ رہینگے تو امید ہی کہ سب عضو
بچے رہینگے اور تقوی جامع اور مانع پر قیام حاصل ہوگا اب ان پانچون
عضوون کو جدا جدا لکھنا ضرور ہی اور ہر ایک کے بیان مین حرام اور فضول
جو ہر ایک سے متعلق ہی اس کتاب کے لائق بیان کیا جاویگا آنکھ کی حفاظت
و بیان آنکھ کی حفاظت کرنا لازم ہی کیونکہ وہ بہت آفتون اور فتنون کی

سبب ہی اور آنکھ کے کام مین یہ تین باتین خیال رکھنی چاہیین جو اصل ہین پہلی
اصل یہ ہی کہ خدائے تعالی نے فرمایا ہی قُل لِّلْمُؤْمِنِينَ يَغُضُّوا مِنْ أَبْصَارِهِمْ
وَيَحْفَظُوا فُرُوجَهُمْ ذَٰلِكَ أَزْكَىٰ لَهُمْ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا يَصْنَعُونَ
یعنے خاص مومنون کو کہدو کہ آنکھون کو نیچی رکھین اور شرمگاہون کو حفاظت
کرین یہ بات انکو زیادہ پاک کرنے والی ہی اور جو کام وہ کرتے ہین خدائے تعالے
اُسکو جانتا ہی اس آیت مین غور کیا تو اگرچہ چھوٹی سی آیت ہی مگر تین بڑے
معنی دریافت ہوے ادب کرنا اور خبردار کرنا اور دھمکانا ادب کرنا تو ان الفاظ سے
قُل لِّلْمُؤْمِنِينَ يَغُضُّوا مِنْ أَبْصَارِهِمْ پس غرض اس سے اطاعت ہی اگر اطاعت[1] نہوگی تو
بے ادب ہوگا اور بے ادب کو مجلس سے نکال دیتے ہین اسواسطے کہ وہ اس لائق
نہین کہ مجلس مین کھڑا ہو اس نکتے کو خوب سمجھ لو اسمین بہت کچھ فائدہ ہی اور
خبردار[2] کرنا اس طرح ہی کہ فرمایا ہی وہ پاک کرنے والی زیادہ ہی انکو یعنی انکے دلون کو
اسواسطے کہ جب تم آنکھ بند نہ کروگے تو سب طرف دیکھوگے پس ہر طرف دیکھنے سے
کبھی نظر حرام پر بھی جائیگی پھر اگر قصد[3] حرام کو دیکھوگے تو کبیرہ گناہ ہی اور کبھی
ایسا بھی اتفاق ہوگا کہ دل اسکی طرف متعلق ہوجائیگا اور اس وجہ سے ہلاک
ہوجاؤگے اور اگر مباح[4] پر نگاہ پڑے تو اکثر دل اسمین مشغول ہوگا اور وسوسے
دل مین آوینگے اور پھر وہ شاید ہاتھ نہ آوے تو پریشان رہو اور بھلائی سے جدا ہوجاؤ
لیکن اگر آنکھ بند کرلو تو ان بلاؤن سے آرام مین رہو اسی باب مین حضرت عیسی
صلوۃ اللہ علی نبینا وعلیہ نے فرمایا ہی کہ نظر سے ڈرو اور بچو کیونکہ نظر شہوت کو دل مین
بوتی ہی اور عاقل کو یہی ایک بلا کافی ہی ذوالنون رح نے فرمایا ہی کہ آنکھ بند کرلینا ارزو سے

اچھا پردہ ہی پس جب کہ آنکھ کو بند کر لو اور بے فائدہ دیکھنے سے بچاؤ تو سب وسوسون سے آرام مین فارغ دل رہو اور تہدید یہ ہی کہ فرماتا ہی کہ خدائے تعالیٰ جانتا ہی جو کام کرتے ہین جو کوئی خدائے تعالیٰ کے سامنے ہونے سے ڈرے اُسکو گناہون کے بچنے کے لیے یہ بات کافی ہی یہ اصل تو کتاب اللہ سے تھی دوسری اصل یہ ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی کہ عورت کی خوبیون کو دیکھنا شیطان کے تیرون مین سے ایک زہر کا بجھا ہوا تیر ہی جو کوئی اُسکو چھوڑ دے خدائے تعالیٰ اُسکو عبادت کا مزہ چکھا دیتا ہی جسکے سبب سے وہ خوش ہو جائے اور عبادت کا مزہ اور مناجات کی لذت پاتی بہت بڑی نعمت ہی اور یہ بات درست اور یونہین ہی جیسا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی جسنے آزمایا ہو وہ اسکا مزہ جانتا ہی کہ نظر کا روکنا بے فائدہ چیزون سے عبادت کی لذت اور حلاوت دل کی صفائی پیدا کرتا ہی کسی کا قول درست ہی مصرع ڈھیلے اچھے ہین جو ہووے نہ حیا آنکھون مین ۔ تیسری اصل یہ ہی کہ اپنے سب عضوون کو دھیان کرے کہ ہر ایک کو کس لیے پیدا کیا ہی اُسی کام کے لیے اُسکو برتے مثلاً پاؤن بہشت کے باغون اور محلون مین جانے کے لیے پیدا کیے ہین اور ہاتھ شراب کے پیالے اور میوۂ بہشت کے لینے کے لیے پیدا کیے ہین اس طرح پر سب عضوون کو خیال کرے اور اسی طرح آنکھ کو سمجھے کہ پروردگار عالم کے دیدار کے لیے پیدا کی ہی کہ دونون جہان مین اس سے بہتر کوئی بزرگی نہین جیسا کہ مولانا روم فرماتے ہین شعر آدمی دیدست باقی پوستست ۔ دیدآن دیدہ کہ دیدِ دوستست ۔ پس اپنی آنکھ کا بچانا ایسی بزرگی کے حاصل کرنے مین بہت ضرور ہی پس جب ان تینون اصلون مین خوب غور کر لو

آنکھ کی حفاظت کے لیے کافی ہی کان کی حفاظت کا بیان فحش اور فضول سے
کان کی حفاظت کرنا ضروری ہی دو چیزون کے سبب سے ایک یہ کہ پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ سننے والا کہنے والے کا ساتھی ہی
دوسرے یہ کہ سننے سے دل مین خطرے اور وسوسے پیدا ہوتے ہین اور
تن اور دل کو اور طرف مشغول کرتے ہین یہان تک کہ دل مین عبادت کا کچھ
خیال بھی نہین رہتا اور جو بات دل مین کان کے وسیلے سے جاتی ہی مثل
کھانے کے ہی کہ پیٹ مین جاتا ہی کہ کوئی کھانا مفید ہی کوئی مضر اور کوئی غذا ہی
کوئی زہر قاتل لیکن کھانے کی نسبت بات دل مین زیادہ ٹھہرتی ہی کیونکہ کھانا
معدے مین سونے کے سبب یا کسی اور سبب سے جاتا رہتا ہی اور بات کا اثر
دل مین اکثر ایسا ہوتا ہی کہ مدت تک رہتا ہی بلکہ تمام عمر نہین جاتا پس اس سے
بدتر کون سی چیز ہوگی کہ تمام عمر جسکا رنج دل سے دور نہو اور ہمیشہ اسکے سبب
بلا مین گرفتار رہے اور اسکے سبب سے دل مین وسوسے پیدا ہو کر اسکو بلا مین
ڈالے پس اگر نکمی باتون کے سننے سے کان کی حفاظت کرین تو سب بلاؤن سے
محفوظ رہین اللہ مددگار ہی زبان کی حفاظت کا بیان زبان کا
نگاہ رکھنا اور روکنا لازم ہی کہ یہ سب عضوون مین زیادہ نافرمان ہی اور اسکا
فساد بہت ہی سفیان بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میرے حق مین کونسی چیز زیادہ خوفناک ہی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زبان مبارک پکڑ کر فرمایا کہ یہ ہی یونس
ابن عباس اللہ نے فرمایا ہی کہ میرا نفس گرمی کی شدت مین بصرے مین روزہ رکھ سکتا ہی

نگہبانی کا مختصر بیان

نگہبانی کا مختصر بیان

نگہبانی کا مختصر بیان

ان غفلت والون پر جنھون نے نفس کی باگ ڈھیلی چھوڑ دی ہو جس طرف
چاہے چلا جاوے تیسری اصل زبان کی حفاظت ہین نیک عمل کی حفاظت ہو
اسواسطے کہ جو کوئی زبان کو نہ بچاوے اور بہت باتین کیا کرے تو بیشک
لوگون کی غیبت مین گرفتار ہوگا جیسا کسی نے کہا ہو کہ جو کوئی بہت باتین
کرے غلطی بہت کریگا اور غیبت مثل بجلی کے ہو سب طاعتون کو جلا کر خاک سیاہ
کر دیتی ہو جیسا کسی بزرگ کا قول ہو جو کوئی غیبت کرتا ہو اسکی مثل ایسی ہو
کہ درانتی سے کاٹ کر سب اپنی نیکیون کو پورب پچھم پہاڑ دکھن مین پھینکتا ہو
بیان کرتے ہین کہ ابو سعید کو کہا کہ کسی شخص نے تمھاری غیبت کی ہو ابو سعید نے
طباق خرمے کا اسکے پاس بھیجا اور کہا کہ مین نے سنا ہو کہ تمنے اپنی نیکیان
مجکو تحفہ دی ہین اسواسطے اسکا بدلہ یہ خرمے کا طباق تمھارے پاس بھیجا ہو
اور ابن مبارک کی مجلس مین غیبت کرنے کا ذکر آیا ابن مبارک نے کہا کہ
اگر مین غیبت کرون تو مان باپ کی کرون اسواسطے کہ نیکی لینے کے لیے
ماں باپ ہی سزاوار ہین حاتم اصم رح کی ایک رات عبادت معمول قضا ہوگئی
انکی عورت نے تعزیت کی حاتم نے جواب دیا کہ ایک جماعت نے رات کو
عبادت کر کے صبح کو میری غیبت کی انکی نماز قیامت کے دن میری ترازو مین
ہوگی چوتھی اصل یہ ہو کہ سفیان توری رح نے فرمایا کہ وہ بات زبان سے
مت کہ جو تیرے دانتون کو توڑے اور کسی اور بزرگ نے کہا ہو کہ زبان کو
مت کھول تاکہ کام تجھپر تنگ نہ کردے مثل ہو کہ بہت سے کام اپنے
کہنے والون کو کہتے ہین کہ ہنسے باز آؤ یعنے مت کہو کچھ ہمارے کہنے مین

فائدہ نہین نقصان ہی ہو پانچوین اصل یہ کہ آخرت کی آفتین یاد کرے
اور اُسکی خرابی خیال کرے اور اسمین ایک اور نکتہ ہو کہ دو حال سے خالی نہین
کہ جو بات کہیگا وہ حرام ہو یا حلال یا فضول اگر حرام ہو تو اسمین ایسا عذاب ہو
جسکی آدمی کو طاقت نہین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو کہ معراج کی
رات مین نے ایک جماعت کو دوزخ مین دیکھا کہ مردار کھاتے تھے مین نے کہا
کہ ای اخی جبرئیل یہ کون ہین جواب دیا کہ یہ وہ لوگ ہین کہ آدمیون کا گوشت
کھاتے تھے یعنے غیبت کیا کرتے تھے اور اگر وہ بات مباح ہو تو اسمین چار
آفتین ہین ایک یہ کہ کراماً کاتبین کو بے فائدہ کام مین مصروف کیا حالانکہ
آدمی کو ضرور ہو کہ کراماً کاتبین کو ریخیدہ نہ کرے اور اُنسے حیا کرے دوسری
یہ کہ بہت باتین کرنی گویا خدائے تعالیٰ کی درگاہ مین لغو بہ کا خط لکھنا ہو
پس اس بات سے بچنا ضرور ہو اور سوچنا چاہیے کہ اسکا پال کیا ہو
بزرگون مین سے ایک بزرگ نے ایک آدمی کو دیکھا کہ فحش بکتا تھا
اس بزرگ نے کہا کہ او آدمی تو ڈرتا نہین کہ خدائے تعالیٰ کی جناب مین
کیسا خط لکھتا ہو ڈر اور خوف کر کہ کل کو ندامت اور حسرت ہو تیسری یہ کہ
جو تو کہتا ہو قیامت کے دن بادشاہ جبار کی درگاہ مین تمام عالم کے روبرو
پڑھا جاویگا چوتھی یہ کہ قیامت مین عیب اور ملامت کرینگے کہ تو نے
کسواسطے کہا اور اپنے پروردگار سے شرم نہ کی اور اُسوقت کوئی دلیل
نہ چلیگی آخر دوزخ مین ڈال دینگے **شعر** سیہ بختی مین ای سود انہین طول
سخن لازم ✻ نمط خامے کے سر کٹوائیگی ایسی زبان دانی ✻✻ جو کوئی غور کرے

اس قول کا حاصل یہ ہو کہ جو کام آدمی کرتا ہو اسکا اثر اُسکے دل مین ہوتا ہو اور اُسکے ساتھ ہی وقت آنکھ بند ہونیکے معلوم ہو تو یہ اشارہ ہو برائی کا کہ وہ کلمہ جو زبان سے نکلتا ہو وہ گویا خود منہ سے نکلتا ہو

اُسکو یہ اصول کافی ہین اللہ نیک توفیق دینے والا ہی دل کی حفاظت کا

بیان دل کی حفاظت اور اعضا کی حفاظت سے دشوار ہی اور اسکا

ڈر بھی بڑا ہی اور اُسکی حفاظت کا طریق بھی بہت سخت اور باریک ہی

اِس کام مین بھی پانچ اصل کافی کو یاد رکھنا چاہیے اصل پہلی قول اللہ

تعالیٰ کا یَعْلَمُ خَائِنَةَ الْاَعْیُنِ وَمَا تُخْفِی الصُّدُوْرُ یعنے جانتا ہی

آنکھون کی چوری اور جو کچھ سینون مین پوشیدہ ہی اور فرمایا وَاللّٰہُ یَعْلَمُ

مَا فِیْ قُلُوْبِکُمْ یعنے خدا تمھارے دلون کی بات جانتا ہی اِنَّہٗ عَلِیْمٌ بِذَاتِ

الصُّدُوْرِ یعنے حقیقت مین وہ سب سے زیادہ دلون کی بات جانتا ہی دیکھو

کتنی جگہ اسکا ذکر خدائے تعالیٰ نے فرمایا ہی اور پھر مکرر بیان فرمایا پس

اگر انصاف سے دیکھو تو یہی ایک بات یعنی خدا کا علم و اطلاع ہونا امور

دلی پر حفاظت دل کے لیے کافی ہی اسواسطے کہ معاملہ خدائے تعالےٰ کے

ساتھ ہی اور خدائے تعالیٰ چھپی باتین جانتا ہی اور پوشیدہ جاننے والے کا

معاملہ بڑا سخت ہی اور یہ جان لو کہ وہ تمھارے دل کا سب احوال دیکھتا ہی

اور جانتا ہی یعنے خیر اور شر اور ریا اخلاص ذکر غفلت جہل علم لالچ

توکل وغیرہ سب دیکھتا ہی اور جانتا ہی دوسری اصل یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ خدائے تعالیٰ عملون اور صورتون پر نظر نہین کرتا

بلکہ نیتون اور دلون کو دیکھتا ہی پس جب کہ دل نظرگاہ خدائے تعالیٰ کا ہی

تو تعجب ہی کہ آدمی اپنے مُنھ اور تن کو تو دھووے اور میل وغیرہ سے صاف

رکھے اور بہت کچھ بناؤ کرے کہ کہین کوئی اُسکے کسی عیب پر خبردار نہو جاوے

کیونکہ تن بدن خلق کے دیکھنے کی جگہہ ہی اور دل کو کہ خدائے تعالی کے
دیکھنے کی جگہہ ہی حرص وہوا سے ناپاک رکھے اور اُسکے پاک کرنے اور
سنوارنے کی فکر نہ کرے اور اِس بات سے نہ ڈرے کہ اللہ تعالے اُسکی
ایسی خرابیون کو دیکھتا ہی کہ اگر آدمی اس سے خبردار ہون تو سب بیزار
ہو جائین اور اپنے درمیان مین سے نکال دین تیسری اصل یہ ہی کہ دل
بادشاہ ہی اور سب عضو اُسکے تابع ہین جب بادشاہ نیک ہوگا تو رعیت بھی
نیک ہوگی جیسا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ آدمی کے
تن مین ایک گوشت کا ٹکڑا ہی اگر وہ درست ہو تو سب تن درست ہوگا
اور اگر بگڑیگا تو سب تن بگڑیگا وہ گوشت کا ٹکڑا دل ہی پس جب کہ درستی
سب عضوون کی دل کی درستی پر موقوف ہی تو ضرور ہی کہ اُسکی درستی مین
بہت کوشش کیجاوے چوتھی اصل یہ ہی کہ آدمی کے حق مین دل ایک
نفیس جوہرون کا خزانہ ہی کہ ایک اُنمین سے عقل ہی اور سب مین بڑا
جوہر نفیس معرفت خدائے تعالی کی ہی کہ وہ دونون جہان کی بھلائی کا سبب ہی
یہ بھی دل ہی مین ہوتا ہی شعر ارض وسما کہان تری وسعت کو پا سکے
میرا ہی دل ہی وہ کہ جہان تو سما سکے + اور نیز وہ بینائی جسکے سب سے

خدائے تعالی کا شرف قربت حاصل ہو دل مین ہی اور نیت خالص عبادت مین
جسپر ہمیشہ کا ثواب موقوف ہی یہ بھی دل مین ہی اور طرح طرح کے علوم اور حکمتین
جنکے سبب سے بندے کا شرف ہی سب دل مین بھرے ہین شعر عالم دل ما ہی ست
ہر دو جہان اندرو یکیست کہ ہر دم کند غرم تماشاے دل پس ضرور ہی کہ ایسے
خزانے کو چورون اور رہزنون سے بچاوے تاکہ اُن نفیس جوہرون کو آفت نہ پہونچے
اور کسی دشمن کا اسپر ہاتھ نہ پہونچے پانچوین اصل یہ کہ مین نے اپنے دل مین تامل
کیا تو پانچ باتین ایسی دریافت کین جو اور عضوون مین نہین ایک یہ کہ دل
اُسی کا ارادہ کرتا ہی اور ہر دم اُسی کی تاک مین ہی وہی الہام اور وسوسہ کی جگہ ہی
شیطان اور فرشتہ اُسکو خیر اور شر کی طرف اپنی اپنی باری بلاتے رہتے ہین
دوسری یہ کہ دل کا بکھیڑا بہت ہی اسمین خواہش اور عقل دونون ہین اور دل
دو لشکرون کی لڑائی کی جگہ ہی ایک خواہش نفس مع اپنے لشکر کے دوسری عقل
مع اپنے لشکر کے غرض دل اُنکے جدال و قتال مین رہتا ہی پس ضرور ہی کہ ایسے
خوف کی جگہ مین اسکو بچاوین اور غافل نہون تیسری عوارض اُسکو زیادہ ہین
اسواسطے کہ خواطر تیرون کی اوچھار ہی کہ بیخبر کے مانند ہمیشہ دل پر برسے ہین اور
آدمی کو اُنکے روکنے کی قدرت نہین اسلیے کہ دل آنکھ کی طرح دو پلک کے درمیان نہین
کہ جس وقت پلک بند کرلے یا کسی اندھیری جگہ مین جا بیٹھے تو آنکھون کی خرابی سے

بیان عوائق کی گمراہی کا

بچ رہے اور زبان کی طرح بھی نہین کہ ہونٹون اور دانتون کے درمیان ہی جب چاہے بند کر لیوے بلکہ دل تو خواطر کا نشانہ ہی کہ ہرگز اُسکے روکنے پر قدرت نہین کسی طرح پر اُسکی حفاظت نہین کرسکتا پھر ان سب کے ساتھ نفس جلدی کرنے والا خواطر کے پیچھے لگا ہوا ہی اُسکا روکنا بڑا دشوار ہی اور بڑی محنت ہی چوتھی یہ کہ دل کی حفاظت کرنی اسواسطے زیادہ مشکل ہی کہ وہ غائب ہی اکثر کسی بلا مین گرفتار ہوجاتا ہی اور خبر نہو پانچوین یہ کہ آفتین اُسکی طرف جلد دوڑتی ہین اور دل کا حال ان سے بہت تیز ہی یعنی صلاح سے فساد کی طرف اور ایمان سے کفر تک جلد پھر جاتا ہی خدا اس سے پناہ دے کسی نے کہا ہی کہ دل کسی کی کیفیت کے بدلنے مین ہانڈی کے ابال سے بھی زیادہ جلدی کرتا ہی اور نعوذ باللہ منہا اگر دل لغزش کرے تو ابتدا اُسکی سیاہی اور خدا کے سوا دوسرے کی طرف رغبت کرنی ہی اور انجام کار کفر کی مُہر اُسپر لگ جاتی ہی اور یہ بھی ہی کہ قساوت یعنی سختی دل کی تھوڑی سی بات ہی اور خدا سے تکبر کرنا اُسکا انجام کار ہی دیکھو اللہ تعالیٰ فرماتا ہی اَبیٰ وَاسْتَکْبَرَ وَکَانَ مِنَ الْکَافِرِیْنَ انکار کیا اور تکبر کیا اور تھا کافرون مین سے یعنے تکبر کا بیج دل مین تھا کفر کا پھل دیا اسی وجہ سے خدائے تعالیٰ کے خاص بندے اپنے

دلون سے ڈرتے اور کانپتے اور روتے رہتے ہین اور تمام عمر اسی مین لگے رہتے ہین
خداے تعالی اُنکی تعریف مین فرماتا ہی یَخَافُونَ یَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِیہِ الْقُلُوبُ وَالْاَبْصَارُ
یعنے اُس دن سے ڈرتے ہین جسمین آنکھین اور دل بدل جاوینگے غرض کہ
دل کا کام بہت سخت مہم ہی اور اُسکے صلاح کی باتون کی تفصیل بھی بہت ہی
اِس مختصر مین اُسکی گنجایش نہین شعر دیدۂ دل ہست بینیٰ الاصبعین
چون قلم در دست کاتب ای حسین ✦ دنیدار عالمون نے اس باب مین بہت
کتابین تصنیف کی ہین یہان تک کہ قریب ستر کے نیک خصلتین دل کی اور
اُسی قدر بُری بیان کی ہین جو کوئی دین کے کام کو ضروری جانے اور خواب
غفلت سے بیدار ہو اور خداے تعالی کی درگاہ سے توفیق پاوے اُسکو
یہ کام دشوار نہین کہ وہ کتابین ڈھونڈے اور عمل کرے ہم اس کتاب مین
اُنمین سے چند اصلین ایسی بیان کرینگے جنکے علاج کرنے کے بغیر چارہ نہین اور
وہ شمار مین چار ہین طول امل عجلت حسد کبر اور چار چیزین اِنکے مقابلے مین
بہتر ہین کوتاہی امل آہستگی کامون مین خیر خواہی خلق تواضع یہ وہ اصلین ہین
جنکے بغیر چارہ نہین اب خبردار ہوکر سنو کہ ہر ایک مین کتنی آفتین ہین
اور چست ہوکر ہر ایک آفت کے دور کرنے کی تدبیر کرو اول طول امل
کہ آدمی کو تمام خیر کی چیزون سے روکتی ہی اور شر کی طرف رغبت دلاتی ہی
اور طرح طرح کی بلاؤن اور آفتون مین ڈالتی ہی اور تمام خرابیان اسی سے
نکلتی ہین پس جب آدمی اپنے امل کو طول دے یعنے لمبی آرزوئین جی مین
ٹھانے تو اسمین چار آفتین پیدا ہونگی ایک طاعت کا چھوڑنا اور اسمین

۴ شاید یہ اشارہ ہی حدیث کی طرف کہ دل کو اللہ کی دو انگلیون کے درمیان بتایا ہی
۱۲ طول امل کی مذمت مین حدیثین
۱۲ عجلت جلدی کرنا
۱۲ حسد کسی کی کامیابی جلنا
۱۲ کبر بڑائی کرنا طول امل کے مقابل کوتاہی امل کی اور عجلت کے مقابل آہستگی ہر کام مین اور حسد کے مقابل خیر خواہی خلق اور کبر کے مقابل تواضع یعنی فروتنی

کاہلی کرنی کہ پھر کرونگا ابھی تو بہت دن ہین اسی لیے یحیے ابن معاذ رازی نے
کہا ہی کہ طول امل سب بھلائیون سے الگ کرتی ہی دوسری توبہ کا رہجانا اور اعمال
سستی کرنی مثلاً یہ سوچنا کہ ابھی کیا ہی ابھی تو بہت دن ہین میری عمر بھی
تھوڑی ہی آئی ہی اور مجھ مین توبہ کرنے کی طاقت ہی جب چاہونگا توبہ کرونگا
اور اکثر یون ہو کہ موت آوے اور عمل کی درستی سے پہلے لیجاوے مثلاً
کوئی کہے کہ ضعیفی مین توبہ کرونگا اور جوان ہی مرجاوے اور بڑھاپے کی
نوبت بھی نہ پہونچے تیسری مال کے جمع کا لالچ کرنا اور دنیا مین مشغول ہونا
اور آخرت کی تیاری نہ کرنی مثلاً یہ سوچنا کہ آخر عمر مین مفلسی سے ڈرتا ہون
کہ اس وقت کوئی پیشہ نہ کرسکونگا اور کھانے پینے سے عاجز رہونگا اسلیے
کچھ جمع کرلینا ضرور ہی تاکہ بیماری وغیرہ کی حالت مین میرے کام آوے اور
اسی طرح کی اور باتین دنیا کی رغبت دلاتی ہین اور لالچ کو زیادہ کردیتی ہین
یہان تک کہ خیال آتا ہی کہ جاڑون مین کیا کھاؤنگا اور گرمیون مین کیا پہنونگا
شاید بڑی عمر ہو اور غیرون کا محتاج ہون بڑھاپے کی احتیاج بہت سخت ہی
چوتھی دل کا سخت ہوجانا اور آخرت کو بھول جانا اسواسطے کہ جب امید
دراز ہوئی تو موت اور گور کو کیونکر یاد کریگا اور دل کی صفائی اور نرمی موت
اور گور کے یاد کرنے سے ہوتی ہی یا عذاب ثواب اور آخرت کے احوال یاد کرنے سے

اور جس دل مین ان باتون مین سے کوئی نہو تو صفائی اور نرمی دل کی کہان سے ہو قولہ تعالی فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْاَمَدُ فَقَسَتْ قُلُوْبُهُمْ یعنی دراز ہوئی اُنپر مدت پس سخت ہو گئے اُنکے دل اس سے معلوم ہوا کہ اگر آدمی امل دراز کرے تو طاعت تھوڑی ہوگی اور توبہ مین تاخیر ہوگی اور گناہ بہت کریگا اور حرص اور غفلت بہت ہوگی بلکہ اس بات کا بھی ڈر ہی کہ آخرت برباد کرے یہ سب طول امل کی بدولت ہوگا پس اس سے بدتر کونسا عمل ہی اور کون سی آفت اس سے زیادہ ہی اور اگر امل کوتہ کرے اور موت کو قریب جانے اور بھائیون اور دوستون کا حال یاد کرے کہ اُنکو اچانک ایسے وقت موت نے آدبایا کہ گمان بھی نہ تھا شاید تیرا بھی حال ایسا ہی ہو شعر خواب غفلت سے ہو بیدار کہ آئی پیری ۔ نہین مہتاب یہ ہی روشنی صبح دلیل ۔ پس اے غافل خبردار رہو اور یاد کرو کہ جو کچھ عوف بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا ہی کہ اکثر شخص جنکو دن بھر کی امید تھی اُنکو رات آنے تک کی نوبت نہ پہونچی اور جو کل کے منتظر رہے اُنھون نے کل کی صورت بھی نہ دیکھی اگر تم موت اور اُسکے آنیکا دھیان رکھو تو کبھی طول امل کو بھلا نہ جانو حضرت عیسی بن مریم علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہین کہ دنیا مین تین دن ہین ایک جو گذر گیا اُسمین سے تو آدمی کے ہاتھ مین کچھ نہ رہا اور ایک آنے والا اُسکا حال معلوم نہین کہ پاویگا یا نہین تیسرا دن وہ ہی جسمین کہ آدمی موجود ہی وہ البتہ اختیار مین ہی پس جس وقت مین موجود ہی اُسکو غنیمت جانے اور جو نیکی کرنی ہو سو کرلے اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بھی ایسا ہی کہا ہی

فرمایا ہی کہ دنیا تین ساعت سے زیادہ نہین ساعت گذشتہ مین سے
بندے کے پاس کچھ نہین رہتا اور آیندہ ساعت کا کچھ حال معلوم نہین کہ ملے
یا نہ ملے تیسری ساعت وہ ہی جسمین موجود ہی پس حقیقت مین دنیا ایک
ساعت سے زیادہ نہین اور ہمارے مرشد نے ان دونون قولون سے بڑھکر
فرمایا ہی کہ دنیا تین سانس ہی ایک دم وہ کہ لے چکا اُسمین تو جو کیا سو کیا
وہ تو اب قابو مین نہین ہی دوسرا دم وہ جو لیگا اُسکا حال معلوم نہین کہ
آوے یا نہین کیونکہ اکثر لوگ ایک سانس سے دوسری تک نہین پہونچے ہین
تیسرا دم وہ جو لے رہا ہی پس حقیقت مین ایک دم سے زیادہ پر اختیار نہین
چاہیے کہ اُسی دم توبہ اور طاعت کرے دوسرے دم تک زندگی کا بھروسا
کیا ہی اور رزق کا سوچ نہ کرنا چاہیے کیونکہ جس زمانے تک رزق کی فکر ہی ۹۰
شاید جب تک زندہ رہیگا یا نہ رہے اور کیا نادانی کی بات ہی کہ آدمی ایک
ساعت اور ایک دم کا غم کرے اور دوسرے دم مین چل بسے یاد کرو کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے اسامہ رضہ کے حق مین کیا فرمایا تھا جب کہ اُنھون نے
ایک تونڈی بوعدہ ایک مہینے کے خریدی تھی کہ اُسامہ بڑا طول امل ہی تجکو
تعجب نہین آتا اس ایک مہینے کے طول امل سے قسم ہی خدا کی مین نے کوئی
قدم نہین رکھا اس گمان پر کہ دوسرا اُٹھا ونگا یا نہین اور کوئی لقمہ نہین
اُٹھایا کہ گمان کیا ہو کہ نگلونگا یا نہین شعر حال ہی مجھنا تو ان کی مزع بسمل کی
تڑپ ۔ ہر قدم پر ہی گمان یان رہ گیا واان رہ گیا ۔ پس اگر کوئی طالب
عبادت اس بیان پر خیال کرے اور دن رات سوچا کرے تو البتہ اُسکی دل

خدائے تعالیٰ کی عنایت سے کوتاہ ہو جاوے اور پھر دیکھے کہ اُسکا نفس
عبادت مین کیسی جلدی کرتا ہی اور کیا زہد و توبہ مین تعجیل کرتا ہی اور دل
خدائے تعالیٰ سے خائف ہوتا ہی اور امیدوار ہوتا ہی کہ آخرت مین بھلائی ملے
یہ سب باتین خدا کے فضل سے ایک ہی خصلت کے سبب ہین اور وہ اہل کی
کوتاہی ہی کہتے ہین کہ زرارہ بن ابی اوفی کو بعد مرنے کے خواب مین دیکھا
پوچھا تمھارے نزدیک کون عمل بہتر ہی جواب دیا کہ رضا بقضائے خدائے تعالیٰ
اور کوتاہی اہل پس خیال کرو اور اپنی تمام کوشش اسی اصل بزرگ مین
صرف کرو کیونکہ یہ دل کی اصلاح کے لیے بہت مؤثر ہی اور اللہ مددگار ہی

حسد کا بیان جان لو کہ حسد عبادت کا مفسد ہی اور گناہون کا سبب ہی
اور یہ ایسا مرض ہی کہ جسمین عوام اور جاہلون کا تو کیا ذکر ہی بہتیرے عابد
اور عالم گرفتار ہین یہان تک کہ اُسکے سبب سے دوزخ مین جاوینگے
چنانچہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چھ آدمی چھ چیزون کے سبب سے
دوزخ مین جاوینگے عرب کے لوگ تعصب اور عداوت کے سبب سے یعنے
ظلم پر اپنی قوم کی مدد کرنے سے اور حاکم ظلم کی وجہ سے اور گانون کے رئیس
تکبر کی جہت سے اور سوداگر دغابازی کے باعث اور دہقانی یعنے عوام
جہل کے سبب سے اور عالم حسد کی جہت سے پس جو بلا کہ عالمون کو دوزخ مین
لیجانے والی اُس سے بچنا واجب ہی اور یہ ایسی بلا ہی کہ اسکی بدولت پانچ خرابیان
پیدا ہوتی ایک خرابی عبادتون کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی
کہ حسد نیکیون کو اس طرح کھا لیتی ہی جیسے آگ لکڑی کو دوسرے برے کام

سرد ہونے جیسے وہب نے کہا کہ حاسد کی تین علامتین ہین حاضر ہو تو
لوشامد کرے اور غائب ہو تو غیبت کرے اور مصیبت مین دیکھے تو خوش ہو
علاوہ ازین خدائے تعالیٰ کا حکم کہ حاسد کے شر سے پناہ مانگنے کے لیے
حسد کی مذمت مین کافی ہی جیسا کہ فرمایا وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ یعنے
حسد کرنے والے کی برائی سے جبوقت حسد کرے جس طرح شیطان اور
ساحر کے شر سے پناہ مانگنے کا حکم فرمایا ہی اسی طرح حاسد سے پناہ مانگنے کا
حکم کیا تیسری خرابی بیفائدہ کا غم و اندوہ مع بوجھ گناہ کے جیسا ابن سماک نے
کہا کہ کوئی ظالم کسی مظلوم کی صورت پر مین نے نہین دیکھا سوا حاسد کے
کہ وہ اپنی بیعقلی سے برابر غم اور مصیبت مین ہی سچ ہی شعر حاسد کو کبھی
نہین صحت جہان مین اور نیز حسد ہی جان ہی جب تک کہ جان مین ہو چوتھی کا
اندھا ہونا یہان تک کہ خدائے تعالیٰ کے حکمون کو سمجھ نہ سکے سفیان ثوری رح
فرمایا ہی کہ خاموشی بہت کرنی چاہیے تاکہ تقوی ہاتھ آوے اور دنیا کی حرص
کم کرنی چاہیے کہ جو بات سنے وہ یاد رہے اور کسی کو طعنہ نہ دینا چاہیے تاکہ
لوگون کی زبان سے چھٹی ہو اور کسی پر حسد نہ کرو تاکہ جلد سمجھے لگو پانچوین
محرومی اور سوائی کہ حاسد نہ کسی مراد پر غالب آوے اور نہ دشمن پر اسکے
کوئی مدد کرے جیسا کہ حاتم اصم رح نے فرمایا ہی جس کسی کو کینہ ہو وہ بے دین ہی
اور جو کوئی غیبت کرے وہ عابد نہین اور جو کوئی چغلی کھاوے وہ امانت دار
نہین اور جو کوئی حسد کرے اسکی کوئی مدد نہین کرتا اور سچ تو ہی حاسد کی
کیونکر مراد حاصل ہو کیونکہ اسکی غرض تو یہ ہوتی ہی کہ خدا کی نعمت ایک بندے

مسلمان سے زائل ہوجاوے اور دشمنون پر اُسکو کس طرح مدد دیوین اُسکے
دشمن تو مسلمان خدا کے بندے ہین ابو یعقوب رح نے کہا ہی کہ اے خدا ہمکو
صبر دے اسپر کہ تیری نعمتین پوری ہون تیرے بندون پر اور اُنکے احوال
نیک ہون اور یہ تو معلوم ہوچکا ہی کہ حسد ایسی بیماری ہی کہ طاعتون کو تباہ
کرے اور گناہون کی خرابی زیادہ کرے اور یہان کے آرام سے روک رکھے
اور روشنی دل کو زائل کردے اور دشمنون پر فتح پانے اور کسی مراد کے
حاصل ہونے سے محروم کرے پس کرنا درد اس سے زیادہ دردناک ہی اسلیے
آدمی کو لازم ہی کہ نفس کا علاج کرے اور اُسکو اس درد سے بچاوے شعر
عقبۂ زین صعب تر در راہ نیست ۔ اے خنک آنکس حسد ہمراہ نیست ۔

عجلت کا بیان عجلت ایسی خصلت ہی کہ تمام مقصدون کو خراب
کردیتی ہی اور لوگون کو گناہون مین گرفتار کردیتی ہی اس خصلت مین
چار آفتین ہین ایک یہ کہ عابد کسی عبادت مین کسی درجے کا طالب ہوتا ہی
اور اسمین کوشش کیا کرتا ہی اور اکثر ایسا ہوتا ہی کہ اُسکے ملنے مین جلدی
کرتا ہی حالانکہ ابھی اُسکا وقت نہین ہوتا آخر عجلت کے سبب سے نومید
ہوکر عبادت کو چھوڑ دیتا ہی اور اس سبب سے اس رتبے سے محروم رہتا ہی
اور یا اُسکے حاصل کرنے مین اسقدر مبالغہ اور مجاہدہ کریگا کہ اسی عجلت کے

فصل تیسری بیان عوائق کی گھاٹی کا

سبب سے تھک رہیگا پس عجلت مین افراط تفریط یعنی زیادتی وکمی دونون بُری ہین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمارا دین محکم ہی اسمین نرمی اور آہستگی کے ساتھ آؤ اور مثل ہی دوڑ چلے نہ اکھڑ پڑے دوسرے یہ کہ اگر عابد کو کوئی حاجت پیش آوے اور خدائے تعالی سے بہت کوشش کے ساتھ دعا مانگے اور قبولیت مین جلدی کرے اور وقت سے پہلے بناوے اس سبب سے اُسکی رغبت کم ہو اور دعا کو ترک کرکے غرض سے محروم رہ جاوے تیسرے یہ کہ کوئی اسپر ظلم کرے اور وہ بد دعا کرنے مین جلدی کرے یہانتک کہ کوئی مسلمان اُسکی بد دعا سے ہلاک ہوجاوے اور اکثر بد دعا کرنے مین حد سے گذر جاوے اور یہ خود گناہ ہی چوتھے یہ کہ عبادت کی اصل تقوی ہی اور تقوی کی اصل چیزون کو احتیاط سے دیکھنا پس جو کوئی کہ کامون مین جلدی کرے وہ کھانے اور پینے اور لباس اور کلام اور ہر کام مین تامل اور غور نہ کریگا اسلیے جلد گمراہی مین گرفتار رہوگا اور لغزش مین پڑیگا خلاصہ یہ کہ شعر صبوری کند ہر کرا دین بود ٭ کہ تعجیل کار شیاطین بود

بیان اس خصلت کو مہلک کہتے ہین کیونکہ خدائے تعالے فرماتا ہی اَبٰی وَاسْتَکْبَرَ وَکَانَ مِنَ الْکٰفِرِیْنَ یعنی نافرمانی کی اور تکبر کیا اور کافرون کے گروہ سے ہوگیا پس معلوم ہوا کہ یہ خصلت اور خصلتون کی طرح نہین ہی جسکا نقصان ظاہر کے اعمال مین ہو بلکہ اس خصلت مین اصل ایمان کا نقصان ہی نعوذ باللہ منہا اگر مستحکم ہو اور غالب آجاوے تو قابل علاج کے نرسے اور سب سے کمتر جو آفتین اس خصلت مین پیدا ہوتی ہین چار ہین

ایک محروم رہنا حق سے اور دل کا اندھا ہونا خدائے تعالیٰ کی نشانیون کی
پہچان سے اور اُسکے حکمون کی سمجھ سے جیسا خدائے تعالےٰ فرماتا ہی
سَاَصْرِفُ عَنْ اٰيَاتِيَ الَّذِيْنَ يَتَكَبَّرُوْنَ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ یعنی ہٹا دونگا مین
اپنی آیتون سے اُن لوگون کو جنھون نے ناحق زمین پر تکبر کیا دوسری
غصہ اور بغض خدائے تعالےٰ کا جیسا فرمایا اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْتَكْبِرِيْنَ
یعنے خدائے تعالیٰ تکبر والون کو دوست نہین رکھتا ہی روایت کرتے ہین
کہ موسیٰؑ نے فرمایا کہ اے رب بڑا دشمن خلقت مین تیرے نزدیک کون ہی
ارشاد ہوا کہ جس کسی کے دل مین تکبر ہو اور سخت زبان ہو اور حق سے
آنکھ بند ہو اور ہاتھ کا بخیل ہو اور بدخلق ہو تیسری ذلت اور عذاب
دنیا مین حاتم اصم رح نے کہا کہ تین حال مین مرنے سے بچنا چاہیئے تکبر اور
حرص اور اترانے مین اسواسطے کہ تکبر والا جب تک ذلیلون کے ہاتھ
سے ذلت نہ اُٹھائیگا دنیا سے نہ اُٹھیگا شعر تکبر عزازیل را خوار کرد
بزندان لعنت گرفتار کرد اور لالچی جب تک کہ ایک روٹی کے ٹکڑے
اور پانی کے گھونٹ کا محتاج نہو گا نہین مریگا اور اترانے والا جب تک
اپنے پاخانہ اور پیشاب مین آلودہ نہو گا مرنے کا نہین چوتھے آخرت کا
عذاب اور دوزخ کی آگ جیسا بیان کرتے ہین کہ خدائے تعالیٰ نے
فرمایا ہی کہ بزرگی میری چادر اور بڑائی میراثہ بند ہی جو کہ اسمین مجھ سے
جھگڑے اُسکو دوزخ کی آگ مین ڈالونگا پس جو خصلت کہ احکام حق کی
معرفت اور آیات الٰہی کے دھیان اور فہم کو مانع ہو جو کہ اصل کار ہی اُسکا

فصل تیسری

حاصل سوائے غصہ خدائے تعالیٰ اور ذلت دنیا اور آگ آخرت کے کیا ہوگا
عاقل کو چاہیے کہ اس سے غافل رہے اور اپنے نفس کو اس سے دور کرکے
درست نہ کرے لیے تھوڑی سی آفتین ان چار خصلتوں کی ہین جو ہمنے
بیان کین جب ان خصلتون مین اتنی آفتین ہین اور اُنسے حفاظت بھی
ضروری ہی پس لازم ہی کہ ہر ایک کی تعریف اور حقیقت کو جانین اور اُنسے
طریق نگاہداشت ہر ایک کا پہچانین پس اس باب مین ہر ایک مین بہت
بہت باتین ہین کتاب احیاء العلوم مین ہمنے بہت کچھ لکھا ہی اور
اس جگہ چار اصلون مین وہ باتین لکھتے ہین جنکے جانے بدون چارہ نہین

پہلی اصل اہل کے بیان مین ہمارے اکثر علمانے بیان کیا ہی
کہ اہل کے معنی بھروسا کرنا زندگی پر آیندہ کو یقیناً اور کوتاہی اہل کے
معنی یقینی بھروسا نہ کرنا بلکہ بقید مشیت خدائے تعالیٰ خواہ اُسکے علم اور
ارادے کے یا بشرط خیر اور صلاح کے بھروسا کرنا پس اگر اپنی زندگی
آیندہ کے لیے حکمی اور یقینی جانے مثلاً یون سمجھے کہ مین دوسرے دن
یا دوسری ساعت یا دوسرے دم تک بیشک زندہ رہونگا تو اہل والون مین
داخل ہوگا اسواسطے کہ یہ حکم غیب پر ہی اور اگر خدا کی مرضی کی قید کرے
یعنے کہے کہ اگر خدا چاہے تو مین کل تک جیونگا یا خدا کے حکم سے یہ کام
اس طرح ہوگا یا بشرط خیر یون ہوگا تو کوتاہ اہل مین داخل ہوگا اس
سبب سے کہ اپنے ارادے کو خدا کے حکم اور ارادے کے ساتھ معلق
کیا ہی اور ایسا ہی چاہیے کہ بشرط مرضی الٰہی احکم خداوندی یا بشرط

خیر و صلاح اپنی زندگی کا ذکر کیا کرے اور اس سے غرض یاد کرنا دل کا ہی
نہ زبان کا اور مقصود دل کا اسپر ثابت رکھنا اب جاننا چاہیے کہ اہل دنیا دو
طرح پر ہی ایک اہل خاص لوگون کی دوسری اہل عام لوگون کی اہل عوام کی
یہ ہی کہ دنیا جمع کرنے اور اُسکے فائدہ اُٹھانے کو زندگی اور بقا چاہیے اور
یہ محض گناہ ہی اور کوتاہی اہل اسکے برخلاف ہی اور اہل خواص یہ ہی کہ زندگی کی
خواہش عمل خیر کے پورا کرنے کے لیے ہو جس عمل مین کہ صلاح یقینی نہین
اسواسطے کہ ایسا اکثر ہوتا ہی کہ وہ عمل بذات خود خیر ہی مگر اس بندے کے لیے
خیر نہین اور اسکے سبب سے وہ شاید آفت مین پڑ جائے جب یہ ٹھہری
تو بندے کو لائق نہین کہ جب کوئی نماز یا روزہ شروع کرے تو کہے کہ مین
اسکو پورا ہی کرونگا کیونکہ یہ غیب کی بات ہی اور خواہش یہ بھی نہ کرے
کہ مین اسکو پورا ہی کرون اسواسطے کہ شاید اُسکی بھلائی اُسمین نہو بلکہ
چاہیے کہ عمل کی خواہش بشرط خیر و مشیت الٰہی کرے تاکہ اہل کے عیب سے
چھٹی پاوے جیسا خدائے تعالیٰ نے اپنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو فرمایا ہی
وَلَا تَقُولَنَّ لِشَيْءٍ إِنِّي فَاعِلٌ ذَٰلِكَ غَدًا إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ یعنی مت کہہ کسی چیز کو کہ
مین البتہ کل اُسکو کرونگا مگر یہ کہ خدا چاہے اور برخلاف اس اہل خاص کے
نیک نیت ہی اور نیک نیت کو مجازاً اہل کی ضد بولتے ہین کیونکہ نیک نیت اہل
اہل سے بچ رہتا ہی اور نیک نیت کے معنی ارادہ عمل کا یقیناً ابتدا مین کرے
اور اُسکے تمام کرنے مین مشیت ایزدی بیان کرے اور خدائے تعالیٰ کو
سونپے اور ابتدا مین یقینی ارادہ کرنا اور تمام کرنے مین خدا کو سونپنا اور

استثنا کرنا اسی سبب سے فرق ہی کہ ابتدا مین کچھ ڈر نہین اور اتمام مین دو طرح کا
ڈر ہی ایک ڈر وصول کا کیونکہ نہین معلوم کہ اُس تک پہونچیگا یا نہین دوسرا
ڈر بگاڑ کا کیونکہ خبر نہین کہ اسمین اُسکی بھلائی ہی یا نہین اول ڈر کے سبب
خدا کی مشیت چاہنی ضروری ہی اور دوسرے خطرے کے واسطے اُسکو سونپنا
واجب ہی اور عمل کو تاہ کرنے کا عمدہ علاج موت کا یاد کرنا ہی اور سب سے بڑھ کر
علاج مرگ مفاجات کا یاد کرنا ہی جسمین آدمی چٹ پٹ اچانک مر جاتا ہی

دوسری اصل حسد کے بیان مین

حسد کے معنی یہ ہین کہ کسی
مسلمان کی نعمت کو جسمین اُسکی بہتری ہی یہ چاہنا کہ اُسکے پاس سے جاتی رہے
لیکن جسکا یہ ارادہ نہو کہ اُسکی نعمت زائل ہوجاوے بلکہ یہ چاہے کہ جیسی
اُسکے پاس ہی ویسی ہی میرے پاس بھی ہو اسکو حسد نہین کہتے ہین بلکہ
غبطہ بولتے ہین یعنی چاہ اور یہ جائز ہی اور حسد کے برخلاف نصیحت ہی یعنی
خیر خواہی اور وہ یہ ہی کہ مسلمان کے لیے ایسی نعمت کے رہنے کی خواہش کرے
جسمین اُسکی بھلائی ہو پس اگر کوئی پوچھے کہ ہم کیونکر جانین کہ کسمین بھلائی ہی

یا برائی یا خیر خواہی ہی یا حسد تو اسکا جواب یہ ہی کہ اس کام مین ہمارے
حق مین ظن غالب ہی علم کے برابر ہی پس اگر کسی طرح کا اشتباہ ہووے
تو کسی مسلمان کا زوال نعمت نہ چاہے مگر تفویض الٰہی کرکے اور شرط
صلاح کے ساتھ مقید کرکے اگر چاہیگا تو حسد سے بچ جاویگا اور خیر خواہی کا
فائدہ حاصل ہوگا اور تدبیر اس خیر خواہی کی کہ حسد سے روکے خدا تعالے
کے اُن وعدون کا یاد کرنا ہی جو اُسنے مسلمانون کے دوست رکھنے پر وعدہ
فرمایا ہی اور سب سے زیادہ قوی علاج یاد کرنا اُن چیزون کا جو خدا
تعالی نے مومن کے حق مین بیان فرمائی ہین مثل بلندی مرتبہ کے
اور بڑی بڑی عزتین جو خدا تعالی کے پاس آخرت مین اُسکو ملینگی
اور وہ فائدے کہ آدمی کو دنیا مین دوستون سے حاصل ہین جیسا جمعہ
اور جماعت اور مددگاری نیک کامون مین اور امید شفاعت کی آخرت مین
انکا یاد کرنا یا جو اس طرح کی باتین ہون مسلمانون کی خیر خواہی کرنے مین
اور خدا کی دی ہوئی نعمتون کے حسد نہ کرنے مین بہت مفید ہی

تیسری
اصل عجلت کے بیان مین

عجلت کے یہ معنی ہین کہ دل مین کوئی
ایسی بات ٹھہر جاوے کہ پہلے ہی خطرے پر بے توقف اور سوچ کے
کسی کام کا ارادہ کرنا بلکہ جلد اسکے درپے ہوکر اُسمین مشغول ہوجانا
اور اُسکی ضد آہستگی ہی جسکے یہ معنی ہین کہ دل مین ایسی بات جم جانی
کہ جسکے سبب سے احتیاط سب کامون مین کرنی اور اُنمین فکر کرنا
تب دریے اُن کامون کے ہونا اور اُنکو انجام کرنا اور توقف کی ضد تعسف ہی

ہمارے مرشد رح نے فرمایا ہی کہ آہستگی اور توقف مین یہ فرق ہی کہ توقف کسی کام مین مصروف ہونے سے پہلے ہوتا ہی جب تک کہ اُس کام کے ہونیکا وقت بخوبی آجاوے اور آہستگی اُن کامون مین مصروف ہونے کے بعد جس سے ہر ایک حصہ اُسکا بخوبی ادا ہوجاوے اور تدبیر آہستگی کی یہ ہی کہ جو خطرے ہر کام مین جلدی کرنے سے پیدا ہوتے ہین اُنکا دھیان کرے اور جو خوبیان آہستگی برتنے سے ہر کام مین پیش آتی ہین اُنکو خیال کرے اور اس طرح کی باتون کے خیال کرنے سے آدمی کو تامل اور توقف کا حوصلہ ہوجاتا ہی اور تعجیل سے ان کامون مین رُک جاتا ہی

چوتھی اصل کبر کے بیان مین

کبر ایک خطرہ ہی کہ آدمی کے دل مین اپنی بڑائی اور عظمت اور غیرون کو خوار سمجھنے کا آیا کرتا ہی اور تکبر کرنا اُسکا تابع ہی اور ایک خطرہ ہی جسے تضعت یعنی فروتنی کہتے ہین کہ جس سے آدمی اپنے نفس کو کم کرے اور خوار جانے اور اُسکے تابع تواضع ہی عوام اور خواص کی تواضع اور تکبر جدا جدا ہی عام لوگون کی تواضع یہ ہی کہ کمتر لباس پہننا اور کھانا اور گھر اور سواری بھی ایسی ہی رکھنا اور تکبر اُنکا یہ ہی کہ بہتر لباس ہو اور کھانا اور گھر اور سواری

عمدہ ہو بلکہ ہر مطلب بہتر سے بہتر طلب کرے اور خاص لوگون کی تواضع
قبول کرنا حق بات کا ہی جس کسی سے ہو خواہ چھوٹا ہو یا بڑا وضیع ہو شریف
اور خاصون کا تکبر یہ ہی کہ حق بات نہ سنے اور یہ بڑا سخت گناہ ہی اور علاج
عام لوگون کی تواضع کا یہ ہی کہ اپنے حال کو اور درمیان کے اور آخر کے حال کو
سوچ کر دیکھے کہ اول بین تو وہ ایک پانی ناپاک تھا اور درمیان مین اپنے
اندر نجاست کو اٹھائے پھرتا ہی اور آخر کو ایک سڑا ہوا مردار ہو جائیگا اور
علاج تواضع خواص کا یہ ہی کہ عذاب خداے عزوجل کا ان لوگون کو جو حق
چھوڑ دین اور باطل مین مصروف ہوون یاد کرنا چاہیے

بیان حفاظت شکم کی

اور اسکی اصلاح لازم ہی اور درستی شکم کی دشوار ہی
اور سالک کے لیے بہت بڑی مہم ہی اور اسکا ضرر بہت ہی اور اثر قوی
اسواسطے کہ پیٹ سب گناہون کا چشمہ اور کان ہی سب اعضا مین
قوت اور ضعف اور عصمت اور معصیت شکم ہی سے پیدا ہوتی ہی پس
اگر ہمت عبادت کی ہو تو لازم ہی کہ شکم کی حفاظت کرے اول حرام اور
شبہ حرام سے اور پھر فضول حلال سے اور بچنا حرام اور شبہ حرام سے
تین چیزون کے سبب سے ضرور ہی اول یہ کہ خداے تعالی نے فرمایا ہی
اَلَّذِیْنَ یَاْکُلُوْنَ اَمْوَالَ الْیَتٰمٰی ظُلْمًا اِنَّمَا یَاْکُلُوْنَ فِیْ بُطُوْنِهِمْ
نَارًا وَسَیَصْلَوْنَ سَعِیْرًا یعنے جو لوگ کہ یتیمون کا مال ظلم سے کھاتے ہین
وہ حقیقت مین اپنے پیٹ مین آگ کھاتے ہین اور آخر کار دوزخ مین
جاوینگے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو گوشت حرام سے

پیدا ہوا اُسکے لیئے اگ سب سے بہتر ہی دوسرے یہ کہ حرام یا شبہ کا کھانے والا
درگاہ خدا سے نکالا ہوا ہی اُسکو عبادت کی توفیق حاصل نہین ہوتی کیونکہ وہ خدائے
تعالیٰ کی درگاہ کے لائق نہین جب تک کہ پاک نہوین کہتا ہون کہ جب کہ خدائے
تعالیٰ نے حالت جنابت مین مسجد مین آنے سے منع فرمایا ہو اور بے وضو قرآن
شریف کو چھونے سے روکا ہو حال آنکہ یہ دونون امر مباح سے ہوا کرتے ہین
تو جو شخص حرام اور شبہ کی نجاست مین محرق ہوگا اُسکو کیونکر اپنی بارگاہ مین
بلا لیوگا اور جو زبان کہ حرام یا شبہ سے آلودہ ہو اُسکو خدائے تعالیٰ کے
ذکر کی توفیق کیونکر ہوگی یحییٰ بن معاذ رازی رح نے فرمایا ہی کہ عبادت
خدائے تعالیٰ کی خزانے کے اندر ہی اُس دروازے کی کنجی دعا ہی اور دندانے
کنجی کے حلال کھانا ہی پس جس کنجی کے دندانے نہون وہ دروازہ نہین
کھول سکتی اور بے دروازہ کے کھولے خزانے کے اندر سے عبادت کا ہاتھ آنا
دشوار ہی تیسرے یہ کہ حرام اور شبہ کا کھانے والا نیک کامون سے محروم
رہتا ہی اور اگر اتفاقاً کوئی نیکی کرے تو قبول نہین ہوتی بلکہ الٹی اُسی کے
سر ماری جاتی ہی پس ایسے فعل سے محنت کے سوا کچھ حاصل نہین چنانچہ
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ بہت ایسے شب بیدار ہین جنکو
جاگنے کے سوا کچھ فائدہ نہین اور بہت ایسے روزہ دار ہین جنکو بھوک
پیاس کے سوا کچھ حاصل نہین اور ابن عباسؓ نے فرمایا ہی کہ جسکے پیٹ مین
حرام کا کھانا ہو اللہ تعالےٰ اُسکی نماز نہین قبول فرماتا یہ حرام کا حال ہی
اب فضول حلال کو معلوم کرو کہ فضول حلال عابدون کے لیے

آفت ہی اور مجاہدہ کرنے والون کے واسطے بلا اور ہمنے فضول حلال کھانے کی بابت مین فکر کیا تو دس آفتین ایسی پائین کہ جو عبادت کی خرابی مین اصل ہین پہلی یہ کہ زیادہ کھانے سے دل سخت ہو جاتا ہی اور نور اُسکا زائل ہو جاتا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ دلون کو زیادہ کھانے پینے سے مت مارڈالو کیونکہ دل مثل زراعت کے ہی اور کھیتی زیادہ پانی سے بگڑ جاتی ہی شعر

اندرون از طعام خالی دار ✽ تا در و نور معرفت بینے ✽ دوسری یہ بہت کھانا سب اعضاؤن کے لیے خرابی لاتا ہی جب آدمی کا پیٹ بھر جاوے تو اُسکی آنکھون کو واہیات دیکھنے کی آرزو ہوگی اور کانون کو فضول سننے کی خواہش ہوگی اور زبان کو بیہودہ بکنے کی طاقت ہوگی اسی طرح ہاتھ پانون شرمگاہ وغیرہ کا حال ہوگا اور اگر بھوکا رہے تو سب عضو ٹھکانے سے ٹھہرے رہینگے اوستاد ابو جعفر رح نے فرمایا ہی کہ شکم ایسا عضو ہی کہ اگر بھوکا رہی تو سب عضو گناہ کی طرف سے سیر رہین اور اگر یہ بھر جاوے تو سب عضو گناہ کے بھوکے رہین غرض یہ کہ سب قول اور فعل آدمی کے اُسکے کھانے اور پینے کے موافق ہوتے ہین اگر آدمی کے پیٹ مین حرام کھانا ہوگا تو قول اور فعل حرام پیدا ہونگے اور اگر کھانا فضول حلال کھاویگا تو وہ بھی

اور فعل سب نقوصا در ہونگے گویا کہ کھانا سب اقوال و افعال کا تخم ہی اور اقوال
اور افعال اُسکے پودے ہین جو اسمین سے نکلتے ہین تیسری یہ کہ بہت کھانے سے
سمجھ اور عقل کم ہوجاتی ہی کیونکہ پیٹ بھرنے کے سبب سے زیرکی جاتی رہتی ہی
شیخ سعدی فرماتے ہین شعر تہی از حکمتے بعلت آن + کہ پری از طعام
نابینی ۴ ابوسلیمان دارانی رض نے فرمایا ہی کہ اگر دین دنیا کے کسی کام مین مصروف
ہونا چاہتے ہو تو کھانا مت کھاؤ جب تک اُس کام کو انجام نہ کرلو کیونکہ
کھانے سے عقل زائل ہوجاتی ہی اور حقیقت مین بھی ایسا ہی ہی جیسا انھون نے
فرمایا ہی جسنے آزمایا ہو وہ اسکا حال خوب جانتا ہی چوتھی یہ کہ بہت کھانے سے
عبادت بھی کم ہوتی ہی اسواسطے کہ جب آدمی بہت کھاویگا تو تمام بدن سست
ہوجاویگا اور نیند غلبہ کریگی پھر کتنی ہی کوشش عبادت مین کرے ہرگز
نہ کرسکیگا نیند مین مردے کے مانند پڑا رہیگا اور کبھی اتفاقاً عبادت کی بھی
تو حلاوت ۵ اور لذت حاصل نہوگی کسی بزرگ نے کہا ہی جس وقت آدمی کا
پیٹ بھرے تو آپ کو اپاہج جانے حضرت یحیےٰ ۶ نے شیطان کو دیکھا کہ
اُسکے ہاتھ مین پھندے ہین اُنھون نے پوچھا کہ یہ کیا چیز ہی شیطان نے کہا
کہ یہ شہوتون کے پھندے ہین جنکے سبب سے مین آدمیون کا شکار کرتا ہون
حضرت یحیےٰ نے فرمایا کہ انمین کوئی ایسا پھندا بھی ہی جس سے مجکو پھنسایا ہو
اُسنے کہا نہین مگر ایک رات تم زیادہ کھاکر سست ہوگئے تھے اُسوقت
مین نے نماز سے روک رکھا تھا حضرت یحیےٰ نے فرمایا کہ اب ہرگز پیٹ بھر
کے نہ کھاؤنگا شیطان نے کہا کہ مین بھی اب کبھی سچ نہ کہونگا اور کسیکو نصیحت کی

بات وہ ہونگا یہ اُنکا حال ہی جنھون نے تمام عمر مین ایک رات زیادہ کھایا تھا
پس اُنکا کیا حال ہوگا جو تمام عمر مین ایک رات بھوکا نہ رہ سکین اور عبادت
کرنے کی طمع رکھین سفیان ثوری رح نے فرمایا ہی کہ عبادت ایک پیشہ ہی
اور اُسکی دکان گوشہ اور اُسکے اوزار بھوک پانچوین یہ کہ بہت سے کھانے سے
حلاوت عبادت کی جاتی رہتی ہی ابوبکر رض نے فرمایا ہی کہ جسدن سے مین
مسلمان ہوا ہون پیٹ بھر کر کھانا نہین کھایا تاکہ عبادت کی حلاوت
حاصل ہو اور اپنے پروردگار کے شوق کے سبب سے پانی سیر ہوکر نہین پیا
اور ابوسلیمان دارانی رح نے فرمایا کہ میرے نزدیک عبادت باحلاوت
اُس وقت ہی کہ میرا پیٹ پیٹھ سے ملا ہوا ہو چھٹے بہت کھانے سے حرام اور
شبہ مین گرفتار ہونیکا ڈر ہی اسواسطے کہ حدیث شریف مین آیا ہی حلال
قوت سے زیادہ حاصل نہین ہوتا اور حرام بہت ملتا ہی ساتوین یہ کہ بہت
کھانے سے دل اور تن کا مشغول کرنا ہی پہلے تو حاصل کرنے مین بعدہ
تیار کرنے مین بعد اُسکے کھانے مین بعد اُسکے پانچانے جانے مین آٹھوین یہ کہ
سکرات موت کی سختی زندگی کی لذت کے موافق ہوتی ہی جس کیواسطے زندگی مین
مزہ بہت حاصل ہوگا اسپر موت کی سختی بہت آوےگی نوین یہ کہ کھانے کی

زیادتی سے ثواب کا نقصان ہی یعنے بہت کھانے سے آخرت مین ثواب
کم ہوجاتا ہی جیسا کہ خدائے تعالیٰ ارشاد فرماتا ہی اَذْهَبْتُمْ طَيِّبٰتِكُمْ فِي
حَيٰوتِكُمُ الدُّنْيَا وَاسْتَمْتَعْتُمْ بِهَا فَالْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوْنِ بِمَا كُنْتُمْ
تَسْتَكْبِرُوْنَ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَبِمَا كُنْتُمْ تَفْسُقُوْنَ
یعنے تمنے اپنی آرزوون کو دنیا مین پورا کیا اور اُنسے نفع اُٹھایا اس سبب سے
سخت عذاب کا بدلا پاؤگے کیونکہ تم زمین مین ناحق کے تکبر کرتے تھے اور
تم نافرمانی کیا کرتے تھے اسی وجہ سے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
سامنے دنیا کو پیش کیا اور فرمایا کہ اس شرط سے قبول کرو کہ آخرت مین نقصان
نہ آوے پس آپ نے تنہا ہی فقر کو اختیار کیا یہ بات اور لوگون کو بڑی دلیل ہی
کہ دنیا کے سبب سے آخرت مین نقصان ہوتا ہی حضرت عمرؓ کا حال بیان
کرتے ہین کہ ایک دفعہ پیاس کے وقت پانی طلب کیا ایک شخص نے اپنے
برتن مین سے پانی دیا کہین اُسمین خرمے بھگو رکھے تھے جب حضرت
عمرؓ نے پانی پیا تو میٹھا اور ٹھنڈا پایا اُسی وقت مُنھ مین سے الگ کیا
اور آہ کھینچی اُس شخص نے کہا کہ پانی تو میٹھا اور سرد ہی حضرت عمرؓ نے فرمایا
کہ اسی سبب سے مین نے نہین پیا ای نیکبخت اگر مجھکو آخرت کا ڈر نہوتا
تو مین بھی تمھارے کھانے پینے مین شریک ہوتا دوسرے یہ کہ بہت کھانے کے
سبب قیامت مین حساب دینا اور ملامت سننا اور رُکا رہنا اور عتاب
الٰہی سننا ہوگا اس سبب سے کہ فضول حلال اور خواہشون کی طلب مین
ادب کا لحاظ نہ رکھا کیونکہ دنیا کے حلال حاصل کرنے مین حساب ہوتا ہی

اور حرام مین عذاب اٹھانا یہ وہ دس چیزین ہین جو کہ بہت سا حلال کھانے سے پیش ہوتی ہین اور آدمی دیندار اور پرہیزگار کو انمین کی ایک بھی بہت ہی اب حرام اور شبہ کا حکم اور ہر ایک کی تعریف معلوم کرنی چاہیے بعضے عالمون نے تو کہا ہی کہ جس چیز کو آدمی یقینًا جانے کہ یہ دوسرے کی ملک ہی اور شرع مین اسکا لینا منع ہی وہ بالکل حرام ہی اور جس چیز کا حال یقینًا معلوم نہو بلکہ ظن غالب یہ ہی کہ وہ دوسرے کی ملک ہی وہ شبہ مین داخل ہی اور بعضے علمانے کہا ہی کہ حرام وہ ہی جسکا حال یقینی یا ظن غالب سے معلوم ہو کہ شرعًا ممنوع ہی اور جسکا حال معلوم نہو کہ حلال ہی یا حرام اور دونون طرفین برابر معلوم ہوتی ہون تو وہ شبہ ہی پھر حرام سے بچنا واجب ہی اور شبہ سے پرہیز کرنا تقوی اور ورع اور دونون قولون مین ہمارے نزدیک یہی اولی ہی اور یہ جو ہمارے زمانے کے بادشاہ صلہ اور انعام دیتے ہین اسمین علمانے اختلاف کیا ہی بعض کہتے ہین کہ جس چیز کے حرام ہونے کا آدمی کو یقین نہو اسکا لینا جائز ہی اور بعضے کہتے ہین کہ روا نہین جب تک یقینًا نہ جانے کہ یہ حلال ہی اسواسطے کہ ہمارے زمانے کے بادشاہون کا مال اکثر حرام کا ہی بلکہ حلال بہت نادر ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ بادشاہون کا صلہ لینا غنی فقیر سب کو درست ہی کیونکہ اسکے حرام ہونے کا یقین کامل نہین اسکا گناہ دینے والے کے سر پر ہی اور وہ دلیل لاتے ہین کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تحفہ مقوقس بادشاہ اسکندریہ کا قبول فرمایا ہی

عشر و سوان حصہ — مسلمانون کا ہی اور — بیت المال مین رکھا جاوے — کفار سے جہاد مین — مال غنیمت وہ مال ہی — ظلم مشہور ہی بادشاہون کا — اولاد کی پرورش کا بیان

زمین کی پیداوار کی کتنی — جو پیداوار مین سے — کہتے ہین وہ جو فقیرون — اور مسکینون کا ہی — اور خراج وہ محصول ہی — جن زمینون پر خراج — اور موذرین ہین — مسلمانون کے حق

اور یہود یون سے قرض لیا ہی حال آنکہ یہودیون کے حق مین خدائے تعالی نے فرمایا ہی اکالون للسحت یعنے وہ بہت کھاتے ہین حرام یعنی خاص حرام کی کھانے والے ہین اور یہ بھی دلیل لاتے ہین کہ بعض صحابہ نے ظالم بادشاہون کا زمانہ دیکھا ہی اور اسوقت مین مانکا صلہ لیا ہی جیسا حضرت ابو ہریرہ اور حضرت ابن عمر اور حضرت ابن عباس نے اور یہ کہتے ہین کہ بادشاہون کا دیا ہوا کسی غنی فقیر کو لینا درست نہین اسواسطے کہ وہ ظالم ہین اور اکثر انکا مال ظلم اور حرام کا ہی اور حکم اکثر پر ہی انکے مال سے بچنا ضروری ہی اور بعض متاخرین نے کہا ہی کہ جسکا حال یقینی معلوم نہین اسکا لینا فقیر کو جائز ہی غنی کو درست نہین البتہ اگر فقیر کو بھی یقینی معلوم ہو کہ یہ مال غصب کا ہی تو اسکو بھی لینا درست نہین اور اگر بیکر مالک مال کو دے دیوے تو جائز ہی اور فقیر کو بادشاہون سے لینے مین کچھ حرج نہین اسواسطے کہ گروہ بادشاہ کا مال ہی تو مالک کے ہاتھ سے فقیر کو ملا اور اگر مال غنیمت یا عشر یا خراج ہی تو اسمین فقیر کا حق ہی اور اسی طرح عالم کو بھی جائز ہی حضرت علی ابن ابی طالب نے فرمایا ہی کہ جو شخص اپنی خواہش سے مسلمان ہوا وظاہر مین قرآن پڑھتے مسلمانون کے بیت المال مین اسکا حق دوسو درہم سالانہ ہی اور بعضی روایت مین دوسو دینار سالانہ ہین اگر دنیا مین نہ ملیگا تو آخرت مین پاویگا جب یہ حال ہی تو گویا فقیر اور عالم اپنا حق ہی لیتے ہین اور حق کے لینے مین حرج نہین ہی اور یہ ایسے مسئلے ہین کہ انمین بغیر بہت سی تلاش اور تحقیق کے فتوی نہین ہو سکتا اور تحقیق مین مطلب رہ جائیگا اور اگر کسی کو ان مسائل مین کمال تحقیق حاصل کرنا

منظور ہو تو کتاب احیاء العلوم مین کتاب حلال اور حرام کے بیان کو
دیکھنا چاہیے رہی یہ بات کہ بازاری لوگ یا بھائی برادر کچھ ہدیہ بھیجین تو
کیا کرنا چاہیے کیونکہ بازاریون کا حال جھوٹ بولنے اور معاملات کے باب مین
بے پروائی کرنے کا معلوم ہی تو اسکا جواب یہ ہی کہ جب کسی شخص کا ظاہر درست
اور نیک ہو تو اسکا ہدیہ لے لینے مین مضائقہ نہین اور زیادہ تلاش کرنی
اور یہ کہنا کہ زمانہ خراب ہی واجب نہین کیونکہ یہ مسلمان پر بدگمانی کرنی ہی
اور ہمکو نیک گمان کرنے کا حکم ہی اور اصل اس باب مین یہ ہی کہ یہان دو چیزین
ہین ایک حکم شرع اور اسکا ظاہر دوسرے حکم تقوی اور اسکا حق شرع کا حکم
ہی کہ جب آدمی کو کوئی چیز دیوے جو بظاہر نیک ہی تو اسکو لے لے اور یہ نہ پوچھے
کہ یہ کیسی ہی اور کہان سے آئی ہی جب تک اسکو یقینًا نہ معلوم ہو کہ یہ چیز
چھینی ہوئی ہی یا نہی حرام ہی اور تقوی کا حکم یہ ہی کہ کسی سے کچھ نہ لیوے
جب تک اسکو خوب دریافت نہ کرلے جب معلوم ہوجاوے کہ اسمین کچھ
شبہ نہین تو لیوے اور نہین تو ہٹا دیوے حضرت نے اربعین مین
کہا ہی یہان ایک باریک دقیقہ ہی جس سے اہل ورع غافل ہین وہ یہ ہی
کہ جب کوئی نیا آدمی جسکا حال معلوم نہو کوئی چیز دیوے اگر تو اب اس سے
پوچھے کہ کہان سے لایا ہی تو وہ رنجیدہ ہوگا اور بدگمانی ہوگی اور یہ دونون
حرام ہین اور اگر کسی دوسرے سے تحقیق کریگا تو یہ بدگمانی اور مسلمان کے
عیب کا ڈھونڈھنا ہی اور یہ بھی حرام ہی اور ترک ورع کا حرام نہین ایسی جگہ
اگر کسی لطیف طرح سے بچا جائے تو بہتر ہے اور نہین تو قبول کرلے اور کھالے

اسواسطے کہ دل خوش کرنا کسی مسلمان کا ایک جائز بات مین اس درجہ سے افضل ہی بیان کرتے ہین کہ ابوبکر صدیقؓ کا ایک غلام اُنکے واسطے دودھ لایا جب پی لیا تو غلام نے کہا کہ اگر آپ کے پاس اس سے پہلے کچھ لے کر آتا تھا تو آپ اُسکا حال مجھسے پوچھتے تھے یہ کیا بات ہی کہ دودھ کا حال مجھسے نہ پوچھا حضرت ابوبکر صدیقؓ نے فرمایا کہ اسکا حال کس طرح پر ہی غلام نے کہا کہ مین نے ایک قوم کے لیے زمانۂ جاہلیت کے منتر پڑھے تھے اُسکے بدلے مین مجکو یہ دودھ ملا تھا حضرت ابوبکر صدیق رضؓ نے یہ سُنکر گلے مین اُنگلی ڈالی اور سب قے کر دیا اور فرمایا کہ یارب اتنی بات میرے اختیار مین تھی جو کچھ گوشت پوست مین پیوست ہوگیا ہی اُسکو تو کافی ہی لیکن اس بیان سے ایسا نہ سمجھنا چاہیے کہ شاید تقوی شرع کے مخالف ہی کیونکہ شریعت آسانی پر ہی اور تقوی دشواری پر جیسا کہا ہی کہ تقوی متقی پر توبے کے عقد سے بھی زیادہ تنگ ہی باوجود اسکے تقوی شریعت کے مخالف نہین ہی بلکہ دونون کی ایک اصل ہی اسواسطے کہ شریعت کے دو حکم ہین ایک جواز دوسرا افضل جواز کو شرع بولتے ہین اور افضل کو تقوی کہتے ہین حقیقت مین یہ دونون ایک ہی ہین اگرچہ ظاہر مین ایک دوسرے کے مخالف ہی اب اگر کوئی کہے کہ جب مین سب کامون مین بہت احتیاط اور تلاش کرونگا تو سب کام ایکبار ہی مجھپر دشوار ہوجاوینگے اور اس زمانے مین موافق قوت کے بھی حلال روزی حاصل نہوگی تو اُسکا جواب یہ ہی کہ تقوی کا طریقہ بہت دشوار ہی جو کوئی تقوی کرنا چاہیے تو سختیون کی برداشت کرنے پر چھاتی ٹھوک لے

نہین تو تقوے ہرگز میسر نہوگا اسی وجہ سے بہت سے عابدون نے
کوہ لبنان وغیرہ مین رہنا اختیار کرلیا اور گھاس اور جنگلی میوون کے
کھانے پر اکتفا کیا کیونکہ انمین کسی طرح کا شبہ نہین پس جو کوئی صاحب
ہمت تقوی مین بڑا مرتبہ حاصل کرنا چاہے تو سختیون کی برداشت کرے
اور صبر کرے اور متقیون کا طریقہ اختیار کرے تب اُنکے مرتبے کو پہونچے
شعر متقی ہونا بہت دشوا ہی ٭ اصل تقوی صابرون کا کار ہی ٭ اور جو
شخص خلق کے ساتھ رہے اور جس جگہ سے وہ کھائین وہ بھی کھائے
اُس صورت مین چاہیے کہ اپنے کھانے کا حال مردار کا سا سمجھے کہ بے ضرورت
اُسکی خواہش نہ کرے اور اسقدر کھاوے کہ عبادت کرسکے اتنا کھانا
نقصان نہین کرتا اگرچہ اصل مین کچھ شبہ بھی ہو کیونکہ اس مقدار تک
معذور ہی اسی سبب سے حضرت حسن بصری رح نے فرمایا ہی کہ بازار خراب
ہوگئی تمکو قوت پر التفات کرنا لازم ہی اور وہب ابن ورد رح سے نقل ہی
کہ ایک دن یا دو دن یا تین دن بھوکے رہتے پھر ایک روٹی لیتے اور پانی مین
بھگو کر کھا لیتے اور کہتے کہ ای رب تو جانتا ہی کہ اگر مین نہ کھاؤن تو عبادت
نہ کرسکون اسواسطے کھاتا ہون نہین تو ہرگز نہ کھاتا ای رب اگر یہ کھانا
حرام ہی یا مشتبہ مجھے معذور رکھیو مین کہتا ہون کہ یہ دونون طریقے
اُن لوگون کے ہین جو بڑا مرتبہ تقوی کا حاصل کرنا چاہین اور جو لوگ اُنکے
سوا ہین اُنکو بقدر تلاش اور احتیاط کے تقوی ہوسکتا ہی یہان تک
حرام کا بیان تھا اب **حلال** کا حال اور اُسکی حد دریافت کرنی چاہیے

لہ قوت جسمی زندہ رہنے اور قوت روحانی عبادت کرنے کی ہو اور اگر اس سے زیادہ کھانا کھاوے تو حرام ہی یا مشتبہ مجھے معذور رکھیو مین کہتا ہون کہ یہ دونون طریقے اُن لوگون کے ہین جو بڑا مرتبہ تقوی کا حاصل کرنا چاہین اور جو لوگ اُنکے سوا ہین اُنکو بقدر تلاش اور احتیاط کے تقوی ہوسکتا ہی یہان تک حرام کا بیان تھا اب حلال کا حال اور اُسکی حد دریافت کرنی چاہیے ۱۲

لہ اگر اس سے بھوک اور حال اضطرار کی کیفیت جاتی رہے تو بھی حلال کی تلاش مین مشغول ہونا مناسب ہی اور اس سے زیادہ کھانا کھاوے ہرطور حلال کی تلاش اضطرار کی نسبت ہونی چاہیے ۱۲

کہ آدمی کو کتنا حاصل کرنا چاہیے اور کتنے سے حبس[1] اور حساب لازم آتا ہی اور کس قدر ادب کے موافق ہی اور فضول سے خارج جسکے سبب حبس اور حساب لازم نہ آوے پس معلوم کرنا چاہیے کہ سب حلال تین طرح پر ہین ایک یہ کہ مال حلال فخر اور بڑائی اور ریا اور کثرت مال کی نیت سے حاصل کرے پس ایسا کام برا ہی اور ظاہر کی برائی کی جہت سے تو حبس اور حساب اور ملامت اور عیب کرنے کے لائق ہی اور برائی نیت کے سبب دوزخ کے عذاب کے لائق[2] ہوگا دوسری قسم یہ ہی کہ حلال نفس کی خواہش اور آرزو کے لیے حاصل کرے یہ بھی قسم شر کی ہی پس ہین بھی حبس و حساب کے لائق ہوگا جیسا کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ دنیا کے حلال مین حساب ہی تیسری[3] قسم یہ ہی کہ اتنا حاصل کرے جو اسکو عبادت کرنے مین قوت دے یعنے جسوقت معذور ہو جاوے تو اتنا لیوے جتنا اسکو عبادت پر مدد دے اس سے زیادہ حاصل نہ کرے یہ قسم نیک اور ادب کے موافق ہی اسپر کچھ حساب اور عتاب نہین بلکہ مدح اور ثنا کے لائق ہی جیسا کہ مولوی روم فرماتے ہین شعر زائد از لقمہ حلال اندر دہان ✦ سیل خدمت عزم رفتن آنجہان ✦ اور اس طرح کے مال حلال حاصل کرنے کی دو شرطین ہین ایک حال دوسرا مقصد حال یہ ہی کہ حلال کو ایسی صورت مین لیوے کہ نہ لینے کی صورت مین مواخذے کے قابل ہو یعنی اگر یہ مال نہ لیوےگا تو مثلاً فرض یا سنت یا نفل ترک ہو جاوےگی اور حال آنکہ یہ چیزین مباح کے ترک کرنے سے افضل ہین اسواسطے کہ

[1] حبس و حساب کے معنی یہ ہین کہ صفر کرتا ہین آخرت مین ۱۲ سو برس مال حلال جو حاجت سے زیادہ اور فضولی سے فضول حاصل کرے اسمین اگر فخر اور بڑائی کی نیت بھی ہوگی تو دوہرا حبس ہوگا فضول حلال مین ۱۱۱۲

[2] لائق حبس و حساب اور عتاب کے اور دوزخ کے عذاب کے

[3] تیسری قسم حلال کی

دنیا کے مباح کا ترک کرنا صرف فضیلت مین داخل ہی کچھ واجب و
سنت نہین پس ایسی حالت مین لیویگا تو معذور رہوگا اور قصد یہ ہی کہ
اُسکے لینے سے تقویت عبادت کی غرض ہو اور یہ اس طرح سے دریافت ہو
کہ دل مین خیال کرے کہ اگر میرا ارادہ تقویت کا نہوتا تو مین ہرگز حاصل نہ کرتا
ان دونون شرطون کے ساتھ حاصل کرنے مین خیر اور نیکی اور ادب ہی اگر ان دونون
مین سے ایک بھی نہ کریگا تو وہ خوبیون مین داخل نہوگا اب اگر کوئی کہے کہ
دنیا کی خواہش کے لیے حلال حاصل کرنے مین گناہ ہی یا نہین تو اسکا جواب
یہ ہی کہ عذر کی حالت مین لینا تو فضیلت ہی اور اُسکو خیر اور حسنہ بولتے ہین
اور خواہش اور شہوت کے واسطے لینا شر ہی جسپر حبس اور حساب اور ملامت
اور عیب لازم آتا ہی ایسا گناہ نہین کہ دوزخ کی آگ کے قابل ہو اب حبس
و حساب کو معلوم کرنا چاہیے کہ حساب وہ ہی کہ قیامت کے دن پوچھا جائیگا
کہ تونے کہان سے حاصل کیا اور کس جگہ صرف کیا اور حاصل کرنے کے وقت
کیا غرض تھی کہ کیون لیتا ہون اور کس جگہ صرف کرونگا اور حبس اُسکو
کہتے ہین کہ ایک مدت تک قیامت کے میدان مین بہشت کے جانے سے
خوف اور سختیون کے ساتھ بھوکا اور پیاسا اور ننگا رہیگا پھر اگر کوئی
کہے کہ جب خدا نے تعالی نے حلال کر دیا تو ملامت اور عیب کرنے کا کیا سبب ہی
اسکا جواب یہ ہی کہ ملامت اور عیب کرنے کا سبب ترک ادب ہی مثلاً
کسی شخص کو بادشاہ کے دسترخوان پر بٹھلاوین اور وہ قواعد اور
آداب کا کچھ لحاظ پاس نہ کرے تو ضرور قابل عیب اور ملامت کے ہوگا

اگرچہ اُسکو کھانے کی اجازت ہی اور اس باب مین اصل یہ ہی کہ خیال
کریوے کہ بندے کو عبادت کے لیے پیدا کیا ہی پس بندے کو ضرور ہی
کہ وہ اپنا ہر ایک کام اس طرح کرے کہ وہ کسی نہ کسی وجہ سے عبادت مین
شامل ہو اور ہر طرح سے اُسکی عبادت کی طرف متوجہ ہو اور جو ایسا نہ کرے
بلکہ نفس کی پیروی کرے جسکے سبب سے پروردگار کی عبادت سے رہ جاوے
تو البتہ مستحق ملامت اور عیب کا ہوگا اسواسطے کہ دنیا خدمت بجا لانے کے لیے
ہی نہ نعمتین اُڑانے کو **شعر** ای تو نارستہ ازین فانی رباط * توجہ دانی
سحو وسکر انبساط * اسی کے موافق شیخ سعدی رح فرماتے ہین **نظم**
خوردن برای زیستن و ذکر کردنست * و معتقد کہ زیستن از بہر خوردنست
یہ اس بات کا بیان تھا کہ نفس کو تقوی کا لگام دینا چاہیے اسکو خوب
سمجھو اور اسپر عمل کرو تاکہ دنیا و آخرت مین نیکی حاصل ہو انشاء اللہ تعالی
اور اللہ توفیق دینے والا ہی اب ان عوائق یعنی دنیا اور خلق اور شیطان
اور نفس کے علاج کا بیان ہوتا ہی **علاج عوائق** طالب عبادت کو
لازم ہی کہ اس گھاٹی کے علاج مین بہت سعی و کوشش کرے اور اس
گھاٹی کو جو سب سے بڑی اور سخت ہی اور جس سے گذرنا بہت دشوار ہی
اور فتنہ بھی بہت ہی قطع کرے اسواسطے کہ جو کوئی ہلاک ہوا اور خدا تک
نہ پہونچا یا دنیا کے سبب سے یا خلقت کے باعث یا شیطان کی وجہ
یا نفس کے ذریعہ سے ہلاک ہوا ہی اور خدا کے راستے مین یہ چار رکاوٹ
ہین اب ہر ایک مین ایک بات باریک کافی بیان کیجاتی ہی دنیا سے

خوف کرنا اور بچنا ضروری ہی اسواسطے کہ عابد تین حال سے خالی
نہین یا عبادت کے باب مین بصیرت والون مین ہی یا ہمت والون مین
یا غفلت والون مین اگر اہل بصیرت مین سے ہی تو اُسکو اتنا جاننا
کافی ہی کہ دنیا خدا کی دشمن ہی اور خدائے تعالیٰ اُسکا دوست ہی پس
دوست کے دشمن سے دوستی رکھنا گویا دوست کے ساتھ دشمنی کرنا
ہی اور دنیا عقل کو گم کرتی ہی اور اُسی عقل کے سبب سے کچھ قدر ہوتی ہی
پس دنیا سے یہ بھی ایک نفرت کا باعث ہونا چاہیے اور اگر اہل
ہمت مین سے ہی تو یہ جانے کہ دنیا کی خرابی یہانتک ہی کہ عبادت سے بالکل
روک دیتی ہی اور یہ بہت بُرا ہی اور اگر اہل غفلت مین سے ہی تو یہ خیال کرنا چاہیے
کہ دنیا جانے والی ہی یعنے یا وہ جدا ہو جائیگی یا مین اُس سے علیحدہ ہو جاؤنگا
پس ایسی شی کے طلب کرنے سے بجز عمر ضائع کرنے کے کیا فائدہ ہی شعر
عمر مت کھو رائیگان دنیا سے کر پہلو تہی ۔ اس بیوفا سے ایک دن غافل بہت
پچھتائیگا ۔ اور شیطان سے بچنے کے لیے خدائے تعالیٰ کا قول کافی ہی
جو اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ارشاد فرمایا ہی قُلْ رَّبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ
هَمَزٰتِ الشَّيٰطِيْنِ وَاَعُوْذُ بِكَ رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنِ یعنی کہ اے محمد کہ اے پروردگار
مین پناہ مانگتا ہون تجھسے شیطان کے وسوسون سے اور پناہ مانگتا ہون
تجھسے اے پروردگار اس سے کہ حاضر ہون میرے پاس شیطان پس جب کہ
سب سے زیادہ عاقل اور فاضل اور سب عالم اور مخلوقات اور پیغمبرون سے
بہتر کا یہ حال ہو کہ وہ خدائے تعالیٰ سے پناہ مانگنے کے محتاج ہین تو اَورون کا

حال باوجود کمال نادانی اور نقصان عقل و غفلت کے کیا ہوگا شعر
پیش صلابت غمش روح نطق نمیزند * امی زہزار صعوہ کم پس تو نواچہ میزنی *
مولانا فرماتے ہین شعر ورنماند آب آیم دہ زعین * ہمچو عینین نبی ہطالتین *
اُو چو آب دیدہ جست از جود حق * باچنان اجلال و اقبال و سبق * چون
چنان چشم اشک را مفتون بود * اشک من باید کہ صد چیحون بود * اور خلق کے
مقدمے مین یہ بس ہی کہ اگر اُنکے ساتھ اختلاط کروگے اور خواہش نفس مین اُنکی
موافقت کروگے تو گنہگار ہوگے اور آخرت کو ضائع کروگے اور اگر اُنکے ساتھ
مخالفت کروگے تو دین دنیا کے کاروبار کو وے خراب کرینگے اور رنج بھی دینگے
اور تم بھی اُنکی عداوت مین مبتلا ہوجاؤگے اور تعریف اور تعظیم کرینگے تو نفس
اور عجب کا ڈر ہی اور سوا اسکے اُنکا حال اپنے ساتھ مرنے کے بعد خیال کرو کہ
جب کہ مردے کو گور مین رکھ آتے ہین تو کچھ دنون کے بعد کس طرح بھول جاتے ہین
کہ ذکر تک بھی زبان پر نہین لاتے گویا کہ اُسکو کبھی نہین دیکھا تھا اور نہ اُسنے
اُنکو کبھی دیکھا تھا شعر نہ یابا جو گیا اس باغ سے ہرگز سراغ اُسکا نہ پلٹی
پھر صبا ایدھر نہ پھر آئی نظر شبنم * اور گور مین خدائے تعالی کے سوا کوئی ساتھ نہوگا
پس اب ذرا مقام غور ہی کہ یہ کتنا بڑا نقصان ہی کہ اپنا ایسا اچھا زمانہ اس بیوفا
خلقت کے ساتھ ضائع کیا جاوے اور خدائے تعالی کی خدمت کو جسکی طرف
آخرکار جانا ضروری ہی چھوڑ دیا جاوے اور نفس کا یہ حال ہی کہ نفس کی بڑی
خواہشون اور حالات پر نظر کرنا کافی ہی یعنے شہوت کے وقت چوپایہ ہوجاتا ہی
اور غصے کی حالت مین درندہ بنجاتا ہی اور گناہ کی حالت مین لڑکا بنجاتا ہی

اور نعمت کے وقت فرعون ہو جاتا ہی اور بھوک مین دیوانہ ہی اور پیٹ
بھرے پرستا نہ جب اسکا پیٹ بھرے تو بے قابو ہو جاوے اور
بھوکا رکھین تو بیہودہ چلاوے پس اسکا حال گدھے کا سا ہی کہ
دانا یاوے تو لوگون کو ستاوے اور بھوکا رہے تو غل مچاوے
کسی بزرگ رح نے فرمایا ہی کہ نفس کی خرابی اور جہل یہ کچھ ہی کہ اگر گناہ
یا کوئی اپنی آرزو حاصل کرنا چاہے تو پھر اگر کوئی خدا کے واسطے دیوے
اُسکے بعد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور سب انبیا اور کتابون
اور اگلے بزرگون کو شفیع لاوے اور اُسکو موت اور گور اور قیامت
اور بہشت اور دوزخ کا حال یاد دلاوے ہرگز روبراہ نہو اور اُس گناہ
اور خواہش سے باز نہ رہے جب اُسکو روٹی نہ دو تو البتہ شہوت چھوڑ دے
یہ نفس کی جہل کا حال ہی اب لے زم ہی کہ آدمی اُس سے غافل نہ رہے اسکا
حال جو خدائے تعالی نے فرمایا ہی وہی حق ہی قولہ تعالی اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌ
بِالسُّوْٓءِ یعنی البتہ نفس بدی کا بہت حکم کرتا ہی جس کسیکو سمجھ ہو اُسکو
یہ نصیحت کافی ہی شعر ہمارا کام کہدینا ہی یارو ۔ پھر آگے کوئی مانو یا
نہ مانو ۔ بعضے صالحون سے روایت ہی جنکا نام احمار قلم بلخی ہی انھون نے
فرمایا کہ میرا نفس میرے ساتھ جھگڑنے لگا کہ جہاد کو چل مین نے کہا
سبحان اللہ خدائے تعالی تو فرماتا ہی اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌ بِالسُّوْٓءِ اور
یہ سمجھکر نیکی کرنے کو کہتا ہی یہ نہین ہو سکتا ہی مین نے نفس سے کہا کہ
تو تنہائی سے گھبرا کر کہتا ہی کہ اس بہانے سے لوگون کی ملاقات کرون

بیان عبادت کی گھاٹی کا

تاکہ لوگ میری بڑائی اور عظمت کرین اس خیال سے مین نے نفس سے
کہا کہ مین ہرگز آبادی مین نہ جاؤنگا اُسنے قبول کیا پھر اس سے مین
بدگمان ہوا اور سوچنے لگا کہ خدا سے تعالیٰ نے سچ فرمایا ہی اور اپنے نفس سے
کہا کہ مین دشمنون سے بغیر ہتھیارون کے لڑونگا تاکہ جو شخص اجاد سے
سب سے پہلا مین ہون اُسنے یہ بھی مان لیا اس طرح پر مین نے اُسکو
بہت باتین کہین اُسنے سب قبول کین آخر مین نے خدا سے تعالیٰ سے
عرض کیا کہ یارب مجکو نفس کے مکر پر خبردار کردے مین جانتا ہون تونے
سچ فرمایا ہی اور نفس جھوٹا ہی آخر مین نے اپنے مکاشفات مین دیکھا کہ
گویا میرا نفس کہتا ہی کہ ای احمد تو مجکو ہر روز میری آرزوون سے روک کر
نئے طور سے مارتا ہی اور کوئی اسپر خبردار نہین اگر مین دشمن سے لڑکر جانون
تو اس ہر روز کی بلا سے نجات پاؤن اور لوگون مین میرا بڑا مرتبہ ہو جب
کہین کہ احمد شہید ہوا جب مجکو یہ حال معلوم ہوا مین اُس سال غزا سے
بیٹھ رہا ای طالب عبادت نفس کے فریبون کو دیکھ کہ مرنے کے بعد لوگون سے
تعظیم کرنا چاہتا ہی جیسا بعض لوگون کا حال ہی کہ بعد مرنے کے جنازے کی
آرائش کی آرزو کرین اور اونچا مقبرہ بنوانے اور نوحہ وغیرہ کی وصیت کرین
اور نام آوری کے لیے عمارتین اور سرائے وغیرہ بنواوین یہ سب نفس کے
فریب ہین جان لے کہ یہان پر ایک بڑی اصل یہ ہی کہ عبادت کے دو بڑے
حصے ہین ایک عبادت کرنا دوسرا پرہیز کرنا یعنی گناہون سے بچنا اور
یہ آدھا حصہ یعنی پرہیز کرنا گناہون اور شبہات سے بندے کے لیے

اُس آدھی عبادت کرنے سے بہتر ہی اس سبب سے مبتدی لوگ جو ابھی درجے
کے ہین عبادت مین مصروف ہوتے ہین ہر وقت اُنکو یہی خیال ہوتا ہی کہ
دن کو روزہ رکھین اور رات کو قیام کرین اسی طرح پر سب ظاہر بدن کی
عبادتون مین اُنکا حال ہی اور جو لوگ کامل اور اہل بصیرت اور اہل عبادت ہین وہ
پرہیز کا حصہ اختیار کرتے ہین اُنکو ہر وقت یہی دھیان ہوتا ہی کہ دل کو
غیر اللہ کی طرف رغبت کرنے سے بچاوین اور آنکھ کو واہیات کے دیکھنے سے
روکین اسی طرح پر سب باتون مین اُنکا حال ہی اسی سبب سے دوسرے
عابد نے ساتون عابدون مین سے یونس کو کہا کہ ای یونس بعضے آدمی
نماز کو بہت دوست رکھتے ہین اور بعضے صدقہ بہت چاہتے ہین اور
بعضے روزے کی خواہش کرتے ہین لیکن تو روزہ باتین کرنے سے رکھ
یعنی بیہودہ مت بک اور صدقہ اس طرح دے کہ لوگون کی ایذا دینے سے
باز آ کیونکہ کوئی روزہ اور صدقہ اس سے بڑھ کر نہین جب یہ معلوم ہوا
کہ پرہیز کرنے کا حصہ عبادت کرنے سے بہتر ہی پس اگر دونون حصے
حاصل ہوین تو تمام و کمال کام حاصل ہو جاوے اور سلامتی اور غنیمت
میسر ہووے مثل ہی کہ جتنا گڑ ڈالو اُتنا میٹھا ہوا اور اگر دونون نہ کر سکے
تو پرہیز کے حصے کی رعایت کرتا رہے تاکہ سلامتی حاصل ہو اگرچہ غنیمت
حاصل نہوگی اور اگر رعایت پرہیز کی نہوگی تو دونون حصون مین نقصان
اُٹھاویگا اسواسطے کہ دن کا روزہ اور رات کا قیام بدون پرہیز کے
کیا فائدہ دیگا کیونکہ یہ سب تو ایک کلمے سے باطل ہو جاتا ہی یعنی جب

مشلاً زبان کا اختیار نہوگا تو نہین معلوم کہ کس وقت کیا کلمہ سرزد ہوجاوے
اور موجب حبط عمل ہو ابن عباسؓ سے پوچھا کہ آپ ایسے دو آدمیون کے
حق مین کیا فرماتے ہین کہ ایک انمین سے بہت نیکی کرتا ہی اور برائی بھی بہت
کرتا ہی اور دوسرا تھوڑی نیکی کرتا ہی مگر بدی بھی تھوڑی کرتا ہی فرمایا کہ کوئی نیکی
سلامتی کے برابر نہین اور میرے اس بیان کی مثال مریض کا حال ہی
اسواسطے کہ بیمار کے علاج کے بھی دو برابر حصے ہین ایک دوا کھانا دوسرا
پرہیز کرنا پس اگر دونون کریگا تو بیمار آپ ہی اچھا ہوجاویگا اور اگر دونون
نہ کرسکے تو پرہیز کرنا بہتر ہی اسواسطے کہ بغیر پرہیز کے کوئی دوا فائدہ نہین کرتی
مگر پرہیز کرنا بغیر دوا کے بھی فائدہ کرتا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
فرمایا ہی کہ ہر ایک دوا کی اصل پرہیز ہی اور کہتے ہین کہ ہندوستان کے طبیب
اسی سبب سے بیمارون کا علاج اسی پرہیز سے کرتے ہین اور اسکو مدتون
کھانے اور پینے اور باتین کرنے سے روکتے ہین تاکہ بغیر دوا کے اچھا ہوجاوے
اس سے معلوم ہوا کہ تقوی اصل ہی اور متقی مرتبے مین عابد سے بڑھ کر ہی اسلیے
آدمی کو چاہیے کہ تقوی کرنے مین بہت کوشش کرے مختصر کلام ہی تقوی ہی
اور زہد و صلاح و دو جہان مین اسسے ہوتی ہی فلاح و اب بیان سے چار
عضوون کے علاج کا بیان ہی جو کہ اصل ہین پہلا عضو آنکھ ہی اسمین اتنا جاننا
کافی ہی کہ دین و دنیا کا مدار کار دل پر ہی اور دل کا فساد اور خطرے اور شغل
اکثر اوقات آنکھ کے سبب سے ہوتے ہین اسی سبب سے حضرت امیرالمومنین
علی رضؓ نے فرمایا ہی کہ جو کوئی اپنی آنکھ کی حفاظت نہ کرے اسکے نزدیک

دل کی کچھ قیمت نہین دوسرا عضو زبان ہی اور زبان کے باب مین آدمی کو
یہ جاننا کافی ہی کہ نفع اور قیمت آدمی کی اور ثمرہ تمام محنت اور مجاہدہ کا عبادت
اور طاعت ہی اور عبادت مین خدشہ ہونا اور اُسکا ضائع ہونا اور فساد اکثر
اوقات زبان کی بناوٹ اور غیبت کے سبب سے ہوتے ہین کیونکہ زبان
ایک کلمہ کہنے سے ایک سال بلکہ پانچ سال اور دس سال کی محنت کھو دیتی ہی
یعنی اتنی مدت جو محنت اور مشقت کر کے جو عبادت کی تھی وہ بعوض ایک
کلمہ کے کھو دیتی ہی اسی سبب سے کہا ہی کہ کوئی چیز زبان کے سوا سخت قید کے
لائق نہین تیسرا عضو شکم ہی شکم کے باب مین یہ بات سمجھنا کافی ہی کہ آدمی کی
اصلی غرض عبادت ہی اور کھانا پانی ایسے تخم ہین جنسے عمل اُگتے ہین پس اگر
تخم اچھا ہوگا تو کھیتی بھی اچھی ہوگی اور خوب اُگے گی اور جو تخم خراب ہوگا تو
نہ کھیتی اچھی ہوگی اور نہ خوب طرح اُگے گی بلکہ زمین کو ایسا خراب کر دیگی کہ پھر
درست نہو معروف کرخی رح نے فرمایا ہی کہ جس وقت تو روزہ رکھے دھیان رکھ کہ
کس چیز سے افطار کرتا ہی اور کسکے پاس افطار کرتا ہی اور کسکا کھانا کھاتا ہی
کیونکہ اکثر ایسا کھانا ہوتا ہی کہ تیرے دل کو ایسا بدل دیوے کہ پھر کبھی درست نہو
اور بہت کھانے ایسے ہین کہ رات کے قیام سے باز رکھین اور بہت دیکھنا
ایسا ہوتا ہی کہ قرآن شریف کی سورت پڑھنے سے محروم رکھے اور اکثر ایسا
اتفاق ہوگا کہ آدمی ایسا کھانا کھاوے کہ اُسکے سبب سے ایک سال کے
روزون سے محروم رہے پس آدمی کو قوت کے حاصل کرنے مین بہت غور
اور احتیاط چاہیے اگر اپنے پروردگار کی عبادت کرنے کا ارادہ ہی اور توفیق سے

حضرت عثمان نے
رسول اللہ صلعم سے
سنے کی ہو حدیث
حضرت ابوبکر صدیق
رضی اللہ عنہ سے
کہ فائدہ بات
زبان سے ذکر الٰہی
کرسا ول کیا کہ
بہتر بچپ رہنا دل ہی
شعر بوش بخش
کہ در دم زبان نہ
زبان صبح سر سبز
بر باد ۱۲ کہتے ہین

بیان عوائق کی گھاٹی کا

غرض قوت حلال ہی جب قوت حاصل ہو جاوے تو چاہیے کہ ادب سے کھاوے
یعنی بقدر حاجت جیسا ہمنے بیان کیا ہی نہین تو پیٹ کا گدھا ہوگا کھانے کا
بوجھ اُٹھائے پھریگا اور ناحق اپنا وقت اور عمر ضائع کریگا اسواسطے کہ مین
یقینی جانتا ہون بلکہ اپنی آنکھ سے دیکھا ہی کہ جسوقت پیٹ بھر جاتا ہی
تو کچھ عبادت نہین ہوسکتی اور اگر نفس پر جبر کرکے کچھ عبادت کی بھی تو ہمین
لذت اور حلاوت نہ پاویگا اسی سبب سے کہا ہی کہ بہت کھانے کے ساتھ حلاوت
عبادت کی طمع مت رکھ کیونکہ نفس بے عبادت اور عبادت بے لذت مین
کیا نور ہوگا اسی وجہ سے ابراہیم ادہم رح نے فرمایا ہی کہ کوہ لبنان مین بہت
مردان خدا دیکھے سب نے مجکو یہ وصیت کی کہ جب تم دنیا کے لوگون مین جاؤ
تو اُنکو چار نصیحتین کیجیو ایک یہ کہ جو کوئی بہت کھائیگا عبادت کی لذت کبھی
نہ پائیگا دوسرے یہ کہ جو کوئی بہت سوئیگا تو اُسکی عمر مین برکت نہوگی تیسرے
یہ کہ جو کوئی آدمی لوگون کی رضا مندی چاہیگا وہ خدائے تعالی کی رضا
کبھی حاصل نہ کریگا چوتھے یہ کہ جو کوئی بہت باتین کریگا وہ بیہودہ اور غیبت مین
گرفتار ہوگا اور ڈر ہی کہ دنیا سے مسلمان نہ اُٹھے سہل تستری رح نے فرمایا ہی
کہ ان چارون خصلتون مین بہت خیرات ہین اور ابدال جو مرتبہ ابدالی کو
پہونچتے ہین انھین چارون خصلتون کے سبب سے یعنی کم کھانے اور
کم سونے اور کم بولنے اور کم ملنے کے سبب سے ایک عارف نے کہا ہی کہ ہمارا
سرمایہ بھوک ہی یعنے سلامتی اور فراغت اور عبادت اور حلاوت اور علم نافع
اور عمل وغیرہ سب ہمکو بھوک کے سبب سے حاصل ہوتے ہین چوتھا فصول ہی

دل کے باب مین یہ دریافت کرنا بس ہی کہ دل سب اعضا کی اصل ہی اگر وہ خراب
ہوگا تو سب عضو فاسد ہونگے اور اگر دل نیک ہوگا تو کل عضو نیک ہونگے اسواسطے
کہ دل بمنزلۂ درخت کے ہی اور سب عضو شاخون کی جگہ ہین اور شاخین
درخت کے سبب سے سرسبز رہتی ہین اور صلاح فساد شاخون کا درخت کی
صلاح فساد پر موقوف ہی یا دل بمنزلۂ بادشاہ کے ہی اور سب عضو رعیت کی
جگہ ہین اگر بادشاہ نیک ہوگا تو رعیت بھی نیک ہوگی اور اگر بادشاہ
بد ہوگا تو رعیت بھی بد ہوگی غرض یہ کہ آنکھ اور زبان اور شکم وغیرہ کی صلاح
دل کی صلاحیت پر دلالت کرتی ہی جب ان عضوون مین کچھ خلل معلوم ہو
تو معلوم کرلے کہ دل کے فساد اور خلل کے سبب سے ہی بلکہ دل کا فساد بہت
ہی پس ہمت اور قصد اسی کی طرف صرف کرنا چاہیے اور اسی کی درستی مین
مصروف ہونا چاہیے تاکہ سب عضون کی درستی ایک دفعہ حاصل ہوجاوے
اور آرام ملے شعر اکسیر پر محبوس اتنا نہ ناز کر + بہتر ہی کیمیا سے دل کا
گداز کرنا + بعد اسکے معلوم کرنا چاہیے کہ دل کا کام بہت دشوار ہی اسواسطے
کہ اسکی بناے کار خواطر پر ہی اور خواطر اختیار مین نہین پس ضرور ہی
کہ اپنی طاقت کے موافق دل کو خواطر سے روکین اسی وجہ سے دل کی
اصلاح اہل اجتہاد پر بہت دشوار ہی جیسا کہ ابو یزید رح نے فرمایا ہی کہ مین نے
دس دس برس تک دل اور زبان اور نفس کا علاج کیا ان تینون مین
دل کا علاج بہت دشوار معلوم ہوا پس لازم ہی کہ ان چارون خصلتون کے
چھوڑنے مین بہت کوشش کرے جو مین نے پہلے بیان کین ہین یعنے

۱۲۳

طول امل اور عجلت اور حسد اور کبر ان چارون کے چھوڑنے کی کوشش کے
لیے اسواسطے دوبارہ بیان کیا کہ اکثر عالم اور عابدان مین مبتلا ہین بہت ایسے
عابد ہین کہ وہ طول امل مین گرفتار ہین اور اسکو نیک نیت سمجھتے ہین
اسی سبب سے نیک کامون مین سستی کرتے ہین اور بہت ایسے ہین
کہ کسی نیک کام کے حاصل کرنے مین جلدی کرتے ہین اور جلدی کے
سبب سے وہ کام نہین ہوتا یا دعا کے قبول ہونے مین جلدی کرتے ہین
اور مطلب سے رہ جاتے ہین یا کسی کو بد دعا کرنے مین جلدی کرتے ہین اور
پھر ندامت حاصل ہوتی ہی جیسا حضرت نوحؑ کا حال بیان فرماتے ہین اور بہت
ایسے ہین کہ اپنے برابر والون پر حسد کرین اور نصیحت کرنے سے باز رہین
اس باب مین سفیان ثوری رح نے فرمایا ہی کہ مین عالمون اور عابدون کے
سوا اپنے خون سے نہین ڈرتا لوگون نے اس بات کو اُنسے ناپسند کیا اُنھون نے
کہا کہ مین نے نہین کہا بلکہ ابراہیم نخعی نے بیان کیا ہی اور ایک روایت
عطائی رح سے ہی کہ سفیان ثوری نے ہمسے کہا ہی کہ تم عالمون سے ڈرو خاص
جو تمھارا بڑا دوست ہی اگر وہ تمسے جھگڑے ایک انار پر اس طرح کہ تم انار کو
میٹھا بتاؤ اور وہ کھٹا تعجب نہین کہ بادشاہ ظالم سے کہکر تمھارے مارڈالنے کی
کوشش کرے اور مالک دینار رح نے فرمایا کہ مین عالمون اور عابدون کی
گواہی سب خلقت کے واسطے سُن لون مگر انمین سے ایک دوسرے پر
کبھی گواہی نہ سنون کیونکہ وہ ایک دوسرے کے حاسد ہین اور فضیل رح نے
اپنے لڑکے سے کہا کہ میرے واسطے عالمون اور عابدون سے علیحدہ گھر

خریدنا کیونکہ ایسے لوگون کے پاس رہنا خوب نہین کہ جو مجھ سے کوئی خرابی دیکھین تو خوار کرین اور نعمت دیکھین تو حسد کرین اور حقارت سے دیکھین اور بہت عابد ایسے ہین کہ دو رکعت نماز کی رات کو پڑھ کر لوگون سے اتنا تکبر کرتے ہین گویا اُنپر احسان رکھتے ہین یا خدائے تعالیٰ کے یہان سے اُنکو بہشت مین رہنے یا دوزخ کی آگ سے بچنے کی خوشخبری ملی ہی یا شاید آپ کو نیک بخت ٹھہرایا ہی اور دوسرون کو بدبخت باوجود ان سب باتون کے فقیری کا لباس پہنتے ہین اور اس لباس سے اپنی پارسائی جتاتے ہین شعر

غافل خدا کی یاد پہ مت بھول زینہار + اپنے تئین بھلا دے اگر تو بھلا سکے

بیان کرتے ہین کہ فرقد سنجی رح حسن بصری رح کے پاس کمل پہنے ہوے آئے اور حسن رح لباس فاخرہ پہنے بیٹھے تھے مرقد رح نے حسن رح کے لباس کو ہاتھ مین لے کر دیکھا حسن نے کہا کیا دیکھتے ہو میرا کپڑا بہشتیون کا سا ہی اور تمھارا دوزخیون کا سا مین نے حدیث شریف مین سُنی ہی کہ بہت دوزخیون کا لباس کمل کا ہوگا اور پھر فرمایا کہ زہد کپڑون مین رکھا ہی اور تکبر سینون مین خدا کی قسم تمھارا تکبر کملون مین زیادہ ہی نرم کپڑا پہننے والون سے پس اے طالب ان چارون آفتون سے بچ خاص کر تکبر سے کیونکہ اُن تینون سے گناہ ہوتا ہی اور تکبر سے کفر ابلیس کی حکایت مت بھول اُسکو تکبر ہی کے سبب سے کفر حاصل ہوا ہی اور خدائے تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوتا کہ وہ ان سب سے اپنے فضل سے بچاوے اب بیان سے عوائق اربعہ یعنی دنیا و خلق و شیطان و نفس کے دور کرنے کی تدبیر سُننی چاہیے کہ جب آدمی سوچ سمجھکر دیکھے تو جانے کہ دنیا کو ہمیشگی نہین اور نقصان بکا نفع سے زیادہ ہی اور اُسکے نتیجے یہ ہین کہ طلب دنیا مین بدن کا رنج اور دل کا شغل ہی اور

آخرت مین عذاب مدد ناک اور حساب دراز ہی پس ضرور ہوا کہ دنیا کی
زیادتی سے بچنا چاہیے اور اُسمین سے صرف بقدر ضرورت لیوے یعنے
جسکے بغیر خدائے تعالیٰ کی عبادت نہ کرسکے اور اُسکی نعمت اور لذت کو
بہشت کے واسطے چھوڑ دیوے شعر کار دنیا کسے تمام نکرد ٭ ہر چہ گیرید
مختصر گیرید ٭ اور خلقت کو بیوفا جانے اور اسی سبب سے لوگون سے
ملنا ترک کرے مگر جسمین ضرورت ہو یعنی جمعہ جماعت وغیرہ مین منافقہ
نہین اور اُن لوگون سے ملنا چاہیے جنکی ملاقات سے نقصان نہو اور
شیطان کو جان لے کہ ہر وقت چست ہی اور ہمیشہ عداوت مین مصروف ہی
اپنے پروردگار سے اُس سگ لعین سے پناہ مانگے اور اُسکے حیلون سے
غافل نہ رہے اُسکو خدا کے ذکر سے دور کرے اور اُسکا خوف نہ کرے کیونکہ
جب اُسکے دور کرنے کا پختہ ارادہ کریگا تو خدا کے فضل سے یہ امر بہت آسان
ہوجائیگا چنانچہ خدائے تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہی اِنَّهٗ لَيْسَ لَهٗ سُلْطٰنٌ
عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ یعنے نہین ہی قدرت شیطان کو
اُن لوگون پر کہ ایمان والے ہین اور اپنے رب پر بھروسا کرتے ہین ابوحازم
رح نے سچ فرمایا ہی کہ دنیا اور شیطان کیا چیز ہین جو دنیا گذر گئی خواہشین تھی
اور جو باقی ہی وہ خواہشین ہین اور شیطان کا یہ حال ہی کہ اگر متابعت کرے
تو کچھ نفع نہ کرے اور اگر نافرمان ہو تو کچھ نقصان نہین کرسکتا اور جبل
نفس کو کسی چیز مضر یا مہلک کی طلب مین دیکھنا چاہیے عقلا کی طرح سے
جو انجام کار پر نظر کرتے ہین نہ لڑکون کی طرح سے کہ اُنکا خیال شروع کام پر

ہوتا ہی اور انجام کے نقصانون کو دھیان نہین کرتے اور تلخی کے سبب سے
دوا کھانا چھوڑ دیتے ہین پس چاہیے کہ نفس کو تقوی کا لگام دیوے اور سب
خرابیون اور فضول باتون سے اُسکو منع کرے مثلاً غیر کی طرف بے سبب
دیکھنا اور زیادہ بولنا یا زیادہ کپڑا پہننا اسی طرح پر سب فضول کامون سے
روکے اسواسطے کہ فضول کے لینے کی ضرورت نہین جو ضروری چیزین آدمی کی
زندگی کے واسطے ہین اُنکو خدائے تعالی نے خود فراغ کردیا ہی مثلاً پانی ہو
یا رزق جن چیزون کے ساتھ زندگی ہی وہ کثرت سے موجود ہین اور جسکی
طرف احتیاج نہین اُسکو کم پیدا کیا ہی یعنی جو اُنکو دین کے کام مین مضر ہین
اُنسے اُنکو مستغنی کردیا ہی پھر فضول کے لینے کی کیا ضرورت ہی پس جب کہ
آدمی نے دنیا کو ترک کیا اور زاہد ہوا گویا کہ ہزارون نام بہتر حاصل کرلیے اور
خدا کی درگاہ مین تارکین دنیا مین داخل ہوا اور اُن لوگون مین ہوگیا
جو خدائے تعالی کی محبت والے کہلاتے ہین اور جب شیطان سے لڑائی کی
تو خدائے تعالی کے راستے مین مجاہدین مین شامل ہوا اور اُن لوگون مین
داخل ہوا جنکی شان مین خدائے تعالی نے شیطان کو فرمایا ہی اِنَّ عِبَادِیْ
لَیْسَ لَکَ عَلَیْهِمْ سُلْطٰنٌ یعنی تجکو میرے بندون پر قوت نہین ہی اور جب کہ تقوی کیا
تو متقیون مین شامل ہوا جنکے واسطے دنیا و آخرت کی بھلائی ہی اور ہبت سے
ملائکہ مقربین سے بڑھ گیا جب یہ کام کرلیے تو بڑی سخت گھاٹی کو قطع کیا
اور جو چیزین مانع تھین اُنکو پیچھے ڈالا اور یاد رہے کہ یہ گھاٹی جب ہی تک
سخت ہی کہ سالک کو خوف ہو اور بزدل ہوجاوے لیکن اگر بزدل نہو اور

فصل چوتھی عوارض کی گھاٹی کا بیان

عارض اُسکو کہتے ہین جو پیش آوے سالک کو لازم ہی کہ ایسے عوارض کو دفع کرے جو عبادت سے منع کرتے ہین اور ہمنے پہلے بیان کیا ہی کہ عوارض چار ہین ایک انہین سے نفس کا مطالبہ رزق کے لیے ہی اسکا دفع کرنا خدائے تعالی پر توکل کرنے سے ہوگا اور توکل کی ضرورت کے دو سبب ہین ایک یہ کہ عبادت کرنے کے لیے فراغت حاصل ہو جاوے اسواسطے کہ بے توکل کے عبادت نہین کرسکتا اور عبادت مین دل کی فراغت شرط ہی اور فراغت دل کی متوکلون کے سوا کسی کو نہین ہوتی کیونکہ اگر متوکل نہوگا تو ظاہر مین رزق کی طلب مین مشغول ہوگا اور دل مین بھی اُسی کا ارادہ بھرا ہوا ہوگا بلکہ میرے نزدیک جس کسی کا دل ایسا ضعیف ہو کہ جب تک کوئی چیز سنوقرار نہ پکڑے تو ایسے لوگون کو کوئی بڑا کام دنیا و آخرت کا کم میسر ہوتا ہی اپنے مرشد سے مین نے سنا ہی کہ دو آدمیون کے سوا حسب و لخواہ کسی کو کوئی کام میسر نہین ہوتا ایک متوکل کو دوسرے دلیر کو واقعی یہ کلام بہت جامع ہی اسواسطے کہ جو دلیر آدمی کسی کام کو شروع کرتا ہی تو بہت قوت سے شروع کرتا ہی اور کسی چیز کے روکنے سے اُس کام کو نہین چھوڑتا اُسکا کام البتہ اُسکی مراد کے موافق ہوتا ہی اور مطلب تک پہونچ جاتا ہی اور جو شخص متوکل ہی اگر وہ کسی کام کو شروع کرنا چاہے تو خدائے تعالی کے وعدے پر یقین کرکے بڑی قوت سے شروع کرتا ہی اسکو

خدا سے تعالیٰ کی ذمہ داری کا بالکل بھروسا ہوتا ہی وہ کسی انسان کے ڈرانے یا تبطان کے
بہکانے پر خیال نہین کرتا اسی لیے وہ بھی البتہ اپنے مطلب کو حسب دلخواہ پالیتا ہی
مگر جو بیچارہ کہ سست دل اور ناتوان ہی کہ ہمیشہ تردد و تفکر مین رہے اور گدھے کی
طرح تھان پر اور مرغ کی طرح پنجرے مین ہر وقت مالک کے گھاس دانے کا منتظر رہے
ایسا آدمی بڑے کام کا ارادہ نہین کرسکتا اور جو ارادہ کرتا ہی تو مطلب کو کم پہونچتا ہی
دنیا داروں کو ہی دیکھنا چاہیے کہ بے جان و مال کے صرف کیے بڑے مرتبے تک
نہین پہونچتے بادشاہ دوسری ولایت لینے کو جان و مال صرف کرتے ہین اور
دشمن پر تلوار اس ارادے سے مارتے ہین کہ یا تو بادشاہت ہاتھ آویگی یا
خود مرجائینگے کہتے ہین حضرت معاویہ رضہ نے حضرت علی رضہ کے ساتھ لڑائی کے
دن جب دونون لشکرون کو دیکھا تو فرمایا جو کوئی بڑا کام حاصل کرنا چاہے تو جان کا
خیال چھوڑ دے اور بڑے سوداگر لوگ مال کے حاصل کرنے کو جہاز مین سوار
ہوتے ہین اور دریا اور جنگل کا سفر اختیار کرتے ہین اور جان و مال خطر مین ڈالتے ہین
جب کچھ پیدا کرتے ہین اور بازاری بیچارہ کہ جسکا دل کمزور ہی اور ارادہ بھی سست ہی
اور دل کے علاقے کو مال اور نفس و عیال سے جدا نہین کرسکتا ہمیشہ گھر سے
دکان مین اور دکان سے گھر مین رہتا ہی اسی لیے ایسا آدمی بادشاہون یا
سوداگرون کی طرح بڑا کام حاصل نہین کرسکتا بلکہ دکان پر اگر ایک پیسہ یا ٹکا حاصل
کرلیوے تو اسکے نزدیک بڑا عظیم کام حاصل ہوجاوے یہ دنیا کے طلب کرنے والون کا
حال ہی مگر آخرت کے حاصل کرنے والون کا کچھ اور حال ہی یعنی جو لوگ طالب آخرت ہین
انکا مال سرمایہ توکل اور سب طرف سے دل کا علیحدہ کرنا ہوتا ہی شعر مشیہ دنیا مین

توکل سے کوئی خوب نہین ۔ اپنے تسلیم سے زیادہ کوئی محبوب نہین ۔ اسواسطے کہ
جسوقت آدمی نے توکل کیا تو فراغ دلی سے خدائے تعالی کی عبادت کرسکتا ہی اور
بے خوف زمین پر سفر کرسکتا ہی اور کسی کی طرف ہرگز التفات نہین کرتا ایسے آدمی
بے شک وشبہ رہین اور لوگون مین عزت اور آزادی انھین کو حاصل ہی واقع مین
روے زمین کے بادشاہ یہی لوگ ہین اسواسطے کہ جس جگہ چاہین چلے جائین
اور جہان دل چاہے ٹھہر جائین اور جو کام سب سے بڑھے مثلاً عبادت یا علم اگر
اسکا قصد کرین تو انکا کوئی روکنے والا نہین سب جگہ اُنکے نزدیک برابر ہین اور
سب دن یکسان ہین چنانچہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا فرمانا سچ ہی کہ جس کسی کا
یہ ارادہ ہو کہ مین سب آدمیون سے بڑھکر ہون وہ چاہیے کہ تقوے کرے اور
جس کسیکا ارادہ ہو کہ مین سب سے زیادہ غنی ہون وہ اللہ تعالی کے پاس کی چیزون کو
اپنے پاس کی چیزون سے زیادہ بھروسا کرے اور جس کسیکو یہ خوش معلوم ہو کہ مین
سب مین قوی ہون وہ خدائے تعالی پر توکل کرے سلیمان خواص رح نے فرمایا ہی
کہ جو شخص صدق دل سے خدائے تعالی پر توکل کرے تو بادشاہ اور امیر اور غریب
سب اُسکے محتاج ہونے ہین وہ کسیکا محتاج نہین ہوتا ہی کیونکہ اُسکا مالک غنی ہی
ابراہیم خواص رح فرماتے ہین کہ ایک جوان کو مین نے جنگل مین دیکھا گویا کہ
چاندی سے ڈھلا ہوا ہی مین نے کہا کہ کہان جاتے ہو جواب دیا کہ مکے کو مین نے
کہا کہ بے سامان اور توشہ کے جواب دیا کہ اسی سست یقین جسنے زمینون اور
آسمانون کو اپنی قدرت سے سنبھال رکھا ہی وہ مجکو بھی بے زاد راحلہ کے مکے مین
پہونچا دیگا ابراہیم فرماتے ہین جب مین مکے مین پہونچا تو اُسکو طواف کرتے ہوے دیکھا

اُسنے مجھے دیکھ کر کہا کہ اے شیخ تو ابھی نک ویسا ہی سست یقین ہی شعر
فی السماء رزقکم نشنیدہ ۔ اندرین پستی چہ بر چفسیدہ ۔ اور ابو مطیع رحمہ اللہ نے
حاتم اصم کو کہا کہ مین نے سنا ہی کہ تم سفر بے زاد راحلہ کرتے ہو جواب دیا کہ میرا
زاد راحلہ چار چیزین ہین ابو مطیع نے کہا کہ وہ چارون کیا ہین حاتم نے کہا کہ دنیا
و آخرت کو مین خدائے تعالیٰ کی بادشاہت جانتا ہون اور تمام خلقت کو خدائے
تعالیٰ کے بندے سمجھتا ہون اور سب روزیون کو خدائے تعالیٰ کے قبضے مین
دیکھتا ہون اور خدائے تعالیٰ کا حکم سب زمین پر جاری جانتا ہون اور دوسرا
سبب توکل کی ضرورت کا یہ ہی کہ اسکے چھوڑ دینے سے بڑا درجہ ہی کیونکہ خدائے
تعالیٰ نے اول رزق اور پیدائش کو ایک جگہ ذکر فرمایا ہی اَللّٰہُ خَلَقَکُمْ ثُمَّ رَزَقَکُمْ
یعنے اللہ نے تمکو پیدا کیا اور پھر رزق دیا اس سے معلوم ہوا کہ مثل پیدا
کرنے کے رزق بھی خدائے تعالیٰ کی طرف سے ہی پھر وعدہ رزق کا فرمایا اِنَّ اللّٰہَ
ھُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّۃِ الْمَتِیْنُ یعنے اللہ تعالیٰ البتہ وہ بڑا رزق دینے والا قوت والا ہی
اور پھر رزق کا خود ضامن ہوا ہی اور فرمایا وَمَا مِنْ دَآبَّۃٍ فِی الْاَرْضِ اِلَّا عَلَی
اللّٰہِ رِزْقُھَا یعنے کوئی جاندار نہین زمین پر مگر یہ کہ اللہ پر اُسکا رزق ہی اور پھر
رزق دینے کی قسم کھائی ہی فَوَرَبِّ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اِنَّہٗ لَحَقٌّ یعنے قسم ہی پروردگار
زمین اور آسمان کی تحقیق وہ حق ہی پھر توکل کرنے کا ارشاد فرمایا وَتَوَکَّلْ عَلَی الْحَیِّ
الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ یعنے بھروسا کر اُس زندہ پر جو کبھی نہین مریگا پس جو کوئی خدائے
تعالیٰ کے قول کا اعتبار نہ کرے اور اُسکے وعدے کو پورا نہ جانے اور اُسکی نہ کشی پر
معتقد ہو اور اُسکی قسم پر اعتماد نہ کرے اور اُسکے فرمانے سے لاپروا ہو تو ایسے

شخص کا کیا حال ہوگا اور کیسی مصیبتون مین گرفتار ہوگا بجا کہ اس سے دشوار
کوئی مصیبت نہین ہی اور ہم بڑی غفلت مین ہین شعر ہین توکل کن بازران
پا دوست * رزق تو بر تو زتو عاشق ترست * اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے ابن عمر رض کو فرمایا کہ اگر تو اُس زمانے تک زندہ رہے کہ جسمین لوگ
ضعف ایمان کے سبب سے ایک سال کا رزق جمع کر کے رکھینگے تو اُسوقت تو
نیا کریگا عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین پناہ مانگتا ہون
اللہ تعالی سے کہ مجھے خدا ے تعالی اُن نا خدا ترسون کی شکل دکھاوے اور
حسن بصری رح نے فرمایا ہی کہ خدا کی لعنت ہو اُس قوم پر جو اُسکے فرمانے کو
مضبوط نہین جانتے اللہ تعالی رزق کے پہونچانے کی قسم کھاتا ہی اور اُنکو
یقین نہین آتا اور جب آیت وَفِي السَّمَاءِ رِزْقُكُمْ وَمَا تُوعَدُونَ فَوَرَبِّ
السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ إِنَّهُ لَحَقٌّ نازل ہوئی فرشتون نے کہا کہ بنی آدم
ہلاک ہوگئے کیونکہ اپنے پروردگار کو غصہ دلایا اُسکے فرمانے پر یقین نہ کیا
یہان تک کہ اُسنے رزق پہونچانے کی قسم کھائی اور اویس قرنی رح نے فرمایا ہی
کہ اگر تو خدا ے تعالی کی عبادت سب زمین اور آسمان والون کے برابر کرے
تو قبول نہو جب تک کہ اُسکے رزق پہونچانے پر یقین نہ کرے اُنسے پوچھا کہ
کس طرح پر یقین کرین جواب دیا اس طرح کہ رزق کے پہونچنے سے بے خوف
رہو ہرم ابن حبان نے اویس قرنی رح سے عرض کیا کہ ہم کہان رہین
کہا کہ شام مین ہرم نے کہا کہ شام مین کس طرح زندگی بسر کرتے ہین
اویس نے کہا کہ افسوس ہی ان دلون پر جو شک مین غرق ہین انکو نصیحت

کیا فائدہ بخشیگی اور بیان کرتے ہین کہ ایک کفن چور نے ابو یزید بسطامی رح کے
ہاتھ پر توبہ کی ابو یزید نے اُسکا حال پوچھا اُسنے جواب دیا کہ مین نے اتنی مدت مین
ایک نہار گور کھودی ہین لیکن دو آدمیون کے سوا کسی کا قبلے کی طرف منہ نہین
دیکھا ابو یزید نے کہا کہ اُنکے منہ پھر جانے کا سبب ہمکو وہ رزق کے باب مین
خداے تعالے کے فرمانے کو مضبوط نہین جانتے تھے اب معنی توکل اور موضع
توکل اور اُسکی تعریف اور تدبیر کو جدا جدا سننا چاہیے پس جان لو کہ لفظ توکل
مشتق وکالت سے ہی پس کسی پر توکل کرنے کے یہ معنی ہونگے کہ اُسکو اپنے
کام اور صلاح کا وکیل اور ضامن جانے اور بے تکلف اُسپر اکتفا کرے اور موضع
توکل کا بیان یہ ہی کہ توکل تین جگہ پر کرنا چاہیے ایک تو قسمت کی جگہ پر اس طرح
کہ خداے تعالی پر اعتماد کرے کہ جو قسمت مین لکھ دیا ہی وہ کبھی نہ ٹلیگا اسواسطے
کہ خداے تعالی کا حکم نہین بدلتا دوسرے مدد طلب کرنے کی جگہ پر اس طرح سے
کہ جب اُسکی راہ مین مجاہدہ کرے تو یقین جانے کہ خداے تعالی مدد کریگا تیسرے
رزق اور حاجت کی جگہ پر اور یہ بندے پر فرض ہی عقلی اور نقلی دلیل سے
اور ہمارے غرض بھی توکل کے ذکر کرنے سے یہی ہی حاصل یہ کہ توکل کی جگہ رزق
مضمون ہی یعنے وہ رزق جسکا خداے تعالی ضامن ہی اور رزق کی چار قسمین ہین

مضمون اور مقسوم اور مملوک اور موعود رزق مضمون آدمی کی قوت اور
غذا ہی جسکے سبب سے زندگی رہتی ہے اور تمام اسباب سے کچھ غرض نہین اور
خدائے تعالیٰ اسی رزق کا ضامن ہوا ہی اسپر بندے کو توکل کرنا ضرور ہی
عقلی اور نقلی دلیل سے اسواسطے کہ خدائے تعالیٰ نے ہمکو اپنی خدمت اور اطاعت کا
حکم فرمایا ہی پس ضرور ہی کہ اُسکے سبب سے ہماری زندگی بھی ہو تاکہ ہم عبادت مین
مشغول ہون علمائے فرقہ کرامیہ مین سے ایک نے اپنے مذہب کی اصل پر
اچھا بیان کیا ہی کہ خدائے تعالیٰ پر تین سبب سے بندون پر رزق پہونچانا
ضروری ہی پہلے یہ کہ وہ آقا ہی اور ہم اُسکے غلام ہین آقا پر بندے کا نفقہ
واجب ہی جس طرح کہ بندے پر آقا کی خدمت ضروری ہی دوسرے یہ کہ خدائے
تعالیٰ نے بندون کو رزق کا محتاج بنایا ہی اور اُسکے حاصل کرنے کا راستہ
نہین بتلایا اسواسطے کہ معلوم نہین کہ اُنکا رزق کیا شی ہی اور کس جگہ سے
اور کب آویگا تاکہ بعینہ اُسی وقت اور اُسی جگہ پر ڈھونڈھ لیا کرین پس جب
یہ حال ہی تو ضرور ہی خدائے تعالیٰ پر کہ اُنکی روزی کا ذمہ دار ہو اور اُنکا رزق
اُنکو پہونچاوے تیسرے یہ کہ اُنکو خدمت اور طاعت کے لیے ارشاد فرمایا ہی
بلکہ اُسی کے لیے ایجاد کیا ہی اور رزق کی طلب عبادت کو مانع ہی اسی لیے
خدائے تعالیٰ پر ضرور ہی کہ اُسکی روزی پہونچانے کا کفیل ہو تاکہ فراغ دلی سے
عبادت کر سکے لیکن یہ بات ایسے آدمی کی ہی جو ربوبیت کے اسرار سے
واقف نہین اسواسطے کہ جو کوئی خدائے تعالیٰ پر کسی چیز کو واجب بتلاوے
خطا پر ہی اور ہمنے اس غلطی کا حال علم کلام مین بیان کر دیا ہی اور رزق مقسوم

یہ ہو کہ خدائے تعالیٰ نے بندون کو جو کچھ کھاوین پیوین پہنین مقدار
معین اور وقت خاص پر تقسیم کر دیا ہو کہ اُس سے کم زیادہ اور پہلے پیچھے نہو
جیسا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ رزق تقسیم کر دیا گیا ہو
اُس سے فراغت حاصل ہو گئی نہ کسی متقی کے تقوے سے بڑھے اور نہ کسی
گنہگار کے گناہ سے کم ہو اور رزق مملوک وہ ہو جو دنیا کے مالون مین سے
بندے کی ملک مین موافق حکم اور تقدیر الٰہی کے آتے ہین اور رزق موعودہ
کہ خدائے تعالیٰ نے متقیون سے وعدہ فرمایا ہو کہ شر و تقوے کے حلال کی
وجہ سے بے محنت پہونچا دیوے جیسا فرمایا وَمَنْ يَتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ
مَخْرَجًا وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ یعنے جو اللہ پر تقوے کیا کریگا
اللہ تعالیٰ اُسکے واسطے نکلنے کی جگہ اور رزق دیگا اُسکو ایسی جگہ سے کہ وہ
نہ جانے یہ قسمین رزق کی تھین اور توکل جو ضروری ہو رزق مضمون مین
ضروری ہو اور توکل کی تعریف یہ ہو کہ ہمارے بعضے عالمون نے کہا ہو کہ توکل کے
معنی دل سے خدائے تعالیٰ پر اعتماد کرنا اور قطع کرنا اور ناامید ہونا غیر اللہ سے
اور بعضون نے توکل کے معنی ترک تعلیق کے بیان کیے ہین اور تعلیق کے
معنی یہ ہین کہ اس بات کا دھیان پیدا کرنا کہ یہ جسم خدائے تعالیٰ کے سوا کسی اور
سبب سے قائم ہو پس توکل اس دھیان کے چھوڑنے کا نام ہوا اور میرے
نزدیک دونون قول ایک ہی اصل پر راجع ہین وہ یہ ہین کہ دل سے یہ اعتماد
کرنا کہ قوام اصل کا خدائے تعالیٰ کے سبب سے ہو کسی دنیا کے مال کے باعث
یا کسی اور سبب سے نہین پھر خدائے تعالیٰ کو اختیار ہو چاہے کسی سبب سے

بالغیر سبب کے اسکا قوام کردے جب یہ بات دل مین خیال کرے اور اسپر
یقین کرلے اور لوگون اور اسباب کی طرف سے دل بالکل برطرف کرلے تو
آدمی کو جیسا حق ہو ویسا توکل حاصل ہو تدبیر توکل کی جو چیزین توکل کا سبب
ہوتی ہین وہ یہ ہین کہ خدائے تعالیٰ کی ضمانت کو دھیان کرے اور بڑی
تدبیر یہ ہو کہ خدائے تعالیٰ کا جلال اور کمال اُسکے علم اور قدرت مین یاد کرے
اور اُسکو خلاف وعدگی اور بیوفائی اور عجز اور نقصان سے پاک تصور کرے جب
بندہ ان فکرون پر مواظبت کریگا تو بیشک رزق دینے مین خدائے تعالیٰ پر
توکل کرنے لگیگا اب اگر کوئی پوچھے کہ کسی حال مین بندے کو رزق طلب کرنا
چاہیے یا نہین تو اسکا جواب یہ ہے کہ رزق مضمون جو کہ غذا اور اجل کا قوام ہے
اور جسکے بغیر چارہ نہین اُسکو طلب کرنا ہمیشہ نہین ہوسکتا اسواسطے کہ
وہ بندے کے لیے مثل مدت حیات کے ہے اور خدائے تعالیٰ کا کام ہے بندہ
نہ اُسکے تحمل کرنے کی قدرت رکھتا ہے نہ دفع کرنے کی طاقت اور رزق مضمون کے
طلب کرنے کی خود ضرورت نہین اسواسطے کہ ضروری رزق مضمون تھا اسکا
خدائے تعالیٰ آپ ہی ضامن ہوگیا ہے بلکہ رزق مضمون جن سببون سے
حاصل ہوتا ہے آدمی کو اُن اسباب کا بھی طلب کرنا لازم نہین اسواسطے کہ
خدائے تعالیٰ کو اختیار ہے کہ کسی سبب سے پہونچاوے یا بے سبب کے
پہونچاوے پھر بندہ کو طلب کرنے کی کیا ضرورت ہے سوا اسکے خدائے تعالیٰ
ضامن مطلق ہوا ہے کسی سبب اور کسب کی شرط نہین کی قطع نظر اسکے ہمیشہ
ایسی چیز کی طلب کیونکر ہوسکتی ہے جسکی جگہ معلوم نہین اسواسطے کہ

له اسواسطے کہ رزق مضمون
لکھا ہوا کسیکو نہ ملتا ہے
اور نہ پیش آنے والا ہے
کب ملتا ہے جو وہ طلب کرے
سے نہ سے طلب کرے
البتہ ظاہر اسباب مین جو ہمارے
ان اسباب مین
۱۲۶

معلوم نہین کہ کون سی چیز ہمارے رزق کا سبب ہی اور کیا چیز ہماری غذا ہی
اور یہ رزق طلب اور عدم طلب سے کم اور زیادہ نہین ہوتا کیونکہ لوح محفوظ مین
مقدار اور وقت سب لکھ دیا ہی اور خدائے تعالیٰ کا حکم نہین بدلتا اور اُسکی
قسمت مین بھی تغیر نہین ہوتی اور اسی سبب سے ہی کہ رسول خدا صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے جسوقت ایک فقیر کو روٹی کا ٹکڑا دیا تو فرمایا اسکو لے اگر
تو نہ آتا تو یہ تیرے پاس آتا اب اگر کوئی کہے کہ لوح محفوظ مین ہمارے لیے
عذاب اور ثواب لکھا گیا ہی پھر بھی ہمکو اسکا طلب کرنا ضروری ہی پس ہماری
طلب اور عدم طلب سے ثواب عذاب زیادہ ہوتا ہی یا نہین تو جواب یہ ہی
کہ ثواب کا طلب کرنا اسلیے ضروری ہی کہ خدائے تعالیٰ نے اُسکے طلب کرنے کو
واجب کر دیا ہی اور ترک کرنے سے عذاب کا وعدہ فرمایا ہی اور بے اُسکے
کہ ہم نیک عمل کرین ثواب کا ضامن نہین ہوا اور رزق اور ثواب غذاب مین
ایک تھوڑی بات کا فرق ہی وہ یہ ہی کہ عالمون نے کہا ہی کہ جو امر لوح محفوظ مین
لکھا ہی دو قسم پر ہی ایک مطلق بے کسی فعل کی شرط کے وہ تو رزق اور موت ہی
جیسا کہ خدائے تعالیٰ نے قرآن شریف مین بھی ان دونون چیزون کو غیر مشروط
اور مطلق بے کسی قید کے ذکر فرمایا ہی قولہ تعالیٰ وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْأَرْضِ
إِلَّا عَلَى اللَّهِ رِزْقُهَا یعنے کوئی حرکت کرنے والا زمین پر نہین مگر یہ کہ اُسکا رزق
خدا کے ذمے ہی اور فرمایا فَإِذَا جَاءَ أَجَلُهُمْ لَا يَسْتَأْخِرُونَ سَاعَةً وَلَا يَسْتَقْدِمُونَ
یعنے جسوقت اُنکی موت آویگی تو ایک ساعت آگے پیچھے نہوگی اور صاحب
شرع صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی کہ چار چیزون سے فراغت ہوگئی ہی ایک

ظاہر کی صورت سے جسکو خلق کہتے ہین دوسرے باطن کی خصلت سے
جسکو خُلق کہتے ہین تیسرے رزق چوتھے موت دوسری قسم بندے کے
فعل کے ساتھ مُتعلق ہی جو کہ ثواب عذاب ہی چنانچہ قرآن شریف مین بھی
خدائے تعالی نے اسکو بندے کے فعل کے ساتھ مشروط کرکے ذکر کیا ہی
وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْكِتٰبِ اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَكَفَّرْنَا عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَاَدْخَلْنٰهُمْ
جَنّٰتِ النَّعِيْمِ یعنی اگر کتاب والے ایمان لاوین اور تقوے کرین البتہ
ہم اُنکے گناہ بخش دین اور اُنکو بہشت مین داخل کرین اب یہان
یہ سوال ہوتا ہی کہ ہم رزق کے طالبون کو تونگر اور مالدار دیکھتے ہین
اور تارکون کو فقیر اور عاجز تو اسکا جواب یہ ہی کہ یہ قاعدہ کلیہ نہین کہ
کوئی طالب فقیر اور محروم نہو اور کوئی تارک مرزوق اور غنی نہو بلکہ یہ
اکثر یہ ہی اور یہ اسرار الٰہی مین سے ہی کہ کسیکو کیسا رکھا اور کسیکو کیسا
پھر اگر کوئی پوچھے کہ ہم جنگل بیابان مین چلے جاوین اور
سکونت گزین ہون یا نہین تو اُسکا جواب یہ ہی کہ اگر خدائے تعالی کے
فرمانے پر یقین کامل ہی تو چلا جاوے اور رہ پڑے نہین تو عوام کی طرح علائق
مین مشغول رہے اور مین نے امام ابو المعالی رح سے سُنا ہی کہ جو کوئی خدائے
تعالی کے ساتھ آدمیون کا سا معاملہ کرے خدائے تعالی بھی اُسکے ساتھ روزی کی

ذمہ داری مین آدمیون کا سا معاملہ کرتا ہی اور یہ بات بہت اچھی ہی سوچنے
والے کو اسمین بہت فائدے ہین اور یہ جو خدائے تعالی فرماتا ہی کہ وَتَزَوَّدُوا
فَاِنَّ خَیْرَ الزَّادِ التَّقْوٰی یعنے توشہ لو تحقیق اچھا توشہ تقوے ہی اس سے توشے کا
لینا ضروری معلوم ہوتا ہی تو اسکی تاویل مین دو قول ہین ایک یہ ہی کہ توشے سے
مراد آخرت کا توشہ ہی اسی واسطے اِنَّ خَیْرَ الزَّادِ التَّقْوٰی فرمایا ہی اور اِنَّ
شَرَّ الزَّادِ حُطَامُ الدُّنْیَا وَاِسْتِبْقَاؤُہَا نہین فرمایا دوسرے یہ کہ ایک قوم حج کے
راستے مین توشہ نہین لیجاتے تھے اور آدمیون سے مانگتے تھے اور تکلیف دیتے تھے
اسواسطے توشہ لینے کا حکم تنبیہاً فرمایا یعنے اپنے مال مین سے توشہ لینا لوگون کے
پاس سے مانگنے اور آخر بھروسا کرنے سے بہتر ہی اب اگر کوئی کہے کہ متوکل بھی تو سفر مین
توشہ سامان کرتے ہین تو اُسکا حال یہ ہی کہ متوکل اکثر سفرون مین توشہ لیتے ہین مگر اُنکا
دل متعلق بہ توشہ نہین ہوتا بلکہ تعلق دل اور اعتماد صرف خدا پر رہتا ہی علاوہ ازین
توشہ سے بیت کسی مسلمان کی امانت وغیرہ کی کر لیتے ہین خلاصہ یہ ہی کہ مطلب
توشہ کے لینے اور نہ لینے سے نہین بلکہ غرض دل سے ہی کہ دل سوائے وعدہ اور ضمانت
خدائے تعالی کے کسی طرف متعلق نہو اسواسطے کہ اکثر آدمی جو توشہ لیتے ہین اُنکا
دل خدا کی طرف رہتا ہی اور اکثر نہین لیتے اور اُنکا دل توشے سے متعلق ہوتا ہی
خدا کی طرف متوجہ نہین ہوتا علاوہ اسکے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور
اُنکے اصحاب اور پہلے بزرگون نے بھی توشہ ساتھ لیا ہی اور اس سے صاف
معلوم ہوتا ہی کہ حقیقت مین توشہ لینا مباح ہی حرام نہین بلکہ دل کا متعلق
ہونا توشے کے ساتھ اور توکل خدائے تعالی پر چھوڑ دینا حرام ہی اور آنحضرت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے توشہ لینے سے یہ نہ سمجھنا چاہیے کہ اُنکا دل کھانے
پینے کی طرف راغب تھا حاشا وکلا یہ بات ہرگز نہین ہوسکتی بلکہ اُنکا دل خدا کی
طرف تھا اور خدا ہی پر اُنکا توکل تھا وہ تو وہ ہین کہ سب دنیا اُنکے سامنے پیش کی
اور تمام روئے زمین کے خزانون کی کنجیان اُنکے پاس لائے اور اُنھون نے
قبول نہ کی لیکن توشہ نیت خیر کے سبب سے لے لیتے تھے نہ دل کی رغبت کے سبب سے اور
معتبر نیت ہی ظاہر کا اعتبار نہین رہی یہ بات کہ سفر مین توشہ لینا بہتر ہی یا نہ لینا
تو یہ حکم اختلاف حال کے سبب سے مختلف ہوجاتا ہی یعنی اگر مسافر متقد ہی اور
بیان کرنا چاہتا ہی کہ توشہ لینا مباح ہی یا خود کوئی نیک کام کی نیت کرنا چاہتا ہی
تو ایسے آدمی کو توشہ لینا بہتر ہی اور اگر تنہا اور خدا کے ساتھ قوی دل ہی اور جانتا ہی کہ
توشہ خدا کی عبادت سے مانع ہوگا تو ایسے آدمی کو توشے کا ترک کرنا بہتر ہی اسکو خوب
سمجھ لینا چاہیے اور اللہ توفیق دینے والا ہی دوسرا عارض انجام کار کا ڈر ہی اور اسکا
علاج یہ ہی کہ سب کامون کو خدائے تعالی کے سپرد کرنا چاہیے دو سبب سے ایک یہ کہ دل
اسوقت ساکن ہوجاوے اسواسطے کہ جب صلاح انجام کار مین معلوم نہین تو البتہ
دل پریشان رہیگا اور جسوقت کہ کام کو خدائے تعالی کے سپرد کردیا اور جان لیا کہ وہ خیر اور
صلاح کے سوا نہین فرماویگا تو اُسی وقت دل کا ڈر جاتا رہیگا اور ساکن ہوجاویگا اور اس
اور سکون دل کے واسطے بڑی نعمت اور غنیمت ہی ہمارے استاد مجلسون مین یہ بات بہت
فرماتے تھے کہ تدبیر کو اُسکے حوالے کر جسنے تجھے پیدا کیا ہی تجھکو آرام ملیگا دوسرا سبب یہ ہی کہ
آیندہ کو خیر اور صلاح حاصل ہوجاتی ہی اسواسطے کہ انجام کا حال معلوم نہین ہی تو بہت ایسا ہوگا کہ شر
خیر کی صورت مین معلوم ہو اور نقصان نفع کی صورت مین اور زہر شہد کی صورت مین ملی اور چونکہ آدمی کو

انجام کا ہم کو معلوم نہین ہی پس اگر کسی کام کو نیک سمجھ کر پورا کرنا چاہیگا
تو تعجب نہین کہ جلد کسی ایسی بلا مین مبتلا ہوجاوے کہ جسکا حال معلوم نہو
چنانچہ بیان کرتے ہین کہ ایک عابد نے خدائے تعالی سے دعا چاہی کہ
مین ابلیس کو دیکھون اُس سے کہا گیا کہ خدائے تعالی سے انجام کی بھلائی
طلب کر مگر اسپر کچھ خیال نہ کیا اور وہی مانگا خدائے تعالی نے شیطان کو
اُسکے سامنے کیا عابد نے ارادہ کیا کہ اُسکو مارے شیطان نے کہا کہ اگر تیری
عمر سو برس کی نہوتی تو مین تجکو مار ڈالتا عابد اُسکے فریب مین آگیا اور خیال کیا
کہ میری عمر ابھی بہت ہی تھوڑے دنون کچھ اور واہیات کرلون پھر توبہ کرونگا
اس خیال سے فسق مین مشغول ہوا اور عبادت کرنی چھوڑ دی اور ہمیشہ کو
خرابی مین پڑا اس حکایت سے یہ معلوم ہوتا ہی کہ اپنے سوال اور مطلوب پر
اصرار کرنا نہ چاہیے لیکن اگر کسی کام کو خدائے تعالی کے سپرد کردے اور
کہدے کہ جسمین میرے واسطے بہتری ہو وہ کر تو بہتری کے سوا کچھ نہوگا انشاء اللہ تعالی

اب معنی تفویض کے اور اُسکا حکم سننا چاہیے اور یہ بیان
دو مطلبون سے حاصل ہووے ایک تفویض کا موقع دوسرے تفویض کے
معنی اور حد یعنی تعریف اور ضد پس موقع تفویض تو یہ ہی کہ سب مطلب
تین قسم پر ہین ایک وہ مطلب ہی کہ یقینًا معلوم ہی کہ اُسکے کرنے سے
شر اور فساد ہوگا جیسا کفر اور بدعت اور گناہ کے سبب سے دوزخ کی آگ
اور عذاب کا وعدہ ہی پس ایسی مراد تو ہرگز قابل طلب نہین ہی اسمین
تفویض کہان ہوسکتی ہی دوسرا مطلب وہ ہی کہ یقینی معلوم ہی کہ اُسکے

کرنے مین بہتری ہوگی جیسا فرض اور سنت کے ادا کرنے سے بہشت اور
ایمان حاصل ہوگا ایسی مراد کو البتہ مانگنا درست ہی مگر اسمین بھی تفویض کی
حاجت نہین اسواسطے کہ اسمین کسی طرح کا ڈر نہین ہی کیونکہ یہ بالکلیہ خیر
وصلاح ہی تیسرا وہ مطلب ہی کہ جسمین یقینی صلاح اور فساد کی خبر نہین
جیسے نوافل اور مباحات تو یہ قسم البتہ تفویض کی جگہ ہی اور بندے کے لیے
جائز نہین کہ ایسی مراد کو خواہ نخواہ طلب کرے بلکہ خیر اور صلاح کے ساتھ
شرط کرکے مانگے اگر اپنے ارادے کو خدا کی مشیت سے مشروط کریگا تو اسکو
تفویض کہینگے اور اگر شرط مشیت نہوگی اور یقینی سمجھ کر مانگیگا تو یہ بُری طمع ہی
اور ممنوع غرض یہ کہ تفویض کی جگہ وہ ہی مطلب ہی کہ اسمین خطرہ ہو یعنے جسکی
صلاح وفساد کا یقینی حال نہ معلوم ہو اور تفویض کے معنی ہمارے شیخ نے
بیان کیے ہین کہ تفویض یہ ہی کہ جس چیز مین خطر ہو اسکو مدبر حقیقی دانائے
مصلحت خلق پر چھوڑنا اور ہمارے نزدیک تفویض یہ ہی کہ خدائے تعالی سے
اُس چیز کی بہتری چاہے جسمین خطر سے بخوف نہون اور تفویض کی ضد طمع ہی
اور طمع دو طرح پر ہی ایک رجا کے معنون مین اسکے یہ معنی ہین کہ ایسی چیز کا
مانگنا جسمین کچھ خطر نہو یا خطر والی چیز کو مشیت کے ساتھ مشروط کرکے مانگنا
اور یہ قسم طمع کی بہتر ہی جیسا ابراہیم صلوات اللہ علی نبینا وعلیہ نے فرمایا وَالَّذِیْ
اَطْمَعُ اَنْ یَّغْفِرَ لِیْ خَطِیْٓئَتِیْ یَوْمَ الدِّیْنِ یعنی وہ خدا کہ مین طمع رکھتا ہون
اُس سے کہ میری خطا قیامت مین بخشدے دوسری طمع مذموم ہی جسکے حق مین
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی کہ طمع سے بچو کہ وہ سردست فقیری ہی

اور ہمارے مرشد نے کہا ہی کہ طمع مذموم دو چیزین ہین ایک دل کا ساکن ہونا
ایسے نفع سے جسمین شک ہو دوسرے خواہ مخواہ ایسی چیز کو مانگنا جسمین
خطر ہو اور یہ طلب تفویض کے مقابل ہی اور تفویض کی تدبیر یعنے وہ امر جس سے
آدمی اپنے کام کو خدا پر سونپ دے یہ ہی کہ انجام کار کا خطر یاد کرے کہ اُس سے
مجکو خرابی بھی آسکتی ہی اور بڑا علاج اسکا یہ ہی کہ اپنی عاجزی یاد کیا کرے کہ
خطرون مین مبتلا ہونے سے مین کس طرح بچ سکتا ہون یہ دونون باتین
اس بات پر پہنچا دینگی کہ بندہ سب کام خدا کے سپرد کر دیوے اور کسی کام کو
سوائے شر خیر اور صلاح کے طلب نہ کرے اب اُس خطر کو جاننا چاہیے
کہ جسکے سبب سے کامون مین تفویض ضروری ہی اُسکی تفصیل یہ ہی کہ خطر
دو طرح کے ہین ایک شک کا خطر کہ دیکھیے یہ چیز ہوگا یا نہوا اور اس کام تک
پہونچین یا نہ پہونچین پس ایسی صورت مین شرط مشیت ایزدی کی حاجت
ہوتی ہی دوسرے فساد کا خطر کہ یقینی نہین معلوم کہ اُسمین بندے کے لیے
بہتری ہی یا فساد ایسی صورت مین البتہ تفویض کرنے کی حاجت ہوتی ہی اور
خطر کے بیان مین عالمون کی عبارت مختلف ہی بعضون نے کہا ہی کہ خطر
اُس کام مین ہی کہ جسکے بغیر نجات ممکن ہو اور کسی گناہ کا جمع ہونا اُسکے ساتھ
ممکن ہو پس ایمان اور سنت اور استقامت اس تعریف کی رو سے فعل خطر
نہین اسواسطے کہ بے سنت اور ایمان کے نجات ممکن نہین اور استقامت کے
ساتھ کوئی گناہ شامل نہین ہوسکتا جب ان چیزون مین خطر نہ ٹھہرا تو انکا طلب کرنا بالجزم قطع
اور تفویض کے جائز ہی ہمارے مرشد نے کہا ہی کہ فعل مین خطر کے یہ معنی ہین کہ کسی فعل مین

کوئی ایسی چیز پیش آوے کہ اُس چیز مین مشغول ہونا فعل مذکور کے کرنے سے بہتر ہو اور ایسا اتفاق مباحات اور سُنن اور فرائض مین سب مین ہوگا مثلاً کسیکو نماز کا وقت تنگ ہوگیا اور اُسنے اُسکے ادا کرنے کا ارادہ کیا اس حالت مین کسیکو سانپ ڈوبتے یا جلتے ہوے دیکھا اس طرح کہ اُسکو بچا سکتا ہے تو بچانا آگ یا پانی سے نماز کے ادا کرنے سے بہتر ہے پس اس تعریف کی رو سے معلوم ہوا کہ نفاون اور مباحات اور بہت سے فرائض کو بھی طلب کرنا یقین کے ساتھ جائز نہین ہے مگر یہان یہ شبہہ ہوتا ہے کہ کیونکر ہوسکتا ہے کہ خدا ے تعالی بندون پر کسی چیز کو فرض کرے اور اُسکے چھوڑ دینے مین عذاب کا وعدہ فرماوے اور اُسکے کرنے مین بندے کی بہتری نہو اُسکے جواب مین ہمارے مرشد رح نے فرمایا ہے کہ جب خدا ے تعالی بندے کو کسی چیز کا حکم فرماتا ہے تو قطع نظر عوارض سے اُسمین اُسکی بہتری ضرور ہوتی ہے اور کسی فرض چیز کو بندے پر ایسا مشکل نہین کرتا کہ اُس سے اُسکو مضر نہوا لا اُس صورت مین کہ بندے کی بہتری اُسمین ہووے اور بعض اوقات خدا ے تعالے کوئی ایسا سبب پیدا کر دیتا ہے کہ اُسکی جہت سے ایک فرض کو ترک کرکے دوسرے فرض اولی تر مین مشغول ہونا پڑتا ہے پس ایسی صورت مین بندہ معذور بھی ہوگا اور ثواب بھی پاویگا مگر مستحق ثواب اول فرض کے ترک کرنے سے نہوگا بلکہ دوسرے فرض اولی تر کے کرنے سے ہوگا امام ابوالقاسم قشیری رح سے مین نے سنا ہے کہ اس مسئلے مین فرماتے تھے کہ نماز روزہ جو بندے پر خدا ے تعالی نے فرض کیا ہے بیشک اُسمین اُسکی بہتری ہے اور اسی لیے

ان چیزون کا یقین کے ساتھ طلب کرنا درست ہی اور ہماری راے مین
بھی یہی ہی اب مباحات اور نوافل ہی باقی رہے انکو خوب سمجھ لینا چاہیے
کہ یہ باریک باتین ہین پس اگر کوئی شخص اس دار محنت مین سب کامون کو
خدا کے سپرد کردے تو ظن غالب یہی ہی کہ اُسکے ساتھ وہی معاملہ کیا جاوے
جسمین اُسکی بہتری ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ جس کام کو خداے تعالی کے سپرد
کیا ہی اُسمین بہتری کے سوا کچھ اَور ہو ہی نہین سکتا یعنی قطعاً بہتری ہوگی
لیکن اس سے یہ نہ سمجھنا چاہیے کہ جو معاملہ افضل ہی وہ اُسکے ساتھ کرنا خدا پر
واجب ہی کیونکہ واجب ہونا کسی چیز کا خداے تعالی جل شانہ پر محال ہی کسی
بندہ کے واسطے اُسپر کوئی چیز واجب نہین اور ہوسکتا ہی کہ بندے کے ساتھ اصلح
کام کرے اور افضل کام نہ کرے مثلاً رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اُنکے
سب اصحابؓ کو تمام رات ایک سفر مین آفتاب کے نکلنے تک سولائے رکھا
یہانتک کہ صبح کی نماز قضا ہوگئی حالانکہ نماز سونے سے افضل تھی اور اکثر
بندے کو تونگری اور نعمت دیتا ہی اگرچہ اُسکے لیے فقیری بہتر ہی اور بچون اور
عورتون کے ساتھ مشغول کرتا ہی حالانکہ عبادت کے لیے الگ رہنا بہتر ہی
غرض کہ وہ اپنے بندون کے حال کو زیادہ جانتا ہی اور اُسکی
مثال یہ ہی کہ کوئی طبیب حاذق ناصح بیمار کو جو کا پانی پینے کو

(۱) یہ کامل خبر خزانہ ۱۲

بیان عوارض کی گمراہی کا

فصل چوتھی

فرماوے اگرچہ اس سے شربت عمدہ ہی مگر مریض کے لیے مصلحت جَو کے پانی مین ہی
غرض یہی ہی کہ بندہ ہلاک ہونے سے بچ جاوے یہ غرض نہین کہ بندہ شرف پاکر
ہلاک ہوجاوے اب جاننا چاہیے کہ ہمارے علماء کے نزدیک یہ ہی کہ جو شخص
اپنا کام خدا کو سپرد کردے اگر اُسکے بعد وہ اُس کام مین کوئی عمدہ شے اپنے
واسطے پسند کرے کہ خدا میرے لیے یہ کردے تو تفویض مین نقصان نہین ہوتا
اسواسطے کہ پسند کرنے سے یہ غرض ہی کہ اُسکی بہتری تو دونون شقون مین یعنی
مفضول اور افضل مین ہی مگر وہ خدائے تعالیٰ سے افضل کی طلب کرتا ہی جیسا کہ
کوئی مریض طبیب کو کہے کہ میری دوا شربت سے کر جَو کے پانی سے مت کر
کہ میرے واسطے دونون مین شفا ہی تو ایسی بات کیون نہین کرتے کہ مجکو فضل
اور بہتری دونون حاصل ہون اسی طرح بندے کو جائز ہی کہ خدائے تعالیٰ سے کہے
کہ میری بہتری افضل شق سے کردے تاکہ مجکو فضل و صلاح دونون حاصل
ہوجاوین لیکن یہ تمنا اس شرط سے جائز ہی کہ اگر خدائے تعالیٰ اسکی صلاح
غیر افضل سے کرے تو اسپر بھی راضی رہے اب رہا یہ کہ بندے کو کس سبب سے
افضل کا اختیار کرنا درست ہی اور صلاح کا اختیار درست نہین تو اُسکا جواب
یہ ہی کہ ان دونون مین یہ فرق ہی کہ بندہ افضل اور مفضول کو تو جان لیتا ہی مگر
صلاح و فساد کو نہین جانتا اور یہ جو جملہ ہی کہ افضل کا طلب کرنا جائز ہی اسکے
یہ معنی ہین کہ بندہ خدائے تعالیٰ سے پہلے آرزو کرے کہ میری صلاح افضل مین
کردے یہ نہین کہ بندے کو کسی امر مین ان امور سے حکومت ہی خدائے تعالیٰ پر
اسکو خوب سمجھنا چاہیے کیونکہ یہ بڑے باریک علمون اور اسرارون مین سے ہی

اگر حاجت اطلاع کی نہوتی تو مین ذکر بھی نہ کرتا اسواسطے کہ مکاشفہ مین یہ امر جاملتا ہی اور اللہ توفیق دینے والا ہی تنبیہ اعارض قضا ہی اور اُسکے اقسام کا نازل ہونا پس بندے کو لازم ہی کہ قضاے الٰہی پر راضی ہو دو وجہ سے اول یہ کہ عبادت کے لیے دل فارغ ہو جائے اسواسطے کہ اگر قضاے الٰہی پر راضی نہوگا تو دل ہمیشہ غمگین رہیگا اور تمام عمر اس غم مین گذر جاویگی کہ یہ بات کیون ہوئی اور یہ کیون نہوئی اور کسواسطے یہ امر ہوتا ہی اور وہ کیون نہین ہوتا **شعر**

جو علم غیب نہین ہی سواے عالم غیب ✦ ہلاک جان نہ کر آج فکر فردا مین ✦ تو دل

انھین باتون مین مشغول ہوگا عبادت کیونکر کر سکیگا کیونکہ ایک سے زیادہ دوسرا دل نہین ہی اور اُسی ایک مین تردات بھر رکھے ہین پس عبادت کی جگہ اور آخرت کی فکر کی جگہ کہان رہی دوسرے یہ کہ قضا پر راضی نہونے سے بڑا ڈر ہی چنانچہ روایت کرتے ہین کہ ایک پیغمبر صلوات اللہ علی نبینا وعلیہ پر کچھ رنج پہونچا اُنھون نے خداے تعالیٰ سے اُسکی شکایت کی وحی آئی کہ مجکو خدائی سکھلاتے ہو جو مجھ سے شکایت کرتے ہو مین برائی اور شکایت والون مین سے نہین ہون تمھارا کام علم غیب مین ایسا ہی ہونا تھا پھر میرے حکم پر کیون نہین راضی ہوتے کیا یہ چاہتے ہو کہ تمھارے سبب سے دنیا کو لوٹا دون یا لوح محفوظ بدل ڈالون تاکہ تمھارا چاہا ہوا اور میرے چاہنے کے موافق نہو اور جو تمکو اچھا اور بہتر معلوم ہو وہ ہوا کرے اور جسکو مین اچھا جانون وہ نہووے اپنی عزت کی قسم ہی کہ اگر دوبارہ ایسا خیال تمھارے دل مین گذرا تو پیغمبری کا لباس اوتار کر دوزخ مین ڈال دونگا اور مجھے کچھ پروا نہین پس ذرا سوچنے کا مقام ہی اور اس بڑی سیاست اور ہولناک تہدید کو

ایک نظر دیکھنا چاہیے کہ جب نبیون اور بزرگون کے ساتھ مین یہ حال ہو تو اورون کے ساتھ شکایت کے وقت کیا حال ہوگا اب رضا بقضا کے معنی اور اُسکی حقیقت اور حکم کو جاننا چاہیے کہ ہمارے علماء رح نے فرمایا ہی کہ رضا بقضا کے معنی غصّے کا چھوڑنا ہی اور غصے کے یہ معنی ہین کہ خدا ے تعالی کے حکم سوا کو بہتر جانے بے اسکے کہ اپنی صلاح اور فساد کو اُسمین یقینی جان لے مگر یہان یہ اعتراض ہوتا ہی کہ شر اور گناہ خدا کے حکم سے ہی پھر بندہ شر اور گناہ پر کیونکر راضی ہوا سکا جواب یہ ہی کہ جو کہ ضرور ہی قضا کے ساتھ ہو اور شر کی قضا یعنی حکم الٰہی شر نہین ہی بلکہ شر وہ چیز ہی جو حکم سے ہوئی ہی پس رضا بقضا شر نہوئی اور اس امر کو خوب سمجھانے کے لیے ہمارے بزرگون رح نے فرمایا ہی کہ جس چیز کے ہونے کے لیے حکم الٰہی ہوتا ہی وہ چار طرح پر ہی نعمت اور سختی اور خیر اور شر نعمت مین ضروری ہی کہ حکم کرنے والے اور حکم اور جس چیز کے لیے حکم کیا ہی سب پر راضی ہووے اور اسپر شکر کرنا واجب ہی اسواسطے کہ وہ نعمت ہی اور سختی مین بھی راضی ہونا حاکم اور حکم اور ماموربہ سے ضروری ہی اور اُسپر صبر کرنا شدت ہونے کی جہت سے واجب ہی اور خیر مین راضی ہونا حاکم اور حکم اور ماموربہ پر ضروری ہی اور اسمین یاد رکھنا احسان کا ضرور ہی اسواسطے کہ وہ چیز بہتر تھی اور اُسکے کرنے کی توفیق دی اور شر کی صورت مین بھی راضی ہونا ضروری ہی حاکم اور حکم اور ماموربہ پر اسلیے کہ وہ حکم ہوئی ہی اور راضی ہونا اس غرض سے نہین کہ وہ شر ہی اور اُسمین پناہ مانگنی اور توبہ اور استغفار ضروری ہی اب جاننا چاہیے کہ راضی بقضا کو زیادتی کی طلب کرنی جائز ہی بشرطیکہ خیر اور صلاح کے نہ برخلاف یقین اور حکم کے پس اگر بشرط خیر اور صلاح زیادہ مانگیگا تو رضا کے مقام سے نہین نکلیگا بلکہ یہ عین رضا کی

وبس ہی اسواسطے کہ جس شخص کو کوئی چیز ابھی معلوم ہو اور اُسپر راضی بھی ہو تو بیشک اُسکو زیادہ طلب کریگا چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے جب دودھ آتا تو فرماتے کہ یارب ہمکو اسمین برکت دے اور اُس سے زیادہ عنایت فرما اور دودھ کے سوا اور چیزون مین فرماتے کہ ہمکو اس سے بہتر کوئی چیز عنایت فرما دونون جگہ مین کوئی چیز حکم سے راضی ہونے پر دلیل نہین ہی باقی رہی یہ بات کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مشیت ایزدی اور شرط خیر اور صلاح کی روایت نہین کی گئی تو اُسکا حال اس طرح پر ہی کہ سب کام دل سے علاقہ رکھتے ہین اور زبان صرف دل کی بات کے بیان کے لیے ہی جب کوئی کام دل مین حاصل ہوا تو بیان ظاہری کا کچھ اعتبار نہین اُسکو خوب سمجھ لو اور اللہ توفیق دینے والا ہے **چوتھا عارض** سختیون اور مصیبتون کے بیان مین اور چونکہ ان چیزون کا تدارک صبر سے ہوتا ہی اسلیے بندے کو ایسے موانع مین دو غرض سے صبر کی ضرورت ہی پہلی غرض یہ کہ صبر کرنے سے عبادت کریگا اسواسطے کہ سب عبادتون کا بنا ے کار صبر اور تحمل مشقت پر ہی جو کوئی صابر نہوگا تو حقیقت مین اُس سے کوئی عبادت نہوسکیگی کیونکہ جو کوئی خدا ے تعالے کی عبادت کا ارادہ کرے اور اُسکے لیے سب طرح سے فارغ ہو اُسکو چار طرح کی مصیبتین اور سختیین پیش آوینگی اور ہر یک مین حاجت صبر کی ہی اوّل یہ کہ کوئی ایسی عبادت نہین کہ جسمین مشقت نہو اسواسطے کہ بجز مخالفت نفس کے جو کہ خوہشون کا مانع ہی

فصل چوتھی بیان عوارض کی گھاٹی کا

عبادت نہین ہوسکتی اور نفس کی مخالفت کرنے اور اُسپر صبر کرنا آدمی پر سخت
کامون سے سخت ہی اور اسی جہت سے بندے کے لیے عبادت پر بہت سے
ثواب اور ترغیبین واقع ہین دوسرے یہ کہ جب بندہ کوئی چیز مشقت سے
کرے اُسکو احتیاط کرنی ضرور ہی تاکہ وہ خراب نہوجائے اور عمل کی حفاظت پر
صبر کرنا عمل پر صبر کرنے سے سخت ہی تیسرے یہ کہ دنیا محنت کا گھر ہی جو کوئی دنیا
مین ہوگا اُسکو بلاؤن اور مصیبتون اور سختیون سے کچھ چارہ نہین ہی اور یہ
سختیان بہت قسمون کی ہونگی مثلاً مصیبت اہل واقارب اور برادر اور یارون
کی کہ اُنکے مرنے یا جدے ہونے کے سبب ہو اور مصیبت نفس کی جیسے انواع
مرض اور درد مین مبتلا ہونا اور مصیبت آبرو کی مثلاً لوگ بُرا کہین اور
خوار سمجھین اور غیبت کرین اور تہمت لگاوین اور مصیبت مال کی کہ اُسکے نقصان
ہونے اور جاتے رہنے سے ہو اور ان مصیبتون مین سے ہر ایک کا
ایک نیا عذاب ہی اور بندہ ہر ایک پر صبر کرنے کا محتاج ہی اگر صبر نہ کرے یا
کہ فریاد اور واویلا کرے تو عبادت سے رہ جائیگا چوتھے یہ کہ طالب آخرت کے
واسطے بلا اور محنت بہت ہوتی ہی جو شخص خدا سے نزدیک زیادہ ہوگا اُسکے
واسطے دنیا کی مصیبتین زیادہ ہونگی اور بلائین بھی سخت ہونگی چنانچہ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی کہ سب سے سخت بلائین پیغمبرون پر ہین
اسکے بعد اولیاء پر اُسکے پیچھے شہیدون پر اُسکے بعد جو اُنکے پیچھے ہو غرض جو
کوئی ارادہ خیر کا کرے اور آخرت کے راستے پر چلنے کو سب چیزون سے علیحدہ
ہو اُسکو مخالفتین پیش آوینگی اگر اُنپر صبر نہ کیا اور اُنکی طرف التفات کی تو راہ سے

الگ ہوجاویگا اور عبادت سے محروم رہیگا فضیل عیاض رح سے روایت
کرتے ہین کہ انھون نے فرمایا ہی جو کوئی آخرت کی راہ مین قدم رکھنا چاہے
تو چاہیے طرح کی موت کو اختیار کرے مرگ سپید[1] اور مرگ سیاہ اور مرگ سرخ اور مرگ
سبز موت سفید بھوک ہی اور موت سیاہ یہ ہی کہ لوگ بُرا کہین اور موت سُرخ
شیطان کی مخالفت کرنی اور موت سبز یہ کہ ہر طرح کی بلائین پیش آوین دوسری
غرض جسکے سبب سے صبر کرنا ضروری ہی یہ ہی کہ سب بھلائیان دنیا و آخرت کی
صبر ہی مین رکھی ہین مثلاً ایک یہ ہی کہ مصیبتون سے نجات کا حاصل ہونا جیسا
کہ خدائے تعالے نے فرمایا ہی وَمَنْ يَتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا وَّيَرْزُقْهُ
مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ[2] یعنی جو کوئی صبر کے ساتھ پرہیزگاری اختیار
کرے خدائے تعالیٰ اُسکو مصیبتون سے باہر کردیگا اور ایک یہ ہی کہ دشمنون پر
غالب آنا چنانچہ خدائے تعالیٰ نے فرمایا فَاصْبِرْ اِنَّ الْعَاقِبَةَ لِلْمُتَّقِيْنَ[3]
یعنے صبر کر کیونکہ عاقبت متقیون کے واسطے ہی اور ایک مطلب حاصل کرنا جیسا
کہ خدائے تعالیٰ نے فرمایا ہی وَتَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ الْحُسْنٰى عَلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ
بِمَا صَبَرُوْا[4] یعنے تیرے پروردگار کا وعدہ[5] بنی اسرائیل کے لیے پورا ہوا اُنکے صبر کے
سبب سے اور ایک امامت اور پیشوائی ہی جیسا کہ فرمایا ہی وَجَعَلْنٰهُمْ
اَئِمَّةً يَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا لَمَّا صَبَرُوْا[6] چونکہ اُنھون نے صبر[7] کیا اسواسطے ہمنے
اُنکو خلق کا امام بنایا کہ ہدایت کرین خلق کو ہمارے حکم کی اور ایک حمد و ثنا ہی
اِنَّا وَجَدْنٰهُ صَابِرًا نِعْمَ الْعَبْدُ اِنَّهٗٓ اَوَّابٌ[8] یعنی ہمنے ایوب کو صابر
پایا ایوب نیک بندہ[9] ہی ہماری طرف پھرنے والا اور ایک بشارت ہی

[1] یعنی صبر کیا اور دین کی باتین سیکھین اور عمل نیک کیے اُس صبر کے سبب سے خلق کے پیشوا ہوے کہ اورون کو بھی ہدایت کرین جب آدمی کسی

ہین ایک یہ کہ سختی مین اپنے آپ کو عاجز جانے یعنے یہ سمجھے کہ پس یہ مصیبت اب ٹل نہین سکتی اور مجھکو کوئی بچاؤ کی صورت نہین اور دوسرے یہ کہ

چنانچہ فرمایا ہی وَبَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ الَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ یعنی خوشخبری دے اُن لوگون کو جب کہ آپہونچی ہی اُنپر مصیبت کہتے ہین وہ بیشک ہم واسطے اللہ کے ہین اور اُسی کی طرف لوٹنے والے ہین اور ایک خدا ے تعالی کی طرف سے دوستی جیسے فرمایا اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الصّٰبِرِيْنَ یعنی خدا ے تعالی صبر کرنے والون کو دوست رکھتا ہی اور ایک بہشت مین بڑے درجے حاصل ہونے جیسا کہ فرمایا ہی اُولٰٓئِكَ يُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوْا اُنکو جزا دیجاویگی اونچے مکان اسواسطے کہ اُنھون نے صبر کیا اور ایک بزرگی جیسے کہ فرمایا سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ یعنے سلامتی تمپر ہو اس سبب سے کہ تمنے صبر کیا اور ایک ثواب بے انتہا ہونا جیسا کہ فرمایا اِنَّمَا يُوَفَّى الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ یعنے دیا جاویگا صبر کرنے والون کو بدلا بے حساب یہان سے خدا ے تعالی کی عظمت اور غنا کو سمجھنا چاہیے کہ ایک ساعت کے صبر پر بندے کو کتنی بھلائیان دنیا اور آخرت کی عنایت فرماتا ہی پس جب یہ معلوم ہوا کہ دنیا اور آخرت کی بھلائی صبر ہی پر ہی تو لازم ہی کہ اس خصلت کو عمدہ جانے اور اُسکے حاصل کرنے مین بہت کوشش کرے اللہ اپنی عنایت سے توفیق دینے والا ہی اب صبر کی حقیقت اور اُسکا حکم سنو کہ لغت مین صبر کے معنی قید کے ہین یعنے روکنا اللہ تعالی فرماتا ہی وَاصْبِرْ نَفْسَكَ اے اجس نفسک یعنی روک تو اپنے نفس کو اور مراد اس جگہ روکنا نفس کو جزع سے یعنی فریاد وزاری کرنے سے اور ہمارے علما رح کے فرمانے کے موافق جزع کے یہ معنی ہین کہ سختی مین اپنی عاجزی کا خیال کرے اور بعضون نے کہا ہی کہ جزع کے معنی یہ ہین کہ سختی سے چھوٹنے کا

ارادہ خواہ مخواہ کرنا پس صبر کے معنی اس ارادے کا چھوڑ دینا ہی اور صبر کرنے کی تدبیر یہ ہی کہ یون خیال کرے کہ تقدیر کی سختی کسی کے واویلا کرنے سے کم وزیادہ اور پس وپیش نہین ہوسکتی پھر فریاد کرنے سے کیا فائدہ اور سب سے زیادہ بڑھ کر علاج یہ ہی کہ خدا ے تعالی کے ثواب کو جو سختی کے مقابلے مین وعدہ کیا ہی یاد کرے اب سالک کو لازم ہی کہ ان چارون عوارض کو دور کرکے اس سخت گھاٹی کو قطع کرے نہین تو یہ عوارض مقصود تک نہ پہونچنے دینگے بلکہ عبادت کا خیال بھی دل مین نہ آنے دینگے اسواسطے کہ ہر ایک مین ایک نیا ہی شغل ہی اور ان چارون مین سخت اور دشوار رزق کا کام اور اسکی تدبیر ہی کیونکہ یہ ایسی بلا ہی کہ تمام خلقت کو رنج مین ڈال رکھا ہی اور اُنکے دلون کو مشغول اور عمرون کو ضائع کر رکھا ہی اور وہی باعث اُنکی سب برائیون کا ہی کہ خدا ے تعالی کی خدمت اور اسکی درگاہ سے باز رکھ کر دنیا کے کام اور مخلوقات کی چاکری مین مصروف کیا ہی یہان تک کہ وے بیچارے اسی کی بدولت دنیا مین غفلت اور ظلم اور رنج اور ذلت کے ساتھ عمر بسر لے گئے اور آخرت مین نادم اور مفلس رہے اور حساب اور عذاب اُنکے سامنے آیا **شعر** عمر گرانمایہ درین صرف شد ٭ تا چہ خورم صیف وچہ پوشم شتا ٭ ای شکم خیرہ بنانے بساز ٭ تا نکنی پشت بخدمت دوتا ٭ غور کی جاہی کہ کتنی آیتین رزق کے باب مین خدا ے تعالی نے نازل کین اور کتنی جگہ اُسکا وعدہ فرمایا اور ضامن ہوا اور قسم کھائی اور انبیاء اور علماء ہمیشہ لوگون کو یہی نصیحت کرتے رہے ہین کہ رزق کے

اب مین خدا پر توکل کرنا چاہیے لیکن باوجود ان سب امور کے لوگ اس سے
باز نہین آتے اور خدائے تعالےٰ کے وعدے پر دل کو مطمئن نہین کرتے
اسکا سبب یہ ہو کہ خدائے تعالیٰ کی صنعتون اور اُسکے کلام پاک اور اُسکے
رسول پاک کے کلام مین فکر نہین کرتے بلکہ شیطان اور جاہلون کے
کہنے پر دھیان کرتے ہین یہانتک کہ شیطان نے اُنپر غلبہ پالیا ہو اور
جاہلون کی عادتین اور رسمین اُنکے دلون مین جگہ پکڑ گئی ہین کہ اُنکے دل
ضعیف ہو گئے اور یقین سُست ہو گئے اور جو لوگ کہ صاحبان بصیرت و
مردان مجاہدہ ہین جسوقت اُنھون نے آسمانی سببون اور طریقون کو دریافت
کیا تو زمین کے اسباب پر کچھ التفات نہ کیا اور اللہ ہی کے ہو رہے اور شیطان نے
وسوسہ اور خلقت اور نفس کی طرف توجہ نہ کی اور اگر شیطان یا نفس یا آدمی نے
اُنکو وسوسہ کیا بھی تو اُسکے دفع کرنے اور مخالفت مین بمشقت تمام مصروف
ہوے اور اُسکا نتیجہ یہ ہوا کہ شیطان تو اُنسے ناامید ہوا اور خلقت نے
اُنسے منہ پھیر لیا اور نفس فرمانبردار ہو گیا اور خود اُنکا حال مستقیم ہو گیا
چنانچہ حضرت ابراہیم ادہم رح نے ارادہ کیا کہ بے سامان اور بغیر کسی
ساتھی کے جنگل مین جاؤن شیطان نے اُنکو بھکایا کہ یہ جنگل بڑا اُجاڑ ہو
اور تیرے ساتھ کھانے پینے کا سامان نہین تباہ ہو جاویگا ابراہیم نے
نفس پر عزم کیا کہ اس جنگل مین بے سامان ہی جاؤنگا اور ہر میل پر
نیچے دو رکعت نماز ادا کرونگا اور جیسا ارادہ کیا ویسا ہی کیا اور بارہ
برس تک اس جنگل مین رہے یہان تک کہ بیان کرتے ہین کہ ہارون رشید نے

جس برس حج کیا تھا اُس سفر مین ابراہیم کو دیکھا کہ ایک میل پر نماز ادا کرتے ہین
پاس آکر کہا کہ اے ابا اسحاق کیا حال ہی ابراہیم نے یہ قطعہ پڑھا قطعہ بگاڑا دین کو
اپنے کہین دنیا ہی بنجائے ۔ نہ کچھ دین ہی رہا باقی نہ دنیا کے مزے پائے ۔ عجب
نعمت ملی اُسکو کہ جو رب کا بنے عاشق ۔ اور اُسکی ہی توقع پر یہ دنیا اُس سے چھٹ جائے
ایک صالح نے اپنا حال بیان کیا کہ مین ایک جنگل مین تھا شیطان نے میرے جی مین
وسوسہ ڈالا تو اکیلا اور بے توشہ ہی اور یہ جنگل مہلک ہی نہ کہین اسمین آبادی
نہ کوئی اسمین آدمی ہی مین نے اپنے نفس پر قصد کیا کہ جنگل کو اسی طرح جاؤنگا
اور رستہ چھوڑ دونگا تاکہ خدائے تعالیٰ کے سوا مجکو کوئی نہ دیکھے اور نہ کوئی چیز دیوے
اور مین کچھ نہ کھاؤنگا جب تک میرے مُنہ مین گھی اور شہد نہ ڈالینگے یہ ارادہ کرکے
بے راہ ہوکر چل دیا مین چلا جاتا تھا کہ ایک قافلہ کو دیکھا رستہ بھولے ہوئے ہین
مین زمین پر لیٹ گیا اس خیال سے کہ وہ قافلہ مجکو نہ دیکھے مگر خدائے تعالیٰ نے
اُنکو مجھ تک پہونچادیا یہان تک کہ اُنھون نے مجکو دیکھ لیا مین نے آنکھین بند
کرلین اُنھون نے میرے پاس آکر کہا کہ یہ بیچارہ رستہ بھولا ہوا ہی بھوک پیاس کے
سبب سے بیہوش ہوگیا شہد اور گھی لاکر اُسکے مُنہ مین ڈالو جب شہد اور گھی لاکر
میرے مُنہ مین ڈالنا چاہا تو مین نے دانت بند کرلیے اُنھون نے چھری منگائی
تاکہ میرا مُنہ کھولین اسپر مجھے ہنسی آگئی اُنھون نے کہا کہ تو دیوانہ ہی مین نے کہا
کہ نہین الحمد للہ کہ ہوشیار ہون اور کچھ اپنا قصہ اُنسے بیان کیا اور ہمارے
بزرگون مین سے کسی نے کہا ہی کہ طالب علمی کے دنون مین ایک مسجد مین ٹھہرا
مگر مین اگلے بزرگون کی طرح سے تنہا اور بے توشہ تھا شیطان نے مجکو وسوسہ ڈالا

۱۵۵ معراج السالکین

اور فضلی سے جلد کرے
اور زیب نفس اور مکر
شیطان سے قریب پہنچانے
اور اکثر جنگل اور ویرانہ
مین پاس نہ ہو۔

اور کہا کہ یہ مسجد لوگون سے دور ہی یہان سے اُٹھ اور ایسی مسجد مین ٹھہر جو آبادی کے بیچ مین ہو تاکہ لوگ دیکھ کر تیرے کھانے پینے کی خبر لین مین نے کہا کہ خدا کی قسم مین اس جگہ کے سوا کہین نہین سوؤنگا اور حلوائے بادام کے سوا کچھ نہ کھاؤنگا اس طرح کہ لقمہ لقمہ کوئی میرے مُنہ مین دیوے عشا کی نماز ادا کر کے مین نے مسجد کا دروازہ بند کر لیا جب تھوڑی رات گذری تو کسی نے دروازے پر دستک دی مین نے کچھ جواب نہ دیا جب بہت کھٹ کھٹایا تو مین نے دروازہ کھولا دیکھا تو ایک بڑھیا ہی اُسکے ایک ہاتھ مین طباق ہی اور ایک ہاتھ مین چراغ اور اُسکے ساتھ مین ایک لڑکا ہی حلوے کا طباق میرے سامنے رکھ کر کہا کہ یہ بادام کا حلوا مین نے اپنے لڑکے کے لیے تیار کیا تھا جسوقت اُسنے کھانے کا ارادہ کیا تو ہمارے درمیان کچھ تکرار ہوئی یہان تک کہ اُسنے قسم کھائی کہ مین یہ حلوا نہ کھاؤنگا مگر کسی مسافر کے ساتھ وہ بڑھیا ایک لقمہ میرے منہ مین دیتی تھی اور ایک اپنے لڑکے کے مُنہ مین پس جب کوئی صالحون کی ان باتون پر خیال کرے کہ نفس کے ساتھ کس طرح مجاہدہ کیا اور شیطان سے کس طرح مخالفت کی تو اُسکو تین فائدے حاصل ہون ایک یہ کہ معلوم ہو جاوے کہ جتنا رزق تقدیر مین لکھا گیا ہی ہرگز فوت نہوگا دوسرے یہ کہ رزق کے باب مین توکل کرنا بڑا کام ہی اسواسطے کہ شیطان کو رزق مین بڑے وسوسے ہین یہان تک کہ ایسے بزرگون کو اس سے چھٹی نہین ہوئی اور باوجود اتنی ریاضتون اور مجاہدون کے شیطان انسے ناامید نہین ہوا اور اُسکے دفع کرنے کے لیے اُنکو ان جھگڑون تک نوبت پہونچی یاد رہے کہ اگر کوئی ستر برس تک نفس اور شیطان کے ساتھ مجاہدہ کرے

تو بھی اُنسے بیخوف[1] نہین ہوسکتا اسواسطے کہ جب فرصت پائینگے اُسکو مبتدی کی طرح سے وسوسے ڈالینگے بلکہ ایسے غافل کی طرح سے کہ اُسنے کبھی عبادت نہین کی ہو اور اگر کسی طرح پر اُسپر غالب آجائین تو اُسکو اس طرح فضیحت اور ہلاک کرین جیسا مغرور اور غافل کو کرتے ہین تیسرے یہ کہ اُسکو معلوم ہوجاوے کہ بے کوشش اور مجاہدہ کے کام تمام نہین ہوتا اسواسطے کہ بزرگان سلف رح بھی اسی گوشت اور پوست اور خون اور تن اور روح سے بنے ہوے تھے بلکہ ہماری نسبت تن مین بہت ضعیف اور ہڈیون[2] مین پتلے تھے مگر اُنکو دین کے کام مین علم کی قوت اور نور یقین اور ہمت بہت بڑی تھی یہانتک کہ ایسے ایسے مجاہدے کیے اور ان مقامون مین جیسا چاہیے ویسا قیام کیا پس ہمکو بھی اپنے نفس کا خیال چاہیے اور اس درد کی اسی طرح دوا کرنی ضروری ہے تاکہ چھٹی ہوجاوے تنبیہ اُن نکتون کے بیان مین جو عوارض سے متعلق ہین یعنی توکل اور تفویض اور رضا اور صبر ان چارون چیزون مین کچھ باریک باتین لکھتا ہون خوب ہوشیار ہوکر سنو اور اُنپر عمل کرو اللہ اپنے فضل سے توفیق دینے والا ہے پس توکل کے باب مین چار باریک باتین ہین اول[1] یہ کہ بندہ اس بات کو سمجھے کہ خدائے تعالی نے میرے رزق کا اقرار کیا ہے اور اپنی کتاب مین اُسکا ضامن[2] ہوا ہے اگر مثلاً کوئی بادشاہ دنیا کا کسی سے وعدہ کرے کہ مین آج کی رات تجکو مہمان رکھونگا یا افطار کراؤنگا تو اُس شخص کو یقین ہوگا کہ بادشاہ سچا ہے جھوٹ نہین کہتا ہے اپنا وعدہ خلاف نہین کریگا یا مثلاً کوئی بازاری یا جہودی یا نصرانی یا مجوسی یا اور کوئی وعدہ ضیافت کا کرے تو اُسکے وعدے پر اعتماد ہوجاویگا اور اُسکے کہنے پر دل کو قرار ہوگا اور اُس رات کو کھانے کا فکر نکریگا پھر کیا سبب ہے کہ بندہ خدائے تعالی کے وعدے پر اعتماد نہین کرتا اور

[1] بیخوف ہوسکتا ہے
[2] ہڈیون مین پتلے تھے
[1] اول یہ ہے
[2] ضامن ہوا ہے

اُسکے فرمانے پر دل کو ثابت نہین رکھتا اور اُسکی قسم کو مضبوط نہین سمجھتا بلکہ رزق کے
پہونچنے مین پریشان خاطر رہتا ہی یہ کیسی فضیحت اور مصیبت ہی علاوہ ازین رزق کے باب
مین شک کرنے سے ایمان مین خلل پڑتا ہی اسی سبب سے خدائے تعالیٰ نے فرمایا ہی
وَعَلَى اللّٰهِ فَتَوَكَّلُوْا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ خدا پر توکل کرو اگر تم ایمان والے ہو دوسرا
نکتہ یہ ہی کہ یون سمجھے کہ رزق ازل سے تقسیم کر دیا ہی اور خدائے تعالیٰ کی تقسیم بدل نہین سکتی
پھر بندوبست اور طلب سے سوائے دنیا کی خواری ذلت کے اور آخرت کے نقصان اور
شدت کے کیا فائدہ ہی شعر گر تو نتانی بیابد بر درت ور تو بستانی دہد در دسرت ہان اسی
سبب سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی کہ ہر سر دانہ اور خرما کی گٹھلی پر لکھا ہوا ہی
کہ یہ فلان ابن فلان کے لیے ہی پس حریص کو زحمت کے سوا حرص کرنے سے کچھ فائدہ نہین
ہمارے مرشد کا قول ہی کہ جس دانہ کو تقدیر مین لکھدیا ہی کہ فلانے کے دانت اسکو چبائینگے
اُسکو دوسرے کے دانت نہین چبا سکتے تو بندے کو چاہیے کہ اپنا رزق بیٹھکر عزت سے کھاوے
اور بے فائدہ ذلت نہ اُٹھاوے کہ دین و دنیا کا نقصان ہی اور واقع مین یہ بات بڑے
کام کی ہی تیسرا نکتہ یہ ہی کہ اُنھین کا ارشاد ہی کہ مجکو توکل کرنے مین جس چیز نے نفع دیا ہی
وہ یہ ہی کہ مین نے اپنے دل مین کہا کہ رزق زندگی کے کام کا ہی مردے کے کس کام مین آویگا
اور زندگی بندے کی خدائے تعالیٰ کے خزانے اور اُسکے اختیار مین ہی خواہ رزق دیوے
یا نہ دیوے پس میری سعی کرنے سے کیا حاصل ہی یہ نکتہ بھی تحقیق والون کے لیے
بہت لطیف اور کافی ہی چوتھا نکتہ یہ کہ ہمنے پہلے بیان کیا ہی کہ خدائے تعالیٰ بندے کے
رزق کا ضامن ہو گیا ہی اور یہ رزق مضمون بندے کی غذا اور اُسکے قوام کا سبب ہی
خواہ کھانے پینے کے باعث ہو یا بغیر کھانے کے حاصل ہو اسپر کچھ التفات نہین اسواسطے کہ

خدا سے تعالے اُسکو بیشک اتنی روزی دیگا کہ جسکے سبب سے عبادت
کر سکے اور غرض بھی رزق سے اتنی ہی ہی اور خدا سے تعالی کو قدرت ہی اگر
چاہے بندے کے اصل کھانے پینے کے سبب سے قائم رکھے چاہے مٹی اور خاک
سے قائم رکھے یا تسبیح اور تہلیل کے ساتھ مثل فرشتون کے قائم رکھے ہو سکتا ہی کہ
بغیر ان سب باتون کے قائم رکھے اور غرض بندے کی عبادت کے واسطے قوام اور
قوت ہی کھانا پینا مطلوب نہین اسی سبب سے زاہدون کو ایسے ایسے سیر و سفر
طویل کی قوت ہوتی ہی اور دنون اور راتون کو کچھ کھایا پیا نہین یہان تک کہ بعضون
نے دس دن تک کچھ نہین کھایا ہی اور بعضون نے ریت کھا کر عبادت کی ہی چنانچہ سفیان
ثوری رح سے روایت کرتے ہین کہ مکے کے راستے مین اُنکے پاس خرچ ہو لیا پندرہ
دن تک ریت کھائی اور ابو معاویہ کہتے ہین کہ مین نے ابراہیم ادہم کو دیکھا
اُنھون نے بتیس دن تک مٹی کھائی مین کہتا ہون کہ اس بات سے تعجب مت کرو
کیونکہ خدا سے تعالے قادر ہی جو چاہے سو کرے دیکھو تو بہتیرے بیمار مہینے بھر تک
نہین کھاتے اور زندہ رہتے ہین حالانکہ بیمار آدمی صحیح سے بہت ضعیف ہوتا ہی
اور جو لوگ بھوک سے مرجاتے ہین اُسکا سبب یہ ہی کہ اُنکی عمر تمام ہو جاتی ہی جیسے
کوئی بہت کھانے سے مرجاتا ہی ابو سعید خراز کہتے ہین کہ میرا حال خدا سے
تعالی کے ساتھ یہ تھا کہ مجکو تین دن کے بعد کھانا ملتا تھا اتفاقاً ایک دن مین

ایک جنگل مین تھا کہ تین دن گذر گئے اور کھانا نملا کمزور ہوکر ایک جگہ بیٹھ رہا غیب سے
مین نے آواز سنی کہ کوئی کہتا ہی کہ اے ابو سعید کیا چاہتا ہی غذا یا طاقت مین نے سوچا
کہ غذا طاقت ہی کے لیے ہوتی ہی جب طاقت عنایت ہوتی ہی تو غذا لیکر کیا کرونگا
مین نے کہا کہ طاقت چاہتا ہون اُسی وقت اُٹھ کر چلدیا بارہ دن تک اور نہ کھانا
کھایا اور مجھ مین کچھ سستی نہ تھی غرض یہ کہ جب بندہ متوکل دیکھے کہ خدائے تعالیٰ نے
اسباب رزق اُس سے روک لیے ہین تو یقین کرلیوے کہ خدائے تعالیٰ کی یہ مرضی ہی کہ
بے سبب طاقت دیوے جیسے فرشتون کو دیتا ہی اور چاہیے کہ اس بات سے تنگ نہو اور
بہت شکر کرے کیونکہ جو اصل غرض تھی وہ عنایت کردی اور بکھیڑا اور بیچ کا قصہ دور
کردیا اور عادت کے طور سے اُس سے دفع کیے اور اُسکے لیے اپنی قدرت کا طریقہ ظاہر
کیا اور اُسکا حال فرشتون کا سا کیا اور ایسی بزرگی اُسکو عطا فرماکر جانورون اور
عام لوگون سے ممتاز فرمایا اسکو خوب غور کرو کہ یہ بڑی اصل ہی اور اسمین بڑا نفع ہی سو چند
جو کچھ مین نے توکل کے بیان مین لکھا ہی بہت ہی تھوڑا ہی پھر بھی اس کتاب کی
لیاقت سے بیان زائد ہوگیا ہی اسواسطے کہ عبادت کے کام مین بڑا کام توکل ہی بلکہ
دین و دنیا کے کام کا مدار اسی پر ہی پس جس کسیکو عبادت کرنے کی ہمت ہو اُسکو چاہیے
کہ توکل پر اپنا تکیہ کرے اور اُسکا حق ادا کرے نہین تو ہرگز مطلب تک
نہ پہونچیگا کیونکہ اُسکے بغیر کوئی چارہ نہین ہی شعر عبادت مین ترقی جز توکل کے نہین ممکن

توکل نردبان ہی یعنے اس بام عبادت کا ۱۰ اور تفویض کے باب مین دو
اصل ہین پہلی اصل یہ ہی کہ معاملات مین مختار اُنھین کو کیا کرتے ہین
جو ظاہر و باطن اور حال و مآل کی چیزون سے اُس معاملے مین واقف ہون
نہین تو یہ ڈر ہی کہ انجام کار کچھ خرابی نہو جائے مثلاً اگر ایک اشرفی کسی گنوار کو
دو کہ اسکو پرکھ دے تو اسمین یہ خوف ہی کہ اگر وہ کھوٹی کو اچھی بتلا دیگا اور اُسکے
کہنے کا اعتبار کیا جاویگا تو نقصان ہوگا لیکن اگر کسی صراف کو دو تو البتہ بتلا دیگا
کیونکہ وہ پرکھنا جانتا ہی اور ایسا علم کہ سب کاسون کو جمیع وجوہ سے محیط ہو
سوائے خدائے تعالیٰ کے کسیکو نہین پس کوئی شخص مستحق نہین ہی کہ کسی کام مین مختار ہو
حکایت کرتے ہین کہ ایک صالح کو خدائے تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ مانگ جو مانگیگا
وہی پاویگا عرض کیا کہ خداوندا تو سب چیز کا عالم ہی اور مین سب چیز سے جاہل
ہون مین کیا جانون کہ مجکو کیا چیز مانگنی چاہیے میرے لیے جو مناسب ہو تو
وہ ہی عنایت فرما **شعر** این بندہ چہ داند کہ چہ باید خواست ✦ دانندہ تویی
ہر انچہ بتر آن دہ ✦ دوسری اصل یہ ہی کہ اگر کوئی آدمی تجکو کہے کہ مین تیرے سب
کاسون کی تدبیر کرونگا اور جیسا چاہیے ویسا ہی اُسکے ساتھ محنت کرونگا سب
کام مجکو حوالے کر دے اور جا تو اپنے ضروری کام مین مصروف ہو اور وہ شخص
تیرے نزدیک سب سے زیادہ عالم اور مشفق اور راست گو ہی تو تو اسکے قول کا اعتبار
کریگا اور اُسکے کہنے کو بڑی نعمت سمجھیگا اور سب کام اُسکے سپرد کریگا اور ہر حال مین
اُسکا شکر ادا کریگا اور اگر وہ کوئی کام تیرے نفس کے مخالف کریگا تو تو اسکو برا نہ جانیگا
بلکہ کہیگا کہ وہ میرے حال سے مجھسے زیادہ واقف ہی میرے واسطے اسمین کوئی فائدہ

۱۶۱

ضرور ہوگا جو اُسنے میرے واسطے اختیار کیا ہی پھر کیا سبب ہی کہ تو اپنے کام کو
خدائے تعالی کے سپرد نہین کرتا حال آنکہ وہ آسمان اور زمینون کی تدبیر
کرنے والا ہی اور سب عالمون سے زیادہ عالم ہی اور سب سے زیادہ قدرت والا
ہی اور سب سے مہربان ہی تاکہ وہ اپنے کمال تدبیر سے جو تیرے حق مین مفید ہو
اُسکو اختیار کرے اور اگر کوئی ایسی چیز ہو کہ اُسکی حکمت تجکو نہ معلوم ہو تو بیسبب
راضی رہ کہ تیرے واسطے خیر اور صلاح ہی ع انچہ از دوست میرسد نیکوست ۱۲
اور راضی ہونا قضا پر اسمین بھی ایسی دو اصل کافی ہین کہ اُنسے اور زیادہ نہین
پہلی اصل یہ ہی کہ بندہ یہ معلوم کرے کہ رضا مین فائدہ حال اور مآل کا ہی حال کا
فائدہ یہ کہ دل کا فارغ ہونا اور بے فائدہ کے غم سے بچنا جیسا پیغمبر صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے ابن مسعود رض کو فرمایا کہ اپنا غم کم کر کیونکہ جو تقدیر کا لکھا ہی پہونچیگا
اور جو تیرا رزق نہین ہی وہ تیرے پاس نہ آویگا شعر کارساز ما بفکر کار ما ۱۲
فکر ما در کار ما آزار ما + اور مآل کا فائدہ یہ ہی کہ ثواب خدائے تعالی کا اور اُسکی
رضامندی ہی جیسا کہ فرمایا خدائے تعالی نے رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ
وَرَضُوا عَنْهُ یعنے خدا اُنسے راضی ہوا اور وہ خدا سے راضی ہوے
دوسری اصل یہ ہی کہ نافرمانی اور غصہ مین یعنی اگر رضا بقضا نہو تو اسمین خوف
نقصان عظیم اور کفر اور نفاق کا ہی اس آیت شریف کے معنی مین تامل کرو کہ
فرماتا ہی فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتّٰى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ
ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا
ترجمہ قسم ہی تیرے رب کی کہ وہ مومن نہونگے جب تک فیصلہ نہ چاہین اُن باتون مین

جو جھگڑا پڑا ہوا تھا اُسمین پھر نہ پاوین اپنے دلون مین تنگی اُس سے جو تو نے
فیصلہ کر دیا اور مان لین بخوبی مان لینا پس دیکھو کہ قسم کے ساتھ ایمان کی نفی
فرمائی ہی اُن لوگون سے جو کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم پر راضی
نہ تھے پس جو خدائے تعالی کے حکم پر راضی نہو گا اُسکا کیا حال ہوگا اور
ایک حدیث قدسی مین ہی کہ خدائے تعالی فرماتا ہی جو کوئی میرے حکم سے
راضی نہو اور میری بلا پر صبر نہ کرے اور میری نعمتون پر شکر نہ کرے
اُسکو کہدو کہ وہ میرے سوا اور خدا ڈھونڈھ لے یعنے چونکہ یہ ہمارے
حکم سے راضی نہین ہی تو یہ نہ چاہتا ہوگا کہ مین اسکا پروردگار رہون
پس چاہیے کہ دوسرا خدا اختیار کرے جسکے ساتھ راضی ہو یہ انتہا درجہ کی
تہدید اور وعید ہی اور اسی حدیث شریف کا ترجمہ کسی شاعر نے کیا ہی
رباعی بجز رضا بقضاے خدا نمی شاید ۔ بغیر صبر بوقت بلا نمی شاید ۔
از انکہ رفت قلم سر مکش وگرنہ بیا ۔ برون رواز خط او گر ترا نمی شاید ۔
اور صبر کا حال یہ ہی کہ وہ ایک دوا ایک دوا تلخ ہی کہ اُسکا پینا طبیعت کو
نہین بھاتا اور ایسا شربت ہی کہ نفس پر نہایت ناگوار ہی مگر مبارک ہی
کیونکہ سب نفعون کا کھینچنے والا ہی اور سب ضرورتون کا دور کرنے والا
پس جو دوا ایسی ہو عقلمند کو چاہیے کہ اُسکے پینے کے لیے نفس پر
جبر کرے اور اُسکی تلخی پر صبر کرے کیونکہ ایک ساعت کی تلخی کے سبب سے
ایک برس بلکہ زیادہ کا آرام حاصل ہوگا اب صبر کے منافع سننا چاہیے
کہ صبر چار طرح پر ہی عبادت مین صبر کرنا اور گناہون سے صبر کرنا اور

دنیا کی زیادتی سے صبر کرنا اور مختون اور مصیبتون پر صبر کرنا پس جو کوئی
صبر کی تلخی پر ان چار جگہہ مین تحمل کریگا تو اُسکو بہت عبادت اور استقامت
حاصل ہوگی اور عاقبت مین بہت ثواب ملیگا اور گناہون مین گرفتار
ہونے سے محفوظ رہیگا اور اُسکی بلاؤن سے دنیا مین اور عذاب سے
آخرت مین نجات پاویگا اور جو ضرر کہ صبر کرنے سے دفع ہوتے ہین وہ
یہ ہین کہ دنیا مین واویلا کرنے اور اُسکی سختیون سے بچ جاتے ہین
اور آخرت مین اُسکے عذاب سے نجات پاتے ہین پس جو کوئی صبر کرنے سے
عاجز ہوا اور واویلا کرے تو اُسکے سب نفع جاتے رہینگے اور سب ضرر اُسکو
لاحق ہونگے اسواسطے کہ جو کوئی مشقت طاعت پر صبر نہ کریگا تو اُس سے
کس طرح طاعت ہوگی اور جو عبادت کی حفاظت کرنے مین صبر نہ کریگا
اُسکے سبب طاعت کم ہوجاویگی اور جو عبادت کی ہمیشگی پر صبر نہ کریگا بزرگ
اور بلند مرتبہ کو نہ پہونچیگا اور اُسکو استقامت کا درجہ حاصل نہوگا اور جو
گناہ سے نہ بچیگا وہ گناہ مین گرفتار ہوگا اور جو فضول دنیا سے صبر کریگا
وہ اُسکے حاصل کرنے مین مصروف ہوگا اور جو کوئی مصیبت پر صبر نہ کریگا
اُسکو صبر کا ثواب نہ ملیگا غرض اُسکو دو مصیبتین ہونگی ایک تو صبر کے
ثواب کا فوت ہوجانا دوسرے اس چیز کا نہ ملنا اور کہتے ہین کہ صبر کے

ثواب سے محروم ہونا مصیبت سے زیادہ سخت ہی فائدہ مترجم کہتا ہی
کہ حدیث شریف مین آیا ہی کہ مَنْ لَا صَبْرَ لَہٗ لَا اِیْمَانَ لَہٗ یعنے جسکو صبر نہو
اُسکو ایمان نہین پس اس سے زیادہ اور کونسا ضرر بے صبری کا خیال مین
آتا ہی کہ اس سے تو اصل ایمان ہی ہاتھ سے جاتا ہی نعوذ باللہ منہا حضرت
امیرالمومنین علی رضؓ نے ایک آدمی کی تعزیت کی اور فرمایا دیکھو تقدیر مین تھا
وہ ہوا اگر صبر کریگا تو ثواب ملیگا اور اگر فریاد کریگا تو وہی ہوگا جو تقدیر مین
اور عذاب ہوگا اب اس تقریر کا حال سن لینا چاہیے کہ علائق کا قطع
کرنا اور اُن چیزون کا چھوڑنا جنسے دل بیگانگی ہوگئی ہی اور خدائے تعالیٰ پر
توکل کی جہت سے اپنی عادت کو چھوڑ دینا اور کاموں کی تدبیر ترک کرکے
خدائے تعالیٰ کو سپرد کرنا اور احکام الٰہی پر راضی ہونا اور بلاؤن پر صبر کرنا
اور نفس کو نافرمانی سے روکنا بڑا سخت علاج اور دشوار کام اور بھاری
بوجھ ہی لیکن راستہ سیدھا ہی اور اُسکا انجام محمود ہی مثلاً اگر کسی شخص کے
باپ نے جو کہ مہربان اور غنی ہی آنکھون کے درد کے سبب اپنے عزیز بیٹے کو
غذا کھانے سے منع کیا اور سخت مزاج معالج کو سپرد کیا اور حجام کے پاس
حجامت یعنے خون نکلوانے کو لے گیا تو ان باتون کا سبب کیا بخل جانیگے
نہین نہین حقیقت مین یہ بخل ہرگز نہین کیونکہ جب وہ غیرون کے ساتھ
سلوک کرتا ہی اور اورون کو لیتا دیتا ہی اپنے پیارے بیٹے سے کیون بخل
کریگا لیکن جب اُسنے معلوم کیا کہ اس تھوڑے سے رنج مین اُسکا بہت
نفع اور بہتری ہوتی ہی اس سبب سے اُسکے ساتھ یہ معاملہ کیا غرض یہ کہ

فصل چوتھی

جس وقت خدائے تعالی بندے کو سختی مین مبتلا کرے تو یقین کرلے کہ وہ اُسکے استحان کا محتاج نہین بلکہ وہ مشفق اور رحیم ہی ان سختیون مین جو مبتلا کیا ہی تو بندے کی بہتری کے لیے مبتلا کیا ہی جو اُسکو معلوم نہین ہی اور جس وقت کہ خدائے تعالی اسکو ایک روٹی یا ایک روپیہ نہ دیوے تو یقین جان لے کہ وہ ہر ایک چیز دے سکتا ہی بندے کا حال اُسکو خوب معلوم ہی وہ ہر شے کا مالک اور اُسکے پہونچانے کی قدرت رکھتا ہی کسی طرح سے عاجز اور بخیل نہین ہی حقیقت مین جو اُسنے روکا ہی تو کوئی خیر و صلاح بندے کی ہوگی اسی سبب سے انبیا اور اولیا اور اصفیا کو بلا زیادہ پہونچتی ہی چنانچہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی کہ جب کسی قوم کو خدائے تعالی دوست بناتا ہی تو انکو بلا مین مبتلا کر دیتا ہی پس جب کہ کسیکو یہ معلوم ہو کہ خدائے تعالی نے دنیا کو مجھسے باز رکھا ہی اور سختیون مین مبتلا کیا ہی تو جان لے کہ اُسکے پاس میری عزت حاصل ہوگئی ہی کیونکہ جو اپنے دوستون کے ساتھ معاملہ کیا ہی وہی میرے ساتھ کرنا چاہتا ہی حاصل یہ کہ جب سالک نے جان لیا کہ خدائے تعالی رزق کا ضامن ہوگیا ہی تو اُسپر توکل کرے اور سب تعلق چھوڑ دے اسواسطے کہ یہ علاقے کچھ مفید نہین رزق کا پہونچانے والا وہ خود موجود ہی اور کامون کی تدبیرون کو بھی چھوڑ دے اور خدائے تعالی مدبر آسمانون اور زمینون کے سپرد کرے اور اسی طرح سے اُسکے حکم پر راضی ہووے اور مصیبت کے وقت صبر کرے اگر عبادت کرنے کی ہمت ہی جب یہ سب باتین عمل مین لاوے تو پھر چارون عوارض اپنے نفس سے دور کر دیوے اور

متوکلون اور صابرون اور مفوضون اور راضیون مین داخل اور شامل ہوا اور
دنیا مین راحت اور آرام ملا اور آخرت مین ثواب حاصل ہوا اور دین و دنیا کی
بھلائی ملی اور عبادت کا راستہ مستقیم ہوگیا اور اس گھاٹی کو جو کہ سخت اور دشوار ہی
قطع کر چکا اور اللہ توفیق دینے والا ہی ولاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم

فصل پانچوین بواعث کی گھاٹی کا بیان

جسوقت سالک کا راستہ سیدھا ہوگیا اور موانع اٹھ گئے اور عوارض دور ہوگئے
تو بغیر خوف اور رجا کے عبادت کا راستہ میسر نہین ہوسکتا خوف کا ہونا
دو چیزون کے سبب سے واجب ہی اول یہ کہ خوف کے سبب سے گناہون سے
بچیگا اسواسطے کہ نفس ہر وقت گناہون پر اصرار کرتا ہی اور برائیون اور فتنون کی
طرف رغبت دلاتا ہی اور اسکا باز نہ آنا خوف کے سوا نہین ہوسکتا یعنے ہمیشہ
اسکو تازیانے خوف کے لگاتا رہے خواہ قولاً ہو یا فعلاً یا فکراً جیسا یعنے
بزرگون کے حال مین بیان کرتے ہین کہ انکے نفس نے گناہ کرنے کی خواہش کی
وہ باہر چلے گئے اور بدن سے کپڑا نکال کر گرم ریت مین پڑے اور کہا کہ اے
نفس رات کے مردار اور دن کے بیکار اسکا مزا چکھ اور سمجھ کہ دوزخ کی آگ
اس سے نہایت سخت ہی دوسرا سبب خوف کا یہ ہی کہ طاعت اور عبادت مین
عجب نہ کرے کیونکہ عجب سے ہلاک ہوجاتا ہی پس آدمی کو چاہیے کہ ہمیشہ اپنے
نفس کی مذمت اور عیب کیا کرے جیسا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
روایت کرتے ہین کہ آپ نے فرمایا کہ اگر مجھکو اور میرے بھائی عیسی کو پرستش
کرین ان دو کے حال سے اور اشارہ اپنی دونون انگلیون کی طرف کیا تو سمجھ

یا عذاب ہو کہ کسی پر نہوا اور حسن بصری رح سے روایت کرتے ہین وہ
فرماتے تھے کیونکر کوئی بیخوف ہوجاوے اسواسطے کہ احتمال ہی کہ کوئی گناہ اسنے
کیا ہوا ور اسکے سبب سے توبہ کا دروازہ بند ہوگیا ہوا ور اسکو معلوم نہوا اور
وہ بے فائدہ عمل کرتا ہوا اور رنج اٹھاتا ہوا بن سماک رح اپنے نفس پر غصہ ہوتے
اور کہتے کہ اے نفس تو باتین زاہدون کی سی کرتا ہی اور عمل منافقون کے سے
اور اسپر بہشت کی طمع رکھتا ہی یہ نہین ہوسکتا بہشت اورون کے لیے ہی اور
اُنکے عمل بھی تیرے عملون کے سوا ہین پس اگر کوئی شخص اس طرح کی باتین اپنے
نفس سے کہتا رہے اور مکرر اور سہ کرر کیا کرے تو اسکا نفس طاعت مین
عیب نہ کرے اور گناہ مین گرفتار نہوا ور رجا کے ضروری ہونے کے بھی دو سبب ہین
پہلا یہ سبب ہی کہ عبادت کا باعث ہوا سواسطے کہ نفس کو عبادت کرنی دشوار ہی
اور شیطان عبادت کرنے کو مانع ہی اور ہوائے نفس اسکے خلاف پر بلاتی ہی
اور جس ثواب کا وعدہ ہوا ہی وہ آنکھ سے غائب ہی اور اس ثواب کے ملنے کا
وقت بندے کے گمان مین بہت دور ہی پس جب کہ حال اس طرح پر ہو تو نفس کو
عبادت کے لیے ہرگز حرکت نہوگی اور نفس اسکی رغبت ہرگز نہین کریگا
جب تک کہ اسکے واسطے ان موانع کی برابر کوئی چیز نہو بلکہ اُنسے بھی زیادہ ہو

اور ایسی چیز سوائے توقع خدائے تعالیٰ کی رحمت کے اور رجا حسن ثواب کے
اور کوئی نہین اور ہمارے مرشد رح نے فرمایا ہی کہ چار چیزون سے چار فائدے
ہین غم سے کھانا چھوٹ جاتا ہی اور خوف الٰہی گناہ سے باز رکھتا ہی اور رجا
عبادت کو تقویت ہوتی ہی اور موت کا یاد کرنا دنیا کے فضول سے بچاتا ہی دوسرا
سبب یہ ہی کہ سختیون اور مشقتون کا تحمل کرنا آسان ہو جاوے اسواسطے کہ
جو کوئی اپنے مطلوب کی قدر جانتا ہی اسکے واسطے جو کچھ خرچ ہو بآسانی کرتا ہی
اور جس کسیکو کوئی شی خوش معلوم ہو اسکے واسطے سب سختیون کی برداشت
کر سکتا ہی اور اسکی راہ مین جو کچھ پیش آوے اسکا خوف نہین کرتا اور جو
شخص کسیکو محبوب ہوتا ہی اسکے لیے محنت بھی اسکو مرغوب ہوتی ہی اور اسمین
مزا ملتا ہی مثلاً شہد کے مشتاق کو شہد کی شیرینی کے سبب سے نیش کا
خیال نہین آتا اور مزدور دو درم کے لالچ مین سیڑھی کے چڑھنے اترنے پر
خیال نہین کرتا اور بھاری بوجھ گرمی کے بڑے بڑے دنون مین اٹھاتا ہی
اور اسی طرح کسان غلے کے لالچ سے جاڑے اور گرمیون کی سختیون کی برداشت
کرتا ہی اسی طرح سے اے عزیز جو عابد لوگ کہ خدائے تعالیٰ کے وعدے مثل
بہشت اور طرح طرح کی نعمتین حورین اور محل اور کھانے اور شراب یاد کرتے ہین
اوپر سب رنج اور سختیان عبادت مین آسان ہو جاتی ہین اور جو مشقتین کہ دنیا کی
لذت جاتے رہنے سے پہونچتی ہین سب کو برداشت کرتے ہین چنانچہ
بیان کرتے ہین کہ ثوری رح کے ساتھیون نے اسکو کہا کہ آپ اگر اتنے مجاہدہ
اور مشقتون سے کچھ کم کر دین تو بھی امید ہی کہ اپنے مطلب کو پہونچ جائین سفیان نے

فصل پانچوین ۔۔۔

ثواب کو اتنا ارشاد کیا ہی کہ اسسے صبر نہین ہو سکتا اور عذاب مین
اتنا فرمایا ہی اور اُسپر صبر ممکن نہین ہی پس لازم ہی کہ ان دونون باتون کو
ضروری جانے تاکہ عبادت سے مراد حاصل ہو اور محنت اور مشقت برداشت کرنا
آسان ہو جاوے اب رجا اور خوف کی حقیقت اور اُن دونون کا حکم
جاننا چاہیے خوف اور رجا ہمارے علمارح کے نزدیک خواطر مین سے ہین
یعنے آدمی کی اختیاری چیزون مین سے نہین اور بندے کے اختیار مین
خوف و رجا کے مقدمات ہین اور خوف کی تعریف مین بیان کرتے ہین کہ
کسی تکلیف کے خیال سے بندے کے دل مین لرزہ پیدا ہوا اور خوف کے
مقدمات یعنی جن باتون کے بعد خوف ہوتا ہی چار ہین پہلے گذرے ہوے
گناہون کا اور بہت سے وعیدارون کا یاد کرنا کہ کل قیامت کو ہر ایک
اپنا اپنا حق طلب کریگا دوسرے سختی عذاب خدا ے تعالی کا یاد کرنا
جسکی طاقت بندے کو نہین تیسرے اپنے نفس کی کمزوری کو یاد کرنا
اُسکے تحمل کرنے سے چوتھے خدا ے تعالی کی قدرت اپنے اوپر خیال کرنی
کہ جسوقت اور جس طرح چاہے وہ بندے پر قادر ہی اور رجا کے معنی دل کا
خوش ہونا خدا کے فضل کے پہچاننے سے اور آرام پانا دل کا بسبب فراخی

بیان بواعث کی گھٹائی کا

رحمت خدائے تعالیٰ کے یہ بھی خواطر مین سے ہی اور بندے کے اختیار مین نہین
اور ایک اور رجا ہی جو بندے کے اختیار مین ہی وہ خدائے تعالیٰ کے
فضل اور رحمت واسعہ کا یاد کرنا مگر یہان اول ہی معنی مراد ہین اور رجا کی
ضد نا امیدی ہی اور نومیدی کے معنی فضل و رحمت خدائے تعالیٰ کے
جاتے رہنے کا خیال کرنا اور اُنسے اپنے دل کو قطع کرنا اور یہ محض گناہ ہی
اور رجا کے مقدمات بھی چار ہین پہلے اُن نعمتون کا یاد کرنا جو اول ہی دل
بغیر کسی حق اور شفیع کے عنایت فرمائی ہین دوسرے اُن ثوابون اور
کرامت بزرگ کا یاد کرنا جنکا وعدہ کیا ہی تیسرے ذکر اس امر کا کہ بے کسی
حق اور سوال کے کتنی دین اور دنیا کی نعمتین خدائے تعالیٰ نے عطا
فرمائی ہین چوتھے یہ کہ کشادگی رحمت خدائے تعالیٰ کی اور بڑھ جانا
رحمت کا غضب پر یاد کرے جیسا کہ فرمایا ہی سبقت رحمتی علی غضبی
یعنے بڑھ گئی میری رحمت میرے غصے پر جب ان دونون طرح پر ان
ذکرون کو ہمیشہ یاد کریگا تو خوف اور رجا حاصل ہو جاویگا اور اللہ مالک کے
توفیق دینے پر جب یہ معلوم ہو چکا تو مرد طالب کو چاہیے کہ اس کمائی کو بڑی احتیاط سے قطع کرے
کہ یہ نازک اور خوفناک اور مہلک ہی کیونکہ اسکا طریق دو طریقون کے درمیان مین ہی کہ وہ
دونون مہلک اور خطرناک ہین ایک طریق اُن کا دوسرا طریق نا امیدی کا اور رجا اور خوف کا
طریق ان دونون کے درمیان مین ہی اور طریق امن اسواسطے مہلک ہی کہ اگر بندے پر بسقدر رجا غالب ہو
کہ قطعاً خوف نہ رہے تو امن کے طریق مین پڑیگا جسکے باب مین خدائے
تعالیٰ فرماتا ہی فَلَا يَأْمَنُ مَكْرَ اللّٰهِ إِلَّا الْقَوْمُ الْخٰسِرُوْنَ یعنی بیخوف نہون

اللہ کے مکر سے مگر زیانکار اور نومیدی کے طریق کا مہلک ہونا یون ہی کہ اگر خوف غالب ہو اتنا کہ رجا نہ رہے تو نومیدی کے طریق مین پڑیگا جسکے لیے خدا تعالی فرماتا ہی اِنَّهٗ لَا یَیْئَسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْكٰفِرُوْنَ یعنے خدا کی رحمت سے کافرون کے سوا کوئی نا امید نہین ہوتا اور اگر خوف و رجا کو جمع کرے تو وہ سیدھا راستہ ہی شعر غضب سے تیرے ڈرتا ہون رضا کی تیری خواہش ہی ✦ عقیدہ یہ ہمارا ہی طریقہ اہل سنت کا ✦ پس اس گھاٹی مین تین طریقے ظاہر ہوے ایک افسن کا طریقہ دوسرا نومیدی کا طریقہ تیسرا خوف و رجا کا طریقہ جو کہ ان دونون کے درمیان مین ہی پس اگر قدم دہنے بائین کو میل کریگا تو ہلاک ہونے والون کے ساتھ ہلاک ہوگا اور دشواری اسمین یہ ہی کہ دونون طریق اس طریقہ میانہ سے آسان ہین کیونکہ اگر خدا ے تعالی کی رحمت کی طرف نظر کیجیے تو وہ اتنی ہی کہ اُسکے سامنے کچھ خوف نہین رہتا شعر اگر در دہد یک سلاے کرم ✦ عزازیل گوید نصیبے برم ✦ اور خدا کی رحمت پر تکیہ کرکے بندہ بیخوف ہوجاتا ہی اور اگر خوف کی جانب مین نظر کیجیے تو خدا ے تعالی کی سیاست اور ہیبت اور اُسکے مواخذے اولیا اور صفیا سے اتنے ہین کہ اُسمین اصلا امید نہین رہتی ہی اور دفعۃً نا امید ہوجاتا ہی شعر بہ تہدید کرد کشد تیغ حکم ✦ بمانند کرد و بیان صم و بکم ✦ غرض یہ کہ اس بات کا محتاج ہی کہ دونون مین سے کسی کی طرف تنہا نظر نہ کرے بلکہ دونون کو اکٹھا خیال کرے اور تھوڑا تھوڑا انمین سے حاصل کرلیوے اور ان دونون مین سے ایک باریک راستہ بنالیوے تب البتہ سلامت رہے پس یہ سب جو مین نے بیان کیا اسکو خوب سمجھو اور اس کام کے لیے خوب ہو

ترجمہ الذین اسرفوا الخ ارشاد ہی اللہ تعالیٰ کا اس آیت شریف کا ترجمہ ہی اے میرے بندو جنھوں نے زیادتی کی اپنی جانوں پر اس

کو مین لکھ دونگا اُن لوگون کے لیے جنھون نے تقوے کیا ہی ۹ تیسری
اِنَّ اللّٰہَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ یعنے خدائے تعالیٰ لوگون کے ساتھ
بخشنے والا اور مہربان ہی آٹھوین وَکَانَ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَحِیْمًا اللہ تعالیٰ
ایمان والون کے ساتھ مہربان ہی ایسی ایسی آیتین تو رجا کی ہین اور
خوف کی آیتین یے ہین اوّل یٰعِبَادِ فَاتَّقُوْنِ یعنی اے میرے بندو
مجھسے ڈرو دوسری اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰکُمْ عَبَثًا یعنی کیا تم
گمان کرتے ہو کہ ہمنے تمکو کھیل کے لیے پیدا کیا ہی تیسری اَیَحْسَبُ الْاِنْسَانُ
اَنْ یُّتْرَکَ سُدًی یعنی کیا گمان کرتا ہی آدمی کہ بیکار چھوڑا جاوے
چوتھی وَمَنْ یَّعْمَلْ سُوْٓءًا یُّجْزَ بِہٖ یعنی جو کوئی عمل بد کریگا اُسکا بدلہ پاویگا پانچوین
وَقَدِمْنَآ اِلٰی مَا عَمِلُوْا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنٰہُ ھَبَآءً مَّنْثُوْرًا یعنے
پہونچے ہم اُنکے کامون پر جو کیے تھے پھر کر ڈالا اُنکو خاک اُڑتی اور وہ
آیتین کہ خوف و رجا کو جامع ہین یے ہین اوّل نَبِّیْٔ عِبَادِیْٓ اَنِّیْٓ اَنَا
الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ یعنے خبردار کردے میرے بندون کو کہ مین بخشنے والا ہون
اور اُسکے پیچھے فرمایا وَاَنَّ عَذَابِیْ ھُوَ الْعَذَابُ الْاَلِیْمُ یعنے اور
خبردار کردے کہ میرا عذاب بھی دردناک ہی تاکہ یکبارگی رجا غالب نہو جاوے
دوسری کہ شَدِیْدُ الْعِقَابِ یعنی سخت عذاب دینے والا اور پھر فرمایا
ذِی الطَّوْلِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ یعنی وہی ہی صاحب فضل کا سوائے
اُسکے کوئی معبود نہین تاکہ یکبارگی خوف غالب نہو جاوے اور اُس سے
زیادہ تعجب اس تیسری آیت مین ہی کہ فرمایا وَیُحَذِّرُکُمُ اللّٰہُ نَفْسَہٗ

یعنی ڈراتا ہے تمکو خدائے تعالیٰ اپنے نفس سے اور اسکے بعد فرمایا واللہ رؤف بالعباد یعنی خدائے تعالیٰ بندون پر مہربان ہے اور چوتھی آیت سب سے عجیب ولطیف ہے کہ فرمایا من خشی الرحمن بالغیب یعنے جو کوئی ڈرے رحمن سے پوشیدہ اس آیت مین ڈر کو اسم رحمن کے ساتھ متعلق کیا ہے اور اسم جبار اور قہار و منتقم و متکبر کے ساتھ متعلق نہ کیا تاکہ خوف کا ذکر رحمت کے ساتھ ہو اور خوف دل کو بیکار کی نہ اوڑا دے چنانچہ کہتے ہین کہ اپنی مادر مشفقہ سے نہین ڈرتا یا اپنے پدر شفیق سے تو نہین ڈرتا یا امیر بخشنے والے سے تو نہین ڈرتا غرض کہ ان آیتون کے بیان سے مراد یہ ہے کہ بندہ طریقہ عدل کا اختیار کرے اور طریقہ امن صرف اور نومیدی محض کو چھوڑ دے جیسا کہ مولوی روم فرماتے ہین شعر ع ہمیخواہد کہ ہر میر و وزیر باید جا وخوف باشد و حذیر دوسری اصل یہ ہے کہ خدائے تعالیٰ کے افعال اور معاملہ مین نظر کرو اول جانب خوف کو سنو کہ شیطان نے اسی ہزار برس تک عبادت کی یہانتک کہ کہتے ہین کہ زمین پر ایک قدم کی برابر جگہ باقی نہ رہی کہ جسپر اسنے سجدہ نہ کیا ہو مگر صرف ایک حکم خدائے تعالیٰ کا نہ ماننا اسپر اپنے دروازے سے بھی نکال دیا اور اسی ہزار برس کی عبادت اسکے منہ پر ماری اور قیامت تک اسکو لعنت کی اور ہمیشہ کا عذاب اسکے لیے تیار کیا اور اسکا خوف اور فرشتون کو اتنا ہوا کہ بیان کرتے ہین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت جبرئیل کو دیکھا کہ خانہ کعبہ کا پردہ ہاتھ مین لیے ہوے

عرض کرنے لگے الٰہی میرا نام مت بدلنا اور میرا جسم متغیر نہ کرنا بعد اسکے
حضرت آدم ع کو اپنے ید قدرت سے پیدا کیا اور سب فرشتون سے سجدہ
کرایا اور اپنے جوار رحمت مین رہنے کا حکم کیا اُنھون نے صرف ایک
گستاخی کی کہ ایک کھانے کی چیز بلا اجازت کھالی تو یہ آواز آئی کہ جو
کوئی نافرمان ہو ہمارے ہمسایے مین نہ رہے اور فرشتون کو حکم ہوا
کہ ایک آسمان سے دوسرے تک اپنی اپنی حد سے باہر نکال دو یہانتک
کہ فرشتون نے ارشاد کے موافق زمین پر گرادیا دوسو برس تک
روئے تب توبہ قبول ہوئی اور اسپر بھی جو کچھ خواری اور رنج اور بلا اُنکو
پیش آئی بیان سے خارج ہے یہانتک کہ اُنکی اولاد بھی ہمیشہ کو اس
رنج مین گرفتار رہیگی اُنکے بعد شیخ المرسلین حضرت نوح ع نے اپنی
رسالت مین بہت کچھ تحمل کیا فقط ایک کلمہ بے وجہ عرض کیا تھا
کہ اُسپر اُنکو حکم ہوا کہ جس چیز کا حال تمکو معلوم نہو اُسکا بھید ہمسے
مت پوچھو ہم تمکو نصیحت کرتے ہین کہ جاہلون مین شامل مت ہو
روایت ہے کہ اس بات کی شرم سے حضرت نوح ع نے چالیس برس تک
آسمان کی طرف نہ دیکھا بعد اسکے حضرت ابراہیم ع سے باوجود خلت
اور نبوت کے ایک لغزش صادر ہوئی اسپر اتنا گریہ اور عاجزی کی

اور کہا والذی اطمع ان یغفرلی خطیئتی یوم الدین یعنے
مین رب سے طمع رکھتا ہون کہ قیامت مین میری خطا سے درگذرے
اور اتنا خوف کیا کہ بیان کرتے ہین کہ کئی دن تک روتے رہے تب
خدائے تعالی نے حضرت جبرئیل کو اُنکے پاس بھیجا اور فرمایا کہ اے
ابراہیم تو نے کسی دوست کو دیکھا ہے کہ اُسنے اپنے دوست کو آگ کا
عذاب دیا ہو حضرت ابراہیم نے حضرت جبرئیل سے کہا کہ جب مین
اپنے گناہ یاد کرتا ہون اُسوقت اُسکی دوستی کو بھول جاتا ہون
اُنکے بعد حضرت موسیٰ ابن عمران کا معاملہ خیال کرو کہ اُنسے غصے مین
ایک گھونسا مارنے کے سوا کوئی خطا صادر نہین ہوئی اسپر اتنا
ڈرے کہ استغفار کیا اور عرض کیا رب انی ظلمت نفسی فاغفرلی
اے رب مین نے اپنے نفس پر ظلم کیا مجکو معاف کردے انھین کے
زمانے مین بلعم باعور کا ایسا حال تھا کہ جب اوپر نظر کرتا تو عرش کو
دیکھ لیتا تھا مگر اُسنے دنیا اور دنیا داروں کی طرف رغبت کی اور
اولیاء اللہ کی حرمت اور عزت دل مین سے نکال دی خدائے تعالی نے
اُس سے اپنی معرفت سلب کرلی اور کتے کے مانند اُسکو راندہ درگاہ
کردیا اور ابد تک گمراہی اور ہلاکت کے دریا مین ڈالا مین نے
ایک عالم سے اس شخص کا حال سُنا ہے کہ اول اسکا ایسا حال تھا
کہ اسکی مجلس مین بارہ ہزار دوات طالب علمون کی رہتی تھی وہ لوگ
اُس سے علم کی باتین لکھا کرتے تھے جب خدائے تعالے نے

ایکفعل تو مرد زنون کا
کافر ایک بت کی پوجا کرنے
قوم بنی اسرائیل کو
انبیاء کی تعلیم سے
پھرنا تھا آپ کو معلوم تھا
اُنکا ایک گمراہ ہونا
وہ مرگیا اول پیشقصہ
اسکا ذکر ہے
لاوارث ہے
اس نافرمان کے
ہے
نکال دیئے ہے
نکال دیئے ہے

اُسکو اپنی درگاہ سے نکالا تو پہلی کتاب جو تصنیف کی تھی وہ یہ تھی کہ جہان کا
پیدا کرنے والا کوئی نہین ہی ہم اللہ سے پناہ مانگتے ہین اُسکے غصے سے
دیکھو دنیا کی دوستی اور اُسکی خرابی عالم کو کتنا خراب کرتی ہی پس خبردار ہو کہ
عبادت کا کام بہت بڑا ہی اور عمر تھوڑی ہی اور عمل مین نقصان ہی اور
پر کھنے والا پہچاننے والا ہی حضرت داؤد خدائے تعالی کے خلیفہ تھے
دنیا مین ایک گناہ کیا اُسپر اتنا روئے کہ اُنکے آنسون سے گھاس اُگ آیا
جسوقت عرض کیا کہ الٰہی میرے رونے پر رحم نہین کرتا جواب ایا کہ اے داؤد
گناہ کو بھول گیا اور رونے کو یاد کرتا ہی یہان تک کہ چالیس دن تک اُنکے
رونے کو قبول نہ کیا اور بعضے کہتے ہین کہ چالیس برس تک قبول نہ کیا اُنکے
بعد حضرت یونس کے معاملہ کو دیکھو کہ ایکبار بےتحمل غصہ کیا اُسکے عوض دریا مین
مچھلی کے پیٹ کے اندر چالیس دن تک بند کیا جب اُنھون نے اُس جگہ
عرض کیا کہ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّي كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ
نہین ہی کوئی معبود مگر تو ہی تو پاک ہی مین ظالمون مین سے ہون فرشتون نے
اُنکی آواز سنتے ہی عرض کیا کہ یا رب کسی جان کار کی آواز انجانی جگہ سے
معلوم ہوتی ہی خدائے تعالی نے ارشاد فرمایا کہ یہ آواز میرے بندے

یونس کی ہی پھر فرشتون نے اُنکی شفاعت کی باوجود اسکے نام اُنکا بدی والا
اور بعد اسکے ذوالنون یعنے مچھلی والا پکارا اسی طرح سے حضرت سید المرسلین
شفیع المذنبین صلوٰۃ اللہ علیہ تک خیال کرتے ہوے آؤ کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم عزیز ترین اور مکرم ترین سب خلقت سے ہین اُنکو ارشاد فرمایا
ہی فَاسْتَقِمْ كَمَا أُمِرْتَ وَمَنْ تَابَ مَعَكَ وَلَا تَطْغَوْا إِنَّهُ
بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ یعنے سیدھا چلا جا جیسا تجکو حکم ہوا اور جسنے توبہ کی تیرے
ساتھ اور حد سے نہ بڑھو وہ دیکھتا ہی جو تم کر رہے ہو یہان تک کہ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ سورۂ ہود نے مجکو بوڑھا کر دیا اور رات کو
اتنا قیام کرتے کہ پاے مبارک آپ کے ورم کر آتے لوگون نے عرض کیا یا رسول اللہ
خدا نے تعالیٰ نے آپ کے اگلے پچھلے گناہ معاف کر دیے ہین پھر اسکا کیا سبب ہی
جواب دیا کہ اگر مین یہ نہ کرون تو شکر گزار بندہ نہون پھر صحابہ کرام بہتر ین امت
امت کے تھے ایک دفعہ بیٹھے ہوے ہنسی کرتے تھے کہ یہ آیت نازل ہوئی
أَلَمْ يَأْنِ لِلَّذِينَ آمَنُوا أَنْ تَخْشَعَ قُلُوبُهُمْ لِذِكْرِ اللَّهِ یعنی کیا ایمان والون کو
وقت نہین آیا کہ اُنکے دل ڈرین خدا ے تعالیٰ کی یاد سے حال آنکہ یہ امت
بہترین امت اور مرحوم ہی اسپر اتنی سیاستین اور تعزیرین معین کین ہین
یہان تک کہ یونس ابن عبید کہتے تھے کہ جسنے پانچ درم کے بدلے مین
ہاتھ کاٹنے کو فرمایا ہی اُس شخص سے مخوف ہونا نہین چاہیے شاید قیامت مین
عذاب بھی ویسا ہی کریگا اب معاملات رجا کا حال سنو کہ حتے الوسع
خدا ے تعالیٰ کی رحمت واسعہ کو یاد کرتا رہے شعر ہین مشوا و سید خود را

شاد کن + پس آن فریادرس فریاد کن + اور ایسا کون ہو کہ اُسکی غایت اور نہایت دریافت کر سکے یا اُسکا وصف بیان کر سکے اور اُسکی رحمت کی صفت کیونکر بیان ہو کہ وہ شریر برش کے کفر کو ایک ساعت کے ایمان کے بدلے مین معاف کر دیتا ہی چنانچہ فرعون کے ساحر اسواسطے آئے تھے کہ حضرت موسیٰ کے ساتھ لڑین اور خدا کے دشمن کی قسم کھائی کوئی نیکی نہین کی مگر یہ کہ ایکبار صدق دل سے کہا اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ یعنی ہم ایمان لائے پروردگار عالمون پر کیونکر اُنکو قبول فرمایا اور اُنکے پہلے گناہ سب بخش دیے اور اُنکو بہشت کے شہیدون کا سردار مقرر کیا یہ معاملہ اُسکا اُسکے ساتھ ہو جسنے اتنی مدت کے کفر اور گمراہی کے بعد ایک ساعت اُسکو پہچانا اور ایمان کر کے مانا اور جو لوگ کہ مدۃ العمر توحید مین گذارین اُنکے ساتھ کیا معاملہ ہوگا دیکھو اصحاب کہف تمام عمر کفر مین رہے جب ربنا ورب السموات والارض کہا کیونکر اُنکو قبول کیا اور کیونکر اُنکو عزیز و مکرم گردانا اور کیسی اُنکو بزرگی اور رعب دیا یہانتک کہ بہترین خلقت کو ارشاد فرمایا لَوِ اطَّلَعْتَ عَلَیْهِمْ لَوَلَّیْتَ مِنْهُمْ فِرَارًا وَّ لَمُلِئْتَ مِنْهُمْ رُعْبًا یعنی اگر تو جھانک دیکھے اُنکو تو پیٹھ دے کر بھاگے اور بھر جاوے تجھ مین اُنکی دہشت بلکہ اُنکے کتے کی کیسی عزت کی کہ اپنی کتاب مین

کئی جگہہ ذکر فرمایا اُسکی رحمت کا حال یہ ہی اُس کتے کے ساتھ کہ چند قدم ایسے
لوگون کے ساتھ رہا جنھون نے کہ خدا کو پہچانا تھا پس جس بندہ مومن نے اُسکی
ستر برس تک یا تمام عمر خدمت کی ہو تو اُسکے ساتھ کیا فضل شامل ہوگا شعر
از چنین محسن نشاید نا امید ۔ دست در فتراک این رحمت زنید ۔ اس باتکو
یاد کرو کہ جب نوحؑ نے گناہگارون کے ہلاک ہونے کی دعا فرمائی تو اُنپر کتنا
غصہ ہوا اور قارون کے باب مین حضرت موسیٰؑ پر کیونکر عتاب فرمایا اور ارشاد
فرمایا کہ قارون نے تجھ سے فریاد کی تو اُسکی فریاد کو نہ پہونچا اپنی عزت وجلال کی
قسم ہی اگر وہ مجھ سے فریاد کرتا تو مین اُسکی فریاد کو پہونچتا اور اُسکے گناہون سے
درگذر کرتا اور حضرت یونسؑ پر کس طرح غصہ کیا اُنکی قوم کے باب مین فرمایا
کہ کدو کے درخت کے لیئے غمگین ہوتا ہی مین نے اُسکو ایک ساعت مین خشک
کردیا اور ایک لاکھ یا زیادہ آدمیون کے لیئے غم نہین کرتا پھر کس طرح غصہ
فرمایا حضرت سید المرسلین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ روایت کرتے ہین
کہ باب بنی شیبہ سے آپ مسجد حرام مین تشریف لائے اور ایک قوم کو ہنستے ہوئے
دیکھا فرمایا کیون ہنستے ہو مجکو اسمین خیر نہین معلوم ہوتی یہ فرما کر جب حجر اسود کے
نزدیک تشریف لے گئے پچھلے پائون اُنکی طرف ہٹ کر فرمایا کہ جبرئیل آئے

اور کہا کہ خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندون کو میری رحمت سے
ناامید مت کرو اور میرے بندون کو خبردار کردے کہ مین غفور رحیم
ہون اور ایک حدیث شریف مشہور مین ہے کہ آپ نے فرمایا خدائے
تعالیٰ کی رحمت کے سو حصے ہین ایک حصہ دنیا مین آدمیون اور جنون
اور جانورون کے لیے ہے اور ننانوے حصے بندونپر قیامت کے دن
رحمت کرنے کے لیے ہین اور جاننا چاہیے کہ جب خدائے تعالیٰ نے
اپنے ایک حصہ رحمت سے بندے کو اپنی معرفت عنایت فرمائی اور اس
امت مرحومہ مین داخل کیا اور سنت وجماعت کا طریق دیا اور ظاہر و
باطن کی کیا کیا نعمتین عنایت فرمائین تو امید قوی ہے کہ اپنے فضل عمیم سے
اسکو تمام کرے یعنی رحمت کے ان ننانوے حصون مین سے جو کہ قیامت کے
دن کے لیے جمع کر رکھے ہین حصہ کامل عنایت فرماوے شعر تو بگو مارا بدین
شہ بار نیست ۔ باکریمان کار ہا دشوار نیست ۔ تیسری فصل قیامت کے
وعدہ وعید کے ذکر کے بیان مین اس باب مین چار حالتون کو یاد کرنا چاہیے
موت اور گور اور قیامت اور بہشت و دوزخ اور جو خطرہ کہ ہر ایک مقام مین
مطیعون اور گنہگارون اور مجتہد جان اور مقصورہ الون کے لیے ہے اسکو بھی
یاد کرنا چاہیے موت کا حال یہ ہے کہ امین دواد میون کا حال یاد کرنا ایک
ابن شبرمہ سے روایت کرتے ہین کہ اسنے کہا کہ مین شعبی کے ساتھ ایک
مریض کے استفسار کو گیا وہ اسوقت نزع کی حالت مین تھا اور ایک آدمی
اسکے پاس بیٹھا ہوا کلمۂ شہادت کی تلقین کرتا تھا شعبی نے کہا کہ آہستہ کہو

مریض نے کہا کہ کہو یا نہ کہو مین کلمہ ہرگز نہین چھوڑنے کا مصرعہ زبان
جب تلک ہر یہی گفتگو ہر شعبی نے کہا کہ خدا کا شکر ہر کہ میرے یار کو اُسنے
نجات دی دوسری حکایت شاگرد فضیل ابن عیاض کی ہر کہ سکرات موت کے
وقت فضیل اُسکے پاس گئے اور اُسکے سرہانے بیٹھکر سورہ یسین پڑھنی
شروع کی شاگرد نے کہا کہ ای اُستاد یہ سورہ مت پڑھو فضیل رح چپ ہوے
پھر تلقین کلمہ شہادت شروع کی مریض نے کہا کہ مین اسکو نہین کہونگا
اس سے مین بیزار ہون اسی حالت مین مرگیا فضیل اپنے گھر کو چلے گئے
اور چالیس دن تک رویا کیے پھر اُسکو خواب مین دیکھا کہ دوزخ مین
لیے جاتے ہین فضیل نے پوچھا کہ کس سبب سے خدائے تعالی نے اپنی معرفت
تجھ سے سلب کرلی تو تو میرے بڑے شاگردون مین سے تھا جواب دیا
کہ تین چیزون کے سبب سے خدائے تعالی نے مجکو ماخوذ کیا اول جغلی
کھانا یعنے جو بات آپ مجھ سے کہا کرتے تھے اُسکے خلاف مین اپنے دوستون سے
کہا کرتا تھا دوسرے حسد یعنی ہمیشہ اپنے ہمسرون سے حسد کیا کرتا تھا
تیسرے یہ کہ مجکو ایک بیماری تھی طبیب نے اُسکے علاج مین کہا تھا کہ اگر
ایک پیالہ شراب کا سال بھر مین پیا کریگا تو تیرا مرض جاتا رہیگا مین اُسکے
کہنے کے موافق شراب پیا کرتا تھا بعد اسکے دو اور آدمیون کے حال مین
تامل کرو ایک یہ کہ عبداللہ ابن مبارک حکایت کرتے ہین کہ ایک دسکرت کے
وقت آسمان کی طرف دیکھکر ہنسا اور کہا لِمِثْلِ هٰذَا فَلْيَعْمَلِ الْعٰمِلُوْنَ
یعنی انھین جیسی چیزون کے لیے عمل کرنے والے چاہیے کہ عمل کرین دوسرے

نسخہ غزنویہ مین یہ
کہ اس بیمار نے
پھر یہ حکایت بھی پڑھی
والزم لهم کلمة التقوی
دکھا تو واقعی تھا وہ
اور لازم کیا اُنکو
اشارہ کلمہ تقوی کا
اور وہ لا الٰہ الا اللہ
ہے اس واسطے

مالک دینار رح سے بیان کرتے ہین کہ اُنھون نے کہا کہ مین نزع کے وقت اپنے
ہمسایہ کے پاس گیا اُسنے مجھ سے کہا کہ ای مالک دوبھاڑ آگ کے اپنے سامنے
دیکھتا ہون بزور مجھے اُنپر جانے کو کہتے ہین مین نے اُسکے گھر والون سے
پوچھا کہ اسکا کیا حال تھا اُنھون نے جواب دیا کہ یہ دو پیمانہ رکھتا تھا ایک سے
لیا کرتا تھا اور دوسرے سے بیچا کرتا تھا مین نے دونون منگا کر توڑ ڈالے اور
اُس آدمی سے پوچھا کہ اب کیا حال ہی جواب دیا کہ زیادہ ہی ہو جاتا ہی اور گور کا
حال مرنے کے بعد یاد کرو اسمین دو شخصون کا حال ہی ایک یہ کہ ایک بزرگ نے
کہا ہی کہ مرنے کے پیچھے مین نے سفیان ثوری رح کو خواب مین دیکھا اور پوچھا
یا ابا عبد اللہ کیا حال ہی تو اُنھون نے مُنھ پھیر کر کہا کہ یہ وقت کینیت سے
پکارنے کا نہین ہی مین نے کہا کہ ای سفیان کیا حال ہی جواب دیا کہ اپنے
پروردگار کو مین نے دیکھا کہ فرماتا ہی ای ابا سعید تجکو میری رضامندی سیار کرے
تو اندھیری راتون مین آنکھون سے روتا ہوا با شتیاق تمام قیام کرتا تھا
اب اسوقت تجکو اختیار ہی جونسا محل چاہے پسند کرلے اور میری زیارت کیا کر
مین تجھسے دور نہین ہون شعر ستر موتو قبل موت این بود ہ کز پس مردن نمیتہا ستد
دوسرے یہ کہ ایک بزرگ نے کہا ہی کہ مین نے ایک آدمی کو خواب مین دیکھا کہ
رنگ اور چہرہ بدل گیا ہی اور دونون ہاتھ گردن پر بندھے ہوے ہین مین نے کہا
کہ خدائے تعالی نے تیرے ساتھ کیا معاملہ کیا جواب دیا کہ جس زمانے مین ہم
کھیلا کرتے تھے وہ زمانہ گذر گیا اب وہ زمانہ ہی کہ ہمارے ساتھ کھیل کرتے ہین
اور دو اور آدمیون کا حال بھی قابل یاد ہی ایک یہ کہ ایک بزرگ نے بیان کیا ہی

کہ میرے ایک لڑکا تھا وہ شہید ہوگیا عمر ابن عبدالعزیز کی وفات کی رات مین
اُسکو مین نے خواب مین دیکھا مین نے کہا کہ بیٹا تم تو مرگئے تھے جواب دیا کہ نہین
مین تو شہید ہوا تھا اور خدائے تعالی کے پاس زندہ ہون وہین رزق پاتا ہی
پھر مین نے کہا کہ کیا سبب ہی کہ اتنی مدت تک مین نے تمکو نہین دیکھا جواب دیا
کہ آج کی رات اہل آسمان کو ندا ہوئی کہ اے انبیا اور اولیا اور صدیقین اور شہدا
عمر ابن العزیز کے جنازے پر حاضر ہو اسلیے آج مین آیا اور جنازے کی نماز ادا
کرکے چاہا کہ تمکو بھی سلام کرتا جاؤن دوسرے یہ کہ ہشام ابن حسان نے کہا کہ
میرے ایک لڑکا تھا جوان مرگیا اُسکو خواب مین دیکھا کہ بوڑھا ہوگیا ہی مین نے
کہا کہ اے بیٹا بڑھاپے کا کیا سبب ہی جواب دیا کہ جب فلانا شخص ہمارے
پاس پہونچا دوزخ نے اُسکے آنے سے ایسی آواز دی کہ اُسکے سبب سے ہم سب بوڑھے
ہوگئے اب قیامت کے باب مین دو آیتون کو تامل کرنا چاہیے ایک جگہ ارشاد ہی
یَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِیْنَ اِلَی الرَّحْمٰنِ وَفْدًا وَّنَسُوْقُ الْمُجْرِمِیْنَ اِلٰی جَهَنَّمَ وِرْدًا
یعنی قیامت کے دن متقیون کو ایسی حالت مین اُٹھاوینگے کہ سوار ہون بہشت کے
اونٹون پر جماعت جماعت اور ہنکاوینگے گناہگارون کو دوزخ کی طرف ایسے
حال مین کہ پیاسے ہون غرض ایک شخص ایسا ہوگا کہ جب گور سے باہر آویگا
اُسی جگہ براق اور تاج اور خلعت دیکھیگا پس لباس کو پہن کر سوار ہوگا اور
چین سے بہشت کی طرف جائیگا یعنی اُسکی عزت اتنی منظور ہوگی کہ اُسکا پیادہ جانا
بہشت تک گوارا نہوگا اور دوسرا شخص اپنی گور سے باہر آویگا تو دیکھیگا فرشتے
عذاب کا مع عذاب حاضر ہی اُس بدبخت کو بھی اپنے پاؤن دوزخ مین نہین جانے

بلکہ اوندھا منھ کیے ہوے کھینچے ہوے دوزخ مین لیجائینگے ایک عالم سے
مین نے سنا ہی اُسنے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت
کرتے ہین کہ قیامت کے دن ایک قوم گور سے باہر آویگی اور اُنکے لیے
پردار اونٹ ہونگے کہ وہ اُنپر سوار ہوکر قیامت کے میدان مین اُڑینگے
اور بہشت کی دیوارون پر اُترینگے جسوقت فرشتے اُنکو دیکھینگے تو پوچھینگے
کہینگے کہ یہ کون ہین ہم نہین جانتے شاید امت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
ہونگے پھر اس قوم سے پوچھینگے تم کون ہو اور کسکی امت مین سے ہو وہ
جواب دینگے کہ ہم امت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مین ہین فرشتے کہینگے
کہ تمھارا حساب ہوگیا جواب دینگے نہین پھر فرشتے کہینگے کہ تمھارے
عمل وزن ہوگئے وہ کہینگے کہ نہین پھر پوچھینگے کہ اپنے نامہ اعمال تمنے پڑھلیے
جواب دینگے نہین تب فرشتے کہینگے کہ یہان سے ہٹ جاؤ تمکو یہ سب کرنا ہوگا
وہ قوم کہینگے کیا ہمکو تمھارا کچھ دیا ہی جسکا ہمسے حساب لیتے ہو پھر پکارنے والا
پکاریگا کہ ہمارے بندے سچ کہتے ہین مَا عَلَى الْمُحْسِنِينَ مِنْ سَبِيلٍ احسان والون
پر کچھ الزام نہین شعر کاروانے کہ بوو ببرقہ اش لطف خدا ۔ بر تجمل بنشیند
بجلالت برود ۔ اب جنت کا حال سنو کہ جنت کے حال مین ان دونون
آیتون کو تامل کرو وَسَقٰهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُورًا یعنی پلاویگا اُنکو اُنکا پروردگار
شراب پاک دوسری اِنَّ هٰذَا كَانَ لَكُمْ جَزَاءً وَكَانَ سَعْيُكُمْ مَشْكُورًا
یعنی یہ ہی تمھاری سعی کا بدلہ اور تمھاری کوشش پسند ہوئی اور دوزخ کا حال
یہ ہی کہ خدائے تعالیٰ نے دوزخیون کی جماعت کا حال بیان کیا ہی کہ

ربنا اخرجنا منها فان عدنا فانا ظلمون قال اخسئوا فیها ولا تکلمون
یعنی دوزخیون کی جماعت کہیگی کہ اے پروردگار ہمکو اس بلا سے نکال اگر ہم
پھر ایسی خطا کرین تو ظالم ہین خدائے تعالی جواب دیگا کہ اس آگ مین
میری رحمت سے نا امید ہو جاؤ مجھسے مت بولو بیان کرتے ہین کہ
جب خدائے تعالی یہ فرمائیگا تو سب دوزخی بجا دینگے اور دوزخ مین
کتون کی طرح بھونکنے لگینگے خدائے تعالی ہمکو اس سخت عذاب اور خواری سے
پناہ دے یہ بڑی مصیبت ہی یحیے بن معاذ رازی رح نے فرمایا ہی کہ مین نہین
جانتا کونسی مصیبت ان دونون مین سے سخت ہی یعنے بہشت کی نعمت کا
جاتا رہنا یا دوزخ مین جانا لیکن بہرحال نعمت کا ضائع ہو جانا دوزخ کے
عذاب سے بہت آسان ہی اسواسطے کہ اگر عذاب دوزخ کا کبھی جدا
ہونیوالا ہوتا تو شاید آسان ہوتا دشواری اسمین یہی ہی کہ اسمین ہمیشہ
رہنا ہوگا پس کونسا دل اسپر تحمل کرسکیگا اور کونسا نفس اسپر صبر
کرسکیگا شعر صبر آتش یہ ہی بہت دشوار ہ وقنا ربنا عذاب النار ہ
اسی سبب سے حضرت عیسی نے فرمایا ہی کہ آگ مین ہمیشہ رہنا خوف
کرنے والون کے دلون کے ٹکڑے کرتا ہی حسن رح کے سامنے ذکر ہوا کہ
سب سے پیچھے دوزخ مین سے ہتناد کو نکالینگے اور یہ وہ شخص ہوگا کہ اسکو
ہزار برس تک عذاب ہوگا تب فریاد کریگا اور کہیگا یا حنان یا منان
اور پھر آگ سے نجات پاویگا حسن روئے اور کہا کہ کاشکے ہتناد مین ہی
ہوتا منشی اس بات سے تعجب معلوم ہوا انھون نے کہا یہ تعجب کی بات

لہ کلمہ اخسئوا کا فان عرب مین ذلت کا ہی جیسے ہندی مین کہتے ہین دور ہو منہ ۱۲

نہین ہی آخر اُسکو کسی وقت نکال تو لینگے ہمکو ڈر ہمیشگی کا ہی مین کہتا ہون کہ
ان سب امور کا مدار ایک اصل پر رجوع کرتا ہی یعنے چھن جانا معرفت کا اور
یہ ایسا امر ہی کہ سب کی کمر کو توڑتا ہی اور منھ کو زرد کرتا ہی اور دلون کو کاٹتا ہی
اور جگر دن کو گلاتا ہی اور آنکھون کو رولاتا ہی اور نہایت خوف ڈرنے والون کا
یہی ہی خائفین مین سے ایک شخص نے کہا ہی کہ غم تین ہین ایک غم عبادت کا کہ
قبول کرے یا نکرے دوسرے غم گناہ کا کہ بخشے یا نہ بخشے تیسرے ڈر
معرفت کے لے لینے کا کہ ایسا نہو کہ اپنی معرفت چھین لے اور مخلص لوگ
کہتے ہین کہ غم ایک سے زیادہ نہین ہی اور وہ معرفت کے سلب کرنے کا
غم ہی اس غم کے سوا اور غم آسان ہین کیونکہ وہ جلد جاتے رہتے ہین
اور بیان کرتے ہین کہ یوسف اسباط رح نے کہا کہ مین ایک رات سفیان
ثوری رح کے پاس تھا مین نے دیکھا کہ سفیان تمام رات روئے مین نے
کہا کہ کیون روتے ہو شاید تم گناہون کے سبب سے روتے ہو پس
اُنھون نے زمین سے گھاس کا تنکا اُٹھایا اور کہا کہ خدا کے نزدیک
گناہون کا بخشنا اس سے بھی زیادہ آسان ہی مگر مجکو سلب معرفت کا
ڈر ہی تقریر گذشتہ سے یہ تو معلوم ہوگیا کہ خوف و رجا دونون کو ملا کر

اختیار کرنا بہتر ہی اسواسطے کہ جسپر رجا غالب ہو وہ مرجیون[1] مین شامل
ہی اور جسپر خوف غالب ہو وہ خارجیون[2] مین شمار ہوگا مگر یہان یہ بیان کیا جاتا ہی
کہ ان دونون مین سے کسی حال مین کوئی بہتر ہی یا نہین پس جب کہ بندہ
قوی اور صحیح ہو تب تو خوف بہتر ہی اور جب بیمار اور ضعیف ہو خاص کر نزع کے
وقت مین رجا بہت بہتر ہی اسی طرح سے مین نے عالمون سے سنا ہی اور یہ اس
سبب سے ہی کہ خدائے تعالی نے فرمایا کہ شکستہ دلون کے پاس ہون جو کہ خوف
سے شکستہ دل ہین شعر الا خوشباش کان محبوب جان را
بدر ویشان و مسکینان سری ہست ٭ تو چونکہ موت اور سکرات کے
وقت مین گناہون سے جو حالت صحت مین صادر ہوے ہین دل
شکستہ ہوتا ہی اسلیے اسوقت مین رجا ہی بہتر ہی اور یہ جو حدیث
شریف مین وارد ہی کہ خدائے تعالی کے ساتھ حسن ظن رکھنا چاہیے
اسکے یہ معنے ہین کہ گناہون سے خوف کرنا اور اسکے عذاب سے ڈرنا
اور اسکی عبادت مین کوشش کرنا ان باتون کے ساتھ حسن ظن چاہیے
نہ گستاخی اور معصیت کے ساتھ غرض کہ اسمین ایک بڑی اصل اور
باریک نکتہ یہ ہی کہ اکثر لوگ تمنا اور رجا مین فرق نہین کرتے اور اسی سے
غلطی مین پڑجاتے ہین تو اسکا جاننا ضروری ہی پس رجا اصل اور ممکن[3] ہی
اور تمنا محض بے اصل اور غیر ممکن ہی اسکی مثال یہ ہی کہ کسی نے کھیتی
کی اور اسکے لیے مشقت اٹھائی تو وہ اگر کہے کہ مجھے امید ہی کہ اسمین سے
سو[100] من غلہ محصول جائے تو یہ آرزو رجا ہی اور تمنا کی مثال یہ ہی کہ

کسی شخص نے زراعت نہ کی اور تمام سال خوب سویا اور غفلت مین رہا
جب کاٹنے کا وقت آیا تو کہنے لگا کہ مجکو امید ہی کہ سومن غلہ ملیگا اسکا
نام تمنائے بے اصل ہی اسی طرح بندہ جب عبادت کریگا خدائے تعالے
کی اور گناہ سے باز رہیگا اور کہیگا کہ مین خدا سے امید رکھتا ہون کہ میرے
اس تھوڑے کام کو قبول کرے اور اس کمی کو پورا کردے اور بڑا
ثواب عنایت فرماوے اور لغزش معاف کرے تو ان آرزوون کا
نام رجا ہی مگر جب غافل رہے اور عبادت کو چھوڑ دے اور گناہ کرے
اور خدائے تعالے کے غصے کا خوف نہ رکھے اور اُسکی رضامندی پر
التفات نہ کرے اور اُسکے وعدہ اور وعید کی پروا نہ کرے اور کہے
کہ مین خدائے تعالے سے بہشت کی امید رکھتا ہون اور دوزخ سے
بچنے کی التجا کرتا ہون اسکا نام تمنائے بے اصل ہی اس سے کچھ فائدہ
نہین اپنی نادانی سے اسکا نام رجا اور حسن ظن رکھ لیا ہی اور حقیقت مین
یہ خطا اور گمراہی ہی چنانچہ اسی کے ممد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے بھی فرمایا ہی کہ عقلمند وہ آدمی ہی جو اپنے نفس سے حساب کرے
اور موت کے لیے نیک عمل کرے اور احمق آدمی وہ ہی کہ اپنے نفس کی
پیروی کرے اور خدائے تعالے سے مغفرت طمع رکھے اور حسن بصری رح
نے اس باب مین فرمایا ہی کہ ایک قوم کو مغفرت کی تمنا نے عمل کرنے سے
باز رکھا یہانتک کہ دنیا سے چلدیے اور اُنکے پاس کوئی نیکی نہ تھی کہتے تھے
کہ ہم خدائے تعالے کے ساتھ نیک گمان کرکہتے ہین اور جھوٹ کہتے تھے

کیونکہ اگر انکو نیک ظن ہوتا تو عمل خیر کرنے مین مصروف ہوتے جیسا کہ خدائے تعالی نے فرمایا ہی
وذالکم ظنکم الذی ظننتم بربکم ارداکم فاصبحتم من الخسرین ط
یعنی جو تم اپنے پروردگار کے ساتھ گمان کرتے تھے اس گمان نے تمکو ہلاک کیا پس ہوگئے
تم ٹوٹے والون مین جعفر صبیحی کہتے ہین کہ مین نے ابو میسرہ عابد کو دیکھا کہ انتہا مجاہدے
کے سبب سے انکی پسلیان نکل آئی ہین مین نے کہا کہ اتنا مجاہدہ کیون کرتے ہو خدائے تعالی
کی رحمت تو فراخ ہی غصہ ہوکر جواب دیا کہ تو نے کون سی بات دیکھی جو میری ناامیدی
دلیل رکھتی قولہ تعالی ان رحمۃ اللہ قریب من المحسنین یعنی خدائے تعالی کی
رحمت نیک کارون کے قریب ہی راوی کہتے ہین کہ اسکی اس بات نے مجکو رولایا پس
خلاصہ اس بیان کا یہ ہی کہ اس امت مرحومہ مین سے جب کسی بندے نے فراخی رحمت
خدائے تعالی کو یاد کیا اور اسکے نہایت فضل اور کمال کو دھیان کیا اور شروع
قرآن مجید کا یعنی بسم اللہ الرحمن الرحیم دیکھا اور بہت سی نعمتون کو جو بے سفارش
ملی ہین دھیان کیا اور دوسری طرف سے اسکی کمال بزرگی اور بڑائی اور ہیبت کو
معلوم کیا اور اسکے غصے کو جسکے تحمل کی زمین آسمان کو طاقت نہین دیکھا بعد اسکے اپنی
غفلت اور کثرت گناہون کو خیال کیا پھر عاقبت مین وہان کا معاملہ سخت نظر پڑا
تو یہ سب باتین اسکو خوف و رجا کی طرف لاوینگی اور دونون طرف سے بچا ہوا
بیچ کے راستے پر چلنے لگیگا یعنی ایک معجون مرکب امن و یاس سے نہایت خوشگوار
کھائیگا اور رجاے صرف کی سردی اور خوف محض کی گرمی سے بالکل چھٹی پائیگا اور مقصود تک
پہونچیگا اور دونون مرضون سے نجات پاکر بے کسی فتور اور غفلت کے رات دن خدمت
الہی کرتا ہوا چلا جائیگا اور صفیا اور عابدون مین شمار ہوگا اور خطرکی گھاٹی کو پیچھے چھوڑیگا انشاء اللہ تعالی

الآ باسمہ تعالےٰ العظیم

فصل چھٹی گھاٹی قوادح کی

پھر سالک کو لازم ہی کہ اپنے عمل کو اُس چیز سے بچاوے جو عمل مین فساد کرتی ہی اور اُسکو باطل کر دیتی ہی اور ہم کہ چکے ہین کہ وہ چیزین دو ہین ایک ریا دوسری عُجب جاننا چاہیے کہ ریا سے پرہیز کرنا دو چیزون کے سبب سے ضروری ہی اول یہ کہ اگر عبادت مین ریا نہ کرے تو قبول ہو اور ثواب بھی بہت حاصل ہو اور اگر ریا کی تو عبادت قبول نہو گی اور ثواب بالکل حاصل نہو گا یا کم حاصل نہو چنانچہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ خدا ے تعالیٰ نے فرمایا ہی کہ سب بے پروائون سے زیادہ بے پرواشرک سے مین ہون یعنے جو کوئی عمل کرے اور میرے سوا دوسرے کو شریک کرے تو مین اُسکے عمل کو قبول نہ کرونگا البتہ اگر خالص میرے واسطے ہو تو قبول کرونگا اور کہتے ہین کہ ریاکار قیامت کے دن جب عمل کے ثواب کی درخواست کریگا تو خدا ے تعالیٰ کہیگا کیا بجلسوں مین تجکو بلند بانگ نہین بٹھلایا تھا کیا دنیا مین تجکو سرداری نہین ملی تھی کیا تیرے ہاتھ لوگون نے چیزون کو ارزان نہین بیچا تھا جو اب ثواب کی طلب کرتا ہی یعنے جو نیت تیری عمل سے تھی وہ دنیا مین تجکو سب دے چکے ہین دوسرا سبب ریا سے بچنے کا یہ ہی کہ ریا مین سخت ضرر ہی اور بڑا نقصان ہی یعنے اُسمین دو فضیحتین ہین اور دو مصیبتین ایک فضیحت پوشیدہ ہی یعنے فرشتون کے سامنے چنانچہ بیان کرتے ہین کہ جسوقت فرشتے بندے کے عمل کو خوش ہوتے اوپر لیجاتے ہین تو خدا ے تعالیٰ

فرماتا ہی کہ لے جاؤ اور دوزخ مین ڈال دو کیونکہ ارادہ بندے کا
اس عمل سے مین نہین تھا پس فضیحت ہوگا دوسری فضیحت علانیہ ہی
اور وہ قیامت کے دن سب خلقت کے سامنے ہوگی جیسا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم سے بیان کرتے ہین کہ ریا کرنے والے کو قیامت کے دن چار
نامون سے پکارینگے کہ ای کافر ای فاجر ای مکار ای زیانکار اور پھر کہینگے تیری
کوشش نکمی ہوئی اور تیرا ثواب برباد گیا آج تیرا کچھ حصہ نہین ہی اسی سے
ثواب طلب کر جسکے لیے تو نے عمل کیا تھا اور بیان کرتے ہین کہ قیامت کے
دن ایک پکارنے والا پکاریگا اس طرح کہ تمام خلقت سنے کہ کہان ہین وہ لوگ
جو آدمیون کو پوجا کرتے تھے کھڑے ہون اور جنکو پوجا کرتے تھے اُنسے اپنی
عبادت کا ثواب لے لین کیونکہ ہین ایسے عمل کو قبول نہین کرتا جسمین ہاؤ ہو
اور دو مصیبتین ریا مین یہ ہین کہ اول تو بہشت ہاتھ سے جاتی رہتی ہی چنانچہ
رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی کہ بہشت نے یہ بات کہی ہی کہ
مین بخیل اور ریا کرنے والے پر حرام ہون اور بعض لوگون نے اس حدیث کے
معنون مین تاویل کی ہی کہ بخیل سے مراد یہ ہی کہ کلمہ لا الہ الا اللہ کہنے سے
بخیلی کی ہو اور ریا کرنے والے سے یہ مراد ہی کہ ایمان اور توحید مین ریا کی ہو
مگر یہ قول ضعیف ہی معنی اسکے یہ ہین کہ جس شخص نے اپنے نفس کو بخل اور
ریا سے پاک نہین کیا ایسے آدمی کو ایمان کے جاتے رہنے کا خوف ہی
اور جب ایمان گیا تو کفر مین گرفتار ہوگا تو ضروری بہشت ہاتھ سے
نکل جائیگی دوسری مصیبت آگ مین داخل ہونے کی ہی اسواسطے کہ ابوہریرہ

رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ قیامت کے دن
پہلے اُس آدمی کو لاوینگے جسنے قرآن پڑھا ہو اور اُس مرد کو جو خدا کے راستے مین
مارا گیا ہو اور جسکے پاس مال تھا اُسنے خدا کی راہ مین خرچ کیا ہو پھر خدائے
تعالیٰ قرآن خوان سے کہیگا کہ مین نے اپنے جس کلام کو رسول صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم پر نازل کیا تھا تجکو سکھلایا بندہ کہیگا خدایا سچ ہی خدائے
تعالیٰ فرماویگا تو نے سیکھکر کیا کیا بندہ جواب دیگا کہ رات دن تیرے
واسطے پڑھا خدائے تعالیٰ فرماویگا جھوٹ بولا اور فرشتے کہینگے کہ تو جھوٹ
کہتا ہی اسواسطے کہ تیری غرض یہ تھی کہ لوگ تجکو کہین کہ فلانا شخص قاری ہی
پس وہ تو کہہ چکے پھر مال والے کو لاوینگے اُس سے خدائے تعالیٰ کہیگا کہ
ہمنے تجکو نعمت بہت سی دی تھی اور تجکو کسی کا محتاج نہین کیا تھا بندہ کہیگا
کہ بیشک یارب خدائے تعالیٰ فرماویگا کہ تجکو اتنا کچھ ملا تو نے کیا کیا بندہ
جواب دیگا کہ صلہ رحم بجا لایا اور تیرے واسطے صدقہ دیا خدائے تعالیٰ
فرماویگا جھوٹا ہی اور فرشتے کہینگے جھوٹ کہتا ہی بلکہ تیری غرض یہ تھی کہ
لوگ یون کہین کہ فلانا شخص سخی ہی سو اُنھون نے کہا پھر اُس شخص کو لاوینگے
جو خدائے تعالیٰ کی راہ مین مارا گیا تھا اُس سے پوچھا جاویگا کہ تو نے
کیا کیا جواب دیگا کہ تو نے جہاد کو فرمایا تھا مین نے جہاد کیا یہانتک کہ
تیری راہ مین مارا گیا خدائے تعالیٰ فرماویگا جھوٹ ہی اور فرشتے کہینگے کہ
جھوٹ کہتا ہی تیرا مطلب یہ تھا کہ لوگ یون کہین کہ فلانا شخص بہادر ہی
سو یہ تو اُنھون نے کہا اب ہمسے کیا چاہتے ہو تمھارا بدلہ دُنیا مین ہوچکا

پھر حکم ہوگا کہ ان سب کو اوندھے گھسیٹکر ذلت اور خواری سے دوزخ مین
ڈال دو ابو ہریرہ رضہ فرماتے ہین کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
یہانتک بیان فرماکر میرے گھٹنون پر ہاتھ مارے کہ اے ابو ہریرہ یہ لوگ ہین
خدائے تعالیٰ کی خلقت مین سے جنسے دوزخ کی آگ اول روشن ہوگی ابن
عباس رضہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مین نے سنا ہی
کہ دوزخ اور اہل دوزخ ریا والون سے فریاد کرینگے عرض کیا کہ یا رسول اللہ
دوزخ کیونکر فریاد کریگی جواب مین فرمایا کہ آگ کی گرمی سے جس سے انکو
عذاب کرینگے جہنم بھی فریاد کریگی اب اخلاص اور ریا کی حقیقت اور انکے
حکم اور تاثیر کو جاننا چاہیے کہ ہمارے علماء کے نزدیک اخلاص دو ہین
ایک اخلاص عمل ہین دوسرا اخلاص طلب اجر عمل مین اخلاص کے علماء کے
معنی یہ ہین کہ عمل سے قصد نزدیکی خدائے تعالیٰ کا کرنا اور اسکے حکم کی
تعظیم کرنی اور اسکے فرمانے کو گوش قبول سے سننا اور اس اخلاص کا سبب
اعتقاد صحیح ہوتا ہی اور اسکے ضد نفاق ہی جسکے یہ معنی ہین کہ غیر اللہ کی طرف
تقرب اختیار کرنا یا خدا کے ساتھ اعتقاد فاسد رکھنا اور اخلاص در طلب
اجر یہ ہی کہ عمل خیر سے آخرت کے نفع کی نیت ہو رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم سے اخلاص کے باب مین پوچھا فرمایا کہ اخلاص یہ ہی کہ
تو کہے کہ میرا پروردگار خدائے عزوجل ہی اور پھر اسکے احکام پر ثابت قدم
رہے یعنی ہوا اور نفس کو نہ پوجے اور پروردگار کے سوا کسی کو عبادت
نہ کرے اور عبادت مین سیدھا رہے جس طرح پر حکم ہی یہ اشارہ

اس بات کی طرف ہی کہ خدا کے سوا سب سے قطع کر دے یہ اخلاص حقیقی ہی اور اخلاص در طلب اجر کے ضد ریا ہی جو کہ آخرت کے عمل سے دنیا کے نفع کا ارادہ ہو اُسکی دو قسمین ہین ریا محض اور ریا تخلیط ریا محض اُسکو کہتے ہین کہ فقط دنیا کے نفع کا ارادہ ہو اور ریا تخلیط اُسکو کہتے ہین کہ دنیا اور آخرت دونون کے نفع کا خیال ہو یہ تعریف اخلاص اور ریا کی ہی اور اُنکی تاثیر عمل مین یہ ہی کہ اخلاص عمل فعل کو عبادت کر دیتی ہی اور اخلاص طلب اجر فعل کو مقبول اور کثیر الاجر کر دیتی ہی اور نفاق عمل کو ضائع کر دیتا ہی اور موجب قربت نہونے سے اُسکو خارج کر دیتا ہی اور اُس ثواب کے استحقاق سے بھی محروم رکھتا ہی جو اس عمل کے واسطے وعدہ ہوا ہی باقی رہی ریا کی تاثیر سو بعضے علماء کے نزدیک عارف سے ریا محض نہین ہوتا شعر زاہد کہ درم گرفت و دینار ۔ زاہد تر ازو دگر بدست آرد اور ریا کی جہت سے نصف ثواب باطل ہوتا ہی اور بعضون کے نزدیک عارف سے ریا محض کا ہونا ممکن ہی اور نصف اضعاف کو ضائع کر دیتی ہی مثلاً اگر کسی عمل مین دس گنا ثواب ملتا تو پانچ گنا ملیگا اور ریا تخلیط سے چوتھائی اضعاف خراب جاتے ہین مثلاً دس کی جگہ ساڑھے سات ملتے ہین اور ہمارے علماء کے نزدیک صحیح یہ بات ہی کہ عارف سے آخرت کے ذکر کے ساتھ ریا محض ممکن نہین ہی مگر سہواً اور تاثیر کے باب مین مختار یہ ہی کہ ریا کے اثر سے عمل مقبول نہین ہوتا یا ثواب مین نقصان ہوتا ہی نصف اور ربع کی کچھ تخصیص نہین ہی اور ان مسائل کی شرح بہت بڑی ہی کتاب احیاء العلوم اور ہمارے معاملات دین مین پورا اسکو بیان کر دیا ہی اب یہ بیان ہوتا ہی کہ اخلاص کی کون کونسی جگہ ہین اور کونسی عبادتون مین

اخلاص ضروری ہی جاننا چاہیے کہ بعضے علماء کے نزدیک عمل تین قسم کے ہین
ایک قسم یہ ہی کہ اسمین دونون قسم کا اخلاص ہو اور یہ عبادت اصلی
ظاہری ہین ہو اور ایک قسم یہ ہی کہ اسمین دونون اخلاص نہون وہ اصلی
اعمال باطن ہین اور ایک قسم یہ ہی کہ اسمین اخلاص طلب اجر کا ہو نہ اخلاص
عمل کا اور یہ وہ مباحات ہین جو ضرورت سے زیادہ ثواب کے لیے اختیار
کر لیتے ہین اور ہمارے مرشد رح نے فرمایا ہی کہ جو عبادات اصلی ہین سے غیر
اللہ کے واسطے ہو سکتا ہو تو اسمین اخلاص عمل ہوتا ہی اس قول پر اکثر
باطن کی عبادتون مین اخلاص عمل واقع ہوگا اور اخلاص طلب اجر مین
مشائخ قرائیہ نے فرمایا ہی کہ باطن کی عبادتون مین اخلاص طلب اجر
نہین ہو سکتا اسواسطے کہ خدائے تعالی کے سوا اسپر کوئی خبردار نہین
پس اسمین ریا نہین ہو سکتی اسلیے اخلاص طلب اجر کی احتیاج نہوگی اور
غیر ہمارے مرشد کا یہ قول ہی کہ جو مرید عبادت باطن کے بدلے مین خدائے
تعالی سے دنیا کا نفع چاہے وہ بھی ریا مین شامل ہی تو اس قول کے بموجب
اکثر باطن کی عبادتون مین دونون اخلاص ہو سکتے ہین اور اسی طرح
نوافل مین شروع کے وقت دونون اخلاص ضروری ہین لیکن مباحات مین
اخلاص طلب اجر کا ہوتا ہی نہ اخلاص عمل کا اسواسطے کہ انمین صلاحیت

اِس بات کی نہین ہی کہ بالذات قربت ہون بلکہ قربت کے لیے آرا و سیلہ ان
ہین یہ مواضع اخلاص کے تھے اب اُنکا وقت سُننا چاہیے کہ عمل مین
کسوقت اخلاص وغیرہ واقع ہوتے ہین جاننا چاہیے کہ اخلاص عمل
افعال کے ساتھ ہی ہوتا ہی ہوتا ہی ہوتا

ہر ایک عمل کے لیے علیحدہ اخلاص ضروری ہی یا نہین بعضون نے کہا کہ سب عبادتون مین جدا اخلاص کا ہونا واجب ہی اور بعضون کے نزدیک چند اعمال کے لیے ایک ہی اخلاص روا ہی پس جو عمل کہ دوسرا کان ہی مثل وضو اور نماز کے اسمین ایک اخلاص کافی ہی اسواسطے کہ از روے صلاح اور فساد اجزا کے بعض انکا بعض کے ساتھ متعلق ہی گویا سب ملکر ایک عمل ہوتے ہین باقی رہی یہ بات کہ اگر کوئی اس طرح عمل کرے کہ اسکی غرض تعریف اور نفع لوگون سے ہو بلکہ دنیاوی غرض خداے تعالی ہی سے ہو تو وہ بھی ریا مین شامل ہی یا نہین جاننا چاہیے کہ یہ بھی ریا محض ہی کیونکہ ریا مین مراد کا اعتبار ہی نہ اسکا کہ جس سے مراد طلب کرتا ہی پس جب کہ کسی کی مراد عمل خیر سے دنیا کا نفع ہو وہ بھی ریا ہی ہی خواہ خداے تعالی سے طلب کرے یا آدمیون سے جیسا خداے تعالی اپنی کتاب مین فرماتا ہی مَنْ كَانَ يُرِيدُ حَرْثَ الدُّنْيَا نُؤْتِهِ مِنْهَا وَمَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنْ نَصِيبٍ یعنے جسکی غرض دنیا کی کھیتی ہو سو دیونگے ہم اسکو اسمین سے اور نہوگا اسکے واسطے آخرت مین حصہ پس لفظ ریا مین اعتبار رویت بہ لحاظ اشتقاق کے نہ سمجھنا چاہیے اور اس ارادۂ فاسد کا نام جو ریا رکھا ہی اس سبب سے ہی کہ اکثر لوگون کی طرف سے اور انکے دکھلاوے سے ہوتا ہی اسکو خوب سمجھ لینا چاہیے پھر اگر کوئی عبادت کے ذریعہ سے خداے تعالے سے دنیا چاہتا ہی اسلیے کہ لوگون کا محتاج نہو اور اسکو عبادت پر تقویت ہو تو اسکا یہ حال ہی کہ لوگون کی طرف احتیاج نہ رہنا مال وجاہ کی کثرت سے حاصل ہونا ممکن نہین بلکہ یہ بات قناعت سے اور خداے تعالی پر اعتماد

کرنے سے ہوتی ہو لیکن یہ طلب اگر تقویت عبادت کے لیے ہو تو البتہ ریا نہین ہو
اور اسی طرح جو کام آخرت سے علاقہ رکھے اُسکا طلب کرنا عمل خیر سے ریا مین
شامل نہین مثلاً مراد کسی شخص کی یہ ہو کہ لوگ میری تعظیم کرین اور دوست
رکھین اور غرض اس سے مذہب حق کا مدد کرنا اور علم کا پھیلانا اور لوگون کو
عبادت پر آمادہ کرنا ہو تو یہ ریا مین شمار نہوگا البتہ اگر غرض صرف نفس کی
بزرگی اور دنیا ہی ہوگی تو بیشک ریا مین شمار ہوگا مین نے اپنے بعضے
بزرگون سے پوچھا کہ اولیا نے تنگی کے دنون مین سورہ واقعہ پڑھی ہو اور
غرض اُنکی اُسکے پڑھنے سے یہ تھی کہ خدائے تعالی سختی اُنسے دور کرے
اور دنیا کو فراخ کردے کس طرح جائز ہو کہ متاع دنیا کی عمل خیر کے وسیلے سے
طلب کرے اُنھون نے جواب دیا کہ اُنکی مراد یہ تھی کہ خدائے تعالی اُنکو قناعت
دیوے یا قوت جسکے سبب سے عبادت کرسکین یا علم پڑھ سکین اور
یہ منجملہ ارادہ خیر سے ہو نہ دنیا کے ارادون مین سے اور جاننا چاہیے
کہ اس سورۃ کا پڑھنا رزق کی سختی کے لیے پہلے لوگون کی عادت مین سے
ہو اور اس باب مین حدیثین اور آثار رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
اور صحابہ رضہ سے وارد ہین یہانتک کہ بیان کرتے ہین کہ جب حضرت ابن مسعود رضہ

لوگون نے غصہ کیا کہ اولاد کے واسطے تمنے کچھ نہ چھوڑا تو اُنھون نے جواب دیا
کہ سورہ واقعہ اُنکے واسطے چھوڑ چلا ہون اور علماء اور مشائخ سلف رہنے
جو اس سورہ کو پڑھا ہی اُسکی وجہ یہی ہی ورنہ خدا کے فضل سے دنیا کی تنگی
اور سختیون پر اُنکو توجہ نہین بلکہ یہ وہ لوگ ہین کہ دنیا کی سختیون اور تنگیون کو
غنیمت سمجھتے ہین اور خدائے تعالیٰ کا احسان جانتے ہین اور اگر دنیا اُنپر
کشادہ کر دیجائے تو خوف کرین اور ناخوش ہون اور خدائے تعالیٰ کی طرف
سے ایکبار مخالف عادت اور مصیبت جانین اُنکا قول یہ ہی کہ بھوک ہماری
پونجی ہی اور تصوف والون کے مذہب کی اصل اسی پر ہی اور میرا اور میرے
بزرگون کا مذہب بھی یہی ہی لیکن بعض متاخرین نے جو اس باب مین
کمی کی ہی اُسکا کچھ اعتبار نہین ہی اور مین نے جو یہ بات اس جگہ پر ذکر کی ہی
اسکا سبب یہ ہی کہ ایسا نہو کہ کوئی مخالف اُسکے مطلب سے بیخبر ہوکر اور
بے جانے بوجھے اُنپر غلطی پکڑے یا کوئی مبتدی سادہ لوح کہ علم سے اسکو
بہرہ نہو اور غلطی سے کہنے لگے کہ یہ بات زہد والون اور اہل تجربہ اور ارباب صبر
وریاضت کے قابل نہین معلوم کرنا چاہیے کہ یہ بات سنت سے لی ہوئی ہی
اور اُس سے غرض قناعت کا حاصل ہونا اور عبادت پر تقویت ہی نہ ہوائے
نفس اور شہوت یا تنگ آنا سختی کے تحمل خواہ بھوک سے اکثر یہ ہی کہ اس سورہ کے
پڑھنے کے بعد قناعت دل مین پیدا ہوجاتی ہی اور بھوک کی حرص دور
ہوجاتی ہی اور دل کو کھانے کی طرف سے تسلی ہوجاتی ہی جسنے امتحان
کیا ہوگا اُسکو اُسکا حال خوب معلوم ہی دوسرا اقداح عجب ہی دردسیون کی

اور اس باب مین ایک بات سمجھنے کے قابل ہی اور وہ یہ ہی کہ دنیا
کے مخلوقات مین سے آدمی کو جب
تک کامل نہو تو طلب
کرنی چاہیے اور ضعیف ہمت
اگر طلسہ نکالے اور
اتفاق کسی مصیبت
اور ابتلا کا پہنچا تو یہ
۲۰۲

جہت سے عجب سے بچنا ضروری ہے پہلا یہ کہ عجب کرنے والا توفیق سے محروم رہتا ہے
اسواسطے کہ عجب والا مخذول ہوتا ہے جو شخص توفیق یافتہ کی اور جب بندے سے
توفیق منقطع ہوئی تو جلد ہلاک ہوجاویگا اسی سبب سے رسول خدا صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تین چیزیں ہلاک کرنے والی ہیں ایک بخل کی پیروی
دوسری ہوا سے نفس کا اتباع تیسری اپنے نفس پر آدمی کا عجب کرنا دوسرا
سبب یہ ہے کہ عجب عمل صالح کا مفسد ہے اسی وجہ سے حضرت عیسیٰ نے فرمایا
کہ اے جماعت حواریان بہت چراغوں کو ہوا نے گل کردیا ہے اور بہت عابدوں کو
عجب نے فاسد کردیا ہے اور چونکہ غرض اور نفع یہی عبادت ہے اور یہ خصلت
بندے کو اولاً عبادت سے محروم کرتی ہے اور اگر تھوڑی سی عبادت کی بھی
تو اسکو ثانیاً ضائع کردیتی ہے پس ایسی خصلت سے پرہیز کرنا ضروری ہے اور
اللہ توفیق دینے والا ہے اب حقیقت عجب کی اور اسکے معنی اور اسکی تاثیر
اور حکم کو معلوم کرنا چاہیے عجب کی حقیقت اتنی ہے کہ اپنے عمل صالح کو بڑا جانے
اور تفصیل اسکی یہ ہے کہ بندہ عمل صالح سے مشرف ہونے کو خدا کے سوا کسی
اور سے دھیان کرے خواہ لوگوں سے یا نفس سے یا کسی دوسری چیز سے
اس بنا پر بعض اوقات عجب مرکب ہوگا یعنی جسکو لوگوں اور نفس اور غیر
چیز سے تینوں سے خیال کرے اور مثنی ہوگا اگر انمیں سے دو سے خیال
کرے اور مفرد ہوگا اگر صرف ایک چیز سے جانے اور عجب کی ضد احسان کا
یاد کرنا ہے وہ یہ ہے کہ عمل صالح کو خدائے تعالیٰ کی توفیق سے سمجھے کہ اسکو بزرگی دی
اور ثواب اور اجر عنایت فرمایا اور مقدار اسکی بڑی مقرر کی اور یہ احسان کا یاد کرنا

جب عجب کے لوازم موجود ہون یا خطرات درپیش ہون فرض ہی اور باقی سب وقتون مین نفل ہی اور عجب کی تاثیر عمل صالح مین یہ ہوتی ہی کہ بمقتضے علماء نے کہا ہی کہ جو کوئی عجب کرے اُسکے عمل جاتے رہتے ہین اور اکثر مرنے سے پہلے توبہ کر لیوے تو عمل اسکے سلامت رہتے ہین محمد صابر نے جو مشائخ کرامیہ مین سے ہی اسی کو اختیار کیا ہی اور عمل کا ضائع ہونا اُسکے نزدیک یہ ہی کہ بالکل اُسکا ثواب نہ ملے اور اور لوگ کہتے ہین کہ ضائع ہونے سے یہ غرض ہی کہ اضعافِ ثواب کے جاتے رہتے ہین کل نہین جاتا یہان یہ شبہہ ہوتا ہی کہ بندۂ عارف پر یہ بات کس طرح پوشیدہ رہتی ہی کہ عمل صالح کی توفیق کو خدائے تعالی کی طرف سے نہین جانتا تو اسکے جواب مین ایک باریک نکتہ لکھا جاتا ہی اور وہ یہ ہی کہ آدمی عجب مین تین قسم کے ہین اول قسم عجب مین وہ لوگ ہین جو سب حال مین عجب کرین وہ معتزلہ اور قدریہ ہین اور وہ لوگ کہ خدائے تعالی کی سنت فعل مین اپنے اوپر نہین جانتے اور عنایت اور توفیق اور لطف خاص کے منکر ہین یہ حال ایک شبہہ کے سبب سے اُنپر غالب ہوگیا ہی اور دوسری قسم یہ ہی کہ وہ ہر حال مین منت کا ذکر کرتے ہین وہ اہل استقامت ہین اُنکو کسی عمل مین عجب نہین ہی سبب

اس بصیرت کے جو خدائے تعالیٰ کی طرف سے اُنکو عنایت ہوئی ہے اور تیسری قسم میں تخلیط والے ہیں وہ تمام اہل سنت وجماعت کے لوگ ہیں کہ کبھی ہوا و ہوس سے متاثر ہوں اور خدائے تعالیٰ کی سنت کا ذکر کریں اور کبھی بسبب غفلت عارضی اور سستی اجتہاد اور نقصان بصیرت کے عجب کرنے لگتے ہیں اور قدریہ اور معتزلہ کے افعال میں اختلاف ہے بعضے کہتے ہیں کہ اُنکے سب افعال اُنکے اعتقاد کے سبب سے خراب اور ضائع ہوجاوینگے اور بعضے کہتے ہیں کہ کوئی عمل اعتقاد کے سبب اُنکا ضائع نہوگا جب تک کہ عُجب کے ساتھ مخصوص نہو جیسا اہل سنت وجماعت کے اعتقاد میں ہے کہ ہر عمل عجب کو مانع نہیں جب تک کہ مخصوص ذکر مثبت کے ساتھ نہو اب یہ جاننا چاہیے کہ ریا اور عُجب کے سوا بھی قوادح عمل کے بہت ہیں لیکن ان دونوں کو خاصتہً ذکر کرنے کی یہ وجہ ہے کہ یہ دونوں اصل ہیں اور مدار کار انھیں پر ہے اور بعضے مشائخ نے کہا ہے کہ بندے کو ضرور ہے کہ عمل کو دس چیزوں سے حفاظت کرے نفاق اور ریا اور تخلیط اور منّ اور اذی اور ندامت اور عُجب اور حسرت اور تہاون اور خوف ملامت لوگوں کا اور ہمارے مرشد نے ہر ایک خصلت کی ایک ضد فرمائی ہے کہ نفاق کی ضد اخلاص عمل ہے اور ریا کی ضد اخلاص طلب اجر ہے اور تخلیط کی ضد جدا کرنا عمل کا ہے

آمیزش نفع دنیاوی سے اور سنت کی ضد سپرد کرنا عمل کا خدائے عزوجل کو
اور آدمی کی ضد عمل کا حفاظت کرنا اور ندامت کی ضد نفس کا ثابت رکھنا
اور عجب کی ضد ذکر منت ہی اور حسرت کی ضد عمل خیر کا غنیمت جاننا اور
تہاون کی ضد توفیق کی تعظیم رکھنی اور خوف ملامت مردمان کی ضد ڈر ہی
خدائے تعالیٰ سے اور جاننا چاہیے کہ نفاق عمل کو کھو دیتا ہی اور ریا عمل کو
مردود کر دیتی ہی اور من اور اذی صدقہ کو بالکل اسی وقت محو کر دیتے ہین
اور بعضے مشائخون کے نزدیک کچھ حصّون کو کم کر دیتے ہین اور ندامت سب
مشائخ کے نزدیک عمل کو کھو دیتی ہی اور عجب بعضے عمل کے ضایع کر دیتا ہی اور
مسرت اور تہاون اور خوف ملامت عمل کو ہلکا کر دیتے ہین اور اسکا وزن
دور کرتے ہین ہین کہتا ہون کہ غرض قبول اور رد فعل سے تعظیم اور سستی ہی
اور معنی حبط فعل کے باطل ہونا اسکے نفع کا ہی اور وہ کبھی بالکل ثواب کے
باطل ہونے سے ہوتا ہی اور کبھی اضعاف ثواب کے جانے سے اور ثواب
اس نفع کا نام ہی جسکا مقتضے کوئی فعل خاص ہو اور اضعاف ثواب اسقدر
زیادتی کو بولتے ہین اور گرانی وزن فعل کے معنی یہ ہین کہ موافق قرینہ احوال
کے اس فعل مین کچھ زیادتی حاصل ہو جاوے چنانچہ احسان کرنا اہل خیر کے
حق مین بعد اسکے ماں باپ کے حق مین بعد اسکے کسی پیغمبر کے لیے اور
شر مین بھی گرانی ہوتی ہی مگر تضعیف یعنے زیادتی نہین ہوتی یہ ہی خلاصہ
اور مختصر اس تحقیق کا جو اس بات مین ہین نے کی ہی اسکو خوب سمجھ لو اور
اللہ توفیق دینے والا ہی تنبیہ اس گھاٹی کا قطع کرنا بڑی سعی اور کوشش سے

ضرور ہی کیونکہ اسمین خوف بہت ہی اسواسطے کہ صاحب عبادت کے سب
گھاٹیون کو قطع کیا اور ان سب مصیبتون کو سہا اب اُسکو عبادت کی عمدہ
پونجی حاصل ہوئی اور اُس سرمایہ پر کچھ خوف نہین رہا سوا اس گھاٹی کے
خصوصاً ان دو رہزنون یعنی ریا و عجب کے پس بچنا اُسے ضروری ہوا اور
مین ذکر کرتا ہون ہر ایک مین ان دونون مین سے اصلین کافی اب
ریا کے باب مین چار اصل ہین پہلی اصل خدائے تعالیٰ فرماتا ہی اَللّٰهُ الَّذِیْ
خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ وَّمِنَ الْاَرْضِ مِثْلَهُنَّ یَتَنَزَّلُ الْاَمْرُ بَیْنَهُنَّ
لِتَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ وَّ اَنَّ اللّٰهَ
قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَیْءٍ عِلْمًا یعنے خدائے تعالیٰ نے پیدا کیا ساتون
آسمانون کو اور اتنی ہی زمینون کو اور حکم اور بادشاہت اُسکی اُنمین جاری ہی
تاکہ تم جان لو کہ خدا ہر چیز پر قادر ہی اور اُسکا علم سب شی کو گھیرے ہوے ہی
یعنے بندے کو گویا یون ارشاد ہی کہ مین نے تو آسمانون اور زمینون کو اور
جو اُنکے درمیان مین ہی اور بہت سے عجائب اور غرائب کو پیدا کر کے
تیری نظر پر کفایت کی ہی کہ تو اُنکو دیکھکر جان لے کہ مین سب عالمون پر قادر
ہون اور تو دو رکعتین نماز کی اتنے عیبون اور قصورون کے ساتھ ادا کرتا ہی
تو کیا تجھکو یہ کفایت نہین کرتا کہ مین تجھکو دیکھتا ہون اور تیرا حال جانتا ہون
اور تیری ثنا کر کے ثواب دیتا ہون یہ خیال کیون کرتا ہی کہ میرے عمل کو خلق
جانے اور تعریف کرے کیا یہی وفاداری کی بات ہی کوئی عاقل اسکو پسند کریگا
شعر نہ جانی تو نے او غافل ہماری قدر نعمت کی ۔ یہی عہد مروت ہی وفا کو ہی

کہتے ہین ۔ دوسری اصل یہ ہی جس کسی کے پاس کوئی ایسا نفیس جوہر ہو کہ وہ اسکے عوض ہزار اشرفیان لے سکتا ہی پھر وہ اسکو ایک پیسے کو بیچ ڈالے تو یہ کتنا بڑا القصان ہی اور اسکی کم ہمتی اور کم علمی اور بے عقلی پر کیسی کچھ دلیل ہی اسی طرح سے اگرچہ بندے کو خلقت کی تعریف کرنے سے دنیا کی دولت حاصل ہوتی ہی مگر بمقابلہ رضاے رب العالمین اور ثناے اور شکر اور ثواب کے ایسی ہی جیسا ایک پیسا مقابلہ تین ہزار دینار کے بلکہ تمام دنیا کے شعر عرضہ کردم دو جہان بردل کار افتادہ ۔ بجز از ذکر تو باقی ہمہ فانی بہت پس سوچنے کا مقام ہی کہ کتنا بڑا خسارہ ہی کہ آدمی اتنی کرامتین پیاری اور بزرگ ان حقیر دنیاوی چیزون کے بدلے مین اپنے پاس سے فوت کردے اور اگر خواہ مخواہ اس ہمت خسیس سے کوئی چارہ نہو اور دنیا ہی لینی ہو تو چاہیے کہ عبادت سے آخرت کا قصد کرے تاکہ دنیا بھی اسکے پیچھے چلی آوے بلکہ فقط خدا ہی کو طلب کرے تاکہ دونون جہان عنایت کردے کیونکہ وہ مالک ہی شعر یک جوے بستاند و صد جہان دہد ۔ انچہ در وہمت نیاید آن دہد ۔ اور خود فرماتا ہی مَنْ كَانَ يُرِيدُ ثَوَابَ الدُّنْيَا فَعِنْدَ اللّٰهِ ثَوَابُ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۔ یعنی جو کوئی دنیا کا ثواب

چاہتا ہو پس خدا کے پاس دنیا اور آخرت کا ثواب ہو اور رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خدائے تعالیٰ آخرت کے عمل کے بدلے مین دنیا
تو دے دیتا ہو لیکن دنیا کے عمل کے بدلے مین آخرت نہین دیتا پس اگر
آدمی نیت خالص کرے اور ہمت کو آخرت ہی کے واسطے کردے تو دنیا اور
آخرت دونون حاصل ہون اور اگر فقط دنیا طلب کرے تو آخرت اسی وقت
جاتی رہے اور اکثر ایسا ہو کہ دنیا بھی حاصل نہو اور اگر مل بھی جاوے تو
خود باقی نہ رہیگی پس دنیا و آخرت دونون سے خسارے مین رہا تیسری
اصل یہ ہو کہ جس مخلوق کے واسطے تو عمل کرتا ہو اور اسکی رضا جوئی کرتا ہو
اگر وہ خبردار ہو جاوے کہ تو اسکے چھپانے اور خوشامد کی تدبیر کر رہا ہو
تو وہ تجھسے دشمنی کریگا پھر عقلمند کیونکر ایسے شخص کے واسطے عمل کرے
اگر وہ خبر پاوے کہ یہ میری رضا جوئی کرتا ہو تو دشمنی کرے ایسے شخص کی
رضا جوئی کے واسطے عمل کیون نہ کرے کہ وہ تجکو دوست رکھے اور سب سے
مستغنی کردے یہ اصل ہمجھ دار کے لیے بہت مفید ہو چوتھی اصل یہ ہو کہ اگر
کسی کو ایسی چیز نفیس ملجاوے کہ اسکے وسیلے سے کسی بڑے بادشاہ دنیا کو
راضی کرلیوے اور وہ شخص اس چیز سے اس غرض کو تو چھوڑ دے بلکہ
اسکے واسطے سے رضا جوئی کسی حلال خورخسیس کی کرے تو یہ کتنی بڑی
حماقت اور خساست ہوگی اور لوگ جدا ستاوینگے کہ اسکو باوجود طاقت
رکھنے رضامندی بادشاہ کے خاکروب کی رضا جوئی کی کیا ضرورت تھی
اب اُس سے دونون خوشی فوت ہوئین اس طرف سے رہ گیا اور اُس طرف سے

حکا لاگیا یہی حال ریا والے کا ہے کہ اپنے عمل سے رضا جوئی مخلوق حقیر اور ضعیف کی اُسکو کیا ضرورت ہے جب کہ پروردگار کی رضا حاصل کرنے پر قادر ہے ہان اگر رضا جوئی لوگون کی نہین چھوڑ سکتا تو اُسکی تدبیر یہ ہے کہ اپنا ارادہ مجرد کرلے فقط خدائے تعالیٰ کی رضا کی خواہش رکھے تاکہ لوگون کی بھی رضامندی حاصل ہوجاوے کیونکہ تمام دل اُسکے قبضے مین ہے جس طرف چاہے پھیر دے شعر تو ہم گردن از حکم داور پیچ کہ گردن نہ پیچد ز حکم تو ہیچ ۔ حسن بصری رح نے فرمایا کہ ایک آدمی نے خدائے تعالیٰ سے قسم کھاکر کہا کہ مین عبادت اسلیے کرونگا کہ مشہور ہوجاؤن پس سب سے اول مسجد مین آتا اور سب سے پیچھے جاتا اس طرح کہ ہر کوئی اُسکو ہر دم نماز ہی مین کھڑے ہوے دیکھتا اسی طرح سے سات مہینے تک کیا اتنی مدت مین جس جماعت کے پاس کو گذرتا وہ کہتے کہ اس ریادار نے ایسا کیا اور اس ریا والے نے یہ کہا پھر اس ارادے سے باز آیا اور اپنے جی مین کہا کہ آج سے عمل خدا ہی کے واسطے کرونگا اور وہی عمل سابق بدستور کرتا رہا فقط نیت کے بدلتے ہی ایسا ہوگیا کہ جس جماعت پر گذرتا تو وہ کہتے کہ رحمت ہو فلانے پر کہ خیر مین مصروف ہے جب حسن نے یہ حکایت تمام کی تو یہ آیت پڑھی اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَیَجْعَلُ لَھُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا یعنے جو لوگ یقین لائے ہین اور کی ہین نیکیان اُنکو دیگا رحمن محبت یعنے اُنسے محبت کریگا یا اُنکے دل مین اپنی محبت پیدا کریگا یا خلق کے

دل مین اُنکی محبت پیدا کریگا اب عجب کا حال سنو کہ اسمین تین اصل ہین
پہلی اصل یہ ہی کہ بندے کے عمل کی قیمت اور قدر اس سبب سے ہی کہ خدائے
تعالیٰ اُسکو قبول کرتا ہی اور راضی ہوتا ہی دیکھو مزدور دو درم کے بدلے مین
تمام دن کام کرتا ہی اور پاسبان دو پیسے کے لالچ مین تمام رات جاگتا ہی
اسی طرح پر سب پیشے والے رات دن اپنا اپنا کام کرتے ہین اور اُنکے
عملون کی قیمت چند درم گنتی کے مقرر ہین لیکن اگر بندہ صرف خدائے
تعالیٰ کے واسطے کام کرے اور اسی کے لیے مثلاً دن مین روزہ رکھے
تو وہ فرماتا ہی کہ اِنَّمَا یُوَفَّی الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَھُمْ بِغَیْرِ حِسَابٍ
یعنی ملیگا صبر کرنے والون ہی کو بیحساب ثواب جیسا کہ حدیث شریف مین ہی
کہ اتنا ثواب ملیگا کہ نہ آنکھون دیکھا نہ کانون سُنا اور نہ کسی بشر کے
دل مین خطرہ گذرا اور یہ وہی دن ہی جسکی قیمت بڑے رنج اور مصیبت اور
مزدوری سے دو درم ملتے مگر دن کی روٹی نہ کھانے سے اُسکی ایسی قیمت
ہوگئی اور اگر ایک رات کو اُٹھے اور کوئی عمل خدائے تعالیٰ کے واسطے
کرے تو فرماتا ہی فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِیَ لَھُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْیُنٍ
جَزَآءً بِمَا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ یعنے نہین جانتا کوئی کہ مین نے کیا پوشیدہ
رکھا ہی اُنکے لیے خنکی چشم سے بدلہ اُن عملون کا جو اُنھون نے کیے ہین
یہ وہی رات ہی کہ اگر تمام رات جاگتا تو اُسکی قیمت تھوڑے پیسے پیتے
اب اُسکی اتنی قیمت ہوگئی بلکہ تمام دن اور رات کا تو کیا ذکر ہی اگر ایک
ساعت رات کو یا دن کو دو رکعت نماز کی چھوٹی سی ادا کرے یا کسی وقت

حاصل اس فصل کا یہ ہے کہ ادنیٰ عبادت جو بغیر اسکے فرض نہیں ہوتا اسکے ثواب کی کمائی کرنی
سب کو لازم ہے کیونکہ اس سے بہت فوائد حاصل ہوتے ہیں اور اسکی قدر نہ کرنا
بڑی غفلت ہے

فقط لا الہ الا اللہ کہے تو خدائے تعالیٰ فرماتا ہے مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِنْ
ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ
الْجَنَّةَ يُرْزَقُوْنَ فِيْهَا بِغَيْرِ حِسَابٍ یعنے جو کوئی نیک عمل
کرے مرد یا عورت اور وہ ایمان والا ہو داخل ہوگا بہشت مین اور
دیا جاویگا رزق بیحساب یہ تمام ساعتون مین سے ایک ساعت کا
ذکر ہے اور ایک دم کا کہ نیند سے کے اور دنیا دارون کے نزدیک اسکی قدر
وقیمت نہ تھی اور اس طرح کی بہت سی ساعتین بے فائدہ ضائع ہوجاتی ہین
پس قدر اپنی ساعتون اور نفسون کی جاننی اور انکی قیمت بڑھانی چاہیے
اسلیے عقلمند آدمی کو ضرور ہے کہ اپنے کام کو حقیر سمجھے اور اسکی قدر اور اسکا
شرف خدائے تعالیٰ کی طرف سے خیال کرے اور ایسے عمل کرنے سے
بچے جسمین صلاحیت قبول خداوندی نہو کیونکہ ایسا عمل اپنی اصل کی طرف
رجوع کرتا ہے کسی کام کا نہین ہوتا اسکی مثال یہ ہے کہ ایک خوشہ انگور یا
دستہ ریحان ہے کہ اسکی قیمت بازار مین ایک پیسہ ہے پس اگر اسکو کوئی
کسی وجہ سے بادشاہ کے پاس بطور تحفہ بھیجدے اور وہ اسکو قبول کرے
تو کیا عجب ہے کہ اسکے عوض مین ہزار دینار دے دیوے اور اگر اسکو
پسند نہ آیا اور پھینک دیا تو اپنی اصلی قیمت یعنی ایک پیسے کو بیچیگا ایسا ہی
حال عبادت کا ہے خبردار اور ہوشیار ہوکر سمجھ لو دوسری اصل یہ کہ
معلوم کرنا چاہیے کہ اگر کوئی دنیا کا بادشاہ کسی کا وظیفہ
مقرر کردے کھانا ہو یا کپڑا یا روپیہ تو وہ اسکو رات دن طرح طرح کی

خدمتون کو خواری اور ذلت سے کیگا اور کبھی ایسا بھی ہوگا کہ بہت کھڑے
ہونے سے اُسکے پانون ورم کر جائینگے اور جب سوار ہوگا تو اُسکی رکاب مین پیر
دوڑیگا اور کبھی اسکے دشمن سے لڑیگا اور مارا جائیگا غرض کہ اس نفع حقیر فانی کے
واسطے اتنی ذلت اور مشقت اور مضرت کہ درحقیقت وہ بھی خدا ے تعالی ہی
طرف سے ہی بے تامل اپنے اوپر برداشت کریگا اور خدا ے تعالی جسنے کہ اول
پیدا کیا پھر پرورش کیا پھر ظاہر و باطن دین و دنیا کی نعمتین دین
اور جان کہ جسکے وسیلے سے اپنے دل کا مطلب دوسرے سے کہ سکتا ہی
عطا فرمائی اس طرح کہ کوئی عقل اُسکی ماہیت کو نہین پہونچ سکتی ایسے
خدا کے لیے دو رکعت نماز بہت سے عیبون اور خرابیون کے ساتھ بندہ اور کرے
اور باوجود بیشمار ثواب کے کہ اُسکو حاصل ہوگا اپنی عبادت کو بڑا جانے اور
اُسپر عجب کرے تو یہ کام کمال نادانی کا ہی تمثیل اسکی اصل یہ ہی کہ اگر کوئی بادشاہ ہم
کہ اُسکی عادت یہ ہی کہ بادشاہون اور امیرون کو خدمت کے لیے کہے اور
اُسکے سامنے اولیار اور حکیم کھڑے ہون اور عقلا اور علما اُسکے گھوڑے کے
آگے دوڑین اگر ایسا بادشاہ کسی بازاری یا گنوار کو بسبب رحمت کے جو اُسپر ہی
فرماوے کہ اُنکے برابر کھڑا ہو اور اسکی عیب دار خدمت پر رضامندی سے
نظر کرے پس اگر یہ آدمی اُس خدمت معیوب سے بادشاہ پر منت رکھنے لگے
تو بیشک اُسکو دیوانہ کہینگے جب یہ بات ٹھہری تو جاننا چاہیے کہ خدا ے تعالی
ایک بادشاہ ہی کہ آسمان اور زمین اور جو چیز اُنمین ہی سب اُسکو تسبیح کرتے ہین
اور منجملہ اُسکے خادمون کے جبرئیل اور میکائیل اور اسرافیل اور عزرائیل اور

عرش اُٹھانے والے اور کروبی اور روحانی ہین جنکی گنتی خدائے تعالیٰ کے سوا
کسی کو نہین معلوم ہی وَمَا یَعْلَمُ جُنُوْدَ رَبِّكَ اِلَّا هُوَ یعنی کوئی نہین جانتا ہی
رب کے لشکرون کو مگر وہی پھر بعد انکے اُسکے خادمون مین سے آدم اور نوح
اور ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ اور تمام جہانون سے بہتر حضرت محمد رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور سب انبیا صلوات اللہ علیہم اجمعین ہین بڑے
مرتبون اور مناقب عزیز اور شریف اور مقامات بزرگ اور عبادات عظیم کے
پھر اُنکے پیچھے علماء اور امام دیندار اور زاہد ہین پاک دل اور عبادت خالص کے
ساتھ اور سب سے زیادہ ذلیل اُسکے خادمون مین اُس دروازے پر دنیا کے
بادشاہ اور ظالم ہین پس اُس خدا نے باوجود ہونے اتنی عظمت اور جلال کے
بندے کو عبادت کرنے کی اجازت دی ہی[ع] اور اُن دو رکعت عبید ار پر جو وہ
ادا کریگا خاص اپنی عنایت سے اتنے کچھ ثواب کا وعدہ فرمایا ہی پس اگر
وہ بندہ اُن دو رکعتون پر عجب کرے اور اُسکو بڑی کارگزاری سمجھے تو وہ بندہ
کیسا خراب اور تباہ اور نادان ہوگا اور ایک دوسری مثال اسکی یہ ہی کہ
جب کوئی بڑا بادشاہ اپنے لیئے قیمتی تحفون اور جواہرون کے لانے کی اجازت دے
اور کوئی ترکاری بیچنے والا ایک مولیون کا گٹھا یا کوئی گنوار انگورون کا ایک خوشہ
جسکی قیمت آنہ پائی ہی بادشاہ کی درگاہ مین لاوے اور ان بزرگون اور غنیون کا
شریک ہو اور بادشاہ اس فقیر سے اور دوسرون سے ہدیہ قبول کرے اور
اُسکی طرف رضا اور قبول کی نظر سے دیکھے اور اُسکو خلعت نفیس عطا فرماوے
تو یہ امر بادشاہ کی طرف سے صرف فضل و کرم ہی پس اگر یہ فقیر اس بادشاہ پر

[ع] اور اپنی کمال عظمت و جلال کے باوجود حضوری دی اور اس عبادت سے مشروف فرمایا کہ بندہ اس کے سامنے ہوا اور اسکا مقابل ہوا

احسان رکھے اور اس سولی کے گٹھے اور انگور کے خوشے پر عجب کرے تو اسکو
مجنون اور بیعقل کہینگے پس آدمی کو چاہیے کہ جب رات کو اٹھے اور کچھ کھاپین
ادا کرے تو فکر کرے کہ اوقت کتنے آدمی جنگل اور شہر اور دریا اور میدان مین مصیبتون اور
خطاؤن اور شقاوتون مین مبتلا ہونگے اور خدا تعالی کے دروازے پر گھڑے ہونگے
اور دل بریان اور چشم گریان اور زبان پاک رکھتے ہونگے پس میری نماز کو مین بھی
بقدر امکان کوشش اور اصلاح کرون لائق اس بادشاہ بزرگ کے کیسے ہوگی جسکے یہان ایسے
ایسے عابد عبادت کرتے ہون شعر کوے جانان مین پہونچ کر کیا دلا کرتا ہے نماز ہے اس
گلی مین تجھ سے بہتر سیکڑون افتادہ ہین ۔ اور میرے پیر رح نے فرمایا ہے اے
غافل کبھی ایسی تیاری بھی نماز مین کی ہے جیسے ایک مالدار کے پاس ہدیہ
بھیجنے مین کیا کرتا ہے اور ابوبکر وراق رح فرمایا کرتے کہ جب مین نماز سے
فارغ ہوتا ہون تو ایسا شرماتا ہون جیسے کوئی عورت زنا کرکے شرماتی ہے
اے اہی مرد طالب اس گھاٹی مین خواب غفلت سے ہوشیار ہو نہین تو
حسادہ والون مین سے ہوگا کیونکہ یہ گھاٹی دشوار اور تلخ اور سخت ہے اور سب سے
زیادہ نقصان کی باتین جو اس راستے مین پیش آوینگی یہ گھاٹی ہے اسواسطے
کہ فائدہ سب عقبات گذشتہ کا اس جگہ ظاہر ہوگا اگر اس گھاٹی مین سلامت رہا
تو نفع اٹھایا اور نہین تو کوشش باطل ہوئی اور تمام عمر گمراہی مین گذری
کیونکہ اس گھاٹی مین تین چیزین ایسی جمع ہوئی ہین جنکے سبب سے اس سے
گذرنا دشوار ہوگیا ہے اول یہ کہ کام بہت باریک ہے اسواسطے کہ ریا اور عجب کے
عملون مین نہایت باریک اور پوشیدہ ہین اسلیے اسپر کوئی خبردار نہین ہوسکتا

اگر جو عالم دانا دل اور متقی صاحب بصیرت دین کے کام مین ہو جب یہ حال ہی
تو پھر اسپر جاہل اور غافل کیونکر خبردار ہوگا ایک عالم نیشاپور نے مجھ سے کہا کہ
عطار سلمی رح نے ایک کپڑا بنا اور بیچنے ہین حتے الوسع احتیاط کی کہ کوئی
عیب نہ رہے پھر بازار مین بزاز کے پاس لے گئے بزاز نے اسکی قیمت تھوڑی
لگائی اور کہا کہ کپڑے مین اتنے عیب ہین عطار رونے لگے یہانتک روئے
کہ بزاز پشیمان ہوا اور عذر سے پیش آیا اور کہا کہ اسکی قیمت جتنی آپ کرچاہیے
لے لیجیے عطار نے کہا کہ میرا رونا اسوجہ سے نہین ہی جو تو گمان رکھتا ہے بلکہ
رونے کا باعث یہ ہی کہ مین اس پیشے کو خوب جانتا ہون اور اسکو
بڑی احتیاط سے بنا تھا تاکہ اسمین کوئی عیب نہ رہے جب مین نے
ایسے شخص کو دکھلایا جو اسکے عیب کو جانتا تھا اسنے اسمین اتنے عیب ۲۱۶
نکال دیے کہ مین اُنسے خبردار نہ تھا پس ہمارے عملون کا حال کیونکر
ہوگا جسوقت کل کو خدائے تعالی کے سامنے پیش کرین اور اُنمین
اتنے نقصان ظاہر ہون (روز قیامت کو) جنسے آج ہمکو خبر نہین اور شیخ صالح رح نے
فرمایا کہ مین ایک رات سحر کے وقت کوٹھے پر کہ شارع عام کے نزدیک تھا
سورہ طٰہٰ پڑھتا تھا جب تمام کرچکا تو پڑکر سورہا ایک شخص کو خواب مین
دیکھا کہ آسمان سے اُترا ہی اور اُسکے ہاتھ مین ایک کاغذ ہی میرے
سامنے اُس کاغذ کو کھولا مین نے دیکھا کہ سورہ طٰہٰ لکھی ہی اور ہر ایک
کلمہ کے نیچے دس نیکیان لکھی ہوئی ہین مگر ایک کلمہ کے نیچے نہین
لکھی مین نے کہا خدا کی قسم مین نے یہ کلمہ پڑھا ہی کسواسطے اسکے

نیچے تو اب نہین لکھا اُس شخص نے جواب دیا تو سچ کہتا ہی تو نے یہ کلمہ پڑھا ہی
اور اُسکا ثواب بھی لکھا تھا لیکن عرش کے نیچے سے آواز آئی کہ اسکو محو کردو مینے اسکو مٹا دیا
یہ سُنکر مین خواب ہی مین رونے لگا کہ ایسا کیون ہوا اُسنے کہا کہ جبتے اِس کلمہ پر پہونچا ایک
آدمی شارع عام سے جاتا تھا اُسکے سبب سے تو نے اپنی آواز بلند کی اسلیے اس کلمہ کا ثواب
برباد کیا دوم یہ کہ اسمین نقصان بہت ہی اسلیے کہ ریا اور عجب بڑی آفتین ہین آنے مین تو ایک
لحظہ مین آجاتی ہین اور نقصان ایسا کرتی ہین کہ تو نے برس کی عبادت کو باطل کر دیتی ہین
بیان کرتے ہین کہ ایک شخص نے سفیان ثوری رح کی مع ساتھیون کے دعوت کی جسوقت
کھانے کے واسطے اُسکے گھر پر آئے تو اُس شخص نے اپنے گھر والون سے
کہا کہ وہ طباق جو مین پہلے حج مین لایا تھا لاؤ بلکہ دوسرے حج والا بھی لاؤ
جب یہ کلمہ کہا تو سفیان ثوری رح نے اُسکی طرف دیکھا اور کہا کہ اے مسکین
دو حج کو تو نے دو کلمے کے بدلے کھو دیا تیسرے یہ کہ اسمین خطر عظیم ہی
چار سببون سے ایک یہ کہ خدائے تعالیٰ ایسا بادشاہ ہی جسکی عظمت و
جلال کی نہایت نہین دوسرے یہ کہ تجھپر اُسکی بیشمار نعمتین ہین تیسرے
یہ کہ تیرا بدن ایسا ہی کہ اُسمین عیب پوشیدہ ہین اور بہت سی آفتین ہین
چوتھے یہ کہ بہت سے خوفناک ایسے کام واقع ہوتے ہین کہ انمین لغزش
ہوجاتی ہی اور نفس اس لغزش پر جلد مائل ہوجاتا ہی پس اب بندہ محتاج
اس بات کا ہی کہ اپنے عیب بدن اور نفس مائل بشر سے ایسا عمل صالح
سالم پیدا کرے کہ درگاہ خدائے تعالیٰ کے قابل ہو تاکہ جلال اُسکی عظمت کا
اور کثرت نعمتون کی باقی رہے نہین تو ایسا بڑا نفع جاتا رہیگا کہ کوئی نفس

بیان قوادح کی گھاٹی کا

اصول الشرع لله

علم و الہ وسلم یا دود

کمال قرب اور بہت

علم اور فراوانی وصول کے

یون فرماتے ہین کہ

مین تیری ثنا نہین کر

کرسکتا اور وہ اعلم الٰہی ہے

فرماتے ہین کہ تیری ذات

تیری ثنا کے قابل ہے

پھر اور کونسی اس عظمت

وجلال کو کیا جانے اور

کیا ثنا کرسکے اور

عبادت بجالاوے

اس جگہ سوتے ہین کے

ہوش باقی نہین اور

حواس پریشان ہوتے ہین

فرماتے ہین کہ اگر تمام

اُسکے زوال کی سہار نہین کرسکتا بلکہ ایسی مصیبت مین گرفتار ہوگا کہ اُسکے تحمل کی طاقت نہ رکھے اور یہ بڑا کام ہے اور جلال اور عظمت خدائے تعالیٰ کی ایسی ہے کہ فرشتے مقرب رات دن اُسکی خدمت مین کھڑے رہتے ہین اور اُسکی عبادت کرتے ہین یہانتک کہ بعضے اُنمین سے پیدائش کے دن سے کھڑے ہین اور بعضے رکوع مین ہین اور بعضے سجدے مین اور بعضے تسبیح مین اور بعضے تہلیل مین کھڑا ہونے والا قیامت تک قیام کو تمام نہین کرسکتا اور نہ رکوع والا رکوع کو اور نہ سجدہ کرنے والا سجدے کو اور نہ تسبیح کرنے والا تسبیح کو اور نہ تہلیل کرنے والا تہلیل تمام کرسکتا ہے اور جب اس بڑی خدمت سے فارغ ہونگے تو معاً پکارینگے کہ تو پاک ہے ہمنے تیری عبادت ایسی نہ کی جو حق تھا عبادت کا اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جو سید المرسلین اور خیر العالمین ہین فرماتے ہین لَآ اُحْصِیْ ثَنَآءً عَلَیْكَ اَنْتَ كَمَآ اَثْنَیْتَ عَلٰی نَفْسِكَ یعنی مین تیری تعریف نہین کرسکتا تو اپنی تعریف آپ ہی کرسکتا ہے قطعہ بندہ ہمان بہ کہ ز تقصیر خویش + عذر بدرگاہ خدا آورد + ورنہ سزاوار خداوندیش + کس نتواند کہ بجا آورد + اور نعمت خدائے تعالیٰ کی اتنی ہے کہ اسکا شمار نہین ہوسکتا جیسا کہ فرمایا وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا یعنی اگر تم شمار کرنا چاہو اللہ کی نعمتون کو تو نہ گن سکوگے شعر اگر ہر موے من گردد زبانے + ز تو رانم بہر یک داستانے + نیارم گوہر شکر تو سفتن + سر موے ز احسان تو گفتن + بیان کرتے ہین کہ لوگون کو تین دیوان پیش کرینگے ایک نیکی کا دیوان دوسرا بدی کا دیوان

تیسرا نعمتون کا دیوان پھر نعمتون کے دیوانون کو نیکیون کے مقابل رکھیگا تاکہ جتنی نیکیان ہین نعمتون کے مقابلے مین جاتی رہین اور برائیان باقی رہ جاوین اور حکم اسمین خدا ہی کو ہو جو چاہے سو کرے شعر انچہ رود بر سرم چونتو پسندی رواست + بندہ چہ دعوی کند حکم خداوند راست + اور عیب نفس کے اور اُسکی آفتین ہر ایک اپنی جگہ پر ذکر کی گئی ہین اور وشوار یہ کام ہو کہ بندہ عبادت مین شب و روز زحمت کھینچے اور اپنے عیبون سے غافل رہے تو کبھی ایسا ہوگا کہ کوئی بھی انمین سے قبول نہو اور کبھی ایسا اتفاق ہوگا کہ برسون کی محنت ایک ساعت مین باطل کردے اور سب سے بڑا یہ ڈر ہی کہ اگر شاید خدائے تعالی بندے کی طرف نظر کرے اور وہ ریا کے ساتھ عبادت مین مشغول ہو یعنی ظاہر مین خدا کی طرف ہو اور باطن مین خلق کی طرف پس نکال دے اپنی درگاہ سے اس طرح کہ پھر کبھی نہ بلاوے ایک عالم حسن بصری رح کی حکایت کرتے تھے کہ اُنکو مرنے کے بعد خواب مین دیکھا اور حال دریافت کیا تو اُنھون نے فرمایا کہ خدائے تعالی نے مجکو اپنے سامنے کھڑا کیا اور فرمایا کہ اے حسن تجکو وہ دن یاد ہو کہ مسجد مین نماز ادا کرتا تھا جب تو نے لوگون کو اپنی طرف متوجہ دیکھا تو نماز خوب ادا کرنے لگا پس اگر اول کی تیری نمازین درست نہوتین تو مین آج درگاہ سے نکال دیتا اور یکبارگی تجھ سے قطع کردیتا اور بسبب اسی باریکی کام کے اور کثرت سختی کے خداوندان بصیرت نے اپنے نفس پر خوف کیا ہی یہانتک کہ بعضون نے اپنے تمام کامون کو جو لوگون پر ظاہر ہو گئے ہین

اعتبار نہین کیا چنانچہ رابعہ بصریہ رح کہتی تھین کہ جو عمل مجھ سے ظاہر ہوجاوے
اُسکو مین شمار نہین کرتی ہون اور دوسرے بزرگ نے کہا ہے کہ اپنی نیکیون کو
ایسے پوشیدہ رکھنا چاہیے جیسے اپنی برائیون کو چھپاتے ہین اور کسی اور
بزرگ نے کہا ہے اگر تو کوئی خیر کرنی چاہے تو پوشیدہ کر اب یہان ایک
حدیث شریف کا لکھنا مناسب مقام معلوم ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ ابن مبارک رض
ایک مرد سے روایت کرتے ہین کہ اُسنے معاذ رض سے کہا کہ مجکو وہ حدیث
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سُناؤ جو تمنے سُنی ہے اور یاد کی ہے اور
ہر روز اُسکو بسبب وقت اور شدت کے پڑھتے ہو معاذ رض نے فرمایا بہتر
پھر وہ بہت روئے اور کہا کیا شوق بیان کرون رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم کا اور اُنکی زیارت کا شعر اشتیاقے کہ بدیدار تو دارد دل من
دل من داند و من دانم و داند دل من ٭ پھر کہا کہ ایک وقت مین رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس تھا حضرت سوار ہوے اور پیچھے مجکو
سوار کر لیا جب ہم تھوڑی دور گئے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے سر

آسمان کی طرف کیا اور فرمایا شکر خدائے عزوجل کا کہ اپنی مخلوقات مین جو چاہتا ہی
سو کرتا ہی پھر مجکو پکارا ای معاذ مین نے کہا لبیک یا سید المرسلین فرمایا کہ
مین تجھ سے ایک حدیث بیان کرتا ہون اگر تو اسکو یاد کریگا تو نفع ہوگا
اور اگر ضائع کردیگا تو خدائے تعالی کے پاس تیری حجت ختم ہوجائیگی ای
معاذ آسمان کی پیدایش سے پہلے خدائے تعالی نے سات فرشتے پیدا کیے
اور ہر ایک کو ساتون آسمان کے دروازون پر دربان مقرر کردیا ہی جب
کرام کاتبین جو بندون کے عملون کے نگران ہین کسی بندے کے عمل
یعنی صبح سے شام تک کی عبادت کو مثل نور چمکتے کے آسمان پر لیجاوین
تو جسوقت پہلے آسمان پر پہونچین اُسکے فعلون کی بہت تعریف کرین
پس جو فرشتہ کہ پہلے آسمان پر ہی کہے کہ یہ عمل اُس بندے کے منہ پر مارو
کیونکہ مین غیبت کا فرشتہ ہون میرے مالک نے مجکو فرمادیا ہی کہ جو کوئی
لوگون کی غیبت کرے اُسکے عمل کو یہان مت آنے دینا پھر کرام کاتبین
اُسکے دوسرے عمل لیجاوین جسمین غیبت نہ کی ہو جب دوسرے آسمان پر
پہونچین دوسرے آسمان کا فرشتہ کہے کہ یہ عمل اُس بندے کے منہ پر
مارو اُس بندے کی مراد ان عملون سے دنیا کی غرض تھی اور مجکو حکم ہی کہ
جو عمل دنیا کی طلب مین ہون اُنکو مت آنے دو پھر کرام کاتبین بندے کے
عمل مثل صدقہ اور روزہ و نماز و حج و عبادت و صلۂ رحم وغیرہ کہ جنمین نیت
اور طلب دنیا نہو لیجاوین تو دوسرے آسمان تک کے فرشتے اُسکی تعریف
کرین مگر جب تیسرے آسمان پر پہونچین اُسکا دربان کہے کھڑے رہو اور

یہ عمل اُسکے مُنہ پر مارو کیونکہ مین تکبر کا فرشتہ ہون وہ لوگون مین مبعوث کرا
گیا تھا مجھکو حکم نہین کہ اُسکے عمل کو راستہ دون پھر اور عمل بندے کا
ستارا سا چمکتا ہوا مثل تسبیح اور تہلیل ونماز وروزہ وحج وعمرہ وغیرہ سے
جنمین پہلے عیوب سے گانہ نہون لیجاوین جب چوتھے آسمان پر لیجاوین تو
چوتھے آسمان کا فرشتہ کہے کہ ٹھہرو اور اس عمل کو اُسکے مُنہ پر مارو کیونکہ
مین عجب کا فرشتہ ہون مجھ سے آگے اُسکا عمل نہین جا سکتا اُسنے کوئی
کام ایسا نہین کیا کہ جسمین عُجب نہو پھر اور عمل بندے کا جسمین اوپر کے
عیوب نہون مثل دُلھن کے آراستہ کرکے لیجاوین پانچوین آسمان کا فرشتہ
کہے کہ یہ عمل اُسکے مُنہ پر مارو کیونکہ مین حسد کا فرشتہ ہون وہ خلقت کی
نعمت پر حسد کرتا تھا اور جو کوئی عمل سیکھتا اُسپر حسد کرتا تھا مین اُسکے
عمل کو آگے نہ جانے دونگا پھر بندے کا کوئی اور عمل مثل آفتاب کے نماز
روزہ حج عمرہ زکوٰۃ وغیرہ کہ جسمین حسد بھی نہو لیجاوین اور اُسکی تعریف
کرین پھر چھٹے آسمان کا فرشتہ کہے کہ یہ عمل اُسکے مُنہ پر مارو وہ کسی پر رحمت
نہین کیا کرتا تھا اور خلقت کی بُرائی پر خوش ہوتا تھا مین رحمت کا فرشتہ
ہون مین اُسکا عمل آگے نہ بڑھنے دونگا پھر بندے کا اور عمل جو پہلی
خرابیون سے پاک ہو مثل روزہ اور نماز اور صدقہ اور تقوی اور مجاہدہ کے
ساتوین آسمان تک لیجاوین چھٹے آسمان تک کے فرشتے تعریف کرین
اور اُسکے ساتھ ہون اور یہ عمل آفتاب کے مانند چمکتا ہوگا جب ساتوین
آسمان تک جاوے وہان کا فرشتہ کہے کھڑے رہو اور یہ عمل اُسکے مُنہ پر مارو

کیونکہ مین جاہ کا فرشتہ ہون اور اس عمل والے کی مراد لوگون مین مرتب
حاصل کرنا تھا مین اس عمل کو نہ جانے دونگا مین اسی بات کے لیے مامور ہون
کہ جو عمل خاص خدائے تعالی کے لیے نہو وہ نہ آنے پاوے پھر اور عمل بندے کا
جسمین انہین سے کوئی بھی نقصان نہو مثل نماز و روزہ و زکوۃ و حج وغیرہ و
حسن خلق و خاموشی و ذکر خدائے تعالی کے لیجائین اور ساتون فرشتے بھی
اس عمل کے ساتھ ساتھ چلین اور ساتون آسمانون کے حجاب کو قطع کرکے
خدائے تعالی کے قریب تک پہونچ جائین اور خدائے تعالی کے سامنے کھڑے ہو
بندے کے لیے نیک عمل ہونے پر گواہی دین تو خدائے تعالی فرماوے تم
بندے کے عمل کے نگہبان تھے اور مین اسکے دل کی بات کا نگہبان ہون اسکی
غرض اس عمل سے مین نہ تھا مین جانتا ہون اسکی غرض اس عمل سے کیا تھی
اسپر میری پھٹکار ہو کہ اسنے آدمیون کو فریب دیا مجکو فریب نہین دے سکتا
کیونکہ مین غیب دان ہون جتنے دلون کی باتین ظاہر اور باطن کی ہین مین
جانتا ہون اسپر میری لعنت ہو اور ساتون آسمانون اور زمینون کے فرشتون کی
پھر وے ساتون فرشتے اور تین ہزار فرشتے جو انکے ساتھ ہون کہین کہ اے رب
اسپر تیری لعنت ہو اور ہماری سب کی لعنت ہو اور لعنت کرنے والون کی لعنت
ایسے شخص پر ہو معاذ فرماتے ہین کہ اتنی بات حضرت سے سنکر مین رویا اور
ایک نعرہ مارا اور کہا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اس سے کس طرح
نجات ہو جو آپ نے فرمایا ہے فرمایا اپنے پیغمبر کی پیروی یقین کے ساتھ کرین نے
عرض کیا کہ آپ خدا کے رسول ہین اور مین معاذ ہون مجکو کس طرح خلاص او

۲۲۳ تاریخ کی آمد
بارگاہ مین ۱۲۶۲

نجات ہوگی تب آپ نے نو باتین فرمائین اے معاذ اگر تیرے عمل مین قصور ہو تو
اپنی زبان کی حفاظت کر اور کسی کی غیبت مت کر اور جس عیب مین خود مبتلا ہو
اُسپر دوسرے کو بُرا مت کہہ اور دوسرے کے خوار کرنے سے اپنے آپ کو عزیز مت کر
اور اپنے عمل ریا کرنے سے بچاؤ اور دنیا مین اتنا مشغول مت ہو کہ آخرت کو
بھول جاوے اور اپنے آپ کو لوگون سے بزرگ مت جان کہ دنیا اور آخرت کی
نیکی سے جدا رہ جاوے اور مجلس مین فحش مت بک تاکہ لوگ تیری بدخلقی سے
پرہیز نہ کرین اور لوگون کی آبرو اپنی زبان سے ٹکڑے مت کر تاکہ دوزخ کے
کتے تیرے بدن کو ٹکڑے نہ کرین مین نے عرض کیا یارسول اللہ ان خصلتون کی
کسکو طاقت ہی یہ تو بہت باتین ہین فرمایا کہ اے معاذ جو مین نے تجھ سے کہا ہی
جسپر خدائے تعالیٰ آسان کردے اُسکو بہت آسان ہی اور تجکو یہ ایک خصلت
کافی ہی کہ جو بات اپنے لیے چاہے وہی لوگون کے واسطے چاہ اور جس بات کو
اپنے لیے پسند نہ کرے اُسکو کسی کے لیے اچھا مت جان جب تو اُسپر عمل کریگا
تو سلامت رہیگا وہ مرد راوی کہتا ہی کہ معاذ اس حدیث کے سُننے کے بعد
اسکو قرآن سے زیادہ پڑھا کرتے تھے پس اے طالب جب تو نے یہ حدیث
سخت اور خوفناک سُنی جس سے پتے پانی ہوتے ہین اور کمر ٹوٹی جاتی ہی
تو اپنے خدا پر بھروسا کر اور عاجزی اور انکسار کے ساتھ اُسکا ملازم ہو اور نرم
یہ کہتا رہ شعر گر کشی ور جرم بخشی روے سر بر استانم + بندہ را فرمان نباشد
ہر چہ فرمائی برانم + کیونکہ بغیر اُسکی رحمت کے اس دریا سے نجات نہین ہوسکتی
اور اُسکی توفیق اور عنایت کے سوا سلامتی نہین ہی پس خواب غفلت سے بیدار ہو

تاکہ ہلاک نہو جاوے غرضکہ جب خوب غور کرو اور قدر عبادت خدائے تعالیٰ کی معلوم کرو
اور عجز اور ضعف اور جہل خلقت کا بھی دریافت ہو جاوے تو لوگون کی طرف متوجہ
ہونے سے کیا فائدہ اور اُنکی مدح اور ثنا اور تعظیم سے کیا مطلب اور جب کہ
خست اور حقارت اور جلد زائل ہونا دنیا کا معلوم ہوا تو اپنی عبادت کے
بدلے مین اُسکو طلب کرنا نہ چاہیے بلکہ نفس کو سمجھانا چاہیے کہ اے نفس تعریف
اور عزت دی ہوئی پروردگار عالمیان کی بہتر ہے یا دولت دنیائے فانی کی
اور آج تجھسے ہو سکتا ہے کہ اس عبادت کے بدلے ہمیشہ کی نعمت حاصل کرے
پس کم ہمت کیون ہوا چاہتا ہے اے غافل زیادہ اُڑنے والے کبوتر کی کتنی زیادہ
قدر و قیمت ہوتی ہے پس بلند ہمتی اور بلند پروازی اختیار کر اور خدائے تعالیٰ کے
واسطے ہو رہ **شعر** ہو تے سیرت سے مین مردان ولا اور ممتاز ۔ ورنہ صورت مین
تو کچھ کم نہین شہباز سے چیل ۔ اور اسی طرح پر خدائے تعالیٰ کی نعمت یعنی توفیق
دینا طاعت پر اور موانع کو دور کرنا خوب غور سے خیال کر کے کہے کہ اے نفس خدا کا
شکر گزار رہو کہ یہ سب اُسی کے لطف اور کرم کے سبب سے ہے اور شرم کر اپنے
عمل پر عُجب کرنے سے پس جب ہمیشگی ان ذکرون پر کرے اور یہ خیالات اپنے دل مین
مکرر لاوے اور خدا سے مدد چاہے تو تجکو خلقت کے ساتھ التفات کرنے اور اپنے
عمل پر عُجب کرنے سے باز رکھے اور محض اخلاص کی طرف آمادہ کرے اور عبادت
پاک اور طاعت مقبول حاصل ہو اور مخلصون مین شامل ہو اور خدا کے احسان کو
معلوم کرے اور اس گھاٹی خوفناک کو طے کرے اور آفتون سے سلامت
رہے اور اللہ توفیق دینے والا ہے ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم

فصل ساتوین گھائی حمد اور شکر کا بیان

طالب عبادت جب ان پچھلی گھاٹیون کو قطع کرے اور اپنے مطلب پر صحیح وسالم کامیاب ہو تو اس نعمت عظمےٰ اور بخشش کبرےٰ پر حمد اور شکر خدا کا کہنا لازم ہی دو جہت سے ایک نعمت کی ہمیشگی کے لیے دوسرے زیادتی حاصل کرنے کے لیے ہمیشگی نعمت کی اس طرح ہی کہ شکر کرنا نعمتون کی قید ہی اسکے سبب سے نعمت ہمیشہ قائم رہتی ہی اور شکر کے ترک کرنے سے زائل ہوجاتی ہی خدائے تعالیٰ عزوجل نے ایک قوم کے حق مین فرمایا فَكَفَرَتْ بِاَنْعُمِ اللّٰهِ فَاَذَاقَهَا اللّٰهُ لِبَاسَ الْجُوْعِ وَالْخَوْفِ بِمَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ یعنے خدائے تعالیٰ کی نعمتون پر کافر ہوگئے پس چکھایا اُنکو خدائے تعالےٰ نے لباس خوف اور بھوک کا سبب اُنکے کامون کے یعنی ناشکری کے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نعمت ایک وحشی ہی اُسکو شکر سے قید کرو شعر شکر جان نعمت و نعمت چو پوست ✦ زانکہ شکر آرد ترا تا کوی دوست ✦ اور زیادتی نعمت یہ ہی کہ جیسا شکر نعمت کی قید ہی ویسا ہی زیادتی بھی اُس سے حاصل ہوتی ہی خدائے تعالیٰ نے فرمایا لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ یعنے اگر تم شکر کروگے تو مین نعمت زیادہ دونگا اور یہ معمول ہی کہ جب سردار حکیم دیکھتا ہی کہ بندے نے حق نعمت ادا کیا اور اُسپر قیام کیا ہی تو اُسپر اور نعمت کا احسان فرماتا ہی اور اگر حق ادا نہ کیا تو پہلی دی ہوئی نعمت بھی چھین لیتا ہی اور کفران نعمت مین مبتلا کرتا ہی بعد اسکے جاننا چاہیے کہ نعمتین خداوندی دو قسم ہین دینی اور دنیاوی و دنیاوی بھی دو قسم پر ہی نعمت نفع نعمت دفع نعمت نفع وہ ہی جس سے بندے کو

نفع پہونچایا اور وہ بھی دو طرح پر ہی ایک یہ کہ قد و قامت مین صحیح و سالم بنایا
اور تندرستی اور عافیت سے رکھا دوم یہ کہ لذات کھانے اور پینے اور نکاح
وغیرہ سے بہرہ ور فرمایا اور نعمت دفع یہ ہی کہ بندے کی مضرتین
اور تکلیفین دور کین اور یہ بھی دو طرح پر ہین ایک یہ کہ نفس کی مضرت کو
دفع کیا اس طرح کہ اسکو اپاہج ہونے سے سلامت رکھا اور سب آفتون
اور بیماریون سے بچایا دوسرے یہ کہ انواع اقسام کی روکنے والی چیزین
جو اسکو پیش آئین انکو دور کیا یعنے جن و انسان کے دشمنون اور
درندون اور وحوش وغیرہ سے بچایا اور نعمت دو طرح پر ہی نعمت توفیق
اور نعمت عصمت توفیق کی نعمت یہ ہی کہ توفیق اسلام اور سنت اور اطاعت کی
ترتیب عنایت کی اور نعمت عصمت یہ ہی کہ اول کفر اور شرک کے فساد سے
پھر گمراہی اور بدعت سے اور پھر تمام گناہون سے بچایا اور
تفصیل اور شمار ان نعمتون کی جو بندے کو عنایت فرمائی ہین خدائے
تعالے کے سوا کوئی نہین جان سکتا چنانچہ فرمایا ہی وَاِنْ تَعُدُّوْا
نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا یعنے اگر تم چاہو کہ خدائے تعالے کی نعمتون کو
شمار کرو تو نہین کر سکوگے اب پھر جاننا چاہیے کہ ہمیشگی ان نعمتون کی
اور ہر ایک کا زیادہ ہونا اس درجہ تک کہ وہم مین نہ آوے صرف ایک
چیز پر منحصر ہی جسکو حمد اور شکر کہتے ہین پس جو خصلت کہ اسکی اتنی قیمت ہی
اور اسمین اتنا فائدہ ہو تو ضرور ہی کہ اس سے کسی وقت غافل
نہ رہے کیونکہ یہ ایک جوہر قیمتی اور کیمیاے نفیس ہی شعر

گلشن شکر خدا مین ہر زمان ۔ مثل بلبل کھول دے اپنی زبان ۔ آب

حمد اور شکر کے معنے سننا چاہیے کہ علماء نے حمد اور شکر مین فرق کیا ہی حمد کو تسبیح اور تہلیل کے قبیل سے بتلاتے ہین پس افعال ظاہر مین سے ہوگی اور شکر کو تفویض اور صبر مین شمار کیا ہی تو یہ اعمال باطن مین شامل ہوگا اور ایک اور بات فرق کی بیان کی ہی کہ حمد اُلاہنے کے مقابلے مین ہی اور شکر کفران کے مقابلے مین اور ایک اور فرق کہتے ہین کہ حمد عام اور بہت ہی جیسا کہ اللہ تعالے نے فرمایا وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمْدِہٖ یعنی اور نہین کوئی چیز کہ نہ تسبیح کرتی ہو اسکی حمد کی اس سے معلوم ہوا کہ حمد ہر جگہ ہی اور شکر تھوڑا اور خاص ہی جیسا کہ خدائے تعالی نے فرمایا ہی وَقَلِیْلٌ مِّنْ عِبَادِیَ الشَّکُوْرُ یعنی تھوڑے ہین میرے بندون مین شکر بجالانے والے اس سے ثابت ہوا کہ حمد اور شکر کے معنی جدا جدا ہین پس حمد کے معنی تو یہ ہین کہ کسی خوب کام پر کسی کی تعریف کرنی اور یہی ہمارے مرشد رح کے کلام سے سمجھ مین آتا ہی اور شکر کے معنون مین بہت اختلاف ہی ابن عباس رض نے فرمایا ہی کہ شکر کے معنے یہ ہین کہ پروردگار کی اطاعت کرنا ظاہر اور باطن مین سب اعضا سے اور ہمارے ایک بزرگ نے فرمایا ہی کہ شکر کے معنی ہین عبادتون کا ظاہر اور باطن مین سے ادا کرنا پھر دوسری بار یون فرمایا ہی کہ شکر کے معنی ہین بچنا گناہون سے ظاہر اور باطن مین اور ایک بزرگ نے کہا ہی کہ شکر کے معنی نگاہ رکھنا دل اور زبان اور جمیع اعضا کا اس طرح کہ ان تینون چیزون مین سے کسی کے وسیلے سے گناہ نہ کرے اور اس قول مین اور ہمارے بزرگ کے قول مین

یہ فرق ہی کہ اُنھون نے گناہون سے پرہیز کرنے پر حفاظت کے معنون کو زیادہ کیا ہی اور پرہیز کے معنی یہ ہین کہ کوئی گناہ باوجود مہیا ہونے خواہش کے سامان کے نکرے بدون اس بات کے کہ نفس مین کوئی ایسی بات موجود ہو کہ وہ شخص اُسکو دھیان کرکے اُسکے سبب کفران سے بچا رہے اور ہمارے مرشد رح نے فرمایا ہی کہ شکر کے معنی یہ ہین کہ منعم کی نعمت کے عوض مین اُسکی بڑائی کرے یہانتک کہ منعم کے ستانے اور اُسکی ناشکری سے مانع ہو اور اگر اُسکے معنی یون کہین کہ احسان کے مقابلے مین محسن کی تعظیم کرنی تو ان معنون سے معنی شکر خدائے تعالی کے بندے کے لیئے بھی درست ہوسکتے ہین اور شکر کی تفصیل کتاب احیاء العلوم مین کردی ہی لیکن حاصل یہ ہی کہ مراد بندے کی شکر سے وہ تعظیم ہی جو کہ احسان کرنے والے کے حق مین برائی کرنے سے مانع ہو اور یہ بات محسن کے احسان یاد کرنے سے حاصل ہوتی ہی اور اسی سے شکر کرنے والے کی خوبی شکر مین ہی اور ناشکری والون کی برائی کفران مین مین کہتا ہون کہ کم سے کم حق منعم کا بسبب نعمت کے

یہ ہی کہ اُسکی نعمت کو اُسکے گناہ کا سبب نکرے اور وہ شخص بہت خراب ہی جو
نعمت منعم کو اُسکی نافرمانی کا وسیلہ کرے اور بندے پر درحقیقت شکر
اتنا فرض ہی کہ خدائے تعالے کی تعظیم دل مین اتنی ہووے کہ جسقدر اُسکی
نعمتین یاد آوین وہ عظمت اُسمین اور اُسکے گناہون مین حائل ہوتی جاوے
جب اسنے یہ کہا تو جو فکر کی اصل تھی وہ بجالایا پس چاہیئے کہ عبادت مین بھی
محنت اور کوشش کرے اور خدمت اچھی طرح کرے اسواسطے کہ یہ بھی
نعمت کا حق ہی اور گناہون سے بچنا بھی بہت ضرور ہی اس سے بھی چارہ
نہین **اب** جاننا چاہیے کہ شکر کی جگہ دنیا و دین کی نعمتین ہین یعنے اُنکے
شکر بعد کرنا چاہیے مگر اس باب مین کلام ہی کہ سختیون اور مصیبتون پر دینا
کی جو نفس اور مال اور عیال پر ہون بندے پر شکر واجب ہی یا نہین بعضے
کہتے ہین کہ سختیون اور مصیبتون پر شکر ضرور نہین اسواسطے کہ وہ مصیبت
ہی اُسپر صبر کرنا چاہیے شکر نعمت پر ہوا کرتا ہی اور بعضے کہتے ہین کہ کوئی
شدت اور مصیبت ایسی نہین ہی جسکے مقابلے مین خدائے تعالے
کی نعمت نہین ہی پس جو نعمتین کہ مصیبتون کے ساتھ ہین اُنپر
شکر واجب ہی نفس مصیبت پر شکر کی ضرورت نہین اور مصیبتون
کے مقابلے مین جو نعمتین ہین وہ یہ ہین کہ ابن عمر رض نے فرمایا
ہی کہ مین بلا مین مبتلا ہوا چار نعمتین خدائے تعالے کی میرے
پاس موجود ہوئین ایک یہ کہ وہ بلا دین کی نہ تھی دوسری یہ کہ
کہ اُس سے کوئی بلا زیادہ سخت نہ آئی تیسرے یہ کہ بلا بر

راضی ہونے سے محروم نہین کیا چوتھی یہ کہ بلا پر صبر کرنے
سے ثواب کی امید ہوئی اور بعضون نے کہا ہی کہ بلا کو قیام نہین
اور اُپر صبر کا ثواب ہمیشہ ہی پس بندے کو ضرور ہی شکر اُن نعمتون
پر جو بلاؤن کے متصل ہین اور ہمارے مرشد کی بھی راے یہ ہی کہ دنیا
کی سختیون پر شکر کرنا ضروری ہی اسواسطے کہ دنیا کی سختیان حقیقت مین
نعمتین ہین کیونکہ بندے کو اُنکے مقابلے مین اتنا ثواب ہی کہ یہ تکلیفین اُسکے
مقابلے مین ہیچ ہین اور اس سے بڑھ کر کونسی نعمت ہوگی اسکی مثال
ایسی ہی کہ کوئی شخص بیمار کو کسی مرض کی جہت سے تلخ دوا کھلاوے
یا فصد کھولنے یا پچھنے لگاوے اور اُس دوا یا خون لینے کے سبب سے
بیماری سے نجات پاوے تو بیشک اُس دوا کا کھلانا یا خون کا لینا
مریض کے واسطے بڑی نعمت ہی اگرچہ ظاہر مین تکلیف ہی اور طبیعت
اُس سے نفرت کرتی ہی ایسا ہی دنیا کی سختیون کا حکم ہی دیکھو خداے تعالی
فرماتا ہی عَسٰۤى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْـًٔا وَّيَجْعَلَ اللّٰهُ فِيْهِ خَيْرًا كَثِيْرًا
یعنے شاید تم کسی شی کو بُرا جانو اور اللہ تعالے نے اُسمین بہت خیر رکھی ہو

سوال شکر بہتر ہی یا صبر **جواب** جاننا چاہیے کہ بعضون نے شکر کو
بہتر بتلایا ہی اسواسطے کہ خداے تعالے نے فرمایا ہی وَقَلِيْلٌ مِّنْ
عِبَادِيَ الشَّكُوْرُ یعنی میرے بندون مین سے شکر کرنے والے کم ہین
غرض یہ کہ شاکرین کو نہایت خاص کرکے فرمایا ہی اور حضرت نوح کی شان
مین فرمایا ہی اِنَّهٗ كَانَ عَبْدًا شَكُوْرًا یعنی نوح میرا بندہ شکر گزار ہی

گمانی حمد اور شکر کے بیان مین

اور ابراہیم کی شان مین فرمایا ہی شَاكِرًا لِّأَنْعُمِهِ اجْتَبَاهُ یعنی ابراہیم نعمتون پر شکر کرتے تھے اسلیے خدائے تعالے نے اُنکو خاص کرلیا اور دوسری دلیل یہ ہی کہ شکر انعام اور آرام کی جگہ ہی اسی وجہ سے ایک بزرگ نے کہا ہی کہ اگر مجکو نعمت دین اور شکر کرون بہتر ہی اس سے کہ بلا دین اور صبر کرون اور بعضے کہتے ہین کہ صبر شکر سے بہتر ہی اسواسطے کہ صبر مین تکلیف اور رنج بہت ہی پس اُسکا ثواب بھی بہت ہوگا اور اُسکا مرتبہ بھی بلند ہوگا اور خدائے تعالے نے حضرت ایوب کی مدح مین فرمایا ہی اِنَّا وَجَدْنَاهُ صَابِرًا نِّعْمَ الْعَبْدُ اِنَّهُ اَوَّابٌ یعنی ہمنے ایوب کو صابر پایا ایوب اچھا بندہ ہی خدا کیطرف رجوع کرنے والا اور فرمایا اِنَّمَا يُوَفَّى الصَّابِرُونَ اَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ یعنے صابرونکے ثواب بیحساب اور فرمایا وَاللّٰهُ يُحِبُّ الصَّابِرِينَ یعنے اللہ تعالے صبر کرنے والون کو دوست رکھتا ہی اور میرے نزدیک جو شاکر ہی وہی صابر ہی اور جو صابر ہی وہی شاکر ہی اسواسطے کہ شاکر کو بالضرور دنیا مین تکلیفین پہونچینگی اور اُنپر صبر کریگا اور صابر نعمتون سے خالی نہ رہیگا اور بالضرور اُنپر شکر کریگا کیونکہ یہ اوپر گذر چکا ہی کہ سختیان حقیقت مین نعمتین ہین پس جب کہ سختیون پر صبر کیا گویا کہ حقیقت مین شکر ادا کیا اور دوسری دلیل یہ ہی کہ شاکر اپنے نفس کو ناشکری سے روکیگا اور اسی کا نام صبر ہی یعنے گناہ سے اپنے نفس کو روکا اور صابر اپنے نفس کو دا ویلا کرنے سے منع کریگا اور اور اُسی کو کہتے ہین اب اے مرد سالک اس کھائی کو قطع کرنا بڑی کوشش سے چاہیئے کہ جسمین محنت تھوڑی اور نفع بہت ہی اور ان دو اصلون کو غور

کرنا چاہیے ایک یہ کہ نعمت قدردان کو ملا کرتی ہی اور قدردان شاکر لوگ ہین اور
اُسکی دلیل یہ ہی کہ خدا سے تعالی نے کفار کا قول بیان کرکے اُسکو رد کیا جیسا کہ
فرمایا اَهٰٓؤُلَآءِ مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنْ بَيْنِنَآ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَعْلَمَ بِالشّٰكِرِيْنَ
یعنے جاہلون نے باین گمان کہ نعمت عظیم اُسی کو دیتے ہین جس پاس مال زیادہ ہو
اور بزرگ زادہ ہون یہ کہا کہ یہ کیا سبب ہی کہ خدا سے تعالی نے ان فقیرون کو
اپنے دین کی نعمت دی ہی اور ہمکو نہین دی اس بات کے جواب مین ارشاد
ہوا کہ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَعْلَمَ بِالشّٰكِرِيْنَ اللہ تعالی شاکرین کو زیادہ جانتا ہی یعنے
سردار کریم اُسی کو نعمت عنایت فرماتا ہی جو اسکی قدر جانے اور جان و تن سے
اُسکی طرف متوجہ ہو اور سب چیزون مین اُسی کو اختیار کرے اور اُسکی
تکلیفون پر تحمل کرے اور تنگ نہو بلکہ ہمیشہ اُسکے در پر کھڑا ہو کر شکر ادا کرے
اور ہمارے علم مین پہلے سے تھا کہ یہ ضعیف لوگ ہماری نعمت کی قدر
پہچانینگے اور اُسکا شکر ادا کرنے پر قیام کرینگے یہی ان نعمتون کے لیے تمسے
بہتر ہین پس دنیاوی مال اور مرتبہ تمکو لائق ہی اور دنیا کے حسب و نسب کا
اعتبار نہین ہی اسواسطے کہ تم دولت دنیا ہی کو نعمت جانتے ہو اور دین برحق
اور معرفت حق کو نعمت نہین جانتے اور سب جاہ و مال اپنا دنیا کے
جاہ حاصل کرنے مین صرف کرتے ہو اور یہ بیچارے ضعیف لوگ اپنی جان
و مال ہمارے راستے مین قربان کرتے ہین اور کچھ خوف نہین کرتے اُنھون نے
ہماری نعمت کی قدر جانی ہی اور اس نعمت بزرگ اور منت کریم کے لائق یہی
لوگ ہین شعر در بزم ما شکستہ دلی میخرند و بس ؛ بازار خود فروشی ازان راہ

دیگر ست ۔ مین کہتا ہون کہ یہی حال اُن لوگون کا ہی جنکو خدائے تعالی نے
خاص کیا ہی دین کی نعمت سے خواہ علم ہو یا عمل یعنی ہر ایک انمین سے نعمت کی
بزرگی جانتا ہی اور اوسکے حاصل کرنے مین کوشش بلیغ کرتا ہی اور ادائے شکر مین
مستعد ہی اور جو کوئی نعمت سے محروم ہی وہ بزرگی نعمت سے جاہل اور
شکر سے غافل ہی اسواسطے کہ اگر تعظیم علم وعبادت کی بازاریون کے دل
مین اتنی ہوتی جیسے علماے معتمدین کے دل مین ہی تو بازار کو علم وعبادت کے
سامنے ہرگز نہ اختیار کرتے دیکھو تو اگر کوئی فقیہ مسئلہ مشکل حل کرتا ہی تو کیسا خوش ہوتا ہی
اور راحت پاتا ہی بلکہ ایسا جانتا ہی کہ کئی ہزار دینار پاے اور بعض اوقات
کسی دینی مسئلہ مین ایک سال بلکہ دس اور بیس سال تک سوچا کرتا ہی
اور اس مدت کو بہت نہین جانتا اور تھک کر مایوس نہین ہوتا اور جب
معلوم ہو جاوے تو بڑی نعمت اور مست گنے اور اسکے سبب سے
آپ کو سب سے زیادہ بزرگ اور غنی تصور کرتا ہی لیکن اگر کوئی بازاری یا
طالب علم سست کہ آپ کو علم کی رغبت اور محبت مین ویسا ہی سمجھتا ہی
اُس سے ایسا مشکل مسئلہ حل نہو اور جیسا اُسکا حق ہی ویسا نہ جانے تو
ممکن ہی کہ اگر زیادہ بڑھا کر بتلاؤ تو ملول ہوگا اور جب خود حل کرے تو کچھ
بڑا کام نہین سمجھیگا اسی طرح جو کوئی خدائے تعالی کی طرف رجوع رہے
اور بہت سی ریاضت اور کوشش کرے اور نفس کو لذت اور شہوت سے
روکے اس غرض سے کہ دو رکعت نماز کی جیسی چاہیے ویسی میسر ہو جاوے
یا ایک ساعت کے لیے مناجات صفائی اور حلاوت کے ساتھ حاصل ہووے

اُس نعمت کا بزرگی — نہین دی اور اُس نعمت سے — کی نعمت سے اور اُسکی نا شکری اور جہل کی وجہ سے — اور ہی ارشاد فرمایا ہی — اکثر مومن بھی دعا مین

اصل نعمت علم وعمل ہی — اُس نعمت کی قدر کیا ہی — حاصل یہ کہ

ادا نہین ہوتا — جس شخص کو جس بات کا شوق ہوتا ہی اوسکے لیے — چیز سے کسی چیز کے — ہوتی ہی اسواسطے کہ — کسی چیز کی طلب ہوتی ہی اور — علم کو عمل کی طلب ہوتی ہی اور — اگر کوئی نئی بات معلوم کرے — کسی امر یا دو نتیجہ تا جو یا ہو

تو جب کبھی ایک مہینے مین خواہ ایک برس مین خواہ تمام عمر مین ایک دفعہ بھی اُسکو یہ بات حاصل ہوگی تو اُسکو بڑا احسان اور نہایت نعمت خیال کریگا اور حد سے زیادہ خوش ہوگا اور خدائے تعالیٰ کا شکر کریگا اور وہ زحمتین اور جاگنا بالکل بھول جاویگا اور دوسرا شخص جو بزعم خود گمان رکھتا ہو کہ مین بھی عبادت مین رغبت رکھتا ہون اگر ایسی عبادت[ف۱] کے لیے اُسکو اتفاقاً ضرورت آپڑے کہ کچھ اپنا کھانا کم کردے یا کچھ کلمات واہیات کہنے چھوڑ دے یا کچھ سونا ترک کردے تو اُسکا نفس ہرگز نہ مانیگا بلکہ ایسی عبادت سے درگذریگا اور اسی جہت سے اگر اتفاقاً اُسکو کبھی ایسی عبادت میسر بھی ہوجاوے تو اُسکی قدر کچھ بھی نہ جانیگا اور نہ کسی کا مشکور ہوگا بلکہ اُسکا شکر اور خوشی جب ہو کہ کچھ روپیہ ملجاوے یا بہتر کھانا یا روٹی پکی پکائی یا نیند بھر سونا یا صحت بدن کی میسر ہو اور مریدون کو کہے کہ الحمد للہ یہ خدا کا احسان ہے پس غور تو کرو کہ یہ غافل اور عاجز لوگ اُن نیکبختون کے برابر کسطرح ہوجاوینگے اور اُنھین غفلت کی بالون کے سبب یہ غریب اِن نعمتون سے محروم رہے اور اُن مرتاض طالبون نے بھر پائین اور یہ اپنی اپنی قسمت ہے جو احکم الحاکمین نے کردی ہے یہ ہے تفصیل جوالیس اللہ باعلم بالشاکرین کے متعلق ہے پس خوب سمجھ لو اور اُسکا حق ادا کرو اور جاننا چاہیے کہ جس چیز پر آدمی آرزو کرتا ہے اُسے نفس[ف۲] ہی کے سبب سے محروم رہتا ہے پس اِس بات پر کوشش کرنی چاہیے کہ خدائے تعالیٰ کی نعمت حاصل ہو اور اُسکے موافق اُسکی تعظیم ادا ہو تاکہ مستحق اور نعمت کے ملنے کے بھی ہوجاؤ دوسری اصل یہ ہے

جو کوئی قدر خدائے تعالی کی نعمت کی نہ جانے اُس سے وہ نعمت چھین لیجاتی ہے اور اُسپر دلیل خدائے تعالی کا قول ہے وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ الَّذِي آتَيْنَاهُ آيَاتِنَا فَانسَلَخَ مِنْهَا فَأَتْبَعَهُ الشَّيْطَانُ فَكَانَ مِنَ الْغَاوِينَ وَلَوْ شِئْنَا لَرَفَعْنَاهُ بِهَا وَلَٰكِنَّهُ أَخْلَدَ إِلَى الْأَرْضِ وَاتَّبَعَ هَوَاهُ فَمَثَلُهُ كَمَثَلِ الْكَلْبِ إِن تَحْمِلْ عَلَيْهِ يَلْهَثْ أَوْ تَتْرُكْهُ يَلْهَث ذَّٰلِكَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا فَاقْصُصِ الْقَصَصَ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ یعنے ہمنے اس بندے کو دین کے باب مین بڑی نعمت دی اور بلند مرتبہ کرامت فرمایا کہ ہمارے پاس اُسکی عزت اور مرتبہ بڑا ہو لیکن اُسنے ہماری نعمت کی قدر نہ جانی اور دنیا خسیس اور حقیر کی طرف رغبت کی اور نفیس کمینہ کی خواہش کو اختیار کیا اور یہ نہ جانا کہ تمام دنیا خدائے تعالی کے نزدیک دین کی نعمت کے مقابلے مین مچھڑ کے پر سے کمتر ہے پس ایسا شخص مثل کتے کے ہے کہ قدر بزرگی اور اہانت کی نہ جانے اور تمام بڑائی روٹی کے ٹکڑے مین سمجھی جو اُسکو ڈالین اور جو کوئی اُسکو تخت پر بٹھاوے یا خاک مین لٹاوے اُسکے نزدیک برابر ہے پس جب کہ اس بندۂ نالایق نے ہماری نعمت کی قدر نہ جانی اور ہماری بخشش کا حق نہ پہچانا اور دنیا حقیر اور اُسکی لذت خسیس مین مشغول ہوا تو ہمنے اُسکی طرف سیاست کی نظر کی اور عدل کے میدان مین لاکر اُسکے باب مین قہر کا حکم کیا یعنے اُس سے لباس اپنی کرامت کا چھین لیا اور اُسکے دل سے اپنی معرفت نکال لی اور تمام خلعت فضائل اور کرامتون سے ننگا کر دیا اور ایک کتا کالا ہوا

اور شیطان رحمت سے دور بنا دیا نعوذ باللہ من سخطہ شعر گر عقل ہی کچھ تجکو تو
ڈر اُسکے غضب سے ۔ پل بھر مین وہ کر دیتا ہی مقبول کو مردود ۔ اب اس جگہ
ایک بادشاہ کی مثال پر اکتفا کیجاتی ہی مثلاً ایک بادشاہ نے اپنے غلامون
مین سے ایک غلام کو بزرگ کیا اور اپنا خاص ملبوس اُسکو پہنایا اور اپنا
مقرب بنایا خادمون اور دربانون سے مرتبہ بڑھایا اور اُسکو ہمیشہ دروازے پر
رہنے کو حکم کیا علاوہ اسکے ایک دوسری جگہ اُسکے واسطے محل بنایا اور اُسمین
سامان کھانے کا اور غلام اور لونڈیان معین کین تاکہ جب خدمت سے فارغ ہو
وہان جاکر خود بادشاہ اور مخدوم ہوکر بیٹھے پھر اگر یہ بندہ اُس بادشاہ کے
دربان کی طرف یا میز صطبل کی طرف دیکھے کہ وہ روٹی کھاتے ہین یا کتے کو
ہڈی چباتے دیکھے اور بادشاہ کی خدمت کو چھوڑ کر اُنھین کی طرف دیکھا کرے
اور روٹی کے ٹکڑے کے لیے میز صطبل اور دربان کے سامنے ہاتھ پھیلا دے
یا کتے سے ہڈی چھین لے اس حالت مین بادشاہ اسکو کیگا کہ بڑا کمینہ ہی کہ
ہماری عطا کی کچھ حقیقت نہ جانی اور ہماری عزت دینے کی کچھ قدر نہ پہچانی نہایت
کم ظرف اور بڑا جاہل اور نرا بے تمیز ہی سب لباس اس سے لے لو اور میرے
دروازے سے نکال دو یہی حال اُن عالمون اور عابدون کا ہی جو بعنایت الٰہی
علم اور عبادت سے مشرف ہوکر اُسکی قدر نہ جانین اور دنیا کی طرف رغبت
کرین اور خواہش نفس کی پیروی مین رہین پس آدمی کو لازم ہی کہ بڑی سعی اور
کوشش سے خدائے تعالیٰ کی نعمت کی قدر پہچانے اور جب دینی نعمت عنایت ہو
تو دنیا کی طرف التفات نہ کرے کیونکہ خدائے تعالیٰ نے سید المرسلین سے

فرمایا ہے وَلَقَدْ اٰتَيْنَاكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْاٰنَ الْعَظِيْمَ لَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ اِلٰى مَا مَتَّعْنَا بِهٖۤ اَزْوَاجًا مِّنْهُمْ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ مضمون یہ ہے کہ جو کوئی قرآن جانتا ہے اُسکو ضرور ہے کہ دنیا حقیر کی طرف نہ دیکھے اور اُسکی خواہش نہ کرے کیونکہ دنیا کا مال و دولت خدائے تعالیٰ سب کافرون اور زندیقون اور فرعونیون اور جاہلون اور فاسقون کو جو سب خلقت سے خراب ہین اتنا دیتا ہے کہ اُسمین غرق ہو جاوین اور پیغمبرون اور صدیقون اور عالمون اور عابدون سے جو سب خلقت سے عزیز ہین روک رکھتا ہے یہانتک کہ کبھی روٹی کا ٹکڑا اور کپڑا بھی میسر نہین ہوتا اور اس بات کا اُنپر احسان رکھتا ہے چنانچہ حضرت موسیٰ کو فرمایا کہ اگر مین چاہتا تو تمکو دنیا کی زینت اتنی دیتا کہ فرعون بھی اُسکو دیکھ کر عاجز رہتا لیکن مین دنیا کو تمسے دور رکھتا ہون اور مین اپنے اولیاء کے ساتھ یہی کرتا ہون اور اُنکو دنیا کی نعمت سے ایسا بچاتا ہون جیسا شتربان مشفق خارش سے اپنے اونٹ کو بچاتا ہے اور دنیا جو مین اُنکو نہین دیتا ہون اُسکی وجہ کچھ خواری وغیرہ نہین ہے بلکہ وجہ یہ ہے کہ کل قیامت کے دن اُنکو کامل حصہ عطا کرونگا پس اگر کچھ عقل ہو تو اس بات کو خوب تامل کرو اور خدائے تعالیٰ کی نعمتون پر حمد اور شکر کرو خاص کر

اسلام کی نعمت پر کیونکہ یہ بڑی نعمت ہی اور اسکی حقیقت یہ ہی کہ اگر کوئی دنیا کی
پیدایش سے پہلے پیدا ہوتا اور شکر اسلام کا اُسوقت سے ابد تک کیا کرتا
تو بھی اُسکا شکر ادا نہو سکتا بیان کرتے ہین کہ جب بشیر نے حضرت یعقوبؑ کو
حضرت یوسفؑ کی بشارت دی تو آپ نے پوچھا کہ تو نے اُنکو کس دین پر چھوڑا ہی
اُسنے جواب دیا کہ اسلام پر فرمایا الحمد للہ اب نعمت تمام ہوئی پس ہرگز اسلام کی
نعمت پر شکر کرنے سے غافل مت ہو اور حال کے اسلام کا اعتبار نہین ہی بیمطمین نہین ہونا چاہیے بلکہ آخر کار کا اعتبار ہی سفیان ثوری رح نے فرمایا ہی
جو کوئی ایمان کے جاتے رہنے سے بخوف ہوجاتا ہی بیشک اُس سے اسلام
لے لیتے ہین اور ہمارے پیر و مرشد رح فرمایا کرتے تھے کہ جب حال کفار کا اور
اُنکے ہمیشہ رہنے کا دوزخ مین معلوم ہوگیا تو آدمی کو بخوف نہ رہنا چاہیے
کیا معلوم ہی کہ انجام کار کیا ہوگا اور سفیان ثوری رح ہمیشہ فرمایا کرتے تھے
کہ اَللّٰھُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ جیسا کوئی کشتی مین بیٹھے ہوے ڈوبنے کے خوف سے
کہا کرتا ہی اور مین نے ایک عارف سے سُنا ہی کہ کہا ایک پیغمبر نے خدائے تعالی سے
بلعم باعور کا حال پوچھا کہ باوجود اتنی کرامتون اور آیتون کے کیون نکالا گیا
خدائے عزوجل نے ارشاد فرمایا کہ اتنی نعمتین مین نے اُسکو دین مگر اُسنے
شکر ایکبار نہ کیا اگر وہ ایک مرتبہ بھی تمام عمر مین شکر کرتا تو مین ہرگز نہ نعمتین
اُس سے نہ لیتا شعر کیا غضب ہی شکر محسن کا بشر کرتے نہین ۔ ہی زبان ہر چند سے
ہر گل نمط خوان بہار ۔ اے بیخبر دار ہو اور حتی الوسع شکر سے غافل مت ہو
اور اللہ کی نعمتون پر شکر کرو تاکہ نعمتون کے زوال کی بلا مین مبتلا نہو جاؤ

۲۴۹
ہی تو ہے ۔ فقیر ہیچکس کا
کیا فکر ہی نہین ۔ اور کچھ
ہو نہ ہو فقیر تو
گذر گیا ۔ غافل لوگ
کل کی کسی کو خبر نہین
۱۲

کیونکہ رد ہونا بعد قبول کے اور جدائی بعد وصل کے سخت دشوار ہی اللہ ہی توفیق دینے والا ہی **فالحمد** حاصل کار یہ ہی کہ جب تو نے خدائے تعالیٰ کی نعمتون پر خوب تامل کیا اور اُن سخت گھاٹیون کو قطع کیا اور گناہون سے پاک ہو کر عمل بہل کیے اور موانع کو پیچھے چھوڑا اور عوارض کو دور کیا اور بواعث کو حاصل کیا اور قوادح سے سلامت رہا تو بہت خاصت فاخرہ اور مرتبہ بلند تجکو حاصل ہوے پس اپنی عقل کے موافق اسمین غور کر اور طاقت کے موافق شکر کر اور اپنی زبان اُسکی حمد و ثنا مین مشغول کر اور دل کو اُسکی عظمت سے مامور کر اور حتی الوسع اُسکے گناہ سے باز رہ اور اگر اتفاقاً شکر سے غافل ہو تو توبہ کر اور پھر شکر کر اور کہہ اے خداوند کریم جیسا تو نے پہلے بے استحقاق فضل فرمایا ویسا ہی اب بھی اپنے فضل سے بغیر استحقاق کے پورا کر اور عاجزی سے ہاتھ اوپنچے اُٹھا کر عرض کر رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ اے پروردگار ہمارے دلون کو اپنے سوا غیر مت دلا بعد اسکے کہ تو نے سیدھا راستہ دکھلایا اور عنایت فرما اپنے پاس سے وہ رحمت کہ تو نے بخشی ہی تو ہی ہی دینے والا شعر فقیر و خستہ بدر گاہت آمدم رحمے کہ جز دلائے تو ام نیست ہیچ دست آویزے اور ہمیشہ ان نعمتون کے دور ہونے سے ڈرتا رہ کیونکہ یہ بڑا خطرہ ہی ایک حکیم نے کہا ہی کہ نصیب کی مصیبت دنیا مین پانچ چیزین ہین ایک تو سفر مین بیمار ہونا دوسری بڑھاپے مین محتاج ہونا تیسری جوانی کی حالت مین مرنا چوتھی بعد بینائی کے اندھا ہونا پانچوین جدائی بعد وصال کے اسی طرح ہر ایک نعمت

جو خدائے تعالیٰ نے تجکو عنایت کی ہین شکر کیا کر شعر بجان گفتہ باید نفس نفس
کہ شکر بیش نہ کار زبانست وبس ۔ جب یہ سب تو نے کیا تو عارف اور عالم اور
تائب اور ظاہر اور زاہد اور مجرد اور قاہر نفس و شیطان پر ہوگیا اور متقیون اور
ناصحون اور خائفون اور خاشعون اور صابرون اور متواضعون اور راضیون
اور راجیون اور مخلصون مین شامل ہوا ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ۔

خاتمہ

اب اگر کوئی کہے کہ جب یہ کام اس سختی اور دشواری کا ہی تو بہت کم ایسے آدمی
ہونگے کہ عبادت کرین اور مطلب کو پہونچ جائین اور کسکو طاقت ہی کہ اتنی
محرمون کو بجالاوے تو اسکا جواب یہ ہی کہ خدائے تعالیٰ نے فرمایا ہی وَقَلِيلٌ
مِّنْ عِبَادِيَ الشَّكُورُ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ
لَا يَشْكُرُونَ لَا يَعْقِلُونَ یعنے کہ مین میرے بندون مین سے شکر گزار
لیکن بہت آدمی نہین جانتے اور نہین شکر کرتے اور نہین سمجھتے اور یہ باتین جبمیر
خدائے تعالےٰ آسان کردے اسکو آسان ہین بندے کو کوشش کرنا چاہیے
سیدھا راستہ دکھلانا خدائے تعالےٰ کے اختیار ہی جیسا فرمایا
وَالَّذِينَ جَاهَدُوا فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا ۚ إِنَّ اللَّهَ مَعَ
الْمُحْسِنِينَ یعنے جو لوگ ہمارے راستے مین مجاہدہ کرتے ہین ہم انکو راستہ
دکھلا دیتے ہین اور البتہ ہم نیک کارون کے ساتھ ہین پس جب کہ بندہ ضعیف
اپنے ذمے کی چیز کو ادا کرتا ہی تو اس بات کا گمان بھی نہین ہوسکتا کہ پروردگار

غنی اور رحیم اُسکو ضائع کردے جیسا خود فرماتا ہی اِنَّ اللّٰہَ لَا یُضِیْعُ
اَجْرَ الْمُحْسِنِیْنَ یعنے خدائے تعالیٰ نیک کام والون کا اجر ضائع نہین فرماتا لیکن یہ بات رہی
کہ آدمی کی عمر چھوٹی ہی اور یہ گھاٹیان بڑی سخت ہین پس اتنی عمر مین ان سب شرطون کو
کیونکر بجالاوے اور ان گھاٹیون کو کیسے قطع کرے تو اُسکا حال یہ ہی کہ بیشک سب گھاٹیان
بہت بڑی ہین اور شرطین انکی سخت دشوار ہین لیکن جبکہ خدائے تعالیٰ چاہے کہ کسی بندے کو
قبول فرماوے تو بڑے راستے کو چھوٹا کردیتا ہی اور اُسکی سختی کو ایسا اُسپر آسان کردیتا ہی کہ
بعد قطع کرنے ان گھاٹیون کے کہنے لگتا ہی کہ یہ رستہ بہت نزدیک ہی اور بہت
چھوٹا ہی اور یہ کام بہت آسان ہی چنانچہ جب یہ درجہ مجکو نصیب ہوا تو
میرا بھی یہی حال ہوا اور ان گھاٹیون کے قطع کرنے مین لوگ مختلف ہین
بعضے تو ستر برس مین قطع کرتے ہین اور بعضے بیس برس مین اور بعضے
دس برس مین اور بعضے ایک برس مین قطع کرتے ہین اور کوئی ایک
مہینے مین اور کوئی ایک ہفتے مین بلکہ ایک روز مین بلکہ ایک ساعت مین
پورا کرلیتا ہی یہانتک کہ بعضے لوگون کو خدائے تعالےٰ کی خاص توفیق سے
ایک لحظہ سے زیادہ نہین گذرتا چنانچہ اصحاب کہف کی مدت ایک لحظہ سے
زیادہ نہین تھی جب ہی دقیانوس بادشاہ کے چہرے پر تغیر دیکھا تو کہا
رَبُّنَا رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ پس حاصل ہوگئی معرفت اور اُس راہ کی
باریکیان اور حقیقتین سب دیکھ لین اور اس راستے کو قطع کرگئے اور
مفوضون اور متوکلون اور متقیون مین شامل ہوئے یہ سب باتین
اُنکو ایک ساعت اور ایک لحظہ مین مل گئین اور ساحران فرعون کا

حال بھی کچھ ایسا ہی ہوا کہ اُسکے حاصل کرنے کی مدت بھی ایک لحظہ تھی
جب معجزۂ حضرت موسےٰ کا دیکھا کہا اٰمنّا بربّ العالمین
ربّ موسیٰ وھارون پس راستہ دیکھ لیا اور قطع کر لیا اور ایک ہی
ساعت مین بلکہ کمتر اس سے عارفون مین شمار ہوے اور راضی
ہوے حکم پر اور صبر کیا بلاؤن پر اور شکر کیا نعمتون پر اور مشتاق
ہوے حق جل وعلے کی ملاقات کے اور ایک دفعہ ہی آواز کی لاضیر
انّا الیٰ ربّنا منقلبون یعنے کچھ نقصان نہین کر گذرا جو کچھ کہ تو
چاہتا ہے ہم اپنے پروردگار کی طرف پھرنے والے ہین حضرت ابراہیم ادہم جیسے تھے
اُنکا حال معلوم ہے مگر جب دنیا کے کام سے روگردانی کی اور صدق سے
اس راہ پر چلے صرف اتنی مدت مین کہ بلخ سے روم تک پہونچے ایسے
ہو گئے کہ ایک آدمی پل سے پانی مین گر پڑا اشارہ کیا کہ ٹھہرا رہ وہ آدمی
اُسی وقت ہوا مین ٹھہر گیا اور ڈوبنے سے بچ گیا اور رابعہ بصریہ
ایک بڑی عمر کی لونڈی تھی بصرے کے بازار مین بکنے کو گئی عمر رسیدہ
ہونے کے سبب سے کوئی لینے کی خواہش نہین کرتا تھا ایک سوداگر نے
رحم کر کے اُسکو سو درہم کے بدلے مین لے لیا اور آزاد کر دیا رابعہ نے اس
راستے کو اختیار کیا اور عبادت قبول کی ایک سال سے زیادہ نہین
گذرنے پایا کہ عابد اور عالم بصرہ کے اُنکی ملاقات کو آنے لگے فقط اُنکی
بزرگی اور منزلت کا سبب تھا اور جسپر اللہ تعالیٰ عنایت نہ کرے اور
اُسکو اُسکے نفس پر چھوڑ دے کبھی ایسا بھی ہوگا کہ ان گھاٹیون کی

شاخون مین سے کسی ایک ہی شاخ مین لٹکا رہے اور قطع نہ کرے اور
رویا کرے اور فریاد کرے کہ یہ کیا باریک رسہ ہی اور کیا مشکل یہ کار ہی
مگر یہ معلوم کر لینا چاہیے کہ سب کام کی ایک ہی اصل ہی ذٰلِكَ تَقْدِيرُ
الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ الْعَدْلِ الْحَكِيمِ یعنے یہ معاملہ صرف تقدیر الٰہی کا ہی اگر کوئی کہے
کہ کسواسطے ایک شخص توفیق خاص کے لیے مخصوص ہوتا ہی اور دوسرا اُس سے
محروم رہا حالانکہ بندہ ہونے مین دونون برابر ہین تو اُسکا جواب یہ ہی
کہ جسوقت آدمی اس امر کا سوال کرتا ہی تو سرادقات جلال سے آواز آتی ہی
کہ ادب رکھ اور ربوبیت کا حق پہچان اور بندے کی حقیقت کو دیکھ کیونکہ
جس چیز کو خدائے تعالی کرے وہ پوچھی نہین جاتی شعر بدرد وصاف
ترا حکم نیست دم درکش ✦ کہ انچہ ساقی بارنجیت عین الطاف ست ✦
قولہ تعالی لَا يُسْأَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْأَلُونَ غرض کہ اس راستے کا
حال پل صراط کا سنا ہی کیونکہ کوئی اُسپر سے بجلی کی طرح گذر جائے گا اور کوئی
ہوا کی طرح اور کوئی پرند کی طرح اور کوئی تیز گھوڑے کی طرح اور کوئی پیادے کی
طرح اور کوئی ایسا ہوگا کہ جب دوزخ کا نام سُنیگا تو گر پڑیگا اور کسی کو دوزخ کے
کانٹے پکڑ کے دوزخ مین گرا دینگے اسی طرح دنیا مین اس راستے کا
حال ہی پس یہ دو راستے ہین ایک دنیا کا یعنے طریق معرفت
دوسرا آخرت کا یعنی پل صراط صراط دنیا والون کے لیے ہی اور خطرے
اُسکے اہل بصیرت دیکھتے ہین اور صراط آخرت نفسون کے واسطے ہی
اور اُسکا خوف اہل بصر کو ہوگا اور سالکون کے حال کا اختلاف پل صراط پر

ف نہین پوچھا
جاتا اس بات سے
سراج السالکین
اردو

آخرت مین اسی طرح ہوگا جس طرح کہ وہ طریق معرفت کے چلنے پر دنیا مین
مختلف ہین اس بات کو غور کرو اور اسکو خوب طرح جان لو اور اللہ
توفیق دینے والا ہی اسکے بعد یہ جاننا چاہیے کہ اس راہ کی لمبائی اور
کوتاہی کو ایسا راستہ نہ سمجھنا چاہیے کہ اسکو پانون سے چل کر قطع
کرلین بلکہ یہ راستہ روحانی ہی اسکا قطع کرنا دل سے ہی جیسا جسکا عقیدہ
اور بصیرت ہو اور اصل اسکی نور سماوی اور نور الٰہی ہی کہ دل مین بندے کے
پڑتا ہی اسکے سبب سے وہ دونون جہان کے کام یقین کے ساتھ دیکھتا ہی اور
اس نور کو بندہ کبھی سو برس تک طلب کرتا ہی تو حاصل نہین ہوتا اور کچھ بھی
اثر اسکا معلوم نہین ہوتا اور یہ اس سبب سے ہی کہ طلب کرنے مین خطا ہوئی
اور اجتہاد مین کوتاہی کی اور اس کام کے رنگ ڈھنگ سے نادان رہا
اور کوئی اس نور کو پچاس برس مین پالیویگا اور کوئی تیس برس مین اور
کوئی دس برس مین اور کوئی ایک دن مین اور کوئی ایک ساعت مین
اور کوئی ایک لحظہ مین خدا کی عنایت سے حاصل کریگا لیکن بندے کو
کوشش کرنے کا حکم ہی اسکو ضرور ہی کہ فرمانے کے موافق عمل کرے تاکہ
وعدے کے موافق ثواب پاوے اور کار خیر مقسوم اور مقدر کا ہی اور
پروردگار حاکم عادل ہی یَفْعَلُ اللّٰهُ مَا یَشَآءُ وَیَحْکُمُ مَا یُرِیْدُ
یعنے اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہی وہ حکم اور کام کرتا ہی اب اگر پوچھو کہ اس راہ مین
بندے کو ایسے بڑے اور سخت خطرون مین پڑنا اور بہت سی شرطون
اور عملون کا بجالانا کس لیے ہی تو اسکا جواب یہ ہی کہ واقع مین یہ کام بہت

۴۵ جو شخص کہ اس راہ مین آسانی اور
جلدی سے ملنے کا خواہش مند ہو اور
اس کام مین جلدی کرنا چاہے وہ
ہمیشہ مذبذب رہیگا اور جو
وہان بھی ایسا ہی
ہوگا اور علم الیقین

سخت اور دشوار ہی اور خدائے تعالی نے بھی اسی سبب سے فرمایا ہی
لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْ کَبَدٍ یعنے ہمنے آدمی کو پیدا کیا مشقت
اور رنج مین اور اسی وجہ سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد
فرمایا ہی کہ اگر تم وہ چیز جانو جو مین جانتا ہون تو بہت رویا کرو اور کم ہنسو
اور اسی سبب سے حضرت ابابکر صدیق رض نے فرمایا ہی کہ کاشکے مین سبزہ ہوتا
کہ چوپاے مجکو کھا لیتے اور فضیل رح فرماتے تھے کہ مین آرزو کسی فرشتے
اور رسول اور مرد صالح کے حال کی نہین کرتا بلکہ ایسے شخص کے حال کی
آرزو کرتا ہون جو پیدا نہین ہوا اور عطا سلمی نے فرمایا ہی کہ اگر آگ روشن
کرکے کہین کہ جو کوئی اسمین جلجاوے تو پھر خاک ہوجاویگا اور کچھ باقی نہین
رہیگا مجکو اس بات کا ڈر ہی کہ مین خوشی کے سبب سے آگ مین گرنے سے
پہلے نہ مرجاؤن پس حقیقت مین دیکھو تو یہ کام ایسا ہی سخت اور دشوار ہی
بلکہ گمان اور وہم کرنے سے بھی بہت سخت ہی لیکن یہ وہ کام ہی کہ خدائے تعالی
نے مقدر کیا ہی اور قلم کو جاری کیا ہی تو بندے کو سوائے اسکے کہ حتی الوسع
عبادت مین کوشش اور عاجزی کرے کوئی حیلہ نہین ہی اور چاہیے کہ
خدائے تعالی کے کرم مین چنگل مارے اور تضرع اور زاری کرے تاکہ شاید
اسکے فضل و کرم سے سلامت رہے شعر تو بندگی چو گدایان بشرط مزد مکن
کہ خواجہ خود روش بندہ پروری داند لیکن یہ جو تمنے پوچھا کہ یہ کوشش
کسلیے ہی یہ بات بڑی غفلت پر دلالت کرتی ہی بلکہ بہتر یہ ہی کہ یون کہو کہ بندہ
ضعیف کے مطلب کے مقابل اس کوشش وغیرہ کی کیا اصل ہی یہ بھی معلوم ہی کہ

بندے کا سوال کیا ہی بندے کا اول مطلب دو چیزین ہین ایک سلامتی
دونون جہان مین دوسری بادشاہت دونون جہان کی دنیا کی سلامتی تو
اس طرح ہی کہ دنیا کی آفتین ایسی ہین کہ اسمین فرشتہ مقرب بھی سلامت
نہین رہے ہاروت ماروت کا حال خود مشہور ہی یہانتک کہ بعضے کہتے ہین
کہ جب فرشتے بندے کی روح کو آسمان پر لیجاتے ہین تو آسمان کے فرشتے
کہتے ہین کہ تعجب ہی یہ شخص کیونکر اس وقت کی جگہ مین سلامت رہا جسمین ہمسے
بہتیرے ہلاک ہوگئے اور آخرت کی سلامتی اس طرح کہ اُسکے خوف اور ڈر ایسے ہین
کہ انبیا بھی نفسی نفسی پکارینگے اور کہینگے کہ اپنے نفس کے سوا ہم تجھ سے کچھ نہین چاہتے
یہانتک کہ بیان کرتے ہین کہ اگر کسی کو ستر پیغمبرون کا عمل ہوگا تو بھی اُسکو
چھٹی کا گمان نہوگا پس جو کوئی ایسی دنیا سے سلامتی کے ساتھ نکل گیا اور
ایسے دن مین آخرت کے خوف سے سلامت رہا اور بہشت مین گیا تو یہ کام
اُسکے لیے تھوڑا نہین رباعی دنیا مین جس کسی کو ہرگز الم نہو ۔ عقبی کے
خوف سے بھی ذرا اُسکو غم نہو ۔ جنت مین پھر مقام ملے اُسکو دوستو ۔ یہ خوش
نصیبی اُسکے قلم سے رقم نہو ۔ اب اس بات کو معلوم کرنا چاہیے کہ اس
راہ کے حاصل ہونے سے دونون جہان کی بادشاہت کس طرح حاصل ہی
پس دنیا کی تو اس طرح ہی کہ سلطنت سے غرض ہماری ہونا حکم اور تصرف اور دبدبہ اُنکا
ہی اور یہ بات حقیقت مین دنیا کے اندر خدائے تعالی کے اولیاؤن کو حاصل ہی کہ
وہ اُسکی رضا پر راضی ہین اور جنگل میدان اور خشکی اور تری زمین کی اُنکو ایک
قدم کے برابر ہی اور پتھر اور اینٹین اُنکو سونا چاندی ہی اور آدمی اور جن اور

چوپایے اور پرند سب اُنکے تابع ہین جو وے چاہین وہی ہو اسواسطے کہ
وہ خدائے تعالی کی خواہش کے سوا کچھ نہین چاہتے مرضی کے تابع رہتے ہین
اور جو خدا کی مرضی ہو وہ بیشک ہوگی اور اُنسے سب ڈرتے ہین وہ کسی سے
نہین ڈرتے اور اُنکی سب خدمتین کرتے ہین وہ کسی کی خدمت نہین
کرتے **نظم** بسودائے جانان زجان مشتغل ✦ بذکر حبیب از جہان
مشتغل ✦ نہ سودائے خود شان نہ پروائے کس ✦ نہ در کنج توحید شان
جائے کس ✦ ندارند چشم از خلائق بپوشند ✦ کہ ایشان پسندیدۂ حق بسند ✦ پس
دنیا کی سلطنت اسکے سامنے عشر عشیر بھی نہین اور سلطنت آخرت کی
اس طرح ہو کہ خدائے تعالی فرماتا ہو اِذَا رَاَیْتَ ثَمَّ رَاَیْتَ نَعِیْمًا وَّمُلْکًا
کَبِیْرًا یعنے جب تو دیکھے اُس جگہ کو تو دیکھے نعمت اور سلطنت
بزرگ پس جس سلطنت کو خدا بڑی کہے اُسی کو بڑی جاننی چاہیے اور
یہ بھی معلوم ہو کہ تمام دنیا تھوڑی سی ہو اور نصیب ہر شخص کا اس تھوڑی سی
مین بہت تھوڑا ہو لیکن باوجود اتنی قلت کے اپنی جان و مال کو صرف کرنا
چاہتا ہو تاکہ اُس اقل قلیل شی کو حاصل کرے اور اکثر ایسا ہوتا ہو کہ نہین ملتی
اور اگر ملتی بھی ہو تو اُسمین سخت عذاب اور مکروہات ہوتے ہین اور جس قدر
کہ نفس اور مال اسمین صرف ہوتا ہو اُسکو کچھ بہت نہین سمجھتے پس سلطنت
آخرت اور دار نعیم ہمیشگی کا اگر طلب کرین تو اُسکے مقابلے مین دو رکعت
نماز کی ادا کرنی یا دو درم صدقہ کرنا کس طرح بہت سمجھتے ہین یہ کیسی نادانی
اور بے تمیزی ہو بلکہ اگر ہزار دن ہزار جان اور ہزار روحین اور لاکھون

اور جو کوئی اسمین سے
کچھ بھی نہ چاہے تو وہ
وہ انکو ملتا ہی اور پورا
ظاہر کہ ایسا کرنا بہت
آسودہ اگر اسنے ایسی قسم
کھا بیٹھی تو اسکو
اسکا کفارہ دینا
پڑیگا

عمر مین اس دنیا کی برابر ہون بلکہ اس سے بھی زیادہ ہون اور انکو اس مطلب کے
واسطے خرچ کرین تب بھی تھوڑا ہی اور اگر انسے مطلب ملجاوے تو اُسکو بڑی
غنیمت جاننا چاہیے رباعی مقصود دلی کا ملنا آسان نہین ہ اور اُس سے
زیادہ کوئی ارمان نہین ہ گر صرف کرو رجان و دل سے ملجاے ہ جز فائدہ اسمین
کچھ بھی نقصان نہین ہ پس اب بھی خواب غفلت سے بیدار ہوکر دھیان کرو کہ
جب بندہ خداے تعالیٰ کی عبادت کرے اور اُسکی خدمت کرنے کو لازم جانے
اور تمام عمر اُسپر چلا جاوے تو خداے تعالیٰ علی الحساب اُسکو چالیس کرامتین
اور خلعت عنایت فرماتا ہی بیس دنیا مین اور بیس آخرت مین دنیا کی
بیس کرامتین اور خلعت یہ ہین اول یہ کہ خداے تعالیٰ اُسکو یاد کرتا ہی
اور اُسکی تعریف بیان کرتا ہی پس اچھا بندہ ہی وہ جسکی تعریف دونون جہان کا
پروردگار فرماوے دوسرے یہ کہ خداے تعالیٰ اسکا شکر ادا کرے اور تعظیم
کرے یہ کتنا بڑا شرف ہی کیونکہ اگر کوئی مخلوق ضعیف اسکا شکر اور تعظیم کرتا ہی
تو اُسکی عزت ہوجاتی ہی پس جسکی وہ خود تعریف اور شکر ادا کرے اُسکی کتنی
بڑی بزرگی اور عزت ہوگی تیسرے یہ کہ خداے تعالیٰ اُسکو دوست جانے
خیال کرنے کی بات ہی کہ اگر کوئی امیر یا محلے کا رئیس کسی کو دوست جانے تو وہ
اُسپر کتنا اپنا فخر اور عزت سمجھتا ہی اور کیا نفع حاصل کرتا ہی پس جب کہ رب العالمین
تعالیٰ و تقدس محبت کرے تو اُسپر کتنا فخر کرنا چاہیے چوتھے یہ کہ خداے تعالیٰ
اُسکا وکیل ہوجاتا ہی اور اُسکے کامون کی تدبیر کردیتا ہی پانچوین اُسکے رزق کا کفیل
ہوجاتا ہی اور بے محنت اور رنج کے اُسکو رزق عنایت فرماتا ہی چھٹے یہ کہ

خدائے تعالیٰ اُسکا مددگار رہتا ہی اور جو کوئی دشمن اُسکے ساتھ بدی کرے اُسکو دفع کر دیتا ہی
ساتوین یہ کہ خدائے تعالیٰ اُسکا انیس ہوتا ہی کسی حال مین وحشت نہین آنے دیتا
آٹھوین یہ کہ اسکو اسقدر عزت حاصل ہووے کہ دنیا کی خدمت اور دنیادارون کی
چاکری کو ذلت جانے بلکہ اگر بادشاہ اور اکابر دنیا کے اُسکی خدمت کرین تب بھی
راضی نہو نوین یہ کہ اُسکو ہمت بلند حاصل ہووے یہانتک کہ دنیا کی نجاست
اور دنیادارون کے ملنے سے کراہت کرے اور بلندی ڈھونڈھے دسوین
دل کی تونگری اُسکو حاصل ہو پس سب مالدارون سے بڑہ کر دنیا مین وہی ہوگا
اور ہمیشہ اُسکا دل خوش رہیگا کسی شی کا غم نہوگا گیارھوین اُسکو دل کا نور حاصل
ہووے کہ اُسکی وجہ سے ایسے علوم اور اسرار حکمت پر مطلع ہووے کہ سوا اُسکے
کوئی مطلع نہو مگر بڑی کوشش اور عمر دراز سے بارھوین یہ کہ فراغ و سلامتی اسقدر
پیدا ہووے کہ کسی دنیا کی محنت اور مصیبت سے اُسکا دل تنگ نہو تیرھوین اُسمین
رعب ایسا پیدا ہو جاوے کہ سب نیک اور بد اُسکی عزت کرین اور سرکش اور شریر
اُس سے ڈرین چودھوین دلون کی محبت کیونکہ خدائے تعالیٰ سب کے دلون مین
اُسکی محبت پیدا کر دیتا ہی پندرھوین برکت عام اُسکی کلام اور دل اور نفس اور
فعل اور جامہ اور مکان مین یہانتک کہ جس جگہ جاوے اور جس جگہ پر بیٹھے
اور جس آدمی کو دیکھے سب لوگ اُسکو متبرک گنین سولھوین تا بعدار ہونا دریا اور
جنگل کا اس طرح کہ اگر چاہے پانی پر چلے اور اگر چاہے تمام دنیا مین ایسا ہے
کم مین پھر آوے سترھوین سب جانورون کا تابع ہو جانا کہ وحشی اور درندے
وغیرہ سب آواز پر چلے آوین اور شیر اسکے پاس دم ہلاوین اٹھارھوین تمام

روے زمین کی کنجیون کا اُسکو مالک کردیوین تاکہ جس جگہ چاہے اسکے لیے
خزانہ موجود ہی اور جس جگہ پانوُن مارے تو پانی نکل آوے بشرطیکہ محتاج ہو
اور اگر کھانے کا ارادہ کرے تو ہر جگہ کھانا موجود ہی اُنیسوین مرتبہ خدا ے
تعالی کی درگاہ مین یہانتک کہ خلقت اُسکی خدمت کے وسیلے سے قربت
چاہین اور اُسکے جاہ اور برکت کے واسطے سے خدا ے تعالی سے حاجتین
طلب کرین بیسوین دعاؤن کا قبول ہونا جو خدا ے تعالی سے چاہیگا وہی
قبول ہوگا اور اگر کسی کی شفاعت کریگا قبول ہوگی اور اگر کسی امر کے واسطے
خدا ے تعالی کی قسم کھالیویگا تو خدا ے تعالے سچ کریگا اور اگر کسی پہاڑ کو
اشارہ کریگا تو اُسی وقت زائل ہوجاویگا اور اگر کوئی شئ اُسکے دل مین
گذرے تو اُسی وقت حاضر ہووے یہ کرامتین دنیا کی ہین انھین کی طرف
شیخ سعدی اشارہ فرماتے ہین **نظم** گروہے عملدار عزلت نشین + قدمہاے
خاکی دم آتشین + بیک نعرہ کوہی ز جا برکنند + بیک نالہ ملکی بہم برزنند +
چو باد ند پنہان و چالاک پوے + چو مشکند خاموش تسبیح گوے + اور
آخرت کی بیس کرامتین یہ ہین کہ پہلے سکرات موت کی اُسپر
آسان ہوجاوین اور موت اُسکو شربت کی طرح میٹھی معلوم ہو اور سکرات
وہ چیز ہی جس سے سب پیغمبرون کا دل کانپتا ہی دوسرے یہ کہ اُسکو خدا ے
تعالی اپنی معرفت اور ایمان پر ثابت رکھے کہ جتنا خوف اور فریاد ہی سب
اسی کے لیے ہی تیسرے یہ کہ خدا ے تعالی فرشتون کو مہربانی اور آرام اور
خوشخبری کے ساتھ بھیجے کہ عقبے کی چیز سے جو اُسکو درپیش ہی خوف نہ کرے

اور دنیا کی لذت کو پیچھے چھوڑنے کا غم نہو چوتھے بہشت مین ہمسایے مین
پروردگار دونون جہان کے ہمیشہ رہنا پانچوین آسمان کے فرشتون کے سامنے
اُسکی روح کو جلوہ دیوے اور بزرگی اور عنایت اور انعام ظاہر باطن مین
عطا فرماوے اور اُسکے جسم یعنے جنازے کی تعظیم کراوے حتی کہ فرشتے جنازہ
اُٹھاوین اور شہید اور صدیق حاضر ہون چھٹے بیخوف رہنا جواب سوال قبر سے
اور سکھلا دینا جواب باصواب کا ساتوین گور کا فراخ ہونا اور اُسکی روشنی
یہانتک کہ اُسکے نور سے ایک جنت کا باغ ہوگا قیامت تک آٹھوین سبز
جانورون کے پوٹون مین اُسکی روح کا رکھنا اور اللہ کی دی ہوئی چیزون پر
مع اور نیکیون کے خوش وخرم رہنا نوین حشر اُسکا عزت کے ساتھ اور کرامت
ہونا حلہ اور تاج اور براق کا دسوین روشنی مُنھ کی اور اُسکا نورانی ہونا ۲۵۲
گیارھوین قیامت کے دن کے خطرون سے بیخوف ہونا بارھوین اعمال کے
نامے کا داہنے ہاتھ مین ملنا اور شاید کہ اصلا نامہ ہی نہ دیوین تیرھوین حساب مین
آسانی ہونی اور شاید کہ بالکل حساب ہی نہ لیا جاوے چودھوین بھاری ہونا
اُسکی ترازو کا اور شاید کہ بالکل وزن ہی نہو پندرھوین حوض کوثر کا پانی پینا
کہ جسکے بعد پھر کبھی پیاس نہ لگے سولھوین پل صراط سے گذرنا اور آگ سے
نجات پانی سترھوین قیامت کے میدانون مین شفاعت کا ہونا مثل شفاعت
انبیا اور رسل کے اٹھارھوین بہشت مین سلطنت ابدی ملنی اُنیسوین خدا
تعالی کی رضامندی بیسوین دیدار رب العالمین الی الاولین والآخرین جل جلالہ کی
بیکم کاست شعر بہشت وحوض کوثر یعنی احوال محشر سے ۔ یہ سب کچھ سچ ہین

اس دولت دیدار کے آگے + اب جاننا چاہیے کہ یہ کرامتین جو مین نے
گنائین سو یہ اپنی فہم ناقص اور علم قاصر کے موافق بتلائین اور باوجود اسکے
بہت مختصر اور مجمل بیان کی ہین اور سب اصول کو مجمل طریقہ پر بیان کیا ہی اگر
کسی کی بھی انہین سے تفصیل بیان کرتا تو اس کتاب مین ہرگز نہ سماتی مثلاً
مین نے سلطنت ابدی یعنی اٹھارھوین کرامت آخرت کو ایک کرامت کہا ہی
اگر اسکو تفصیل سے بیان کرون تو قریب چالیس کے ہوجاوین یعنی خلعت و
حور و قصور اور لباس وغیرہ انمین سے ہر ایک کی بہت بڑی تفصیل ہی کہ انکا
احاطہ سوائے عالم غیب کے کوئی نہین کرسکتا وہ پیدا کرنے والا اور مالک ہی
اور ہم انکے پہچاننے کا کیونکر لالچ کرین کہ خود پروردگار سبحانہ فرماتا ہی فَلَا تَعْلَمُ
نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُم مِّن قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۲۵۳ سورۂ سجدہ پارہ
یعنے اُنکے اعمال کے ثواب مین جو کچھ ہمنے رکھ چھوڑا ہی کسیکو معلوم نہین اور
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی کہ بہشت مین وہ چیزین پیدا
کی گئین ہین کہ نہ کسی آنکھ نے دیکھی اور نہ کسی کان نے سنی اور نہ کسی دل مین
اُنکا خیال گذرا پس اے عزیز اپنی سب کوشش اور سعی کو اس مقصود عظیم
اور مطلب فخیم کے لیے صرف کرنا چاہیے اور یاد رکھنا چاہیے کہ بندے کو
اُن سب چیزون مین سے چار چیزون سے ہرگز چارہ نہین علم و عمل و اخلاص
و خوف [illegible] راہ کا جاننا ضرور ہی اور نہین تو مثل اندھے کے
ہوگا پھر عمل کرنا اس علم پر اور نہین تو نادم رہیگا پھر اس عمل کو اخلاص سے
کرنا اور نہین ایسا گھاس ہوگا جسکو پھل نہ آوے اور بے فائدہ اُگے پھر ہمیشہ کو

ڈرنا اور خوفناک ہونا کہ پناہ اور امن حاصل ہو اور نہین تو دھوکا ہوگا کیونکہ
بے قبول کے تمام سعی رایگان ہو اور یہ چارون چیزین ان نعمتون کے سامنے بہت
تھوڑی ہین ذوالنون رح نے سچ فرمایا ہو کہ عالمون کے سوا سب لوگ مردے ہین
اور عالمون کے سوا سب عالم سوتے ہین اور مخلصون کے سوا سب عامل فریب
کھائے ہوے ہین اور مخلص خطر عظیم پر ہین مین کہتا ہون کہ زیادہ تر تعجب
آدمیون سے آتا ہو ایک عامی کہ بغیر علم عمل کرے دوسرے وہ کہ علم جانے
اور عمل نہ کرے اور تیسرے وہ عامل کہ بے اخلاص کے عمل کرے چوتھے وہ
مخلص کہ خائف نہو اور جاننا چاہیے کہ خلاصہ مطلب تفصیل کے ساتھ چار آیتون مین
فرما دیا ہو اول یہ کہ فرمایا اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّاَنَّكُمْ
اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ یعنی تم جانتے ہو کہ ہمنے تمکو کھیل کے لیے پیدا کیا اور پھر
ہم تک پھر کر نہ آؤگے پھر یہ فرمایا وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ وَاتَّقُوا
اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ یعنی دیکھے ہر ایک آدمی کہ کیا کیا ہو
کل کے لیے اور خدائے تعالیٰ سے ڈرو خدائے تعالیٰ سب چیز جانتا ہو جو
کچھ تم کرتے ہو پھر فرمایا وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا
وَاِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِيْنَ یعنے جو لوگ کہ ہماری راہ مین مجاہدہ کرتے ہین
دکھلا دیتے ہین ہم اُنکو اپنا راستہ اور خدائے عزوجل نیک کام والون کے
ساتھ ہو پھر یہ فرمایا وَمَنْ جَاهَدَ فَاِنَّمَا يُجَاهِدُ لِنَفْسِهٖ اِنَّ اللّٰهَ
لَغَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ یعنی جو کوئی مجاہدہ کرتا ہو اپنے نفس کے لیے کرتا ہوگا اور
خدائے تعالیٰ سب مخلوق سے بے پروا ہو اب یہان سے مصنف ختم کتاب کا

مضمون ادا کرتے ہین ہم پناہ چاہتے ہین خدائے تعالی سے ہر ایک شی سے
کہ جہان ہمارا قدم لغزش کر گیا ہو یا قلم سے کچھ خطا لکھی گئی ہو اور نیز اپنے
اقوال سے کہ جنکے موافق اعمال نہ کیے ہون اور اُن چیزون کے جاننے سے
کہ جنکا دعوی ہمنے دین مین کیا ہو اور اُنکے عمل کرنے مین خود قصور کیا ہو
اور نیز اُس خطرے سے جو ہمکو خود آرائی کی طرف کھینچے کسی کتاب کے لکھنے مین
یا بات کے کہنے مین یا علم سکھانے مین اور خدائے تعالی سے یہ بھی چاہتا ہون
کہ خداوند کریم ہمکو اور تمکو اپنے اپنے علم پر عمل نصیب کرے اور ہمارے
علم کو ہمپر وبال نہ کرے کیونکہ وہ جواد کریم اور غفور رحیم ہے

مناجات خاتمہ از طرف مترجم

الٰہی جب تلک مومن کے دل مین تیری دعوت ہو
ہر اک انسان کی شہ رگ سے بڑھ کر تجکو قربت ہو

ثنا مین جب تلک تیری سخندانون کو حیرت ہو
ترے احکام پر راضی دل اہل ریاضت ہو

توکل مین مزا جب تک کہ ہو وے اہل عرفان کو
موحد کی نظر مین ہیچ ہے ہوم کثرت ہو

رہے تا شاکرون کو شکر شیرین مثل شکر کے
گروہ صابرون کو صبر ہی مین تا حلاوت ہو

غریق اثم کو جب تک کہ توبہ کا سہارا ہو
گنہگارون کا ماوا ے تا ترا در باز رحمت ہو

حجاب معرفت تا نفس شیطان خلق و دنیا ہو
ریا و عجب تا ہر اک خلل ساز عبادت ہو

الٰہی یہ رسالہ تب تلک تیری عنایت سے
رہے مقبول اہل حق کو اس سے خوب رغبت ہو

خداوندا ترے فضل و کرم احسان و بخشش سے
توقع ہے کہ سامان قبول اسکو کرامت ہو

مراد دین و جہان کی سالکون کو اس سے ہون حاصل
مجھے بھی آہ دولت نصیب اُنکی بدولت ہو

ہو محشر مین کوئی آسرا جسدم سوا تیرے
عنایت اُس گھڑی مکی تھامی کی شفاعت ہو

کھیل اُس رسول پاک کے میدان محشر مین
الٰہی رحمت عاجز کو وہ رویت کی نعمت ہو

محبت مین الٰہی تیری اور تیرے پیمبر کی
رہون مین زندگی بھر تک اسی پر میری خلعت ہو

در دولت پہ ہو اجابت منیر خستہ جان حاضر
دعا جو کچھ کرے وابستہ فتراک اجابت ہو

اُٹھا کر ہاتھ مین پڑھتا ہون یہ تاریخ کا مصرع
حکیما طالبون کو مشعل راہ ہدایت ہو

۱۳۰۰ ہجری

خاتمۃ الطبع

بس از حمد شکر و نعت ستوار بجناب احدیت و حضرت صاحب رسالت علیہ الصلوٰۃ والتحیۃ کے ضمیر صافی دلان اہالی اسلام پر روشن و مبرہن ہو کہ کتاب فاقد المثال والجواب مسمے بہ سراج السالکین بر منہاج العابدین تصنیف عالم دریادل فاضل متبحر بشر الع کامل تحریر و لوذعی بے نظیر مولوی منیر صاحب کہ حاوی مسائل دینیہ بطریقہ تصوف ہو بری و پاک از تعصب ہے الحق کہ گوہر بحر عرفان بہر مسلمانان ہو اور ہادی بے بدل بنابر صاحب ایمان عجیب طرز سلامت سے مملو یہ اصل کا ترجمہ ہوا ہو کہ ہر حرف و لفظ سے اثر مترشح ہو اور داب تہذیب نفس سے موشح درین روز ہا بہ تصحیح تمام و کمال کہ ہر خواندہ و ناخواندہ قرارت و سماعت اسکی سے دور از ضلال ہو بار چہارم مطبع نامی منشی نولکشور مقام لکھنؤ مین ماہ دسمبر ۹۰ء مطابق ماہ ربیع الثانی ۱۳۰۸ ہجری طبع ہو کر مطبوع مطابع جملہ انام ہوئی فقط

شرح چہل حدیث ۔ از مولوی امیر علی ۔
مجموعۂ وفات نامہ ۔ شامل پانچ رسالہ ۔
۱ ۔ وفات نامہ ۔ ۲ ۔ قصیدۂ نعتیہ ۔ ۳ ۔ قصۂ
حضرت بلال ۔ ۴ ۔ قصۂ حضرت دائی حلیمہ ۔ ۵ ۔
حلیۂ شریف معروف بہ نبوت نامہ ۔
مولد شریف شہید کلاں ۔ از مولوی غلام امام شہید
آگرہ آبادی ۔
ایضاً ۔ خرد ۔ مصنفہ ،،
مولد شریف عزیزیہ ۔ از حافظ عبد العزیز ۔
مولد شریف جدید ۔ از مولوی احمد خان صوفی ۔
زیور ایمان مولد شریف ۔ عورات و مستورات
کی زبان میں از مولوی محمد انور علی ۔
مولد شریف عشقیہ ۔ از سید اشرف حسین ۔
مولد شریف عربی ۔ با ترجمۂ اردو از مولوی سلامت اللہ
نصرت احمدیہ فی رد قول النجدیہ ۔ در ثبوت محفل
میلاد شریف از سید احمد علی ۔
مخزی المتنہرین ۔ تردید معرضان دیگر مذہب
وہابی از مولوی محمد سعد الدین بدایونی ۔
مظہر المیلاد مولد شریف منظوم ۔ از شیخ ذریر علی ۔
شمس الضحی فی میلاد المصطفے مولد شریف ۔
از مولوی حبیب اللہ ۔
رانڈ دون کی شادی ۔ شرعاً درست ہے
بشرط رضامندی بیوہ کے بعمر تمیز ۔ از مولوی
عبد الرحیم دہلوی ۔
تذکرۂ شہدا منظوم ۔ واقعات کربلا ۔
حدیقۂ میلاد حال متبرک ولادت حضرت
غوث الاعظم ۔
نسب نامۂ رسول ۔ حال بعثت سے وفات
مبارک تک ۔
نور نامہ و شمائل نامہ ۔ نور محمدی اور شمائل کا
ذکر از مولوی عبد اللہ ۔
خدا کی رحمت ۔ حال پیدائش رسول اعظم از
مولوی سلامت اللہ ۔
اسرار نبوت ۔ و فضائل نبوت یہ نعم البدل
مولد شریف کا ہے از منشی ظہیر الدین بلگرامی ۔
محامد خاتم النبیین ۔ از منشی امیر احمد ۔
سراپائے سید المرسلین ۔ بطور مسدس از مولوی
محمد عبد الرزاق تخلص راسخ ۔
ہدیۂ مہدویہ ۔ تردید مذہب مہدی ۔
گلدستۂ محسن ۔ شامل چار رسالہ ۔
۱ ۔ رسالہ مدح خیر البشر ۔ ۲ ۔ مخمس نعتیہ ۔ ۳ ۔ صبح تجلی
۴ ۔ سراپائے رسول ۔ از مولوی محمد محسن ۔
خمسۂ محمدیہ ۔ در فضائل پیغمبر ختمی مآب از مولوی
نجم الدین نجم ۔

بیچم صاحب کی عجیب وغریب گولیان



سالہا سال سے بیچم صاحب کی گولیان تمام عالم مین فروخت کیجاتی ہین اور انکی بکری دنیا کی تمام دواؤنسے بدرجہا زیادہ ہوائیسوین صدی مین کوئی دوا ایسی سریع الاثر مفید اور عمدہ ایجاد نہین ہوئی جیسی یہ طلسماتی گولیان ہین جن لوگونے انکا ایکدفعہ استعمال کرلیا وہ اور کسی دوا کو چھوتے بھی نہین وہ اسقدر مشتاق ہین کہ ان گولیونکو ایک ایک پکس ایک ایک اشرفی کو بھی سستا ہی ہر عمر اور مزاج کی مرد و عورت کو برابر فائدہ ہوتا ہی اس سے کوئی نقصان نہین ۲۰ منٹ مین مرض کو فائدہ دیتی ہین۔ یہ صرف نباتات سے مرتب ہین نہ ان مین کشتہ ہی نہ پارہ نہ چربی اور نہ کوئی ایسی شی جس سے کسی مذہب کے آدمی کو شک ہو قیمت بہت ارزان ہر پکس مین جو ۱۲ گولی ملتا ہی گولیان گویا ۱۵ روز کی خوراک ہین جنمین بیماریان خون کی خرابی سے پیدا ہوتی ہین اور جسقدر لطائف شکم اور جگر کی نادرستی سے ہوتی ہین انکے استعمال سے بالکل دور ہوجاتی ہین کسی شخص کو اگر امراض مندرجہ ذیل کی شکایت ہو تو انکا استعمال کرین ہم ضمانت کرتے ہین کہ اسکو ضرور ضرور فائدہ ہوگا۔ ترکیب استعمال کا پرچہ پکس کے ہمراہ ملیگا۔ شکم مین بادی۔ سر کا درد۔ سر کا چکرانا۔ کھانا کھانے کے بعد معدہ کی گرانی۔ کھمری۔ انگھائی۔ سردی۔ زکام۔ کھانسی۔ دمہ۔ پتی کا اچھل آنا۔ بھوک کی کمی۔ ہاضمہ قبض کھٹر بدن پر سیاہ داغ ہونا۔ نیند کا اچاٹ ہونا۔ بدحوالی۔ ہسٹریٹ۔ کوڑھ۔ پھنسی پھوڑا۔ ناسور۔ خارشت۔ ہیضہ امراض کمزوری۔ سدہ۔ ضعف جگر کی خرابی۔ گلے کی بیماری۔ گلا بیٹھ جانا۔ سانس رکنا۔ کے آنا۔ ایام کا خلاف معمول ہونا یا رک جانا۔ سفید کا بلغم سے بیماری ہونا وغیرہ وغیرہ مبالغہ نہ سمجھیے واقع امر ہی لاکھون کرورون مریضون کو فائدہ ہوچکا ہی۔ ایک دفعہ آزمانا شرط ہی۔ ہر پکس پر سرکاری مہر ہی اسمین لفظ بیچم پیس پیٹنٹ ملنس منقوش ہی اگر یہ نہو تو جعلی سمجھو اور مت خریدو ہر جگہ پر لسباطی ورانگریزی دافر و شو نسے ملسکتے ہین ہیلرس ایجنٹ کلکتہ ۴۴ اسٹریٹ کلکتہ اسکے واسطے ایجنٹ ہین اگر ذرا بھی دقت ہو تو ایک روپیہ کا ٹکٹ آوہ آنہ والے انکو بھیجدو ۱۲ قیمتہ اور ہر محصول تمھارے نام ایک پکس فوراً ارسال ہوگا خوردہ فروش تھوک کے نرخ کو اسی دوکان سے دریافت کرسکتے ہین بیچم پیل کے اسٹیشنر ہیدو یا اور انگریزی کتابین فروخت کرتے ہین یہان جسجگہ کی گولیان ملسکتی ہین

اللہ نور السموات والارض

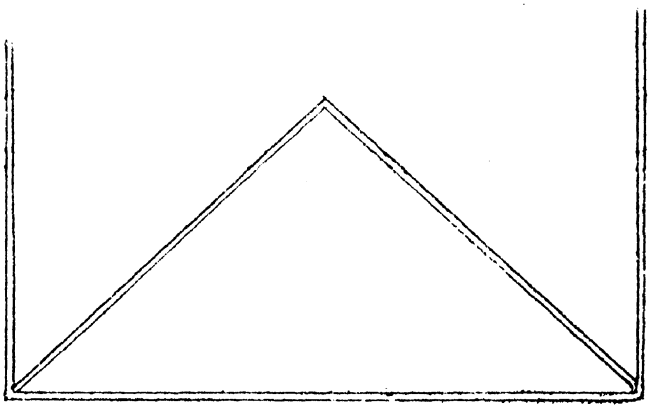
تلک عشرۃ کاملۃ

۱۳۰۰

حمدا لمن لہ الحمد فی الاولی والاخرہ
وشکرا لما اولے من الانعم الفاخرہ
وصلوٰۃ وسلاما علی خاتم رسلہ الکرام
وعلی آلہ وصحبہ بدور التمام

باہتمام جناب الحاج ملا نور الدین جیو خان صاحب تاجر کتب وہم مالک مطبع حیدری
وصفدری بتاریخ بست وپنجم ماہ محرم الحرام
سنہ ۱۳۰۰ھ

مطبع حیدری واقع بمبئی میں چھاپا گیا



بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي على في ارتفاع مجده من اغراض الهمم وجل بالتساع رفده
عن اعتراض اللهم وجلا قلوب اوليائه بينابيع الحكم وهداهم بنور
انبيائه بارشاد لقده على صنوف النعم محمد الصديق باحصاء حروف الكلم اشهد
ان لا اله الا الله وحده لا شريك له شهادة تشفي القلوب من السقم وتكفي
المرهوب النقم واشهد ان محمدا عبده ورسوله نقله في اطهر صلب واطيب
رحم واختصه باحسن الاخلاق والشيم وارسله الى العرب والعجم
وجعل امته خير الامم فشفى الاسماع من الصمم اللهم صل وسلم على
سيدنا محمد وعلى اله وصحبه اهل الفضل والكرم اما بعد كہتا ہے فقیر احقر
العباد خادم العلماء زمان خوشہ چین ارباب علم ویقین گنہگار امیدوار مغفرت پروردگار
محمد عبد الحکیم قادری دہلوی خلف مولوی محمد عبد الرحیم شہید نور اللہ مرقدہ ونسبتہ
فرید الدہر ووحید العصر عمدۃ العلماء افضل الفضلاء زبدۃ الکاملین
نخبۃ العارفین ناصر الملۃ النبویۃ محی الطریق المرتضویۃ حاج الحرمین
الشریفین زادہما اللہ شرفا وتعظیما قادری نقشبندی سہروردی چشتی مدارکے
اعنی جناب مولانا وہادینا وجدنا واستاذنا مولوی محمد خانصاحب اسعد دہلوے

طاب اللہ ثراہ وجعل الجنۃ مثواہ جوکہ بیچ اس زمانے کے بعض مردم عوام سے
بسبب اختلاف درمیان علما کے چند مسائل بیچ احوال اموات کے اور رواج بعضی
رسومات کا کہ بعد حمات سی کرتے ہین پیش کیے اور طلب جوابات اونکے کا کیا لہذا اس فقیر نے
ان مسائلون کو ہمراہ جوابون اونکے کے از روی احادیث اور روایات معتبرہ کے ساتھہ
نقل حدیث اور روایات کے اور نام کتاب کا کہ جس سے حدیث اور روایات نقل
کی واسطے ازیاد اعتقاد عوام کے چنانچہ تفصیل کتابون منقول کے یہ ہے
شرح برزخ فتاوای غرایب خزانۃ الروایات عین العلم بحر الرائق خانیہ
فتاوی ملتقط تحفۃ الغاسلین جامع المتفرقات تحفہ حنفی مشکوٰۃ شریف
تفسیر امام عجل فتاوی جوہرہ شرح مشکوٰۃ شرح عبد الحق خلیۃ المزیدین شرح
صدور تجنیس فتاوی تاتارخانیہ عنایہ سراجی شرح ہدایہ کفایہ شعبی فتاوی
کبری مضمرات تاتارخانیہ جمع الجوامع ملتقط الاحیا سراج انوار طیبی تتمہ
کتاب تہذیب فتاوی خزانہ کتاب اذکار مختصر فتاوی نوادر فتاوی نوادر
روضہ فتاوی دستور القضات من فتاوی نسفیہ کفایۃ المجالس شارح مصالح حنفیہ
نصاب الاحتساب رسالہ محمد شافع سراجی سراجیہ تصنیف شیخ بن ہمام
کبری منشور سیوطی تفسیر کبیر جامع الاصول کنز العباد شرح طریقہ محمدیہ
فتاوی قاضی خان طوالع الانوار شرح درالمختار فتح المتعال پہلے بطور استفتا
لکمکر بیچ خدمت علمای شہر کے حاضر کیا غرض سب علمای شہر نے بخوبی تمام ملاحظہ
فرمایا اور پسند کرکے ساتھہ مواہیر اپنے کے مزین کیا پہر اس حقیر نے کہنے بار بار بعضے
اشخاصون کے سے اسکو بطور رسالے کے ساتھہ ترجمہ اردو کے جمع کیا تاکہ مردم
عوام کو ساتھہ اسکے نفع ہو اور تاریکی جہل سے بیچ روشنای علم کے آوین اور ایسے
حدیث اور روایات کو اوپر عمل اپنے کے حجت اور دلیل مستحکم پکڑین اور اس فقیر کو

سئلہ اول جواب

ساتھہ دعا خیر کے یاد رکھین اور نام اس رسالہ کا **تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ** رکھا
وَاللّٰهُ يَهْدِيْ اِلَى الرَّشَادِ وَاِلَيْهِ الْمَبْدَاءُ وَالْمَعَادِ **مسئلہ اول** کہنے
(بفتح جاء با ذکشن ۱۲)
کہ واسطے مردون کے لکھتے ہین درست ہی یا گناہ **جواب** (مثال ۱۲ فتحہا ۱۲ بکسر جیم ۱۲ بفتح) درست ہی اور موجب
نجات کا ہی عذاب گور سے چنانچہ بیچ فصل چھٹی باب بیسوین مفتاح الجنان سے لکھا ہے
کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب مرے کوئی اور اوسکو لپیٹین بیچ
کفن کے اور یہ آیت اور یہ دعا اوپر کاغذ کے لکھے اور اوپر سینے اوس مردے کے رکھے
اللہ تعالی ساتھہ برکت اس دعا کے اوپر اس مردے کے رحمت کرے اور نزدیک
اوسکے فرشتے رحمت کے آوین اور سندس اور استبرق اور فرش جنت کے اوپر اسکے
کھولین اور اس مردہ کو عذاب گور نہ ہو برکت اس دعا کی سے اور وہ دعا یہ ہے
رَبَّنَا اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ
النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ ذٰلِكَ ذِكْرٰى
لِلذّٰكِرِيْنَ اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ فَهُوَ عَلٰى نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّهٖ فَاصْبِرْ
فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِدُلُوْكِ الشَّمْسِ اِلٰى غَسَقِ الَّيْلِ وَ
قُرْاٰنَ الْفَجْرِ اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ
عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ
صَدْرَكَ وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ الَّذِيْ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ
فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ وَاِلٰى رَبِّكَ
فَارْغَبْ اور بیچ حدیث کے ہی رسول خدا سے جو کوئی اس دعا کو لکھی اور اوپر سینے مردے کے
رکھے حقتعالی عذاب گور دفع کرے ساتھہ فضل اپنے کے دعا یہ ہی سُبْحَانَكَ اَنْتَ رَبِّيْ اَنَا
عَبْدُكَ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى

خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ **اور کفایہ شعبی** مین ہی اَنَّهٗ اَوْصٰى
اِلٰى اِبْنِهٖ اِذَا مِتُّ وَغُسِّلْتُ فَاكْتُبِيْ فِيْ جَبْهَتِيْ وَصَدْرِيْ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
قَالَ فَفَعَلْتُ ذَالِكَ ثُمَّ رَاَيْتُهٗ فِي الْمَنَامِ وَسَاَلْتُ عَنْ حَالِهٖ فَقَالَ لَمَّا وُضِعْتُ
فِي الْقَبْرِ جَاءَتْنِيْ مَلَائِكَةُ الْعَذَابِ فَلَمَّا رَاَوْا مَكْتُوْبًا عَلٰى جَبْهَتِيْ وَصَدْرِيْ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَمِنْتُ مِنَ الْعَذَابِ **ترجمہ** ایک مرد نے بیچ حالت
مرض کے بیٹے اپنے کو وصیت کی کہ جب مین مردون اور غسل دیا جاؤن چاہیے کہ اوپر پیشانی
اور اوپر سینہ میرے کے بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھیو کہا بیٹے نے پس بجالایا مین یہ وصیت
پھر دیکھا مین نے باپ کو خواب مین اور پوچھا مین نے حال اوسکے سے کہا جسوقت
رکھا تو نے میرے تئین بیچ گور کے فرشتے عذاب کے آئے میرے پاس جب لکھا دیکھا
بیچ پیشانی اور سینہ میرے کے بسم اللہ الرحمن الرحیم مامون ہوا مین عذاب سے اور سوا اسکے بیچ المختار
وغیرہ کے لکھا ہی **مسئلہ ۲** تصدق طرف میت کے سے واسطے غربا اور فقرا اور مساکین کے کیا
حکم رکھتا ہی **جواب** مسنون اور مستحب ہی اسواسطے کہ یہ صدقہ ہی اور صدقہ میت
کیطرف سے سنت ہی اور موجب نجات کا ہی عذاب گور سے چنانچہ بیچ کتاب شرح
برزخ کے حدیث نقل کی **روی** اَنَّهٗ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ تَفَدُّوْا اَمْوَاتَكُمْ مِّنْ
مَلَائِكَةِ الْقَبْرِ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ وَتَصَدَّقُوْا لِرُوْحِ الْمَيِّتِ قَبْلَ الدَّفْنِ لِيَكُوْنَ ذَالِكَ
فِدْيَةً لَّهٗ مِنْ اَيْدِيْ مَلَائِكَةِ الْعَذَابِ **ترجمہ** یعنی روایت کی گئی یہ کہ تحقیق
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا فدیہ دو مردون اپنے کے تئین فرشتون قبر سے
اگرچہ آدھی کھجور ہو اور صدقہ دو تم واسطے روح مردہ کے اول دفن کرنے سے تو کہ ہو
فدیہ واسطے اسکے ہاتھون فرشتون عذاب کے سے اور بہی بیچ فتاوای غرایب کے کہا
لَا يَاْتِيْ عَلَى الْمَيِّتِ لَيْلَةٌ اَشَدُّ مِنْ اَوَّلِ لَيْلَةٍ فَارْحَمُوْا مَوْتَاكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الصَّدَقَةِ
ترجمہ نہین آتی اوپر مردہ کے سخت تر پہلی رات سے پس رحم کرو واسطے مردون اپنے کے ساتھ

کسی چیز کے صدقہ سے اور بیچ خزانۃ الروایات کے ہی وَیَتَصَدَّقُ الْوَلِیُّ قَبْلَ مُضِیِّ اللَّیْلِ بِشَیْءٍ **ترجمہ** اور صدقہ دے ولے پہلے گذرنے رات سے ساتھہ کسی شے کے صدقہ سے اور درمیان بحر الرائق کے نقل کیا فتاوای خانیہ سے اَنْ یَتَّخِذَ اَھْلُ الْمَیِّتِ طَعَامًا لِلْفُقَرَاءِ لَکَانَ حَسَنًا اِنْ کَانُوْا بِالْعَیْنِ وَاِنْ کَانُوْا فِی الْوَرَثَۃِ صِغَارًا لَمْ یَتَّخِذْ ذٰلِکَ مِنَ التَّرِکَۃِ **ترجمہ** اگر بیوی اہل میت طعام کو واسطے فقرا کے البتہ ہو بہتر اگر ہووے اولاد بالغ اور اگر ورثہ مین ہون صغیر تو یہ نہ لیا جاوے طعام ترکہ سے تمام ہوے کلام او سکے **مسئلہ ۳** ہمراہ مردے کے جو توشہ لیجاتے ہین درست ہی یا نہین اگر درست ہی تو مستحق اسکا کون ہی **جواب** درست ہی اور مستحق او سکے حاملان جنازہ اور گورکن ہین چنانچہ بیچ فتاوی ملتقط کے ہی اَھْلُ الْمُصِیْبَۃِ لَوْ حَمَلُوا الطَّعَامَ لِیَاْکُلَہُ عِنْدَ الْجَنَازَۃِ عِنْدَ قَبْرِہٖ وَھُوَ حَقُّ الْحَامِلِیْنَ وَالْحَافِرِیْنَ وَاَیْضًا فِیْہِ یَحِلُّ اَکْلُہٗ لِعُمُوْمِ الْبَلْوٰی نقل کیا اس روایت کو بیچ زاد اللبیب کے ترجمہ اسکا یہہ ہی کہ اہل مصیبت اگر اوٹھاوین طعام کو پیچھے جنازہ کے نزدیک قبر او سکی کے پس وہ حق ہی حاملان جنازہ کا اور گورکنندونکا اور بھی اسی مین ہی کہ حلال ہی کھانا او سکا سبکو اور بیچ تحفۃ الغازی اور جامع المتفرقات کے ہے کہ طعامی کہ عقب جنازہ می برند حلال است خوردن او وعلیہ الفتوی اور بیچ تحفہ حسینی کے کہا بالای قبر گورستان بردن ممنوع است پس باید کہ بیرون گورستان قسمت کنند آنرا در عرف توشہ میگویند حلال است اکل او حاملان وحاضرانرا یعنے وہ طعام کہ پیچھے جنازے کے لیجاتے ہین حلال ہی کھانا او سکا اور اوپر اسکے ہی فتوی لاکن بالای قبر گورستان کے لیجانا ممنوع ہی پس چاہیے کہ باہر گورستان بانٹین اور اسکو بیچ عرف کے توشہ کہتے ہین حلال ہی کھانا او سکا حاملان جنازہ اور گورکندون کو **مسئلہ ۴** وقت دفن کرنے مردے کے مٹھیان مٹی کی اور سنگریزی ڈالتے ہین اور آب پاشی کرتے ہین کیا حکم ہی جایز یا مسنون یا مستحب ہے **جواب**

مسئلہ

جواب

مسئلہ

مسنون

مسنون اور مستحب ہے اسواسطے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور کہا چنانچہ
بیچ مشکوٰۃ شریف کے ہی **عن** جعفر ابن محمد عن عبد اللہ مرسلا ان النبی
صلی اللہ علیہ وسلم رش علی المیت ثلث حثیات بیدیہ جمیعا وان اللہ
رش علی قبر ابنہ ابراہیم ووضع علیہ حصباء ترجمہ یعنی روایت ہی جعفر بیٹے
محمد سے تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم مشت گل کی ڈالی اوپر مردے کے تین مشت ساتھہ دونون
ہاتھون اپنے کے ملا کر اور تحقیق علیہ السلام نے پانی چھڑکا اوپر قبر ابراہیم بیٹے اپنے کے
اور رکھے اوسپر ڈھیلے اور امام عجلی نے بیچ تفسیر اپنی کے کہا قولہ حتی علی المیت ھذا
الحدیث یدل علی ان السنۃ لکل واحد یکونون علی راس القبر یحثون ثلث
حثیات من التراب فی القبر بعد نصب اللبنات علی اللحد وعلی ان رش القبر
بالماء ووضع الحصباء وھو الحجار الصغار علی القبر سنۃ ترجمہ یعنی قول اسکا
حتی علی المیت یہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ تحقیق سنت ہی واسطے ہر ایک کے اونمین سے
جو کہ حاضر ہون قبر پر یہ کہ ڈالین تین مٹھیان خاک سے بیچ قبر کے بعد بٹاوے کے اور تحقیق
چھڑکنا قبر کو ساتھہ پانے کے اور رکھنا روڑے کا کہ وہ پتھر ہین چھوٹے اوپر قبر کے
سنت ہی اور اصحاب نے بھی اوپر قبر پیغمبر علیہ السلام کے آب پاشی کروائی ہی اور
یہ بھی بیچ مشکوٰۃ کے جعفر سے مروی ہی **عن** جعفر بن محمد قال رش قبر النبی
صلی اللہ علیہ وسلم وکان الذی رش الماء علی قبرہ بلال بن رباح بقربۃ
بدء من قبل راسہ حتی انتہی الی رجلیہ ترجمہ کہا جعفر بیٹے محمد نے چھڑکی گئی
قبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور تھا چھڑکنے والا بلال بن رباح ساتھہ مشک پانے کے
کہ شروع کیا سر سے دونو قدم تک آکے اور بیچ فتاوای جوہرہ کے ہی یستحب لمن
یشہد دفن میت ان یحثو فی قبرہ ثلث حثیات من التراب بیدیہ جمیعا
ویکون من قبل راس المیت ویقول فی الحثیۃ الاولی منہا خلقناکم

وَفِي الثَّانِيَةِ وَفِيهَا نُعِيدُكُمْ وَفِي الثَّالِثَةِ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰے **ترجمہ** یعنے مستحب ہی واسطے اون لوگون کے جو حاضر وقت دفن کرنے میت کے ہون یہ کہ ڈالین درمیان قبر اوس مرد کے تین قبضے خاک سے ساتھہ دونون ہاتھون اپنے کے اور ہو ڈالنا طرف سر میت کے سے اور کہے بیچ قبضے اوّل کے مِنْهَا خَلَقْنَاكُمْ اور درمیان دوسرے کے وَفِيهَا نُعِيدُكُمْ اور اندر تیسرے کے وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰے اور بیچ شرح مشکوٰۃ شیخ عبد الحق دہلوی کے ہی درمیان تفسیر حدیث جعفر کے قَوْلُهُ رَشَّ قَبْرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذٰلِكَ لِمَصْلَحَةٍ رَاٰهَا الْاَصْحَابُ وَالْعِلَّةُ فِي رَشِّ قَبْرِ غَيْرِهٖ عَلَيْهِ السَّلَامُ التَّفَاؤُلُ بِنُزُوْلِ الرَّحْمَةِ وَغَسْلِ الْخَطَايَا وَعُلِّلَ اَيْضًا بِاَنَّهٗ يُمْسِكُ التُّرَابَ لِلْقَبْرِ **ترجمہ** قول اوسکا کہ پانی چھڑکا گیا قبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اور یہ واسطے اس مصلحت کے تہا کہ دیکہا اسکو اصحاب نے اور سبب بیچ چھڑکنے قبر غیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نیکفالی ہی بیچ نزول رحمت کے اور دہونا خطایا کا اور علت کیا گیا ہے ساتھہ اسکے کہ بتحقیق پانی روکتا ہی مٹی کو قبر کی اور بیچ جنۃ المزیدین کے ہی کہ جب بوہ کرین قبر کو پانی سر سے پیر تک ڈالین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا پانی چھڑکنا موجب نجات کا ہی عذاب گور سے **مسئلہ ۵** اذان کہنا بعد دفن میت کے حرام ہی یا مکروہ یا جایز **جواب** نہ حرام ہی نہ مکروہ بلکہ جایز ہی اسواسطے کہ اگر حرام ہوتا تو نزدیک امام شافعی رح کے کیون بعد از انزال مرد یکے بیچ قبر کے اذان جایز ہوتی اور چنانچہ موجدان جدید بھی اپنے رسالہ مین جواز اذان بعد دفن میت کے حوالہ شافعی کا دیا ہی دوسرے یہ کہ بیچ اذان کے ذکر ہی وَكُلُّ ذِكْرٍ دُعَاءٌ اور جو ذکر ہی دعا ہی اور تیسرے یہ کہ اذکار اوپر قبر اموات کے بطور تلقین اور غیر تلقین کے علی سبیل العموم بیچ احادیث کے آیا ہی چنانچہ درمیان مشکوٰۃ شریف کے ہی جابر رضی اللہ عنہ سے قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ حِيْنَ تُوُفِّيَ فَصَلّٰى عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ وَوَضَعَ فِي قَبْرِهٖ وَسَوّٰى عَلَيْهِ سَبَّحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَسَبَّحْنَا طَوِيْلًا ثُمَّ كَبَّرَ فَكَبَّرْنَا فَقِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لِمَ سَبَّحْتَ ثُمَّ كَبَّرْتَ قَالَ ضَايَقَ عَلٰى
هٰذَا الْعَبْدِ الصَّالِحِ قَبْرُهٗ حَتّٰى فَرَّجَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ رَوَاهُ اَحْمَدُ قَالَ الطِّيْبِيُّ
حَتّٰى مُتَعَلِّقٌ بِمَحْذُوْفٍ اَيْ مَا زَالَتْ كَبَّرَ وَيُكَبِّرُوْنَ وَسَبَّحَ وَيُسَبِّحُوْنَ حَتّٰى فَرَّجَهُ
اللّٰهُ تَعَالٰى اِنْتَهٰى وَالْاَنْسَبُ تَقْدِيْمُ التَّسْبِيْحِ وَالتَّكْبِيْرِ عَلٰى هٰذَا الْاِطْفَاءِ
الْغَضَبُ الْاِلٰهِيُّ وَلِذَا وَرَدَ التَّسْبِيْحَاتُ وَالتَّكْبِيْرَاتُ عِنْدَ رُؤْيَةِ التَّحْرِيْقِ

ترجمہ یعنے کہا جابر نے کہ تھا میں ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے طرف سعد بن معاذ
کے وقتیکہ فوت ہوئے وہ پس جب نماز پڑھی اوپر اوسکے صلی اللہ علیہ
وسلم نے اور رکھا اونکو بیچ قبر کے اور ہموار کی قبر اونکی تسبیح پڑھی اوپر اسکے
صلی اللہ علیہ وسلم نے پس تسبیح کہی ہمنے طویل پھر تکبیر کہے صلی اللہ علیہ وسلم نے پس تکبیر کہے
ہمنے پس کہا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسواسطے تسبیح پڑھی آپنے پھر تکبیر کہی آپنے فرمایا
مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم نے پر تنگی کی تھی اوپر اس نیکبخت کے قبر اسکی سے یہانتک کہ کشادہ
اور فراخ کردیا قبر کو خدا نے اسکی روایت کی اسکو احمد نے اور ملا علی قاری نے درمیان شرح
کے لکھا اور کہا طیبی نے حتی کا متعلق محذوف ہے ای ہمیشہ تکبیر کہتے تھے آنحضرت صلعم اور
تکبیر کہتے تھے صحابہ اور تسبیح کہتے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور تسبیح کہتے تھے صحابہ حتے کہ فراخ کردے
اسکو اللہ تعالی نے اور مناسب تر ہے تقدیم تسبیح اور تکبیر کی اوپر بجھانے اس غضب خدا
کے اور اسیواسطے استحباب آیا ہے تسبیحات اور تکبیر انکا وقت دیکھنے آگ کے **وعن**
اَبِيْ اُمَامَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا مَاتَ اَحَدٌ مِنْ
اَخْوَنِكُمْ فَسَوَّيْتُمُ التُّرَابَ عَلَيْهِ فَلْيَقُمْ اَحَدُكُمْ عَلٰى رَاْسِ الْقَبْرِ ثُمَّ لْيَقُلْ يَا فُلَانَ بْنَ
فُلَانٍ فَاِنَّهٗ لَيَسْمَعُهٗ وَلَا يُجِيْبُ ثُمَّ يَقُوْلُ يَا فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ فَاِنَّهٗ يَسْتَوِيْ
قَاعِدًا ثُمَّ يَقُوْلُ يَا فُلَانَ اِبْنَ فُلَانٍ فَاِنَّهٗ يَقُوْلُ اَرْشِدْنَا رَحِمَكَ اللّٰهُ وَلٰكِنْ

لَا تَشْعُرُوْنَ فَلْيَقُلْ اُذْكُرْ مَا خَرَجْتَ عَلَيْهِ مِنَ الدُّنْيَا بِشَهَادَةِ اَنْ لَّا اِلٰهَ
اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاَنَّكَ رَضِيْتَ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا
وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا وَبِالْقُرْاٰنِ اِمَامًا فَاِنَّ مُنْكَرًا وَّنَكِيْرًا يَاْخُذُوْنَ وَاحِدٌ مِّنْهُمَا
بِيَدِ صَاحِبِهٖ وَيَقُوْلُ انْطَلِقْ بِنَا فَاِنَّا لَا نَقْعُدُ عِنْدَ مَنْ لُقِّنَ حُجَّتَهٗ فَيَكُوْنُ
اللّٰهُ حُجَّةً دُوْنَهُمَا قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنْ لَّمْ تَعْرِفْ
اُمَّهٗ قَالَ تَنْسُبُهٗ اِلٰى حَوَّاءَ وَقُلْ يَا فُلَانُ ابْنُ حَوَّاءَ نَقَلَ الْحَدِيْثَ فِيْ شَرْحِ الصُّدُوْرِ

ترجمہ یعنی روایت ہی ابی امامہ سے کہ فرمایا پیغمبر خدا نے جسوقت کہ مرے کوئی بھائی
تمہارے سے پس برابر کرو تم مٹی کو اوپر اوسکے پس چاہیے کھڑا ہو ایک تمہارے سے
قبر پر اور کہوے ای فلان بیٹے فلان کے پس مقرر وہ مردہ سنتا ہی اور جواب نہین
دیتا پھر کہتا ہی اے فلان بن فلان پس تحقیق وہ مردہ سیدھا ہو بیٹھتا ہی پھر کہتا ہے
کہ فلان بیٹے فلانے کے پس مردہ کہتا ہی ارشاد کرو ہمکو رحمت کرے خدا تجھ کو
اور لیکن تمکو شعور نہین پس چاہیے کہ کہوے یاد کر اس چیز کو کہ باہر نکلا تو اوپر اوسکے
دنیا سے ساتھ اس شہادت کے کہ تحقیق نہین کوئی معبود مگر خدا اور تحقیق محمد صلی اللہ
علیہ وسلم بندہ اوسکا ہی اور تحقیق تو راضی ہوا ساتھ خدا کے از روے رب کے اور
ساتھ اسلام کے از روی دین کے اور ساتھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے از روے
نبی کے اور ساتھ قرآن شریف کے از روے امام کے پس تحقیق منکر نکیر پکڑتے ہین
ایک دونون مین سے ہاتھ صاحب اپنے کو اور کہتے ہین چلو ساتھ ہمارے نہین بیٹھتے ہم پاس
اوس شخص کے کہ تلقین کی گئی حجت اسکی پس ہوتا ہی خدا حجت اسکے آگے ان دونونکے
کہا ایکنے نے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پس اگر نہ جانین ہم مانکو اوسکی فرمایا نسبت کرو اوسکو ساتھ
حوا کے اور کہے ای فلان ابن حوا نقل کیا اس حدیث کو بیچ شرح صدور کے اور نووی نے بھی ساتھ
اتفاق علما کے اوپر استحباب تلقین کے کہا قال النووی اتفق کثیر من اصحابنا علی استحباب

التلقین

الشافعیین منہم القاضی حسین نص فی تعلیقہ ونقلہ عن الاصحاب منہم ابو سعید
المتولی فی التتمۃ والشیخ ابو الفتح نصر المقدسی والامام الرافعی وغیرہم
وقال النصر فی کتاب التہذیب اذا دفن المیت تقف علی راس القبر ویقول
ترجمہ کہا امام نووی نے کہ متفق اکثر اصحاب ہمارے سے اوپر استحباب
تلقین کے ہین انمین سے ایک قاضی حسین ہی کہ لکہا تعلیق اپنے مین اور نقل کیا اسکو
اصحاب اور یارون سے کہ انمین سے ابو سعید متولی ہی کہ بیان کیا اسنے تتمہ مین اور
شیخ ابو الفتح نصر نے کتاب تہذیب مین کہ جبکہ دفن ہوچکے میت ٹہرے سرہانے قبر کے اور کہوے
یا فلان ابن فلان اذکر العہد الذی خرجت علیہ من الدنیا شہادۃ ان لا الہ الا اللہ
وحدہ لا شریک لہ وان محمدا عبدہ ورسولہ وان الساعۃ اٰتیۃ لا ریب فیہا
وان اللہ یبعث من فی القبور قل رضیت باللہ ربا وبالاسلام دینا وبمحمد نبیا
وبالکعبۃ قبلۃ وبالقرآن اماما وبالمسلمین اخوانا رضی اللہ لا الہ الا ہو رب
العرش العظیم نقل ہذا فی التلخیص ویستحب تلقین المیت عقیب الدفن والدعاء لہ
ترجمہ یعنی مستحب ہی تلقین مردے کے پیچھے دفن کے اور دعا واسطے اسکے اور سوا ازین بیچ
فتاوی خزانہ کے کہا زاہد صفار نے بیچ کتاب تلخیص الادلہ استحباب تلقین کا بیان
کیا اور کہا فمن لم یلقن فہو علی الاعتزال وبیان ذلک فی التلخیص **ترجمہ** یعنی جو
کوئی تلقین نہ کرے وہ اوپر مذہب معتزلہ کے ہی اور پورا بیان اسکا بیچ تلخیص کے ہی **مسئلہ ۶**
جلوس واسطے مصیبت کے اندر گہر کے یا درمیان مسجد کے تاکہ آدمی آوین اور تعزیت کرین
درست ہی یا نہین **جواب** درست ہی اسواسطے کہ بیچ فتاوی ظہیریہ کے ہی لا
باس لاہل المصیبۃ ان یجلسوا فی البیت او فی المسجد ثلثۃ ایام والناس یاتونہم
ویعزونہم **ترجمہ** یعنی مضایقہ نہین واسطے اہل مصیبت کے یہ کہ بیٹہین بیچ گہر کے
یا مسجد مین تین دن اور آدمی آوین پاس اونکے اور تعزیت کرین اونکو اور بیچ فتاوے

غرایب کے قال اھل الحق اذا اصیب المسلم مصیبۃ یقعد صاحبہ والناس معہ
للتعزیۃ متعظمین للمیت الذی خلا منہ المصلی واثار اسلامہ وبرکۃ
عبودیتہ ویتحازنوا علی ما دخل النقص فی عدد المسلمین وھل التعبد
ویکونون غیر مھجوبین واسعی ان یقرء القران متوجھین الی الکعبۃ ولا یشغلون
بما لا یعنیھم سیما القیام للجانی فانہ محذور لان حرمۃ القران کحرمۃ
الصلوۃ ویجلس فی البیت ولا باس ان یجلس فی المسجد باثیۃ الناس و
قد جلس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی المسجد لما قتل جعفر و
زید ابن حارثۃ وابن رواحۃ والناس یاتونہ ترجمہ کہا اہل الحق نے جسوقت
پہنچے کسی مسلمان کو مصیبت بیٹھے صاحب اس مصیبت کا اور لوگ ساتھ اسکے واسطے
تعزیت کے بزرگی کرنے والے واسطے میت کے کہ خالی ہوے اس سے نماز گاہ اوسکے
اور اثار اسلام اسکے کے اور غم کرے اوپر اس بات کے کہ داخل ہوا نقصان بیچ
عدد مسلمانون کے اور اہل عبادت کے اور ہون نہ ہجو کرنیوالی اور کوشش کرین
یہ کہ پڑھین قرآن کو متوجہ ہوکر طرف قبلہ کے اور نہ ہون مشغول ساتھ باتون
لایعنی کے خصوصًا کھڑا ہونا واسطے انیوالے کے پس تحقیق وہ محذور ہی اسواسطے
کہ حرمت قرآن کی مثل حرمت نماز کے ہی اور بیٹھے بیچ گھر کے اور مضائقہ نہین اگر بیٹھے مسجد مین
تاکہ آوین پاس اوسکے آدمی اور تحقیق بیٹھے بیچ مسجد کے رسول خدا جب قتل کئے گئے جعفر اور
زید بیٹا حارثہ اور بیٹا رواح کا اور آدمی آتے تھے نزدیک جناب رسول مقبول علیہ السلام کے

مسئلہ تیسرے دن کہ ختم قران کا کرتے ہین جو بیچ عرف کے سوم مشہور ہی واسطے
میت کے درست ہی اور ثواب اسکا میت کو پہنچتا ہی یا نہین **جواب** درست ہے
اور ثواب اسکا میت کو پہنچتا ہی چنانچہ درمیان تجنیس کے ہی لو صلی او صام او
اعتق او فعل شیئا من القربات لیصل ثوابہ الی المیت یجوز ویصل

مسئلہ سائوان

اِلَیْہِ بِغَیْرِ لِھٰذِہِ النِّیَّۃِ وَالْعَمَلُ فِی الْاِیْصَالِ انْتَھٰی یعنی اگر نماز پڑھے کوئی یا روزہ
رکھے یا آزاد برده کرے یا کوئی چیز کرے تقربات سے تاکہ پہنچے طرف میت کے ثواب
اسکا جائز ہے اور پہنچتا ہی طرف میت کے اور معتبر ساتھ اوسی نیت کے ہی اور
عمل بیچ ایصال کے ہی انتہی اور بھی شیخ جلال الدین سیوطی نے کہ اجلہ علما سے
ہی بیچ کتاب شرح صدور اپنے کے ساتھ تفصیل کے نقل کی ہی اور کہا اتفاق جمہور
سلف اور ائمہ ثلاثہ کا اوپر وصول کے ہی عبارت اوسکی یہ ہی فَصْلٌ فِی الْقِرَاءَۃِ
لِلْمَیِّتِ اِخْتَلَفُوْا فِیْ وُصُوْلِ ثَوَابِ الْقِرَاءَۃِ لِلْمَیِّتِ فَجُمْھُوْرُ السَّلَفِ وَالْاَئِمَّۃُ
الثَّلَاثَۃُ عَلَی الْوُصُوْلِ ترجمہ یعنے فصل ہے بیچ بیان قراءۃ قرآن کے
واسطے میت کے اختلاف کیا گیا ہی بیچ پہنچنے ثواب قراءۃ کے واسطے میت کے
پس جمہور السلف اور ائمہ ثلاثہ متفق ہین اوپر پہنچنے کے اَیْضًا فِی الْبَابِ الرَّابِعَ عَشَرَ
مِنْ فَتَاوٰی عَالَمْگِیْرِیْ فِی الْحَجِّ عَنِ الْغَیْرِ اَلْاَصْلُ فِیْ ھٰذَا الْبَابِ اَنَّ
الْاِنْسَانَ لَہٗ اَنْ یَّجْعَلَ ثَوَابَ عَمَلِہٖ لِغَیْرِہٖ صَلٰوۃً کَانَ اَوْ صَوْمًا اَوْ صَدَقَۃً
اَوْ غَیْرَھَا کَالْحَجِّ وَقِرَاءَۃِ الْقُرْاٰنِ وَالْاَذْکَارِ وَتَلْقِیْنِ الْمَوْتٰی وَجَمِیْعِ اَنْوَاعِ
الْبِرِّ کَذَا فِیْ غَایَۃِ السِّرَاجِیِّ شَرْحِ الْھِدَایَۃِ ترجمہ درمیان باب
چودھوین فتاوی عالمگیری کے ہی بیچ بیان حج کرنے کے غیر شخص کیطرف سے کہ تحقیق
انسانکو جایز ہی کہ یہ گردانے ثواب عمل اپنے کو واسطے غیر کے نماز ہو نفل یا روزہ یا
صدقہ یا سوا اسکے مانند حج اور قراءۃ قران کے اور مانند اذکار کے اور تلقین مردے
اور تمام انواع برکت سے ایسا ہی بیچ غایت سراجی شرح ہدایہ کے وفی الکفایہ
الشعبی عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا تَصَدَّقَ اَحَدُکُمْ لِمَیِّتٍ فَلْیَکُنْ بِنِیَّۃِ الْمَیِّتِ اَمَرَ اللّٰہُ جِبْرَئِیْلَ
اَنْ یَّحْمِلَ اِلٰی قَبْرِہٖ مَعَ سَبْعِیْنَ اَلْفَ مَلَکٍ فِیْ اَیْدِیْ کُلِّ مَلَکٍ طَبَقٌ نُوْرٍ فَیَحْمِلُوْنَ

اِلٰی قَبْرِہٖ فَیَقُوْلُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا وَلِیَّ اللّٰہِ ھٰذِہٖ ھَدِیَّۃٌ فُلَانِ ابْنِ فُلَانٍ
اِلَیْکَ بَتَلَاءِ قَبْرِہٖ وَاَعْطَاہُ اللّٰہُ تَعَالٰی اَلْفَ مَدِیْنَۃٍ فِی الْجَنَّۃِ وَوَجَّہَ
اَلْفَ حُوْرٍ وَاَلْبَسَہٗ اَلْفَ حُلَّۃٍ وَقَضٰی لَہٗ اَلْفَ حَاجَۃٍ ترجمہ درمیان کفایہ
شعبی کے ہی جب تصدق کرتا ہی مرد ساتھہ نیت مرد یکے حکم کرتا ہے خدا جبرئیل کو
کہ اوٹھانے طرف قبر اوسکی کے ساتھہ ستر ہزار فرشتون کے کہ ہوتا ہی ہاتھہ مین
ہر فرشتہ کے طبق نور کا پس اوٹھتا ہی طرف قبر اس مرد یکے پس کہتا ہی السلام
علیک یا ولی اللہ یہ تحفہ ہی فلان بیٹے فلانیکی طرف سے طرف تیرے پس پر نور
ہوتی ہی قبر اوسکی اور دیتا ہی اوسکو خدا تعالی ہزار شہر بیچ جنت کے اور ہزار حورین
اور پہناتا ہی اوسکو ہزار حلہ اور روا کرتا ہی اوسکی ہزار حاجتین اور بیچ فتاوی کبری
کے ہی لَوْ تُصُدِّقَ عَنِ الْمَیِّتِ اَوْ دُعِیَ لَہٗ بَعَثَ اللّٰہُ تَعَالٰی اِلَی الْمَیِّتِ عَلَی الْفَوْرِ
مِنْ سَاعَتِہٖ ترجمہ اگر صدقہ دیا جاتا ہی طرف مرد یکے یا دعا کی جاتی ہو واسطے
اوسکے بھیجتا ہی خدا طرف مرد یکے اوپر طبق کے نور سے اور بیچ فتاوی نوادر کے
ہی طاعت ساتھہ مردے اور زندے کے بخشنی روا ہی اور بیچ فتاوی مضمرات کے
ہی ملتقط الملخص سے کہ کسی مرد نے ازاد کیا بردہ طرف باپ کے سے النسب ہے
اور ثواب واسطے باپ اسکے کے ہی بغیر ناقص ہونے ثواب بیٹے کے سے اسیطرح
صدقات اور دعوات واسطے مان اور باپ کے اور سب مسلمانون کے اور بیچ فتاوے
تاتارخانیہ کے ہی درمیان کتاب الزکوۃ کے اندر فصل چھٹی کے جامع الجوامع سے
اَلْاَفْضَلُ لِمَنْ یَتَصَدَّقُ نَفْلًا اَنْ یَّنْوِیَ جَمِیْعَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ لِاَنَّھَا
تَصِلُ اِلَیْھِمْ وَلَا یَنْقُصُ مِنْ اَجْرِہٖ شَیْءٌ ترجمہ یعنے افضل ہے واسطے اس
شخص کے جو تصدق کرتا ہی نفل کو یہ کہ نیت کرے تمام مومنین اور مومنات کے
اسلیے کہ مقرر و ہمدفہ پہنچتا ہی طرف اونکے اور کم نہین ہوتے اجر اور ثواب بخشنے والے

کوئی چیز فی الملتقط الاحیاء قال بعض السلف الدعاء للاموات بمنزلۃ الھدایا للاحیاء فیدخل الملک علی المیت مع طبق من نور فیقول ھذہ ھدیۃ لک من عند فریبک فلان فیفرح المیت بین الک کما یفرح الحی بالھدیۃ تا

ترجمہ یعنی درمیان ملتقط الاحیا کے ہی کہ کہا بعض سلف نے کہ دعا واسطے اموات کے بمنزلہ ہدایت کے ہی واسطے زندون کے پس داخل ہوتا ہی فرشتہ میت پر ساتھ طبق کے نور سے پس کہتا ہی یہ تحفہ ہی تیرے واسطے پاس فلانے اقربا تیرے پس خوش ہوتا ہی وہ مردہ اس سے جیسا کہ خوش ہوتا ہی زندہ ساتھ ہدیہ کے مگر مقرر کرنا روز سیوم کا واسطے تعزیت کے اس سبب سے ہی کہ دن سیوم منتہی ایام تعزیت کا ہی بعد موت کے تین دن تک اور زیادہ اس سے مکروہ ہی مگر یہ کہ معزی علیہ غائب ہو چنانچہ پیچ سراج کے کہا وقتہا ای وقت التعزیۃ من حیث یموت الی ثلثۃ ایام و یکرہ بعدھا الا ان یکون المعزی علیہ غائبا فلا باس بھا وھی بعد الدفن اولی منھا ان یکون قبلہ وھذا اذا لم یری منھم جزع شدید فان رای ذلک قدمت التعزیۃ ترجمہ یعنے وقت تعزیت کا او وقت سے ہی کہ مرے مردہ تین روز تک اور مکروہ ہی بعد اسکے الا یہ کہ معزی علیہ غائب ہو پس مضایقہ نہین ہی ساتھ اسکے اور وہ بعد دفن کے انسب ہی اس سے کہ پہلے ہو دفن کرنے سے اور یہ جب ہی کہ دیکھا نہ جاوے انمین سے جزع شدید پس اگر دیکھا جاوے جزع و فزع مقدم کی جاوے تعزیت اوپر دفن کے اور درمیان کتاب انوار کے ہی التعزیۃ سنۃ والجلوس لھا فی موضع معین کراھیۃ وعید ثلثۃ ایام تقریبا ویکرہ بعدہ ترجمہ یعنے تعزیت سنت ہی اور بیٹھنا واسطے اسکے اندر جگہ معین کے مکروہ ہی اور دراز کرے تین روز تک تقریبا اور مکروہ ہی بعد اسکے اور درمیان فتاوی غرایب کے ہی التعزیۃ الحاضر ثلثۃ ایام والتعزیۃ

اَلْغَائِبِ یَوْمٌ وَّاحِدٌ وَفَوْقَهَا یَکْرَهُ ترجمہ یعنے تعزیت حاضر کی تین روز تک ہے
اور تعزیت غائب کی ایک روز ہی اور زیادہ اس سے مکروہ ہے اور آیا فتاوے
اوذخیرہ مین جوکہ تصنیف ہی ملا علی قاری کی کہ جب وفات پائی ابراہیم فرزند
رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے تو دن سیوم کو ایک اعرابی کھجورین اور روٹی جوکی اور
دودھ اونٹنی کا لایا اور رکھا روبرو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور پڑھی
آنحضرت نے پنج آیت اور سورۂ اخلاص تین بار اور پڑھی فاتحہ اور ہاتھ اوٹھائے واسطے
دعا کے اور کہا ثواب اسکا میرے فرزند ابراہیم کو پہنچے اور کہا حضرت نے ابو
ذر غفاری سے اسکو تقسیم کردو لوگون مین پس تقسیم کیا اونھون نے اوس طعام
فاتحہ کو سب لوگون حاضرین مین پس اس صورت مین فاتحہ روز سیوم بہینت مسطورہ
حدیث سے ثابت ہوئی اور ایسا ہی نقل کیا جامع الفقہ مین ملا صدیق زبیرے ذکتب
معتبرہ سے اور اسی پر آج تک عمل ہی اہل مکہ اور مدینہ اور سوای ازین ملک عرب اور عجم کا

مسئلہ ۸ تعین کرنا سال کا واسطے جانے کے اوپر قبرون کے اور مجمع کرنا
اوپر اوسکے اور ختم کرنا قرآن کا نزدیک قبرون کے اور ڈالنا پھولونکا
یا چادر پھولون کی اور بوسہ لینا بعضے قبرونکا واسطے زیارت کرنیوالون کے
کیا حکم رکھتے ہین **جواب** یہ تمام امور درست ہین اور روایات اور احادیث
سے ثابت ہین لیکن تعین سال کا واسطے جانے کے اوپر قبرون کے پس واسطے
اوسکے ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفاء اربعہ رض ہر سال قبرون پر جاتے تھے
چنانچہ بیچ منثور سیوطی کے مرقوم ہی اَخْرَجَ ابْنُ الْمُنْذِرِ وَابْنُ مَرْدُوْیَہ عَنْ
اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَاْتِیْ قُبُوْرَ اُحُدٍ
کُلَّ عَامٍ فَاِذَا نَظَرَہُ الشِّعْبَ سَلَّمَ عَلَی الْقُبُوْرِ الشُّہَدَاءِ فَقَالَ سَلَامٌ عَلَیْکُمْ
بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَی الدَّارِ ترجمہ یعنی روایت کی ابن منذر اور ابن

مردویہ نے حضرت انس رضؓ سے کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے آتے ہر برس قبرون
شہدا احد پر پس جبوقت نظر کرتے شعب کو سلام کیا کرتے اوپر قبرون شہدا کے
پس فرماتے انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سَلَامٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ
وَاَخْرَجَ ابْنُ جَرِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَاْتِي قُبُورَ الشُّهَدَاءِ عَلٰى رَاْسِ كُلِّ حَوْلٍ فَيَقُولُ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ بِمَا
صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ وَاَبُوبَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانَ **ترجمہ** روایت کی
بیٹے جریر نے محمد بن ابراہیم سے کہا کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم آتے قبرون شہدا
پر ہر برس پس کہتے تھے سلام علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار اور ابو بکر اور عمر اور
عثمان رضی اللہ عنہم **ف۱** اور بیچ تفسیر کثیر کے ہی اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَاْتِي قُبُورَ الشُّهَدَاءِ عَلٰى رَاْسِ كُلِّ حَوْلٍ فَيَقُولُ اَلسَّلَامُ
عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ وَالْخُلَفَاءُ الْاَرْبَعَةُ هٰكَذَا اَيْفَعَلُونَ
اِنْتَهٰى **ترجمہ** یعنی مروی ہی مقرر انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تھے آتے قبرون شہدا
پر ہر برس پس کہتے تھے السلام علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار اور خلفاء اربعہ اسیطرح
کرتے تھے تمام ہوے کلام اسکے لیکن مجمع کرنا اوپر اسکے پس بنابر اسکے ہی کہ پیغمبر
خدا صلی اللہ علیہ وسلم ساتھہ صحابہ کے اوپر قبرون کے جاتے تھے چنانچہ حدیث
ابوہریرہؓ سے معلوم ہوا اسواسطے کہ اوسمین واقع ہی کہ زَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْرَ اُمِّهٖ فَبَكٰى وَاَبْكٰى مَنْ حَوْلَهٗ پس لفظ من حولہ دلالت
کرتا ہی کہ ہمراہ علیہ السلام کے جماعت کثیر صحابہ کی تھی اسواسطے گرداگرد ہونا اوسکا
صریح دلالت کرتا ہی اوپر انبوہ کثیر کے اور بھی حدیث ابن عمر سے کہ قبل اس سے
گذری معلوم ہوتا ہے اسواسطے کہ بیچ اوسکے مذکور ہے کہ پیغمبر خدا
اوپر قبر مصعب ابن عمیر کے اور یارون انکے کے گذرے اور توقف

ف۱ یعنی قبرون شہدا پر
ہر سال مع صحابہ
کبار رضی اللہ عنہم جانا
ف۲ یعنی زیارت کی نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے قبرون شہدا کی
واسطے انکے پس
ہوا انکے واسطے
نبی صلی اللہ
علیہ وسلم اور خلفاء
جیسا کہ آنحضرت
صلی اللہ

فرمایا اور اونکو زندہ فرمایا پھر خطاب ساتھ اصحاب کے ارشاد کیا فَزُوْرُوْهُمْ وَسَلِّمُوْا عَلَيْهِمْ پس یہ خطاب جمع مذکر کا ہی دلالت کرتا ہی اوپر اسکے کہ ہمراہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے جماعت صحابہ کی تھی اور بھی حدیث ابن عباس سے کہ ذکر کیجاویگی معلوم ہوتا ہی اس سبب سے کہ اندر اسکے مذکور ہے کہ پیغمبر خدا اوپر دو قبرون کے گذرے کہ اسمین عذاب ہوتا تھا اور محبوب خدا نے ایک شاخ کھجور کی لیکے دو ٹکرے کیے اور دونون قبرون پر رکھے اوس جانے مین واقع ہوا قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَ صَنَعْتَ هٰذَا پس لفظ قالوا کہ صیغہ جمع مذکر کا ہی دلالت صریح رکھتا ہی اوپر اسکے کہ ہمراہ آنحضرت کی جماعت صحابہ کی تھی **تنبیہ** پس اگر کوئی شخص دن مقرر کرکے ہر سال عرس کرے یا انبوہ کثیر جمع کرے یا دن ٹھہراکر کسی بزرگ کی فاتحہ کرے جیسا کہ یازدہم حضرت محبوب سبحانی رض کی پڑھنا مولود شریف کا درمیان ربیع الاول کے یا فاتحہ دینی اور انبوہ کثیر کو جمع کرنا اور ختم قرآن اور کلمہ طیبہ پڑھنا اور طعام وغیرہ بارواح جناب سرور کائنات بخشنا کچھ مضائقہ نہین ہی بلکہ افضل ہی چنانچہ ماثبت بالسنۃ مین مذکور ہے اَوْلٰى وَاَحَقُّ مَا يُذْكَرُ فِيْهِ ذِكْرُ مَوْلِدِهٖ وَوَفَاتِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** یعنی اولیٰ اور احق تر ہی وہ کہ ذکر کیا جاوے درمیان ماہ ربیع الاول کے ذکر مولود آنحضرت م اور ذکر وفات پیغمبر خدا علیہ السلام اور اگر دن بھر کسی بزرگ یا ولی یا اوستاد یا پیر یا والدین کی قبر پر ساتھ خلقت کثیر کے جاوے اور اوسجگہ ایصال ثواب کرے اور قرآن پڑھے اور مکروہات اور منہیات سے بچے کچھ مضائقہ نہین بلکہ مستحب ہی اور جو منع کرے وہ منکر حدیث اور مناع للخیر ہے اسواسطے کہ اگر منع ہوتا تو کیون آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ساتھ جماعت صحابہ کے جاتے اور خطاب واسطے جمع کے فرماتے فَزُوْرُوْهُمْ وَسَلِّمُوْا عَلَيْهِمْ لیکن ڈالنا پھولونکی

چادر کا یا پھولونکا قبر پر اس حدیث سے کہ مضمون اسکا مجملاً مرقوم ہو چکا ہی اور پوری
حدیث یہ ہی **وعن** ابن عباس رضی اللہ عنہ قال مر النبی صلی
اللہ علیہ وسلم بقبرین فقال انھما لیعذبان وما یعذبان فی کبیر
امّا احدھما فکان لا یستتر من البول وفی روایۃ لمسلم لا یستنزہ من
البول وامّا الاخر فکان یمشی بالنمیمۃ ثم اخذ جریدۃ رطبۃ فشقھا
بنصفین ثم غرز فی کل قبر واحدۃ قالوا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم
صنعت ھذا فقال لعلہ ان یخفف عنھما ما لم ییبسا **ترجمہ** مروی ہی ابن عباس رضی سے
کہ گذرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ساتھہ دو قبرون کے پس کہا کہ صاحب ان دو قبرون کے
البتہ عذاب کیے جاتے ہین اور نہین معذب بیچ کبیرہ کے مگر ایک ان دونون مین سے
استنجا نہین کرتا تھا بول سے اور ایک روایت مین ہی مسلم کی اجتناب نہین تھا بول سے
اور دوسرا تھا چغل خور پھر لی حضرت نے شاخ خرمی کی اور دو ٹکڑے کر کے گاڑے بیچ
ہر ایک قبر کے ایک کہا صحابہؓ نے یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسواسطے یہہ کیا پس فرمایا
آنحضرتؐ نے شاید تخفیف کیجاوے اون دونون سے عذاب مین جب تک کہ خشک
نہووین الغرض اسی حدیث سے ثابت ہوا کہ وضع چیز سبز کا اوپر قبر کے درست ہے
اور مردے کو نفع دیتی ہی چنانچہ قول قرطبی کا اور خطابی اور ابن عساکر دال
صریح ہی اسپر کہ مثل برگ کہ معمول بیچ حرمین کے ہی اور مانند پھول اور ریاحین کے
کہ یہہ رسم ہند کے ہی جب تک کہ خشک نہو اوپر قبرون کے رکھنا درست ہے
اسواسطے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ تہنی درخت خرما کی اوپر دو قبرون کے
رکھے اور سبب فرمایا کہ شاید تخفیف عذاب کی ہو اوسے کہ جب تک خشک نہو اور بھید
درمیان اوسکے یہ ہی کہ ہر چیز خدا کی تسبیح کرتے ہی اور حمد موجب اس آیۃ کے وان من
شیء الا یسبح بحمدہ اور نفع اور تخفیف عذاب سے ہی اور وقت تخفیف کا تا

خشکی ہی بنا برا سکے کہ ہر چیز کو حیات ہی ساتھ حکم وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَاءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ کے
اور اسیطرح ہر چیز کو موت اور فنا ہی ساتھ حکم كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ وَكُلُّ
مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ کے اور موت حیات ہر چیز کے موافق اوسکے ہی اور زندگی ان
چیزون کی تری ہی اور سبزی اور موت انکی خشکی ہی اور پژمردگی اور اکثر علماء فقہاء
مفسرین کا اتفاق ہی اسپر بلکہ استحباب قراءۃ قرآن کا نزدیک قبر کے اسی حدیث سے
ثابت کیا ہی چنانچہ صاحب طیبی نے کہا قَالَ الْعُلَمَاءُ وَضْعُهُ الْجَرِيدَتَيْنِ عَلَى
قَبْرَيْنِ مَحْمُولٌ عَلَى اَنَّهُ سَاَلَ الشَّفَاعَةَ بِهِمَا فَاُجِيبَ بِالتَّخْفِيفِ اِلَى اَنْ
يَبِسَتْ وَقِيلَ يَحْتَمِلُ اَنَّهُ كَانَ يَدْعُو لَهُمَا تِلْكَ الْمُدَّةَ وَقِيلَ لَهُمَا يُسَبِّحَانِ
مَا دَامَا رَطْبَيْنِ وَلَيْسَ لِلْيَابِسِ تَسْبِيحٌ كَذَا مَذْهَبُ كَثِيرِينَ وَالْاَكْثَرُونَ
مِنَ الْمُفَسِّرِينَ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى وَاِنْ مِنْ شَيْءٍ اِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهِ ثُمَّ قَالُوا حَيٰوةُ
كُلِّ شَيْءٍ بِحَسَبِهِ فَحَيٰوةُ الْخَشَبِ مَا لَمْ يَيْبَسْ وَالْحَجَرِ مَا لَمْ يُقْطَعْ وَاخْتَلَفُوا هَلْ
يُسَبِّحُ حَقِيقَةً اَمْ مِنْهُ دَلَالَةٌ عَلَى الصَّانِعِ وَالْمُحَقِّقُونَ عَلَى اَنَّهُ يُسَبِّحُ حَقِيقَةً
وَيُسْتَحَبُّ لِلْعُلَمَاءِ قِرَاءَةُ الْقُرْاٰنِ عِنْدَ الْقُبُورِ لِهٰذَا الْحَدِيثِ لِاَنَّهُ اِذَا كَانَ يُرْجٰى بِالتَّخْفِيفِ
بِتَسْبِيحِ الْجَرِيدَةِ فَتِلَاوَةُ الْقُرْاٰنِ اَوْلٰى ترجمہ یعنی کہا علماء نے کہ رکھنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا
جریدتین کو اوپر قبر کے محمول ہی اوپر اسبات کے کہ تحقیق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
سوال کیا شفاعت کا بیچ حق اون مردونکے پس قبول کیا گیا ساتھ تخفیف کے یہانتک کہ خشک
ہو اور بعضون نے کہا متحمل ہی اس معنی کو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تھے دعا کرتے اون
ہر دونون کے لیئے بیچ اسی مدت کے اور کہا بعضون نے بسبب ہونے جریدتین کے
تسبیح کرنے والے جب تک کہ تر ہون اور نہین تسبیح واسطے خشک کے اور اسیطرح مذہب
کثیرین کا اور اکثر مفسرین نے معنی قول خدا وَاِنْ مِنْ شَيْءٍ اِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهِ کے
یون کہے ہین کہ کوئی نہین زندہ مگر تسبیح کرتا ہی ساتھ حمد خدا کے اور کہا علماء نے کہ زندگی ہر چیز کی موافق

اسکے پس زندگی خشب کی جبتک خشک نہو اور پتھر کی جبتک کہ قطع کیا جاوے اور اختلاف کیا ہی
یہ کہ آیا تسبیح کرتے ہین حقیقتہ یا بیچ اوسکے دلالت ہی اوپر صلاح کے اور محققین اوپر اسبات کے ہین
کہ مقررہ وہ تسبیح کرتے ہین حقیقتہ اور مستحب کہا ہی علما نے پڑھنا قرآن کا نزدیک قبر کے ساتھ اسی حدیث
اسلیے کہ تحقیق مردہ جب ہوا امید کیا گیا تخفیف عذاب سے ساتھ تسبیح جریدہ کے پس تو پڑھنا
قرآن کا افضل اور اولی ہی اس سے اور شیخ عبدالحق دہلوی بیچ شرح اپنی کے لکھتا ہی کہ جامع
الاصول مین ہی ہریرہ صحابی سے کہ اسنے وصیت کی واسطے کاٹنے جریدہ کے بیچ
قبر اپنی کے تاکہ شاید بیچ اوسکے سبب نجات کا ہو اور درمیان کنز العباد کے اور فتاوے
غرایب کے ہی وَضْعُ الْوَرْدِ وَالرَّيَاحِيْنِ عَلَى الْقُبُوْرِ حَسَنٌ لِاَنَّهٗ مَادَامَ
رَطْبًا يُسَبِّحُ وَيَكُوْنُ لِلْمَيِّتِ بِتَسْبِيْحِهٖ اُنْسٌ وَاِنْ تَصَدَّقَ بِقِيْمَتِهٖ اَحْسَنُ
ترجمہ ڈالنا پھولونکا اچھا ہی اوپر قبرون کے واسطے اسکے کہ تحقیق وہ جبتک
کہ تر ہین تسبیح کرتے ہین اور ہوتی ہی واسطے مردے کے انسیت اور اگر تصدق کرے ساتھ
قیمت اسکی کے بہتر ہی اور بیچ شرح طریقہ محمدیہ کے ہی قَلْعُ الشَّوْكِ وَالْحَشِيْشِ
الرَّطْبَيْنِ عَلَى الْقَبْرِ مَكْرُوْهٌ لِاَنَّ النَّبَاتَ مِنْ اَثَارِ رَحْمَةِ اللّٰهِ وَ
يَسْتَمِدُّ مِنْهَا فَهُوَ اُنْسٌ لِلْمَيِّتِ بِخِلَافِ الْيَابِسِ یعنی دوکرنا خار کا اور
گھانس کا درآن حالیکہ تر ہون اوپر قبر کے مکروہ ہی واسطے اسبات کے کہ تحقیق وہ بیدا
نشانی رحمت خدا کی سے ہی اور استمداد چاہی جاتی ہی اس سے اور پس وہ انسیت
واسطے مردے کے ہی بخلاف خشک کے اور درمیان فتاوای قاضیخان کے ہی
وَيُكْرَهُ قَطْعُ الْحَطَبِ وَالْحَشِيْشِ مِنَ الْمَقْبَرَةِ فَاِنْ كَانَ يَابِسًا
بَاْسَ بِهٖ **ترجمہ** مکروہ ہی کاٹنا لکڑیون کا اور گھانس کا مقبرہ سے پس اگر
ہو خشک مضائقہ نہین ہی ساتھ اسکے پس اسی روایت سے معلوم ہوتا ہی کہ جب دور
کرنا قبر سے سبزی کا مکروہ ہوا بسبب تسبیح اور حمد کے پس اب کچھ مضائقہ

نہین بلکہ مستحسن اور مستحب ہواہی ڈالنا چادر پھول کی یا سبزہ کسی درخت کا قبرون پر اسواسطے
کہ جب تک وہ تر ہین تسبیح کرتے ہین اور تسبیح موجب نجات کا ہی عذاب قبر سے
لیکن بوسہ لینا بعضے قبرونکا درست ہی اسواسطے کہ جناب رسول مقبول خدا نے
خود واسطے چومنے قبر والدین کے ارشاد کیا چنانچہ درمیان کنز العباد کے نقل کیا
کفایہ شعبی سے کہ لا باس بتقبیل قبر الوالدین وفی کفایۃ الشعبی ان
رجلا جاء الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ انی
حلفت ان قبلت عتبۃ باب الجنۃ والحور العین فامر النبی صلی اللہ علیہ
وسلم ان تقبل رجل الام ووجہ الاب قال یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ان لم یکن لی ابوان فقال علیہ السلام قبل قبر والدین قال وان لم
نعرف قبرھما قال اخط خطین وانو بان احدھما قبر الام والاخر قبر الاب
فقبل لھما ولا تحنث بیمینک ترجمہ یعنی مضایقہ نہین ہی ساتھہ بوسہ لینے
قبر والدین کے اور درمیان کفایہ شعبی کے ہی کہ تحقیق ایک مرد آیا خدمت مین نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کے اور کہا یا رسول اللہ مقرر مین نے قسم کھائی کہ بوسہ دون مین دہلیز
جنت کو اور حور العین کو پس حکم کیا اوسکو علیہ السلام نے یہ کہ بوسہ دے قدم ماں کے
اور چہرے باپ کے تنین کہا اسنے یا رسول اللہ اگر نہووے میرے مان باپ پس فرمایا
کہ بوسہ لے قبر مان باپ اپنے کو کہا اوسنے اگر نجانون مین قبر کو اون کی فرمایا کہ کھینچ دو
خط اور نیت کر ان مین سے ایک کو ساتھہ قبر ما اور دوسرے کو قبر باپ کے پس بوسہ
دے ان ہر دونون کو اور حانث نہووے ساتھہ قسم اپنی کی پس بوسہ لینا قبر کا والدین کے
یا پیر یا اوستاد کے درست ہی اسواسطے کہ شیخ طحطاوی کے لکھا ہی کہ مرتبہ پیر
اور اوستاد کا بڑھکر مان اور باپ سے اور بوسہ لینا قبر مان اور باپ کا حدیث
صحیح سے ثابت ہی اور باقی موقوف اوپر نیت کے ہی چنانچہ درمیان طوالع الانوار

بوسہ قبور

شرح درالمختار کے لکھا ہے وَالتَّقْبِيلُ غَيْرُ الْمُصْحَفِ كَقُبُورِ الْأَنْبِيَاءِ وَمَنْ يَتَبَرَّكُ بِهِمْ فَلِلْعُلَمَاءِ فِيهِ كَلَامٌ كَرِهَهُ بَعْضُهُمْ وَاسْتَحْسَنَهُ بَعْضُهُمْ حَتَّى أَنَّ الشَّافِعِيَّ رَحِمَهُ اللهُ أَبَاحَهُ مُطْلَقًا إِذَا كَانَ لِلتَّبَرُّكِ وَأَوْرَدَهُ وَاعْتَمَدَهُ جَمَاعَةٌ مِنْهُمُ الْحَافِظُ الْعَيْنِيُّ الْحَنَفِيُّ شَارِحُ الْبُخَارِيِّ وَلِلْقُرِ الْمَالِكِيِّ صَاحِبِ الْفَتْحِ الْمُتَعَالِ وَسَمْهُودِيِّ وَالشَّافِعِيِّ وَلَا مُنَافَاةَ بَيْنَ الْكَرَاهَةِ وَالِاسْتِحْسَانِ بِأَنَّهُ مُقَيَّدٌ بِنِيَّةِ التَّبَرُّكِ وَالْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَالْأُمُورُ بِمَقَاصِدِهَا وَلِكُلِّ امْرِئٍ مَا نَوَى وَنِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِنْ عَمَلِهِ قَالَ السَّمْهُودِيُّ نَقَلَ الطِّيبُ النَّاشِرِيُّ مِنَ الْمُحِبِّ الطَّبَرِيِّ يَجُوزُ تَقْبِيلُ الْقَبْرِ وَمَسُّهُ قَالَ عَلَيْهِ عَمَلُ الْعُلَمَاءِ الصَّالِحِينَ **ترجمہ** اور تقبیل سوائے مصحف کے مثل قبرون انبیا کے اور جو کہ متبرک ہون پس واسطے علما کے درمیان اسکے کلام ہی مکروہ رکھا اسکو بعض نے اور مستحسن کہا بعض نے حتی کہ شافعی نے مباح رکھا ہی مطلق جبوقت کہ ہو واسطے تبرک کے اور وارد کیا اور اعتماد کیا اسکو ایک جماعت نے اونھون مین سے ہین حافظ عینی حنفی شارح بخاری اور مقرالمالکی صاحب فتح المتعال اور سنہودی اور شافعی اور نہین منافات درمیان کراہت اور استحسان کے پس تحقیق وہ مقید ہی ساتھہ نیت تبرک کے اور عمل ساتھہ نیتون کے ہی اور سب امور ساتھہ مقاصدون اوسکے کے اور واسطے ہر مردہ کے وہ شے ہی کہ نیت کیجاوی اور نیت مومن کی بہتر ہے عمل اسکے سے کہا سمہودی نے نقل کیا طیب الناشری نے محب طبرانی سے تحقیق جایز ہے بوسہ لینا قبر کا اور مس کرنا اور اسی پر ہے عمل علما و صالحین کا اور سواء ازین علاؤالدین تاجری حنفی لکھتا ہے اور روایات شافعی اور مالکی اور حنبلی مالا مال بھری ہی **مسئلہ ۹** اہل قبور زایر اپنے کو پہچانتے ہین یا نہین اور احساس اور ادراک رکھتے ہین اور بات زایر اپنی کی سنتے ہین یا نہین **جواب** زایر اپنے کو پہچانتے ہین اور رد جواب کرتے ہین اور ادراک اور

احساس بخوبی رکھتے ہین اور قول زائر اپنے کو سنتے ہین اور آواز پائے پوش تک کی
سنتے ہین اور یہ حدیث صحیح اور روایات معتبرہ سے ثابت اور مدلل ہے چنانچہ
جلال الدین سیوطے نے بیچ زیارت قبور کے علم موتے کا ساتھہ زیارت کنندگان
اپنے اور روایت اونکی واسطے زایر کے عقد کیا چنانچہ نقل کیا جاتا ہے **عَنْ**
عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
مَا مِنْ رَجُلٍ یَزُوْرُ عَلٰی قَبْرِ اَخِیْہِ وَیَجْلِسُ عَلَیْہِ اِلَّا اسْتَاْنَسَ وَرَدَّ
عَلَیْہِ حَتّٰی یَقُوْمَ **ترجمہ** یعنے مروی ہی عائشہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ نہین کوئی مرد کہ زیارت کرتا ہے قبر بھائی اپنے کی اور بیٹھتا ہے
اوپر اوسکے مگر انس پکڑتا ہی اور سلام کا جواب دیتا ہی جبتک کہ کھڑا ہو **وَعَنْ**
اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ اِذَا مَرَّ الرَّجُلُ بِقَبْرٍ یَعْرِفُہٗ فَسَلَّمَ عَلَیْہِ
وَرَدَّ عَلَیْہِ السَّلَامَ وَعَرَفَہٗ فَسَلَّمَ وَاِذَا مَرَّ بِقَبْرٍ لَا یَعْرِفُہٗ فَسَلَّمَ رَدَّ عَلَیْہِ
السَّلَامَ **ترجمہ** یعنی مروی ہی ابی ہریرہ رضؓ سے کہ کہا جسوقت گذرتا ہی کوئی شخص
قبر پر جان پہچان کے پس سلام علیک کرتا ہی اوسپر جواب سلام کا دیتا ہی اسپر اور جان
لیتا ہی اسکو اور جب گذرتا ہی انجان کی قبر پر پس سلام کرتا ہی اسکو رد کرتا ہے
اوپر اسکے سلام کو **وَعَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ اَحَدٍ یَمُرُّ عَلٰی قَبْرِ اَخِیْہِ الْمُؤْمِنِ
کَانَ یَعْرِفُہٗ فِی الدُّنْیَا فَیُسَلِّمُ عَلَیْہِ اِلَّا عَرَفَہٗ وَرَدَّ عَلَیْہِ السَّلَامَ **ترجمہ**
یعنی مروی ہی ابن عباسؓ سے کہ کہا اوسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
نہین ہی کوئی ایک بندہ کہ گذرتا ہی اوپر قبر بھائی مومن اپنے کے کہ جانتا تھا اوسکو بیچ
دنیا کے پس سلام کرتا ہی اوپر اسکے مگر جان لیتا ہی اسکو اور رد کرتا ہے اوپر اسکے
سلام کو **وَعَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا

مِنْ عَبْدٍ يَمُرُّ عَلٰى قَبْرِ رَجُلٍ يَعْرِفُهٗ فِي الدُّنْيَا فَسَلَّمَ عَلَيْهِ اِلَّا عَرَفَهٗ
وَرَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ ترجمہ یعنے روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ روایت کی نبی
صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نہین کوئی بندہ گذرتا ہی اوپر قبر کسی کے کہ جانتا ہی
اسکو بیچ دنیا کے پس سلام کرتا ہی اوپر اسکے مگر جان لیتا ہی اسکو اور رد سلام
کرتا ہی **وعن** کہ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ اَبُوْ ذَرٍّ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ طَرِيْقِیْ عَلَى الْمَوْتٰى فَهَلْ مِنْ كَلَامٍ فَكَلِّمُ عَلَيْهِ
قَالَ قُلِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَهْلَ الْقُبُوْرِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ اَنْتُمْ لَنَا سَلَفٌ وَ
نَحْنُ لَكُمْ تَبَعٌ وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ ترجمہ یعنے مروی ہی ابی
ہریرہ سے کہ کہا ابوذر نے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تحقیق طریق ہمارا
ہی اوپر موتا کے پس آیا ہی کسی کلام سے کہ تکلم کرین ہم اوپر اون کے فرمایا کہو
اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَهْلَ الْقُبُوْرِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ اَنْتُمْ لَنَا سَلَفٌ وَنَحْنُ لَكُمْ
تَبَعٌ وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ **وعن** عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَرَّ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى قَبْرِ مُصْعَبِ بْنِ عُمَيْرٍ حِيْنَ رَجَعَ مِنْ
اُحُدٍ فَوَقَفَ عَلَيْهِ وَعَلٰى اَصْحَابِهٖ فَقَالَ اَشْهَدُ كُمْ اَنَّكُمْ اَحْيَاءٌ عِنْدَ اللّٰهِ
فَزُوْرُوْهُمْ وَسَلِّمُوْا عَلَيْهِمْ فَوَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ لَا يُسَلِّمُ عَلَيْهِمْ اَحَدٌ اِلَّا
رَدُّوْا عَلَيْهِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ترجمہ روایت ہی ابن عمر سے کہ کہا گذرے پیغمبر
خدا اوپر قبر مصعب بن عمیر کے جسوقت کہ پھرے احد سے پس کھڑے ہوے اوپر
اسکے اور یارون اسکے کے اور کہا کہ گواہی دیتا ہون میں کہ تحقیق تم زندہ ہو نزدیک
اللہ کے پس زیارت کرو اونکی اور سلام کرو اوپر اونکے پس قسم ہی اس ذات کے
کہ جسکے ید قدرت مین میری جان ہی نہین سلام کرتا اوپر اونکے کوئی مگر رد کرجاتا ہی
اوپر اسکے قیامت تک **وعن** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا وُضِعَ فِيْ قَبْرِهٖ وَتَوَلّٰى عَنْهُ اَصْحَابُهٗ
اَنَّهٗ يَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِهِمْ كَذَا فِيْ شَرْحِ الصُّدُوْرِ وَالْمِشْكٰوةِ وَالْبُخَارِيِّ
ترجمہ یعنی مروی ہی انس سے کہ کہا ارشاد کیا پیغمبر خدا نے تحقیق بندہ جسوقت
رکھا جاتا ہی قبر مین اپنی اور پھرتے ہین اس سے یار اوسکے تحقیق وہ مردہ سنتا ہے
آواز جوتے اونکے کی اسیطرح ہی شرح صدور اور مشکواۃ اور بخاری مین وَعَنْ
اِبْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ الْمَيِّتَ
يَسْمَعُ خُفُوْقَ نِعَالِهِمْ حِيْنَ يُوَلُّوْنَ ترجمہ یعنی مروی ہی ابن عباسؓ سے کہ
روایت کی پیغمبر خدا سے کہ فرمایا تحقیق مردہ سنتا ہی آواز پاپوش تک کی جسوقت
کہ پھرتے ہین آدمی ذکر کیا اسکو بیچ شرح صدور کے قَالَ السُّبْكِيُّ عَوْدُ الرُّوْحِ اِلَى الْجَسَدِ
فِي الْقَبْرِ ثَابِتٌ فِي الصَّحِيْحِ لِسَائِرِ الْمَوْتٰى فَضْلًا عَنِ الشُّهَدَاءِ ترجمہ یعنی
سبکی نے کہا آنا روح کا طرف بدن کے بیچ قبر کے ثابت ہی بیچ مذہب صحیح کے
واسطے کل اموات کے برسر شہدا سے وَقَالَ الشَّيْخُ لَهٗ فِيْ كِتَابِ الْبُرْهَانِ فِيْ
عُلُوْمِ الْقُرْاٰنِ فَاِنْ قِيْلَ قَوْلُهٗ تَعَالٰى وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ
اَمْوَاتًا بَلْ اَحْيَاءٌ كَيْفَ يَكُوْنُوْنَ اَمْوَاتٌ اَحْيَاءٌ قُلْنَا يَجُوْزُ اَنْ يُحْيِيَهُمُ اللّٰهُ
فِيْ قُبُوْرِهِمْ وَاَرْوَاحُهُمْ تَكُوْنُ فِيْ جُزْءٍ مِنْ اَبْدَانِهِمْ يَحِسُّ فِيْ جَمِيْعِ بَدَنِهٖ
بِالنَّعِيْمِ وَاللَّذَّاتِ لِاَجْلِ ذٰلِكَ الْجُزْءِ كَمَا يَحِسُّ جَمِيْعُ بَدَنِ الْحَيِّ فِي
الدُّنْيَا بِبُرُوْدَةٍ اَوْ حَرَارَةٍ تَكُوْنُ فِيْ جُزْءٍ بَدَنِهٖ ترجمہ کہا شہید لہ نے درمیان
کتاب برہان فی علوم القرآن کے پس اگر کہا جاوے قولہ تعالی ولا تحسبن الذین اخیر
آیۃ تک ترجمہ نہ گمان کراون لوگون کو جو مارے گئے راہ خدا مین مردہ بلکہ زندہ ہین
کیونکہ زندہ ہونگے مردہ کہا ہم نے جایز ہے یہ کہ زندہ کرے اللہ اونکو بیچ
قبرون اونکی کے اور ارواح انکی بیچ ایک جزکے بدنون انکے سے

کہ دریافت کرے بیچ تمام بدن اپنے کے ساتھہ نعمتون اور لذتون کے بہ سبب ہونے
اسی جزکے جیسا کہ احساس کرتا ہی تمام بدن زندہ کا دنیا مین سردی اور گرمی کو کہ ہوتی
ہے وہ بیچ ایک جزکے اجزاے بدن اسکے سے **نقل السہیلی** فی
الدلائل النبوۃ عن بعض الصحابۃ انہ حفر فی مکان ففتحت طاقۃ
فاذا شخص علی سریر وبین یدیہ مصحف یقرء فیہ وامامہ روضۃ
خضراء وعلم انہ من الشہداء انہ رای فی صفحۃ وجہہ جرحا
ترجمہ نقل کی سہیلی نے دلائل النبوۃ مین بعض صحابہؓ سے کہ تحقیق اوسنے کھودا ایک
مکان مین پس کشادہ ہوا ایک موکھا پس اچانک دیکھا ایک شخص کو تخت پر اور اگے اوسکے
قرآن ہی کہ پڑھتا ہی اسمین اور روبرو اسکے باغیچہ ہی سبز اور جانا گیا تحقیق وہ شہدا سے
ہی اسواسطے کہ دیکھا بیچ صفحہ چہرہ اسکے کے زخم **وعن** ابن مندۃ ابی النصر
النیشابوری الحفار کان صالحا ورعا قال حفرت قبرا ففتحت فیہ
قبر اخر فیہ فاذا شاب حسن الوجہ والثیاب وحسن الریح مربعا
فی الحجرۃ کتاب مکتوب موجودۃ باحسن الخط وما رایت احسن
خطا منہ بین یدیہ ویقرء القرآن فنظر الشاب الی فقال اقامت
القیامۃ قلت لا قال اعد المدرۃ الی مکانہ **ترجمہ** یعنی روایت کی ابن
مندہ نے ابی النصر نیشاپوری الحفار سے اور تھا وہ صالح اور متقی کہا اوسنے کھودا
مین نے ایک قبر کو پس کشادہ ہوئی بیچ اوس قبر کے قبر دوسری پس نظر کی بیچ اسکے
دیکھا مین نے ایک جوان ہی خوبصورت اور اچھے کپڑے پہنے ہوے اور اچھی خوشبوئی
لگائی ہوے بیٹھا پالتی مارے ہوے بیچ حجرہ کے اور آگے اوسکے کتاب لکھی ہوئی
حاضر ہی ایسی خوش خط کہ نہین دیکھا مین نے کوئی خط بہتر اوس سے اور پڑھتا تھا
قرآن پس دیکھا اوسنے طرف میری اور کہا کیا قائم ہوئی قیامت کہا مین نے نہین کہا

پھر رکھدے ڈھیلے کو طرف جگہ اسکے کے **مسئلہ** اہل قبور درمیان اپنی ملاقات اور زیارت کرتے ہین اور سیر و دور کی بھی کرتے ہین یا نہین **جواب** آپس درمیان اپنے ملاقات اور زیارت کرتے ہین اور سیر و دور کی کرتے ہین یہان تک کہ اندر گھرون اپنے کے درمیان بعضی دنون اور راتونکے آنا اور اسکا حدیثون صحیح سے ثابت ہی **وعن** جابر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احسنوا کفان موتاکم فانہم یتباہون ویتزاورون فی قبورہم ترجمہ یعنی مروی ہی جابر رضی سے کہا ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اچھے دو کفن مردونکو اپنے پس تحقیق وہ مفاخرت کرتے ہین آپس مین اور زیارت کرتے ہین بیچ گورون اپنی کے **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احسنوا کفان موتاکم فانہم یزورون فی قبورہم ترجمہ اور مروی ہی ابی ہریرہ رضی سے کہا فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ عمدہ دو کفن مردون اپنونکو پس تحقیق وہ زیارت کرتے ہین بیچ گورون اپنے کے یہ دونون حدیثین بیچ شرح صدور کے ہین اور درمیان کتاب روضہ کے ہین بیچ باب پہلا السیر کے ابن عباس رضی سے **وعن** ابن عباس رضی اللہ عنہ لو کان یوم عید او یوم جمعۃ او یوم عاشوراء او لیلۃ النصف من شعبان یاتون ارواح الاموات و یقومون علی ابواب بیوتہم فیقولون ہل من احد یذکرنا فیہ عز بتنا یا من سکنتم فی بیوتنا و یا من سعدتم بہا شقینا او یا من قمتم فی اوسع قصورنا ونحن فی اضیق قبورنا و یا من نسعد للتم آیتامنا و یا نکحتم نساءنا ہل من احد یتعطفون علی غربتنا وفقرنا انتبنا مطویۃ و کتبکم منشورۃ ترجمہ یعنے کہا جو وقت کہ ہوتا دن عید کا یا دن جمعہ کا یا روز عاشورہ کا یا شب نصف شعبان سے یعنی شب برات آتی ہین ارواح مردونکی اور کھڑی ہوتے ہین اوپر دروازون گھرون اپنے کے پس کہتے ہین آیا ہی کوئی کہ یاد کرتا ہی ہمکو آیا ہی کوئی کہ رحم کرے اوپر ہمارے آیا ہی کوئی کہ یاد کرے غربت ہمارے کو آلو کو کہ رہتے ہو تم بیچ گھرون ہمارے

ای لوگو کہ اچھے ہوی تم ساتھہ اسکے کہ بدبخت ہوے ہم ساتھہ اسکے اور ای لوگو کہ کھڑی ہوتم
بیچ کشادہ محلون ہمارے کے اور ہم درمیان قبرون تنگ کے ہین اور آیا ای لوگو ذلیل کیا
تمنے یتیمون ہمارے کو اور ای لوگو نکاح کیا تمنے ساتھہ عورتون ہمارے کی آیا ہی کوئی کریادکرنے
بیچ غربت اور فقر ہمارے کے اعمالنامے تمہارے کشادہ ہین اور اعمالنامہ ہمارے لپیٹے گئے اور بیچ فتاوے
دستور القضا کے فتاوے کے صفحہ ہے بیچ ان ارواح المؤمنین یاتون فی کل لیلۃ الجمعۃ
فیقومون فی فناء بیوتھم فینادی کل واحد منھم بصوت حزین
یا اھلی واولادی واقربائی اعطفوا علینا بالصدقۃ واذکرونا ولا
تنسونا وترحموا علینا فی غربتنا وقلۃ حیلتنا فی قبر ضیق وسجن وبئس وغم
طویل وفقر شدید قد کان ھذا المال الذی فی ایدیکم فی ایدینا
لو انفقنا فی طاعۃ اللہ تعالی لم یسئل منہ شئ وانتم تاکلون و
تشربون ونحن نحاسب ونعذب ثم یرجعون منھم بصوت حزین
اللھم افطرھم من الرحمۃ کما قطعون من الصدقۃ ترجمہ تحقیق
ارواح مومنین کی آتی ہین ہر شب جمعہ کو اور کھڑی ہوتی ہین صحن مین گھرون اپنی
کے پھر ندا کرتی ہین اونمین سے ہر ایک ساتھہ آواز غمزدہ ای اہل میرے اور اولاد میرے
اور اقربا میرے مہربانی کرو ہم پر ساتھہ خیرات کے اور یاد رکھو ہمکو اور نہ بھولو ہمکو اور رحم
کرو ہمپر بیچ غربت ہماری کے اور کمی حیات ہماری کے قبر تنگ مین اور قید خانہ
مضبوط اور غم طویل اور فقر سخت مین تحقیق تھا یہ مال جو ہاتھون تمہارے مین ہے
ہمارے ہاتھہ مین اگر خرچ کرتے ہم بندگی خدا مین نہ پوچھے جاتے کچھہ اس سے اور تم
کھاتے ہو اور پیتے ہو ہم حساب کیے جاتے ہین اور عذاب دیے جاتے ہین پھر لوٹ
جاتے ہین بعضے اون مین نالیدہ اور غمگین ہوکر پھر آواز کرتا ہی ہر ایک اونمین سے
ساتھہ آواز غمگین کے یا الٰہی ناامید رکھہ تو انکو رحمت اپنی سے جیسا کہ

نا امید پھیرا ہمکو صدقہ اور فاتحہ درود سے اور بیچ کفایۃ المجالس کے ہی اِنَّ
الْاَرْوَاحَ تَخْلُصُ لَیْلَۃَ الْجُمُعَۃِ فَتَنْتَشِرُوْنَ فَجَاؤُ اَوَّلًا اِلٰی مَقَابِرِھِمْ
ثُمَّ جَاؤُ فِیْ بُیُوْتِھِمْ ترجمہ تحقیق ارواحین چھوٹتی ہین جمعرات کے دن
پس پھیل تی ہین پھر آتی ہین اول طرف قبرون اپنی کے پھر آتی ہین درمیان
گھرون اپنے کے اور زہت المجالس مین لکھا ہی کہ جب جمعرات آتی ہی تو آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے طُوْبٰی لِمَنْ عَمِلَ فِیْكَ خَیْرًا وَوَیْلٌ لِمَنْ عَمِلَ فِیْكَ
شَرًّا ترجمہ یعنے خوشی ہی اسکے لیے جو تیرے مین عمل نیک کرے اور بربادی
ہی اوسکے لیے جو تیرے مین بدی کرے پس لازم اور اولا ہوا جمعرات کو
فاتحہ اور درود بروح حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور جمیع مردون کے لیے
دینا اور اسی جہت سے تمام ملک عرب اور عجم مین خلقت مردون اپنے کے
جمعرات کو فاتحہ دیتے ہین اَللّٰھُمَّ تَقَبَّلْ ھٰذِہِ الرِّسَالَۃَ
اَلْمُسَمَّاتُ بِتِلْكَ عَشَرَۃٌ كَامِلَۃٌ وَاغْفِرْ
لِمُؤَلِّفِہٖ وَلِاُسْتَاذِیْہِ وَلِوَالِدَیْہِ وَلِجَمِیْعِ
الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَصَلَّی
اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی رَسُوْلِ
خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ
وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ
تمام
شد

اللّٰہُ محمد کریم	احمد سعید فقیر	محمد علی بدان حب در دل و جان	دین محمدی در فرید آمدہ	محمد سرفراز عفی عنہ
عبد اللہ المعروف داد اربخش عفی عنہ	محمد رکن الدین	محمد سراج الدین	عبد الرحیم	محمد یعقوب
عبد الرحمن	محمد حیات لاہوری	فضل رسول	غلام قادر	رحمۃ اللہ
حسین علی	نظام الدین	محمد قطب الدین	عنایت علی	وزیر علی
ابو البرکات	جلال الدین	محمد احمد الدین	غلام حسین رض	محمد صدیق
نور محمد	محمد عظیم	غلام محی الدین	حافظ احمد	فتح الدین
علاء الدین	کریم الدین	برکت اللہ	غلام جیلانی	فضل رحمن
		سید جلال		

خاتمۃ الطبع

بحمد اللہ المنان الکریم والصلوٰۃ علیٰ رسولہ محمد رؤف الرحیم وآلہ واصحابہ اجمعین کہ یہ رسالہ تلک عشرۃ کاملہ مزین بمواہیر علماء بیت اللہ شریف و مدینہ طیبہ مطبع صفدری واقع بمبئی بتاریخ بست و پنجم ماہ محرم الحرام سنہ ۱۳۳۱ ہجری مین

حلیۂ طبع سے آراستہ ہو کر نضارت بخش چشم نظارگیان ہوا واقعی اس رسالہ مین
مولف نے کمال کیا ہی تردید وہابیہ کے پردہ مین اکثر مسائل ضروریہ کو آیات قرانی اور
احادیث نبوی سے ثابت کرکے اور اجتہاد علماء عرب وعجم سے اوسی مستند فرماکے چراغ
راہ ہدایت عوام فرمایا جو صاحب اسی ملاحظہ کرین گے یقین ہی کہ اغوای ناحق سے محفوظ رہکر
شاہراہ ملت مستقیم پر ثابت قدم اور راسخ دم ہوجاوین گے باقی دیگر اوصاف اس کتابکے
ملاحظہ سے متعلق ہین ضبط تحریر مین نہین آسکتی

عجب طرح کے زمانے کے طور ہین اولٹے
کہ سیدھی راہ سے بہکے پھرے ہین یہ اولٹے

ہی اونکا حال بتانا ضرور مجھکو ہوا
وہابی دین نبی سے ہین سر بسر اولٹے

حدیث نبوی کے معنے دیے اونہون نے اولٹ
کلام آلہی کے معنی کیے ہین سب اولٹے

جو چشم غور سے کوئی ذرا اونھین دیکھے
تو شکل اصلی سے بھی پھر گئے ہین سب اولٹے

اسی سبب سے خدا کا قہر ہے اونپہ نزول
پھرینگے خلد سے دوزخ کے تئین وہ سب اولٹے

جو اونکے مذہب بد مین ہوا کوئی شامل
طرح طرح کے وہ دیکھے گا سخت عذاب اولٹے

اگرچہ شیعہ سے تشبیہ دے اونہین ہے بجا
یہ گمرہی مین زیادہ ہین اوس سے سب اولٹے

اگرچہ مولوی عبدالحکیم نے آتے
تو اس سے زیادہ بہکتے یہ سب کے سب اولٹے

چھپے ہین کونے مین اوس سے سبھی یہ بدانجام
نہ اوسکے سامنے کرتا ہی کوئی کچھ بھی کلام

مردود کا نہ ہوا ہمسے حال کچھ تحریر
حشر کو سمجھے گا اوسکے تئین یہ رب قدیر

خدا سے عرض کرو صبح وشام اے دل گیر
یہ سیدھے راہ پر آجاوین سب کے سب اولٹے

اشتہار مکہ معظمہ

سب مسلمانو دیندارون اور تابعان رسول مختار صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ الاطہار واصحابہ الاخیار پر ظاہر ہوے
کہ کئی برس سے ھندوستان مین وہابی معتزلہ اور اسماعیلیہ فرقے کے لوگون نے دین متین مین فساد اور مسلمانون مین
فتنہ نفاق کا ڈالا تھا آخر کلکتہ اور دھلی اور مدراس اور بمبئی کے دیندار عالمون کی سعی اور کوشش سے
بہت مسلمان اونکے اغواسے بچے رہے اور یہ لوگ بھی سبجگہ پشیمان اور شرمندہ ہوکر حرمین الشریفین
کیطرف چلدیے جب وہان بھی اور مسلمانون کو گمراہ کرنا ظاہر ہوا تب سب علمون نے اونکے ساتھ مباحثہ کیا
اور کئی وقت اونکو توبہ استغفار پڑھایا مگر اس برس مین حقتعالی نے جو دین محمدی کا نگہبان اور منتقم حقیقی
ہی ہر جگہ اونکو ذلیل اور خوار کیا اور نو تقصیرین اونکے ذمہ ثابت ہوئین **پہلی** تقصیر ربیع الاول کے
مہینے مین مدینہ منورہ مین جو مسلمان دست بستہ ہوکر صلوٰۃ سلام پڑھتے تھے اونکو اون لوگون نے منع کیا
دوسری تقصیر دلائل الخیرات پڑھنے کو بدعت کہا **تیسری** تقصیر حنفی شافعی مالکی حنبلی کے مذہبونکو
بدعت کہا **چوتھی** تقصیر ان چارون اماموں کی تقلید اور پیروی کرنیوالونکو بدعتی کہا **پانچوین** تقصیر
درود وسلام جو قبل ازان کے حرم شریف کے مینارون پر چڑہ کے موذن لوگ باواز بلند پڑھتے ہین
اوسکو بدعت کہا **چھٹی** تقصیر رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی شفاعت کا انکار کیا **ساتوین**
تقصیر مردے کے بعد ثواب پہونچانا اور فاتحہ دینے کو بدعت کہا **آٹھوین** تقصیر اولیا اور مقبولان
خدا کی نیاز کے کھانے کو حرام کہا **نوین** تقصیر دونون جہان کے مالک و مختار حبیب حضرت پروردگار شفیع
روز شمار نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان معظم مین حقارت اور اہانت کی باتین کین جو آقویۃ الایمانین
لکھین ہین سو وہ ظاہر کیا الغرض یہ سب تقصیرین گواہی شاہدی کے ساتھ حاکم اسلام مبین حامی
دین متین حضرت مولانا حبیب دشاہ مدظلہ کے حضور مین ان لوگون پر ثابت ہوئین اور چارون مصلی کے پیش امام اور
مفتی مکہ معظمہ اور شریف حرم محترم اور خادم الشرع اور جمیع علماء دین متین کے اجماع اور اتفاق سے ان لوگو پر حد شرع شریف
ثابت ہوئے اونکو خوب تعزیر اور تنبیہ کیے اور قید مین ڈالا آخر اٹہارہوین تاریخ جمادی الثانی ۱۲۸۶ھ مقدسہ کو اون لوگون کو اخراج
البلد کیا اور موسوم سلیمان وغیرہ وہابی لوگ وہان سے بھاگ گئے اونکی تلاش ہورہی ہی یہ مرتد لوگ کافرون سے بدتر ہین کیونکہ کافرونکی تو

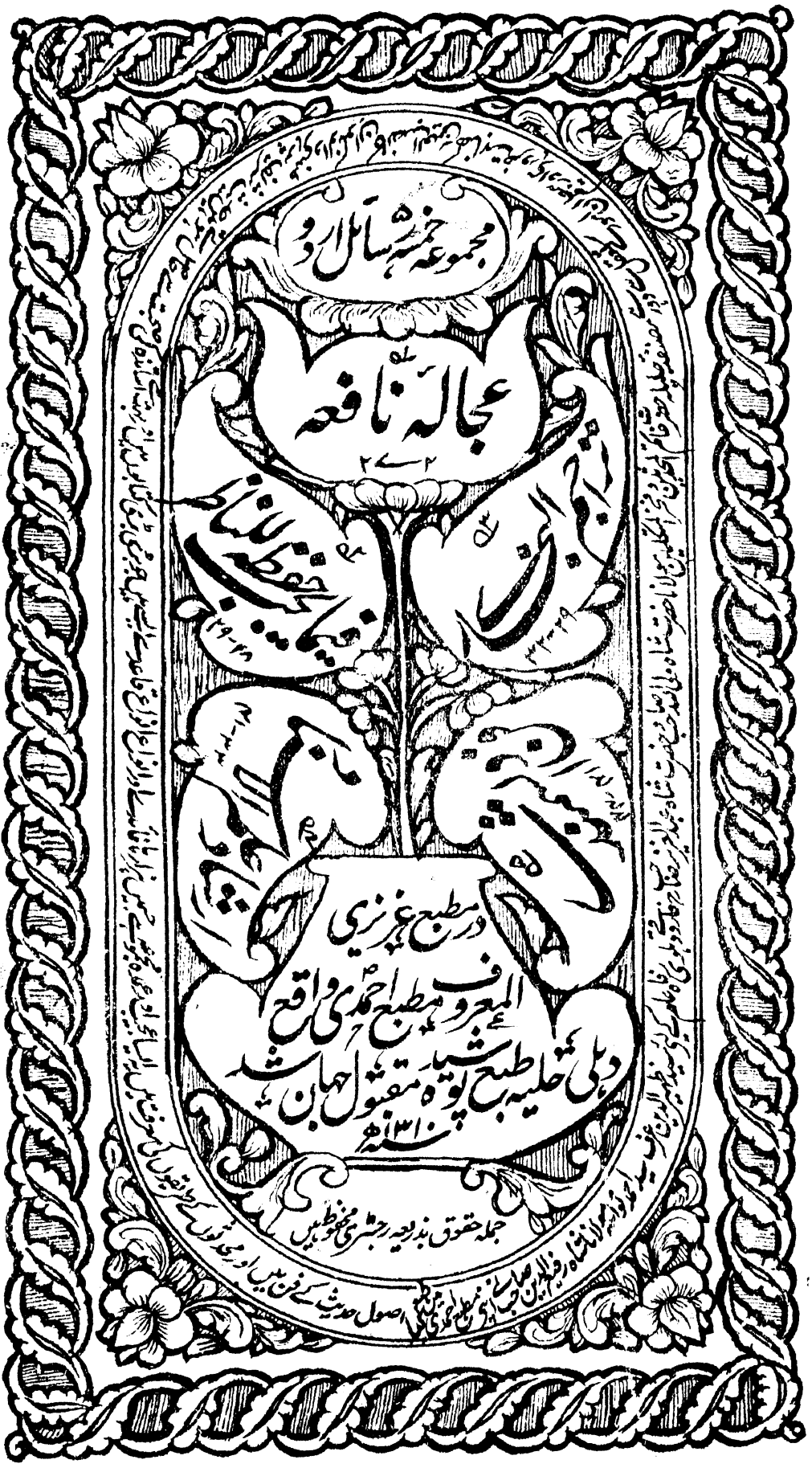
قبول ہوتی ہی مگر جو پیغمبر آخر الزمان کی حقارت اور بی ادبی کی باتین کرے اوسکی توبہ قبول نہین اور اونکی
گواہی شہادی اور کسی بات کا اعتبار نہین اور اونکے پیچھے مسلمانون کی نماز درست نہین بلکہ جو کوئی
اونکے کفر مین شک کرے وہ بھی کافر ہی چنانچہ در المختار مین اسکا خلاصہ لکھا ہوا ہی اب مسلمانون دیندارونکو
لازم ہی کہ اگر ایسا مرتد منکر نظر آوے اسکو ہاتھ سے ہٹاوین اگر نہو سکے تو زبان سے مٹاوین اگر نہو سکے تو دل سے
ایسے لوگونسے بیزار رہنا اور انکار کرنا لازم ہی اور اسمضمون کی حدیث شریف مشکوٰۃ مین موجود ہی اور
جو لوگ مکہ معظمہ مین تعزیر یا اور اوس دار الاسلام مین ذلیل و خوار ہوکر تشہیر پا کر قید مین پڑے اور پھر
مکہ معظمہ سے شہر بدر کرکے اونکو نکال دیا اونکی نامون کی تفصیل مرقوم ذیل ہی مولوی مراد بنگالی
مولوی لطیف مولوی محمود علی مولوی محمد یحیٰی مولوی عبد الرحمن اب مسلمانو دینداروںکو
لازم ہی کہ لکھنوی ساکن شہر کہنہ بریلی بہاری جونپوری اونکے دام فریب مین نہ پھنسین اور حقعالی اپنے حبیب کے طفیل سے اہل ہند کو اونکے شر اور
فساد سے بچاوے بحرمۃ النبی و آلہ الامجاد **ارشاد** مولانا شاہ عبد العزیز صاحب در تحت آیہ کریمہ وَبَنَيْنَا
فَوْقَكُمْ سَبْعًا شِدَادًا تحریر میفرمایند کہ ارواح پر نور ائمہ و انبیا و پیشوایان مرتبہ بمرتبہ بحق مردم پائین خود
امداد میرسانند و مردم پائین بآن امداد ترقی حاصل میکنند ازین عبارت رد وہابیہ صریح ظاہر ہی را کہ اوشان
بدین عقائد معتقد نیستند و در تحت آیت لَا يَمْلِكُونَ مِنْهُ خِطَابًا یعنی سخن گفتن با یواسطہ در تقصیر
خود یا شفاعت دیگرے چون از اقارب و آشنایان خود از منہم رد وہابیہ ثابت فقط و گفتہ ہم شفاعت
خواہد کرد كَلَّا إِنَّ كِتَابَ الْأَبْرَارِ لَفِي عِلِّيِّينَ در تحت این آیہ مولانا شاہ عبد العزیز صاحب این
عبارت مینویسند و متعلق بقبر نیز این ارواح را میباشد کہ بحضور زیارت کنندگان و اقارب و دیگر دوستان
بر قبر مطلع و مشتاقش میگردند زیرا کہ روح را قرب بعد مکانی مانع این دریافت نمی شود و مثال در روح
انسانی روح بصری ست کہ ستارہ ہا ہفت آسمان را از درون چاہ میتواند دید و چون آن مقام معلوم
بشر نمیتواند شد مگر آنکہ از جناب الٰہی آگاہی دہند فقط در تحت آیہ اَلْبَصَارُهَا خَاشِعَةٌ مولانا صاحب
میفرمایند حضرات صوفیہ قدس اللہ تعالی اسرارہم گویند کہ مراد والنازعات غرقا قلوب اہل سلوک ست کہ نفوس
امارہ خود را کہ در اتباع شہوت غرق شدہ بزور میکشند ازین تفسیر رد مذہب وہابیہ بخوبی کمال ست باید دید بسم اللہ الرحمن الرحیم

ابن کتاب محمد عثمان

جوکہ اکثر لوگ کم علم اور جاہل واقف نہین کہ وہابی کون ہوتے ہین اور وہ مین کیا برائی ہی اسواسطے اصلیت
اونکی اور برائی اوس مذہب کی اصل کے ذیل مین بیان کی جاتی ہی کہ اللہ تعالی اپنے کرم فضل سے بحرمت
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مسلمانون اور دینداروں کو اونکے شر و فساد سے بچاوے **وہابیون کے**
اصلیت واضح ہو کہ اصل بانی اس مذہب وہابی کا شیخ عبدالوہاب ساکن بلدہ اصفہان ہی جو پہلے مذہب
امامیہ رکھتا تھا پھر اس مذہب کو چھوڑ کے مکہ معظمہ مین گیا اور وہان طریقہ اہل سنت و جماعت کا
مطابق مذہب امام احمد حنبل کے اختیار کیا اور علماء مکہ معظمہ سے بحث اور چارون ائمہ اہل سنت و
جماعت کے مذہب کو باطل ٹھہرایا اور پانچوان مذہب نکالکر جملہ علماء اسلام کو کافر اور مشرک اور
بت پرست اور بدعتی کہنا شروع کیا مکہ معظمہ کے علماء نے اوسکو مفسد سمجھکر وہان سے نکالدیا اوسنے نجد کا قصد
کیا اور مقام درعیہ مین مقیم ہوکر عبدالعزیز وہان کے رئیس اور سعود اوسکے بیٹے کو جو مذہب خوارج کا
رکھتا تھا اپنا معتقد بنایا اور آیات کلام اللہ اور حدیث کے اولٹے سیدھے معنی عرب و عجم کو سمجھاکر بنیا
اور اولیا کی تعظیم سے لوگونکا دل پھیرا اور عداوت رسول کریم اور اونکے اہل بیت طاہرین صلوۃ
اللہ تعالی علیہم اجمعین کے لوگون کے دل مین ڈال دی چونکہ اکثر لوگ اوس دیار کے خارجی المذہب
اور معتزلہ تھے اسلیے اوسکے طریقہ کو بہت پسند کیا یہانتک کہ تھوڑے روز مین حدود نجد اور اطسا اور
قطیف اور عمان کے لوگون نے اوسکا مذہب قبول کرلیا جب دو لاکھ سپاہ مسلح اوسکے تابعدار ہوئی
تب اوسنے پہلی تاریخ ذی الحجہ ۱۲۱۶ھ کو کربلای معلی لوٹکر تاراج کیا چنانچہ قریب ہزار کسان مجاورین
اوس بقعہ متبرکہ کے اوسکے بلوہ مین شہید ہوئے بعد اوسکے نجف اشرف کو لوٹکر تاراج کرکے مدینہ منورہ کا
قصد کیا وہان پہونچکر [redacted] عمارت متعلقہ روضہ منورہ اور مزارات کو نقصان پہونچایا جب خبر بادشاہ
روم اور بادشاہ مصر کو پہونچے تب کئی دستے فوج تعینات ہوئی اور اوسکو معہ عبدالعزیز و سعود اوسکے
بیٹے کو تہ تیغ بیدریغ کیا اور بہت فوج اوسکی مقتول ہوئی بقیۃ السیف نواحی مسقط اور جزائر عرب
کیطرف بھاگ گئی چونکہ بانی اوس مذہب کا عبدالوہاب تھا اسواسطے مقلد اوسکے آجتک وہابی کہلاتے ہین اور کتاب ہدیۃ الاخوان تصنیف
[redacted] محمد علی بن محمد باقر اصفہانی مین سالہ تمام عقائد عبدالوہاب کا مرقوم ہی پہلا فتوی عبدالوہاب کا یہ تھا کہ سوا خداوند تعالے

کسی کو وہ پیغمبر کے نزدیک جائز نہین بلکہ شرک و کفر ہی دوسرا فتوے اوسکا یہ تھا کہ محمد پیغمبر خدا اور اونکے خلفا اپنی حیات مین واجب الاتباع تھے بعد فوت اونکی جگہ پر جو لوگ ہین وہ واجب الاتباع نہین اور تقلید ائمہ اربعہ کی بدعت ہے تیسرا فتوے اوسکا یہ تھا کہ پیغمبر خدا یا اونکے خلفا یا دیگر اولیا کرام کا سیدنا اور مولانا یا دیگر الفاظ تعظیمی کے ساتھہ نام لینا شرک فی العبادہ ہے چوتھا فتوی اوس کا یہ تھا کہ زیارت قبور انبیا اور اولیا کی بت پرستی ہے پانچوان فتوی اوسکا یہ تھا کہ شفاعت کسیکی اختیار مین نہین ہے جسکو خدا یتعالی چاہیگا حکم شفاعت کا دیگا پیغمبر خدا کو شفیع المذنبین کہنا گناہ ہے چھٹا فتوی اوسکا یہ تھا کہ وسیلہ پکڑنا انبیا اور اولیا کا شرک ہے جو کوئی کہے یارسول اللہ یا علی یا حسین وہ مشرک واجب القتل ہے ساتوان فتوی اوسکا یہ تھا کہ انبیا اور اولیا بعد مرنے کے نہ سنتے ہین نہ دیکھتے ہین جو کوئی اونکو پکارتا ہے وہ کافر اور مشرک ہے واضح ہو کہ اسی عقائد اور مذہب کو بعض علماء ہند نے سنہ ۱۸۲۰ء سے اس ملک ہندوستان مین جاری کیا اور اپنے کو مرید سید احمد صاحب بریلوی کا کہ مرید مولانا شاہ عبدالعزیز کے تھے قرار دیکر سید صاحب کو بلقب امیر المومنین اور امام ہمام مشہور کیا اور مطابق رویہ عبدالوہاب کی کتابین مثل تنویر العین اور صراط المستقیم و تقویۃ الایمان و نصیحت المسلمین و جہاد نامہ وغیرہ بزبان عربی و فارسی وارد و تصنیف کرکے تمام ملک مین اس مذہب کو پھیلایا تو عوام الناس مثل جولاہی و دھنیے اور کنجڑے قصائی و سقے اور چونہ والے اور چمڑے والے وغیرہ جہلاء اہل بازار معتقد ہوئے بعد اوسکے اہل عالم نے اپنا نفع دنیوی سمجھکر اس مذہب کو اختیار کیا اور چند کتابین ترجمہ قرآن حدیث کی بغل مین دابکر وعظ و نصیحت کرنا شروع کیا پہلے تو تقلید سے چارون مذہب سنت و جماعت کی لوگونکا دل پھیرا بعد عداوت اہل بیت رسول صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اجمعین کے لوگون کے دل مین ڈالکر نذر و نیاز فاتحہ درود کو حرام ٹھیراکر تمام مسلمانان ہند کو مشرک اور کافر اور بت پرست اور بدعتی کہنا شروع کیا اور مقلد اونکے آجتک کہتے ہین جو کہ نام اوس بانی مذہب کا عبدالوہاب تھا اسواسطے شغلد اوسکے وہابی کہلاتے ہین پس مسلمان دیندارون کو لازم ہے کہ شناخت مذہب وہابیہ کے فتوی مندرجہ بالا و کتاب تقویۃ الایمان وغیرہ مندرجہ بالا کے رکھین جہان کہین دیکھین اونکے دام فریب مین نہ پھنسین اور حق اپنے حبیب محمد مصطفے صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے طفیل سے اہل ہند اور سب مسلمانون کو اونکے شر اور فساد سے

بچاوے آمین یارب العالمین تمام شد



اطلاع مجموعہ ہذا کو رفاہ عام کی غرض سے اردو میں ترجمہ کرا کر چھپایا ہے اور علاوہ اس کے دیگر رسائل بھی مطبع احمدی واقع دہلی متعلق بدرسہ غزنوی سے مل سکتے ہیں ۔ سید احمد مالک مطبع احمدی دہلی

عجالہ نافعہ اردو
رسالۂ اوّل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سب تعریف وثنا اللہ ہی کے واسطے ہی اور وہ ہی کافی ہے اور درود وسلام اوس کے
اون خاص بندون پر جنکو اوس نے برگزیدہ کیا خصوصاً سیدنا ومولانا حضرت محمد
مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر اور اونکی آل پر جو چودھوین رات کے چاند ہین اور اونکے
اصحاب پر کہ وہ ہدایت کے ستارے ہین۔ اسکے بعد یہہ ایک ایسا عجیب رسالہ اور
نافع عجالہ ہے ایسے فائدونمین جو حدیث شریف کے علم سے متعلق ہین جسکے لکھنے کا
باعث شوق وخواہش ہے برادر عالی آثر جامع مناقب ومفاخر سید قمر الدین حسنی جو
شرافت کی آنکھ کے نور اور سیادت کے باغ کے گل ہین خدا تعالی اونکو دین ودنیا
کی سیادت اور دونون جہان کی سعادت نصیب کرے اندنون اس علم شریف وفن
منیف کے شغل کا ارادہ انکی خاطر عاطر مین راسخ ہوا اور جمگیا اور اس ہیچمدان محفل افادہ
واستفادہ سے اپنے حسن ظن کے سبب اس کام کی اجازت اور اس بوجھ اوٹھانیمین
اعانت چاہی بموجب اسکے کہ اِنَّ لِلّٰہِ فِیْ اَیَّامِ دَھْرِکُمْ نَفَحَاتٍ ۔ اَلَا فَتَعَرَّضُوْا
لَھَا تَعَرُّضًا لِنَفَحَاتِ اللّٰہِ ۔ اس فن شریف کے متعلقات سے کسیقدر تو لکھے گئے اور
باقی انکی طبیعت زکیہ اور قریحہ سنیہ کو سونپے گئے اسلئے کہ خدا کے فضل وکرم سے
(بلند درخشان)
انکا ذکاے فطرت وصفاے طینت اور انتقال ذہن نہایت درجہ اوربہت بلند رتبہ کا ہی چنانچہ
انکی تصانیف نظم ونثر اس دعوے کے شاہد عادل وگواہ صادق ہی حضرت

حضرت باری سے ایسی امیدواری ہے کہ اس رسالہ کے مضامین اگر کوئی شخص نظر کرکے فنون حدیث شریف مین فکر وغور کریگا تو غلطی وخطا سے مامون اور تصحیف وتحریف سے محفوظ رہیگا اور صحیح وضعیف پہچاننے کو اسکے ہاتھہ مین کسوٹی ہوگی جس سے خوب طرح پہچان لیگا وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت وہو حسبی ونعم الوکیل **فصل اول** علم حدیث کے فوائد مین جن سے طالب کو شوق زیادہ ہو اور راغب کی طلب بڑھے اور اون شرطون مین جو اس علم کے خوض کرنیکو چاہین۔ پوشیدہ نرہے کہ علم حدیث شریف ایسی شرافت رکھتا ہے کہ کوئی علم اوسکی مانند کو نہین پہونچ سکتا اسلئے کہ قرآن شریف کا علم اور اسلام کے عقائد اور شریعت کے احکام اور طریقت کے قواعد سب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بیان پر موقوف ہین اور تمام کشفیات وعقلیات جبتک اس ترازو مین نہ تولین اور اس کسوٹی سے نہ لگائے جائین قابل اعتماد اور لائق اعتبار کے نہین ہوسکتے تو یہہ علم شریف مانند ایسے صراف پرکھنے والے کے ہی جو تمام جواہر اور چاندی سونا علوم کا پرکھے پس جو وجوہ تفاسیر اور احکام کی دلیلین اور عقائد اسلام کے ماخذ اور سلوک الی اللہ کے طریقے اس صراف کے پرکھہ مین کھرے نکلین وہ قابل رواج اور لائق داد وپسند کے ہوسکتے ہین اور جو کھرے نہ نکلین وہ مردود ومطرود ہین تو اس علم شریف کا حکم جاری ہے تمام دین کے علوم پر اور اتباع جناب رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ سرمایہ سعادت دوجہانی اور پیرایہ حیات جاودانی ہے اسی علم شریف سے وابستہ ہے اور جو خوب غور کیجائے اور نظر تامل سے دیکھا جاے تو ہر ایک علم کی ایک خاصیت ہی کہ اوس علم کی عادت ڈالنے سے نفس انسانی کو ایک کیفیت حاصل ہوتی ہے بری ہو یا بھلی ہو اس علم کی مزاولت صحابیت کے معنی بخشتی ہے اسواسطے کہ صحابیت کے معنے یہی ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احوال کے جزئیات سے اطلاع ہو اور عبادات اور عادات کی وضع مشاہدہ کرے اور یہ بات بعد زمان کی صورت مین انسان کی مدرکہ اور خیال مین ایسی جم جاتی ہے اور رسخ ہوجاتی ہے کہ مشاہدہ کا حکم رکھتی ہے اور اسی امر کیطرف اشارہ کیا ہی جسنے یہ شعر کہا ہی شعر اَهْلُ الْحَدِيْثِ هُمْ اَهْلُ النَّبِيِّ وَاِنْ لَّمْ يَصْحَبُوْا نَفْسًا اَنْفَاسُهٗ صَحِبُوْا اور امام ہمام محمد بن علی ابن الحسین علیہ وعلی ابائہ السلام نے فرمایا ہے مَنْ فَقِهَ الرَّجُلَ

فصل اول علم حدیث کے فوائد مین

بصیرۃ بالحدیث اور فطنۃ للحدیث : اور جبکہ یہہ حکم شریف خبر کی قسم سے ہے اور خبر صدق
کذب دونون کا احتمال رکھتی ہے تو اس علم شریف کی تحصیل مین دو باتین بہت ضرور ہین ایک تو
راویون کے حال کا ملاحظہ اور دوسرے بہت بڑی اصیاط معانی کے سمجھنے مین یا اسطے کہ اگر راوی کے
حال سے واقف نہو گا اسمین سستی کریگا تو کاذب صادق سے ملتبس ہو جائیگی اور جو معانی کے سمجھنے مین
بہت بڑی احتیاط نکریگا تو مراد غیر مراد سے مشتبہ ہونگے اور دونون طرح جو فائدہ اس علم
شریف سے متوقع ہے وہ میسر نہو گا بلکہ اوس فائدہ کے برخلاف آپ بھی گمراہ ہو گا اور اورون کو
بھی گمراہ کریگا معاذ اللہ من ذالک تو ان دونون امرون مین سخن بہت ضرور ہوا **امر اول** یہہ ہے
کہ راویان مخبرین کے حال کا ملاحظہ صدر اول من یعنی تابعین و تبع تابعین کے زمانہ سے بخاری
و مسلم کے زمانہ تک اور رنگ تھا کہ ہر شہرہ ہر زمانہ کے راویون کے حال کی بحث اور تفتیش کیا
کرتے تھے جس مین بے دیانتی اور جھوٹ اور سوء حفظ کی بو آتی تھی اوسکے حدیث قبول
نکرتے تھے اور اسی باعث راویون کے حال مین بڑی بڑی دفتر اور بڑی بڑی کتابین مضبوط
لکھی ہین اور اس زمانہ مین اور دوسرا رنگ ہے اب جو کتابین فقط صحاح کے واسطے ہین
اون کے بعد جو کتابین اعتبار کے قابل ہین وہ جدا جدا جانی چاہئین اسکے بعد جو کتابین
واجب الرد والترک ہین علحدہ رکھنی چاہئین تاکہ تخلیط کے گرداب مین نہ پڑ جائین اور اکثر
متاخرین محدثین کے ہاتھ سے یہہ تمیز و ترتیب جاتی رہی ہے اسی لئے بعضے مسلمانون جمہور
سلف کے خلاف کیا ہے اور جو غیر معتبر کتابون مین حدیثین پائی ہین اون سے تمسک کیا ہے اونکی
سند لی ہے اس مقام مین ہم حضرت والد ماجد قدس سرہ کی عبارت نقل کرتے ہین تاکہ حدیث
کی کتابون کے مراتب ترتیب سے واضح ہو جائین وہ فرماتے ہین ۔ جاننا چاہئے کہ حدیث
شریف کی کتابین باعتبار صحت و شہرت و قبول کے کئی طبقہ پر ہین اور صحت سے ہماری
مراد یہہ ہے کہ مصنف التزام کرے کہ سوائے صحیح حدیثون یا حسنہ وغیرہ کے ایراد نہ کرے اور
اور جو کرے تو اوسکا ضعیف ہونا اور اوسکی غرابت اور علت اور شذوذ کا حال بیان کر دے
اسواسطے کہ ضعیف و غریب و معلول حدیث لانی اوس کے حال بیان کر دینے سے قدح نہین
کرتی اور شہرت سے ہماری یہہ مراد ہے کہ اہل حدیث ایک طبقہ کے بعد دوسرا طبقہ اور اسیطرح

اور اوسکے بعد اُس کتاب سے مشغول ہوں بطریق روایت اور ضبط مشکل اور اوسکے احادیث
کی تخریج کی تاکہ اوس کتاب کی کوئی چیز غیر مبیّن نہ رہے اور قبول سے ہماری یہ مراد ہے
کہ نقاد حدیث اوس کتاب کو اثبات کریں اور اوسپر اعتراض نکریں اور صاحب کتاب کا
حکم اوس کتاب کے احادیث کے صالح کے بیان میں اچھا جانیں اور درست سمجھیں اور ائمہ
اور فقہا اون حدیثوں کی سند لیں بے خلاف و بے انکار تو پھلا طبقہ کتب حدیث کا تین
کتابیں ہیں موطا و صحیح بخاری و صحیح مسلم اور قاضی عیاض نے ان تینوں کتابوں کی شرح
مشارق الانوار لکھی ہے اور یہہ مشارق الانوار وہ نہیں جو صغانی کی ہے جسمیں صحیحین کی حدیثیں
اسناد و قصہ حذف کرکے جمع کی ہیں غرض ان تینوں کتابوں کے ضبط و شرح کے واسطے کتاب مشارق الانوار
قاضی عیاض کی کافی و شافی ہے اور ان تینوں کتابوں کی نسبت یوں ہے کہ موطا اگو اصل
ام الصحیحین ہے اور شہرت کمال کو پہنچی ہے ہزار علما عصر امام مالک نے موطا کی روایت کی ہے
شافعی و امام محمد و یحیی بن یحیی مصمودی اور یحیی بن یحیی تمیمی و یحیی بن کثیر و ابو مصعب و قعنبی
جنیوں نے اور عدالت و ضبط رجال پر اس کتاب کے اجماع ہے اور مکہ مدینہ و عراق و شام
و یمن و مصر و مغرب میں مشہور ہے اور شہروں کے فقہا کی بنا اوسپر ہے اور امام مالک کے زمانہ
میں اور اون کے بعد بھی علما نے موطا پر تخریج میں اور اوسکی احادیث کے متابعات و شواہد
بہت کوشش بلیغ کی ہے اور اوسکے غریب کی شرح اور مشکلات کے ضبط اور فقہ کے بیان اور
اور وجوہ میں بقدر اہتمام کیا ہے کہ اوس سے زیادہ تصور میں نہیں آتا اور صحیح بخاری صحیح مسلم
ہر چند ضبط و کثرت احادیث میں موطا سے دس حصہ زیادہ ہیں لیکن احادیث کی روایت کا
طریق اور رجال کی تمیز اور اعتبار و تنبا طا کی راہ موطا سے سیکھی ہیں اور باوجود اسکے
یہہ دونو کتابیں بھی مخدوم طوائف انام اور جمیع علما اہل اسلام ہیں۔ ایک فرقے نے ان کے
واسطے مستخرجات لکھی ہے جیسے اسمعیلی اور ابو عوانہ نے اور بعضوں نے شرح غریب اور ضبط مشکلات اور
بیان فقہ اور اون کے راویوں کے حال لکھے ہیں اور کمال شہرت اور نہایت قبول کے درجہ کو پہونچے ہیں
صاحب جامع الاصول نے فربری سے نقل کیا ہے کہ صحیح بخاری کو بخاری سے بلا واسطہ نوے ہزار
آدمی سماع کہتے ہیں خلاصہ کلام یہہ ہے کہ ان تینوں کتابوں کی حدیثیں اصح الاحادیث ہیں

اگر بعضی احادیث ان تینون کتابون کی بعضی سی بہت صحیح ہون اور جو خوب تفحص کی نظر سی
دیکھا جاے تو مؤطا کی احادیث مرفوعہ غالباً صحیح بخاری مین موجود ہین تو صحیح بخاری مشتمل ہے
مؤطا پر باعتبار احادیث مرفوعہ کے مگر ہان آثار صحابہ و تابعین مؤطا مین زیادہ ہین تو ان تینون
کتابون کو طبقۂ اول مین رکھنا چاہیئے **طبقۂ ثانی** وہ احادیث کہ ان تینون صفتون مین
صحیحین کے درجہ کو نہین پہونچتین لیکن صحیحین کی ان صفتون مین قریب ہین وہ احادیث جامع
ترمذی و سنن ابوداؤد اور سنن نسائی ہین کہ ان کے مصنف مشہور و معروف ہین وثوق و عدالت
و حفظ و ضبط و تبحر مین فنون حدیث کے اور ان تین کتابون مین ان کے مصنفون نے تساہل
اور تسامح نہین کیا اور حدیث کا حال اور اوسکے علت جہانتک ممکن ہوا بیان کردی ہے اور
اسلیئے علماء اسلام کے درمیان شہرت پائی ہے تو ان چھہ کتابون کو صحاح ستہ کہتے ہین
اور ابن الاثیر نے جامع الاصول مین ان چھہ کتابون کی حدیثون کو جمع کیا ہے اور شرح غریب
و ضبط مشکلات و اسماء رجال اور جو اون کے متعلق ہے سب بیان کردیا ہے تو کتاب جامع الاصول
گویا ان چھہ کتابون کی شرح ہے جیسے وہ مشارق الانوار اون تین کتابون کی شرح ہے اور
صحاح جامع الاصول نے ابن ماجہ کو صحاح ستہ مین نہین گنا بلکہ مؤطا کو چھٹا قرار دیا ہے واللہ اعلم
یعنی یہ مین حق بھی ہے لیکن حضرت والد ماجد قدس سرہ فرماتے ہین کہ مسند امام احمد فقیر کے تردیک
اس دوسرے طبقہ سے ہے اور وہ اصل ہے صحیح سے سقیم کے پہچاننے کو اور اوس سے پہچانی جاتی ہے
جس حدیث کی اصل ہے اور جس حدیث کی اصل نہین مگر مسند امام احمد مین ضعیف حدیثین بہت ہین
کہ اونکا حال بیان نہین کیا مگر اوسمین جو ضعیف ہین اون حدیثون سے اچھی معلوم ہوتی ہین جن
حدیثون کے متاخرین تصحیح کرتے ہین اور علماء حدیث اور فقہ نے اونکو اپنا پیشوا کیا ہے اور
حقیقت مین رکن اعظم ہے فن حدیث مین اور اسیطرح سنن ابن ماجہ کو بھی اس طبقہ مین شمار کرسکتے
ہین ہرچند اوسکی بعضی حدیثین نہایت ہی ضعیف ہین اور **طبقۂ ثالثہ** وہ حدیثین ہین
کہ ایک جماعت علماے متقدمین نے جو بخاری و مسلم سے پہلی ہوئی ہین یا اون کے معاصر تھے
نے یا جو اون کے بعد ہوئی ہین اپنی تصنیفون مین روایت کی ہین اور صحت کا التزام نہین کیا
اور اونکی کتابین شہرت و قبول مین طبقۂ اولی و ثانیہ کے رتبہ کو نہین پہونچین ہرچند اونکی

مصنفین علوم حدیث کے تبحر اور وثوق و عدالت اور ضبط مین موصوف تھے اور احادیث صحیح
اور حسن اور ضعیف بلکہ ایسی حدیثین جو موضوع ہونیکے متہم ہین اون کتابون مین پائی جاتی ہین
اور اون کتابون کے راوی بعضے عدالت مین موصوف اور بعضے مستور اور بعضے مجہول ہین اور اکثر
وہ حدیثین ایسی ہین جو فقہا کے نزدیک معمول بہ نہین ہوئی ہین بلکہ اجماع اونکے خلاف پر منعقد ہوا
ہے اور ان کتابون مین بھی تفاضل اور تفاوت ہے بعضی بہت قوی ہین بعضی سے اور تمام اون
کتابون کے یہ ہین مسند شافعی سنن ابن ماجہ مسند دارمی مسند ابی یعلی موصلی مصنف عبدالرزاق
مصنف ابوبکر بن ابی شیبہ مسند عبد ابن حمید مسند ابو داؤد طیالسی سنن دارقطنی صحیح ابن حبان
مستدرک حاکم۔ کتب بیہقی کتب طحاوی تصانیف طبرانی اور **طبقہ رابعہ** وہ حدیثین ہین جنکا
نام و نشان پہلے قرنون مین معلوم نہین تھا اور متاخرین نے روایت کی ہین تو اونکا حال
سے خالی نہین یا سلف نے تفحص کیا اور اونکی اصل نپائی کہ اونکی روایت سے مشغول ہوتے یا
اونکی اصل پائی اور اون مین قدح و علت دیکھی کہ روایت نکیا اور دونون طرح یہ حدیثین قابل
اعتماد نہین کہ کسی عقیدہ کے اثبات پر یا عمل کرنے کو اون سے سند لین اور کیا خوب کہا ہے بعضے
مشائخ نے ایسی امر مین **شعر** وَاِنْ كُنْتَ لَا تَدْرِیْ فَتِلْكَ مُصِیْبَةٌ ۔ وَاِنْ كُنْتَ
تَدْرِیْ فَالْمُصِیْبَةُ اَعْظَمُ ۔ اس قسم کی حدیثون نے بہت سے محدثین کی راہزنی کی ہے
اور سبب کثرت طرق ان احادیث کے کہ کتابون کی قسم مین موجود ہین مغرور ہوکر اونکے تواتر کا
حکم دیا ہے اور مقام قطع و یقین مین اونکی سند لی ہے اور برخلاف طبقات اولی و ثانیہ و ثالثہ کے
حدیثون کے ایک مذہب نکالا ہے اور اس قسم کی حدیثون کی کتابین بہت تصنیف ہوئی ہین تھوڑی
سی ہم بیان کرتے ہین کتاب الضعفا لابن حبان و تصانیف الحاکم و کتاب الضعفا للعقیلی کتاب الکامل
لابن ابی عدی تصانیف ابن مردویہ تصانیف خطیب تصانیف ابن شاہین تفسیر ابن جریر۔
فردوس دیلمی بلکہ اوسکی سب تصانیف تصنیف ابی نعیم تصانیف جوزقانی تصانیف ابن عساکر۔
تصانیف ابوالشیخ تصانیف ابن نجار اور اکثر مسائل اور موضوع حدیثین مناقب کے باب مین اور
شمائل مین اور تفسیر و اسباب نزول مین اور در باب تاریخ و ذکر بنی اسرائیل کے اور پہلے انبیا کے
قصون مین اور شہرون کے اور کھانے پینے کے اور حیوانات کے ذکر مین اور طب اور رقی و غرایم و عوائد مین

اور اب نوافل مین بھی یہ حادثہ ظاہر ہوا ہے ابن الجوزی نے اکثر یہ حدیثین مجروح و مطعون کرکے
انکی موضوع اور جھوٹے ہونے کی دلیلین بیان کی ہین کتاب تنزیہ الشریعۃ ان حدیثون کی برائی
دفع کرنیکو کافی ہے اور اکثر شاذ و نادر مسئلے جیسے سلام ابو بن آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور رد
پاؤن کے مسح کرنیکی ابن عباس کے اور ایسی ایسی شاذ و نادر مسئلے انہین کتابون سے نکلتے ہین اور
شیخ جلال الدین سیوطی کا مایہ تصانیف رسالون مین اور شاذ و نادر مسئلون مین انہین کتابون سے
ہے اور ان کتابون کی حدیثون سے مشغول ہونا اور ان کتابون سے تنبا طکرنے بفائدہ معلوم
ہوتے ہین اور باوجود اسکے اگر کسیکو رغبت ان کتابون کی تحقیق کی ہو تو میزان الضعفا ذہبی کی
اور لسان المیزان ابن حجر عسقلانی کی ان کتابون کے رجال کے احوال کے واسطے اوسکے کام آتی ہے
اور شرح غریب اور توجیہ عبارت کو کتاب مجمع البحار شیخ محمد طاہر پوہرہ گجراتی کی کافی ہے تمام
مادہ اوانکے واسطے اور جب حدیث کی کتابون کی ترتیب معلوم ہوگئی اور طبقہ اعلی اس باب مین
موطا اور صحیحین قرار پایا تو ضرور بہت تحقیق ان تینون کتابون کی فرمانے چاہیے ان کے بعد باقی صحاح
ستہ سے مشغول ہونا چاہیے اور گمان غالب تو یہہ ہے کہ جب موطا اور صحیحین کی تحقیق کرلے تو باقی
صحاح ستہ کی تحقیق مین دو تہائی سے تو فراغت بالی قدر قلیل رہ گیا اسیواسطے ان تینون کتابونکے
فوائد متعلقہ پر کلام کو منحصر کیا گیا **فائدہ ضبط اسمائین** یہہ قاعدہ ہے کہ حدیث
شریف کی کتابون مین جہان لفظ سلام آئے اوسکو لام کی تشدید سے پڑہین مگر پانچ جائے تشدید
نہ پڑہین اول نام باپ کا عبد اللہ بن سلام کے جو صحابی ہین اور علماء یہود مین سے ہین اور ایمان
سے مشرف ہوئے اور جنت مین داخل ہونے کی بشارت پائی دوسرے پدر محمد بن سلام بیکندی
کہ بخاری کے شیخ ہین اور بیکند باے موحدہ کے کسرہ اور یا کے سکون سے ایک گانون کا نام ہے
جیسے تاشکند اور بیکند توابع بخارا سے ہے تیسرے سلام بن محمد بن ناہض المقدسی اس شخص کا صحاح
مین ذکر نہین ہے اس شخص سے حافظ ابو طاہر اور طبرانی نے روایت کی ہے اور نام سلامہ کہا ہے چوتھے
جد محمد بن عبد الوہاب بن سلام مغربی معتزلی اور یہہ بھی صحاح ستہ کے راویون مین نہین ہے
پانچوین سلام بن ابی الحقیق کہ یہودی تہا نہایت عداوت و عناد رکہتا تہا اور اسکی شرارت اور فساد کا
حدیثون مین بہت ذکر ہے ان پانچونکے نام کو تخفیف سے پڑہین اور ان کے سوا سب تشدید سے **قاعدہ**

فائدہ ضبط اسمائین

عمارہ جہان ہو عین مہملہ کے ضمہ سے ہے مگر باپ ابی بن عمارہ کا جو صحابی ہین کسرہ سے ہے **قاعدہ** کریز کاف کے فتح سے ہے قبیلہ عالم ہین اور کاف کے ضمہ سے ہے صیغہ تصغیر سے قبیلہ عبد الشمس ہین یعنی نسب ہین اوسکی جو یہہ نام کہی نظر کرنی چاہیئے کہ اگر خزاعی ہے کاف کے فتح سے اور اگر عبشمی ہے مصغر پڑہنا چاہیئے **قاعدہ** حزام اگر اس نام والا قریشی ہے تو زای معجمہ اور کسرہ حاے مہملہ اور جو انصاری ہے تو حاے مہملہ کی فتح اور راے مہملہ کے فتح سے پڑہنا چاہیئے **قاعدہ** عسل ہر جاے بکسر عین اور سکون مہملتین ہے مگر عَسَل ہین ذکوان الاجاری البصری عین و سین کے فتح سے ہے لیکن صحیحین ہین یہ شخص مذکور نہین ہے **قاعدہ** غنام جہان ہو بفتح غین معجمہ و تشدید نون سے ہے مگر عَنّام بن علی العامری الکوفی کہ عین مہملہ کے فتح اور تشدید مثلثہ سے ہے اور پہلی قسم سے ہے غنام بن اوس صحابی پدری **قاعدہ** قمیر ہر جاے تصغیر قمر کی ہے اور نام مرد ہے مگر قُمَیر نام زن مسروق بن الاجدع جو عمرو کی بیٹی ہے اوسکو طویل کے وزن پر پڑہین **قاعدہ** مسوّر ہر جاے مضرب اسم آلہ کے وزن پر ہے مگر دو شخص ایک تو مسوّر بن یزید صحابی دوسرے مسوّر بن عبد الملک السیر بو عمی ان دونو کو محمد کے وزن پر پڑہین **فائدہ بعضی نسبتون مین** جہان لفظ جمّال واقع ہو جیم سے ہے مگر باپ موسی بن ہارون الجمال حاے مہملہ سے ہے **قاعدہ** عیسی اس صورت سی اگر بصریون کے اسناد مین آجاے تو عیشی پڑہنا چاہیئے نسبت عیش سے جو موت کی ضد ہے - اور جو کوفیون کے اسناد مین واقع ہو تو عیسی پڑہا جاتا ہے باے موحدہ اور سین مہملہ سے اور اگر شامیون کی اسناد مین ہے تو عنسی پڑہنا چاہیئے یعنی بجاے باے موحدہ کے نون سے پڑہین اور اس فن کے لطائف مین سے ہے کہ بعضی جاے اگر تصحیف لفظی واقع ہو تو غلط نہین جس صورت سے پڑہین روا ہے جیسے عیسی بن عیسی الحباط و مسلم حباط کہ اگر ان دونون کو حناط پڑہین تو حنطہ فروش یعنی گیہون بیچنے والے ہوئے اور جو حباط پڑہین تو حبط فروش ہوے اور حبط حاے مہملہ کے فتح سے اور باے موحدہ سے اور آخر مین طاے مہملہ کیکر کے پتے مین جو چارپایون کے واسطے ذخیرہ کرتے ہین اور بیچتے ہین اور جو خیاط پڑہین تو نسبت صنعت خیاطت سے یعنی سینے سے ہے یہہ دونون شخص تینون پیشے کرتے تھے پہلے ایک پہر دوسرا تیسرا

لیکن اوّل مین بہت مشہور حنّاط ہے نسبت بخبطہ فروشی یعنی گیہون بیچنے والا اور دوسرے مین
حبّاط ہے بہت مشہور نسبت بحبط فروشی **فائدہ بعضی اسامین** موطا اور صحیحین مین
جہان یہہ صورت واقع ہو یسار یعنی سین مہملہ سے پہلے تحتیہ پڑہنی چاہیئے مگر نام پدر محمد بن یسار
کہ بائے موحدہ اور شین معجمہ اور یہ شخص اُستاد ہے بخاری و مسلم کا اور موطا و صحیحین مین جہان جای لفظ
بشر واقع ہو تو بائے موحدہ کے کسرہ اور شین معجمہ سے پڑہین مگر چار شخص کہ موحدہ کے ضمہ سے اور
سین مہملہ سے ہین عبداللہ بن بُسر صحابی بُسر بن سعید بُسر بن عبداللہ حضرمی بُسر بن مِحجن - اور
جہان ان تین کتابون مین لفظ بشیر واقع ہو طویل کے وزن پر بشارت سے جسکی خوشخبری کے معنی ہین
پڑہین مگر چار شخص صیغۂ تصغیر سے ہین دو شخص تو شین معجمہ سے بُشیر بن کعب عدوی اور
بُشیر بن یسار اور دو سین مہملہ سے ہین ایک تو یائے تحتیہ کے ضمہ سے یُسیر بن عمرو اور دوسرے کو
نون مضمومہ سے اور وہ پدر قطن بن نُسیر کا ہے **قاعدہ** صورت یزید ہر جائے بصیغہ مضارع
معطوف غائب باب زیادۃ سے ہے مگر تین شخص بُرید بن عبداللہ بن ابی بُردہ کہ بضم بای موحدہ
اور رای مہملہ مفتوحہ ہے تصغیر بُرد یعنی ژالہ اور نام جد محمد بن عرعرہ البرند کہ موحدہ کے کسرہ اور
رائے مہملہ اور نون ساکنہ ہے اور بعضی دونون کو فتح سے پڑہتے ہین اور نام جد علی بن ہاشم بن
البرید کہ بائے موحدہ کے فتح اور رائے مہملہ کے کسرہ اور یائے تحتیہ ہے **قاعدہ** جہان جائے لفظ
براء واقع ہو تضعیف سے پڑہین اور بائے موحدہ کے فتح جانین مگر دو شخص ابو العالیہ البرّاء
اور ابو معشر البرّاء کہ بائے موحدہ کے فتح سے اور رائے مہملہ مشدّدہ سے ہے **قاعدہ** حارثہ کی صورت
جائے مہملہ اور رائے مکسورہ و مثلثہ مفتوحہ پڑہنا چاہیئے مگر چار جائے جیم و رائے مہملہ اور یای تحتانیہ
جاننا چاہیئے جاریہ بن قدامہ یزید بن جاریہ عمر ابن سفیان بن سعید بن جاریہ الاسود بن العلاء
بن جاریہ **قاعدہ** صورت جریر ہر جائے جیم اور دو رائے مہملہ سے ہے مگر دو شخص کہ اون کے
نام کے پہلے جائے مہملہ اور آخر زائے منقوطہ ہے حریز بن عثمان الرحبی کہ نسبت کوفہ کے رحبہ سے ہے
اور الوحریز عبداللہ بن حسین کہ راوی عکرمہ کا ہے **قاعدہ** خراش ہر جائے خای معجمہ کے کسرہ سے
ہے مگر نام پدر ربعی بن حراش جائے مہملہ سے ہے **قاعدہ** حُصَین ہر جائے تصغیر کے صیغہ سے
ہے اور جائے مہملہ سے مگر ابو حصین عثمان بن عاصم کہ بروزن طویل ہے مگر حُصَین بن المنذر

فائدہ بعضی اسامین

ابوسامان بصیغہ تصغیر وضاد معجمہ سے ہے **قاعدہ** حازم ہر جائے ان کتب ثلثہ مین حای مہملہ اور زای منقوطہ سے ہی مگر نام پدر ابومعاویہ محمد بن خازم جو مشہور ضریر کوفی ہے شاگرد اعمش کا خای معجمہ سے ہے **قاعدہ** حبان بن منقذ اور جد محمد بن یحیی بن حبّان اور خود اور جد حبّان بن واسع بن حبان اور حبان ابن ہلال کہ یہان بفتح حاے وتشدید باے موحدہ پڑہنا چاہیئے اور حبّان بن عطیہ و حبان بن موسی اور حبّان بن العرفہ کہ یہان بکسر حاے وتشدید موحدہ پڑہنا چاہیئے **قاعدہ** حبیب ہر جائے بفتح حاے مہملہ وکسر باے موحدہ جاننا چاہیئے بروزن طویل حب اور محبت کے مصدر سے مگر تین جائے بفتح خاے معجمہ بصیغہ تصغیر جاننا چاہیئے **قاعدہ** خبابت بمعنی دانائی کے مصدر سے خُبَیب بن عدی خُبیب بن عبدالرحمن ابوخُبیب کنیت عبداللہ بن الزبیر **قاعدہ** حکیم ہر جائے بروزن طویل حکم کے مصدر سے پڑہنا چاہیئے مگر پدر ازیق بن حُکیم و حکیم بن عبداللہ تصغیر حکم ہی ہے **قاعدہ** رَباح ہر جائے باے مفتوحہ سے ہے مگر پدر ابوقیس زیاد بن رُباح کہ یاے تحتانیہ اور کسرہ راے سے ہے **قاعدہ** زُبَید صحیحین زای منقوطہ کے ضمہ اور باے موحدہ کے فتح سے تصغیر زَبَد بمعنی مسکہ کے ہی مگر مؤطا مین زُبَید زید کی تصغیر جو نام مشہور ہے پڑہنا چاہیئے **قاعدہ** سُلَیم ہر جائے کتب ثلثہ مین صیغہ تصغیر سے ہے مگر سلیم بن حیان بروزن طویل **قاعدہ** سَلْم ہر جائے بفتح سین وسکون لام ہے **قاعدہ** شُرَیح ہر جای بضم شین معجمہ اور آخر مین حاے مہملہ سے ہے مگر تین شخص کہ سین مہملہ مضمومہ اور جیم سے ہین سُرَیج بن یونس سُرَیج بن النعمان احمد بن ابی سُرَیج **قاعدہ** سُلَیمان ہر جائے پیغمبر مشہور کا نام ہے مگر چہ شخص سَلمان فارسی و سَلمان بن عامر ضبی اور سَلمان الاغر عبدالرحمن بن سَلمان ابوحازم کہ راوی ابوہریرہ کا ہے اوسکا نام سَلمان ہے ابورجا مولای ابوقلابہ اوسکا نام بہی سَلمان ہے **قاعدہ** سَلَمہ ہر جای فتحات سے ہے مگر دو جائے کسرۂ لام سے پڑہنا چاہیئے عمر بن سلمہ الجرمی جو بصرہ کے مسجد کی امام تہے بنو سلمہ قبیلۂ انصار سے ہے **قاعدہ** عُبَیدہ ہر جائے بصیغہ تصغیر ہے مگر چار جائے عبیدہ سلمانی شاگرد حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ عبیدہ بن حُمَید عبیدہ بن سفیان عامر بن عبیدہ الباہلی **قاعدہ** عُبادہ ہر جائے بضم عین وتخفیف با ہے مگر محمد بن عبادہ الواسطی اُستاد بخاری فتح عین سے ہے **قاعدہ** عَبْدَہ ہر جائے بفتح عین وسکون باے موحدہ

مگر عامر بن عَبدہ جو کتاب مسلم کے خطبہ مین ہے دو فتحون سے پڑہین اور نحالہ بن عبدہ **قاعدہ** عَبّاد ہر جاے بفتح عین وتشدید موحدہ ہے مگر قیس بن عُباد کہ عین کے ضمہ اور تخفیف باے موحدہ سے ہی **قاعدہ** عَقیل بفتح عین وکسر قاف ہی مگر تین شخص صیغہ تصغیر سے ہین عُقیل بن خالد شاگرد ابن شہاب زہری یحیٰی بن عُقیل بنو عُقیل قبیلہ مشہور ومعروف ہی **قاعدہ** واقد ہر جاے قاف سے ہی **قاعدہ** نصر کا لفظ اگر معرف بلام ہے تو ضاد معجمہ سے ہی جیسے ابو النضر والنضر بن الحارث اور جو بے لام تعریف کے ہو نصر صاد مہملہ سے پڑہنا چاہیئے اور یہہ فرق اصطلاحی ہے کہ امتیاز کیواسطے کتابت مین اختیار کیا ہی جیسے عمر اور عمرو **قاعدہ** عُبیدہ وحُمید ہر جاے مصغر ہے **قاعدہ** اَیلی منسوب ایلہ سے کہ ایک شہر حدود شام مین ہے ہمزہ کا فتح اور یاے تحتیہ کا سکون اور تخفیف لام سے اور اس صورت سے مشتبہ ہوتا ہے اُبلی سے منسوب بالضم ہمزہ وباے موحدہ مضمومہ وتشدید لام سے لیکن صحیحین مین کوئی شخص اُبلی نہین ہے اور جو آیا ہے اوسکی نسبت مذکور نہین ہوئی جیسے شیبان بن فروخ کہ مسلم نے اوس سے روایت کی ہی مگر اوسے اُبلی نہین کہا **قاعدہ** بزاز ہر جاے دو زاے منقوطہ سے ہی یعنی کپڑا بیچنے والا بزد مصدر سے جو بمعنی کپڑے کے ہے مگر دو شخص بزّار یعنی اول زاے منقوطہ اور آخر راے بی نقطہ اور بزّار عربی مین تخم فروش کو کہتے ہین اور اس پیشہ والیکو ہندی مین پنساری کہتے ہین خلف بن ہشام البزار الحسن بن الصباح البزار **قاعدہ** البصری ہر جاے باے موحدہ سے ہی شہر بصرہ سے نسبت ہی مگر تین شخص نون سے ہین نسبت بنی نضر سے کہ ایک مشہور قبیلہ ہے مالک بن اوس النصری عبدالواحد بن عبداللہ النصری سالم بن فلان مولی النصریین **قاعدہ** الثوری ہر جاے ثاے مثلثہ سے ہی مگر ابو لیلی محمد بن الصلت التوزی کہ تاے مثناۃ فوقانیہ وتشدید واو نسبت تَوّز سے اور آخر زاے منقوطہ ہے **قاعدہ** جُرَیری ہر جاے جیم سے صیغہ تصغیر ہے مگر یحیٰی بن ایوب جَرِیری فتح جیم سے ہی اور یحیٰی بن بشر حریری اوستاد بخاری ومسلم کا حاے مہملہ کے فتح سے نسبت حریر سے یعنی ریشم **قاعدہ** سُلَمی ہر جاے لام کے فتح سے ہی اور اہل حدیث کسرہ پڑہتے ہین اوسکا جو منسوب ہو بنی سلمہ کی طرف انصار سے **قاعدہ** الہَمدانی سب جاے سکون میم سے ہی نسبت قبیلہ ہَمدان سے ولیکن ہَمدان میم کے فتح سے ایک شہر کا نام ہے عراق عجم کے شہر دینور سے اور صحیحین مین اوس شہر سے نسبت واقع نہین ہوئی **فائدہ** محدثین کا قاعدہ ہے

کہ راوی کو کنیت اور نسب اور نام اور صنعت کیساتھ ذکر کرتے ہین اور ان کی غرض اسمین کامل احتیاط کا مبالغہ ہے اسلئے کہ محض نام کبھی مشترک ہوتا ہے اور فقط کنیت ہی کبھی مشترک ہوتی ہی تو راوی کی تمیز سوا مبالغہ کے تحقق نہین ہوسکتی بلکہ بعضی جاے راوی کا نام اور اوسکے باپ کا نام ہی مشترک ہوتا ہی لکھا ہے کہ خلیل بن احمد چھ شخص ہین اور انس بن مالک پانچ ہوے ہین اور بعضی جاے راوی کا نام اور اوسکے باپ کا اور اوسکے دادا کا بھی مشترک واقع ہوا ہی جیسے احمد بن جعفر بن حمدان چار شخص ہین کہ جنکا نام اور اونکے باپ کا نام اور اونکے دادا کا نام متفق واقع ہوا ہی اور محمد بن یعقوب بن یوسف دو شخص ہین ہوے ہین اور بعضی جاے کنیت و نسب متفق ہوگئے ہین ابو عمران جونی دو شخص ہین ایک کا عبد الملک بن حبیب نام ہی اور دوسرے کا موسی بن سہل اور ابو بکر بن عیاش تین شخص ہین غرض محدثین کا اسقدر تعمق رائگان نہ سمجھنا چاہیئے اور انکی غرض احتیاط ہی تمیز مین اسلئے کہ راوی ضعیف ثقہ راوی سے مشتبہ نہو جاے اور جو دو تو شخص صفت عدالت اور وثوق مین متفق ہون تو اشتباہ کچھ ضرر نہین کرتا لیکن محدثین کی اس قسم کی تمیز مین بھی قرینے اور اشارے ہین مثلاً سفیان ثوری اور سفیان بن عیینہ کے اونکے شیوخ اور شاگردون سے تمیز ہوتی ہے اور جو شیوخ اور شاگرد بھی متحد ہون تو امتیاز بہت دشوار ہوتا ہے اور ایسے مقامونمین محدثین کا امتحان کرتے ہین اور نیز بصرہ مین فن حدیث کے دو امام ایک زمانہ مین ہوے ہین کہ اونکو حمادین کہتے ہین حماد بن زید بن درہم اور حماد بن سلمہ تو صحیحین مین جس جاے روایت عاصم کی حماد سے ہو تو جاننا چاہیئے کہ حماد بن زید ہی اور اگر موسی بن اسمٰعیل تبوذک کی راوی ہو تو حماد بن سلمہ ہے ۔ عبد اللہ مطلقا صحیحین مین صحابہ کے درجہ مین عبد اللہ بن مسعود ائمۃ الحدیث کے درجہ مین عبد اللہ بن المبارک ہی **قاعدہ** ابو جمرہ جیم و راے مہملہ سے شاگرد ابن عباس اور ابو حمزہ حاے مہملہ و زاے منقوطہ سے ہی شاگرد ابن عباس کا ہی اور شعبہ دونو سے روایت کرتا ہی تو اصطلاح یہہ ہے کہ شعبہ جسوقت مطلق ابو جمرہ کہے تو مراد نصر بن عمران ہے کہ جیم سے ہی اور جسوقت نسب سے مقید کرے تو مراد ابو حمزہ حاے مہملہ سے ہی واللہ اعلم **فائدہ** بعضی جاے ماکا نام باپ کے نام سے مشتبہ ہوتا ہی لیکن بہت غور و تعمق سے معلوم ہوتا ہی کہ ماکا نام ہی باپ کا نام نہین ہے چنانچہ حدیث معاذ و معوذ دو بیٹی عفرآ کے ہین پس عفرآ نام اونکی ماکا ہے اور اونکا باپ حارث ہی اور بعضی روایات مین آیا ہی بلال بن حمامہ اور وہ بلال بن رباح ہی خادم

پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اور سکی ماکا نام حمامہ ہے اور نیز صحیحین مین آیا ہے عبد العزیز بن محیصہ اور محیصہ ماکا نام ہے اور باپ کا نام مالک ہے اور بعضی جا سے جمع کر کے کہا ہے عبد اللہ بن مالک ابن بحینہ تو یہان اونکی ماکا نام اونکی دادا کے نام سے مشتبہ ہوتا ہے اسلئے یہ مقرر کیا ہے کہ لفظ مالک کے درمیان اور بحینہ کی ابن کا الف قائم رکھین ساقط نکرین تاکہ معلوم ہو کہ صفت عبد اللہ کی ہے مالک کے صفت نہین اور جیسے محمد بن حنفیہ کہ اونکے پدر بزرگوار حضرت امیر المومنین علی بن ابیطالب ؑ ہین اور حنفیہ اونکی ماکی طرف نسبت ہے کہ اونکا نام خولہ بنت جعفر ہے اور جعفر یمامہ کے سردار اور بنی حنیفہ کے سید تھے اور جیسے اسمعیل بن علیہ اونکے باپ کا نام ابراہیم ہے اور نسبت آدمی کی اوسکے جد سے کتب حدیث مین بلکہ عرب کے محاورات مین بہت مشہور ہے اور جاری ہے چنانچہ انا ابن عبد المطلب اسکے گواہ ہے اور عجیب یہ ہے کہ کبھی دادی سے نسبت کرتے ہین جیسے یعلی بن منیہ صحابی کہ منیہ اونکی دادی کا نام ہے اور بشر ابن الخصاصیہ بھی اسے باپ سے ہے اور جو منسوب جد سے ہین وہ بہت ہین جیسے ابو عبیدہ بن الجراح کہ اون کے باپ کا نام عبد اللہ بن الجراح ہے اور جیسے ابن جریج کہ اونکا نام عبد الملک بن عبد العزیز بن جریج ہے اور احمد ابن حنبل ان کے باپ کا نام محمد ہے اور کبھی بنتی سے نسبت کرتے ہین بنتی کہتے ہین کیکو بیٹا بنا لینے کو جیسے مقداد بن الاسود اصل مقداد بن عمرو بن ثعلبہ الکندی ہے اون کو اسود بن عبد یغوث زہری قرشی نے پرورش کیا اور متبنیٰ بنایا اوسسے منسوب ہوئے اور جیسے حسن بن دینار اصل مین حسن بن واصل ہے اور دینار اونکی ماکا خاوند ہے **فائدہ** اور یہہ بھی جان لینا چاہیئے کہ حدیث کی کتابون کے طرح طرح کے طریق ہین ایک قسم کو جامع کہتے ہین اور محدثین کے اصطلاح مین جامع وہ ہے کہ جسمین سب اقسام کی حدیثین ہون یعنی حدیثین عقائد کی اور حدیثین احکام کی اور حدیثین رقاق اور حدیثین کھانے پینے اور سفر اور قیام و قعود کی آداب کی اور حدیثین جو تفسیر سے متعلق ہین اور حدیثین جو تاریخ و سیر کی ہین اور حدیثین فتن کی اور حدیثین مناقب و مثالب کی اور علماے حدیث نے ان آٹھون فنون کی جدا جدا ایک ایک فن کے بھی کتابین تصنیف کی ہین تو عقائد کی حدیثون کا نام علم التوحید والصفات رکھا ہے اور ابو بکر بن خزیمہ نے کتاب التوحید لکھی ہے اور بیہقی نے بھی کتاب الاسماء والصفات لکھی ہے اور کتاب احکام کا نام سنن ہے کتاب الطہارت سے کتاب الوصایا تک موافق فقہ کے ترتیب کے اور اس باب مین بہت کتابین تصنیف ہوئی ہین اور احادیث رقاق کا نام علم سلوک و زہد ہے

امام احمد اور عبداللہ بن المبارک اور ایک اور جماعت نے کتاب الزہد جدا لکھی ہے اور احادیث آداب کا نام علم ادب ہے اس فن مین بخاری کی بڑی ایک کتاب ہے کہ اوسے کتاب الادب المفرد کہتے ہین اور احادیث متعلقہ تفسیر کو تفسیر کہتے ہین تفسیر ابن مردویہ اور تفسیر دیلمی اور تفسیر ابن جریر وغیرہ حدیث کی تفسیر مین بہت مشہور ہین اور کتاب درمنثور شیخ جلال الدین سیوطی کی سب کی جامع ہے اور تاریخ و سیر کی حدیثون کی دو قسمین کرتے ہین کہ جو متعلق پیدایش آسمان و زمین و حیوانات و جن و شیاطین و ملائکہ و انبیاء سابقین اور پہلی اُمتین اس قسم کو بدء الخلق کہتے ہین اور جو متعلق ذات مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے اور آپ کے صحابہ کرام و آل عظام سے ہین ابتداے تولد آنجناب رسالت سے آپ کی وفات شریف تک اوسے سیر کہتے ہین سیرۃ ابن اسحاق اور سیرۃ ابن ہشام اور سیرۃ ملا عمر اور بہت سی کتابین اس باب مین تصنیف ہین اور بالفعل صحیح لنسخہ روضۃ الاحباب کا میر جمال الدین محدث حسینی کا اگر بلحاظ الحاق و تحریف سے خالی تو اور سب تصنیفات سے اس باب مین بہتر ہے اور مدارج النبوۃ شیخ عبدالحق محدث دہلوی کی اور سیرت شامیہ اور مواہب لدنیہ بہت بڑی کتب سیر مین ہین اور احادیث فتن کا نام علم الفتن ہے نعیم بن حماد نے کتاب الفتن بہت لمبی چوڑی لکھی ہے اور اوسمین رطب و یابس لایا ہے اور اوروں کی اس باب مین بہت تصنیفین ہین اور احادیث مناقب اور مثالب کو علم المناقب کہتے ہین اس باب مین بھی تصنیفین متعدد اور قسم قسم کی ہین اور بعضی محدثین نے خاص مناقب بعضے آل و اصحاب کے جدا لکھے ہین کسی غرض کے سبب جو متعلق ہوئے جیسے مناقب قریش و مناقب الانصار و مناقب العشرۃ المبشرۃ کہ تصنیف محب طبری کی ہے اوسکا نام ریاض النضرۃ فی مناقب العشرۃ اور ذخائر العقبیٰ فی مناقب ذوی القربیٰ اور خلبۃ الکمیت فی مناقب اہل البیت اور دیباج فی مناقب الازواج اور بہت کتابین خلفاے راشدین کے مناقب مین تصنیف ہین اور خصوصاً القول الصواب فی مناقب امیر المومنین عمر بن الخطاب رض اور القول الجلی فی مناقب المومنین علی رض اور نسائی نے امیر المومنین حضرت علی رض کے مناقب مین بڑا رسالہ لکھا ہے اور شام کے نواصب نے بسبب اپنی فرط تعصب کے اور عداوت کے اوسی دمشق مین اس عمل پر شہید کیا رحمہ اللہ علیہ تو جامع وہ ہے کہ ان فنون مین سے سب کا نمونہ رکھے جیسے جامع بخاری اور جامع ترمذی اور صحیح مسلم ہر چند ان فنون کی حدیثین رکھتی ہے

لیکن جو حدیثین تفسیر و قرأت سے متعلق ہین وہ اوسمین نہین اسی سبب سے اوسکو جامع نہین کہتے
اور دوسری قسم احادیث کی مسانید ہی اور مسند محدثین کی اصطلاح مین وہ ہی کہ حدیثین صحابہ کی ترتیب
پر ذکر کرین موافق حروف تہجی کے یا موافق سابقۂ اسلامیہ کے یا موافق شرافت نسب کے پس اگر
حروف تہجی پر جمع کرین تو حدیثین مرویہ ابوبکر صدیق رض مقدم لکہین اور احادیث اسامہ بن زید اور
انس بن مالک اور علی ہذا القیاس اور صحابہ کبار کی حدیثون سے مقدم لکہین گے اور اگر موافق
سابقۂ اسلامیہ کے لکہین گے عشرہ مبشرہ کو مقدم لکہین گے اور خلفاے راشدین کو خلافت کی ترتیب
پر سب سے پہلے ذکر کرین گے اوسکے بعد اہل بدر و اہل حدیبیہ بعد ازان مسلمۃ الفتح اسکے بعد عورتین
صحابیین مذکور ہون گی اور ازواج مطہرات کو سب عورتون پر مقدم رکہین گے اور بنات
مطہرات یعنی صاحبزادیون سے روایت احادیث واقع نہین ہوئی مگر قدر قلیل حضرت سیدۃ النساء
رضی اللہ عنہا سے اسلئے کہ اکثر صاحبزادیان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو داخل بہشت ہوئین
اور حضرت سیدۃ النساء بقدر چھہ مہینے آپ کے بعد دنیا مین رہین اور پہر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم سے جالیین تو روایت کی فرصت نہین پائی اور جو قبائل و نسب پر مسند ترتیب کرین
پہلے مسانید بنی ہاشم کی خصوصاً حسنین امیر المومنین حضرت علی رض کی کرین اسکے بعد جو قبیلہ
بہت قریب ہو نسب مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوسے مقدم کرین گے تو احادیث
حضرت عثمان رض حضرت ابوبکر صدیق رض کی احادیث سے مقدم ہون گی اور حدیثین
حضرت ابوبکر صدیق رض اور طلحہ بن عبید اللہ رض کی مقدم ہونگی حضرت عمر بن الخطاب رض
کی حدیثون سے علی ہذا القیاس تیسری قسم معاجم ہین اور معجم محدثین کی اصطلاح مین وہ ہے کہ
حدیثین شیوخ کی ترتیب پر ذکر کرین اور یہان بہی شیخ کی وفات کا تقدم اعتبار کرین گے
یا موافق حروف تہجی کے ترتیب دیتے ہین یا موافق فضیلت اور علم و تقوے کے تقدم
مین ترتیب کرتے ہین لیکن اکثر حروف تہجی پر ترتیب کرتے ہین اور معاجم ثلثہ طبرانی کی اسی
قسم سے ہین اور چوتہی قسم اجزاء ہین اور جزو محدثین کی اصطلاح مین وہ ہے جسمین ایک خاص
شخص کے مرویہ حدیثین ہون خواہ وہ شخص خاص صحابہ کے طبقہ مین ہو یا اون کے بعد ہو
مثلاً جزو حدیث ابی بکر اور جزو حدیث مالک و علی ہذا القیاس اس قسم کی بہت ہین -

اور کبھی جن مطالب کا جامع ذکر مین بیان ہی ایک مطلب جزئی کو اختیار کرتے ہین اور اوس مین ایک
بہت بڑی کتاب تصنیف کرتے ہین جیسے باب النیتہ کی ابو بکر بن ابی الدنیا نے بڑی کتاب لکھی ہے
اور باب رویتہ اللہ کی آجری نے تصنیف کیا ہے اور ذم دنیا کی بھی ابن ابی الدنیا نے بڑی کتاب
لکھی ہے اور علی ہذا القیاس بہت رسالے جزئیہ جو امر جزئیہ مطالب ثمانیہ مذکورکے بہت تصنیف ہین
اسقدر کہ حد و شمار بشر کی طاقت سے باہر ہے حافظ ابن حجر اور شیخ جلال الدین سیوطی رسالی
تصنیف کرنے مین بہت وسعت رکھتے ہین اور ایک قسم اور بھی حدیث کی کتابون کے کہ اونکو
اربعین چہل حدیث کہتے ہین ایک باب مین یا بہت متفرق بابون مین ایک سند سے یا بہت سندون
سے جمع کرتے ہین اور اربعین بھی بیشمار ہین دیکھی اور سنی جاتی ہین تو تصانیف احادیث
کی چھ قسمین ہین جوامع مسانید - معاجم - اجزاء - رسائل - اربعینات اور رسالون کو
کتابین بھی کہتے ہین اور **دوسرا امر** یعنی احتیاط معانی کے سمجھنے مین حدیث شریف کے
تو اوسکے مادے بھی پہلے امر کے تحقیق سے معلوم ہوئے اسواسطے کہ مشارق الانوار صحیحین اور
مؤطا کی احادیث کے معانی کے واضح ہونے کو کافی ہے اور جامع الاصول کتب ستہ کو کافی ہے
اور مجمع البحار شیخ محمد طاہر کے تمام حدیث کی کتابون کی تحقیق کو یعنی چارون طبقہ کی حدیثون کو
کافی ہے اور شرح عبد الرؤف مناوی کی بھی شیخ جلال الدین سیوطی کی جامع صغیر پر اکثر احادیث
کو کافی ہے لیکن اسقدر جان لینا چاہیئے کہ احادیث کی شرح و توجیہ مین گوناگون کلام و طرب
یا بس بہت وقوع مین آیا ہے اب اون شخصون کو جاننا چاہیئے جو اس باب مین محل اعتماد ہین
اور انکی کتابون اور تصنیفون سے فائدہ حاصل کرنا چاہیئے امام نووی اور محیی السنتہ بغوی اور
ابو سلیمان خطابی علماء شافعیہ مین سے بہت معتمد علیہ ہین اور انکا کلام متین اور مضبوط واقع ہے
خصوصاً شرح السنتہ بغوی کی حدیث کی فقہ اور مشکلات کی توجیہ مین کافی و شافی ہے اور گویا
شرح مصابیح و مشکوٰۃ کی اوس کتاب کے حاصل ہے اور شرح صحیح مسلم امام نووی کی ہے اور معالم السنن
شرح ابو داؤد خطابی کی ہے اور طحاوی علماء حنفیہ مین سے احادیث کی شرح مین سردار اور
پیشوا ہی اوسکی کتاب معانی الآثار اس باب مین حنفیون کی دستاویز ہے اور عبد البر علماء مالکیہ
سے مقدم اوس جماعت کا ہی اور کتاب استذکار اور تمہید اوسکی اس باب مین اوسکی

یادگار ہی کتب حدیث کے شراح بہت ہین کہ اونکے نامون کے اور اون کے کتابونکی شمار سو قت عجلت
مین ممکن نہین اور ہر ایک کے سخن کی اور ہی روش ہی مگر وہ سب نہین چند شخصون سے آخذ و مستفید
ہین جنکا ذکر ہوا تو اگر اس جماعت کی کتابین ہاتہ آئین تو متاخرین کی تشویشات و تکلفات بارده
کی کچہ حاجت نرہے اور احادیث کے معانی کی فہم اور اون کے درمیان جو تعارض ہے اُسکے دفع
کرنیکو حضرت والد ماجد قدس سرّہٗ نے قواعد عجیبہ اور فوائد غریبہ لکہے ہین ان شاء اللہ تعالیٰ
اگر فرصت حاصل ہوئی تو کچہ اوس ہی نقل کرکے اوس برادر کیواسطے بہیجے جائین گے اور کتاب
المغیث فی مختلف الحدیث بہی نمونہ کو خوب ہی جب مطالب مقصود فصل اوّل سے فارغ ہوئے تو اب
دوسری فصل کے مطالب سے مشغول ہوتے ہین **دوسری فصل علم حدیث کی سندکے**
ذکر مین جاننا چاہیئے کہ اس فقیر نے اس علم کو مثل مصابیح و مشکوٰۃ و مسوّیٰ شرح موطا کہ ان کی
تصنیف سی ہے و حصن حصین و شمائل ترمذی ان کی خدمت سے یعنی حضرت والد ماجد قدس سرّہ
سے قراءۃً و سماعاً تحقیق و تفتیش کی ساتھہ اخذ کیا ہے اور قدرے صحیح بخاری کہ اوائل سے بہی بطریق
درایت کے ان سی سُنا ہے اور صحیح مسلم اور صحاح ستہ النسے سماع غیر منتظم رکھتا ہی اسطور کہ طالب علم ان کے
حضور پڑھتے تھے اور یہ فقیر بہی حاضر ہوتا تھا اور انکی تحقیقات اور تنقیحات کو سُنتا تہا یہانتک کہ
بہت سی بلکہ معتبر حدیثون کے معانی سمجہنے مین اور سندون کے دقیقے دریافت کرنیمین اللہ تعالیٰ کی
فضل سے حاصل ہوگیا اُسکے بعد بنا بر رسم ان کے یارون سے جیسے شاہ محمد عاشق رح پہلتی اور
خواجہ محمد امین ولی اللہی رح سے بہی اجازت حاصل کی اور شاہ محمد پہلتی سماع اور قراءۃ مین شیخ محمد طاہر
قدس سرّہ سی اور انکے سوا اور مشائخ حرمین محترمین سے انکی شریک و رفیق تہے اور حضرت والد ماجد
قدس سرّہ نے اپنی ملک مین بعضی کتب حدیث مثل مشکوٰۃ و صحیح بخاری اپنے والد بزرگوار کیخدمت مین
بطریق درایت کے اس علم کو اخذ کیا تہا اور انکی سند بواسطہ میر محمد زاہد کے مُلّا جلال الدین دوانی
کو پہنچتی ہے اور انکی سند حدیث اوائل مین انموذج العلوم کی تفصیل سے مذکور ہے اور نیز
فقیر کے حضرت والد ماجد نے حاجی محمد افضل سے جو اس مُلک کے صاحب السند تہے اجازت حاصل
فرمائی تہی اور انکی سند بہی ان کے رسالو مین مذکور ہے آخر کو حضرت والد ماجد مدینہ منورہ مین
اور مکہ معظمہ مین بڑے بڑے اجلۂ مشائخ حرمین سی اس علم کو پورا پورا اور کمال حاصل کیا

دوسری فصل علم حدیث کی سند کے ذکر مین

یہ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب رح کا

اور اکثر انکو استفادہ جناب حضرت شیخ ابوطاہر مدنی قدس سرہٗ سے ہوا کہ وہ اپنے زمانہ کے یگانہ تھے
اس باب مین رحمۃ اللہ علیہ وعلی اسلافہ ومشائخہ احسن اتفاق سے ہے یہ امر کہ شیخ محمد ابوطاہر قدس سرہٗ
مسلسل سند صوفیون اور عارفون سے شیخ زین الدین ذکریا انصاری تک کہتے ہین اور وہ سند
ہے کہ شیخ ابوطاہر نے اخذ کیا اپنے والد شیخ ابراہیم کردی سے اور انہون نے شیخ احمد قشاشی سے
اور انہون نے شیخ احمد شناوی سے اور انہون نے اپنے والد شیخ عبدالقدوس شناوی سے
اور نیز شیخ محمد بن ابی الحسن بکری سے اور نیز شیخ محمد بن احمد رملی سے اور نیز شیخ عبدالرحمن بن عبدالقادر
بن فہد سے اور ان سب نے بڑے مشائخ عارفین باللہ سے اور شیخ عبدالقدوس نے شیخ ابن حجر
مکی سے اور شیخ عبدالوہاب شعرانی سے اور ان دونون نے شیخ الاسلام زین الدین زکریا
انصاری سے اور شیخ محمد بن بکری سے انہون نے اپنے والد عارف باللہ ابی الحسن بکری سے اور
انہون نے شیخ زین الدین زکریا اور اسی طرح محمد رملی نے اپنے والد سے اور زین زکریا سے
اور شیخ عبدالرحمن بن عبدالقادر بن فہد نے اپنے چچا جار اللہ بن فہد سے انہون نے شیخ جلال الدین
سیوطی سے اور نیز شیخ ابوطاہر قدس سرہٗ نے شیخ حسن عجیمی سے اخذ واستفادہ کیا اور شیخ حسن عجیمی
شاگرد شیخ عیسیٰ مغربی کے یہہ شاگرد شیخ محمد بن علا بابلی کے یہہ شاگرد شیخ سالم سنہوری کے ہین
اور سالم سنہوری نے شیخ نجم الدین غیطی سے حاصل کیا اور نجم الدین غیطی نے شیخ الاسلام زین
الدین ذکریا انصاری سے اخذ کیا اور نیز شیخ عیسیٰ مغربی نے بہت واسطون سے شیخ جلال الدین
سیوطی سے اخذ کیا اور نیز حضرت شیخ ابوطاہر نے شیخ احمد نخلی سے جو کہ اپنے زمانہ کے
بہت بڑے عالم تھے اخذ کیا اور شیخ احمد نخلی نے شیخ سلطان مزاحی سے اور انہون نے
شہاب الدین خلیل مسبکی سے اور انہون نے شیخ محمد مقدسی سے اور انہون نے شیخ
زین الدین زکریا سے اور نیز حضرت شیخ ابوطاہر نے شیخ عبداللہ بن سالم بصری سے
اخذ کیا اور یہہ شیخ احمد نخلی کے ہمعصرون مین سے تھے اور شیخ احمد نخلی کے مشائخ
سے اخذ کیا اور نیز شیخ ابوطاہر نے شیخ محمد بن محمد بن سلیمان مغربی
سے الحاصل ہر ایک ان عزیزون مین سے دو دو واسطے یا تین واسطے سے طرق
کثیرہ اور شجرہ ملتفہ سے شیخ زین الدین زکریا اور شیخ جلال الدین سیوطی وشمس الدین

سخاوی وعبدالحق سنباطی وسید کمال الدین محمد بن حمزہ الحسینی کو پہنچتے ہین اور ہر ایک ان مذکورین سے حافظ اور اپنے وقت کے مستند تھے اور ان کی تصنیفین دائر و سائر اور انکی سند ین آفاق مین مشہور و معروف ہین ایک چند کتابین بطریق عنونہ کے لکھی جاتی ہین اور باقی اسانید متنوعۂ وجوہ متکثرہ ہر ایک کتاب کے کتاب الارشاد الی مہمات الاسناد جو تصنیف حضرت والد ماجد قدس سرہ کی ہے اوسکو حوالہ کیا جاے

کتاب المؤطا والد ماجد نے بتمامہ شیخ محمدؐ وفد اللہ مکی پر گذرانی اور انہون نے اپنے والد شیخ محمد بن محمد بن سلیمان مغربی پر اور سند شیخ ابن سلیمان کی کتاب صلۃ الخلف مین مذکور ہے اور نیز شیخ محمد وفد اللہ نے یہہ کتاب شیخ حسن عجیمی سے حاصل کی اور شیخ عبداللہ بن سالم بصری سے اخذ کی اور ان دونون بزرگوارون نے شیخ عیسیٰ مغربی سے اور انہون نے شیخ سلطان محمد بن احمد مزّاحی سے اور مزّاحہ ایک گاؤن ہے زاے منقوطہ کی تشدید سے متعلق مصر کے اور شیخ سلطان نے شیخ احمد بن خلیل سُبکی سے اور سُبکہ ایک گانون ہے مصر مین اور انہون نے شیخ محمد نجم الدین بن احمد غیطی اور غیطہ بھی ایک مصر کا گانؤن ہے اور انہون نے شیخ شرف الدین عبدالحق بن محمد سنباطی سے اور انہون نے شیخ ابو محمد حسن بن محمد بن ایوب حسنی نسابہ سے اور انہون نے اپنے چچا حسن بن ایوب نسابہ سے اور انہون نے ابو عبداللہ محمد بن جابر وادیاشی سے اور وادیاش ایک شہر کا نام ہے مغرب مین اور انہون نے شیخ ابو محمد عبداللہ بن محمد بن ہارون قرطبی سے اور قرطبہ بضم قاف و طاے مہملہ و باے موحدہ ایک شہر ہے اندلس مین اور انہون نے قاضی ابو القاسم شیخ احمد بن یزید قرطبی سے اور انہون نے شیخ محمد بن عبدالرحمن بن عبدالحق خزرجی قرطبی سے اور انہون نے شیخ محمد بن فرج مولی ابن الطلاع سے اور انہون نے قاضی ابو الولید یونس بن عبدالمنعم بن مغیثہ صفار سے اور انہون نے ابو عیسیٰ یحیی بن عبداللہ بن یحیی سے اور انہون نے اپنے باپ کے چچا عبیداللہ بن یحیی سے اور انہون نے اپنے باپ یحیی بن یحیی لیثی مصمودی اندلسی سے جو بڑے شاگردون سے حضرت امام مالک رح کے تھے اور ان کے مذہب کے رواج کے وہ باعث ہوے مغرب زمین مین اور یحیی بن یحیی نے یہہ کتاب امام مالک سے اخذ کی اور صاحب نسخہ وہی ہین اور مصمودہ ایک قبیلہ کا نام ہے بربر سے جو مغرب زمین مین رہتے ہین اور سوا اس سند کے اس کتاب کی اور بہت سندین بھی ہین جو کتاب الاشارہ

سند صحیح بخاری

الی مہمات الاسناد مین مذکور ہین لیکن یہ سند مسلسل ہے سماع و قراءت مین بخلاف اور سندون کے کہ اون مین اکثر مقام فقط اجازت پر اکتفا کیا ہے صحیح البخاری حضرت شیخ ابو طاہر نے اپنے والد شیخ ابراہیم کردی سے پڑھی اور انہون نے شیخ احمد قشاشی سے اور انہون نے شیخ ابو المواہب احمد بن عبد القدوس شناوی سے اور انہون نے شیخ شمس الدین محمد بن احمد بن محمد رملی سے اور انہون نے شیخ الاسلام ابو یحیی احمد زکریا بن محمد انصاری سے اور انہون نے شیخ شہاب الدین بن علی بن حجر کنانی عسقلانی سے جو صاحب فتح الباری شرح صحیح البخاری کے ہین اور انہون نے شیخ زین الدین ابراہیم بن احمد تنوخی سے اور انہون نے ابو العباس احمد بن ابی طالب حجار یعنی حجر فروش سے اور انہون نے شیخ سراج الدین حسین بن مبارک حنبلی زبیدی سے اور زبید ایک شہر مشہور ہے یمن مین دریاے شور کے کنارے پر اور انہون نے ابو الوقت عبد الاول بن عیسی بن شعیب سجزی ہروی سے اور انہون نے ابو الحسن عبد الرحمن بن مظفر بن محمد بن داؤد داؤدی سے اور انہون نے ابو محمد عبد اللہ بن احمد سرخسی سے اور انہون نے ابو عبد اللہ محمد بن یوسف بن مطر بن صالح بن بشر الفربری فر بکسر فا و فتح راء و سکون باے موحدہ ایک گانون ہی تو الیہ بخارا سے اور یہ محمد بن یوسف بڑی شاگرد رشید مین بخاری کے اور نسخہ بخاری کی طرف سے مشہور ہوا ہے اور شہرت پائی ہی اور انہون نے صاحب کتاب ابو عبد اللہ محمد بن اسمعیل بن ابراہیم بن مغیرہ بن بردزبہ البخاری الجعفی مولی المجعفیین بالولاء سے بردزبہ بفتح باے موحدہ اور سکون راء اور کسر دال مہملتین اور سکون زاے معجمہ اور فتح باے موحدہ اور سکے بعد ہاے لغت پہلوی قدیم ہے بمعنی کارندہ اور مزارع جعفی جیم کا ضمہ عین ساکن مہملہ اور فا یہہ سند مسلسل ہے سماع مین اول سے آخر تک صحیح مسلم حضرت شیخ ابو طاہر نے اسے اپنے والد بزرگوار حضرت شیخ ابراہیم کردی سے اخذ کیا اور انہون نے شیخ سلطان مزاحی سے اور انہون نے شیخ شہاب الدین بن خلیل سبکی سے اور انہون نے نجم الدین غیطی سے اور انہون نے شیخ زین الدین زکریا سے اور انہون نے شیخ ابن حجر عسقلانی سے اور انہون نے شیخ صلاح بن ابی عمر مقدسی سے اور انہون نے شیخ فخر الدین ابو الحسن علی بن احمد بن عبد الواحد مقدسی سے جو ابن البخاری مشہور ہین

اور انہون نے شیخ ابو الحسن مؤید بن محمد طوسی سے اور انہون نے فقیہۃ الحرم ابو عبد اللہ محمد بن فضل بن احمد فراوی سے اور انہون نے امام ابو الحسین عبد الغافر بن محمد فارسی سے اور انہون نے ابو احمد بن محمد بن عیسیٰ جلودی نیشاپوری سے اور انہون نے ابو اسحق ابراہیم بن محمد بن سفیان فقیہ جلودی سے نسبت ہی طرف جمع جلد کے اسلئے کہ یہہ نیشاپور مین جلودیون کے محلہ مین رہتے تہے اور انہون نے مؤلف کتاب ابو الحسین مسلم بن حجاج قشیری نیشاپوری سے سنن ابی داؤد کو حضرت شیخ ابو طاہر نے شیخ حسن عجیمی سے اخذ کیا اور انہون نے شیخ عیسیٰ مغربی سے انہون نے شیخ شہاب الدین احمد بن محمد بن خفاجی سے اور انہون نے بدر الدین حسن کرخی سے جو مسند وقت تھے اور انہون نے حافظ ابو الفضل جلال الدین سیوطی سے اور انہون نے شیخ محمد بن مقبل حلبی سے اور انہون نے شیخ صلاح الدین بن ابی عمر مقدسی سے اور انہون نے ابو الحسن فخر الدین علی بن محمد بن احمد بن البخاری سے اور انہون نے مسند الوقت ابو حفص عمر بن محمد بن طبرزد بغدادی سے اور انہون نے دو بزرگوار شیخون سے ابراہیم بن محمد بن منصور کرخی سے اور ابو الفتح مفلح بن احمد بن محمد دومی سے نسبت ہی دومۃ الجندل جو موضع ہے حد شام و عراق مین فاصل جسمین قصۂ تحکیم کا ہوا ہے اور ان دونون شیخون نے حافظ ابو بکر احمد بن علی بن ثابت خطیب بغدادی سے جو صاحب تاریخ بغداد ہین اور علم حدیث مین بیشمار تصانیف رکہتے ہین اور انہون نے ابو عمر قاسم بن جعفر بن عبد الواحد ہاشمی سے اور انہون نے ابو علی محمد بن احمد لؤلؤی سے اور انہون نے صاحب الکتاب ابو داؤد سلیمان بن اشعث سجستانی سے جامع ترمذی حضرت شیخ ابو طاہر نے حضرت شیخ ابراہیم کروی سے اور انہون نے شیخ سلطان مزاحی سے اور انہون نے شیخ شہاب الدین احمد بن خلیل سبکی سے اور انہون نے شیخ نجم الدین محمد غیطی سے اور انہون نے شیخ زین الدین زکریا بن محمد انصاری سے اور انہون نے شیخ عز الدین عبد الرحیم بن محمد بن فرات قاہری حنفی سے اور انہون نے محمد بن ابی الحسن مراغی سے مراغہ بفتح میم ایک شہر ہی مشہور ولایت ایران مین اور انہون نے شیخ فخر الدین ابن البخاری سے اور انہون نے شیخ عمر بن طبرزد بغدادی سے اور انہون نے شیخ ابو الفتح عبد الملک بن عبد اللہ بن ابی سہل کروخی سے کروخ

سنن ابو داود

سنن جامع ترمذی

کاف کے فتح اور رائے مہملہ کے ضمہ سے تخفیف سے نواحی ہرات مین ایک شہر ہے اور یہہ شیخ ابوالفتح صاحب نسخہ ترمذی ہے اور انہون نے قاضی ابوعامر محمود بن قاسم بن محمد ازدی سے اور انہون نے شیخ ابومحمد عبدالجبار بن محمد بن عبداللہ بن ابی الجراح جراحی مروزی سے نسبت ہے طرف مروز شاہجہان کے جو ایک شہر مشہور ہے خراسان مین اور انہون نے ابوالعباس محمد بن احمد بن محبوی مروزی سے اور انہون نے صاحب الکتاب ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورہ بن موسی ترمذی رحمہ اللہ سے۔ سنن صغری نسائی حضرت شیخ ابوطاہر نے شیخ ابراہیم کردی سے اور انہون نے شیخ احمد قشاشی سے اور انہون نے شیخ عبدالقدوس شنادی سے اور انہون نے شیخ شمس الدین محمد بن احمد بن محمد رملی سے اور انہون نے شیخ زین الدین زکریا سے اور انہون نے شیخ عزالدین بن عبدالرحیم بن محمد بن الفرات سے اور انہون نے عمر ابن ابی الحسن مزاعی سے اور انہون نے فخرالدین بن البخاری سے اور انہون نے ابی المکارم احمد بن محمد لبان سے نسبت ہے طرف عمل لبنہ کے اور انہون نے ابوعلی حسن بن احمد حداد سے اور انہون نے قاضی ابونصر بن احمد بن حسین کسار سے اور انہون نے حافظ ابوبکر عرف ابن السنی احمد بن محمد بن اسحق دینوری سے جو بڑے عمدہ محدثین سے ہین اور کتاب المجالسۃ الدینوری انکی تصنیفات سے ہے اور انہون نے مؤلف کتاب حافظ ابوعبدالرحمن احمد بن شعیب بن علی النسائی سے نسبت ہے نسا کی طرف کہ ایک شہر مشہور ہے خراسان مین قریب ابیورد کے۔ سنن ابن ماجہ اوس سند سے ہے جو سنن نسائی مین مذکور ہوئے شیخ زین الدین زکریا تک اور انہون نے شیخ ابن حجر عسقلانی سے اور انہون نے ابوالحسن علی بن ابی المجد دمشقی سے اور انہون نے ابی العباس حجار سے اور انہون نے ابن طبرزد سے اور انہون نے ابی السعادات سے اور انہون نے حافظ ابوزرعہ طاہر بن محمد بن طاہر مقدسی سے اور انہون نے فقیہ ابی منصور محمد بن الحسن بن احمد مقومی الفزوینی سے اور انہون نے ابوطلحہ قاسم بن منذر خطیب سے اور انہون نے ابوالحسن علی بن ابراہیم بن سلمہ بن بحر القطان سے اور انہون نے مؤلف الکتاب ابوعبداللہ محمد بن یزید عرف ابن ماجہ قزوینی بفتح قاف وسکون زاے معجمہ ایک شہر مشہور کا نام ہے عراق عجم مین اور ماجہ لقب ہی والد کا ابوعبداللہ کے

سند سنن صغری نسائی

سند سنن ابن ماجہ

نہ لقب اوس کے جدکا نہ اوسکی مان کا اور جیم کی تخفیف سے پڑہنا چاہیئے نہ تشدید سے اور
واقع ہوئی ہین اس مین بہت غلطیان - مشکوٰۃ المصابیح حضرت شیخ ابو طاہر نے شیخ
ابراہیم کردی سے انہون نے شیخ احمد قشاشی سے انہون نے شیخ احمد بن عبد القدوس شناوی
سے انہون نے سید غضنفر بن سید جعفر نہروالی سے انہون نے شیخ محمد سعید عرف میر کلان سے
جو اپنے وقت مین شیخ مکہ تھے انہون نے سید نسیم الدین میرک شاہ سے انہون نے اپنے
والد بزرگوار سید جمال الدین عطاء اللہ بن سید غیاث الدین فضل اللہ بن سید عبد الرحمن
سے انہون نے اپنے چچا عالیمقدار سید اصیل الدین عبد اللہ بن عبد الرحمن بن عبد اللطیف
بن جلال الدین یحیی شیرازی حسینی سے انہون نے مسند وقت و محدث عصر شرف الدین
عبد الرحیم بن عبد الکریم حیری صدیقی سے انہون نے علامہ عصر امام الدین مبارک شاہ
ساوجی صدیقی سے انہون نے مؤلف کتاب ولی الدین محمد بن عبد اللہ بن خطیب تبریزی سے

حصن حصین حضرت شیخ ابو طاہر نے شیخ ابراہیم کردی سے انہون نے شیخ احمد قشاشی
سے انہون نے شیخ احمد بن عبد القدوس شناوی سے انہون نے شیخ شمس الدین محمد بن محمد
رملی سے انہون نے شیخ زین الدین زکریا انصاری سے انہون نے حافظ وقت تقی الدین
محمد بن محمد بن فہد ہاشمی مکی سے انہون نے مؤلف کتاب ابو الخیر محمد بن محمد بن محمد جزری
شافعی سے زاد اللہ فی درجاتہم و افاض علینا من برکاتہم ٭ آمین

خاتمہ کذب و وضع کی علامتون مین

جاننا چاہیئے کہ حدیث کی وضع اور کذب راوی کی علامتین کئی چیزین ہین اوّل یہہ کہ
تاریخ مشہور کے خلاف روایت کرے جیسے یون روایت کرے کہ عبد اللہ بن مسعود نے
جنگ صفین مین ایسا کہا حالانکہ عبد اللہ بن مسعود نے حضرت عثمان رضہ کے عہد خلافت
مین وفات پائی ہے اور اسی قسم ہے یہہ شعر **شعر** در جمل چون معاویہ بگریخت ٭ خون خلقے
بسے بہ بیہودہ ریخت ٭ اس قسم کے موضوعات تو ادنی تامل و تتبع سے پہچان سکتے ہین
دوسرے یہہ راوی رافضی ہو اور صحابہ کے طعن مین حدیث روایت کرے یا جس حدیث سے
اہل بیت کے مطاعن مین حدیث روایت کرے اور علی ہذا القیاس لیکن یہان تامل کرنا چاہیئے

اگر وہ راوی منفرد ہے اوس حدیث مین اوسکا اعتبار نکرنا چاہیئے اور اگر اور بہی روایت کرین قبول کرنا چاہیئے اور اوسکی توجیہ وتاویل مین نکر کرنا چاہیئے تیسرے یہہ کہ ایسی چیز روایت کرے کہ سب مکلفین پر اوس کی معرفت اور اوسپر عمل فرض ہو اور وہ اس روایت مین منفرد ہو یہہ بڑا قرینہ قوی ہے حدیث کی وضع اور کذب پر چوتھے یہہ کہ وقت وحال قرینہ ہو اوس کے کذب پر جیسے غیاث ابن میمون کو اتفاق ہوا کہ مہدی خلیفہ عباسی کے مجلس مین حاضر ہوا اور وہ کبوتر اوڑانے مین مشغول تھا تو حدیث روایت کی کہ لَا سَبَقَ اِلَّا فِیْ خُفٍّ اَوْ نَصْلٍ اَوْ حَافِرٍ اَوْ جَنَاحٍ لفظ جناح اپنے طرف سے بڑھا دیا مہدی کی خوشامد کی واسطے - پانچوین یہہ کہ مقتضی عقل وشرع کے مخالف ہو اور شرع کے قواعد اوس کی تکذیب کرین جیسے قضاے عمری اور اوس کے مانند اور جیسی روایت کرین لَا تَاْکُلُوا الْبِطِّیْخَ حَتّٰی تَذْبَحُوْہُ چھٹے یہہ حدیث مین قصہ ہو امر حسی واقعی سے ایسا کہ اگر وہ فی الحقیقت متحقق ہوتا تو ہزارون آدمی اوسے نقل کرتے اوسکی مثال جیسے کوئی کہے کہ آج جو جمعہ کا روز ہے خطیب کو برسر منبر مارڈالا اور اوسکی کھال اوتار ڈالی حالانکہ وہ ہی راوی اس قصہ مین منفرد ہو اور کوئی دوسرا روایت نکرے ساتوین رکاکت لفظ ومعنی کی مثلاً ایک لفظ روایت کرے کہ عربیت کے قواعد سے درست نہو یا ایسے معنی جو مناسب شان نبوت اور وقار کے نہون آٹھوین افراط وعید مین سخت گناہ صغیرہ پر یا افراط وعدہ مین بہت بڑے قلیل عمل پر جیسے مَنْ صَلّٰی رَکْعَتَیْنِ فَلَہٗ سَبْعُوْنَ اَلْفَ دَارٍ فِیْ کُلِّ دَارٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ بَیْتٍ وَفِیْ کُلِّ بَیْتٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ سَرِیْرٍ عَلٰی کُلِّ سَرِیْرٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ جَارِیَۃٍ بلکہ اس طرح کی حدیثون کو خواہ ثواب مین ہون خواہ عذاب مین موضوع جاہیئے پہچاننا - نوین یہہ کہ قلیل عمل پر ثواب حج وعمرہ کا ذکر کرین دسوین یہہ کہ کیکو عاملان خیر سے انبیا کے ثواب کا وعدہ کرے یا کہے کہ ثَوَابُ سَبْعِیْنَ نَبِیًّا اور اسی کی مانند - گیارہوین یہہ کہ خود اقرار کیا ہو حدیث وضع کرنے کا جیسے نوح بن ابی عصمت کو واقع ہوا کہ فضائل قرآن مین سورہ سورہ کی حدیثین وضع کین اور

اونکو رواج اور شہرت دی کَمَا ذَکَرْتُ فِی الْبَیْضَاوِیِّ فِی اٰخِرِ سُوْرَۃِ توجب اوسکو پکڑا اور اوسکی سند کی تصحیح کا سوال کیا تو اقرار کیا کہ ان احادیث کے وضع کرنے مین میری نیت خیر ہے وہ یہہ ہے کہ مین نے لوگون کو جو دیکھا کہ قرآن شریف پڑھنے سے مُنہ پھیر لیا ہے اور جو علم اَور ہین مثل تواریخ وسیر وفقہ ابی حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ اون سے مشغول ہوئے ہین تو لوگون کے ترغیب کو ان احادیثون کو مینے وضع کیا ہے کہ علوم قرآن کی طرف رغبت کرین اور ثواب کے اعتقاد سے قرآن شریف کی تلاوت درس سے مشغول ہون اور اوس کا یہہ عذر گناہ سے بھی بدتر ہے اسلئے کہ صحیح حدیثین جو قرآن شریف کے فضائل مین ہین ترغیب کو کافی ہین اور اسی طرح مَتْنا کو وحقہ اور قہوہ کے حق مین بہت حدیثین وضع کی ہوئی ہین جنکی سُستی الفاظ ومعانی کی ظاہر وباہر ہے اور حدیثین وضع کرنے والی بہت گزری ہین اور اونکی غرضین بہی طرح طرح کی اور بہت ہین زندیقون کا فرقہ جو شرایع کے باطل کرنے کو اور شرع کے امور کے تہکم وتمسخر کرنے والی ہین جیسے ابن راوندی جو واضع حدیث ہی اَلْبَاذِنْجَانُ لِمَا اُکِلَ لَہٗ اور اوس کی غرض شریعت سے تمسخر ہے تعریض کرتا ہے اس حدیث شریف سے اَلْقُرْاٰنُ لِمَا قُرِءَ لَہٗ وَمَاءُ زَمْزَمَ لِمَا شُرِبَ لَہٗ سے اور کہا ہے کہ زندیقو کی موضوع حدیثین چودہ ہزار شہرت کو پہنچی ہین اہل بدع وہوا کہ اپنی مذہب کی نصرت اور مخالف کے مذہب کی طعن کے واسطے اس امر کے مرتکب ہوئے ۔ روافض اور خوارج وکرامیہ اس عمل مین سب سے سبقت لیگئے اور خارجی اور معتزلہ اور زیدیہ اس امر شنیع کے اس قدر مرتکب نہین ہوئے اور فرقہ نے جو علم حدیث کا مایہ نرکہتی تھے جب دیکہا کہ محدثین کے بڑی تعظیم وتوقیر ہے تو چاہا کہ آپ بھی اس فن مین داخل ہون تو اونہون نے یہہ بُری صنعت اختیار کی جیسے اَبُوالْبَخْتَرِیْ وہب ابن وہب القاص اور سلیمان بن عمر النخعی اور حسین ابن علوان اور اسحق ابن نجیح اور غالباً یہہ فرقہ وعظ وتذکیر مین مشغول تھے ایک فرقہ جو اہل زہد وعبادت ودیانت کا تہا اونہون نے جو خواب مین یا معاملہ مین کچھہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے یا ائمہ اطہار کی زبان سے

اونہون نے سب اپنے یقین و اعتقاد کے خواب اور معاملہ پر اوسے مبہم روایت کردیا
اور لوگون نے جانا یہہ واقعی وہ حدیث ہے جو از راہ ظاہر انکو پہنچی ہے ابو عبد الرحمن
سُلمی اور اور صوفیون کو جو مذاق حدیث سے آشنا نتھے اس علت سے تہمت لگائی ہے
اور اون کی روایت کو مقام اعتبار سے نکال دیا ہے اور فرقہ بادشاہون اور خلفا کے
اور اُمرا کے مصاحب جو تھے اونہون نے اونکی خاطرداری اور اونکو خوش کرنے کو حدیثین
وضع کین اور اپنا دین و دنیا کے بدلے بیچ ڈالا اور ایک فرقہ نے بے قصد و ارادہ کے
حدیث وضع کی اوسکی صورت یہہ ہوئی کہ انہون نے غفلت و توہم کے سبب کوئی کلام
سُنا کسی صاحب تجربہ یا صوفی کا یا کسی حکیم کا حکماے سابقین مین سے اور نسبت پیغامبر
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کیا اس گمان سے کہ یہہ کلام یا حکمت سواے پیغمبر صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے اور کا نہین اور اس فرقہ کی حد نہایت ہی نہین اکثر عوام اس بلا مین
مبتلا ہوئے ہین وَاللّٰہُ الْمُوَفِّقُ وَالْعَاصِمُ جو کچھہ اس رسالہ مین مذکور ہوا
بطریق نمونہ کے کفایت کرتا ہے اور ان مطلبون کی تفصیلون کو بہت دفترچاہئین
اور خدا کے فضل سے اکثر ضروریات اس علم کے ہر نواح و ہر شہر مین ملتے
ہین مگر تمیز صحیح و مستقیم کا اور ذہن کی استقامت اور طبیعت کی
سلامتی اور خطا پر مائل نہونا اور ثواب کو ادنی تنبیہ سے
قبول کرنا بڑی نعمت عظمی ہے حق تعالی ہمین اور
ان بھائی کو ان امور سے بہرہ مند کرے ورنہ علم و
عمل کے مواد عالم مین بہت ہین اور جو کمیاب
ہین وہ یہی امور ہین شعر بیت خوش
گفت دانا کہ دانش بسیست
لیکن نہ اگندہ با
ہر کسے است

فیما یجب حفظہ للناظر
رسالہ دوم

یہ رسالہ وہ فیما یجب حفظہ مشہور ہے جسکا یاد کرنا حدیث شریف پڑھنے والونکو بہت ضرور ہے

یا فتاح

ربنا اغفر لنا ولوالدینا ولمشائخنا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حدیث شریف کی کتابین پڑھنے والی کو لازم ہے حفظ کر لینا - اور یاد رکھنا - اس امر کا کہ جو کتابین احادیث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مین تصنیف ہین - اونکے پانچ مراتب ہین - ایک تو اوس رتبہ کی ہین جنمین فقط صحیح صحیح حدیثین ہین - اونمین ایسی حدیثین نہین ہین - جن کو ضعیف کہہ سکین اور موضوع کا تو کیا ذکر ہے - وہ جیسے موطا اور صحیح بخاری اور صحیح مسلم اور صحیح ابن حبان اور صحیح حاکم اور مختار ضیاء مقدسی کے اور صحیح ابن خزیمہ اور صحیح ابی عوانہ اور صحیح ابن سکن اور منتقی ابن جارود کی اور دوسری اس رتبہ کی ہین جنمین ایسی حدیثین ہین جو احتجاج کی صلاحیت رکھتے ہین جیسے سنن ابی داؤد اور جامع ترمذی اور مسند احمد بھی کیونکہ جو اسمین ضعیف حدیثین ہین وہ بھی حسن کے قریب ہین - ایسا ہی فرمایا ہے ہماری بڑے شیخ ولی اللہ محدث دہلوی نے - اور اکثر کے کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ نسائی بھی اسی قسم سے ہے اور تیسرے رتبہ کی وہ کتابین ہین جنمین ہر نوع کے حدیثین ہین حسن - اور صالح - اور منکر - وہ جیسے سنن ابن ماجہ - اور مسند طیالسی - اور زیادات ابن احمد بن حنبل کے - اور مسند عبد الرزاق اور مسند سعید بن منصور - اور مصنف ابی بکر بن ابی شیبہ - اور مسند ابو یعلی موصلی -

اور مسند بزار - مسند بن جریر - اور اسکے تہذیب الآثار اور تفسیر القرآن اور تاریخ اور تفسیر ابن مردویہ اور ایسے ہی ہین باقی تفسیرین اور طبرانی کے تینون معجم کبیر و اوسط اور صغیر اور سنن دار قطنی اور غرائب دار قطنی - اور حلیہ ابی نعیم - اور سنن بیہقی اور اوس کے شعب الایمان اور چوتھی رتبہ کی وہ کتابین ہین جنمین جب حدیثین ملین تو اون کو ضعیف کہا جاوے جیسے نوادر الاصول حکیم ترمذی کے اور تاریخ الخلفا اور تاریخ ابن النجار اور دیلمی کے مسند الفردوس - اور عقیلی کی کتاب الضعفاء - اور ابن عدی کی کامل - اور تاریخ خطیب بغدادی - اور تاریخ ابن عساکر اور پانچوین رتبہ کی وہ کتابین ہین جنسے موضوع معلوم ہوتی ہین - جیسے موضوعات ابن جوزی اور تنزیہہ الشریعہ اور موضوعات شیخ محمد طاہر نہروالی وغیرہ

بیہ چند سطرین لکہین فقیر
عبد العزیز دہلوی عفی عنہ
نے

ترجمۃ البخاری
رسالہ سیوم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وصلی اللہ علی سیدنا محمد وآلہ وصحبہ وسلم

اما بعد کہتا ہے امید وار رحمت خدائے کریم کا ولی اللہ بیٹا عبد الرحیم کا اللہ تعالی دونو پر رحمت کرے کہ پہلے جو محدثین نے علم حدیث شریف مین کتابین تصنیف کین تو چار فنون مین جدا جدا تصنیف کین ایک تو فن سنہ مین جسے فقہ کہتے ہین جیسے موطا مالک اور جامع سفیان

اور دوسری فن تفسیر مین جیسے کتاب ابن جریج - اور تیسری فن سیر مین جیسے کتاب محمد بن اسحاق
اور چوتھی فن زہد ورقاق مین جیسے کتاب ابن المبارک - تو بخاری نے یہ چاہا کہ چارون فنون کو
ایک کتاب مین جمع کرے اور فقط وہ ہی حدیثین جمع کرے جنکو اُس سے پہلے علمانے اور اُسکے زمانہ کے
علمانے صحیح مانا ہے اور اوس نے فقط حدیثین مرفوع مسند اپنی کتاب مین جمع کی ہین اور وہ
جو اوسکی کتاب مین آثار وغیرہ آئے ہین وہ اصالتاً نہین آئین تبعاً آئی ہین اور اسی لیئے
اوسنے اپنی کتاب کا نام جامع صحیح رکھا ہے اور نیز اپنی کوشش کو صرف کیا ہے کہ مسائل نکالے
حدیث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے - تو اوسنے بہت مسائل مفید نکالے ہین ہر حدیث
سے - اس سے پہلے کسی نے یہہ امر نہین کیا یہہ سبقت اوسی کے واسطے ہے - مگر اوس نے
یہہ مستحسن اور اچھا جانا کہ حدیثون کو ابواب مین جدا جدا لائے اور سر استنباط کو تراجم مین
بابون کے لکھا ہے اور سب تراجم ابواب اوسکے بہت قسم ہین - کوئی اون مین سے یون ہے
کہ وہ ترجمہ کرتا ہے ایسے حدیث مرفوع کا جو اوسکی شرط کے موافق نہین - اور ذکر کرتا ہے باب
مین ایسی حدیث جو شاہد ہو اوس حدیث کے بموجب اوسکے شرط کے - اور کہین وہ ترجمہ کرتا ہے
اوس مسئلہ کا جو اوسنے استنباط کیا ہے حدیث سے کسی طور کے استنباط سے نص سے یا اشارہ سے
یا عموم یا ایما یا مضمون ومعانی حدیث سے - اور کبھی جائے وہ ترجمہ کرتا ہو ایک مذہب کا جسکی طرف
اس سے پہلے کوئی گیا ہو اور باب مین ذکر کرتا ہے وہ حدیث جو کسی نحو اوپر دلالت کرے یا شاہد ہو
قطع نظر اس سے کہ اوس مذہب کو ترجیح دے تو کہتا ہو باب من قال کذا اور کبھی ترجمہ کرتا ہے
اوس مسئلہ کا جسمین مختلف حدیثین ہین تو وہ حدیثین اوسکے مختلف ہونے پر لاتا ہو تاکہ قریب ہو
اوسکے بعد وہ مسئلہ - اوسکی مثال جیسے باب خروج النساء الی المراعی - اسمین دو حدیثین
مختلف جمع کی ہین اور جمع کی جاے دلیلون مین تعارض ہوتا ہے اور بخاری کے نزدیک ایک وجہ
تطبیق کی ہوتی ہے اُن دونون مین - کہ ہر ایک اپنی محل پر حمل کیجاتی ہے - تو بخاری ترجمہ کرتا ہے
اوس محل کا تاکہ اشارہ وجہ تطبیق معلوم ہو جاے - اوسکی مثال ہے باب حفظ المومن ان
یحبط عملہ وما یحذر من الاصرار علی التقاتل والعصیان اسمین ذکر کی حدیث سباب
المسلم فسوق وقتالہ کفر اور کسی ترجمہ مین جمع کرتا ہے ایک باب مین بہت ایسی حدیثین کہ

ہر ایک ترجمہ پر دلالت کرتی ہی پہر ایک حدیث مین اور ہی فائدہ ظاہر ہو جاتا ہے - سوا اوس فائدہ کے جسپر ترجمہ کیا ہے تو وہ اوس حدیث پر علامت کیواسطے لفظ باب سے اشارہ کرتا ہی اور اوسکی یہہ غرض نہین - کہ پہلا باب پورا ہو چکا اور دوسرا باب برابر شروع ہوا اوسکا حال ایسا ہی جیسے اہل علم کسی ضروری فائدہ پر لفظ تنبیہ یا لفظ فائدہ یا لفظ وقف لکہدیا کرتے ہین اوسکی مثال جیسے اوسنے لکہا کتاب بدء الخلق باب قول اللہ تعالیٰ وہو الذی یبدؤا الخلق ثم یعیدہ پہر بعد سطر کے کہا باب خیر مال المسلم غنم یتبع بہا شعف الجبال اور اس حدیث کو اوسکی سند کے ساتھہ اخراج کیا - پہر ذکر کیا - والفخر والخیلاء فی اہل الخیل پہر اور پہر وہ ذکر کیا جسمین غنم کا ذکر ہی نہین - تو گویا اوسنے آگاہ کیا کہ اس حدیث کے باب مین داخل کرنے سے ایک اور فائدہ ہی غنم کی تعریف و ثنا سے - اور کبہی وہ لفظ باب کو لکہتا ہی بجاے اس قول محدثین کے و بہذا الاسناد اور یہہ وہان جہان دو حدیثین ایک اسناد سے آئی ہین جیسے ح اوس جاہی لکہتے ہین جہان ایک حدیث دو اسناد سے ہوتی ہی اسکی مثال جیسے باب ذکر الملئکۃ اسمین طول دیا ہی کلام کو یہانتک کہ اخراج کیا اس حدیث کو الملئکۃ یتعاقبون ملائکۃ باللیل وملائکۃ بالنہار - بروایۃ شعیب عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی ہریرۃ پہر لکہا باب اذا قال احدکما امین و الملائکۃ فی السماء امین فوافقت احدہما الاخری غفر لہ ما تقدم من ذنبہ پہر اخراج کی یہہ حدیث ان الملائکۃ لا تدخل بیتا فیہ صورۃ پہر اور پہر اور جنمین آمین نہین مگر بعد بہت حدیثون کے اسمعیلی نے کہا ہی کہ موضع باب وبہذا الاسناد کے گویا وہ اشارہ کرتا ہی لفظ باب کیطرف سے اور بہذا الاسناد کی نشانی ہے - اور بعضی جاے وہ ترجمہ کرتا ہی بعضے لوگون کا مذہب اور بعضی قریب ہین کہ اوسطرف جائین یا ترجمہ کرتا ہی ایسی حدیث کا جو اوسکی نزدیک ثابت نہین ہوئی پہر ایسی حدیث لاتا ہی جو دلالت کرے اوس مذہب کے خلاف پر اور حدیث پر یا اپنے عموم کے سبب - یا کسی اور سبب سے اور کبہی وہ بہت ترجمون مین اہل سیر کے طریقہ پر چلا جاتا ہی اُنکے استنباط پر خصوصیات و قائع و احوال کے اشارات سے طرق حدیث کے اور اکثر فقیہ کو تعجب آتا ہی اس امر سے - بسبب اوسکے مشق و کوشش و ممارست نہونیکے فن سیر سے - لیکن اہل سیر کو ان خصوصیات پہچاننے کی بہت کوشش ہے - اور کبہی وہ عادت ہونیکا قصد کرتا ہی کہ مسئلہ مطلوبہ پر حدیث یاد کرے -

اور طالب حدیث کو اس نوع کی ہدایت کرتا ہے اوسکی مثال جیسے باب ذکر الصواع - باب ذکر الخیاط اور بیشک بخاری نے تراجم الابواب مین بہت علم تفریق کیا اور بیان کیا ہے - غریب القرآن کی شرح کا - اور آثار صحابہ کا ذکر اور تابعین کا - اور مشکل حدیثون کا اور کبھی ذکر کرتا ہے ایسی حدیث کا جو بظاہر ترجمہ پر ہرگز دلالت نہین کرتی لیکن اوسکے طریقے مین اور بعضے طریقہ ترجمہ پر دلالت کرتے ہین اشارتاً یا عموماً - اور تحقیق اشارہ کیا ہے حدیث کے ذکر کرنے سے اس امر پر کہ اوس حدیث مین اصل صحیح ہے کہ وہ تاکید کرتی ہے اوس طریق کے اور ایسے امر سے سوائے بڑے ماہر محدث کے اوروں کو نفع نہین ہوتا - اور اکثر وہ ترجمہ کرتا ہے ایک امر ظاہر قلیل فائدہ کا مگر جب اوسے غور کرنے والا خوب غور و تحقیق کرے تو بہت فائدہ کا ہے جیسے اوسکا قول باب قول الرجل ما صلینا تو حال یہ ہے کہ اوسنے اشارہ کیا ہے جواز سے مکروہ جانے اوسکے رد کا - مین کہتا ہون کہ یہ اکثر تعقبات ہے - عبدالرزاق اور ابن ابی شیبہ کے تصنیفون کے ترجمون پر یا شواہد آثار پر جو روایت کیے گئے ہین صحابہ اور تابعین سے اونکی تصنیفون مین - اور ایسے مطلبون سے نفع اوسیکو ہے جسکو اوسکی تصنیفات مین مہارت ہو اور جو اونکی تصانیف مین ہے اوس سے آگاہ ہو - اور اکثر استخراج کرتا ہے ایسی آداب جو سمجھی گئے ہین بالقوۃ کتاب و سنت سے - ایک طرح کے استدلال اور اون عادتون سے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین تھین اور ایسی باتین اوسیکو ادراک ہوتی ہین جنے کتب آداب کی مزاولت کی ہو اور عقل کے گہوروں کو آداب قوم مین جولانی دی ہو پھر اوسکے واسطے سنت سے اہل طلب کرے اور اکثر یہ بات ہے کہ شواہد حدیث آیات سے لاتا ہے اور شواہد آیہ احادیث کی ظاہر ہین یا واسطے اتقین کرنے بعضی احتمال کے نہ اور احتمال کے - تو ہوتا ہے محدث کا قول - کہ اس عام سے مراد مخصوص ہے - اور اس خاص سے مراد عموم ہے - اور علے ہذا القیاس اور ایسی باتین نہین دریافت ہوئین مگر بڑے تیز ذہن اور قلب حاضر سے پس یہ ایسا مقدمہ ہے جسکا حفظ کرنا نہایت ضرور ہے - اوسنے جو چاہے بخاری پڑھے اور اوسے سمجھے

الحمد للہ اولاً و آخراً ناظراً

تمت

ارشاد الی مہمات علم الاسناد

رسالہ چہارم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جمیع حمد و ثنا اُس خداوند کریم کو جسنے اپنی فضل عظیم سے اس اُمت مرحومہ کو فضیلت عظیم سے خاص فرمایا وہ کیا ہی حفظ اسناد اور جسے چاہا اُسے اُسمین بلندی عنایت کی اور وسعت طرق امداد فرمائی اور صلوٰۃ اور سلام اُس سید الانبیا پر جو اللہ کی طرف سے ہادی ہے اور پیشوا - اور اُسکے سوا سب آل و اصحاب پر جو دین مین ہمین مقتدا - وہی مین اسلام کے زینت افزا - اور سعادت کا حصہ اُنہین کو بہت ملا - اسکے بعد خادم حدیث رسول کریم - محتاج رحمت خدائے عظیم - احمد مشہور **ولی اللہ** بن عبد الرحیم دہلوی کہتا ہے اللہ اُسپر اور اُسکے مشائخ اور والدین پر رحمت کرے کہ اس رسالہ کا نام **ارشاد الی مہمات علم الاسناد** ہے اہل عصر کے اس قسم کی احتیاج کی باعث اسی تالیف کیا کیونکہ یہ علم اسناد ہمارے زمانہ مین نسیاً منسیاً ہوگیا ہی اور قریب ہے کہ اہل زمانہ اس علم کی فضیلت کی جہالت کے باعث اسے سخریہ سمجھین اور بیفائدہ جانین - اس رسالہ کو ایک مقدمہ اور کئی فصلون پر مرتب کیا ہی **مقدمہ** جس مین کو دوسرے کی خبر دینی سے تم جانتے ہو اُسمین اور تم مین کوئی طریق ضرور ہے کہ یا وہ خبر ایک ہوگا یا ایک سے زیادہ اور اس ایک خبر یا زیادہ مخبرون کیلئے جو خبر دین اسکی لئے کوئی وجہ ضرور ہے - اپنے صاحب سے سُنا ہو یا عرض کیا ہو یا لکھا وغیرہ ہو تو جب تمنے بیان کر دیا طریق اور وجہ تو تمنے اسناد کے اور تمہاری بات قابل سند ہوئی اور جو وقت تمنے بیان چھوڑ دیا تو غافل ہے اور ہماری غرض اس رسالہ مین اُن طریقون کے ذکر سے ہی جن سے ہمین احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پہنچین اور فائدہ اسناد کی حفظ سے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شریعت کا باقی رہنا ہی جمہین دنیا و دین کی سعادت ہی اور یہہ ظاہر ہے جو تامل کرو کیونکہ ہمنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نہ دیکہا ہے نہ آپ سے بلا واسطہ کچہ سُنا ہے اور آپکی احادیث ہمکو بہت بلا واسطون سے پہنچین خواہ کتابون مین نقل ہوتی چلی آئین خواہ سُنی سُنائی وغیرہ کی جہت سے اور یہہ سب انواع اسناد ہے پس تو اسناد اگر جہلا نہوتی تو شریعت باقی نرہتی اور جو شخص بہت سچا اور ضبط والا نہو اُسکی خبر کا کچہہ اعتبار نہین اور اسی طرح جو کتاب صحیح نہو اپنی اصل کے موافق اور جسکے اصل کا صحیح ہونا نہ معلوم ہو اُسکا اعتماد نہین اور خبر یقینی بہی ہے اور وہ بہی ہی جمہین وہم ہے تو جب تم معتبر خبر طلب کرو تو ضرور ہے اُن خبر دینے والونکو پہچانو اور اُنکا حال اور وجہ سب معلوم کرو اسکو علم الاسناد کہتے ہین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثین پہلے عصر مین لکہی نہین جاتی تہین سَو برس کے بعد لکہنے کا اہتمام ظاہر ہوا اور دو سو برس کے بعد تصنیف کامل ہوگئی اور یہی عباسی ہے اسلئے کہ اسنید کے شعبہ شعبہ ہونیکا اور حدیث کے منقسم ہونیکا کہ اُسکی قسمین ہوئین متفیض اور مشہور اور صحیح اور حسن اور ضعیف اور مرسل اور نظر وفکر کی حاجت ہوئی اعتبار و شواہد مین اور یہی سبب ہے اسانید کا مقتضی خاص اس امت مین واللہ اعلم اور تحقیق مینے حاصل کیا اکثر یہہ فن حدیث ابو طاہر محمد بن ابراہیم کردی ہمدانی سے اللہ تعالی انکو بہت بڑا اجر دے بہت سا ضروری اُن سے سماع کیا اور اُنکے ہاتہہ کی لکہی سے نقل کے اور مینے ضبط کیا اس فن کے مشکلات کو اُنکی ہاتہہ کی لکہی ہوئی سے اُنکے روبرو اور اُنہون نے مجہی عنایت کی مقالید الاسناد مینے اُسکا مطالعہ کیا اور اور جو اس فن مین بہت اشکال تہے وہ دریافت کئے اور مینے اُن سے روایت کی صحیح بخاری اوّل سے آخر تک مین پڑہتا تہا وہ سنتے تہے اور جب مین تہک جاتا تہا وہ پڑہتے تہے مین سُنتا تہا

فصل اول سات مشائخون کی سند کے بیان مین

الحمد للہ میری سند متصل ہے سات مشائخون سے جو بڑے بڑے جلیل القدر امام عمدہ و مشہور حرمین محترمین مین تہے اور جنکی فضیلت پر سبکا اجماع تہا شیخ محمد بن علاء بابلی اور شیخ عیسی مغربی جعفری اور شیخ محمد بن سلیمان روانی مغربی اور شیخ ابراہیم بن حسن کردی مدنی اور شیخ حسن بن علی عجیمی مکی۔ اور شیخ احمد بن محمد نخلی مکی۔ اور شیخ عبد اللہ بن سالم بصری ثم المکی۔ اور تمین ہر ایک کا ایک

فصل اول سات مشائخون کی سند کے بیان مین

ایک رسالہ ہی جسمین اُسنے آپ اپنی اسانید متفرقہ جمع کی ہین یا اُسکے واسطے اُورنے کی ہین بہت علمونمین سو **سند بابلی** کی یون ہے مجکو اجازت دی اُن سب کی جو اُنکی منتخب الاسانید مین ہین جسکو اُنکے واسطے شیخ عیسیٰ نے جمع کیا۔ ہمارے شیخ فقیہ امین ابوطاہر محمد بن ابراہیم کردی نے۔ اُنکو اجازت ہی اپنے والد سے اور اُن تین مشائخ سے جنکی نام اُنکے والد کے بعد مین اُن سبکو بابلی سے ہی اور **شیخ عیسیٰ** کی سند مجکو مقالید الاسانید انکی تالیف عنایت کی ہمارے شیخ ابوطاہر نے اور جو اُسمین ہی سبکی اجازت دی اور شیخنا ابوطاہر کو اجازت اُن چارون مذکورین سے ہی **سند ابن سلیمان** صلۃ الخلف جو اُنکی اوس سب کی اجازت دی شیخنا ابوطاہر نے اُنکی روبرو کتاب کی راہ سے ح اور اجازت دی اُس سبکی جو اُسمین ہے ابن سلیمان کے بیٹے محمد وفد اللہ نے اپنے والد کیطرف سے ح اور مجھے اجازت دی اُس سبکی سید عمر بن نبت شیخ عبداللہ بن سالم نے اپنے دادا سے اُنکو اون سے ہی اور **سند کردی** اُنکی تالیف جمیع الاہم کی خبر دی مجکو شیخ ابوطاہر نے اپنے والد سے سماع اور اون سے پڑہنے کی رو سے اور **سند عجمی** شیخ تاج الدین دہان نے ایک رسالہ تالیف کیا ہی اُسمین اپنے سب اسانید بیان کی ہین اُنمین جو عجمی نے روایت کی ہین اون سبکی مجکو اجازت دی شیخ ابوطاہر نے اور اونکو عجمی سے اجازت ہی اور ابوطاہر بڑے قاری اور پڑہانے اور خاص شاگرد ہین عجمی کے اور صحاح ستہ تمام و کمال اون سے پڑہی ہین ح اور مینے سماعت کیا ہے شیخ تاج الدین قلعی حنفی مفتی مکہ سے اور اُنکو صحاح ستہ کو اور کچھ مسند دارمی اور امام محمد کے موطا اور اُنکی روایت سے اور ان سبکی مجکو اجازت دی ہے اور جسکی اونکو عجمی سے روایت ہی اوس سب کی اور **سند نخلی** اُنکا ایک رسالہ ہی اُسمین اپنی سب اسنادین جمع کی ہین اوسکی مجکو اجازت دی شیخ ابوطاہر نے اون کو اون سے ہے ح اور مجکو عنایت کیا شیخ عبدالرحمن نخلی بن شیخ احمد مذکور نے اور اوسکی مجھے اجازت دی اونکو اپنے والد سے ہی اور **سند بصری** اُنکی فرزند شیخ سالم نے ایک رسالہ تالیف کیا ہی اوسکی مجھے اجازت دی اور اون سبکی جو وہ روایت کرتے ہین سید عمر سے وہ اپنے دادا شیخ عبداللہ مذکور سے اور مینے سماع کیا شیخ سالم سے اوائل کتب ح اور مجھے اجازت دی ابوطاہر نے اونکو بصری سے اور ابوطاہر نے سماع کیا ہی تمام مسند امام احمد کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضہ مبارک مین اور شمائل ترمذی ساری پڑہی ہی مگر حدیث سمہ النساکہ یہہ اون سے سماع کی ہے

سند بابلی — سند عیسیٰ — سند ابن سلیمان — سند کردی — سند عجمی — سند نخلی — سند بصری

فصل دوم دو امامون کی سند کے بیان مین ان سلسلون مشائخ کی سند پہنچتی ہے دو

ایسے امامون کو جو حافظ اور پیشوا اور مشہور ہین - ایک شیخ الاسلام زین الدین زکریا - اور دوسرے شیخ جلال الدین سیوطی **بابلی** نے روایت کی ایک جماعت سے اونمین سے ہین مشہوری اونہون نے نجم غیطی سے اونہون نے زین زکریا سے اور اونمین سے ہین **سلیمان** بن عبد الدایم بابلی اونہون نے جمال یوسف بن زکریا سے اونہون نے اپنے والد زین زکریا سے اور اونمین سے ہین نور علی بن یحیی زیادی اونہون نے شہاب احمد بن محمد رملی سے اونہون نے زین زکریا سے اور اونمین سے ہین شیخ محمد حجازی واعظ اونہون نے اونہون نے زین زکریا سے اور اونمین سے ہین برہان لقانی اونہون نے شمس محمد بن احمد رملی سے اونہون نے اپنے والد زین زکریا سے اور اونمین سے ہین احمد بن عیسی بن جمیل اونہون نے علی بن ابی بکر قرافی سے اونہون نے جلال الدین سیوطی سے اور اونمین سے ہین ابو بکر بن اسماعیل اونہون نے ابراہیم بن عبد الرحمن علقمی سے اونہون نے جلال الدین سیوطی سے اور بابلی کے انکے سوا اور بہت مشائخ ہین جنکی سندین پہنچتی ہین ان دونو امامون کو اور **شیخ عیسی** روایت کرتے ہین بہت مشائخ سے اونمین سے ہین ابو الارشاد نور الدین علی بن محمد اجہوری وہ علی بن ابو بکر قرافی سے وہ جلال الدین سیوطی سے اور اونمین سے ہین شہاب الدین احمد بن محمد عرف خفاجی وہ برہان ابراہیم بن ابو بکر علقمی سے وہ جلال الدین سیوطی سے اور اونمین سے ہین ابو الحسن علی بن محمد بصری کہ وہ اوہین اجہوری ہین وہ سالم سنہوری سے وہ نجم غیطی سے وہ شیخ الاسلام زین زکریا سے اور اونمین سے ہین شیخ سلطان مزاحی وہ شیخ احمد بن خلیل سبکی سے وہ نجم غیطی سے وہ روایت کرتے ہین زین زکریا سے اور **ابن سلیمان** روایت کرتے ہین بہت مشائخ سے اونمین سے ہین شیخ الاسلام ابو عثمان سعید بن ابراہیم جزایری عرف قدورہ وہ ابو عثمان سعید مقرئی وہ حافظ ابو الحسن علی بن ہارون اور ابو زید عبد الرحمن بن علی بن احمد عاصمی عرف سیفان سے وہ زین زکریا سے اور یہ اسناد مغربی کی ہے اور اونمین سے ہین شیخ معمر ابو مہدی سجتانی وہ روایت کرتے ہین منجور سے وہ نجم غیطی سے وہ زین زکریا سے اور اونمین سے ہین ابو الارشاد علی بن محمد اجہوری اور قاضی القضات احمد بن محمد خفاجی یہ دونون روایت کرتے ہین شمس بن محمد بن احمد رملی سے وہ شیخ زکریا سے اور اونمین سے ہین سراج عمر حانوتی اور شیخ بدر الدین کرخی اور شمس محمد بن احمد علقمی سے اور یہہ سب

زین زکریا سے اور جلال الدین سیوطی سے اور **کروی** روایت کرتے ہین شیخ احمد قشاشی سے اجازت عام کی راہ سے وہ شمس بلی سے وہ زین زکریا سے اور اکثر حاصل کیا ہے شمس بلی نے قرأتاً اور سماعاً اور مناولتاً شیخ احمد شناوی سے اور روایت کی ہے بہت لوگون سے اونمین سے ہین انکے اللہ علی بن عبد القدوس وہ شیخ احمد بن حجر کی سے اور شیخ عبد الوہاب شعرانی سے یہ دونون زین زکریا سے اور شیخ محمد بن ابو الحسن بکری سے وہ اپنے والد زین زکریا سے اور شمس محمد بن احمد رملی سے وہ اپنے والد سے وہ زین زکریا سے اور زین زکریا سے بلا واسطہ اور شیخ حسین دیکھئے سے وہ جلال الدین سیوطی سے اور نیز **کروی** نے روایت کی شیخ سلطان بن محمد ابن سلامت سے وہ روایت کرتے ہین بہت لوگون سے اونمین سے ہین شیخ نور الدین علی زیادی اور شہاب الدین خلیلی سے اور سالم سنہوری اور وہ بابلی کے ہمسر اقران مین سے ہین اور **عجیمی** انکے بہت مشائخ مین کہ مجھسے بیان کئے ابو طاہر نے اور تین جو بہت مشہور ہین فقط انپر اکتفا کرتا ہون اونمین سے قشاشی وہ روایت کرتے ہین شناوی سے وہ اپنے والد سے وہ شعراوی سے وہ زکریا سے اور شناوی سے اور وہ حسن اجہنی سے جلال الدین سیوطی سے اور اونمین سے ہین بابلی شیخ عیسے مغربی اور امام زین العابدین بن عبد القادر طبری اور **نخلی** وہ روایت کرتے ہین بہت مشائخ سے اونمین سے ہین بابلی اور عیسی اور کردی اور ہم ذکر کر چکے ہین انکی سندین اور اونمین سے ہین منصور سطوحی مصری روایت کرتے ہین شیخ سلطان مزاحی سے اور اونمین سے ہین شیخ محمد علی بن علان مکی وہ بہت لوگون سے اہل مکہ اور غیر اہل مکہ سے اور **بصری** انکے مشائخ وہی مشائخ نخلی کے ہین اور اکثر انہون نے حاصل کیا ہے بابلی اور عیسی اور ابن سلیمان اور کردی سے اور ہم اونکی سندین لکھ چکے ہین **فصل سویم بڑے تین امامون کی سند کے بیان مین**۔

سندین ان دونون امامونکی اور ان دونون امامونکے طبقون کے پہنچتی ہین تین بڑے ایسی سندون کے طرف جنکی سندون سے پہلون کی سندین پہلون سے جا ملتی ہین **ایک** مسند مسمع صالح شہاب الدین احمد بن ابو طالب حجازی عرف ابن شحنہ **دوسرے** عالم فقیہ رحلۂ آفاق مسند عصر فخر الدین ابو الحسن علی بن احمد بن عبد الہادی عرف ابن بخاری **تیسرے** حافظ ثقہ امین شرف الدین عبد المومن ابن خلف دمیاطی **ابن شحنہ** پس زین نے حاصل کیا حافظ ابن حجر سے انہون نے برہان شامی سے برہان شامی نے شحنہ سے اور سیوطی نے ابن قبیل سے انہون نے برہان شامی سے برہان شامی نے شحنہ سے اور احمد جوخی سے اور احمد جوخی نے شحنہ سے **ابن بخاری** پس زین نے اخذ کیا ابن فرات سے اور حافظ ابن حجر اور محمد بن قبیل سے

ذکر زین زکریا

ذکر عجیمی

فصل سویم بڑے تین امامون کی سند کے بیان مین

ذکر ابن شحنہ

ذکر ابن بخاری

ان سب نے عمر بن حسن اور صلاح بن ابو عمر سے اور ان دونوں نے ابن بخاری سے اور سیوطی نے محمد ابن مقبل سے انہوں نے حراوی سے حراوی نے ابن بخاری سے **دمیاطی** نے ابن فرات سے اخذ کیا ابن فرات نے محمود بن خلیفہ منجی سے اور منجی نے دمیاطی سے اور سیوطی نے محمد بن مقبل سے انہوں نے حراوی سے حراوی نے دمیاطی سے **فصل چوتھی کتابونکی سندونکی بیان مین**

صحیح بخاری روایت کیا حجاز نے سراج بن مبارک زبیدی اصل بغدادی دار سے سماعاً انہون نے شیخ ابو الوقت عبد الاول بن عیسی سجزی ہروی سے سماعاً انہون نے شیخ ابو الحسن عبد الرحمن بن محمد بن مظہر داؤدی سے سماعاً۔ انہون نے ابو محمد عبد اللہ بن احمد بن حموی حموی سرخسی سے سماعاً انہون نے ابو عبد اللہ محمد بن یوسف فربری سے سماعاً انہون نے اوسکی مؤلف سے **صحیح مسلم** کو روایت کیا دمیاطی نے اجازت سے ابو الحسن مؤید بن محمد طوسی نیشاپوری کے انہون نے سماعت کی فقیہ حرم ابو عبد اللہ محمد بن فضل فراوی سے انکو خبر دی حسن عبد الغافر بن محمد بن عبد الغافر فارسی نے انکو خبر دی ابو احمد عیسی جلودی نے۔ ان سے حدیث کی ابو اسحق ابراہیم بن محمد بن سفیان زاہد نیشاپوری نے ان سے اوسکے مؤلف نے **سنن ابو داؤد** اسکو روایت کیا ابن بخاری نے ان سے عمر بن محمد بن طبرزد بغدادی نے۔ ان کو خبر دی دو شیخون نے ابو البدر ابراہیم بن محمد بن منصور کرخی نے اور ابو الفتح مفلح بن احمد بن محمد دومی نے سماعاً دونون سے ان دونون کو خبر دی حافظ کبیر ابو بکر احمد بن علی بن ثابت خطیب بغدادی نے انکو خبر دی ابو عمر قاسم ابن جعفر بن عبد الواحد ہاشمی نے انکو خبر دی ابو علی محمد عمر و لؤلؤی نے انکو ابو داؤد نے **جامع ترمذی** اسکو روایت کیا ابن بخاری نے عمر بن طبرزد سے انکو خبر دی ابو الفتح عبد الملک ابن ابو القاسم عبد اللہ بن ابو سہل کروخی نے ابو عامر محمود بن قاسم ازدی اور ابو بکر احمد بن عبد الصمد تاجر غوری اور ابو نصر عبد العزیز بن احمد ہروی ترياقی سے مگر خر و اخیر کو کہ وہ اوّل مناقب ابن عباس سے اخر کتاب تک ہی اسکو سنا کروخی نے ابو المظفر عبید اللہ بن علی بن یاسین دہان ہروی سے اور ان سب نے کہا ہمین خبر دی ابو محمد عبد الجبار بن محمد ابن عبد اللہ بن ابو الجراحی مروزی نے انکو خبر دی شیخ ثقہ امین ابو العباس محمد بن احمد ابن محبوب بن فضیل تاجر محبوبی نے ترمذی سے **سنن نسائی** اسکو روایت کیا حجار نے اجازۃً انکو ابو طالب نے انکو عبد اللطیف بن محمد بن علی بن قبطی نے انہون نے سب سماعت کی ابو زرعہ طاہر بن محمد بن طاہر مقدسی سے انکو ابو محمد

فصل چہارم کتابون کی سندون کے بیان مین

سند صحیح بخاری

سند صحیح مسلم

سند سنن ابو داؤد

سند جامع ترمذی

سند سنن نسائی

عبدالرحمٰن بن صمد دلی سے سماعًا انکو خبردی قاضی ابو نصر احمد بن حسین کسار نے انکو خبردی احمد بن محمد بن اسحاق ابن سنی دینوری حافظ نے کہا ہمکو خبردی اسکے مؤلف حافظ ابو عبدالرحمٰن احمد بن شعیب نسائی رحمۃ اللہ تعالی نے **سنن ابن ماجہ** اسکو روایت کیا حجار نے محب ابن ابی السعادات سے انکو خبردی ابو زرعہ طاہر بن حافظ ابوالفضل محمد بن طاہر مقدسی نے انکو خبردی ابو منصور محمد بن حسین بن ہیثم مقومی ابو طلحۃ قاسم خطیب ابن ابو البدر نے۔ انکو خبردی ابو الحسن علی بن ابراہیم بن سلمہ بن بحر قطان نے۔ انکو خبردی اوسکے مؤلف ابو عبداللہ ابن ماجہ قزوینی نے **مسند دارمی** روایت کیا حجار نے۔ انکو خبردی ابو المنجا عبداللہ بن عمر لتی نے سماعًا۔ کہا ہمکو خبردی ابو الوقت عبد الاول بن عیسی سجزی نے۔ کہا ہمکو خبردی ابو الحسن عبدالرحمٰن ابن محمد داؤدی نے۔ کہا ہمیں خبر دی ابو محمد عبداللہ بن محمد سرخسی نے۔ انکو خبردی ابو عمران عیسی بن عمر سمرقندی نے۔ انکو خبردی اوسکے مؤلف حافظ ابو محمد عبداللہ بن عبدالرحمٰن دارمی رحمہ اللہ تعالی علیہ نے **مسند شافعی** کو روایت کیا ابن نجاری نے قاضی ابو المکارم احمد بن محمد بن عبداللہ لبان۔ اور ابو جعفر محمد بن احمد بن نصر صیدلانی سے۔ انہون نے ابو عیسی حسن بن احمد حداد سے۔ انہون نے حافظ ابو نعیم احمد ابن عبداللہ اصبہانی سے۔ انہون نے ابو العباس محمد بن یعقوب اصم سے انکو خبردی ربیع ابن سلیمان مرادی نے انکو شافعی نے **مسند احمد** کو روایت کیا ابن النجاری نے۔ کہا ہمیں خبردی ابو علی حنبل بن عبداللہ بن فرح مبکر نے انہون نے کہا ہمیں خبردی ابو القاسم ہبۃ اللہ بن محمد عبدالواحد بن حصین انکو خبردی ابو علی حسن بن تمیمی مذہب واعظ نے۔ انکو خبردی ابو بکر احمد بن جعفر قطیعی نے ان سے حدیث کی عبداللہ بن امام احمد نے۔ انہون نے کہا ہمسے حدیث کی ہمارے والد نے **مسند ابو یعلی** کو روایت کیا ابن النجاری نے ابو روح عبدالعزیز ابن محمد ہروی سے۔ انکو خبردی تمیم ابن ابو سعید جاجا نے۔ انکو خبردی ابو سعید محمد بن عبدالرحمٰن کزودی نے۔ انکو خبردی محمد بن احمد بن حمدان سے۔ انکو خبر دی ابو یعلی نے **مسند ابو داؤد طیالسی** کو روایت کیا ابن النجاری نے ابو المکارم ابن اللبان اور جعفر صیدلانی سے ان دونون نے کہا ہمکو خبردی ابو علی حداد نے۔ انکو خبردی ابو نعیم حافظ نے ان سے حدیث کی عبداللہ بن جعفر ابن فارس اصبہانی نے۔ ان سے حدیث کی یونس بن حبیب عجلی نے ان سے حدیث کی ابو داؤد طیالسی نے **صحیح ابن حبان** کو روایت کیا دیاطی نے

سند سنن ابن ماجہ
سند مسند دارمی
سند مسند شافعی
سند مسند احمد
سند مسند ابو یعلی
سند مسند ابو داؤد طیالسی
سند صحیح ابن حبان

ابوالحسن علی بن حسن عرف ابن مغرسے انہوں نے ابوالکرم مبارک بن حسن شہرزوری سے انہوں نے ابوالحسن محمد بن علی مہتدی باللہ سے انہوں نے حافظ ابوالحسن علی بن عمر دارقطنی سے انہوں نے ابن حبان سے **سنن دارقطنی** کو روایت کیا دیباطی نے اپنی سند سے دارقطنی تک اور وہ اوپر لکھ چکے ہیں **ح** اور روایت کیا حجار نے ابوالحسن محمد بن احمد بن عمر قطیعی سے انہوں نے ابوالکرم مبارک بن حسن شہرزوری سے اسناد مذکور سے **مستدرک حاکم** روایت کی دیباطی نے ابن المعز سے انہوں نے ابواحمد بن طاہر المہنی سے انہوں نے ابوبکر احمد بن علی بن خلف شیرازی سے انہوں نے حاکم سے **حلیہ حافظ ابونعیم** کو روایت کیا ابن البخاری نے ابن البنا سے انہوں نے حداد سے انہوں نے حافظ ابونعیم سے **سنن کبریٰ اور صغریٰ بیہقی** دونوں کو روایت کیا ابن البخاری نے منصور بن عبدالمنعم فراوی سے انہوں نے کہا ہمیں خبر دی محمد بن اسمعیل فارسی نے انکو ان دونوں کے مؤلف حافظ رحمہ اللہ نے **تصانیف خطیب** کو روایت کیا دیباطی نے ابن المعز سے انہوں نے ابوالفضل سہل سفرائی سے اجازتاً انہوں نے مؤلف سے ان تصانیف کی اجازتاً **مسند الفردوس** کو روایت کیا حجار نے محب الدین محمود بن محمد نجار سے انہوں نے مؤلف سے **مسند شہاب قضاعی** روایت کی ابن بخار نے امام ابواحمد عبدالوہاب بن علی بن علی بن سکینہ سے انہوں نے قاضی ابوبکر محمد بن عبدالباقی انصاری سے انہوں نے قضاعی سے **مسند ابوحنیفہ حارثی** کی روایت کی ابن البخاری نے ابوالفرج عبدالرحمن بن علی بن جوزی سے انہوں نے حافظ محمد بن ناصر سلامی سے انہوں نے ابوعمرو عبدالوہاب بن حافظ ابوعبداللہ محمد بن اسحاق بن مندہ اصبہانی سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اوسکے مؤلف ابومحمد عبداللہ حارثی سے **مسند ابوحنیفہ خبروی** روایت کی ابن البخاری نے ابوطاہر برکات بن ابراہیم خشوعی دشقی سے انہوں نے اوسکے مؤلف سے **معجم کبیر طبرانی** روایت کی ابن البخاری نے ابوجعفر صیدلانی سے انہوں نے فاطمہ بنت عبداللہ جوزوانیہ سے انکو خبر دی ابوبکر محمد بن عبدالعزیز بن زبدہ اصبہانی نے۔ انکو خبر دی طبرانی نے **معجم اوسط طبرانی** روایت کی ابن البخاری نے صیدلانی سے انکو خبر دی ابوعلی حداد نے انکو ابونعیم نے۔ انکو طبرانی نے **معجم صغیر طبرانی** روایت کی ابن البخاری نے عفیفہ بنت احمد غارقانیہ سے ان بی بی نے کہا ہمکو خبر دی فاطمہ بنت عبداللہ جوزوانیہ نے انہوں نے کہا ہمیں خبر دی اوسکے مؤلف حافظ ابوالقاسم سلیمان بن احمد طبرانی رحمہ اللہ نے **عمل الیوم واللیلۃ ابن سنی** کو روایت کیا ابن بخاری نے ابوالیمن زید بن حسن بن زید کندی بغدادی سے انہوں نے ابوالحسن سعد بن حرس بن محمد بن سہل انصاری سے انہوں نے ابومحمد عبدالرحمن بن محمد بن حسن دوری سے انہوں نے سماعاً ابونصر احمد بن حسین کسار دینوری سے انہوں نے سماعاً

سند سنن دارقطنی — سند مستدرک حاکم — سند حلیہ حافظ ابونعیم — سند سنن کبریٰ و صغریٰ بیہقی — سند تصانیف خطیب — سند مسند الفردوس — سند شہاب قضاعی — سند مسند ابوحنیفہ حارثی — سند معجم کبیر طبرانی — سند معجم اوسط طبرانی — سند معجم صغیر طبرانی — سند عمل الیوم واللیلۃ ابن سنی

اوسکی مؤلف ابن رشنی سے کتاب التوحید ابن مندہ روایت کی دمیاطی نے ابن اللعروسے انہوں نے محمد بن ناصر سے انہوں نے عبد الرحمن ابو القاسم اور ابو عمر وعبد الوہاب انکے دونوں فرزندوں سے اجازتاً ان دونوں نے اپنے والد سے مسند حارث بن محمد بن ابو اسامہ کو روایت کیا ابن النجار نے ابو المکارم احمد بن محمد بن لبان سے انہوں نے ابو علی حسن بن احمد حداد سے انہوں نے حافظ ابو نعیم احمد بن عبد اللہ اصفہانی سے ان سے حدیث کی ابو بکر احمد بن یوسف بن خلاد بن منصور بن احمد نصیبی نے ان سے حدیث کی ابو محمد حارث بن محمد بن ابو اسامہ داہر تمیمی نے کتاب الشریعۃ آجری کو روایت کیا دمیاطی نے وجیہ منصور بن سلیم ہمدانی سے انکو خبر دی ابو بکر محمد بن سعید ابن جازن نے بغداد میں اجازت دوسرے حدیث کی شہادت دی اجازت کی انکو خبر دی ابو الحسین احمد بن عبد الغالب بن یوسف نے آجری سے اجازتاً۔

شرح سنۃ اور مصابیح اور معالم التنزیل بغوی کی انکو روایت کیا ابن النجار نے فضل ابن ابو سعید نوقانی سے انہوں نے اونکے مؤلف محی السنۃ حسین بن مسعود فراء البغوی سے وسیط تفسیر واحدی روایت کی دمیاطی نے ابو المعز سے انہوں نے ابو الفضل احمد بن طاہر مہنی سے انہوں نے اسکے مؤلف امام بزرگ ابو الحسین علی بن احمد واحدی سے قوت القلوب روایت کی حجار نے عبد العزیز بن مفلح سے انکو خبر دی ابو الفتح محمد بن یحیی روانی نے انکو ابو علی محمد بن محمد بن عبد العزیز مہدوی سے انکو خبر دی عمر بن ابو طالب محمد بن علی نے انہوں نے کہا ہمیں خبر دی ہمارے والد نے غنیۃ الطالبین روایت کی حجار نے احمد بن یعقوب طرسوسی سے انہوں نے اوسکے مؤلف حضرت سید عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ سے جامع الاصول روایت کی ابن النجار نے اوسکے مؤلف امام محمد بن اثیر جزری سے عمدہ اور کتاب اعتقاد شافعی ان دونوں کو روایت کیا ابن النجار نے انکے مؤلف عبد الغنی بن عبد الواحد مقدسی سے مشارق الانوار صغانی روایت کی دمیاطی نے اوسکے مؤلف ابو الفضائل حسن بن محمد صغانی سے ترغیب و ترہیب روایت کی دمیاطی نے اوسکے مؤلف حافظ ذکی الدین عبد العظیم بن عبد القوی منذری سے مختارہ حافظ ضیاء الدین محمد مقدسی کو روایت کیا ابن النجار نے اپنے تاریخ کے مؤلف سے اور یہی آخر کلام ہے والحمد للہ اولاً و آخراً و ظاہراً و باطناً۔

فن دانشمندی

رسالہ پنجم

اللہ تعالیٰ کو سب حمد و ثنا ہی جو کلمتین الہام کرتا ہے اور ہبت نعمتین عطا فرماتا ہے اور درود و سلام افضل الرسلین اور اونکی سب آل و اصحاب پر جنہوں نے ہمیں احکام دین پہنچائے یقین کے رستے بتائے اسکے بعد یہ کہتا ہوں میں

سند کتاب التوحید ابن مندہ
سند کتاب الشریعۃ آجری
سند وسیط تفسیر واحدی
سند قوت القلوب
سند غنیۃ الطالبین
سند مشارق الانوار

فقیر ولی اللہ بن عبدالرحیم کہ اس نسخہ فی فن دانشمندی یعنی کتاب دانی اپنے والد سے سیکھا اور انہوں نے میر محمد زاہد
بن قاضی اسلم ہروی سے حاصل کیا اور انہوں نے ملا محمد فاضلی سے اخذ کیا اور انہوں نے ملا محمد یوسف قراباغی سے انہوں نے
مرزا جان سے اور انہوں نے ملا محمود شیرازی سے انہوں نے ملا جلال الدین دوانی سے اور انہوں نے اپنے والد ملا اسعد بن عبدالرحیم
اور ملا مظہر الدین گازرونی سے ان دونوں نے ملا سعد الدین تفتازانی اور سید شریف جرجانی سے انہوں نے
قطب الدین رازی سے اور انہوں نے اور ملا سعد بن تفتازانی نے قاضی عضد سے اور انہوں نے ملا زین الدین سے
اور انہوں نے قاضی بیضاوی سے اور انکی سند پہنچتی ہے شیخ ابوالحسن اشعری تک اس طریق سے جو کتب تاریخ مین
مشہور و معروف ہے غرض فقیر نے اس سند سے دانشمندی کا فن حاصل کیا اور علم کلام اور اصول سب ملی جلی
اور اس سند کی لوگ سب صاحب تصنیف و محقق بڑہانی اور تصنیف سے مشغول ہوئے ہین مگر اس فقیر کے والد بسبب انقطاع
قلبی کے مشغولی کے تصنیف و کثرت تدریس کی طرف متوجہ نہین ہوئے جی مین آیا کہ فن دانشمندی کا قاعدہ لکھے
اور اہل عصر کے پیش کرے اگر تم پوچھو دانشمندی سے کیا مراد ہے تو دانشمندی سے میری مراد کتاب دانی ہے اور وہ
تین قسم ہے ایک تو یہ کہ کتاب کا مطالعہ کرے اور اوسکی حقیقت دریافت کرے خوب تحقیق کے ساتھ دوسرے
یہ کہ پڑہائی اور شاگردونکو اوسکی حقیقت سمجہانے تیسرے یہ کہ شرح یا حاشیہ اور رسالے اور اوسکی حقیقت بیان
کرنیمین مبالغہ کرے اگر کہو جو تم قاعدہ بیان کرتے ہو اس کے ضبط کرنیمین اور حفظ کرنیمین اور تحقیق مین کیا فایدہ ہے
تو سنئے اسمین دو فایدے ہین ایک تو کتاب کے مطالعہ کا طریق جان لیگا اور مطالعہ اسکو بہت مفید ہوگا ان احوال کے
یون ہے کہ جب طالبعلم فن دانشمندی کی بعضے مقدمہ جیسے صرف و نحو و لغت وغیرہ یاد کئے ہوئے ہوگا اوسکی بعد کسی کتاب
کا مطالعہ کریگا اور اوسکی شرح کو پیش نظر رکہیگا اور اوستاد مشفق اوسکو ان قواعد کلیہ سے آگاہ کردیگا اور اوسکے بعد
ہر جا شارح کے کلام کے نکتہ سے مطلع کریگا تو قرینہ کی سبب فہم کتاب پیدا ہوجائیگا اور بہ اسمین شک نہین کہ بعد
احکام کلیات کے اوسی سبب جزئیات کا جاننا اور پیچیدگیان اور پیدا کرنے بہت آسان ہوجائینگی جیسے جو شاعر دیوان کے
دیوان دیکہتا رہتا ہے اور شعر پڑہتا رہتا ہے اوسی علم عروض بہت آسانی سے آجاتا ہے دوسرے یہ کہ ان عزیزونے
جنکے پہلے نام بیان کئے ہین فنون دانشمندی کو علم کلام و اصول وغیرہ سے جو ملا دیا ہے تو اکثر طالب کو تمیز نہین ہوتے
فنون دانشمندی اور علم کلام و اصول مین اور وہ ان سبکو ہیئت اجماعی سے ایک علم جانتا ہے جیسے اس زمانہ مین اکثر خام طمع کا
یہی حال ہے کہ علم کا اچہا احاطہ کرتے ہین بسبب اوسکی اطراف کے پراگندہ ہونیکے اور نہ اچہی دانشمندی آنے کے بسبب نہ ہونے
ذہن کے ان فنون کی طرف جدا اور علم سے متمیز پس تو جب قاعدہ یاد کریگا تو اوسکی ذہن مین فنون دانشمندی کا ایک

جامع محدود و متمیز پیدا ہو جائیگا اور ہو ڈیسی توجہ جس مقام مین صرف کریگا مسائل علم جدا دریافت کریگا اور سر رشتہ سے اونکو گہیر لیگا وما ارید الا الاصلاح ما استطعت وما توفیقی الا باللہ یعنی میرا ارادہ اسکے سوا اور نہین کہ جسقدر مجھسے ہوسکی درستی کرون اور مجھی توفیق اللہ تعالی ہی کے دی ہوئی ہے **جاننا چاہیئے** کہ جو عالم چاہتا ہے اپنے شاگردونکو کوئی کتاب بطریق درایت وتحقیق کے پڑہائے تو اوسے پندرہ چیزونکی رعایت ضرور کرنے چاہیئے اور اسی طرح جو شخص چاہے کہ کسی کتاب کے شرح کرے اسکو ان امور کے محافظت ضرور ہے **اول** ضبط مشکل یعنی جو اسم وفعل عبارت مین آئے اگر محل اشتباہ ہو تو اوسکی حرکات وسکنات بیان کردی اور حروف کا مجملہ اور مہملہ ہونا ظاہر کردی کہ تصحیف سے بچے خواہ تصحیف خطی ہو خواہ لفظی **دوسرے** شرح لفظ غریب کے کردی یعنی جو لفظ کم استعمال آیا کرتا ہے ایسا کہ اوسکے معنے شاگرد نہین جانتے اوسکا بیان لغت اور اصطلاح کیموافق کردی **تیسرے** کشف متعلق عبارت مین یعنی کوئی ترکیب دشوار پیچیدہ یا ضمیر مشکل ایسا واقع ہو کہ شاگردونکے ذہن مین نہ آئے تو موافق علم صرف ونحو کے اوسے حل کردی **چوتھے** صورت مسئلہ کے یعنی کتاب مین ایسا قاعدہ مذکور ہو کہ شاگردونکے ذہن مین نہ آئے تو اوسی واضح عبارت مین بیان کردی اور بعضی مثال ذکر کردی کہ اونکے ذہن مین آجاوے **پانچوین** تقریب دلائل یعنے اگر کتاب مین کسی مسئلہ پر دلیل قائم کی ہے تو اوسکی مقدمات پیچیدہ کو ایسی وجہ سے کہولے کہ بعضے مقدمہ کی لازم ہونے شی بعضی مندرج ہو جیسے بعضے مین دعا کا نتیجہ دی اور مقدمات بدیہی ذکر کرے ایسی جنمین شک کو دخل نہو۔ بطریق بدیہی سمجھا جاوے جسمین شبہ نہ پڑے **چھٹی** تعریفات کی تحقیق قیود کے فائدے بیان کرنے سے اور تقسیم کہولنے سے اور حد جامع مانع غیر متدور کرکے انتزاع کا طریقہ اونکے درمیان سے **ساتوین** قواعد کلیہ بیان کرنے اونکی قیدون کے فائدے کے بیان سے اور تقسیم کے کہولنے سے اور مثال سے اور وجہ انتزاع اوس قاعدے کے اوسکے درمیان ایسی وجہ سے جو غیر متدور جامع مانع ہو **آٹھوین** تقسیمات مین وجہ حصر کا کہولنا یعنے موجب استقرا یا عقلی دلیل سے بیان کرے کہ مطلوب اقسام مذکور مین محصور ہے اور اسیطرح وجہ فصلونکی مقدم مؤخر ہونیکی اور قواعد کے بیان کرے **نوین** تفرق دو مشتبہون کی جو باہم اشتباہ رکہتی ہون یعنی اگر دو قسم اول نظر مین باہم مشتبہ ہون یا دو مذہب مخالف مشتبہ ہون تو اون دونونکا فرق خوبی وشش وجہ سے تقریر کرے **دسوین** تطبیق دو مختلفونکی اگر مصنف کی عبارت مین دو جا مین اختلاف ہو تو اوس اختلاف کا حل کردی خواہ اختلاف دونونمین دلالت مطابقی سے ہو یا ایک دلالت مطابقی دوسری تضمنی یا التزامی ہو گیارہوین دفع کرنا شبہات ظاہر الورود کا مثلاً تعریفات مین جو منع ہی جیسے اسقدر کی اور تعریف الشی بالاخفی اور جامع مانع نہونا یا جو دلیل مین منع ہی جیسے جزئیہ کبری کی منع مخالفت مصنف کی کلام مین شاگردونکے شروع سے مین نظر آئے یا اوسکا مناظرہ کے قاعدہ کیموافق نہ معلوم ہو تو جہ کرکے اوسی دفع کردی

بارہوین حوالکا بیان جس جا حوالہ دیا ہو اور بیان وجہ نظر کا جہان کہا ہو وقفۂ نظر اور بیان سوال مقدر کا جس جا اوسکا اشارہ ہو تیرہوین کتاب کا ترجمہ شاگردون کی زبان مین اگر اونکی زبان کتاب کے زبان سے مخالف ہو چودہوین تنقیح توجیہات اور تعیین اچھی توجیہ کا کرنا یعنے جہان شراح مختلف ہون کہ ایک شارح کچھ توجیہ کرتا ہو دوسرا شارح دوسرے طرح تو اوسکی تنقیح کرے اور اچھی توجیہ کو تعین کرے اور اس قیاس مین بھی ضبط مشکل اور پیچیدہ کا حل کرے پندرہوین تقریر آسان یعنی واضح واضح عبارت مختصر جو ذہن مین جلدی سے آسانی سے آجائے اور ان مین سے ہر ایک مزج یعنی مصنف کی عبارت کو اپنی عبارت سے ایسی وجہ سے ملائے کہ دونون ملجائین جب ان پندرہ امور کو ادا کرلیا تو پڑھانے اور شرح کتب کرنیمین کامل ہوگیا اور اوستاد مشفق کو چاہیئے کہ اپنی شاگردون کو اول ان امور پر مطلع کرے اور ثانیاً اسکے بعد جہان جو موقع ہو اوس سے آگاہ کرتا جاکے وہان شارح کی یہہ غرض ہے اور یہان یہہ غرض ہے اور ثالثاً شاگردون کو فرمائے کہ کتاب کے مطالعہ مین یہہ امر پیش نظر رکھو اور اپنی فکر کو اسی میدان مین دوڑاؤ اور الگ الگ شاگرد کا مطالعہ اپنے مطالعہ سے مقابلہ کرے جو اسمین غلطی ہو اوس سے اطلاع دی ایسی طرح کہ وہ غلطی اوسکے ذہن مین آجائے اور ایسی غلطی سے بطریق احتیاط آگاہ کردے خاصکر کسی کتاب کی شرح یا حاشیہ کو فرماوے اور اوسکی فضیلت کا امتحان کرے کہ تربیت کا حق پورا پورا ادا ہوجائے۔

اور جاننا چاہیئے کہ یہہ دانشمندی کتابون معقول اور منقول کے اور برہانیہ اور خطابیہ علومنمین سے حصاری ہے اور منقول کی کتابون مین عبارت کی تحقیق کی بہت حاجت پڑتی ہے اور معقول کے کتابون مین مسئلہ کے تحقیق کے۔ اور علوم برہانیہ مین مقدمات بدیہیہ کے رجوع کی ایک واسطہ سے یا زیادہ واسطون سے بطریق برہان کے حاجت ہوتی ہے اور علوم خطابیہ مین بطریق ظن کے یہہ ہی تقریر فن دانشمندی جو مین نے اپنے اوستادون سے بموجب سند مذکورۂ بالا کے تحصیل کیا ہے۔

والحمد للہ اولاً واخراً
ظاہراً وباطناً

ادع الی سبیل ربک بالحکمۃ والموعظۃ الحسنۃ

این رسالہ از تالیفات حاجی وحافظ قادری واعظ حضرت مولانا مولوی سید عمر قادری حلبی

موسوم بہ

رہبر طریقت

سنہ ۱۳۱۴ھ

حسب فرمایش مولانا مولوی محمد عبدالمقتدر صاحب صدیقی قادری

در مطبع عزیزی واقع آرہ باطمع رسید

بار اول (۵۰۰) جلد

قیمت فی جلد ۸ر

ادع الی سبیل ربک بالحکمۃ والموعظۃ الحسنۃ

این رسالہ از تالیفات حاجی و قاری و واعظ حضرت مولانا مولوی سید عبد القادر صاحب

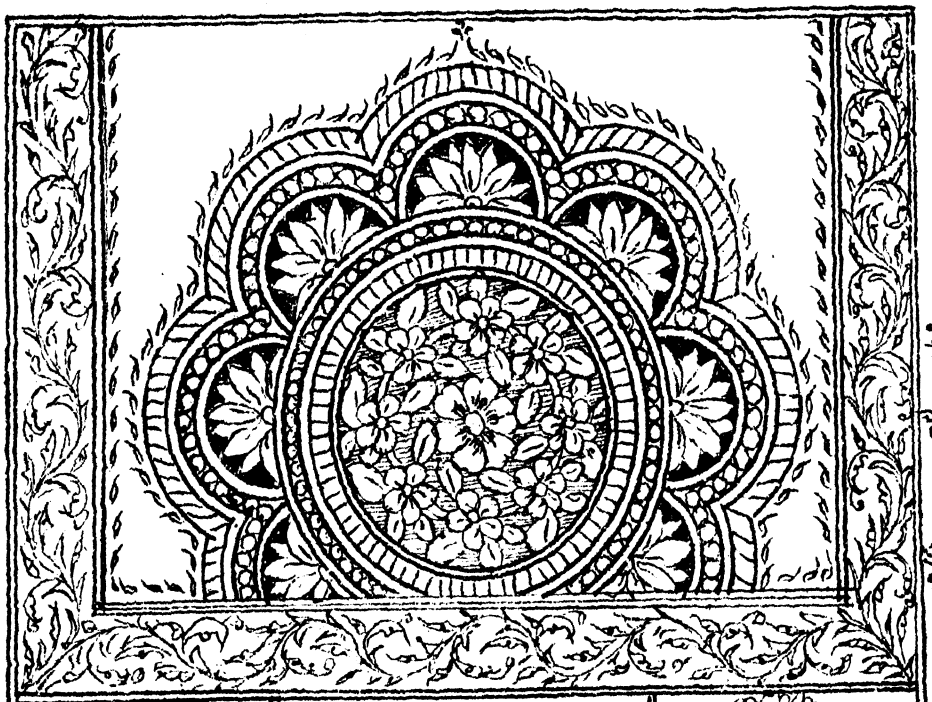
موسوم بہ

رہبر طریقت

سنہ ۱۳۱۴ھ

حسب فرمایش مولانا مولوی محمد عبد المقتدر صاحب صدیقی قادری

در مطبع عزیز واقع رامپور طبع شد



بسم اللہ الرحمن الرحیم

هوالاول هوالاخر هوالظاهر هوالباطن وهوبکل شیئ علیم۔ یہ خداوند عالم کی حمد وتعریف ہے اور یہی سردار بنی آدم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نعت وتوصیف ہے۔ بعد حمد ونعت کے عرض کرتا ہے عمر قادری کان اللہ لہ ابن حضرت سید محمد بادشاہ حسینی قادری قدس سرہ کہ یہ رسالہ تاج العروس الحاوی لتہذیب النفوس شیخ تاج الدین بن عطاء اللہ السکندری کے تصنیفات سے ہے۔ اور اسی طرح التنویر فی اسقاط التدبیر اور کتاب الحکم وغیرہ وغیرہ ہر ایک آپ ہی کی تالیفات سے ہے۔ جس کتاب کو دیکھو مہجوران بارگاہ قدس کے لیے شربت وصال ہے۔ اور مصنف کی ولایت وقطبیت پر دال ہے۔ شیخ ابوالعباس مرسی اور شیخ یاقوت آپ کے اوستاد اور شیوخ ہین۔ جو ولایت کے

مقام مین صاحب رسوخ ہین۔ سن سات سو پرسات مین آپ کا انتقال ہوا۔
خدا سے وصال ہوا۔ شہر قرافہ مین آپ کا مزار مشہور انام ہے۔ زیارت گاہ
خاص و عام ہے (سبب ترجمۂ کتاب) اوائل عمر مین اس کتاب تاج العروس
سے مجھے ایسی انست ہوئی کہ اسکے مطالعہ کی برکت سے دنیا کی دور وحشت
ہوئی۔ اسکا ہر یک فقرہ دل کو مصقلہ کرتا۔ اور ہر یک جملہ مجکو متوجہ بسوئے
خدا کرتا۔ اکثر اوقات جب مجھے وعظ پر لوگ مجبور کیا کرتے تھے۔ ہم وعظ
کیا جانین اسی کے دو چار فقرے ترجمہ کرکے سُنا دیا کرتے تھے۔ اکیدن
شہر جُنیر مین جو اسکا ترجمہ بیان کرنے مین آیا۔ تو اوسی وقت میرے
برادر معظم مولانا جناب سید غلام غوث صاحب قادری نے فرمایا۔ کہ اسکا
ترجمہ کرنا اچھی بات ہے۔ لوگون کے لئے فائدۂ عام اور تیرے لئے
باقیات صالحات ہے۔ حسب ارشاد ترجمہ کرنے تیار ہوا۔ خدا سے اسکی
مقبولیت کا خواستگار رہوا۔ جب آدہی کتاب ترجمہ ہو چکی۔ تو میرے پیر و
مرشد حضرت مولانا ابو حافظ سید محمد صدیق علی حسینی قادری چشتی
نقشبندی قدس سرہٗ کے حضور مین وہ کتاب مین نے پیش کی۔ حضرت
نے ملاحظہ کرکے فرمایا کہ کتاب تو عمدہ ہے۔ لیکن اسکا ترجمہ مسجع اور مقفا
ہونا اچھا ہے۔ پھر تاکیداً فرمایا کہ سب کامون سے اسکو مقدم سمجھو۔ اس
کتاب کو جلد پوری کرو حکم کی تعمیل ضروری تھی حسب لیاقت مین نے
مقفا کتاب لکھنی شروع کی۔ اور یہ بھی رعایت رکھی کہ اصل کتاب کا کوئی فقرہ
چھوٹ نہ جاے۔ اور کوئی نیا مضمون داخل کتاب ہونے پاے۔ لیکن

افسوس کہ ابھی کتاب پوری نہ ہوئی تھی کہ حضرت موصوف کا وصال ہوا۔
اور ملک ولایت کو زوال ہوا۔ ؎ حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد +
روئے گل سیر ندیدیم بہار آخر شد + حضرت کے حالات و کرامات اگر لکھے
جاوین تو ایک کتاب ضخیم ہو جاوے۔ لیکن منکرون کو کب اعتقاد آوے
مختصر حال یہ ہے کہ آپکی والدہ نے قریب ولادت آپ کے سیدۃ النسا صلوٰۃ اللہ
وسلامہ علی ابیہا و علیہا کو خواب مین دیکھا۔ جھولے مین ایک لڑکا ہے
فرماتی ہین کہ یہ لڑکا ہمارا ہے تو اسکی چند روز خدمت کر کے ہمارے پاس چلی
آ۔ مین نے بھی کئی بار والدہ صاحبہ کو فرماتے سنا ہے۔ کہ یہ میرا وہی لڑکا
ہے جو بی بی نے مجھے دیا ہے حضرت مولانا میر شجاع الدین حسین
قادری قدس سرہٗ آپ کے نانا اکثر حضرت موصوف کو دعا دیا کرتے۔
خورد سالی کے باعث محبت سے آغوش مین بٹھالیا کرتے۔ اوسی دعا کی برکت
تھی۔ کہ آپ نے خوب ہی ریاضت کی۔ کھانے کی یہ صورت رہی کہ بعضے
وقت آپ ایک ایک ہفتہ فاقہ کیا کرتے۔ لباس کی یہ نوبت تھی کہ اکثر
چوغلہ اور ٹوپی سے بے تکلف پھرا کرتے۔ صبر و تحمل مین جب آزمائے
جاتے تھے۔ خود مین نے سنا ہے کہ ایک صاحبزادے کے انتقال کے
وقت یون فرماتے تھے۔ کہ دو دن کا آیا ہوا ہماری برسون کی باوہلانا
چاہتا ہے ہمکو ہمارے خالق سے چھڑانا چاہتا ہے۔ استغفر اللہ ہم اسکے
طرف کب متوجہ ہوتے ہین۔ وہ کم سمجھ ہین جو اولاد کے پیچھے جان کھوتے
ہین۔ پابندی سنت کا یہ حال تھا۔ کہ والدین کی قبرین جو کچ کی تھین توڑ کے

حال مرشدی قدس سرہٗ

مٹی کی بنوا دین اسمقدمہ مین کون کھ سکتا ہے کس کا مجال تہا۔ شادی
کے رسومات مٹانے مین نہایت کوشش فرمائی۔ چنانچہ جو شادیان آپ
پاس ہوین اوسمین کسی قسم کی بدعت نہونے پائی۔ مدینہ منورہ مین جب
تشریف فرمائی ہوی تو وہان آپ نے ایک خواب دیکھا جسکو مختصر سا
مین نے یہان لکھا۔ کہ حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ پیر و مرشد کے
سینہ بے کینہ پر ایک نام لکھکر فرماتے ہین۔ کہ جو کوئی اسکو پڑہے گا ہم
اوسکے خواہین آتی ہین اور یہ بہی فرماتے ہین کہ تم تو کیا تمہارے مرید جسطرف
جانکلین اوسطرف سے شیطان بہاگ جاتے ہین۔ حضرت پیر و مرشد نے
وہ نام اپنے خلفا کو بتلایا۔ جس نے صدق دل سے پڑہا وہ دولت دیدار
پایا۔ پہر حضرت غوث پاک نے مکاشفات و خواب مین بفضل مذہب
کے لئے فرمایا۔ چنانچہ آپ معہ اکثر مریدون کے حنفی سے حنبلی ہوے
حضرت غوث نے اپنا ہم مذہب بنایا۔ ایک کتاب بسیط زادِ آخرت نام حنبلی
مذہب مین بزبانِ اُردو آپ نے لکھی۔ دو جزو تو اوسکے مطبوع ہو چکے اب
قریب مین پوری شایع ہوگی۔ بتعمیل کشف پر حضرت کو لوگ مطعون کرنے لگے
یہان تک کہ بعضے دیوانے آپکو منسوب بجنون کرنے لگے حدیث اکثروذکر اللہ
حتی یقولوا مجنون کے مصداق بنے۔ اپنے نانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کی میراث سے یہ بہی ایک حصہ لیکر چل بسے۔ خود فرماتے تہے کہ

چراغ ہند ہمارے تولد کا سال ہے۔ جب اس فقیر نے اعداد چراغ مدینہ
کو تامل کیا تو بے کم و کاست سن وصال ہے مجھے علم ظاہری مین اوسی

خضر کی بدولت راہ ملی اور علمِ باطنی مین بہی اونہین کے مبارک ہاتہون سے خلافت کی کلاہ ملی۔ مین ایسے محسن کی بے تعریف کئے کیسے رہ سکتا۔ یہ مختصر سا ظاہری حال ہے باطنی حال لکہون تو ایک دفتر ہوتا۔ خدا اون سے خوشنود رسول اون سے راضی رہے۔ اور ہمکو اونہین کی پیروی مین رکہے جب تک زندگی باقی رہے۔ اس ترجمہ کا نام رہبرِ طریقت ہے۔ حتی الوسع عبارت مین اُردو زبان کی رعایت ہے۔ لیکن جب دلّی اور لکھنؤ والون مین باہم قیل وقال ہو۔ تو غیرون کی زبان کا ناطقہ کیون نہ لال ہو۔ نہ تو دلّی میرا وطن ہے۔ نہ لکھنؤ میرا مسکن ہے۔ حیدرآبادی ہون۔ دکنی زبان کا عادی ہون۔ جب یہ حال ہے تو اردو بول چال مین غلطی نہونا محال ہے۔ لیکن مین اس سچے مضامین پر نازان ہون۔ اس ترجمہ کی ٹوٹی پہوٹی ہی عبارت پر شادان ہون۔ کچھ یہ فسانۂ عجائب سی جہوٹی کہانی نہین ہے۔ سروشِ سخن سی اس مین غلط بیانی نہین ہے۔ مجھے الفاظ سے کام نہین۔ مقصود اس سے نام نہین۔ معانی سے مجھے مطلب ہے۔ مطلوب میرا رب ہے۔ نہ کسی سے حقِ تالیف کا خواستگار ہون۔ نہ کسی کی مدح وثنا کا امیدوار ہون۔ هَلْ جَزَاءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ مجہی خوب یاد ہے۔ اِنْ اَجْرِیَ اِلَّا عَلَی اللّٰہِ میرا مقصود ودمراد ہے

رباعی بے نقط از مرشدی المتخلص بمخلوق قدس سرہٗ

آرام وسرور لاکہہ گو حاصل ہو	آلام وہموم کا اگر حامل ہو (اوٹہانے والا۔)
اللہ سوا مرادِ دل گر ہو اور	کسطرح وہ اہلِ دل ہو اور کامل ہو

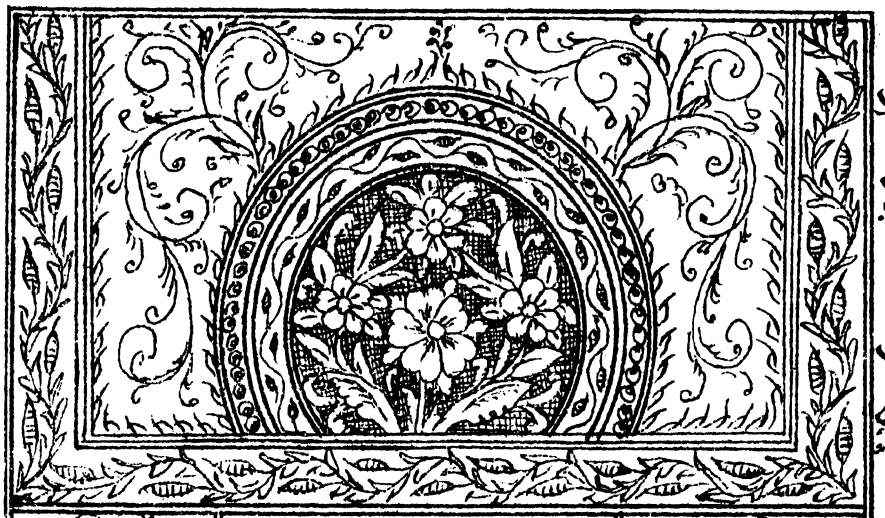
ہان جو کہین غلطی ہو تو اصلاح دین۔ اور جو فائدہ اوٹہاوین تو مصنف کے طفیل

مین مترجم کو بھی دعاء خیر سے نہ بھولین - اَنْ تَرَی الْعَیْبَ فَضْلَ الْخَلْقِ جَلَّ مَنْ لَا عَیْبَ فِیْهِ وَعَلَا - اور حاسدون کیلئے یہ قطعہ نہایت عمدہ ہے جسکو حضرت سعدی نے لکھا ہی

قطعہ

چشم بد اندیش کہ برکندہ باد		عیب نماید ہنرش در نظر	
در ہنرے باشد و ہفتاد عیب		دوست نہ بیند بجز آن یک ہنر	

اب خداوند اکرم بطفیل سردار عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تجسے میری یہ التجا ہے ایک ہی دعا ہے ؎ کہتا نہین کہ حشمت و مال و منال دے ٭ اس میرے میلے دل کو آکھی کہنگال دے ؎ ہر کس ز در تو حاجتے می خواہد ٭ من آمدہ ام از تو ترا می خواہم - اَللّٰهُمَّ اِذَا اَقْرَرْتَ عُیُوْنَ اَهْلِ الدُّنْیَا بِدُنْیَاهُمْ فَاَقْرِرْ عَیْنِیْ بِكَ وَبِعِبَادَتِكَ - وَاقْطَعْ عَنِّیْ لَذَائِذَ الدُّنْیَا بِاُنْسِكَ وَالشَّوْقِ اِلٰی لِقَائِكَ - وَصَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مَنْ لَوْلَاهُ لَمَا خُلِقَ اٰدَمُ - وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ -



بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ اے بندے
تو ہر وقت اپنے گناہون سے توبہ کر۔ حکم خداوندی کو پورا کر۔ چنانچہ تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ
جَمِیْعًا اَیُّہَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ خدا کا کلام ہے۔ اور اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ وَیُحِبُّ الْمُتَطَہِّرِیْنَ
بھی وہی کلام معجز نظام ہے۔ سید المرسلین نبی معصوم صلے اللہ علیہ عَدَدَ
کُلِّ مَعْلُوْمٍ نے اپنا حال اسطرح بیان کیا۔ اِنِّیْ لَیُغَانُ عَلٰی قَلْبِیْ اِنِّیْ لَاَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ فِی الْیَوْمِ سَبْعِیْنَ
مَرَّۃً سے زبان کو دُرافشان کیا۔ اب اگر توبہ کا ارادہ ہو۔ تو فکر و تامل پر آمادہ
ہو۔ ہر روز یہ خیال رکھ۔ پیش نظر اپنے اعمال رکھ۔ دن اگر طاعت مین گذرا ہے
تو شکر کرنا زیبا ہے۔ اگر معصیت مین کٹا ہو۔ تو ملامت نفس اور طلب توبہ ہو
کیونکہ اللہ والی محفلون مین بہت ہی فائدہ دینے والی وہ محفل ہوگی جس مین تیرے
نفس کو ملامت و سرزنش حاصل ہوگی۔ لیکن ہنسی خوشی سے مت زجر و توبیخ کر۔
بلکہ دل پہ درد سے آہ سرد بھر۔ چہرہ ارغوانی ہو۔ خوف خدا سے دل پانی پانی ہو۔

کردہ شد از لمعات مولانا عبد الحق رحمۃ اللہ علیہ۔

جب تو اسطرح کی جنر لے گا۔ اللہ پاک تجھے ہر ایک چیز کا عوض دیگا۔ غم کے بدلے سرور حاصل ہو
ظلمت کا مکان نور کی منزل ہو۔ ذلت کے معاوضے عزت مرحمت ہو۔ حجاب کی جاے کشف
عنایت ہو حضرت شیخ مکین الدین اسمر رحمۃ اللہ علیہ اپنا حال سناتے ہین۔ یون فرماتے ہین۔ کہ
مین ابتداء ریاضت مین سیا کرتا تھا اوسکی اُجرت سے اپنا پیٹ بھرتا تھا۔ دنکو اپنی بات جیت شمار کرنے
سے کام تھا حساب کو مستعد سر شام تھا۔ بھلائی ہوتی تو شکر ادا کرتا۔ بُرائی ہوتی تو تضرع سوے خدا کرتا۔
گفتگو بھی تھوڑی ہوئی مقبول عمل ہو گئے۔ یہانتک کہ آپ سات ابدالون سے ایک بدل ہو گئے
جان تو کہ اگر کوئی تیرا وکیل ہو۔ اور اوس سے تیرے کام کی اچھی طرح تعمیل ہو۔ اور اوسکو اپنی ذات سے
آپ ہی حساب لینے کی عادت ہی۔ تو اب تجھے حساب لینے کی کیا ضرورت ہے۔ ہان جو وکیل اپنا
پورا محاسبہ نہ کرے۔ تو اوس سے تو ضرور ہی مواخذہ کرے۔ اسی طرح تجھے بھی چاہیئے کہ آج اپنے
اعمال کی درستی کرے۔ تا کل قیامت مین خداوند عالم حساب مین نہ سختی کرے۔ نا فرمانی مثل آتش
اندہیری اوسکا دیوان ہی جیس مکان مین شب برس آگ روشن رہے پھر وہ کالا نہو حیرت کا سمان ہے
اسی طرح گناہون سے دل سیاہ ہو جاتا ہی سوائے توبہ کے کب چلا پاتا ہے۔ جو تائب ہوتے
ہین۔ وہ اپنے گناہونکے نشان دہوتے ہین۔ خوب جان کہ سردار عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی مخالفت
مین ذلت ہی۔ آپکی اطاعت مین رفعت ہے۔ پھر آپکی متابعت دو قسم پر منقسم ہوی۔ ایک جلی دوسری
خفی۔ نماز روزہ حج جہاد وغیرہ متابعتِ ظاہری ہے۔ نماز مین خشوع خضوع قرات مین فکر و
تامل متابعتِ باطنی ہے۔ اگر عبادت مین تجھے حضورِ دل نہ پیدا ہے۔ تو جان کہ تو کسی مرضِ باطنی
مین مبتلا ہے۔ تکبر و عجب وغیرہ کی شامت ہے جیسا دلیل یہ آیت ہے۔ سَاَصْرِفُ عَنْ اٰيَاتِيَ
الَّذِيْنَ يَتَكَبَّرُوْنَ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ بخارا والے کو شکر کا میٹھا مزہ کڑوا دکھائی دیتا ہے
تیرا بھی دل بیمار ہے اسلئے تو نماز کے مزے نہین لیتا ہے جیس معصیت مین کہ عجز و ندامت ہو

بیان اتباع مصطفوی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

لم یذق طعم الایمان من لم یرض بالله ربا وبالاسلام دینا وبمحمد رسولا

اوس عبادت سے بہتر کہ جسمین تکبر و نخوت ہو۔ حضرت ابراہیم علی نبینا و علیہ السلام نے فرمایا چنانچہ قرآن
مین آیا۔ فَمَنْ تَبِعَنِیْ فَاِنَّهٗ مِنِّیْ یعنی مجھسے ہو اجس نے میری پیروی کی۔ تو اوسکا مفہوم
اس طرح بالیقین ہے۔ کہ جو اون کا متبع نہوگا وہ اون سے نہین ہے حضرت نوح علی نبینا و علیہ السلام
کا بیان ہے جسطرح آیت قرآن ہے۔ اِنَّ ابْنِیْ مِنْ اَهْلِیْ میرا بیٹا اہل ہے میری۔
جواب مین یٰنُوْحُ اِنَّهٗ لَیْسَ مِنْ اَهْلِكَ اِنَّهٗ عَمَلٌ غَیْرُ صَالِحٍ ارشاد ہے
یعنی اے نوح وہ تیری اہل کس طرح ہو جسکا ہر ایک عمل برباد ہے پس متابعت ہی ہے۔ کہ اجنبی تابع
کو جزء متبوع کا کر دیتی ہے۔ چنانچہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے
حق مین فرمایا۔ سَلْمَانُ مِنَّا اَهْلَ الْبَیْتِ یعنے سلمان ہماری اہل بیت سے ہے
اونکو یہ مژدہ سنایا۔ اور سبکو معلوم کہ سلمان رضی اللہ عنہ فارس کے رہنے والے ہین۔ صرف پیروی کے
باعث اس خطاب سے سرفراز ہوئے ہین۔ تو جس طرح متابعت سے اتصال ہے۔ اوسی طرح مخالفت
سے انفصال ہے۔ یون سمجھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے تمام نیکیون کو ایک مکان مین جمع کر کے
مقفل فرمایا۔ اور اوسکی کنجی جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی اطاعت کو بنایا۔ اب تو راہ اتباع
نبوی کے سوا قدم نہ دھر۔ اور جو کچھ خداوند عالم نے دیا ہے اوسپر قناعت کر۔ تھوڑی سی دنیا پر راضی
رہ۔ بے کار کامون سے بچ۔ بیہودہ کلام نہ کہہ۔ تو جو اتباع مین کامل ہے۔ اوسکو اللہ کی محبت حاصل
ہی۔ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ آیت قرآن ہے۔ یعنی
کہدو تم اے نبی کریم کہ اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میری پیروی کرو تو خدا بھی تمپر مہربان ہے۔
جب تمکو ہر یک طرح کی خوبی درکار ہو۔ تو یون کہو۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْمُتَابَعَةَ لِرَسُوْلِكَ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِی الْاَقْوَالِ وَالْاَفْعَالِ یعنی اے خدا تجھسے یہ میرا مقصود مامول ہے۔
کہ مین اقوال و افعال مین اوسکا تابع رہون جو کہ تیرا رسول (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) ۔ اب جو

اسمقام کا طالب بنے۔ وہ دوسرون کے عیوب پر نظر نہ کرے۔ اگرچہ آج ایک دوسرے سے
سیدہا صاف معاملہ کرے لیکن پھر بھی کل قیامت مین ڈرتے رہین گے کہ شاید کوئی مطالبہ کرے۔ سمجھنے کی
بات ہی مثلاً تو ایک بادشاہ کے ساتھ ہے اور ایسے وقت مین ایک قرض خواہ آجاوے اور سخت
تقاضا کرنے لگے۔ اگرچہ قرض تھوڑا سا ہی مال ہو لیکن اوسوقت تیرا کیا حال ہو۔ اسی طرح کل قیامت
مین ہزارون آدمی تجکو حائل ہونگے۔ اپنے اپنے مختلف قرض مثل مال وغیرہ کے سائل
ہونگے۔ کڑی منزل ہے۔ بڑی مشکل ہے سچا مصیبتزدہ وہ ہے کہ جسکو شہوات اور گناہون
نے ضعیف و ناتوان کر دیا۔ عمدہ عمدہ کھانے کھاکر جاے ضرور کر بہر دیا۔ کبھی جورو کی خوشنودی
مین مصیبت جھیلی۔ خوب کمایا خوب کھایا حلال و حرام چیزین بھی تمیز نہ کی۔ سب سے پہلے توبہ کا مقام ہے
دوسرے مقامون کا اسی سے سرانجام ہے۔ بندہ کی مثال گناہ کے بعد یون سمجھو۔ کہ جب آگ پر رکھین
ایک نئی دیگ کو۔ تو دھوین سے سیاہ ضرور ہو۔ اگر دھو ڈالین تو سیاہی دور ہو۔ اور جو اسی طرح کئی مرتبہ
پکایا۔ تو سیاہی نے اپنا رنگ خوب ہی جمایا جب تک وہ دیگ نہ توٹیگی سیاہی اوس سے نہ چھوٹیگی
توبہ کا بھی یہی حال ہے۔ کہ اوس سے دل کی پاکی اور قبولیت اعمال ہے۔ اب تو اللہ تعالیٰ سے توبہ
کا خواہان ہو۔ جس وقت کہ وہ حاصل ہو اوسوقت کا قدردان ہو۔ یہ اللہ تعالیٰ کا انعام ہے۔ اوسی کو
عنایت کرتا ہے جس پر اوسکا اکرام ہے کبھی توبہ کی دولت غلام کو ملی میان کو کچھ بھی نہ ملا کبھی جورو
کامیاب ہوئی خاوند محروم رہا۔ جوان نے بازی جیت لی۔ بوڑھے نے ہار دی۔ اگر تجھے توبہ کا مقام
حاصل ہوا۔ تو خدا کی دوستی مین کامل ہوا۔ خدائے اکرم اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ
وَیُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِیْنَ فرماتا ہے یعنی اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والون کو اور پاک رہنے والون کو اپنا
دوست بناتا ہے کسی چیز کی اگر طلب ہے تو اوسی کو ہے جو اوسکی قدر جانتا ہے۔ چارپایون کو
اون کا چارہ ہی محبوب ہے اگر اونکی سامنے یاقوت و جواہر ڈالین تو کون پہچانتا ہے۔ اب ہر ایک

جماعت موجود ہے۔ تجھے اپنا شمار کس مین مقصود ہے۔ یا تو بہ کرکے خدا کا محبوب ہو۔ یا توبہ چھوڑ کے
اگر ظالم بنا مطلوب ہو۔ وَمَنْ لَّمْ يَتُبْ فَأُولٰئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ارشاد کردگار ہے یعنی
جسنے توبہ نہین کی اوسکا ظالمون مین شمار ہے۔ جسنے توبہ کی اوسکو فتح و نصرت ہوئی۔ جسنے نہ کی اوسکو
نقصان پہونچا ہزیمت ہوئی۔ ناامید ہوکر یون کہنا زیبا نہین۔ کہ کتنے بار مین توبہ کردن اور کتنی مرتبے
توڑون یہ کلام اچھا نہین۔ بیمار کو زندگی کی امید مستحکم ہے۔ جب تک کہ باقی دم ہے جب بندہ آہ سرد
بھرتا ہے۔ اور گناہون سے توبہ کرتا ہے۔ تو آسمان و زمین مسرور و شادان ہوتے ہین۔ خوش و خرم
سرور دو جہان (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) ہوتے ہین۔ خداوند کریم تیرے محب ہونے سے اوسقدر خوش
نہین جسقدر تیری محبوبیت سے مسرور ہے کہان محب اور محبوب دونون کا فرق بین ہے
کب کسی پر مستور ہے۔ بڑا افسوس ہے اوس غلام پر کہ اپنے مالک کے احسانات جانکر پھر نافرمانی پر
دلیری کرتا ہے۔ اوس نے احسان ہی نہین جانا جو راہ معصیت مین قدم دھرتا ہے۔ جو اپنی طرف
متوجہ نہوا اوسنے اپنی قدر ہی نہ جانی۔ اوسکو کسطرح فائدہ ہوگا جسنے دوسرون کی نکر اپنے دل مین
ٹھانی۔ جانتا ہے کہ نفس ہلاکی کی طرف بلاتا ہے پھر اوسی کی پیروی کر رہا ہے پہچانتا ہے کہ دل
سیدہی راہ چلاتا ہے پھر اوسی کی مخالفت پر آمادہ ہے۔ حاکم کو صاحب تہ جانکر پھر حکم سے سرگردان
ہے۔ کس قدر نادان ہے۔ اگر اوسکو صاحب عظمت و ہیبت جانتا۔ تو اوسکی مخالفت مین نفس کا
کہانہ مانتا۔ مولی کا قرب اور نزدیکی جانتا ہے۔ اور وہ اوسکو دیکھ رہا ہے یہ بھی پہچانتا ہے۔ پھر
اوسی طرف دوڑ رہا ہے۔ جس سے اوس نے منع فرمایا ہے۔ عالم غیب و شہادت مین دنیا و آخرت
مین گناہ پر جو جو اثر مرتب ہوتے ہین معلوم ہے۔ لیکن پروردگار سے شرم و حیا معدوم ہے۔ اگر
عجلو اوس کی قدرت سے پوری آگاہی ہوتی۔ تو اوس سے کبھی نہ روگردانی ہوتی خوب جان کہ گناہ چند قسم
کو شامل ہے جسکا یہ خلاصہ اور حاصل ہے عہد کا توڑنا ہے۔ دوستی کی گرہ کا کھولنا ہے۔ مالک سے

سوا غیرون کو پسند کرتا ہے۔ خواہشات کا دم بھرتا ہے۔ چادرِ شرم و حیا سر سے دور ہے۔ جو کاموں سے
پروردگار مسرور ہیں وہی منظور ہے۔ باوجود ان سب باتوں کے آثارِ ظاہر یعنی اعضا میں فساد ہے
منہیات سے دل شاد ہے۔ آنکھ میں آنسو نہیں۔ اطاعت میں سستی ہے چستی سر مو نہیں۔ خواہشوں کا
حصول دلی مقصود ہے۔ عبادت کی مشقت مفقود ہے۔ باطن کی نشانیاں یہ ہیں چھپی ہوئی خرابیاں
یہ ہیں۔ دل سخت مثل پتھر ہے نفس سرکش و ابتر ہے۔ امواجِ خواہشات کا بحرِ سینہ میں تلاطم ہے۔ عبادت
میں حلاوت بالکل گم ہے۔ ایسا غلبۂ اغیار ہے۔ جو مانعِ تجلیات دانوار ہے۔ اس طرح خواہشات کا غلبہ ہے
جس سے طرح طرح کا شک پیدا ہے۔ طولِ حساب سے فراموشی ہے۔ ذکرِ محشر سے خاموشی ہے۔ اگر معصیت
میں کچھ بھی نہ ہوتا۔ تو صرف تغیرِ اسم ہی کافی تھا جب تو متقی تھا تیرا نام سعید و فرمان بردار تھا۔ اور جب تو
فاسق ہوا تیرا نام شقی و گنہگار ہوا۔ اتنا تو نام ہی بدلنے پر تھا۔ علاوہ یہ کہ اثر بھی تو متغیر ہو گیا۔ طاعت
کی حلاوت معصیت کی حلاوت سے بدل گئی۔ شہوت آگئی خدمت کی لذت دل سے نکل گئی۔ یہ تو صرف
اثر کے تغیر سے ہوا وصف بدل جاوے کو کیسا ہو پہلے تو اللہ کے پاس اچھی صفتوں سے موصوف تھا
اب کام الٹا ہوا کس طرح سیدھا ہو۔ یعنی تو برے حالات سے متصف ہو گیا۔ خدا سے منحرف ہو گیا۔
برے وصف کے ساتھ تغیرِ مرتبہ بھی تو ہوا۔ سابق میں تو نیک بختوں میں تھا اب مفسدوں میں ہو گیا۔
پہلے تو متقی کہلاتا تھا۔ اب خیانت کر کے شقی کا لقب پایا۔ اگر تیرے لئے گناہوں کا دروازہ کھلا ہے
تو اللہ سے گرا گرا۔ اوسی کی طرف متوجہ ہوا اور سر پر خاک اڑا۔ اور دعا کے لئے ہاتھ اوٹھا اور
یوں کہہ کہ اے پروردگار مجھے معصیت کی ذلت سے نکال اور طاعت کی عزت عطا فرما۔ یا ارحم الراحمین
بھی کہا کر۔ قبورِ اولیاء و صلحا کی زیارت کیا کر۔ تو اپنے نفس سے جہاد کا ارادہ رکھتا ہے اور پھر اوسکو
شہوتوں سے تقویت دیتا ہے۔ اگر ایسا ہی ہے تو ہمیشہ اوسی کو غلبہ حاصل ہے۔ اللہ سے کس درجہ
تو جاہل ہے۔ دل مثلِ شجر ہے۔ طاعت کے پانی سے سبز و تر ہے۔ جو نیک عمل ہیں وہ بجائے پھل ہیں

آنکھ کا پھل عبرت لینا ہے۔ کان کا پھل قرآن وعظ کا سُننا ہے۔ ذکرِ خدا زبان کا ثمرہ ہے۔ ہاتھ اور پانون کا ثمرہ اچھے کامون مین کوشش کرنا ہے۔ اوس بیمار کے جیسا نہو جاؤ جو کہتا ہے مین دوا نکرونگا۔ اوس سے کہا جاتا ہے کہ شفا نہوگی جبتک کہ تیری دوا نہوگی۔ جہاد مین لذت کہان ہے وہان تو ہر دم نوکِ سِنان ہے۔ نفس کا جہاد بھی جہادِ اکبر ہے۔ وہان راحت کا کب گذر ہے۔ جہان کہ جس عورت کا لڑکا مرجاوے۔ اوسکو عید مین کیا خاک مزا آوے۔ بلکہ عید اوسکی ہے جس نے نفس پر فتح پائی۔ تمام کام درست ہوے شیطان نے شکست کھائی۔ بعضون کا کسی راہب کے معبد پر گذر ہوا۔ اوس قوم کی عید سے سوال کیا۔ راہب نے کہا جسدن بخشش کی تویید ہوگی۔ اوسی دن ہماری عید ہوگی۔ (عید کسان بغرۂ شوال می شود و عیدِ من آنزمان کہ بینم جمالِ دوست باز) تو نفس کی خدمت اس طرح بجا لاتا ہے جسطرح کوئی اپنی جورو کو شراب خانہ مین پاتا ہے۔ پھر اوسکو زجر و ملامت تو نکرے بلکہ اوسکو عمدہ عمدہ کپڑے پہناے۔ اچھے اچھے کھانے کھلائے۔ تیری صبح کی نماز قضا ہوجاتی ہے پھر تو نیند سے اوٹھکر نفس کو لذیذ کھانے کھلاتا ہے۔ تجھے شرم نہین آتی ہے۔ بعضے لوگ بدبو سے دلِ غافلون کے اسطرح تنگ ہوے۔ کہ چالیس سال تگ مسجد مین جماعت کو نہ گئے۔ دنیا کی مصلحتین تو خوب جانتا ہے۔ آخرت کی مصلحتون کو خوب بھلا دیا کچھ بھی نہین پہچانتا ہے۔ دنیا کی مثال یون سمجھنا چاہیے کہ ایک شخص جنگل مین جاوے۔ اور وہانسے یاقوت اور ہیرے جمع کرکے لاوے۔ کیونکہ یہ چیز ایسی ہے۔ کہ ایک وقت پر کام آتی ہے۔ لیکن تو شہوت کے اژدہا اور معصیت کے بچھو جمع کررہا ہے۔ آخر ہلاک ہوگا کیون تو نادان بنا ہے۔ ہر ہر لحظ اپنے وقت کے لئے خزانہ جواہر فراہم کررہا ہے۔ اور تو اپنے لئے ضرر رسانی کا سامان یعنی گناہ بہم کررہا ہے۔ تجھپر پڑے تیری جان کے لالے ہین۔ کیا کسی کو تو نے دیکھا ہے کہ اپنے گھر مین سانپ پالے ہین۔ مجکو چھوٹے گناہون سے بہت ہی ضرر پہونچے گا۔ کیونکہ تو بڑے گناہ کو شاید بڑا سمجھکر توبہ کرے گا اور اوسکی

مثال ایسی ہے جیسے کسی کو شیر بلا اللہ تعالی نے اوس سے بچایا۔ بعد اوسکے پچاس بھیڑیے ملے انہون نے
بہاڑ کھایا۔ وَتَحْسِبُونَهُ هَيِّنًا وَهُوَ عِنْدَ اللَّهِ عَظِيمٌ اللہ تعالی فرماتا ہے
یعنی تم اوسکو آسان سمجھتے ہو اور وہ اللہ کے پاس بڑا ہے۔ اللہ کی بخشش کے سامنے بڑا گناہ چھوٹا
ہی۔ اور جب تو صغیرہ پر اصرار کرے تو وہ کبیرہ ہوتا ہے۔ زہر تھوڑا ہی کیون نہو لیکن موت کا داعی
ہی۔ ایک چنگاری شہر جلانے کو کافی ہے۔ جسنے اپنی تندرستی اللہ کی نافرمانی مین کاٹی۔ اوسنے
صحت و عافیت کی قدر ہی نہ جانی۔ جیسے کسی کو اوسکے باپ نے بہت سے روپئے دئے۔ بیٹے
نے اوس سے سانپ بچھو خرید کئے اپنے اطراف جمع کر لئے کبھی یہ ڈنک مارتے ہین کبھی وہ کاٹتے
ہین۔ آخر اوسکو مار ہی ڈالتے ہین۔ خدا کی مخالفت مین تیرا بھی یہی حال ہے۔ چیل کی طرح
تیری مثال ہے۔ کہ ہمیشہ اوس مردار کو مردار کی ناک ہے۔ جہان کہین ملا کہ جان دینے مین اوسپر
بے باک ہے۔ تو شہد کی مکھی کے مانند ہو جا۔ کہ اوسکا جثہ تو ہے چھوٹا۔ لیکن ہمت تو ہی ہے۔
عمدہ چیزین چوستی ہے اور بہتر چیز رکھتی ہے۔ بہت سے مشکل مقامات مین تو نے قدم رکھا۔
لیکن کبھی اللہ کی محبت کا مزا نہ چکھا۔ یہی حقیقت تجھے راستہ دکھائی گی منزل مقصود تک
پہونچائیگی۔ لیکن جسکو غفلت نے مردہ بنایا ہو وہ کیا ایسے کہنکون سے چونکتا ہے۔ کیونکہ جو عورت
دیوانی ہو اور اوسکا بچہ مر بھی جاوے تو اوسکا ہنسنا نہین چھوٹتا ہے۔ اسی طرح تیرا نفس بھی منہی زور
بدلگام ہے۔ نہ اوس سے صیام نہار ہو سکے نہ ممکن شب کا قیام ہے۔ تمام اعضا مخالفت خدا
پر آمادہ۔ غفلت سے دل مردہ۔ آہ سرد سے کام نہین۔ تڑپ و درد کا نام نہین۔ کیونکہ زندہ کو
سوئین چبھانے سے درد و آزار ہوتا ہے۔ مردہ کو تلوار سے کاٹیں تو کب ہشیار ہوتا ہے
تو اب ثابت ہو گیا کہ تیرا دل مردہ ہے۔ اب حکمت کی مجلس مین بیٹھ کہ وہ تیرے حق مین مسیحا ہے
اوس مجلس مین جنت کی بو آتی ہے۔ جسکے مشام مین بس گئی پھر وہ کہان جاتی ہے۔ اوس

مجلس کو ہاتھہ سے نہ چھوڑ۔ اگرچہ تو سر سے پانگ گنہ مین غرق ہو اوس سے مُنہ نہ موڑ۔ یون نہ کہہ کہ مین اوس مجلس مین جا کر کیا کرون۔ مین تو گناہون مین گرفتار ہون۔ بلکہ تیر انداز کو چاہیئے کہ تیر مارے جاوے۔ جو آج خطا کیا ہو تو کل نشانہ پر لگے۔ جان تو کہ گناہون سے اجتناب ہی بڑی کیمیا معصیت محرومی رزق ہوتی ہے۔ بلد توبہ کر قبول ہو تو بہتر۔ نہین تو یون دعا کر۔ رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ یعنی ہمنے اپنی جانون پر ظلم کیا اے پروردگار ہمارے۔ ہم تو ٹاپانے والون سے ہو جاوینگے اگر تو ہمین نہ بخشے اور ہمپر نہ رحم کرے۔ اون لوگون سے نہ ہو جا۔ کہ جن پر چالیس برس گذرے لیکن کبھی اللہ کا ڈر نہ ٹھوکا۔ تجھپر بڑا خوف تو یہ ہے کہ کہین تیرا خاتمہ نہ خراب ہووے۔ کہین تو بے ایمان نہ مرے۔ نعوذ باللہ منہ۔ کیونکہ ایمان کی چنگاری گناہونکی سیاہی سے بجھ رہی ہے۔ گناہ پر گناہ کرنے سے دل سیاہ ہو رہا ہی تو بہ تو میسر ہی نہین ہوتی ہے۔ خبردار اعمال مین سستی نکر۔ ہشیار ابھی چیزون سے سنڈاس بھر۔ ڈر تارۂ نفس سے جو تیرے پہلو مین ہے۔ یہی تو موی تا پیچھا نہین چھوڑتا ہی ہمیشہ گھات اور قابو مین ہے شیطان بھی ایک بار رمضان مین جدا ہو جاتے ہین۔ کیونکہ وہ اس ماہ مبارک مین مقید بحکم خدا ہو جاتے ہین نفس اگر گناہون کی طرف مائل ہو تو اوسکو اللہ کے عذاب اور اوسکی جدائی کے عقاب سے ڈراتا وہ زخم نصیحت سے گھائل ہو جس شہد مین کہ زہر ملا ہوا گرچہ معلوم ہے کہ میٹھا ہے لیکن بسبب ضرر کے چھوڑ دیا جاتا ہے۔

قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَلدُّنْيَا حُلْوَةٌ خَضِرَةٌ۔ وَيُرْوٰى اَيْضًا حَنِيْفَةٌ قَذِرَةٌ نے فرمایا کہ دنیا میٹھی اور سبز و پر بہار ہے۔ اور یون بھی روایت آئی کہ پلید و مردار ہے۔ میٹھی اور سبز غفلت والے جانتے ہین۔ مردار و پلید صاحب عقل پہچانتے ہین۔ نفوس کے پاس محبوب ہے۔ قلوب کے ہان مردار و پلید و معیوب ہے میٹھی اور سبز ڈرانیکے لئے

نفس کا حال

(اخرجہ الطبرانی) دنیا کی مثال

ہے۔ مردار و پلید نفرت دلانے کے لئے ہے۔ کہین وہ اپنی حلاوت سے تمہین دہوکا نہ دے۔ انجام اوسکا کڑوا اور خراب ہووے۔ اگر کوئی تجسے پوچھے مومن کی کیا نشانی ہے جواب دے جو دوسرون کو عیب نہ لگاوے اور اپنے عیوب پر اوسکو خوب آگاہی ہے۔ اگر کوئی بری شخص کی علامت پوچھے۔ تو یون جواب دے۔ کہ جو دوسرون کو عیب لگاتا ہے۔ اور خود کو پاک اور بے عیب بتلاتا ہے۔ اس زمانہ مین یہ عجیب عادت ہے کہ گنہگارون سے دوستی رکھتے ہین۔ اور اون سے خوش خلقی سے ملتے ہین۔ اگر اونسے ترش روئی سے ملین۔ تو شاید وہ گناہون سے باز رہین۔ اگر تیرے لئے درکمال کہلا ہوتا۔ تو کیون تو ان برائیون مین مبتلا ہوتا۔ مجھے اتنا تو بتلا دے۔ کہ جو محل کے دروازے کھلے پاوے وہ جاے ضرور کی طرف کیون جاوے۔ اوسکا در محبت اگر تیرے لئے کھلا ہوتا۔ تو پھر تو کسی دوست کی طلب نہ کیا ہوتا۔ اگر تجھے وہ اپنی ربوبیت کے لئے برگزیدہ کرے گا۔ تو پھر نہ جدا کرے گا۔ اگر تو اوسکی بزرگی کا حق ادا کرے۔ تو وہ کیون تجھے غیرون پر چھوڑے۔ جب تجسے مخلوق کی محبت دور ہو۔ اوسوقت مسرور رہو۔ یہ اوس پروردگار کی عنایت ہے۔ پھر لطف و کرم بے نہایت ہے۔ ہر گناہ مین ذلت ضرور ہے۔ نافرمانی سے عزت دور ہے۔ طاعت مین نور و کشف نقاب ہے۔ معصیت مین ذلت و حجاب ہے۔ حدود پر قائم نہ رہنا شہود کا مانع ہے۔ تیرا اس وجود کی طرف مشغول ہونا اوس موجود حقیقی کی جناب سے قاطع ہے۔ لڑکا اگر نافرمانی کرے۔ تو اوسکو شرعی ادب دے۔ ظاہر اجھڑکی دے تا معصیت سے بچے لیکن اوسکو چھوڑ نہ دے۔ اوس سے منہ موڑ نہ لے۔ اکثر مسلمانون نے نصیحت کا نیا ڈھنگ نکالا ہے! اونکا اس باب مین طریقہ ہی نرالا ہے۔ کہ جب کسی سے گناہ ہوجاتا ہے اوسکو رسوا کرتے ہین۔ یا اوسکے ساتھ ہتھا کرتے ہین جب مسلمان کسی گناہ مین مبتلا ہوا۔ وہ بڑے گرداب مین آگیا۔ تو اب اوسکے ساتھ وہ برتاؤ کرنا چاہیے جسطرح اپنے لڑکے کے ساتھ کرتے ہین۔

ظاہر مین تو انکار لیکن باطن مین اوسی کا دم بھرتے ہین - اسی طرح پیٹھ پیچھے اوسکے لئے دعا کر -
خدا سے اوسکی درستی کی التجا کر - اسقدر جہالت تجھے کافی ہے کہ دنیا داروں کے سامان مین برا
دل لگا ہے - تیری حماقت اونسے زیادہ ہے کیونکہ وہ تو اوس مین مشغول ہین جو کچھ کہ اونکو ملا ہے -
تیری جان اوسکے لئے غمگین و حزین ہے - جو تجھے میسر نہین ہے - تیری آنکھین آتی ہین تو اوس کا
تو علاج کرتا ہے کیونکہ اوس سے تو نے دنیا کا مزا چکھا ہے - تاکہ اچھی اچھی چیزین آنکھ سے اوجھل
نہو جاوین - دیکھنے مین نہ آوین - لیکن تیرے باطن کی آنکھین چالیس سال سے جاتی رہین اوسکا
تجھے خیال نہین آتا کسی طبیب دل کے پاس نہین جاتا - جان تو کہ اگر پہلی عمر غفلت مین گذری ہے
تو اب اس پس ماندہ کی حفاظت ضروری ہے - جیسے کسی عورت کے دس لڑکونمین سے نو مرجاوین اور
ایک باقی رہے - تو مان اوسکی پیچھے کیون نہ دیوانی رہے - اللہ کی قسم تیری عمر جب سے نہین
تو جسوقت سے کہ پیدا ہوا - بلکہ اوسدن سے ہے کہ تو اللہ کی معرفت کا آشنا ہوا - نیک بخت اور
بدبخت مین بڑا فرق ہے - وہ بحر سعادت کا تیراک یہ دریاے شقاوت مین غرق ہے - اہل سعادت
جب کسی گنہگار کو دیکھتے ہین تو ظاہر مین انکار کرتے ہین اور باطن مین اوسکی اصلاح کی دعا مین لگا تار
کرتے ہین اور جب اہل شقاوت نے کسی سے ایک گناہ بھی دیکھ لیا اوسکی خوب فضیحت کی اچھی
طرح رسوا کیا - پس ایسے شخص کی بصیرت کس طرح منور ہوگی - خدا کی نزدیکی کیونکر میسر ہوگی جب کسی
شخص کا امتحان منظور ہو - تو چاہیے کہ اوسکے [illegible] کسی کا حال مذکور ہو - اگر وہ اوسکے حال کو کسی
بری بات کی طرف ڈھالے - تو اوسکی خراب باطنی کو پالے - اور جو اوسکو بھلائی سے یاد کرے
اور اوسکی برائی کے لئے کوئی عذر ایجاد کرے - مثلاً یون کہے کہ وہ بھولے سے کیا ہوگا -
تو ضرور اوسکے دل مین نور خدا ہوگا - کیونکہ مسلمان اپنے بھائی مسلمان کی عزت کا بچاؤ کرتا ہے
اس قسم کا برتاؤ کرتا ہے جس شخص کی عمر بے کار گذری ہو اور اب اوسکو تدارک کی سوجھی ہو -

تو اب وہ جامع ذکر کیا کرے ۔ اور اسی قسم کا وظائف پڑھا کرے ۔ تو چھوٹی عمر دراز ہو جائے رحمتِ بے نیاز ہو جائے ۔ جیسے یہ کلمات سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِہٖ عَدَدَ خَلْقِہٖ وَرِضَا نَفْسِہٖ وَزِنَۃَ عَرْشِہٖ وَمِدَادَ کَلِمَاتِہٖ اور اسی طرح جس سے کثرت صیام و قیام کی جاتی رہی وہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھا کرے ۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ کہا کرے کیونکہ اگر تو تمام عمر ہر قسم کی عبادت کرے ۔ اور ایک بار حق سبحانہ تعالیٰ تجھ پر رحمت بھیجے ۔ تو ایک رحمت اون سب عبادتون سے بڑھ جاویگی ۔ کیونکہ تو اپنے حوصلے کے موافق درود بھیجتا ہے اور وہان سے اوسکی ربوبیت کے لایق رحمت آوے گی یہ تو ایک رحمت کا بیان ہے ۔ اور جو ایک درود کے عوض دس رحمتین نازل ہون تو اوس کے بیان سے تو قاصر زبان ہے جس طرح مشہور ہے صحیح حدیث مین مذکور ہے پس تیری کیا اچھی زندگی ہے ۔ اگر خدا اور رسول کی یاد مین گذرتی ہے ۔ روایت ہے کہ کوئی جانور مارا نہین جاتا اور کوئی جھاڑ کاٹا نہین جاتا ۔ مگر یہ کہ یادِ خدا سے غافل ہوتا ہے ۔ ذکرِ مصطفیٰ سے جاہل ہوتا ہے اسلئے کہ چور اوسی گھر مین جراتا ہے ۔ جہان کے لوگون کو غافل یا سوئے ہوے پاتا ہے جس شخص کو قربِ سفر معلوم ہے ۔ وہی فکرِ زادِ رہ مین مغموم ہے ۔ اور جسنے جانا کہ غیر کی نیکی نفع نہین دیتی ۔ تو اوسکو خود نیکی کی فکر لگی ۔ اور جو اپنے عمل کا حساب نہ کرکے دنیا سے جاوے گا نقصان پائے گا ۔ وکیل کی خیانت پر آگاہ ہوتے ہی اوسکی معزولی ضروری بات ہے ۔ تو بھی نفس کی چوری سے مطلع ہو گیا اب اوسکی قید و سزا اہم واجبات ہے جب تو اپنے مین طمع اور شہوت اور غضب دیکھے جان یہ تیری صفت ہے ۔ اور جب تجھے خوفِ خدا اور ترکِ دنیا کا خیال ہووے تو پہچان کہ یہ اللہ تعالیٰ کی حکمت ہے ۔ گویا یون سمجھ کہ جو درخت خاردار ہے وہ تیری زمین کی روئیدگی اور پیداوار ہے ۔ اور جو تیرے شہر مین مشک و عنبر ہے ۔ وہ صرف

فضل خدائی اکبر ہے مشک عراق کے ہر نونسے ہوید اہے۔ عنبر ہند کے دریا سے پیدا ہے۔
ایمان کی مثال نافرمانی کے ساتھہ یون سمجھہ کہ سورجہ تو ہے لیکن اوسکو گہن لگا ہے۔ چراغ تو ہے
لیکن ڈہپا ہوا ہے۔ ہر ایک موجود ہے۔ لیکن اوس سے روشنی مفقود ہے۔ اگر تجھے
ایمان کامل ہو۔ اور خشوع و خضوع اور فکر و تامل حاصل ہو۔ تو اس چھوٹی ہی عمر مین بڑی۔
عمر والون کا کام ہو۔ بخیر انجام ہو۔ جس نے ایمان کی قدر جانی ہوگی اوسکو گناہون سے ضرور
رُوگردانی ہوگی۔ شیطان سے زیادہ کوئی دشمن نہین۔ خواہشات سے بڑہکر کوئی رہزن نہین۔
تکبر سے زیادہ تائید غیبی کا کوئی مانع نہین۔ پشت زمین مین پانی جمع ہوگا پہاڑ اوسکا جامع نہین
اسی واسطے اللہ کی رحمت متکبرون کے دل سے منتقل ہوجاتی ہے۔ متواضعون کے پاس آتی ہے
متکبر وہ ہے جو حق بات کو رد کرے۔ لوگون کو حقیر سمجھے۔ نہ وہ جو اچھے کپڑے پہنے۔ یون نہ سمجھہ کہ
تکبر امیرون اور دنیا دارون مین منحصر ہے بلکہ اوسمین بھی ہے جسکو شام کا کھانا بھی میسر ہے۔ ایسے
متکبر شخص کو فتنہ و فساد مرغوب ہے۔ اصلاح و درستی اوسکے پاس معیوب ہے۔ یون نہ خیال
کر کہ جو قیدی ہے وہ ذلیل و بے عزت ہے۔ بلکہ بے آبرو وہ ہے جو گرفتار معصیت ہے۔ سیم و زر
خرچ کرنے والے بہت سے ہین۔ روح کو نذر دینے والے بہت تھوڑے ہین (ع نان دہی
گر بہر حق نانت دہند ۔ جان دہی گر بہر حق جانت دہند۔) احمق وہ ہے کہ جس کا بچہ
مرے تو روتا ہے۔ خدا کی نعمتین فوت ہون تو اوسکو غم نہین ہوتا ہے۔ وہ زبان حال سے
یون کہتا ہے کہ مین ایسی چیز کے لئے رو رہا ہون۔ ناحق عمر کھو رہا ہون۔ جو خدا سے مجھے روکتی
تھی۔ بلکہ اوسکو خوشی منانی چاہیے کہ خدا نے مجھسے بلا دور کی۔ تیرا بہت ہی برا حال ہے کیونکہ تو
جوان ہوگیا لیکن تیری عقل مثل اطفال خورد سال ہے۔ تو اللہ کے ارادہ کو نہین جانتا۔
تیرے ساتھ کیا ہونے والا ہے تو اسکو نہین پہچانتا۔ اگر تو عقلمند ہے تو اپنی جان پر رونے والو

پہلے روئے۔ آنسوؤن سے منہ دھوئے۔ اولاد اور خادم جورو اور ملازم تیرے مرنے پر کوئی نہین
روتے ہین۔ بلکہ تیری موت سے جو اون کا فائدہ فوت ہوا اوسکے غم مین جان کھوتے ہین۔ تیرا
گرفتارِ محبت کوئی بھی نہین۔ تیرا اسیرِ دامِ الفت کوئی بھی نہین۔ تو رونے مین اونپر سبقت کر جسپر درد
سے جو تیرا فائدہ جاتا رہا اس رنج مین آنسو بہا۔ کسقدر تیری نادانی ہے کہ تیرا سردار تو تیرے ساتھ
معاملہ وفا کرے۔ اور تو اسکے مقابلہ مین جفا کرے۔ مردِ کامل وہ نہین جو مجلس مین شور کرے۔
بلکہ وہ ہے جو اپنے کو اللہ کے طرف پھیرے اور اوسی کے خیال مین عمر بھر کرے جس نے دنیا
کی فکر کی اور آخرت کی فکر چھوڑ دی۔ اوسکی ایسی مثال ہے جیسے ایک شخص پر شیر نے حملہ کیا۔ اور ایک
کتے نے بھی کاٹا۔ تو اوس کتے کی طرف مشغول ہوا شیر کو بھول گیا۔ اسی طرح جو اللہ سے غافل ہوا
وہ دنیا کی حقیر چیزون مین لگا۔ تیرے بہتر حالات مین سے یہ ہے کہ تو آخرت کی طلب مین دنیا کو
چھوڑ دے۔ کہ مین دنیا کی تلاش مین آخرت سے منہ نہ موڑے۔ سپاہی کو خوف بہت ہی برا ہے
نحوی سے غلطی بالکل بیجا ہے۔ زاہد بن کر پھر طالبِ دنیا کس قدر نازیبا ہے لیکن تیرے سر مین تو
یہی سودا ہے۔ کامل وہ نہین کہ تجھے ایک آدھ لفظ بتلا دے۔ بلکہ وہ ہے جو تجھے ایک لحظہ بھی
اللہ کے طرف لگا دے۔ شیخ ابو العباس رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین۔ کہ جسطرح نظرِ سلحفاۃ سے اوسکے
بچے پرورش پاتے ہین۔ ایک جانور ہے اسی طرح مرشد اپنی نظرِ فیض اثر سے مریدون کو تربیت کرتا ہے۔ باطنی تقویت
بخشتا ہے۔ کیونکہ سلحفاۃ خشکی مین انڈے دیتی ہے۔ پھر نہر مین چلی جاتی ہے اور انڈون کو نہیں
سیتی ہے۔ لیکن نظر سے ہی انڈے نکالتی ہے۔ پھر نظر ہی سے بچون کو پالتی ہے۔ خبردار اس
دنیا سے نہ چلے جانا جبتک کہ خدا کی محبت کا مزہ نہ پانا۔ کیا اوسکی محبت کی لذت کھانے اور
شرابون مین ہے۔ گانے اور کبابون مین ہے۔ نہین نہین اسمین تو کافر اور جانور سب شریک ہین
اس خواہش مین تو سب منہمک ہین۔ بلکہ جب اللہ کے ساتھ حضورِ دل ہو تو ذکر کی لذت حاصل ہو۔ اوسوقت
دو بے ہوئے

تو کرو بیان کا مثیل ہو۔ فرشتون کا عدیل ہو۔ روح جب نفس کی برائیون سے مثلوث ہوتی ہے
(برابر والا)
اور خوابِ غفلت مین سوتی ہے۔ تو دربارِ پروردگار کے سزاوار نہین رہتی۔ جو شئے نجاستِ معصیت سے
(آلودہ)
آلودہ ہو وہ لایقِ سرکار نہین رہتی۔ اسلئے دل کو پاک کر عیب سے۔ تا تیرے لئے دروازہ کھلین
غیب سے۔ اللہ کی جانب فکر و فکر کے بدولت رجوع کر۔ اوسی سے دل لگائے رہ کثرت سے سجود
و رکوع کر۔ دروازہ اوسی کے لئے کھلتا ہے۔ جو ہمیشہ ٹھوکتا ہے۔ اگر فروتت نہوتی تو ہم تجھ سے
یہ بھی نہ کہتے۔ چپ ہی رہتے۔ جیسا کہ بی بی رابعہ رحمۃ اللہ علیہا نے فرمایا۔ کہ دروازہ کب بند ہوا تھا
جواب کھلجاوے گا لیکن اے شخص یہ دروازہ ہے۔ جسکے سبب سے قربِ مولا ہے ہشیار رہنا
یاد رکھ ہمارا کہنا۔ کہ کہین اللہ کی وحدانیت سے روگردانی کر کے دوسرے کی طرف مشغول نہو۔
ذاکرون کا پہلا مقام یہ ہے کہ وحدانیت پیشِ نظر رہے اوس سے ذہول نہو جب یہ بات حاصل ہوتی
(غفلت)
ہے تو اوس جناب مین حضور ہوتا ہے۔ اور جو ذکر غفلت سے کرے وہ دور ہوتا ہے۔ پیٹ
اور فرج کی شہوت زائل کر۔ اس طرح اوسکی حضوری مین مدد حاصل کر۔ اللہ کے راستہ مین تیرا
مخالف تیرا ہی نفسِ لعین ہے۔ یہی حدِ دین ہے۔ تو مخلوق کی محبت مین گرفتار ہے بہت ہی
کم اُلفتِ کردگار ہے۔ اگر درِ محبتِ خدا مفتوح ہو۔ تو ہر قسم کا فتوح ہو۔ خدا کی محبت کی یہ آیتین
ہین۔ یہ نشانیان اور یہ علامتین ہین۔ مسلمان کی بیمار پرسی کرنا۔ مومن کی دستگیری کرنا۔ ادا
تہجد کی نماز ہو۔ اوسمین خدا سے راز و نیاز ہو۔ نمازِ جنازہ ادا کر۔ مسکین پر جان فدا کر۔ راستہ سے
تکلیف کی چیزین دور کر۔ لیکن دہری ہوئی تلوار کو بازو کی ضرورت پڑے۔ (ع)
تلوار کاٹتی ہے مگر ہاتھ چاہئے) تجھے ذکر سے زیادہ کوئی شئے مفید نہین۔ کیونکہ یہ بوڑھے اور
ضعیف بیمار و نحیف سب سے ممکن ہے کسی سے بعید نہین۔ جہان کہ علما اور مشائخین تجھے دربار
الٰہی مین جانیکے طریقے سکھلا دینگے۔ وہان کے آداب بتلا دینگے۔ کیا تجھے نہین معلوم کہ ہر غلام

خریدتے ہی لایقِ خدمت نہین ہوتا۔ سزاوارِ اطاعت نہین ہوتا۔ بلکہ معلّم کے پاس بھیجا تے ہین آداب سکھلاتے ہین جب ادب سیکھکر لایق اور ہوشیار ہوتا ہے۔ سزاوارِ دربار ہوتا ہے۔ اسیطرح مُریدین جب چندروز اولیاءِ کرام کی صحبت مین بیٹھ لیتے ہین۔ تو وہ حضوری کے لایق کر دیتے ہین۔ لڑکے کے آس پاس اوسوقت تگ رہتے ہین جبتک کہ پیر نا سکھاتے ہین۔ اور جب پیر اک ہوگیا تو موجون مین چھوڑکر جدا ہو جاتے ہین۔ اُس اعتقاد سے پرہیز کرنا۔ اوس فرقہ سے گریز کرنا کہ جو کہتے ہین کہ انبیا اور اولیاء کا وسیلہ نہ لیا جاوے۔ اونسے توسّل نہ کیا جاوے۔ کیونکہ اونکو اللہ نے خود واسطہ ٹہیرایا ہے۔ اونکو اپنے تقرّب کا ذریعہ بنایا ہے۔ ولی کی جو کرامت ہے۔ اوس سے نبی کی صداقت ہے۔ اون سے جو خلافِ عادت باتین صادر ہوتی ہین۔ کرامتین ظاہر ہوتی ہین۔ یہ اونہین انبیاء علیہم السلام کا صدقہ ہے۔ اونہین کے طفیل مین اولیاء کو یہ مرتبہ ملا ہے۔ اسلئے ہوا پر اوڑتے ہین۔ پانی پر چلتے ہین۔ پانی کو جاری کر دیتے ہین۔ غیب کی باتونکی خبر دیتے ہین۔ حضرت شیخ ابوالحسن شاذلی فرماتے ہین کہ اگر تجھے نماز مین لذّت حاصل ہو تو نیک بختی کی علامت ہے نہین تو گریہ وزاری کر کہ یہ تیرے اعمال کی شامت ہے۔ پانون رگڑتے کہینچتے نماز کو جا۔ ایسا بھی کوئی دوست ہے کہ اپنے محبوب کی ملاقات کا طلبگار نہوگا۔

اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ ارشادِ باری ہے یعنی بیشک نماز بے حیائی اور بُری باتون سے روکنی ہے۔ جو شخص اپنی قدر و منزلت کو جانتا چاہے۔ کہ اللہ پاس کس درجہ مین ہے تو اپنی نماز کو دیکھے۔ پانوں کون و اطمینان خشوع و خضوع سے ادا ہوگی یا غفلت اور جلدی سے۔ اگر تسکینِ خاطر اور دل حاضر نہووے تو اپنے سر پر مٹی اوڑا لے۔ کیونکہ جو عطّار کے پاس بیٹھتا ہے تو اوسکو ضرور خوشبو آتی ہے۔ اسی طرح جب تو نماز مین اللہ کے دربار مین حاضر ہوا اور کچھ لذّت نہ پایا تو معلوم ہوا کہ تجھے کوئی بیماری ہے۔ سَاَصْرِفُ عَنْ اٰیٰتِیَ الَّذِیْنَ

يَتَكَبَّرُونَ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ پروردگار عالم نے فرمایا یعنی جو زمین مین ناحق تکبر کرتے ہین اونکو میری نشانیون سے پھیر دونگا۔ نمازی کو نہ چاہیئے کہ نماز پڑھے اور چل نکلے۔ بلکہ ذکر کرے اور نماز مین جو قصور ہوا ہو اوسکی معافی چاہے۔ بعضے نمازین ایسے بھی ہوتی ہین جو قبولیت کا درجہ نہین پاتی ہین۔ اگر بعد نمازون کے تو اللہ سے بخشش چاہے تو قبول ہوجاتی ہین۔ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى اسْتَغْفَرَ اللهَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ یعنی رسولِ مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عادت شریف تھی کہ جب نماز ادا کرتے۔ تو تین بار استغفار پڑھا کرتے۔ بہت سی باتین تجہ مین چھپی ہوی ہین۔ جب واردات آتی ہین تو اونکو ظاہر کردیتی ہین۔ اللہ مین شک کرنا سب سے بڑا گناہ ہے رزق مین شک کرنا رزاق مین شک کرنا ہے خدا کی پناہ ہے۔ دنیا جب حقیر ہے تو اوسکی فکر کیون بڑی ہوئی۔ لیکن ہمتین پست ہوگئین چھوٹی چیز بھی بڑی دکھلائی دینے لگی۔ جو چھوٹی فکر کو بڑی سمجھے۔ اور بڑی فکر کو چھوڑ دے۔ وہ عقل سے معذور ہے۔ بیمہ مین اوسکی فتور ہے۔ تو اپنی عبودیت کے حق بجا لا۔ پروردگار اپنی ربوبیت کے لایق تجسے معاملہ کرے گا۔ کیا ایسا بھی ہوگا کہ وہ کیڑے پتنگون کو تو رزق پہونچاے۔ اور تجھ بھول جاے۔ خداوندِ عالم نے قرآن مجید و فرقان حمید مین فرمایا۔ وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلَاةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا لَا نَسْأَلُكَ رِزْقًا نَحْنُ نَرْزُقُكَ وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوَىٰ یعنی اپنے گھر والون کو نماز کے لئے امر کر۔ اور تو بھی اسپر صبر کر۔ ہم تجسے رزق نہین چاہتے ہین۔ بلکہ ہم تجکو رزق پہونچاتے ہین۔ اور اچھے لئے ہوے آخرت کی خوبی ہے پرہیزگاری کی جو کوئی اللہ کے حقوق ادا کرے گا۔ تو پروردگار اپنی مملکت کے ہر حادثہ کو اوسپر ہویدا کریگا۔ بعضون نے ایک جماعت کو دیکھکر پوچھا کہ تم مین بھی کوئی ایسا صاحب کشف و یقین ہے۔ کہ جو ہونیوالی بات ہے اوس سے اوسکو اطلاع ہو دے کہنے لگے نہین ہے۔ فرمایا تم سبکو اپنی جانون پر رونا چاہیئے۔ زندگی سے ہاتھ دھونا چاہیئے

روا احمد کما فی المشکوٰۃ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ
کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا انصرف من صلوٰتہ استغفر ثلاثا

پہلے کے بزرگان دین اسلئے کیفیت مزاج سے سوال کرتے تھے۔ اور استفسار حال کرتے تھے۔
کہ تا وہ شکر کرکے خدا کا ذکر کرے لیکن اس زمانہ مین نہ پوچھنا ہی بہتر ہے۔ پوچھتے ہی واشکایت کا
دفتر ہے۔ ایک کفن چور لعید تو بہ اپنے مرشد سے پوچھا۔ کہ مین نے ہزار قبر کو کھولا لیکن سب کا منہ
قبلہ سے پھرا ہوا دیکھا۔ مرشد نے فرمایا اے لڑکے یہ رزق مین شک کرنے کا سبب ہے۔ اس
معنی کا یہ مطلب ہے۔ اے اللہ کے بندے۔ اگر خدا سے تو کچھ مانگے۔ تو یون سوال کر۔ اس طرح
عرض حال کر۔ کہ اے مالک بحر و بر مجھے ہر طرح سے درست کر۔ اور تیری ہر ہر تدبیر پر۔ مجھے راضی
رکھ شام و سحر۔ خوب دیکھ تو غلام بھاگا ہوا ہے۔ بھاگنا افعال و احوال و فکر سے ہوتا ہے۔ تو نماز
مین ساہی ہے۔ روزہ مین گفتگو و ابہی تباہی ہے اللہ کی مہربانی کا شاکی ہے۔ یہی تو بھاگنے
کی نشانی ہے۔ حضرت شیخ ابو الحسن شاذلی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ کہ مین ایک وقت جنگل مین
تین دن رہا مجھے کچھ بھی میسر نہ آیا۔ اتفاقاً چند نصاریٰ ادہر سے گذرے۔ مجھے تکیہ لگایا ہوا
دیکھکر کہنے لگے۔ کہ یہ مسلمانون کے عابد ہین۔ اسپر آثار و علامات شاہد ہین۔ پھر انہون نے
میرے سرہانے کچھ رکھا۔ اور چل دیا۔ مین کہنے لگا کہ دشمنون کے ہاتھ سے مجھے روزی ملی۔ دوستو
ذریعہ سے کیون نہین پونہچی۔ ایک کہنے والا کہتا ہے کہ مرد کامل وہ نہین جسکے پاس دوستون کے
واسطہ سے رزق آئے۔ بلکہ وہ ہے جو دشمنون کے سبب سے پائے۔ اے شخص تجھے چاہیے
کہ اپنے نفس کو جانور کی طرح جانے جب راہ سے پلٹے مار کر راہ پر لگا دے جب پیرہن میلا
ہوتا ہے۔ تو اوسکو دہوتا ہے۔ اگر پھٹ جاتا ہے۔ تو اوسکو تو پیوند لگاتا ہے۔ اگر اس طرح
بھی تو نفس کی خدمت مین شاغل ہوے۔ سعادت ابدی حاصل ہو دے۔ بہت سے لوگ ایسے
ہین کہ اونکی داڑہی سفید ہوئی شباب نہ رہا لیکن انہون نے اللہ کے حضور مین ہٹھکر اپنا
کبھی حساب نہ لیا حضرت شیخ نکین الدین اسمر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ کہ مین نے اپنے نفس کو

اِس طرح آزمایا۔ کہ جو کچھ مین دن مین کلام کرتا۔ اوسکا حساب سرِشام کرتا۔ تو تین یا چار کلمات پاتا۔ تمام دن سکوت مین جاتا۔ ایک بوڑھا نو دبرس کی عمر کا آپکے پاس حاضر ہوا۔ اور اِسطرح معروضہ کیا۔ کہ حضرت مجھسے بہت گناہ ہوے ہین حضرت نے فرمایا ہمین نہین معلوم کہ گناہ کسے کہتے ہین۔ مین نے آجتک گناہ نہین کیا معصیت کی سیاہی سے روسیاہ نہین کیا۔ دنیا کے جو امرا و زردار ہین اگر اُنپر کوئی مہروسا کرے تو اوسکی ہر طرح سے مدد و معاونت کرتے ہین۔ اِسی طرح آخرت کے بھی سردار ہین کہ جو اُنپر اعتماد و تکیہ کرے اوسکی ہر حال مین یاری و نصرت کرتے ہین۔ یون نہ کہنا کہ ہمنے ڈہونڈہا لیکن اونکا پتا نہ پایا کچھ سراغ نہ لگا اگر تو اپنی طلب مین سچّا ہوتا۔ بہت ہی جلد اونکو پالینا کیا اچھا ہوتا۔ تیرے نہ پانے کا سبب تیری ہی نالائقی ہے۔ دُلہن کہین زناکارون سے بھی ملتی ہے۔ دلہن کی ملاقات منظور ہو تو ترک[۱] فسق و فجور ہو۔ اگر یہ سب تو چھوڑ دے گا۔ اولیا، کرام کو دیکھ لے گا۔ اولیا بہت ہین کبھی اونکی گنتی کم نہین ہوتی۔ یہ برکت کبھی کم نہین ہوتی۔ اگر ایک بھی اونسے گم ہوا۔ نورِ نبوت کم ہوا۔ اگر کسی دوست کی طلب ہو۔ تو اوسکے لایق ہوجاتا اوسکے ملنے کا سبب ہوگا اور یہ جبھی ہوگا۔ کہ تو تمام بُری باتون سے ہاتھہ دہوے گا حضرت شیخ ابوالحسن شاذلی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہین۔ کہ اولیا، اللہ دلہنین ہین دلہنون کو بدکار لوگ کہان پاتے ہین جب بکو عبادت گران معلوم ہو۔ اور لذّت بھی معدوم ہو اور گناہ سہل ہووے۔ اور اوسمین مزہ بھی ملے تو سمجھہ کہ تیری توبہ مین تو جھوٹا ہے سچّا نہین۔ تیرا حال بُرا ہے اچھا نہین۔ کیونکہ اصل سے فرع کی درستی ہے جب تو یہی صحیح نہ ہوئی تو عبادت مین بھی کاہلی اور سستی ہے۔ کاش کہ تو اپنے مولا کی اطاعت اوسطرح کرتا جسطرح کہ تیری اطاعت غلام کرتا ہے۔ اور پھر تو اوسپر مدام خدمت مین حاضر نہ رہنے کا الزام دھرتا ہے۔ تو بھی اطاعت

[۱] دلہن کی ملاقات منظور ہے تو ترک فسق و فجور ہو۔ یہ بیٹنا ضرور ہے جسے ہنسکا دستور ہے ہمارے کان اُسکو

توکرتا ہے۔ لیکن مرغ کی طرح ٹھونگین مار کر چل دیتا ہے ذرا بھی نہین ٹھہرتا ہے۔ وہ کیا بری بینائی ہے۔ جو دوسرون کے خوبیان دیکھکر آپ اندہی ہوتی ہے۔ بہت سی مرتبہ تجھے مخلوق کے دروازون پر اہانت ہوئی۔ اور امرانے تجھے ذلت دی لیکن پروردگار کی طرف تو پلیٹ کر نہین جاتا۔ کیا اب بھی تجھے خیال نہین آتا شیخ مکین الدین اسمر رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ خواب مین مجھے ایک حور کا جمال نظر آیا۔ اور وہ اسطرح گویا ہے کہ مین تیری ہون تو میرا ہے۔ فرماتے ہین کہ اوسکے شیرین کلامی سے اسقدر حلاوت ملی۔ کہ دو یا تین مہینے تک کسی سے بات کرنے میری طبیعت نہین چاہتی تھی۔ ضرورت کے موافق بات چیت کرتا۔ پھر خموشی کے عالم مین تمام دن گذرتا۔ تجھے اتنی بداقبالی کافی ہے۔ کہ دنیا کی حرص دل مین سمائی ہے۔ خداوند عالم وَلَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ إِلَىٰ مَا مَتَّعْنَا بِهِ أَزْوَاجًا مِّنْهُمْ زَهْرَةَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا لِنَفْتِنَهُمْ فِيهِ فرماتا ہے۔ تیرے لئے صحت اور بیماری تونگری اور فقیری خوشی اور غمی اسلئے مقرر ہوے ہین نا توان اوصاف کو جانے۔ اچھی طرح پہچانے۔ اگر تیری صحبت مین کوئی ایک یا دو دن بیٹھے۔ اور تجھسے اوسکو کچھ فائدہ حاصل نہوے۔ تو وہ تجھسے بیزار ہوگا۔ دوسری صحبت کا طلبگار رہوگا۔ اور تو تو چالیس سال تک نفس کی صحبت مین بیٹھا۔ لیکن تجھے اوس سے کچھ بھی فائدہ نہ اٹھا۔ اب اوس سے یون کہہ کہ اے نفس اللہ کی رضامندی کو پا۔ تیری خواہش مین مجھے کاہش نصیب ہوئی تیری موافقت مین نے ایک مدت تک کی اب تو میرا مطیع ہو جا غفلت مین بہت گذاری اب اللہ کے دیدار کا مشتاق ہو گفتگو از حد کی اب خموشی مین مشتاق ہو مجلسون مین بہت بیٹھا اب خلوت مین طاق ہو مخلوق سے اخلاص ہو چکا اب انیس خلاق ہو۔ اب چاہیئے کہ بری صحبتون سے فراق ہو اچھے لوگون سے ارتباط و اتفاق ہو۔ اب تو پہلی حالتون کو بدل ڈال اور اونکا

اُلٹا کر۔ اگر معصیت مین شب بیداری کی تھی تو اب عبادت مین جاگا کر۔ اب اللہ کی طرف متوجہ ہو دنیا داروں سے منہ پھیر اکر۔ اونکی گفتگو بہت سُنی دل لگا کر اب قرآن اور خدا کی باتین سُنا کر۔ حرص سے بہت کھاتا رہا اب تھوڑی تھوڑی غذا کم کیا کر۔ پھر عبادت کے مزے لیا کر۔ اللہ پاک نے فرمایا۔ قرآن مین آیا۔ وَالَّذِينَ جَاهَدُوا فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا۔ یعنی جو لوگ ہماری راہ مین کوشش کرینگے ہم اونکو اپنے راستے دکھلا دینگے۔ اللہ کی نافرمانی وہی شخص کرتا ہے جو اوسکے عذاب سے نہین ڈرتا ہے۔ اور اوسکی تابعداری مین وہی سرگرم ہے۔ جو ثواب کے اسرار سے محرم ہے۔ دوزخ کے عذابات سے اگر اطلاع پاتے۔ تو کیون غافل کہلاتے۔ اہل جنّت کے مقامات سے اگر آگاہ ہوتے۔ تو کیون اطاعت سے ہاتھہ دھوتے۔ اگر تو ایک لمحہ دنیا دارونکی صحبت مین رہا۔ رہائی مشکل ہوئی اس طرح اونکے دام مین پھسا۔ اگر دین دارونکی مجلس کو اختیار کیا۔ تو اونھون نے تجکو اپنے رنگ مین رنگ دیا جس طرح ارشاد رسول صلی اللہ علیہ وسلم صحیح ہے

يُحْشَرُ الْمَرْءُ عَلَى دِينِ خَلِيلِهِ فَلْيَنْظُرْ أَحَدُكُمْ مَنْ يُخَالِلُ

حدیث صحیح ہے جسطرح تو اپنے نفس کے لئے چاہتا ہے کہ کھانے ہون تو اچھے ہون جسمین کسی قسم کا ضرر نہو۔ جو رد ہو تو خوبرو ہو جس سے کوئی بہتر نہو۔ اسی طرح دوستی بھی ایسے شخص سے کر جو تجھے اللہ کا راستہ دکھلا دے۔ اوسکی جناب تک پہونچا دے۔ جان کہ تیرے تین قسم کے دوست ہین ایک اونمین سے مال ہے جسکا یہ حال ہے۔ کہ جب تیرا نفس تن ٹوٹا اوسکا ساتھہ چھوٹا۔ دوسری قرابت دار ہین۔ جو قبر تک پہونچانے تیار ہین۔ تیسرے اعمال ہین۔ جو ہر وقت تیرے شریک حال ہین۔ تو اب انسے دوست کو ہمراہ لے جس سے تجھے قبر مین آسایش و پناہ ملے۔ تو اون کیڑون کے مانند ہے جو گہ اور گوبر سے زندگی پاتے ہین۔ گلاب کی بو سے مرجاتے ہین۔ بعضے لوگون کی ان کیڑون کے مثل ہمّت ہے۔ عقل مین پروا نہین

مشابہت ہے۔ کہ آگ مین گرنے خوف نہین کرتے۔ ذرا بھی نہین ڈرتے۔ تو
بھی اسیطرح اپنے نفس کو جان بوجھہ کر آگ مین ڈال رہا ہے۔ کمر مضبوط باندہ لے
اگر راہ خدا مین سفر کرنے کا ارادہ ہے۔ تیری ایسی ہمت کہان تو جیتا ہے کہانے کے
لئے۔ کھاتا ہے جینے کے لئے۔ اگر تو اسی خیال مین غرق ہے۔ تو پھر تجھہ مین اور جانور مین
کیا فرق ہے یہ سبقت کرنے والا گھوڑا دبلا ہوتا ہے۔ تو ہر روز کہتا ہے۔ کہ آج کہانا کم
کھاؤن گا جہان سامنے آیا۔ تو گویا بچھڑے ہوئے دوست کو تو نے پایا جسکو اللہ نہ
سنوارے تو اس گفتگو سے کیا فائدہ ہے۔ چنانچہ خدا خود فرماتا ہے۔ وَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ فِتْنَتَهٗ
فَلَنْ تَمْلِكَ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا یعنی جسکو اللہ کسی فتنہ مین ڈالے تو اوسکو تو نہ بچا سکے گا۔ ذ
سے تو کسقدر گریزان۔ پھر ذلیل ہونے خرقم وشادان نفس کی اہانت کا ارادہ۔ پھر اوسکے
خواہشات پورا کرنے پر آمادہ۔ بعضون نے کہا۔ کہ تو اللہ کے ساتھہ اسطرح ہو جا۔
جس طرح بچہ کا ماں کے ساتھہ حال ہے۔ جب وہ دور کرتی ہے اوسی سے لپٹ جاتا ہے
نہ کسی سے جان پہچان ہے نہ کسی سے اتصال ہے۔ اے اللہ کے بندے تجھے اپنے نفس
کے لئے تو ہر بہتر شئے مرغوب ہے۔ یہانتک کہ عمدہ چارہ بھی اپنے جانور کے لئے مطلوب
ہے لیکن تو اللہ کے ساتھہ معاملہ مین کسقدر کھوٹا ہے۔ ایفاء وعدہ مین جھوٹا ہے
بہت سے وقت تو بیسون خربوزون کو الٹ پلٹ کر کے ایک پسند کرتا ہے جس
تو سنڈاس بھرتا ہے جب کہانا کہاتا ہے تو چار زانو بیٹھکر پھر کسقدر کہانے مین دیر
کرتا ہے۔ عجب اندھیر کرتا ہے۔ اور مرغ ٹھونگ مارتے ہین جب آپ نماز کو تشریف
لیجاتے ہین۔ علاوہ یہ کہ اوس تھوڑے وقت مین بھی بہت سے برے خیالات و
خطرات چلے آتے ہین جسکا یہ حال ہے۔ اوسکی اسطرح مثال ہے۔ کہ ایک شخص نے

اپنے کو نشانہ بنایا۔ کبھی تیرون سے چھد گیا کبھی بھالون کے زخم کھایا۔ کیا یہ شخص احمق نہین ہے۔ اس جیسا بھی بے سمجھ کہین ہے۔ تو حکمت کی باتین سُنکر بہر عمل نہ کرے۔ تو تیری ایسی مثال ہے جیسے کوئی زرہ پہنکر نہ لڑے۔ تیری قیمت اوسی قدر ہے جسمین تیری ہمت مصروف و مبذول ہے۔ تیری کچھ بھی قیمت نہین اگر تو دنیا مین مشغول ہے۔ کیونکہ دنیا مردار ہے۔ پھر مردار کا کون خریدار ہے۔ اللہ کے ساتھ استقامت چاہنا بندے کے لئے بہتر دعا ہے۔ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ۔ یعنی دکھلا ہمکو راہ سیدھی بندون کو سکھلایا ہے۔ جو کچھ کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم اپنے پروردگار کے پاس سے لائے ہین۔ اور جو کچھ کہ فرمائے ہین۔ اوسپر راضی رہ اور شادان ہو۔ اور اوسپر رسوخ اور ثابت قدمی کا خدا سے خواہان ہو۔ جسنے خداوند عالم سے دوستی کی۔ اوسپر خاص عنایت ہوئی۔ سالک کا حال اس طرح ہے کہ کسی نے زمین کو روز روز تھوڑا تھوڑا کھودا یہانتک کہ چھرون سے پانی نکل آیا۔ مجذوب کی ایسی مثال ہے جیسے کوئی شخص پانی کو ترسا۔ یکایک ابر آیا اور خوب برسا جسقدر منظور تھا لے لیا۔ بے مشقت خدا نے دے دیا۔ اگر تیرا نفس جو کچھ چاہے اور تو اوسکے مدعا کو پورا کرے۔ تو تیری ایسی مثال ہے جیسے کوئی اپنے گھر مین سانپ پالکر موٹا کرے۔ اگر تجھ مین صرف روح ہوتی اور نفس نہوتا تو اطاعت ہی کرتا۔ اور اگر تجھ مین فقط نفس ہوتا روح نہوتی تو نافرمانی کرتا۔ اسی سبب سے تجھ مین دل روح نفس خواہش کو مجموعہ کر دیا۔ اضداد سے تیرے سینہ کو خدا نے بھر دیا۔ مثل شہد کی مکھی کے کہ کاٹتی بھی ہے اور شہد بھی مخلوط ہے۔ اسلئے رنگ برنگ کی ہوتی ہے۔ شہد اُسکی بھلائی ہے۔ کاٹنا اوسکی بُرائی ہے۔ اللہ تعالیٰ کو منظور ہوا کہ نفس کا دعوی

دل کے سبب سے توڑے۔ اور دل کا پنجۂ دعوی نفس سے مروڑے۔ اے اللہ کے
بندے خدا تجھسے بندگی سرافگندگی چاہتا ہے۔ تو سرکشی کرکے اوسکی برابری چاہتا ہے
تجھے چاہیئے تھا کہ اوسیکی طرف متوجہ رہتا۔ اوسیکی اطاعت مین مصیبت سہتا تجھپر عبادت
شاق ہے۔ تو غیرون کا مشتاق ہے۔ پھر کسطرح تجھسے خدا راضی ہوے۔ کیونکر عنایت
اٹھی ہوئے۔ آخرت کی راہ مین دنیا کھڑی ہوئی ہے۔ اور لوگون کو اوس راہ سے
روک رہی ہے۔ خدا کی راہ مین آخرت مانع ہے۔ اوسکی جناب سے قاطع ہے۔ اگر
خداوند عالم تیرے عیوب تجھپر ہویدا کرے۔ اور لوگون کی نظرون سے پوشیدہ کرے
تو سمجھ کہ اوسکی تجھپر عنایت ہے۔ رحمت وافر ہے۔ اور اگر تجھے دنیا حاصل ہو۔
اور تو شکر سے غافل ہو۔ تو جان کہ یہ تیری حق مین آفت ہے نصیبون کی سلامت
ہے جسطرح حدیث نبوی ہے۔ قَلِیْلُ الدُّنْیَا یُلْهِیْ عَنْ طَرِیْقِ الْاٰخِرَةِ۔ یعنی
تھوڑی بھی دنیا راہ آخرت سے روکتی ہے کسی ولی سے اوسکی بیوی نے گذارش
کی۔ کہ یہ بات مجھے بھلی نہین معلوم ہوتی۔ کہ تم میری نظرون سے چھپ جاؤ۔ اور
دوسرون سے دل لگاؤ۔ اوسی وقت اوس بزرگ کو الہام ہوا۔ کہ جب اوسنے تجھے
نہ بنایا نہ پیدا کیا۔ لیکن چاہتی ہے کہ تیرا دل اوسی سے لگا رہے۔ اوسیکی محبت مین
تو مبتلا رہے۔ تو پھر مین کس طرح بچا ہون کہ تو مجھی سے دل لگا دے۔ میرا در چھوڑکے
کہین بچا دے۔ ایک مرتبہ خدمت مین شیخ ابو العباس مرسی کے مین حاضر تھا۔ دل
ہی دل مین کچھ کہنے لگا۔ شیخ فرمانے لگے کہ اگر نفس کی حکومت مین تجھے کمال
ہے۔ تو جو دل چاہے کر لیکن یہ تجھسے ہونا محال ہے۔ پھر فرمایا نفس مثل آئینہ ہے جسقدر
تو جھگڑے اوسی قدر وہ بھی تجھسے جھگڑتا ہے۔ اوسکو اوسکے پروردگار پر چھوڑ دے

جو وہ چاہے سو کرے۔ اگر تو اوسکی تربیت مین محنت اوٹھا وے۔ شاید وہ راہ راست
پر نہ آوے مسلمان وہی ہے جو اپنے نفس کو اللہ تعالیٰ کو سونپ دیا اور اوسکو مطیع بنایا
جسطرح اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ اِنَّ اللّٰہَ اشْتَرٰی مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَھُمْ وَاَمْوَالَھُمْ بِاَنَّ لَھُمُ الْجَنَّۃَ
یعنی مسلمانون کی جان اور مال کو اللہ تعالیٰ نے جنت کے بدلے خریدا جب تجھے
پروردگار اپنا دوست بنالے گا۔ تو ضرور تو دوستون سے رشتہ الفت توڑ
ڈالے گا۔ کیونکہ مخلوق کی محبت کے ساتھہ خالق کی محبت جمع نہین ہوتی۔ اوس سے
وصل نہین ہوتا جب تک کہ اونکی دوستی قطع نہین ہوتی۔ عبادت کی طرف تیرا نفس
متوجہ نہین ہوتا ہے۔ حالانکہ تو اوسکو اس طرف بلاتا ہے اور اسی خیال مین جان
کھوتا ہے۔ تو پہلے اوسکا علاج کر پھر وہ خود بخود رجوع ہو جاوے گا۔ جو لذت کہ
معصیت مین ملتی تھی وہی مزہ طاعت مین آویگا۔ ایمان دل مین مثل شجر سبز ہوتا ہے
جب گناہ کثرت سے ہونے لگے اس طرح خشک ہوا کہ نہ پتا ہے نہ پھول ہے نہ ثمر
ہے جس شخص کو واجبات پر قیام منظور ہے۔ تو منہیات کا چھوڑنا بہت ہی ضرور
ہے۔ اور جو مکروہات چھوڑ دے اوسکو اچھے کامون مین مدد ملے اور جو زاید
مباحات ترک کرے اوسکو ایسی فراغتی حاصل ہو کہ جسکا عقل احاطہ نہ کر سکے۔ اور
جو بری بات چیت سے باز رہا۔ اوسکو حضوری نصیب ہوئی ہمیشہ محرم راز رہا جس
سفر مین نفس کی آمیزش ہے وہ بہت سہل و آسان ہے۔ اور جو یہ نہو تو مشکل و گران
ہے مثلاً اگر تو نفل حج کرنے چلا۔ اور کسی نے تجھے کہا۔ کہ اس راہ کو خیرات کر دے
تو تجھپر ضرور ہی گران گذرے۔ کیونکہ حج نظر آتا ہے اسلئے نفس اوسکا مشتاق
ہے۔ اور صدقہ بھولے جاتا ہے اسلئے نفس پر شاق ہے۔ اسی طرح ریا سے سبق

کتاب الاحیاء

پڑہانا ہے اگر تو تمام رات بہی پڑہانے مین مشغول ہووے۔ تیری طبیعت نہ ملول ہووے
اگر کسی نے تجھسے رات کو دو رکعت نماز پڑہنے کو کہا۔ تو مصیبت پڑی قیامت کا سامنا
ہوا۔ کیونکہ یہ دو رکعت خاص اللہ کے لئے ہین اسمین نفس کو لذت نہین۔ اور پڑہنے
پڑہانے مین لوگونکی صحبت بھی ہے نفس کی لذت بہی ہے اسلئے اوسمین مشقت نہین۔
کسی نے کہا کہ مجھے نکاح کا اشتیاق ہوا۔ ایک دن محراب شق ہوکر ایک مرصع جوتی نکلی
اور غیب سے مین نے یہ آواز سنی۔ کہ جسکی جوتی ایسی ہوگی۔ اوسکی صورت کیسی ہوگی۔
اوسی وقت مجھسے نکاح کا شوق جاتا رہا۔ وہ گرم بازار ٹھنڈا ہوا۔ اچھے کام اس طرح
چھپاکے کرکہ جس سے آگاہ کوئی بشر نہو۔ گھر والون کو بہی خبر نہو۔ پہر اللہ کے پاس آج
اوسکو امانت رکہا دے۔ تاکہ قیامت مین وہ تیرے کام آوے۔ کیونکہ جب اپنے
اعمال صالحہ کا لوگونمین ظہور ہوتا ہے نفس مسرور ہوتا ہے۔ ایک بزرگ چالیس برس
روزے رکھے غیرون کا مطلع ہونا تو کیسا اونکی بی بی کے کان بھی اس بات سے
آشنا نہ ہوئے۔ ہوش دردم رکھ۔ ہردم مصروف عبادت ہردم رکھ خیال کرکہ دم کی
تعداد کسقدر ہے۔ انکا بھی ایک لشکر ہے مثل جواہر یہ دم ہین۔ اونسے قیمت مین کب
کم ہین کسی کو تو نے دیکہا ہے۔ کہ جواہر کو گھوڑے پر پہینکا ہے۔ تو اپنا ظاہر سدہارتا
ہے۔ اور باطن کو بگاڑتا ہے۔ جذامی کی طرح تیرا حال ہے۔ جسکے جسم سے خون اور پیپ
بہتا ہے لیکن کپڑون سے اوسکا ظاہری جمال ہے حکمت کیا ہے بیڑی ہے۔ اگر تو
اوس سے نفس دیوانہ کو قید کرے تو آرام سے بیٹہ رہے نہین تو آفت سر پر کہڑی ہے
دیوانہ جب تک مقید ہے۔ اوسکے شر سے محفوظ ہر نیک و بد ہے۔ جہان اوسنے رہائی پائی
ہر ایک کی خرابی آئی۔ اے بوڑہے عمر گذر گئی اب اوسکی مکافات کر سفیدی نمودہوئی

بڑھاپا آگیا اب جلد تدارکِ مافات کرے عیدی کو میل کے اوٹھانے کی طاقت و تاب
نہین۔ اب جلد چونک یہ وقتِ خواب نہین۔ نفس کو مثلِ نفس سمجھو جب آئینۂ دل پر
اپنے دم پھوڑے تو فاجر کا دل کیون نہ سیاہ ہو۔ جیسے بوڑھی کا آئینہ۔ کہ اوسکو
صاف کرکے اوس سے مُنہ دیکھنا نہین ہوسکتا۔ عارف کا دل دلبر کا آئینہ ہے۔ کہ جو
صاف کیا ہوا ہر وقت پیشِ نظر رہتا ہے۔ زاہد چاہتے ہین کہ عمل بہت ہون۔ عارفون
کا خیال ہے کہ حالتین درست ہون۔ چار چیزین دل کو صاف کرکے جلا دیتی ہین۔
آئینہ بنا دیتی ہین۔ پہلے ذکر کی کثرت ہو۔ دوسرے خلوت و عُزلت ہو۔ تیسرے
ہمیشہ سکوت کی حالت رہے۔ چوتھے کم کھانے اور کم پینے کی عادت رہے۔ جب
صبح ہوتی ہے تو غافلون کو مال کا خیال ہوتا ہے۔ زاہدون اور عابدون کو مقصود
اونکا حال ہوتا ہے۔ عارفونکی حالت سب مین پیاری ہے۔ اونکو اللہ کی یاد مین
دم شماری ہے۔ ہر دم کا حساب ہوگا۔ کل ہر ایک عمل کی لئے ہوئے کتاب ہوگا جسنے
دنیا کو بطریقِ آخرت دھونڈھا۔ گویا اوسنے یاقوت کے چمچے سے نجاست کو اوٹھایا۔
کیا اوسکا احمقون مین شمار نہوگا۔ کیا ایسا شخص ذلیل و خوار نہوگا۔ تو نہ سمجھ کہ علم
دنیا سے نابود ہوگیا۔ بلکہ اوس سے زیادہ ثمرۂ علم مفقود ہوگیا۔ تو کیون نہین اپنی
عقل پر روتا ہے۔ کیونکہ جس طرح رزق کا قحط ہوتا ہے اوسی طرح عقل کا بھی ہوتا ہے
لوگ عقل ہی کے باعث زندگی کر رہے ہین۔ مخلوق کے ساتھ حُسنِ خُلق سے پیش آتے
ہین خالق کی طلبِ رضامندی کر رہے ہین۔ تو اگر تین خصلتون سے سرفراز ہوا۔ تو
سمجھ کہ بڑی نعمت سے ممتاز ہوا۔ پہلے خلاف نکرے حدود کا۔ دوسرے پورا کرنا عہود
کا۔ تیسرے بال بال غرق رہے شہود کا مشاہدہ ہو معبود کا۔ کیا سبب ہے کہ تو

عارفون کے احوال سے تعجب کرتا ہے۔ ہان یہ ہے کہ تو اوس مقام سے دور پڑا ہی اگر تو اونکا شریکِ سفر ہوتا۔ تو اونکے کلام سے باخبر ہوتا۔ اگر سختیونمین اونکی ہمراہی حاصل ہوتی۔ تو وہ مبارکبادی تجھے بھی شامل ہوتی۔ رضامندی کے وقت تیری ایسی مثال ہے۔ جیسے بند ہے ہوے اونٹ کا حال ہے۔ اور جب اوسکو چھوڑ دیا جاوے ذرا نہ ٹہیرے چلا جاوے۔ رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔ لَقَلْبُ ابْنِ اٰدَمَ اَشَدُّ تَقَلُّبًا مِنَ الْقِدْرِ عَلَى النَّارِ اِذَا غَلَتْ۔ حدیثِ نبوی ہے۔ یعنی آدمی کی حالت اوس دیگ سے بھی زیادہ بدلتی ہے۔ جو آگ پر کھولتی ہے۔ کتنے لوگ خداے تعالی کی حضوری سے ایک دم مین جدا ہو جاتے ہین۔ رات کو عبادت مین سو رہے تھے سورج نہ نکلے تک مُنہ نہ پھراتے ہین۔ دل آنکھہ کے جیسا ہے۔ کچہ تمام آنکھہ سے نظر نہین آتا ہے۔ بلکہ جو مُسور کی مقدار ہے۔ یعنی پتلی کے دیکھنے کا اوسی پر مدار ہے۔ اسی طرح دل سے یہ گوشت کا ٹکڑا مراد نہین بلکہ ایک لطیفہ ہے کہ اللہ نے اوسکو دل مین رکھا ہی جو سمجھتا اور جانتا ہے۔ اللہ نے بائین طرف دلکو مثلِ ڈول لٹکایا۔ اگر کبھی اوسکو خواہشات کی ہوا نے حرکت دیا تو کبھی بادِ تقوی نے ہلایا۔ پرہیزگاری کا غلبہ اسلئے ہے تا تیری مدح وثنا ہو۔ خواہشات کی چڑہائی اسواسطے ہے تا تو بدنام و رسوا ہو۔ بجاے چھت تیرا دل ہے۔ دھوئین سے چھت کیون نہ کالا ہو جب مکان مین آگ مشتعل ہے۔ اسی طرح خواہشات کا دھوان جب بدن مین پیدا ہوتا ہے تو دل کالا ہوتا ہے جب تیرا قوی سرکش ہو تو قوی کیطرف توجہ کر۔ ورنہ وہ تجھہ پر غالب آجاویگا اس جسم سے نہ ڈر۔ مخلوق کی جانب سے جو کوئی ضرر سمجھتا ہے اوس کتے کی طرح اوسکی مثال ہے۔ کہ جب کسی نے پتہر مارا تو اوس پتہر کو کاٹنے دوڑا یہ نہین سمجھتا کہ پتہر کی کیا مجال ہے۔ اور جسنے مخلوق کی طرف سے احسان

پہچانا۔ تو جیسے اوسکو اوس گھوڑے کی طرح جانا۔ کہ جب سائیس کو دیکھتا ہے تو خوشی سے ہنہناتا ہے۔ اور جب میان پاس جاوے تو کچھ بھی خاطر مین نہین لاتا ہے۔ اگر تو عقلمند ہی تو سب چیزون کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے جان کبھی غیر کا دھیان نہ کر۔ دوئی کے جھگڑے مین اپنا حال پریشان نکر۔ وہ بھٹکا ہوا نہین جو جنگل مین راہ بھول گیا ہو۔ بلکہ وہ ہے جس نے ہدایت کا راستہ گم کیا ہو۔ جسنے لوگون سے طلب کیا راہ بھولا۔ اور جو راہ بھولکر چلے اور دور ہوتا چلا جب تو لا الٰہ الا اللہ کہے تو خداوند حقیقی تجھسے اوسکو اور اوسکے حق کو طلب کرے۔ وہ یہ ہے کہ اوسی کی طرف ہر چیز کو منسوب کرے اسطرح ادب کرے۔ اگر تو دل کو نفس پر چھوڑ دیا۔ تو اوسکی ایسی مثال ہے کہ ڈوبتا ہوا ڈوبتے ہوے کا سہارا لیا۔ اب وہ دونون گرداب مین آوینگے۔ ڈوب ہی جاوینگے۔ اور جس نے نفس کو دل کے سپرد کیا۔ تو اوسکی مثال یون سمجھو کہ کوئی شخص عمدہ پیراک کو پکڑ لیا۔ تو وہ اوسکو اس آفت سے نکالے گا۔ ڈوبنے سے بچالے گا۔ کوئی بھی ایسا بینا ہوگا۔ کہ اپنا ہاتھ اندھے کے ہاتھ مین دیا ہوگا۔ جہان وہ چاہے۔ لے جاوے۔ خواہ ٹھوکرین کھلاوے۔ خواہ کنوین مین ڈالے۔ اگر رات اور دن مین تیری کسی پر زیادتی نہ ہووے تو جان کہ تو سعید اور نیک بخت ہے۔ اور جو خدا کے معاملہ مین بھی کسی کام کا نقصان نہ ہوا تو سمجھ تجھے حال پوری سعادت ہی۔ آنکھین موچھہ کان بند کر۔ بندون پر کسی قسم کی زیادتی ہرگز مت پسند کر۔ تجھپر جو خلعتین ہین اور اوس سے تجکو لاعلمی ہے اوسکی ایسی مثال ہے۔ کہ ایک لڑکے کو اوسکی مان عمدہ لباس پہناوے لیکن لڑکا اوس سے ناواقف و بے خیال ہے کبھی اوسکو میلا کرتا ہے کبھی نجاست مین ڈالتا ہے۔ کچھ بھی نہین دیکھتا بھالتا ہے کبھی مان دوڑکر سنبھالتی ہے کبھی دھوتی ہے یا دوسرا لباس بدل ڈالتی ہے۔ لوگونکے

بندہ کو جو خلعتین عنایت ہوتی ہین اوسکا بیان

دیکھنے کا اوسکو ڈر لگا ہی۔ لیکن یہ لڑکا بسبب کم عقلی کے نہین جانتا کہ یہ کیا ہو رہا ہی شیخ ابو الحسن شاذلی رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہین کہ مجھے حکم ہوا۔ کہ اے علی تو اپنے کپڑون کو پاک کرتا تو اللہ تعالی کی حفاظت مین رہے ہر لحظہ۔ مین نے عرض کی کہ میرے کپڑے کون سے ہین۔ ندا آئی کہ اللہ تعالی نے تجھے خلعۂ معرفت پہر خلعۂ توحید پہر خلعۂ محبت پہر خلعۂ ایمان پہر خلعۂ اسلام پہنائے ہین جس نے اللہ کو پہچانا۔ اور سنے ہر چیز کو چھوٹی جانا۔ اور جسنے اوسکو اکیلا سمجھا۔ تو پہر کسی کو اوسکا شریک نہ کیا۔ اور جس نے اوس سے محبت کی تو ہر چیز اوسکے پاس ذلیل ہوئی۔ اور جو اوسپر ایمان لایا۔ تو ہر بات سے امن مین آیا۔ اور جو اوسکے لئے اسلام لایا یعنی مطیع ہوا تو وہ بہت ہی کم نافرمان ہوگا۔ اور جو نافرمانی ہو جائیگی تو عذر کریگا اوسکا عذر بہی مقبول رحمان ہوگا۔ حضرت ابو الحسن شاذلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ جب مین آگاہ ہوا۔ آیت وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ کے معنی سمجھا۔ اے جینے والے کیا جیا کیسی زندگی کی۔ دنیا سے یون ہی چلا بڑی لذت کی چیز تو نے نہین چکہی۔ وہ کیا تہی اللہ تعالی کی ہم کلامی اور مناجات تہی۔ یہ سب باتون سے عمدہ بات تہی۔ تو اندہیری رات مین ایک بلید و مردار سے ملگیا تہا اس لئے ایسی لذیذ چیز سے محروم رہا۔ تو اب اللہ کی طرف متوجہ ہو۔ اور کہہ ان الفاظ کو۔ کہ اے اللہ کے فرشتو۔ اے میرے پروردگار کے رسولو۔ وہ مناجات کی لذت وہ دوستی کی حلاوت۔ جو تمکو ملی۔ وہ مجھے جاتی رہی جب کوئی شخص اپنی طاعت پر مغرور ہو۔ نشۂ کبر مین چور ہو۔ اپنی شان و شوکت کا خواہان ہو۔ قدر و منزلت پر نازان ہو۔ لوگون کی عزت نہ کرے۔ تو ڈر ہے کہ کہین ایسے شخص کا خاتمہ نہ خراب ہووے۔ خدا اس سے پناہ مین رکھے اور جب کوئی شخص گناہ کرے اور تو اوسکو روتا ہوا اور غمگین دیکھے۔ نیکبختون کے پانون پر گرتا ہو اور اپنے کو قصوروار سمجہ کر اونکی ملاقاتین کرتا ہو۔ تو امید ہے کہ ایسے شخص کا خاتمہ اچھا ہو۔ با ایمان اس عالم فانی سے راہی ملک بقا ہو۔ اگر تو قاریونکی طلب مین نکلے۔ تو بہت سے بچھے

بیان مناجات خداوندی

۱۲ تفصیل اسکی بیان سوم دلیل ۱۲

۱۲ یعنی تو اپنے

ملین گے۔ طبیب کی تلاش مین جائے گا۔ کثرت سے پائے گا۔ مولوی بھی علیٰ ہذا القیاس کثرت سے ہین۔ لیکن ایسے شخص بہت تھوڑے ہین۔ جو تجھے اللہ کے راستہ پر لگا دین۔ تیرے عیب تجھے بتلا دین۔ اگر ایسا شخص ملجاوے تو اوس سے رشتۂ الفت جوڑ۔ دونون ہاتھہ سے اوس کا دامن پکڑ لے ہرگز نہ چھوڑ۔ اگر تو چاہتا ہی کہ تیری غیب سے تائید ہو تو سراسر ذلیل ہوجا۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ۔ یعنی بے شک تمہاری مدد کی اللہ نے درآنحالیکہ تم ذلیل تھے۔ اگر تجھے غیب سے روزی منظور ہے۔ تو پوری فقیری ضرور ہے۔ اِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِيْنِ ارشادِ مالکِ بحر و بر ہے۔ یعنے خیرات فقیرون اور مسکینون کے ہی لئے مقرر ہے۔ تو بیچ دریا مین پیاسا کھڑا ہے حضوری مین رہکر وصل ڈھونڈھتا ہے۔ شاید لوگون نے یہ خیال کیا ہی کہ بہت کھانے پینے سے آخرت اچھی ہوجاویگی۔ یا اونکو کسی نے کہدیا ہے کہ یہ چیز عاقبت مین کام آویگی۔ تیرے ذمہ اگر تیرے نفس کی خرابی نہوتی۔ تو اللہ کے عذاب مین گرفتاری بھی نہوتی۔ تیرے نفس نے تجھپر دین مین بہت ہی آسانی کی۔ اور دنیا کی طلب مین خوب محنتین جھیل رہا ہی کوئی مصیبت باقی نہین رہی۔ اوس شخص سے بڑا تعجب ہے کہ بخوبی ورمال سے اپنی حال کا سوال کرتا ہے۔ اللہ کی کتاب اور حدیثِ رسالتمآب سے کیون نہین دریافت حال کرتا ہے۔ جب تجھے عبادت مین کاہلی اور سستی آوے۔ تو چاہیئے کہ آہ وزاری سے مدد لی جاوے جب کوئی پوچھے کہ کس پر رونا چاہیئے۔ کس کے لئے غمگین ہونا چاہیئے۔ تو کہہ اوسکے لئے کہ جسکو صحت دی گئی۔ لیکن اوسنے معصیت مین گذار دی۔ جب پریشانی مین تیری آنکھہ لگے تو خواب بھی پریشان نظر آتے ہین۔ جب تو طہارت سے سوجاوے تو دل پر انوارِ الٰہی اتر آتے ہین۔ جو دن کو لہو و لعب مین مشغول ہوا رات کو بھی اللہ کو بھول گیا۔ جب تو کسی اللہ کے ولی کو دیکھے۔ تو چاہیئے کہ تواوسسے برکت لیوے اور اونکے سامنے باادب بیٹھے۔ جان کہ ولی سے آسمان و زمین اور سیطر

ادب کرتے ہین جس طرح ہم سب کرتے ہین۔ جو شخص کہ دنیا کے آنے سے خوش ہووے
اوسکی حماقت ثابت ہوگئی۔ اور جو اوسکے جانے پر غم کرے تو اوسکی پوری ہی عقل کھوگئی۔
اوسکی ایسی مثال ہے جیسے سانپ کاٹنے آیا تھا۔ لیکن اللہ تعالی نے بچا دیا اور وہ چلا گیا
تو اب اوسکے نہ کاٹنے پر یہ غم کر رہا ہے بجائے شادی ماتم کر رہا ہے۔ یہ بھی ایک غفلت
اور کم عقلی کی علامت ہی کہ اوس آفت کی تو فکر ہو جسکے ہونے نہ ہونے مین تردد و شک ہے
لیکن اوس مصیبت کی فکر نہو جسکا ہونا ضروری اور یک یہ یک ہے صبح ہوئی کہ تو کہنے لگا کہ
کل بہاؤ اور نہ کیا رہیگا۔ یہ سال کیسا کٹے گا۔ اور اللہ کی مہربانیان اس طرح آتی ہین۔ کہ تیری
بے خبری مین بھی پہونچ جاتی ہین۔ رزق مین شک کرنا رزاق مین شک کرنا ہے۔ پروردگار
کی تقسیم پر عیب دھرنا ہے۔ چور نے اگر چرایا جسنے دینے والے نے تو دیا ہی رزق لیا
جب تک کہ تو زندہ ہے تیرے رزق مین سے کچھ بھی کم نہین ہو سکتا۔ تو بڑا جاہل ہے کہ چھوٹی
مصیبت کی فکر کرنے لگا۔ بڑی مصیبت کو چھوڑ دیا۔ اس بات کی فکر کر۔ کہ تو مسلمان مرتا ہے
یا کافر۔ تو بدبخت ہی یا نیک بخت ہے۔ اوس آگ کا خیال کر جو ہمیشہ رہیگی اور جسکی سوزش بھی سخت
ہے۔ اس بات کا غم کر کہ نامہ اعمال سیدھے ہاتھ مین دیا جاتا ہے یا بائین مین۔ فکر کرنے کی ہین
یہ چیزین۔ ایک لقمے یا ایک گھونٹ کا کیا ذکر ہے۔ اوسکی کیا فکر ہے۔ کیا بادشاہ تجسے خدمت
لے گا۔ اور تیری خبر نہ رکھیگا۔ کیا تو مہمان خانہ مین مرتا ہے۔ اور پھر ہلاک ہو جاوے۔ سب سے
اچھی عبادت اللہ تعالی پر اعتماد اور بھروسا ہے۔ آخرت مین گمنام ہونے سے تیرا دنیا مین
گمنام رہنا بہتر اور عمدہ ہے۔ اے شخص لوگ کیون تو بے چھانے نہین کھاتا عمل مین بھی چھان بین
کیا کر۔ تیرے لئے وہی اعمال لکھین گے جو تو نے خالص نیت سے کئے ہین باقی سب پھینکدے
جاوینگے تیرے منہ پر۔ تجھ پر بڑا خوف ہے لوگون سے ملنے جلنے مین۔ تو صرف کانون سے

آخرت کی فکر چاہئے دنیا کی فکر کیا ہے

سُن کے بس نہین کرتا بلکہ اونکا شریک ہوجاتا ہے غیبت کرنے مین۔ حالانکہ اوس کے وضو
اور روزہ مین فساد ہوتا ہی (یعنے اوسکا ثواب برباد ہوتا ہے۔) جورو پر غیرت بدرجۂ کمال
ہے۔ لیکن ایمان پر نہ غیرت آتی ہے نہ اوسکا خیال ہے کیتنی حماقت ہے کہ نفس کے لحاظ سے
تو بی بی پر غیرت کرتا ہی لیکن پروردگار کے خیال سے دل پر غیرت نہین کرتا۔ اگر تیری چیز
کی تو نگہبانی کرتا ہی تو خدا کی شئے کی کیون حفاظت نہین کرتا جب تو رزق کے لئے کسی کو مغموم
دیکھے تو سمجھ کہ وہ خدائے جلّ شانہٗ سے دور ہے۔ اگر کوئی تجکو کہے کہ کل کچہ کام نکرنا مین تجھے
پانچ روپے دونگا تو اوسپر تو بہروسا کرلے گا دیکھو تو وہ فقیر ہے مجبور ہی جب تیرے رزق کی ضمانت
غنی اور کریم نے لی ہی اوسپر بہی نہ تجھے وثوق قوی ہی نہ اعتماد کلّی ہی۔ ایک شخص نے شعر لکہا ہی۔ خوب
کہا ہے۔ اِذَا الْعِشْرُوْنَ مِنْ شَعْبَانَ وَلَّتْ ٭ فَوَاصِلْ شُرْبَ لَیْلِكَ بِالنَّهَارِ
وَلَا تَشْرَبْ بِاَقْدَاحٍ صِغَارٍ ٭ فَقَدْ ضَاقَ الزَّمَانُ عَنِ الصِّغَارِ
ہوئی اب بیسوین تاریخ شعبان ٭ شراب اب رات دن پی اے مہربان ٭ نہ ہرگز پی تو اب
چہوٹے پیالے ٭ ہوا ہے تنگ وقت اب اسکو پالے ٭ شاعر کے پاس اوسکے معنی یہ ہین
کہ جب بیسوین تاریخ شعبان کی ہوچکی۔ تو اب رمضان نزدیک آگئے شرابخواری دور ہوگی
اور اہل طریقت کے پاس اوسکا یہ مطلب ہے کہ جب چالیس سال غفلت کے حال مین تو نے
گذار دئے۔ تو اب رات دن نیک کام کیا کر کیونکہ اللہ کی ملاقات کے دن قریب آگئے۔ اب
تیرے عمل اوس جوان کے جیسے نہین رہے جسکا باغ جوانی پُربہار ہے۔ تیری بیماری جوانی کا
جوبن تو لٹ گیا اب گل کی جگہہ خار ہے۔ ہاتہہ پیر مین درد ہے وہ جمع مفاصل ہے دانت
ہل رہے ہین سفیدی بیام اجل عاجل ہے۔ اب تیرے عمل اوس جوان کے جیسے کہان رہے
جسکی بہار جوانی سے دور غار تگر خزان رہے۔ فرض کرکہ تو نے کوشش بہی کی لیکن تیری

ف ۱ ہذا فی کنوز الحقائق" رواہ ابن ماجہ والبیہقی فی شعب الایمان عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ" ۱۲ منہ

ف ۲ ۱۲ منہ

قوت کہان یاری دیگی۔ تو اب ایسے وقت مین ایک کام کر۔ عمل تو حسب طاقت کر لیکن اوسکی بہرتی کے
لئے ذکر صبح و شام کر۔ یہ ہر حالت مین ممکن اور ہر عبادت سے سہل و آسان ہے۔ اسی کی شان مین
وَلٰكِنْ لِّسَانُكَ رَطْبًا بِذِكْرِ اللّٰهِ رسول دوجہان کا فرمان ہے۔ یعنی چاہئے کہ اللہ تعالے
کی یاد سے تیری زبان تر رہے۔ یا جو دعا اور ذکر آسان ہو اوسکو مدام کیا کر۔ اور اللہ تعالیٰ سے
مدد چاہا کر۔ اوسکا احسان ہے اگر تو اوسکی یاد مین لگا ہے۔ اور جو اوس سے باز رہے یہ اوس کا
قہر و بدبہ ہے۔ تو کوشش سے عمل کر۔ عمل مین غافل ہو جانا عمل سے غافل ہو جانے سے ہے
بہتر۔ تو اپنے حال کو بزرگی مین زاہدونکا حال سمجہ۔ دنیا کو کوڑی کے مال سمجہ۔ کیونکہ طالب دروازہ
سے جدا نہین ہوتا ہے۔ بلکہ دروازہ ہی پر کہڑا رہتا ہے۔ اوسکو یون سمجہ کہ جس کا لڑکا مر گیا ہو وہ عورت
کس طرح شادی اور خوشی کی مجلسون مین آویگی۔ بلکہ وہ اپنے بچے کے غم مین گہلی جاویگی۔ بہت سے
ہدیئے مالک کے پاس سے آئے لیکن تو بہاگا ہوا غلام کسطرح پائے۔ یا تو اوس لڑکے کے مانند
ہے جو جہولے مین پڑا ہے۔ جہان حرکت دیگئی کہ سو جاتا ہے۔ اگر کوئی بادشاہ تجہے خلعت دینے کا
وعدہ کرے۔ تو صبحدم ہی تو اوسکے دروازہ پر حاضر رہے یہ طاعت اور عبادت کے اوقات کو
غنیمت جان۔ ہمارا کہا مان۔ اگر تو اوسکی نافرمانی کرے۔ تو ایسی جگہ ڈہونڈہ کہ جہان تجھے وہ
نہ دیکھے۔ اور طاقت ہی کسی دوسرے سے طلب کر۔ کیا اوسکی نعمتین لیکر اوسکی نافرمانی کرتا
ہی کہے تو ادب کر۔ کبہی غیبت کبہی چغلی کبہی نظر حرام ہے۔ صبح سے شام تک تجھے یہی کام ہے۔ جو عمارت
کہ تو ستر سال مین بناتا ہے۔ اوسکو ایک آن مین ڈہاتا ہے۔ اے عبادت کو خراب کرنے والے
تجہپر خدا نے افاقہ مقرر کیا ہے اسی واسطے۔ تا تو توجہ سوے جناب باری کرے۔ اور تضرع و زاری
کرے۔ اے خواہشون اور گناہون مین مبتلا ہونے والے کیا اچہا ہوتا کہ تو ان سے بیزار
رہتا۔ کاش کہ تو مباحات مین گرفتار رہتا۔ تو جسکے ساتھ کمینگی سے برتاؤ کرے اور وہ احسان سے

۹ حضرت رابعہ بصری ما حضرت سفیان ثوری بلفظ سفیان ثوری

پیش آوے کیون تو اوس سے الفت نہین رکھتا جس سے کہ بخیلی سے تو نے معاملہ کیا اور کریمی سے
اوسنے مقابلہ کیا کس طرح تو اوس سے محبت نہین رکھتا۔ تیرے ہر مصاحب سے تجھے فائدہ پہونچنا
محال ہے۔ جو تیری صحبت مین رہتے ہین اونمین ہر ایک کو اپنے ہی نفع کا خیال ہے۔ جورو اپنی ہی
عیش و عشرت کے لئے تجکو چاہتی محبت کرتی ہے اولاد بھی اپنے ہی اکل و شرب کے لئے تجھپر جان دیتی
مرتی ہے۔ جب آمدنی موقوف ہوگی اور قوت بھی جاتی رہے گی۔ تو ایسے وقت مین سب تجھے
چھوڑ دینگے کسی سے بھی محبت نہ باقی رہے گی جب تو مخلوق سے جدا ہو۔ تو اوسی وقت تجھے
وصالِ خدا ہو جب اولیا نے خلوت اختیار کی اور عزلت نشین ہوے ہمکلامی نصیب ہوئی
انیس رب العلمین ہوے۔ اگر تیرا بھی ارادہ ہو۔ کہ آئینہ دل سے زنگِ کدورت جدا ہو۔ تو جو کام
اونھون نے چھوڑے تو بھی اوس سے باز رہ۔ وہ یہ ہے کہ مخلوق کی محبت چھوڑ خالق سے وصال
رہ۔ درحیرت پر نہ بیٹھ بلکہ اوسکی تائید ہوگی جو مستعد ہوا اور سر کے بل گیا۔ جو اچھی طرح سے دروازہ
ٹھوکا کھل گیا۔ بہت سے طالب بے ادبی سے دروازہ مارے۔ دروازہ بھی نہ کھلا اور دربدر پھرے
مارے مارے۔ یہ عقدہ الکر سکوت سے کھلتا ہے۔ یہ مرتبہ خموشی سے ملتا ہے۔ اگر تجھے اللہ کی حضوری
حاصل ہو جاویگی۔ تو اوسکے خطابات کی صدا بازار مین گھر مین ہمیشہ آویگی لیکن جو ہشیار رہیگا مشاہدہ
کرے گا۔ اور جو سو گیا۔ تو نہ اوسکے دلکے کانون نے سُنا نہ بصیرت نے مشاہدہ کیا۔ اگر بندے
آگاہ ہوتے۔ تو متوجہ بسوے الٰہی ہوتے۔ اوسی کے روبرو حاضر رہتے ہمیشہ ادب کرتے۔ اوسکے
سوا کسی دوسرے سے فتویٰ نہ طلب کرتے۔ اسلئے کہ اِسْتَفْتِ قَلْبَكَ وَاِنْ اَفْتَوْكَ
حدیثِ رسول دوسرا ہے۔ یعنی دل سے فتویٰ پوچھ اگرچہ مفتیون نے فتویٰ دیا ہے۔ کیونکہ
جب الہامات اللہ کی جانب سے ہین تو وہ درست اور برابر ہونگے۔ دل خطا نہ کرے گا اور
بہت سے وقت فتویٰ دینے والے خطا پر ہونگے لیکن یہ پاک دل کا خاصہ ہے۔ یہ مرتبہ

اوسی کو ملا ہے۔ تو فتویٰ تو ہر ایک عالم سے پوچھتا ہے۔ جو اللہ تعالیٰ سے غافل ہو اوسکا علم ہی کیا ہے۔ وہ لوگ اللہ اون سے راضی ہووے نفسانیت سے کوئی کام نہین کرتے۔ جو کچھ کرتے ہین اوسی کے حکم سے کرتے ہین کبھی خلافِ حکم ربِ انام نہین کرتے جب تک زمانہ صحابہ رضی اللہ عنہم سے زمانہ اولیاء دور ہوا۔ اور پوری متابعت مین نقصان و فتور ہوا۔ تو اون سے کرامات[۵۱] کا ظہور ہوا۔ خدا کو یون منظور ہوا۔ بعضے کہتے ہین کہ کراماتِ اولیاء کا جو اتنا زیادہ دور ہوا صحابہ سے اس قسم کا تذکرہ کیون نہین مشہور ہوا۔ ہم کہتے ہین کہ جب اونکو حضرت[۵۲] کی جناب مین حضور ہوا۔ تو یہ فضل سب کرامتون سے نور علیٰ نور ہوا۔ جان تو کہ جو نماز نمازی کو بے حیائی اور بری باتون سے نہ روکے تو وہ نماز نماز ہی نہووے۔ اسلئے کہ اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ ارشاد باری ہے۔ یعنی بے شک نماز بے حیائی اور بری باتون سے منع کرتی ہے۔ تو ہر نماز مین اللہ تعالیٰ سے مناجات کرتا ہے اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ پڑھتا ہی یعنی تیری ہی عبادت کرتے ہین ہم۔ اور تجھی سے طلبِ نصرت کرتے ہین ہم۔ اور اسی طرح تجھے رسول پاک شہ لولاک صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے راز و نیاز ہے اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ وظیفہ داخلِ ہر نماز ہے۔ یعنی آپ پر سلام ہو اے نبی۔ اور رحمت اور برکت اللہ کی۔ تو اللہ کی ایسی ایسی نعمتون سے آراستہ اور مزین۔ پھر گناہ کرنے سے ای جان کے دشمن حضرت شیخ ابو الحسن شاذلی رحمۃ اللہ علیہ کا امتحان لینے ایک گروہ علمائے شہر اسکندریہ کا آیا۔ شیخ نے پہچان لیا اور فرمایا۔ کہ عالمو تمنے کبھی نماز بھی پڑھی ہے۔ عرض کرنے لگے کہ ای شیخ ہم مین کوئی تارکِ صلوٰۃ بھی ہے۔ ہم تو ہمیشہ نماز پڑھا کرتے ہین کبھی نہین قضا کرتے ہین۔ پھر آپ نے فرمایا کہ قرآن مین آیا۔ اور پڑھ سنایا یہ آیہ۔ اِنَّ الْاِنْسَانَ[۵۳] خُلِقَ هَلُوْعًا اِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ جَزُوْعًا وَّاِذَا مَسَّهُ الْخَيْرُ مَنُوْعًا اِلَّا الْمُصَلِّيْنَ۔ پھر فرمایا کہ تمہارا ہی

یہی طریقہ ہے اور یہی آئین۔ کہ تم مصیبت کے وقت مین بے قراری اور جزع نہین کرتے۔ اور فارغ البالی مین لوگون سے سلوک کرتے ہو اور احسان کا سلسلہ قطع نہین کرتے۔ تو سب علماء دم بخود ہوے اور خاموشی اختیار کی۔ تو شیخ نے فرمایا کہ تمنے ایسی نماز کبھی بھی نہین پڑھی۔ اگر تجھے توبہ کی توفیق ہوئی تو خدا کا بڑا فضل ہوا۔ کہ اوسکی جانب تو نے رُخ کیا۔ اگر تو ستر سال بھی گناہ کرکے پھر توبہ کرے تو وہ گناہ مٹ جاتے ہین۔ اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ کَمَنْ لَا ذَنْبَ لَہٗ رسول دوجہان صلی اللہ علیہ والہ وسلم فرماتے ہین۔ یعنے گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہو گیا کہ گویا گناہ ہی نہین کیا۔ مسلمان کو جب گناہ یاد آتے ہین تو آہ سرد بھرتا ہے محزون و پر غم ہوتا ہے۔ اور جب عبادت کو یاد کرتا ہے شاد و خرم ہوتا ہے۔ لقمانِ حکیم نے فرمایا ہے۔ کہ مسلمان کے دو دل ہین ایک مین امید بھری ہے ایک مین خوف سمایا ہے کبھی عمل مقبول ہونے کی لو لگتی ہے۔ تو کبھی عمل کے مردود ہو جانے سے طبیعت ڈرتی ہے۔ بی بی کی خیانت پر تجھے بہت ہی غصہ آیا۔ نفس مٹھی بھری نے تو مجکو فریب کر ڈالا لیکن اوسپر کڑھا نہین ہوتا سارے عقلمند متفق ہین کہ جب عورت خیانت کرے تو خاوند طلاق دے دے۔ اسی طرح تو بھی نفس کو چھوڑ اور اوسکی خوب ہی کرنے دے صحابہ نے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کی۔ کہ جس سے اکثر لوگ جنت مین جاوینگے وہ کیا چیز ہو گی۔ فرمایا پرہیزگاری اور خوشخلقی پھر گذارش کی کہ جس سے اکثر لوگ دوزخ مین گرینگے ہمین بتلائیے وہ شے۔ ارشاد ہوا دو کھوکل چیزون سے ایک منہ دوسرا فرج ہے۔ اللہ کے انعامات کو کھویا۔ اور اس پشیمانی سے کبھی دلکو نہ دھویا۔ اوسنے بڑی غلطی کی جو قرابت دارون کے مرنے پر رویا۔ بڑا رونا اسپر ہے کہ زمین دل مین اللہ کی محبت اور تقوی کا تخم نہ بویا۔ دوزخ اور صراط کی منزل کڑی ہے ہنسی کا کون موقعہ ہے بڑی مشکل پڑی ہے۔ اگر تنہائی مین گناہون کا ارادہ ہو۔ خدا کے خوف سے دل

سادہ ہو۔ تو سر پر خاک اوڑالے۔ اپنے کو سوگوار بنالے۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کا یہ فرمان بالیقین ہے جس شخص کو تنہائی مین گناہون سے تقوی نہ روکے تو اللہ تعالی کو بھی
اوسکے عمل کی کچھ پروا نہین ہے۔ خدا کی مخالفت مین اگر آج صرف مال ہے۔ تو کل قیامت
مین تجھپر اوسکا بڑا وبال ہے جس سے تو موافقت کرے۔ تو وہ ضرور لطف وعنایت کرے
لیکن جس سے تو مخالف ہو۔ اور وہ مہربانی کم نہ کرے اوسی سے خائف ہو۔ تو لگاتار گناہ
ڈرانے والا
کر رہا ہے بیہات ہے۔ تجھے مہلت دیگئی ہے بڑی خوف کی بات ہے۔ اللہ تعالی فرماتا ہے
سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُونَ قرآن مین یعنے آہستہ آہستہ کھینچینگے ہم اونکو اسطرح کہ وہ نہجانین
توجہ سے تھوڑے ہی عمل درکار ہین۔ بے پروائی سے بہت سے عمل خراب وخوار ہین۔ پردے
اوٹھین تو ہر چیز تسبیح کرتی نظر آوے۔ مگر یہ تیری دوری اور نقصان کس طرح جاوے جسیم کی
حفاظت کا اہتمام ہے۔ دین کی بالتو نکو سلام ہے۔ اگر کسی نے کہدیا کہ یہ کھانا زہر آلود ہے
تو اوسی وقت تو ترک کردیگا۔ اگر اوسکو نکالکر باسن دھو بھی ڈالین تو پھر بھی متنفر رہیگا۔ جانکی
حفاظت کا یہ حال ہے۔ دین کا تجھے کب خیال ہے۔ اللہ تعالی ایسا صاحب فضل واحسان ہے
کہ ماں سے بھی زیادہ مہربان ہے۔ ماں تجھے لڑکپن مین اچھا لباس پہناتی تھی جب تو خراب کرتا
تھا اوسی وقت بدلاتی تھی۔ خداوند عالم نے تیرے لئے زمین کو اسطرح مزین فرمایا۔ کہ ہر ہر
موضع کو لائق سجود بنایا۔ تو اوسکو معصیت سے ناپاک کرتا ہے۔ پھر عبدیت کا دم بھرتا ہے
بزرگون کی صحبت سے مغرور نہو۔ جھوٹے دعودن پر مسرور نہو۔ بلکہ اونکی صحبت سے تجھے
خدا کا خوف زیادہ ہو۔ اچھے کامون پر مستعد اور آمادہ ہو جسطرح صحابہ رضی اللہ عنہم آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت سے فائدہ مند ہوے۔ خدا سے خائف ہوکر ہر ہر حکم کے
پورے پابند ہوے۔ کبھی دوری کا باعث مال ہوتا ہے۔ محتاجی مین خدا سے وصال ہوتا ہے

مفلسی اسلئے پیاری ہے۔ کہ اسمین خدا سے تضرع وزاری ہے۔ وہی فقیری بہتر جسمین خدا کی حضوری ہو۔ اوس تونگری پر لعنت جسمین خدا سے دوری ہو۔ تجھے جس طرح گناہ کی ممانعت ہے۔ اوسیطرح گناہگارون کو بدنام کرنا بھی معصیت ہی۔ بلکہ غائب مین اونکے لئے دعا کرنا باعثِ اجابت ہے آج لوگونکی اوسکے برعکس عادت ہے۔ جب تو اپنے بھائی مسلمان کی عزت لینے مین شاد ہو۔ شاید یہ تیرا نماز روزہ بھی برباد ہو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہین کہ تم اپنے ایمانونکو تازہ کیا کرو۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہا کرو۔ تو اس حدیث سے یون سمجھا جاتا ہے۔ کہ ایمان پر گناہ کا غبار آتا ہے۔ ہر میل کو پانی نہین دھوتا ہے۔ بلکہ بعض میل آگ سے دور ہوتا ہے خراب سونے کا یہی حال ہے۔ عاصیون پر بھی گناہون کا وبال ہے۔ اسلئے آگ مین داخل ہونگے۔ پھر جنت کے قابل ہونگے۔ اگر متقیونکو دیکھا تو تقوی کی آرزو کر۔ اور کسی طرف نہ رو کر۔ وہی عاشق کا حال اچھا جو محبوب کے سوا کسی پر نہ وا ہو۔ سب سے چھپا ہو۔ جہان اوسکو اپنا عشق ظاہر کرنا منظور ہوا معشوق کی حضوری سے دور ہوا۔ دنیا نے جنکو چھوڑ دیا ہے تو اوس طرح کا دنیا دار نہو۔ بلکہ خود دنیا کو چھوڑ دے مفت ملے تو بھی طلبگار نہو۔ اگر تو نے آخرت چھوڑ کر دنیا اختیار کی۔ تو تیری حالت اوس شخص کی جیسی ہوئی۔ جسکے پاس دو بی بیان تھین ایک جوان امانت دار تھی۔ دوسری بوڑھی بدکردار تھی۔ اسنے صالحہ جوان کو چھوڑ بوڑھی فاسقہ کو پسند کیا۔ بے وقوف مشہور ہوا علم حماقت کو بلند کیا کبھی قضا جاری ہوتی ہے کہ تو گناہ کرے تاکہ تکبر وعجب سے باز رہے۔ ایک شخص نے دو رکعت نماز پڑھی اوسپر نازان ہوا اور اعتماد کیا۔ ظاہر یہ نیکی ہوئی مگر حقیقت مین گناہ ہوا۔ دوسرے شخص نے معصیت کی۔ اوسپر اوسکو ذلت وندامت ہوئی۔ ایسا شرمسار ہوا۔ کہ عجز پر ناز اوسکا شعار ہوا۔ دیکھو تو گناہ کا کام ہوا۔ آخر مین نیکیون کا سرانجام ہوا۔ دوسرون کے چھوٹے گناہون پر تیری نظر ہے۔ اپنے

بڑے گناہون سے بے خبر ہے۔ اللہ والون کے پاس گناہ اور گناہگارون کی ایسی صورت ہے۔ جیسے کسی مردار چیز پر کتونکی جمع ہونے کی عادت ہے۔ تو پھر وہ کیون نہ ذلیل وخوار ہو جو مردار خوار ہو۔ خرید و فروخت مین ترازو مقرر ہے۔ تو اپنے اعمال کے پرکھنے مین بے خبر ہو جنکے پانون نجس ہون۔ وہ کیا لایق مجلس ہون۔ یہان تو منہ نجس ہوا ہے۔ علاوہ برعلاوہ ہے جس نے خیانت کی اوسکو ذلت ہوئی۔ پانسو دینار ہاتھہ کی قیمت ہے جب کوئی کسی کا ہاتھہ کاٹے تو یہ اوسکی دیت ہے۔ اور چور کا ہاتھہ پاؤ دینار مین کاٹنا حکم شریعت ہے۔ یہ خفت و ذلت بسبب معصیت ہے جس ہاتھہ کی قیمت پانسو دینار تھی وہ پاؤ دینار مین کٹ گیا بسبب نافرمانی خداوندی کے اوسکا مرتبہ گھٹ گیا جو چھوٹے گناہ مین پھنسا ہوگا۔ آخر وہ بڑے مین مبتلا ہوگا۔ نفس کے مکر پہچان اور اوسپر اعتماد نکر۔ اوسکا کہا نہ مان اور اپنے عمل کو برباد نکر۔ اگر کسیکی ملاقات کو تیرا نفس چاہے۔ تو شاید دکھتی آگ پاس جاوے اور اوسمین اپنے کو عمداً ڈالے۔ یہ مجلسین وہ ہین کہ جسمین تو بیٹھا۔ گناہ لیکر اوٹھا۔ بہت سے بزرگون نے جماعت سے نماز چھوڑ دی۔ گھر مین بیٹھے تنہائی پسند کی۔ باہر نکلنے کو اگر جی چاہے۔ گھر مین بیٹھکر اوسکو وظیفہ مین لگا دے۔ یہ مجلس عورت سے بھی بدتر ایک غیبت ہے۔ لیکن کتون کا خوابگاہ تو ویرانہ ہے اوسی سے رغبت ہے۔ دلونکی ایسی مثال ہے جسطرح مکانون کا حال ہے۔ ایک مکان ویران ہو کر کتون کا پیشاب گاہ ہے۔ کسقدر تباہ ہے۔ ایک مکان آباد ہے۔ اور اوسمین خدا و رسولؐ کی یاد ہے۔ اگر خیرات کرنے والون کے دفتر مین نام لکھانا منظور ہو۔ تو ہر روز کچھ نہ کچھ خیرات ضرور ہو۔ اگر قاریون مین نام لکھانے کی حاجت ہے۔ تو ہر روز ایک آیت کی تلاوت بھی کفایت ہے۔ اگر رات کو دو رکعت مین بھی قیام ہو۔ تو شب بیدارون مین تیرا نام ہو۔ کہین غلطی سے تو یون نہ کہے۔ کہ جسکے پاس ایک دن کا قوت ہو وہ کیا خیرات کرے

اس ماننہ مین خلوت اچھی ہے۔ معصیت موجب ذلت ہے

بیان توبہ

اللہ تعالیٰ لِیُنفِق ذُو سَعَةٍ مِّن سَعَتِهٖ وَمَن قُدِرَ عَلَیْهِ رِزْقُهٗ فَلْیُنفِقْ مِمَّآ اٰتَاهُ اللّٰهُ فرماتا ہے یعنی چاہئے کہ خرچ کرین صاحب وسعت اپنی وسعت سے اور جس شخص پر کہ تنگی کی گئی رزق کی پس چاہئے کہ خرچ کرے اوسمین سے کہ جو کچھ اللہ نے دیا ہے۔ فقیر کا احسان مان اگر تو عاقل ہے۔ کیونکہ وہ تیرے زادِ آخرت کا حامل ہے۔ (۵) سائل کا ہاتھ جو لے دستِ خدا کے ساتھ بڑھ آیا ہے بادشاہ ترے در پر گدا کے ساتھ ہے جسکو منتہیٰ پر پہونچنے کا ارادہ ہو۔ تو اپنے ابتدا کے کام درست کرنے پر آمادہ ہو۔ تو اگر اللہ کا سچا فرمانبردار ہے۔ تو وہ ہر طرح سے تیرا حامی و مددگار ہے۔ اوسکی مٹی خراب اور برباد ہے جسکا مخلوق پر اعتماد ہے۔ کیا تو نے یہ خیال کیا کہ دوا میٹھی ہوگی اور ریے کہائے تندرستی ہوگی۔ گناہ کی لذت چھوڑ۔ توبہ کی طرف منہ موڑ۔ اگر خواہشات نفس کا غلبہ ہو متوجہ بسوے مولا ہو۔ اوسیوقت تجھے نجات ہے۔ یہ ادنی سی بات ہے یہ کیا کہنا ہے۔ کہ اولیا کا کونسا پتہ ہے۔ کہان رہتے ہین۔ کدہر بستے ہین۔ بلکہ تجھے یون کہنا زیبا ہے۔ کہ میرا دل اندھا ہے جسکو نجاست لاحق ہو۔ وہ شاہزادیون کے دیکھنے کے کب لایق ہو۔ شیخ مکین الدین اسمر رحمۃ اللہ علیہ اپنا حال سناتے ہین۔ اس طرح فرماتے ہین جسوقت مین شہر اسکندریہ مین تہا۔ آفتاب کے ہمراہ ایک اور آفتاب طلوع ہوا۔ نزدیک گیا تو ایک جوان کو دیکہا شروع جوانی ہے۔ چہرہ نورانی ہے۔ مین نے سلام کیا۔ تو اونہون نے جواب دیا۔ مین نے پوچہا کہ کہان سے تشریف فرمائی ہوئی۔ تو اونہون نے اس طرح گویائی کی۔ کہ مین نے صبح کی نماز بیت المقدس کی مسجد اقصیٰ مین پڑہی۔ ظہر تمہارے پاس ہوگی عصر کو مکہ مین رہونگا۔ مغرب مدینہ مین پڑہون گا۔ مین نے کہا میری ضیافت قبول ہو۔ بندہ کا مدعا حصول ہو۔ فرمانے لگے اسوقت ضرورت نہین۔ اتنی فرصت نہین۔ مجھے اونہون نے رخصت کی اور اپنی راہ لی جس نے مسلمان کی تعظیم کی گویا خدا کی توقیر کی جس نے مسلمان کو تکلیف دی خدا کی تحقیر کی جبردار مسلمانون کی

اولیا کو نہ جاننا اپنی ہی نالایقی کا سبب۔ ایک اور حکایت۔ مسلمانی کی تعظیم اللہ کی تعظیم ہے

ایذا رسانی سے بچنا۔ یہ کیا کم گناہ ہے کہ اونکے عیوب کو پیش نظر رکھنا۔ پیاز کی طرح تیری حالت
ہی سب پوست ہی پوست ہے کسقدر ندامت ہے۔ پاکی کا اگر صاف ہونا مقصود ہو۔ تو چاہیئے
کہ اوسکی خرابی کا سبب مسدود ہو۔ دل مثل حوض اعضا بجاے انہار ہین۔ دل کیون نہ خراب ہو اگر
عمل بدکار ہین۔ شجر دل کو خراب پانی نہ پہونچا غیبت اور بدگوئی نمیمت اور بدنظری سے اپنے کو
بچا جو چیز دل سے نکلی اوسکا کیا خطر ہے۔ بلکہ جو شئے دل مین جاکی اوسی سے بڑا ضرر ہے۔ اکل
حلال و ذکر و تلاوت قرآن سے دل نورانی ہوگا۔ تو مخلوقات سے آنکھ بند کرلے تو لاثانی ہوگا۔
علم و حکمت پر نظر رہے۔ اوسکے سوا سب سے بے خبر رہے۔ آئینہ کو زنگ آلود کہنا عقل سے دور
ہے۔ تیری آنکھون مین درد ہے بینائی کا قصور ہے۔ تجھے جاہ اور حکومت وغیرہ کی محبت ہے
پھر مرشد کے فیض کی کیا شکایت ہے۔ تیری ہی لیاقت مین کلام ہے۔ ورنہ مرشد کی ایک
نظر بس ہی دوبارہ حاضر ہونے کا کیا کام ہے جسقدر دل پر زنگ ہو اوسی قدر حضوری ہو۔
ہر مجلس مین صیقل ہو کر دل تیرا نوری ہو۔ اوسکی صحبت سے علیحدہ ہو جس سے کچھ بھی نہ فائدہ ہو۔
مخلوق سے امید چھوڑ خالق کی طرف منہ موڑ۔ اوسکا معاملہ تیرے ساتھ مشاہدہ کر۔ ابتداے
پیدایش سے ملاحظہ کر۔ اوس نے ہر طرح سے احسان و مہربانی کی۔ تو نے تو ہر حال مین اوسکی نافرمانی
کی۔ مخلوق کی محبت تیرے دل مین ساری ہے۔ خالق کی الفت سے دل عاری ہے۔ اعضا مثل
بکریان ہین تو راعی ہے۔ اللہ مالک اور والی ہے۔ اچھی چراگاہ مین چرا کر مالک کو راضی کر۔ پھر خوشی
منا اور شادی کر۔ اگر بری جگہ چرایا۔ بعضے دبلی ہوین بعضون کو بھیڑیا کہایا۔ اب تو مالک کا گنہگار
ہے چاہے بدلہ لے یا معاف کرے مختار ہے۔ چاہے دوزخ مین ڈالے کیونکہ تو نافرمان ہے
چاہے جنت مین بھیجے یہ اوسکا احسان ہے۔ اگر تو اوسکی رضامندی مین کوشش کرے تو جنت کا
سالک ہی نہین تو ہالک ہے۔ اس سے عقل کو تول یہ میزان حکمت ہے۔ اوس طرح جس طرح دوسرے

اشیا کے تولنے کی عادت ہی۔ اگر صراط سے اپنے گذرنے کا حال معلوم کرنا منظور ہے۔ تو مسجد کو جانے کا حال دریافت کرنا ضرور ہے۔ جو اذان سے پہلے مسجد کو آوے۔ وہ بجلی کی طرح صراط سے گذر جاوے۔ اور جو اوّلِ وقت آیا۔ تیز گھوڑے کی طرح گذرا۔ یہان بھی صراطِ استقامت تیار ہے لیکن اس آنکھ سے کیا نظر آوے دل کی بینائی درکار ہے۔ اوس صراط کی طرف اشارہ کرنا اوسکے موجود ہونے کی دلیل ہے جس طرح ارشادِ خدائے جلیل ہے۔ وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ یعنی یہ میری راہ سیدھی ہے اسی پر چلو۔ جسکے لئے راہ روشن ہے وہی اتباع کرے گا راستہ پائیگا نہین تو ہر قدم پر ٹھوکرین کہائے گا۔ اگر سماعت اور بصارت اور زبان کو ایک مدت تک بے قید رکھا تھا تو اب نگاہ رکھنا ضرور ہے۔ اگر راہِ راست چلنا منظور ہے حضرت[۵۱] سردارِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہین۔ کہ مسلمان فقرا اغنیا سے پانسو برس پہلے جنت مین جاتے ہین۔ یہ اسلئے ہی کہ اونہون نے دنیا مین عبادت مین سبقت کی۔ تو تو اکیلا نماز پڑہتا ہے حالانکہ کسقدر تاکید ہی جماعت کی۔ اور تو جو نماز پڑہتا ہے تو مرغ کیطرح ٹھونگین مارتا ہے عجیب حال ہے۔ بادشاہ کے ہدیہ کے لایق تو عمدہ سے عمدہ مال ہے۔ فقرا سے فاقون پر صبر کرنے والے مراد ہین جس طرح تو عیش مین خوش ہے اوسی طرح وہ تکلیف مین شاد ہین۔ کسقدر تیری نادانی ہے۔ خالق کا در چھوڑ کر مخلوق کے دروازونکی سرگردانی ہی۔ یہ تیری بے حیائی نہین جاتی۔ تجھے شرم نہین آتی ہمیشہ نفس سرہلا کر بھیجا کہاتا ہی پھر تو اوسی کے ساتھ ہے۔ بڑے تعجب کی بات ہے۔ اللہ کی جانب سے ہر طرح کی خیر و برکت ہے لیکن اوسکی صحبت سے نفرت ہے۔ اگر تو کہے کہ اللہ کی صحبت کس طرح حاصل ہوتی ہے تو جان کہ ہر چیز اوسکے موافق صحبت کے قابل ہوتی ہے۔ اللہ کی صحبت یہ ہے کہ تو اوسکے نہی سے باز رہے۔ اوسکے حکم کی سر آنکھون سے اطاعت کرے۔ فرشتے اگر تیری نیکیان لکھین تو اونکا تو ہمنشین ہے قرآن و حدیث پر عمل کیا تو اونہین کا تو قرین ہے۔ آسمان کی صحبت تفکر ہے۔ زمین کی

[۵۱] عن ابی هریرة رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم یَدْخُلُ الْفُقَرَاءُ الْجَنَّةَ قَبْلَ الْاَغْنِيَاءِ بِخَمْسِ مِائَةِ عَامٍ نِصْفِ يَوْمٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

بیان صحبت پروردگار

صحبت اعتبار و تدبر ہے۔ صحبت مین ہم مرتبہ ہونا لازم نہین۔ اللہ کی صحبت کا نو عالم نہین یعنی جسکو
شکر نعمت پر ہو صبر مصیبت پر ہو حکم کا فرمانبردار ہو۔ پورا پرہیزگار ہو۔ عبادت مین خلوص کامل ہو
جب یہ باتین ہون اللہ کی صحبت حاصل ہو۔ جہان صحبت کو قرار ہوا۔ خدا کے دوستون مین شمار ہوا
یون نہ کہنا کہ نیکی کا وقت نہین۔ وہ لوگ نہین وہ صحبت نہین۔ ہم نیکو اللہ سے بعید کرنے والے
نہین ہین۔ اوسکی رحمت سے نا امید کرنے والے نہین ہین۔ داؤد علیہ السلام کی کتاب زبور ہے۔
اوسمین مذکور ہے جبوقت بندہ مجسے منہ پھیرتا ہے۔ اسوقت مجھے بڑا رحم آتا ہے بہت سے
فرمان بردار اپنی خود پسندی سے ہلاک ہونگے۔ بہت سے گنہگار بسبب عاجزی کے گناہون سے
پاک ہونگے شیخ مکین الدین اسمر رحمتہ اللہ علیہ اپنا حال سناتے ہین۔ اسطرح فرماتے ہین۔ کہ جب
مین شہر اسکندریہ مین تہا۔ ایک میان کے ہمراہ ایک غلام کو دیکہا۔ ان دونون کے ہمراہ ایک نور کا
پہریرا ہے۔ جو آسمان سے باتین کرتا ہی۔ مجھے تردد ہوا کہ یہ جہنڈا میان کا ہوگا یا غلام کا۔ اسکی تحقیق
کرنے کو اون دونون کے پیچہے ہولیا۔ میان اوسکو کچہ دلاکر جدا ہوا۔ علم غلام کے ہمراہ ہوا۔ مین سمجہ گیا
کہ یہ غلام نہین میان ہے۔ خدا کا راز دان ہے۔ مین اونکے مالک کے پاس جاکر اونکے خریدنے کا
سوال کیا۔ مالک نے بہت تمام استفسار حال کیا۔ مین نے کہا یہ ولی کامل ہے۔ مالک نے کہا اون کو
آزادی حاصل ہے۔ بعضے لوگ اولیا کو بو سے پہچانتے ہین۔ بعضے اونکو ذوق سے جانتے ہین۔ جہان
کسی ولی کو دیکہا۔ کہ منہ میٹہا ہوگیا۔ اور جو کسی مردود پر نظر پڑی۔ منہ کی بے مزہ حالت ہوئی یہ شخص
حرام باتین نہ چہوڑے فرض ادا کرنے سے کیا ہوتا ہے۔ جو شخص پرہیز نکرے دوا پینے سے کب
فائدہ ہوتا ہے۔ اوس مال مین کیا خاک برکت ہو جسمین لوٹ اور غارت ہو۔ اسیطرح غافلون
کی عمر بجاے مال ہے۔ جو لوٹ مین یا مال ہی۔ جذامی لوڑہے کی طرح دنیا کی مثال ہے۔ ظاہر ارشیمی
کپڑون سے اوسکا کمال ہے مسلمان تو اوس سے خبردار ہے۔ اسلئے دوسرونکو بہی نفرت دلاتا ہی

اور خود بھی بیزار ہے۔ دعوی کا لباس سب سے بُرا ہے۔ تو بحث مین لوگون سے اسطرح کہتا ہی
تم مجھسے بات کرنے کے سزاوار نہین سلایق گفتار نہین۔ تم میری برابری کرتے ہو۔ مجھسے ہمسری کرنے
ہو۔ جان تو کہ اسی سے تو ابلیس ہلاک ہوا۔ فلک سے زیر خاک ہوا۔ آگاہ رہ تکبر سے بچنا کسی کو
نہ حقیر سمجھنا۔ لا الہ الا اللہ کی عزت ہر ایک کے دل مین موجود ہے۔ تو بھی ہر ایک سے حسن ظن
رکھہ اگر نجات مقصود ہے۔ لوگون سے خوشی سے ملاقات کرنا حسن خلق اسکا نام نہین بندونکی
تعظیم کرنا اللہ کے حقوق کی نہ تکریم کرنا مسلمانون کا کام نہین۔ بلکہ تو حسن خلق سے جب ہی موصوف
ہوگا جب خدا کی اطاعت مین پورا مصروف ہوگا۔ اللہ تعالے تجھے آدمیون سے تکلیف پہنچانا
ہے۔ اس طرح اپنی طرف بلاتا ہے۔ اللہ کے پاس تیری بڑی قدر و منزلت ہے۔ جہان گناہ
کیا کہ تو بے عزت ہے۔ تنہائی مین بھی اگر تجھے خوف خدا ہے۔ تو اسی کا نام تقوی ہے۔ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب پانی پیتے۔ تو یون فرماتے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ جَعَلَهٗ عَذْبًا
وَّلَمْ یَجْعَلْهُ مِلْحًا اَجَاجًا بدولتنا خدا کا شکر ہے جس نے اپنی رحمت سے پانی کو میٹھا بنایا۔ ہمارے گناہونکے
سبب سے کھاری نہ کیا۔ حالانکہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گناہون سے پاک تھے
تواضع سے اور ہم کو سکھلانے کے لئے فرماتے۔ ممکن تھا اگر آنحضرت ہمارے گناہ کی جائے
تمہارے گناہ فرماتے۔ ہمکو یہ خطاب سناتے۔ اسی طرح ظاہری کھانے پینے مین بھی ہماری ہی
تعلیم مقصود تھی۔ ورنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کھانے پینے کی کیا ضرورت تھی ہمیشہ دعوت
معبود تھی۔ عارف کے سامنے جب پانی پینے کو لاتے ہین سر جھکا دیتا ہے۔ اللہ کی یاد مین آنسو
بہا دیتا ہے۔ راہ مین فساد کے باعث بعضون نے نماز جماعت چھوڑ دی ہے۔ چنانچہ انس
ابن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کیونکہ جماعت سے فائدہ منظور ہے۔ فائدہ تو تبھی ہے
پہلے اصل مال کی حفاظت ضرور ہے۔ صحرا کے درندے جسم کو پھاڑتے ہین۔ بازار اور راہ کے

درندے دل کو کاٹتے ہین۔ جو شخص کثرت سے گناہ کرے اور استغفار بھی کرے اوسکی ایسی مثال ہی جیسے کوئی شخص زہر کھاوے بعد اوسکے تریاق کا بھی استعمال ہے۔ اوس سے کہا جاتا ہے کہ شاید کبھی تریاق نہ ملے۔ اور اوسکے ملنے کے پہلے ہی موت آپہونچے۔ وہ لباسِ تقوی کس طرح پہنے جسکا دل بیمار ہو۔ جسکا دل صحیح ہو وہ بارِ تقوی اوٹھانے تیار ہو۔ جسکے دل مین خواہشات کا مرض پیدا ہووے اوسکو عبادت مین کیا خاک مزہ ملے۔ اللہ نے بھی شہوت کا نام مرض رکھا جس طرح ارشاد ہوا۔ فَيَطْمَعَ الَّذِي فِي قَلْبِهِ مَرَضٌ یعنے طمع پر آمادہ ہے۔ جسکے دل مین بیماری پیدا ہے۔ طمع کا دو طرح سے علاج ہے۔ ہمیشہ روبصحبت مزاج ہے۔ ایک نافع چیز کا استعمال وہ کیا ہی عبادت ہے۔ دوسری مضر شئے سے اپنے کو سنبھال وہ کیا ہے معصیت ہے۔ اگر گناہ کیا تو ساتھ ہی توبہ اور استغفار کر۔ عاجزی اور شرمساری اختیار کر۔ تاکہ یہ خدا سے ملنے کا سبب ہو۔ پھر تو محبوبِ رب ہو۔ اگر عبادت کے بعد تجھے تکبر اور غرور ہو گا۔ تو اوسی وقت خدا کی جناب سے دور ہو گا۔ جب اعضا سے فعل غیر مباح ہوا اور اسمین تو مرتکب دن اور رات ہے۔ پھر تو چاہتا ہے کہ دل کی اصلاح ہو بڑے تعجب کی بات ہے۔ زہر سے دوا کرتا ہے اس طرح تیری مثال ہے۔ سیاہی سے کپڑا سفید کرتا ہے عجیب حال ہے جسکو پسند تنہائی اور عزلت ہے۔ وہ ہمیشہ باعزت ہی۔ پھر جسکو خلوت کامل ہو۔ اللہ سے واصل ہو پردے اوٹھین دل صاف ہو۔ اسکو طلب کرے جو اہل انصاف ہو۔ بے پروائی سے بہت سے عمل ایسے ہین جیسے کم قیمتی بہت سے کپڑے ہین۔ توجہ سے تھوڑے عملون کی ایسی مثال ہے جیسے قیمتی تھوڑے کپڑون کا حال ہے۔ جیسے یاقوت کسقدر چھوٹا ہے لیکن قیمت مین اعلی ہے پس جو دل کو اپنے خدا سے لگا رکھے۔ خواہشون سے جدا رکھے۔ وہ مردِ اکمل ہے بہت نماز روزہ رکھنے والون سے افضل ہے۔ بے حضورِ قلب نماز پڑھنے کی ایسی مثال ہے جیسے کسی کا بادشاہ کے پاس خالی سو صندوق بھجوانے کا حال ہے۔ تو وہ ضرور مستحقِ عتاب ہو گا۔ اور جب بادشاہ اوسکے

علاج طمع

سامنے اوسکا ذکر کریگا کسقدر اوسکو پیچ و تاب ہوگا۔ تو جو نماز پڑہتا ہے۔ تو اللہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے باتین کرتا ہے۔ تیرا اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ کہنا ملحوظ خاطر ہو۔ کیونکہ عرب اَيُّهَا الرَّجُلُ اوسی کو کہتے ہین جو حاضر ہو۔ رات کی دو رکعت دن کی ہزار رکعت سے بہتر ہین۔ اور کل یہ دو رکعت میزان مین بے خوف و خطر ہین۔ غلام کو خدمت کے لئے خریدتے ہین۔ کہانے اور سونے کو کون لیتے ہین۔ تو بہی خریدا ہوا غلام ہے جس طرح اللہ تعالی کا کلام ہے۔ اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيَقْتُلُوْنَ وَيُقْتَلُوْنَ یعنی اللہ نے جان و مال کو مسلمانون کے جنت کے بدلے خریدا۔ وہ لڑینگے پہر مارینگے یا ماری جاوینگے براہ خدا جسنے نفس کو کام مین نہ لگایا۔ تو نفس نے اوسکو اپنا بندہ بنایا۔ اگر نفس پر تو طاعت کا بوجہ ڈالے۔ تو معصیت کی طرف کیون بلاوے۔ عبادت سے فرصت نہ لے نفس کو گناہ کرنے کی مہلت نہ دے۔ نیک بخت بندے اپنے کو بچاتے ہین عید مین بہی سیر و تفریح کو نہین جاتے ہین۔ جو سیر و مباحات مین لگا۔ وہ شب بیداری سے باز رہا۔ اور اوس سے یون کہا جاتا ہے کہ تو نے اپنے نفس کو ہمسے روکا۔ ہمنے تجکو اپنی عبادت سے باز رکہا۔ تجھپر رات کی دو رکعت نماز مین کسقدر دشواری ہے۔ اُحد کے پہاڑ سے بہی بہاری ہے۔ جو اعضا کہ بے طاعت کے خشک ہون وہ کاٹے جانے کے سزاوار ہین۔ اسلئے کہ سوکھے جہاڑ جلانے کو درکار ہین۔ دنیا کو دل سے دور رکھنے کی ایسی مثال ہے جیسے خوبصورت گہر کے اوپر پائخانہ بنانے کا حال ہے۔ نجاست کا اثر گہر پر شتاب ہوگا۔ باطن کی طرح تیرا ظاہر بہی خراب ہوگا۔ بعضے لوگ دل کو پاک کرتے ہین تو منہ روشن و سفید ہوتا ہے۔ اوسکی صفائی کے لئے توبہ اور ذکر مفید ہوتا ہے۔ تو بہی اللہ کی حضوری مین رہکر معصیت مین آلودہ ہے۔ حرام کہاتا ہے محرمات کو دیکہتا ہے کس رجعہ بہبودہ ہے جو بخل اور شہوت مین مبتلا ہو۔ کیون نہ دل اوسکا اندہا ہو۔ اگر تو صحت مین توبہ نکرے گا۔ تو خدا

تجھے بیماری اور غم مین مبتلا کرے گا۔ تاکہ گناہون سے پاک ہوکر بے قصور ہو جسطرح دھونے سے
کپڑے کا میل دور ہو۔ تو بھی آئینۂ دل سے دور زنگِ کدورات کر۔ پھر خداوند عالم سے ملاقات کر ذکرِ
قلبی کی تکرار کر۔ پھر مطالعۂ انوار کر۔ اوس باؤلی کھودنے والے کی طرح نہو جا جس نے ایک گز یہان
کھودا ایک یہان کھودا کس طرح پانی نکلے گا۔ ایک ہی جا کھود تو بآسانی نکلے گا۔ اے اللہ کے بندے
اصل مال دین ہے جب تو اوسی کو کھو بیٹھا تو صد نفرین ہے۔ زبان سے اوسی کی یاد کر۔ دلِ ویران
کو اوسیکی محبت سے آباد کر۔ اعضا کو بھی اوسی کی خدمت مین لگا دے۔ زمینِ وجود کو صاف کر رکھ
تا تخم آوے تو اگا دے کھیتی کرنے والا جس طرح زمین سے کرے۔ تو اوسطرح بھی اگر اپنے دل کی
خبر رکھے تو منور ہوے۔ تیری ایسی مثال ہے۔ جیسے دو شخص کا جدا جدا زمین خریدنے کا حال ہے
ایک نے لیتے ہی کانٹے وغیرہ سے صاف کیا باؤلی کھدوایا۔ پھر تخم بویا پھل کھایا فائدہ اوٹھایا
یہ وہ ہے جسکی طاعت مین عمر بسر ہوئی۔ زمینِ دل منور ہوئی۔ دوسرے نے اوسی طرح چھوڑا تو کانٹو
بن ہوا۔ سانپ اور بچھو کا مسکن ہوا۔ یہ اوس شخص کا حال تباہ ہے جسکا معصیت سے دل سیاہ ہے
اگر تو مجلسِ نیک مین آکر پھر مخالفت کو جا وے تو مت ناامید ہو۔ یون نہ کھہ کہ یہ مجلس مجھے کس طرح
مفید ہو۔ بلکہ اسی طرح حضوری مین مداومت ضرور ہو۔ تیری چالیس برس کی بیماری ایک لحظہ یا ایک
دن مین کس طرح دور ہو۔ گنہگار اگر سات دریا مین بھی ڈوبے تو پاک نہین ہوتا۔ بے توبہ کے
حاصل کچھ خاک نہین ہوتا۔ وہ کیا ہے جو تجھے اللہ کی کتاب پڑھنے اور اوسکے گھر مین جانے سے منع کرتی ہے
وہ ظاہری جنابت ہے۔ وہ کیا ہے کہ تجھکو اوسکے حضور اور اوسکے کلام سمجھنے سے روکتی ہے۔ وہ باطنی
جنابت یعنی غفلت ہے۔ جب نفس تجھسے اپنی خواہش کا کام لے۔ تو تو اوسکو شرع کی لگام دے۔ اوس جانور کی طرح تیرا نفس
نکرے۔ جو غیر کی کھیتی چرتا پھرے۔ آنکھون کو اچھی چیزون سے بند کر۔ دلسے خواہش کی باتین مت پسند کر۔ اوسکی
یاد سے تیرا دل نورانی ہو۔ خدا اوسیکو پسند کرتا ہے جو قابلِ حضوری ہو۔ اوسکی ایسی مثال ہے۔ جسطرح غلامونکا حال ہے کہ بادشاہ

جو صحبت مین تو بہتر ہو تو خدا اوسکو اسی مین مبتلا کرے
بہتر مجلس سے بہتر غفلت جان۔

سامنے پیش ہوے جسکو پسند کیا اوسکی عزت ہوئی۔ باقی مخلوق رعیت ہوئی۔ جب تو حکمت کی مجلس
کی طرف جاتا ہے تو تیری گردن مین سلسلۂ نورانی ہے۔ اور جو معصیت کی طرف چلا تو طوق ظلمانی ہے
تو اوس زنجیر کو نہین دیکھتا لیکن دیکھنے والے دیکھتے ہین جس طرح آفتاب ظاہر ہے لیکن وہ کس طرح
دیکھین جو اندھے ہین۔ علم سے غرض عمل ہے ورنہ اوسکی ایسی مثال ہی جیسطرح ایک بادشاہ کا نائب
کو خط لکھنے کا حال ہے۔ نائب وہ خط روز پڑھتا ہے لیکن جو اوسمین لکھا ہے اوسپر عمل نہین کرتا ہے
بے بصیرت کے جو لوگ علم حاصل کرتے ہین۔ گویا اندھون کی طرح صحرا بصحرا بھٹکتے ہین۔ اگر اونمین سے
کسی ایک کی ایک آنکھ بھی صحیح رہے۔ تو سب اون اندھون کو چھوڑ کر اوسی کے وابستہ ہون گے
تا راہِ منزلِ مقصود ملے۔ عالم بے عمل مثلِ موم بتی ہے۔ جو اپنے کو جلا کر دوسرون کو روشنی بخشتی ہے

عالم بے عمل اندھا ہے

اسی مانند کی مجلسون مین جو بیٹھتا ہے معصیت کا تخم دل مین بوتا ہے سوکھی لکڑی جس طرح آگ پر رکھنے کا حال ہے۔ اور پھر نہ
سلگنے کا خیال ہو تو محال ہے۔ کبھی ایسا بھی ہوگا کہ تو پرہیزگار ہو اور تیرا مصاحب بدکار ہو
وہ تجکو غیبت مین لگاوے گا۔ معبود کی یاد بھلا دیگا۔ خوفِ خدا نہونے سے دل ویران
ہوئے۔ وہی دل اچھے کہ کسی اچھی چیز کا خیال بھی نہ گذرا جب سے عاشق رحمان ہوئے اگر مرض
قلبی سے شفا منظور ہے تو توبہ کے صحرا کو چل۔ ذلت کی کفنی گلے مین ڈالکر مسکینی کا غبار منہ پر مل
ابھی وہ مرض دور ہو جاوے۔ غیبت سے حضور ہو جاوے۔ لیکن تو ایسی باتون سے کب
دمسار ہے۔ تجکو تو اپنے گوشت و پوست پر ناز ہے۔ تیری مثال ایسے جانور کی ہے جس کو
ذبح کرنے کے لئے موٹا کرتے ہین۔ تیرا نفس ہی تجکو ذبح کر رہا ہے آگاہ ہو ہم تیرے کان بھرتے
ہین۔ ابھی مجلس مت چھوڑ اگرچہ تو معصیت مین آلودہ ہو۔ تیر پھینکنے والے کو چاہئے کہ پھینکنے
ہی جاوے کل نشانہ پر لگ جاوے گا جو آج نہ لگا ہو۔ اگر تو پوری سمجھ رکھتا۔ تو اللہ کے حقوق کو

اسی مانند کی مجلسون مین جو بیٹھتا گناہ بیکار رہا۔

نفس کے حظوظ سے بہتر سمجھتا۔ تو تو انواع انواع کے کھانون سے نفس کو خوش کرتا ہے۔ جاے
ضرور کو خوب بہرتا ہے۔ جو دنیا کی محبت مین مسرور ہے۔ وہ خدا کی جناب سے بہت ہی دور ہے
خلوت مین بیٹھے ہوئے میدانِ فکر کی سیر کرنا بڑا فائدہ ہے۔ اِس مین آئینہ دل کا پورا مقصد ہے
لمترجمہ (ذکر مین شیخ تصور مین ہے صوفی ہر دم ہو لب پہ ہے یاد کسی کے کہین جانا دل مین ہم
وہ آئینہ دل کیونکر چمکے جسمین ہر قسم کی صورت بسی ہو۔ وہ کسطرح اللہ کی طرف جاوے جسکی خواہشون
مین طبیعت پھسی ہو! وسکو کس طرح اللہ کا حضور ہو جس سے غفلت کی ناپاکی نہ دور ہو۔ وہ کسطرح
محرمِ اسرار ہو جسکو اپنے بیہودہ کامون پر اصرار ہو۔ نفس کی خوشنودی ہر گناہ کا اصل ہے۔ اوس سے
فراق ہو تو خدا کا وصل ہے۔ ایک مخلوق کو چھوڑ دوسرے مخلوق کی طرف نہ دوڑا کر۔ گدھے کی طرح چکھی مین
نہ پھرا کر۔ کیونکہ جسطرف سے وہ نکلتا ہے۔ پھر اوسی طرف پہونچتا ہے۔ مخلوق کو چھوڑ طالبِ خدا ہو۔ تیرے
پیشِ نظر وَاَنَّ اِلٰی رَبِّكَ الْمُنْتَهٰی ہو۔ دل کا لشکر نور ہے نفس کی فوج تاریکی
دیجور ہے۔ جب اللہ تعالیٰ اپنے بندہ کی مدد فرماتا ہے۔ ظلمت کو دور کر کے لشکرِ انوار بھجواتا ہے۔
نور کے ساتھ کشف پیدا ہوتا ہے۔ حکم بصیرت کے ساتھ ہویدا ہوتا ہے۔ دل کے لئے کبھی تو جذبہ اور
حضور ہے کبھی روگردانی ضرور ہے۔ مخلوقات کے ظاہری حُسن کا نفس غلام ہے اور باطنی
عیوب سے عبرت لینا دل کا کام ہے۔ جب تجھے خداوندِ عالم مخلوق سے وحشت دلاوے سلو یقین
جان کہ اوسکی اُنست کا دروازہ تیرے لئے کھولدیا جاوے۔ محلِ مناجات نماز ہے۔ جسمین پروردگار
سے راز و نیاز ہے۔ تیری ناتوانی کے باعث نمازونکی بھی کم تعداد ہے۔ تیری محتاجی کے سبب
خدا کا کس قدر فضل و امداد ہے۔ لوگ تجکو عمدہ آدمی مردِ نیک گمان کرتے ہین۔ اسلئے تیری مدح
بیان کرتے ہین۔ تو اپنے نفس سے خوب آگاہ ہے نصیحت کر۔ لوگون کے گمان پہ تیرا یقین مقدم
ہے اپنے کو آپ خوب ہی فضیحت کر۔ مخلوق سے نہان ہو کر خالق کا شہود و مشاہدہ کر۔ عابدون سے

۴۱ آل عمران کے ۱۹ رکوع مین یہ آیت ہے
۴۲ انتہی کا لفظ ہے

قطع نظر کرکے جلوۂ معبود[۵۱] معاینہ کر۔ جان تو کہ تقرب خداوندِ عالم ہر شخص کو منظور ہے۔ لیکن فرمانِ
یَخُصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ یَّشَآءُ[۵۲] مین وہ سرِ مستور ہے۔ یہ ایسا کلام ہے کہ جس سے آدمی عمل ترک کرکے مایوس
ہوجاتا ہے لیکن اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِیْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِیْنَ[۵۳] فرماکے پھر شوق دلاتا ہے اگر تیری
درویشی سچی ہے۔ تو ابھی اوس جناب سے خیرات ملتی ہے۔ کیونکہ اِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَآءِ وَ
الْمَسٰكِیْنِ ارشادِ باری ہے۔ یعنی فقیرون اور مسکینون کے ہی لئے خیرات جاری ہے۔ جن دلون پر
کہ انوارِ الٰہی نازل ہوتے ہین۔ وہی خدا سے واصل ہوتے ہین۔ شاید کہ تیرے خانۂ دل مین بھی
انوارِ الٰہی مہمان آوین۔ لیکن غیرون سے مکان بھرا ہوا ملاحظہ کرکے کہین واپس نہ جاوین۔ اغیار
سے دلکو خالی کر۔ پھر معاینۂ[۵۴] اسرارِ الٰہی کر۔ مسلمان جب اللہ تعالیٰ کے انعامات ملاحظہ کرتا ہے تو شاکر
ہوتا ہے۔ اور جب اوسکے حقوق و مراتب کا معاینہ کرتا ہے تو ذاکر ہوتا ہے۔ تجکو اللہ تعالےٰ نے
ملک و ملکوت کے درمیان پیدا کیا اِس طرح تیرے مرتبہ کو ہویدا کیا۔ تمام اشیا مثلِ صدف تجھے
گھیرے ہین۔ تو موتی ہے یہ سب نگہبان تیرے ہین۔ تو مخلوق کے ساتھ ہے جب تک کہ خالق
کا مشاہدہ نہین ہے جب مشاہدہ ہوا تو مخلوق تیرے ہمراہ بالیقین ہے عقلمند اوس چیز سے
خوش ہوتا ہے جو باقی ہے۔ اوسکا وجود ہی کیا جو فانی ہے۔ جب عشقِ موجودِ حقیقی جلوہ گر ہوا۔ طالب
اس جہان سے بے خبر ہوا۔ نہ وطن کی فکر ہے۔ نہ مسکن کا ذکر ہے۔ آبادی سے وحشت[۵۵] ہوئی
صحرا سے اُنست ہوئی معبودِ حقیقی کے لئے دل مثلِ سیماب بے قرار ہوا مقصود کی راہ طے کرنے
تیار ہوا ہمت کو چست کیا۔ سامانِ سفر درست کیا۔ مرکبِ ارادہ پر سوار ہوا منزل کو پہونچنے کے
لئے خدا سے مدد کا خواستگار ہوا۔ سوائے راہ طے کرنے کے کچھ کام نہ تھا۔ کسی پہلو آرام نہ تھا۔ یہانتک
کہ حضرتِ قدس تک سواری پہونچی۔ بالمشافہ عرض معروض کرنے کی اجازت ملی۔ دو بدو بات ہوئی
بے پردہ ملاقات ہوئی۔ لطف و عنایت کی خلعت ملی۔ وہ لازوال دولت ملی جسکو اولیاء کا

۵۱ لقدرتی شعر شیرازی کا ہے جو ہر نفیس پر فریفتہ ہوتے ہین اور جہان حضرت انسان دل مین ہے ۱۲
۵۲ یعنی اپنی رحمت سے خاص کرتا ہے جسکو چاہتا ہے ۱۲
۵۳ یعنی بے شک اللہ کی رحمت احسان کرنیوالون سے قریب ہے ۱۲
۵۴ دل کے آئینہ مین تصویر یار دیکھنا جو ذوق الوصل کہلاتا ہے ۱۲
۵۵ ارشادی ہے اے دوست دل بسپار و پا برہنہ سر کہ بگلزار مجو در کار رہنا تو نکنی سبق نخوانی ۱۲

یہی حال ہے شہود مین غرق ہر بال بال ہے۔ دنیا کے جو کام کرتے ہین حکم سے کرتے ہین۔
بے اجازت کے قدم نہین دھرتے ہین۔ اونکی کامون مین نفس دخل دے کیا مجال ہے غفلت کا
ہونا بھی محال ہے۔ نہ مال کا خیال ہے نہ جاہ کی چاہ ہے۔ اونکا مقصود و مشہود اللہ ہی اللہ ہے
آگاہ ہو کہین ان مقبولون پر اعتراض کرکے مردود نہو۔ کہین بخبر خفا تیرا معبود نہو۔ صدق و اخلاص
و مراقبہ انکا خاصہ ہے جنس مخلوق سے فصل ہے عام حالات مین دل خدا سے وابستہ ہے۔ دلیل
و حجت سے اپنے نفس کی طرفداری نہین کرتے۔ قول شارع کو قول شارع سمجھ کر اوسی پر ہین عمل اور
یقین کرتے ملائکہ سے نسبت تساوی ہے اسلئے ان کا خدا معاون و مددگار ہے۔ جو اون سے
نسبت بتباین رکھے دشمن بنے اوسپر خدا کی مار ہے۔ عموماً جہلا خصوصاً بعضے علما انکے درپے آزار
ہین کسی ولی مین کی تصدیق تو کیا کرتے تصور سے بیزار ہین۔ کہتے ہین کہ اولیا موجود نہین
لیکن اب کہان ہین جیسے کسی کو بتلا دین تو اوسکی شان مین سوء منطق سے تیز زبان ہین۔ دلائل
ثلاثہ و علل اربعہ سے بچکے پر آتے ہین۔ قضیہ منتجہ کو شکل عقیم بتلاتے ہین اپنی چال ڈال
کو انکے احوال سے مطابق کرنے مین دین کا فتور ہے جس طرح شیر سے دور رہنے کا التزام
کرتے ہین اوسی طرح ان سے بھی دور رہنا ضرور ہے حضرت شیخ ابوالحسن شاذلی کا ارشاد متضمن فیض
و سداد ہے یعنی جس عالم کے دل پر پردہ غفلت پڑا ہوا اوسکا علم برباد ہے۔ اوس عالم کے علم و عمل
کی افزایش ہے۔ جس نے جانا کہ علت غائی اطاعت ہے اور اوسی کے لئے میری پیدایش ہے
واضع نے مجھے خدمت کے لئے موضوع کیا ہے۔ یہ میرا دل بہاری امانت کا محمول ہوا ہے جب
یہ کلیہ جانے گا تو دنیا کی ہر شئے صغری و کبری سے روگردان ہوگا۔ داخل صف مردان ہوگا جسطرح
کہ ارشاد خیر البشر ہے۔ کہ قوی مسلمان اللہ کے پاس ضعیف مسلمان سے بہتر ہے مسلمان قوی سے
وہی مسلمان مراد ہے جس کا دل دبران نور یقین سے آباد ہے جس طرح ہے ارشاد خداوند کریم

۵۲ آگاہ ہو کہین ان مقبولون پر اعتراض کرکے مردود نہو۔ کہین بخبر خفا تیرا معبود نہو۔ صدق و اخلاص
و مراقبہ انکا خاصہ ہے جنس مخلوق سے فصل ہے عام حالات مین دل خدا سے وابستہ ہے۔ دلیل
و حجت سے اپنے نفس کی طرفداری نہین کرتے۔ قول شارع کو قول شارع سمجھ کر اوسی پر ہین عمل اور
یقین کرتے ملائکہ سے نسبت تساوی ہے اسلئے ان کا خدا معاون و مددگار ہے۔ جو اون سے
نسبت بتباین رکھے دشمن بنے اوسپر خدا کی مار ہے۔ عموماً جہلا خصوصاً بعضے علما انکے درپے آزار
ہین کسی ولی مین کی تصدیق تو کیا کرتے تصور سے بیزار ہین۔ کہتے ہین کہ اولیا موجود نہین
لیکن اب کہان ہین جیسے کسی کو بتلا دین تو اوسکی شان مین سوء منطق سے تیز زبان ہین۔ دلائل
ثلاثہ و علل اربعہ سے بچکے پر آتے ہین۔ قضیہ منتجہ کو شکل عقیم بتلاتے ہین اپنی چال ڈال
کو انکے احوال سے مطابق کرنے مین دین کا فتور ہے جس طرح شیر سے دور رہنے کا التزام
کرتے ہین اوسی طرح ان سے بھی دور رہنا ضرور ہے حضرت شیخ ابوالحسن شاذلی کا ارشاد متضمن فیض
و سداد ہے یعنی جس عالم کے دل پر پردہ غفلت پڑا ہوا اوسکا علم برباد ہے۔ اوس عالم کے علم و عمل
کی افزایش ہے۔ جس نے جانا کہ علت غائی اطاعت ہے اور اوسی کے لئے میری پیدایش ہے
واضع نے مجھے خدمت کے لئے موضوع کیا ہے۔ یہ میرا دل بہاری امانت کا محمول ہوا ہے جب
یہ کلیہ جانے گا تو دنیا کی ہر شئے صغری و کبری سے روگردان ہوگا۔ داخل صف مردان ہوگا جسطرح
کہ ارشاد خیر البشر ہے۔ کہ قوی مسلمان اللہ کے پاس ضعیف مسلمان سے بہتر ہے مسلمان قوی سے
وہی مسلمان مراد ہے جس کا دل دبران نور یقین سے آباد ہے جس طرح ہے ارشاد خداوند کریم

وَالسَّابِقُوْنَ السَّابِقُوْنَ اُولٰئِكَ الْمُقَرَّبُوْنَ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ۔ جس نے سبکو چھوڑکے خداوندِ عالم کی طرف مُنہ موڑا۔ خدانے بھی اوس سے ہرایک دنیوی علاقہ توڑا۔ جو دنیوی تعلقات مین گرفتار ہو۔ وہ کس طرح محرمِ اسرار ہو۔ اگر ایک وقت اللہ کی یاد ہے تو ایک بار دنیا کا خیال ہے۔ اگر اسی تردّد مین عمر برباد ہے تو خدا کا ملنا محال ہے۔ یَوْمَ لَا یَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ اِلَّا مَنْ اَتَی اللّٰہَ بِقَلْبٍ سَلِیْمٍ خدا کا کلام ہے۔ یعنی قیامت مین مال واولاد فائدہ نہین دیتی وہان قلبِ سلیم کا کام ہے۔ قلبِ سلیم وہی دل ہے۔ جو غیرِ خدا پر نہ مائل ہے۔ کلام وَلَقَدْ جِئْتُمُوْنَا فُرَادٰی کَمَا خَلَقْنٰکُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّتَرَکْتُمْ مَّا خَوَّلْنٰکُمْ وَرَآءَ ظُهُوْرِکُمْ سے بھی یہی مقصود ہے کہ سب سے جدا ہوکر اکیلا ہوجا تو بہت ہی جلد وصالِ معبود ہے۔ فرمانِ اَلَمْ یَجِدْکَ یَتِیْمًا فَاٰوٰی سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے۔ کہ یتیم خدا کی پناہ مین ہے لیکن یتیم وہی ہے کہ جو رنگِ تعلقات سے آئینۂ دلکو دھوتا ہے۔ (حدیث) اِنَّ اللّٰہَ وِتْرٌ وَّیُحِبُّ الْوِتْرَ کا بھی یہی مطلب ہے کہ جو دنیا کی لذتون سے جفت نہو وہی طاق دل محبوبِ حق ہے۔ وہی لوگ صاحبِ دل ہین۔ جو ماسوی اللہ سے غافل ہین۔ وجودِ احدیت کا جسکو مشاہدہ ہو۔ اوسکو مخلوق پر کب بھروسا ہو حضرت شیخ ابوالحسن شاذلی پر ایک وقت شہود کا غلبہ ہوا حضرت نے خدا سے پردہ کا سوال کیا۔ حکم ہوا کہ اگر موسیٰ کلیم اللہ اور عیسےٰ روح اللہ اور محمد حبیب اللہ صلوات اللہ علیہم بھی چاہتے تو نہ حاصل ہوتا۔ ہان تجھے تقویت عنایت ہوتی اگر سائل ہوتا۔ مین نے تقویت چاہی تو پھر خدا نے عنایت کی۔ جو سمجھ دار ہین وہ خدا پر توکل کرتے ہین۔ اپنے ہر کام مین اوسکو مختارِ کل کرتے ہین۔ احکامِ خدا کی تعمیل مین چست وچالاک ہین۔ رزاق پر بھروسا ہے رزق کی فکر سے پاک ہین۔ خدا بھی اونکے ہر بگڑی کو سدھارتا ہے۔ اللہ والون سے کون جیت سکے ہر کوئی ہارتا ہے۔ جان تو خدا تجھپر رحمت کرے کہ علم کی توصیف مین حدیث وقرآن ناطق ہے۔ لیکن

آیاتِ قرآن کے باطنی معانی بیان کرنے کی ممانعت

بیانِ علمِ لدنی

جس علم سے خدا کا خوف زیادہ ہو اوسی علم پر یہ تعریف صادق ہے۔ قرآن مجید مین اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰہَ مِنْ عِبَادِہِ الْعُلَمٰٓؤُا آیا ہے یعنی جس عالم کو خدا کا ڈر ہو وہی عالم کہلایا ہے اِنَّ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِہٖ اوسی کا ارشاد ہے کہین آیتِ وَالرَّاسِخُوْنَ فِی الْعِلْمِ سے علماء کو مبارکباد ہے۔ کہین قُلْ رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا قرآن مین مذکور ہے۔ کہین اَلْعُلَمَاءُ وَرَثَۃُ الْاَنْبِیَاءِ حدیث مین مسطور ہے۔ لیکن اِس علم سے مقصود وہی علمِ نافع ہے۔ جو نفس کی خواہشات کا قالع و قامع ہے۔ تمام نیکیون کا اسی سے اتمام ہے۔ علمِ معرفت اسیکا نام ہے۔ لیکن جو مطلق توحید پر نظر کر کے شریعت کا مقید نہ رہا ہوگا۔ وہ دریاے زندقہ مین پہنچے گا کبھی نہ رہا ہوگا۔ محقق وہ ہے جو نہ مطلق حقیقت مین اور نہ ظاہری شریعت مین اڑا ہے۔ بلکہ درمیان دونون کے کھڑا ہے صرف ظاہری نسبت کا خیال کرنا شرک کی تمہید ہے۔ اطلاقِ حقیقت بے تقیید شریعت اسکا نام تعطیل ہے۔ مقامِ ہدایت اِن دونون کے درمیان ہے۔ جو حقیقت سے موید ہوا اور شریعت کا بھی مقید ہو وہی رفیع الشان ہے جس علم مین کہ نفس کو راحت ملے طبیعت کو لذت ملے اوس سے منہ موڑ لے۔ اگرچہ وہ علم سچا بھی ہو تو چھوڑ دے۔ اوس علم کو اختیار کر جسکو خدا نے اپنے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل فرمایا پس جس نے آنحضرتؐ اور صحابہ اور علماءِ بے نفس کی پیروی کی سیدھا رستہ پایا۔ اللہ اور رسولؐ اور صحابہ کی محبت کا علم تجھے کافی ہے۔ جماعت ہمیشہ حق پر ہوتی ہے اسکا اعتقاد ہر مرض کا شافی ہے۔ اگر اولیاء اللہ کے حصہ مین سے بھی کچھ تجھے منظور ہے۔ تو مخلوق کا ترک کرنا بہت ہی ضرور ہے۔ ہان اوس سے ملا کر جو خدا کی جانب ہادی ہو۔ موافقِ کتاب و سنت اوس طرف کی خبر دی ہو۔ بس نہ کسی سو کر مولا کی طرف رو کر۔ مین نے شیخ ابو العباس سے سنا کہ انہون نے فرمایا۔ جو مخلوق سے بے پروا ہوا عزت و مرتبہ پایا۔ بڑھ خدا تجھپر رحمت کرے اگر خدا کا قول یاد ہے۔ وَلِلّٰہِ

اَلعِزَّۃُ وَلِرَسُوْلِہٖ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ خدا کا ارشاد ہے۔ اللہ نے جو عزت تجھے دی ہے وہ یہ ہے کہ تو اوسی
پر اعتماد کر۔ اوسیکے ذکر سے دلکو شاد کر تجکو خدا نے لباسِ ایمان پہنایا۔ زینتِ عرفان سے مُزیّن بنایا
پھر یہ کیا غفلت ونسیان ہے۔ کہ تو اوسکو چھوڑکے دوسرون سے طالبِ جود و احسان ہے۔ کیا تو
اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ نہین پڑھا کیا تو یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ
نہین سُنا۔ یہی اون عہدون مین سے ایک عہد ہے اوسکے پورا کرنے کی تعمیل کر۔ یعنے خالق کے
سوا مخلوق سے حاجت طلب کرکے اپنے کو نہ ذلیل کر۔ مخلوق سے مستغنی ہونا فقیرون کی تراز وہے
سچا سچا ہے جھوٹا سیاہ رو ہے۔ اللہ نے مکّار فقیرون کو خوب ہی خراب ورسوا کیا۔ اون کے
ہر ہر حیلہ کو وا کیا جب امیرون کے پاس جانے لگے خوشامد و تعریف کرنے لگے۔ اونکے ہر ہر کام
پر توصیف کرنے لگے۔ بعضے فقیر تو دُلہن کی طرح آراستہ شام و سحر ہین۔ ظاہر کی اصلاح مین ہشیار
باطن سے بے خبر ہین۔ امراء کے دروازون سے نکالدئے جاتے ہین لیکن یہ بے شرم فقرا پھر
گھسے جاتے ہین۔ اللہ سے جبتک نسبت صحیح تھی اوسکو عید کبیر کہتے تھے جب یہ نسبت منقطع ہوئی
مرشدِ امیر کہلانے لگے یہی لوگ اللہ کی راہ کے چور ہین۔ اولیاء اللہ کی صحبت کے مانع یہی مادر زاد
کور ہین۔ عام لوگون کو انکی ملاقات کے بعد یہ خیال ہوتا ہے۔ کہ شاید سب اللہ والون کا یہی
حال ہوتا ہے۔ یہی لوگ اہلِ تحقیق کے منہ پر نقاب ہین۔ اہلِ توفیق کے شمس پر بھی سحاب ہین۔
طبل بجاتے جھنڈے اوٹھائے زرہ پہنے ہوئے لڑنے کو تیار ہین۔ اگر ایک ہی حملہ ہو تو
مستعدِ فرار ہین۔ زبان پر ہر طرح کا دعوی جاری ہے۔ دل تقوی سے خالی اور عاری ہے۔ انہون نے
خدا کا فرمان لِیَسْئَلَ الصّٰدِقِیْنَ عَنْ صِدْقِھِمْ نہین پڑھا۔ یعنے جب سچون سے سچ کی پوچھ ہوگی
اِس معنی کو نہین سمجھا۔ کیا یہ مدعی سمجھتے ہین کہ بے سوال کے چھوٹ جائینگے۔ ہرگز نہین بلکہ اپنے کئے کی سزا پائینگے
کیا یہ لوگ قرآن نہین پڑھتے ہین۔ قُلِ اعْمَلُوْا فَسَیَرَی اللّٰہُ عَمَلَکُمْ وَرَسُوْلُہٗ وَالْمُؤْمِنُوْنَ

مکّار فقیرون کا حال

وَسَتُرَدُّوْنَ اِلٰی عَالِمِ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ فَیُنَبِّئُکُمْ بِمَا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ خدا کا فرمان نہین سنتے
ہین۔ خود بڑے ہوکر اپنے کو اچھون کے لباس مین ظاہر کرتے ہین۔ قرآن مین ہے وَأْتُوا الْبُیُوْتَ
مِنْ اَبْوَابِهَا خدا سے بھی نہین ڈرتے ہین۔ رزاق کی جو اطاعت کرے اوسکو رزق کی کیا کمی ہے اور
معصیت مین بھی کہین رحمت ملی ہے جس طرح حدیث مین آیا ہے۔ لَا یُنَالُ مَا عِنْدَ اللّٰهِ
بِسَخَطِهٖ حضرت نے فرمایا ہے۔ یعنی رزق کو طلب کرو تو اوسکی رضامندی مین طلب کرو۔ اوس
حدیث کی موید یہ آیت شریف سنو۔ وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰهَ یَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا وَّیَرْزُقْهُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ
یعنے جو اللہ سے ڈرے اوسکے لئے اللہ ایسا راستہ کرے کہ جہان سے گمان نہین تہا وہان سے
رزق پہونچاوے۔ اسی معنی کے لحاظ سے حضرت شیخ ابو العباس اپنے وظیفہ مین کہتے تہے۔ اپنے
پروردگار سے وہ رزق طلب کرتے تہے۔ کہ جس سے نہ دنیا مین حجاب ہو آخرت مین نہ اوسپر
حساب ہو نہ عذاب ہو۔ اللہ پر بھروسا نہ کرکے تدبیر کرنے والے کو مین نے اس طرح پایا۔ جیسے میان
نے غلام کو کسی شہر مین کپڑا بنانے کے لئے بھجوایا۔ وہ غلام وہان جاکر اپنی شادی اور مکان کی
فکر مین پریشان ہوا۔ اپنے میان کے کام سے جان بوجھکر انجان ہوا۔ میان نے اسکو بلا کر
اپنے سے دور رہنے کی سزا دی۔ جو سردار کے کام پر اپنا کام مقدم سمجھے اوسکی یہی جزا تہی۔ اے
مسلمان تجکو بھی خدا نے یہان اپنی خدمت کے لئے لایا ہے۔ اور ہر شے کو تیرا مطیع بنایا ہے۔ اگر تو بھی
اوسکا کام چہوڑ نفس کی خواہشات مین مشغول ہوگا۔ مردود رہے گا کس طرح مقبول ہوگا۔ ایک
شخص اللہ پر توکل کرے۔ اور ایک اپنی فکر آپ کرتا ہے۔ ان دونون کی ایسی مثال ہے جیسے
ایک بادشاہ کے دو غلام تھے۔ ایک کا جسم تو بادشاہ کی اطاعت مین پامال ہے جان کو بھی ہی
فکر ہے۔ نہ اپنے کپڑے کا خیال ہے نہ کہانے کا ذکر ہے۔ دوسرے غلام کو جب بادشاہ یاد
کرتا ہے تو وہ اپنے ہی کام مین مسرور ہے۔ کبھی اپنا لباس درست کرکے دل شاد کرتا ہے

خدا کا کام اپنے کام سے مقدم سمجھے

کبھی گھوڑے کی زینت منظور ہے۔ پہلے غلام پر بادشاہ ضرور مہربان ہوگا۔ دوسرا امور دیگر اسباب سلطان ہوگا۔ غلام کو اوسکے کام کے لئے کون لیتے ہین۔ غلام وہی ہین جو بادشاہ پر جان دیتے ہین اسی طرح اچھے لوگ بھی اللہ کے حکم کے فرمانبردار ہین جب دیکھو تو اوسی کے کام مین سرشار ہین۔ اللہ بھی اونکا ہر طرحسے مددگار ہے وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهُ ارشاد پروردگار ہے اونکے برخلاف غافلون کا حال ہے۔ کہ ہمیشہ فکر تحصیل دنیا و جمع مال ہے مسلمان کی اللہ کے ساتھ ایسی مثال ہے جیسے بچے کا مان کے ساتھ حال ہے بچہ مان کا دیوانہ ہے۔ مان شمع رخ پر بچے کے پروانہ ہے مسلمان بھی اللہ کی خدمت مین سرشار ہے۔ خدا بھی ہر طرحسے اوس کا مددگار ہے۔ یا مسلمان کی مثال دنیا مین یون سمجھی جاوے جس طرح بادشاہ اپنے غلام کو حکم فرماوے۔ کہ اس شہر سے ہر طرح کا سامان ہمراہ لے لے۔ کیونکہ فلان جنگل مین جانا ہے تا وہان کسی چیز کی ضرورت نہ پڑے اسی طرح بندہ کو اللہ اس دنیا مین لایا ہے وَتَزَوَّدُوا فَإِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى فرمایا ہے یعنی دنیا مین سے جو جو اشیا کی آخرت مین ضرورت ہو اون سب کا توشہ مہیا کر کے لیجاو۔ ایک بادشاہ نے ایک مزدور کو اپنے گھر مین بلا کر کسی کام کا حکم فرمایا۔ مزدور نے بادشاہ کا کام بنایا اب مزدور کو بادشاہ سے ہر طرح کی امید ہے۔ اگر بادشاہ اوسکو مزدوری نہ دیوے تو یہ اوسکے کرم سے بعید ہے۔ اسی طرح بندہ کا اللہ کے ساتھ حال ہے۔ دنیا اللہ کا گھر ہے بندہ مزدور کی مثال ہے عمل طاعت ہے۔ اجرت جنت ہے۔ ہرگز ایسا نہوگا کہ تو عمل کرے۔ اور خدا سے اجرت نہ ملے۔ یا یون سمجھنا چاہئے کہ ایک بادشاہ نے اپنے غلام کو ایک شہر مین دشمن کے مقابلہ کو روانہ کیا۔ اب بندہ جب تک اوس شہر مین رہے گا اوسکی غذا وہان کا آب و دانہ کیا۔ اسی طرح بندون کو نفس و شیطان سے جہاد کرنے کا فرمان ہے جس طرح وَجَاهِدُوا فِي اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهِ هُوَ اجْتَبَاكُمْ إِنَّ الشَّيْطَانَ لَكُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوهُ عَدُوًّا ہر ایک

پہلی مثال۔ آقا کے ساتھ مسلمان کی مثالین دوسری مثال تیسری مثال چوتھی مثال

آیت قرآن ہی۔ مقابلہ کے لئے قوت درکار ہی۔ قوت کا غذا پر مدار ہی۔ اسلئے کھانے پینے کی اجازت
ہے۔ کُلُوا وَاشْرَبُوا سے بشارت ملی۔ یا یون سمجھو کہ ایک بادشاہ نے ایک غلام کے لئے عمدہ باغ
آراستہ کیا ہی۔ اب قریب ہین اوسکو وہان لیجانے کا ارادہ ہی۔ آج یہان حقیر چیزون سے
اوسکو کسطرح ممانعت ہوگی۔ کل وہان جس کے لئے بادشاہت ہوگی۔ اسیطرح اللہ تعالی اپنے
بندونپر مہربان ہے۔ دنیا کی بھی نعمتین عطا کین پھر جنت مین ہر طرح عیش کا سامان ہی۔
کسی جا خداوند عالم کُلُوا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوا صَالِحًا ارشاد فرمایا کسی مقام پر یَا اَيُّهَا
النَّاسُ كُلُوا مِنَ الطَّيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ کا مژدہ سنایا۔ جو ایزال نعمتین ہمارے لئے
مہیا کرے۔ وہ نعمتِ فانیہ سے کسطرح روکے۔ لیکن جو تیری قسمت مین نہ ہو اوس کے
طلب کی ممانعت ہی۔ دوسری چیز تیری نہین ہوسکتی اوس کی چاہ حماقت ہی۔ جو شخص کہ دنیا کی
کامون مین مغموم ہی۔ اور آخرت کے امور سے محروم ہی۔ اوس کی مثال یون سمجھنا چاہئے جیسی
ایک آدمی پر درندہ حملہ کرے۔ اوسکو وہ دفع نہ کرے۔ بلکہ جسم پر جو مکھی بیٹھی ہی اوس کی اوڑانیکی
فکر مین لگے۔ بیشک ایسا شخص احمق و بیوقوف ہی۔ دل و دماغ اوس کا باؤف ہی۔ اسیطرح دنیادار
توشۂ آخرت نہین لیتے ہین۔ بلکہ دنیا پر جان دیتی ہین۔ اگر کچھ بھی سمجھ ہوتی تو حماقت کو چھوڑکے
عقل کی راہ لیتے۔ دنیا سے زاد آخرت ہمراہ لیتے۔ ایک غلام بادشاہ کا خزانچی اور امانت دار ہو
اور اوس مال کے خرچنے اور نہ خرچنے مین بادشاہ کا پورا تابعدار ہو جس جا صرف کرنے کا حکم
ہوتا ہی وہان صرف کرتا ہی۔ اور جس جا خرچنے کی ممانعت ہوتی ہی وہان خرچ کرنے سے ڈرتا ہی
اللہ والون کا بھی یہی حال ہے۔ اوس کے حکم کا مطیع بال بال ہی۔ اوسکے حکم سے روکتی ہین
اور خرچ کرتے ہین۔ بے اوسکے حکم کے قدم نہین دھرتے ہین۔ اوسی کے رضا کے طالب ہین یہہ
اس بخل مین بھی سخی پر غالب ہین۔ ان کے سینونمین اللہ کی محبت کے خزانے دھرے ہین۔

غیر کسطرح آئے یہہ قلوب تو اللہ کی معرفت سے بھرے ہین - یہ خوب سمجھتے ہین کہ ایک بگار
مین سو بنا دموجود ہین - جو اپنی تدبیر سے ہاتھہ دہوتے ہین - وہی مہان معبود ہین - جاننا چاہیے
کہ تدبیر دو قسم پر مقسوم ہی - ایک تدبیر محمود دوسری مذموم ہی - مذموم وہ کہ جس مین خدا سے
پاک کیطرف التفات نہو انفس کو فرحت ہوی - خواہ وہ تدبیر سے کوئی معصیت
ہوی - یا کسی حظ مین غفلت ہوی - یا طاعت مین ریا کی شرکت ہوئی - کیون کہ یا تو یہہ
موجب عقاب ہی - یا باعث حجاب ہی - جس نے نعمت عقل کو پایا وہ ضرور خدا سے شرمایا -
اسلئے کہ جن امور مین خدا کا تقرب نہ ہو اون مین فکر و تدبیر واہیات ہی - اور جو تدبیر کہ اسکی
محبت کا سبب نہو وہ بیہودہ بات ہی - اللہ کی نعمتون مین عقل سب سے عمدہ جوہر ہے -
اسی کے بدولت انسان تمام حیوانات سے اعلے و برتر ہی - عقل کے ہی نور سے دنیا و آخرت کے
کام درست ہوتے ہین - جو اوسکو دنیا ردون مین صرف کرتے ہین وہ ناخلف اس نعمت کا
حق ڈبوتے ہین - جو دنیا مین آخرت کی اُدہیڑ بن کیا کرتے ہین - وہی اپنے محسن کا شکر
ادا کرتے ہین - اللہ کی نعمت گرانمایہ جو عقل ہی اوسکو دنیا مین صرف کرنا ناقدری ہی چنانچہ
اَلدُّنْیَا جِیْفَۃٌ قِذَارَۃٌ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہی - رسول
کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے ضحاک سے پوچھا کہ تمہاری کیا غذا ہی - عرض کی کہ بندہ گوشت
اور دودہ کھاتا ہی - فرمایا ان دونون کا مآل کیا ہی - گزارش کی کہ یارسول اللہ سب آپ پر
آشکارا ہی - فرمایا جو چیز ابن آدم سے نکلتی ہی خدا نے اوسکو دنیا سے تشبیہ دی ہی - دوسری
تدبیر محمود ہی جس سے خدا کا تقرب مقصود ہی - جیسے مخلوق کے حقوق کی ادائی یا معاف
کروانے کی تدبیر کرنا - گناہون سے توبہ اور شیطان و نفس کے دفع کے خیال کا آدمی مین
تاثیر کرنا - اسیواسطے فِکْرَۃُ سَاعَۃٍ خَیْرٌ مِّنْ عِبَادَۃِ سَبْعِیْنَ سَنَۃً ارشاد خیر البشر ہی

یعنی ایک گھڑی کی فکر ستر برس کی عبادت سے بہتر ہی - پھر تدبیر دنیا بھی دو قسم پر ہی -
ایک تدبیر مین دنیا دوسری مین آخرت پیش نظر ہی - دنیا کی تدبیر دنیا کے لیے یہ ہی کہ مال و
اسباب تفاخر و تکبر کے لیے جمع کرتے ہین - اس کی علامت یہہ ہی کہ خدا کی مخالفت مین
سرکرد ہتے ہین - اور دنیا کی تدبیر آخرت کے لیے ایسی ہی کہ جنکو کھانے پینے کی لیے کسب
وغیرہ کی سوجھتی ہے - اسغرض سے کہ تا وہ دوسرون کو فایدہ پہونچائین - اور اپنی لگی بجھائین - اوس کی نشانی یہ ہی کہ اونکو زیادہ طلبی سے کام نہین - آیا تو خرچ ڈالی جمع کرنیکا
نام نہین - اس سے معلوم ہوا کہ ہر طالب دنیا نہ مذموم ہوا - بلکہ مذموم وہی ہی جس نے
دنیا کو نفس کے لیے طلب کیا - خدا کا نہ اوس مین لحاظ نہ ادب کیا - دنیا کو دنیا کے لیے
باہم کیا - عقبیٰ کے لیے نہ فراہم کیا - پس اب آدمی دو قسم پر ہوے - طالب دنیا دنیا کی لیے
اور طالب دنیا عقبیٰ کے لیے - ہمارے مرشد شیخ ابو العباس رضی اللہ عنہ کا کلام ہے
کہ عارف کو نہ دنیا اور نہ آخرت سے کام ہی - اسلیے کہ اوسکو دنیا سے آخرت مقصود ہی - اور
آخرت سے غرض ذات معبود ہی - اسیطرح سلف اور صحابہ کا حال ہی - دنیوی اسباب
مین بھی شہود ذوالجلال ہی - جب دنیا کی لذت سے جدا اور ممتاز ہوے - مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ
اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ کے خطاب سے سرفراز ہوے
وہ پاک گروہ جنکو خدا دوست رکھتا ہی - اون کے ساتھہ تیرا کیا گمان ہی - وہ مقدس قوم
جنکو خدا نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے برگزیدہ کیا - اون کی کیسی شان ہی جا بجا
قرآن مین خدا اونہین سے مخاطب ہوا ہے اونہین کا بیان ہی - قیامت تک جو مسلمان
ہوگا اونہین کا ممنون احسان ہی - اونہین کے طفیل سے حلال و حرام ہمنے پہچانا - اونہین کے
صدقہ سے خاص و عام ہمنے جانا - اونہین کی تلوار سے شرک و کفر کا نور ہوا - اونہین کی

زور بازو سے اسلام پر زور ہوا - فتح و اقبال ہمراہِ رکاب تھے - جس ملک پر حملہ آور ہوے فتح یاب تھے - سردار عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے اون کی شان مین اَصْحَابِیْ کَالنُّجُوْمِ[1] بِاَیِّھِمْ اِقْتَدَیْتُمْ اِھْتَدَیْتُمْ فرمایا - پروردگارِ ارحم نے اون کے بیان مین یَبْتَغُوْنَ[2] فَضْلًا مِّنَ اللّٰہِ وَرِضْوَانًا وَّیَنْصُرُوْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ اوتارا - اس آیت مین دلیل ہی کہ اونہون نے دنا نفس کے لیے نہ طلب کی - بلکہ اسلیے کہ تا رضامندی ہو رب کی ایک آیت مین یون ارشاد ہی فِیْ بُیُوْتٍ اَذِنَ اللّٰہُ اَنْ تُرْفَعَ وَیُذْکَرَ فِیْھَا اسْمُہٗ الخ سے مبارکباد ہی - خدا نے اون سے اسباب و تجارت اور بیع و شرار کی نفی بھی نہین کی ادائی حقوقِ مولا مین سرمو بھی اون کی تونگری مانع نہ ہوی - حضرت عبد اللہ بن عتبہ سے یون روایت آئی ہی کہ جس روز امیر المومنین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے شہادت پائی ہی - ایک ہزار غلام اور لونڈیان اور ایک ہزار گھوڑے چھوڑ گئے - اون کے خزانچی کے پاس ڈیڑ لاکھ دینار اور دس لاکھ درہم تھے - سوائے اس کے دوسرا سامان بھی تہا - جو دو لاکہہ دینار کا ہوگا - اور عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے تین لاکہہ دینار چھوڑ کے رخصت ہوے - اور حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ کا مال پچاس ہزار دینار کا تہا ہزار گھوڑے اور ہزار مملوک بھی تھے - اور حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کی تونگری کا شہرہ محتاج بیان نہین - سب پر عیان ہی کچہ نہان نہین - لیکن دنیا اُن کے دلون مین نہ تھی بلکہ ہاتہہ مین تھی - دنیا کہو جاتی تو صبر کرتے ملتی تو شکر کرتے خدا کی خوشنودی ہر بات مین تہی - پہلے اُن کو اللہ نے فاقہ سے آزمایا - پہر اون پر راحت بہیجدی - جب اون کو کامل پایا - اگر پہلے اس سے عنایت فرماتا تو شاید دنیا مین دل لگ جاتا - جب صاحبِ تمکین و یقین ہوے تو دنیا کے تصرف مین خازن

[1] اخرجہ الدارمی و غیرھما - یعنی جو صحابہ ہمارے ہین وہ مثل ستارے ہین جس کسی کی پیروی کروگے نجات پاؤگے

[2] یعنی طلب کرتے ہین اللہ کا فضل اور رضامندی اور مدد کرتے ہین اللہ اور رسول کی - ۱۲

امین ہوے قولہ تعالیٰ وَاَنْفِقُوْا مِمَّا جَعَلَكُمْ مُّسْتَخْلَفِيْنَ فِيْهِ کی پوری تعمیل ہوی صحابہ
رضی اللہ عنہ کے ہاتھہ مین دنیا تھی قلوب مین نہ تھی اوسکی یہ دلیل ہوی - کہ امیر المومنین
حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خدا کی راہ مین آدہا مال دیدیا - اور امیر المومنین حضرت ابو بکر ن
الصدیق رضی اللہ عنہ نے تو گھر مین اللہ و رسول کو چھوڑا مال مین سے کچھ بھی نہ رکھہ لیا -
حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے سات سو اونٹ معہ سامان دے ڈالے -
حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اسباب و امو حبیش عسرت کے مہیا کر دئے - اسطرح ان کے
بہت سے حالات ہین - خدا اون سے ہمیشہ راضی رہی یہی لوگ ہمارے لئے موجب نجات ہین
قرآن مین موجود ان کے مفاخر و محامد ہین - ان کے ظاہر و باطن کی پاکی پر آیات قرآن شاہد
ہین - اس سے ظاہر ہوا کہ ایک تدبیر دنیا کی دنیا کے لئے ہے جیسے مرد و دون اور غافلونکا
حال ہی - اور دوسری تدبیر دنیا کی عقبی کے لئے ہے جیسی صحابۂ کرام و اولیاء عظام کی چال ہی
خدا اون سب پر رحمت نازل کرے - اور ہمکو بھی اون کے غلامون مین داخل کرے - ایک
آمین نہین بلکہ لاکھہ آمین ہے - خدا سے دعا مستجاب ہونے کا پورا یقین ہی -

(فصل) اس مین خدا کی الہامات مذکور ہین - بندہ کے لئے تدبیر و رزق کے باب مین
نصیحتین مسطور ہین - اے بندہ گوش دل سے سن - اور اسی خیال مین سر کو دھن - اگر تو حاضر ہے
تو میری عنایت وافر ہے - تیری ہی آنکھہ مین نور نہین - ورنہ مین تجھہ سے دور نہین - تو
اپنی نفس کی تدبیر کرنے سے ابھی موصوف تھا - کہ مین اوسوقت تیری تدبیر مین مصروف تھا -
اب بھی تو نفس سے مونہہ موڑ لے - مجھہ سے رابطہ جوڑ لے - جیسا مین تیرے ظہور کے پہلے
تیرا مددگار تھا - اب بھی مجھے اسیطرح پا - مین خلق و تصویر مین منفرد ہون - مین حکم و تدبیر
مین منفرد ہون - تیری پیدایش مین میرے ساتھہ کوئی شریک نہین ہی اس کو خوب جان لے

بیان الہامات الٰہی

اب میرے حکم و تدبیر مین کون شریک ہوسکتا ہی اچھی طرح پہچان لے - مین اپنی ملک کا مدبر ہون
میرا کوئی مددگار و نصیر نہین - مین اپنے حکم مین منفرد ہون مجھے احتیاج وزیر نہین -
اسی بندے مین تیری پیدایش کے پہلے تیرا کارساز ہون - افسوس ہی کہ تو میرا خلاف کرے
اور مین تجھپر احسان کردن - میرے احسان کے بدلے کی بھی تدبیر نکال - کہ تو اپنی تدبیر سے
ہاتھہ دھو ڈال - کیا تجربہ کے بعد بھی شک باقی ہی - اس ہدایت پر بھی ضلالت اب تک
باقی ہی - تو بار بار کہتا ہی کہ پروردگار اپنی ملک کا مختار ہی - تو بھی میری ملک ہی کیا تجھہ کو
میری ربوبیت سے انکار ہی - مینے تجھے تجھپر کب چھوڑا جو تو اپنے لئے حیلے کرتا ہی - مین کی
اپنی مملکت سے کسی چیز کا کب کسی کو مختار کیا جو تو اوس کا دم بھرتا ہی - مین جسکا مدبر ہون
وہ کسطرح خواب ہوگا - مین جسکا ناصر ہون وہ ہر طرح سے کامیاب ہوگا - اے بندی طلب
قسمت کی فکر سے درگزر کے میری خدمت مین مشغول ہوجا - میرے ساتھہ حسن ظن رکھہ
میری ربوبیت مین عیب نہ لگا - محسن پر تہمت لگانا زیبا نہین - مقتدر سے جھگڑنے کا
شیوہ نہین - تمہارے مقابلہ کی کس مین طاقت ہی جو حکیم پر اعتراض کرنا حماقت ہی
جو اپنے ارادہ کو چھوڑا وہ فائز المرام ہوا - جس نے اپنی فکر آپ کی اوس کے امور کا بہتر
انجام ہوا - جو بندہ کہ میرے حکم سے حرکت کرتا ہی اوسکی مدد مجھپر ضروری ہی - اوسکو بڑا
ہی وسیلہ ہاتھہ آیا جسکو میری ذات پر اعتماد کلی ہے - اے بندے ہم تجھہ سے یہہ چاہتے
ہین کہ تو ہماری چاہ مین سب کچھہ بھول جا - ہمین کو پسند کرلے اور اسی خوشی مین پھول جا
جسطرح آسمان و زمین مین میرے حکم و تدبیر کو تو مانتا ہی اسیطرح اپنے وجود مین بھی مان
تیری پیدایش میرے لئے ہے مجھکو خوب پہچان - مجھپر اعتماد کر تو مین تیرا وکیل ہوتا ہون
تیرے سارے کامون کا کفیل ہوتا ہون - افسوس ہمنے تو تجھکو معزز بنایا - لیکن تو

نفس کی خواہشات مین مشغول ہو کر اپنی قدر آپ ہی گھٹایا - ہزار افسوس کہ تو ہم کو چھوڑ کے
غیرون کے طرف متوجہ ہوتا ہی - نہین معلوم کہ تو کس نیند سوتا ہی - ہمنے تو تجھے اپنی ہی لیے
پیدا کیا - ہمارے خطابات سننے کو ہویدا کیا - اگر تو نفسانی امور مین مشغول ہوا تو تجھی
ہم اپنے تقرب سے نابود کر دین گے - نفس کی خواہشات مین اگر لگا تو ہم تجھے مردود
کر دین گے - خودی کو مٹا دے تو ہمارا تو مقصود و مطلوب ہی - سب سے منہہ پھیرا تو
ہمارا تو معشوق و محبوب ہی - اے بندے وہ مجھپر ایمان ہی نہ لایا جو تجھسے جھگڑنے کو
تیار ہی - اوسکی توحید ہی کیا ہی جو تدبیر مین گرفتار ہی - مین اوس کا محبوب ہی نہین جسکو
میرے سوا دوسرا بھی محبوب ہو - اوس نے میرا حکم ہی نہین مانا جس کے پاس میرا
قہر معیوب ہو - نفس کے لئے جب طلب تدبیر جہالت ہو - تو نفس تدبیر کی کیا حالت ہو جب
میرے ساتہ دوسرے سے بھی دوستی انصاف سے بعید ہے - تو پھر جب دوسرون سے ہی
دل لگ جاوے تو اب کس بات کی امید ہی - اے جاہل بندے جو تیرے ہاتہہ مین ہے
اوسپر تو تجھے اطمینان ہی - اور جو ہمارے ید قدرت مین ہی اوس سے تو بدگمان ہی -
مین تجھکو پسند کرتا ہون کہ تا تو مجھکو دوست رکھے - اگر تو اپنی ذات کو مجھی پر چھوڑ دی
تو ہمیشہ آرام سے رہی - افسوس ہی تجھپر کہ تدبیر کے لیے تو بوبیت درکار ہی ضعیف
بشریت پر کب اسکا مدار ہی - تیرا خیال دوسرے کو ہے کیون تو اسطرح فکر مین
حیران ہے - ہم تیری خاطر کے جامع ہین تو کیون اتنا پریشان ہی - اے بندے
تجھے حکم میری خدمت کا ہی - مین ذمہ دار ہون جو کچہ کہ تیری قسمت کا ہی - مین نے جسکا
حکم کیا تھا اوسکو چھوڑ دیا - تو اوس چیز مین شک کرنے لگا جس کا مین نے ذمہ لیا -
تیری قسمت کی ضمانت پر مین نے قسم بھی کھائی - پھر اوسپر بھی کفایت نہ کر کی مین نے

وہ بات خوب ہی سمجھائی وَفِی السَّمَاءِ رِزْقُکُمْ وَمَا تُوعَدُونَ فَوَرَبِّ السَّمَاءِ
وَالْأَرْضِ إِنَّهُ لَحَقٌّ مِثْلَ مَا أَنَّكُمْ تَنْطِقُونَ جو میری نافرمانی کرے اوسکو تو مین
روزی پہونچاتا ہون - جو میری تابعداری کرے کیا مین اوسکو بھول جاتا ہون - جھاڑ کو
وہی پانی پونہچاویگا جس نے اوسکو لگایا ہی - مخلوق کا وہی حامی بنے گا جس نے اوس کو
جامۂ وجود پہنایا ہی - تیرا موجد بھی مین ہون - تیرا معبد بھی مین ہون - کیا تجھے مین اپنی
گہر مین بلا کر اپنے فضل سے محروم رکھون گا - کیا تجھے جامۂ وجود پہنا کر لباس کی فکر مین
مغموم رکھون گا - تو میری رحمت کا مظہر ہے - تیرے ہی لئے کائنات کا دفتر ہی جب
تو نے دنیا پر قناعت نہ کی تو مین نے تیرے لئے جنت تیار کی - اوسپر علاوہ یہہ کہ میرے نے
تجھے خوشخبری بھی دی اپنے دیدار کی میری یہہ مہربانی ہی - تجھے ابھی تک شک باقی ہی
میرے ماسوا کو دل سے جدا کر - مجھ سے عشق پیدا کر - پھر معائنۂ اسرار غیبی کر - مشاہدۂ
انوار تجلی کر - جسکا سینہ روشن ہوا اوس نے جانا کہ مین اوسکی ذات کے لئے اوسکی
ذات سے بہتر ہون - مین اوسکی بھلائی کا مدبر اوس کے نفس سے بڑھ کر ہون - جنہون نے
مجھپر توکل کیا - مین نے اون کو مستغنی عن الکل کیا - آج ہر طرح سے آرام دون گا - کل قیامت
مین بڑے مقام دون گا - جب میرے مکان مین داخل ہون گے - اون کو وہ اشیاء
حاصل ہون گے جسکو نہ آنکھون نے دیکھا نہ کانون نے سنا - دل پر بھی جسکا خطرہ نہ گذرا
اے بندہ جب تجھے مینے اطاعت کی تکلیف دی تو اسی سبب سے رزق کی ضمانت اپنے
ذمہ لی - اے بندہ مین تجھے نہین بھولتا - اگر تو فراموش کرتا ہی تو فراموش کر -
اوسوقت سے مجھی تیرا خیال ہی جسوقت کہ تیری زبان گنگ تھی اور تھے گوش کر -
اگر تو مجھ سے منہ پھیرا کر دربدر پھریگا - کوئی مجھ سے بہتر نہ ملیگا جسطرح میرے سوا

لہ سمائے ہی رزق تمہارا اور جو کچھ کہ تم وعدہ دیئے جاتے ہو پس قسم ہی پروردگار آسمان و زمین کی البتہ یہ حق ہی مانند اس کے کہ تم بول رہے ہو

لہ شعر لکل شیئ اذا فارقتہ عوض ولیس لله ان فارقت من عوض

جسطرح میرے سوا کوئی خالق نہین - اسیطرح میرے سوا کوئی رازق نہین - کیا مین تجھی پیدا کرکے دوسرون پر چھوڑ دیا ہون - ہرگز نہین - بلکہ ہر طرح کا ذمہ لیا ہون - مجھی پر اعتماد کر مین رب العباد ہون - سب مقصدون کو چھوڑ دے مین ہی تیرا مقصود و مراد ہون - میرے پہلے انعامات کو یاد کر - حق دوستی کو نہ برباد کر -

مناجات بدرگاہ باری - بہ تضرع وزاری - الٰہی جب مین اپنی تونگری

مناجات

مین صاحب احتیاج ہون تو پھر محتاجی مین بطریق اولی محتاج ہون - اور جب مین اپنے علم مین جاہل ہون - تو جب جاہل ہون تو پھر جہالت مین خوب ہی کامل ہون - الٰہی مجھسے وہی صادر ہوگا جو میری نالایقی کے لایق ہی - اور تجھسے وہی ظاہر ہوگا جو تیری کریمی کے موافق ہی - الٰہی اگر مجھسے نیکیان ظاہر ہون تو تیرے ہی فضل سے ہین اور تیرا مجھپر اکرام ہے اور اگر بدائیان صادر ہون تو تیرے ہی عدل سے ہین اور تیرا مجھپر الزام ہی - الٰہی تو مجھی میری ذات پر کسطرح چھوڑیگا حالانکہ تو میرا ضامن و نگہبان ہی - اور مین کیون خوب محروم ہوسکتا ہون جب تو میرا ناصر و مہربان ہی - اب مین اپنی فقیری کو تیری قربت کا وسیلہ گردانتا ہون - لیکن کسطرح وسیلہ بناؤن جس سے مین تجھہ تک پہونچنا محال جانتا ہون - تجھہ سے مین اپنا شکوہ کیا بیان کرون تجھسے تو نہان نہین ہے - کسطرح تجھہ سے حال دل عیان کرون تیرے ہی اختیار مین زبان بالیقین ہے - میری امیدین کسطرح برباد ہونگین جب تجھی امید بندہی ہی - میرے اعمال کیون نہ درست ہون گے جب اوس سے مقصود تو ہی ہی - الٰہی کیا ہی تیری عنایت ہی - باوجودیکہ یہ نادان غریق دریائے جہالت ہی - اور کسقدر مجھپر رحمت ہی - حالانکہ یہ عاصی غریق بحر معصیت ہی - الٰہی کسقدر تجھہ سے نزدیکی ہی - اور پھر کسقدر تجھہ سے دوری ہی

الٰہی مجھہ پر تیری ایسی عنایت ہی۔ کہ کوئی چیز مجکو تجھہ سے حجاب ہو سکے۔ کیا طاقت ہی۔ الٰہی
جب میری مخالفت تیرے حکم سے مجھی گونگا بناتی ہی تیری عنایت مجھی گویا بناتی ہی۔ اور جب
میرے اعمال مجھے مایوس بناتے ہین۔ تیرے احسانات مجھی امید دلاتے ہین۔ الٰہی برائی
کی شکل مین جس کی بھلائی ہو۔ تو اوسکی برائی کیون نہ برائی ہو۔ اور جس کے علوم و معارف
دعوے ہی دعوے ہون تو اوس کے دعوے تو دعوے بطریق اولے ہون۔ الٰہی مین
کسطرح ارادہ کرون حالانکہ تو قاہر ہے۔ اور کیون نہ مین ارادہ کرون حالانکہ تو آمر ہی
الٰہی مخلوقات سے تیری ذات پر جب تک استدلال کرتا رہا۔ تیرے قرب سے مین دور
ہوتا گیا۔ اب تو ایسی خدمت مین مجھے لگا دے۔ جو تجھہ تک مجھی پہونچا دے۔ کس طرح
اوس چیز کو تیرے لئے دلیل بنا دین۔ جسکو ہم وجود مین خود تیری محتاج پا دین۔ کیا تیری
غیر کو ظہور مین تجھسے زیادہ مرتبہ ملا ہی۔ کہ جو تیرے ظاہر کرنے کا اوسکو حوصلہ ہی۔ تو
کب غائب تھا کہ تیرے حضور کے لئے دلیل کی ضرورت پڑی۔ تو کب دور تہا کہ کوئی
شی تیری قربت کا باعث ہوی۔ الٰہی وہ آنکہہ اندہی ہو جو تجھکو رقیب و نگہبان نہ جانی
اور اس سودا گری مین خرابی ہو جس مین تیری محبت کا مزہ نہ آوے۔ الٰہی یہ میری ذلت
تیرے روبرو ہویدا ہی۔ اور یہ میری حالت تجھپر کب پوشیدہ ہی۔ تجھی سے تجھی کو چاہتا ہون
اور تجھی سے تجھی کو جانتا ہون۔ تو مجھے اپنے ہی طرف بلا لے۔ راہِ راست دکھا کر۔
اور اپنے ہی سامنے مقامِ عبودیت مین کہڑا کر۔ الٰہی تیرے علم خاص سے مجھی محظوظ کر
اور تیرے اسماء کی برکت سے میرے دل کو اغیار سے محفوظ کر۔ الٰہی مقاماتِ
اہل قرب سے مجھی سرفراز فرما۔ اور جذب والون کی طرح راہِ سلوک سے ممتاز فرما
الٰہی تو بسبب اپنی تدبیر و اختیار کے مجھی میری تدبیر و اختیار سے جدا کر دے اور

حالت اضطراری مین بھی مجھے اپنے مقام پر کھڑا کر دے - الٰہی نفس کی ذلت سے مجھے پاک
اور پہلے شک و شرک سے مجھے منزہ کر کے بعد زیر خاک کر - تجھی سے مدد چاہتا ہون
میری ہر بگڑی کو مولا بنا - تجھی پر بھروسا کرتا ہون مجھے غیرون کا محتاج نہ بنا - مجھے خالی
نہ پھرا مین تیرے ہی در کا طالب ہون مجھے محروم نہ بنا مین تیرے ہی فضل کا راغب ہون
تیری جناب سے وابستہ ہون مجھے مردود نہ کر - تیرے ہی در پہ کھڑا ہون - مجھے مطرود نکر
الٰہی قضا و قدر نے مجھپر غلبہ پایا ہی - اور خواہشات نے مجکو قیدی بنایا ہی - اب تو میرا
مددگار ہو - اور میرے سبب سے دوسرونکا بھی مقصد برآر ہو - تو اپنے فضل سے
مجھے وہ غنا دے - کہ یہ بندہ اس طلب سے بھی باز آوے - تو نے ہی قلوبِ اولیا
مین انوار چمکا دئے - اور تو نے ہی قلوبِ احباب سے خیالاتِ اغیار مٹا دئے جب
عالم اون کو وحشت دلاتا ہی - تو اون کا مونس بن جاتا ہی - اور جب اون کو راہِ حق مین
دشواری پیش آتی ہی - تو تیری ہی ہدایت سے سب آسانی ہو جاتی ہی - اوسکو کیا ملا
جس نے تجکو کھو دیا - اور اوس نے کیا کھویا جس نے تجکو پا لیا - جو تجکو چھوڑ کے دوسرے
طرف لگا وہ خراب ہوا - جس نے تیری جناب سے منہ پھیرا وہ ناکامیاب ہوا
الٰہی کسطرح دوسرون سے دل لگے - تو نے تو احسانون کا تار نہین توڑا - اور کیونکہ
غیرون سے طلب کیجیے تو نے تو طریقہ اکرام نہین چھوڑا - اے وہ کہ جس نے
احبا کو اپنی انسیت کی ایسی لذت چکھا دی کہ تیرے ہی در پر خوشامد کرتے پڑے ہین
اور اے وہ کہ اولیاء کو اپنی ہیبت کی ایسی پوشاک پہنا دی کہ نشۂ عزت سے مست
بنی کھڑے ہین - تو ذاکرون کی یاد کے پہلے یاد کرنے والا ہی - تو عابدون کی
توجہ سے پہلے اون کو اپنے احسان سے شاد کرنے والا ہی - تو طلب کرنیوالون کے

پہلے دینے والا ہی۔ تو ہم کو دیکر پھر اپنے دئے ہوے مین سے قرض لینے والا ہی۔ الٰہی تو
مجھے اپنی رحمت سے اسطرح یاد فرما کہ تیری بارگاہ مین پہونچ جاؤن۔ تو اپنی رافت سے
مجھے اسطرح شاد فرما کہ سبکو چھوڑکے تیری ہی طرف آؤن۔ الٰہی تیری نافرمانی مین مجھے
میری امید نہین ٹوٹتی ہی۔ جسطرح تیری اطاعت مین دل سے دہشت نہین چھوٹتی ہی
الٰہی سب جہان مجھے تیری طرف ہانکتا ہے۔ اور یہ فقیر بھی تجھے کریم جانکر پھر دوسرونکا
درکب جہانکتا ہی۔ الٰہی کسطرح میری خرابی ہوگی جب تو میرا مقصود و مراد ہی۔ اور
کیونکر مجھے ذلت پہونچے گی۔ حالانکہ تجھپر میرا اعتماد ہی۔ مجھے کسطرح عزت حاصل ہوگی
جب تو نے مجھے مقام ذلت مین رکھا ہی۔ اور مجھے کیون کر نہ عزت ملیگی جب تو نے مجھے
اپنی طرف منسوب کیا ہی۔ مین کیون نہ محتاج ہون جب تو نے مجھے فقیر بنایا ہی۔ اور مین
کیون کر محتاج ہون۔ حالانکہ تو نے اپنے فضل سے مجھے غناسر فراز فرمایا ہی۔ کوئی
بھی معبود تیرے سوا نہین ہی۔ اسطرح تو نے اپنے سے آگاہ کیا کہ کسی نے بھی تجھے بھولا
نہین ہی۔ مجھے بھی تو نے اس قسم کی آگاہی بخشی کہ جس شے کو تو نے ظاہر کیا۔ اوس
مین مین نے تیرے ہی تجلی دیکھی۔ آے وہ کہ اپنی رحمانیت سے عرش پر اسطرح
چڑھ گیا۔ کہ عرش بھی تیری رحمانیت مین غائب ہوا۔ جسطرح کل عالم کا حال ہی۔ کہ
عرش مین فنا و پامال ہی۔ آثار کو تو نے آثار سے مٹا دیا۔ اغیار کو تو نے انوار سے
ہٹا دیا۔ آی وہ کہ تو حجاب عزت مین ایسا مخفی ہوا کہ تجھے ابصار کا ادراک منفی ہوا
آے وہ کہ تو نے اپنے کمال حسن سے ایسی تجلی فرمائی کہ عارفون نے تیری شوکت
و عظمت پائی۔ تو کسطرح پوشیدہ ہوگا حالانکہ تو ظاہر ہے۔ اور تو کیونکر نہ ہویدا
ہوگا حالانکہ تو رقیب و حاضر ہے۔ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ

لہ امر سے ذات کا ظہور مقصود ہے جسطرح مذہب اہل توحید ہے یا ظہور افعال صفات عالم مین مطلوب اسطرح اوسکے غیر فرمانا منسوب ہے ۱۲

اُلاُمِّیِّ الطَّاهِرِ الذَّکِیِّ وَعَلٰی اٰلِهٖ صَلٰوةً تَحُلُّ بِهَا الْعُقَدُ وَتَفْرُجُ بِهَا الْکُرُوبُ وَیَزُولُ بِهَا
الضَّرَرُ وَتَهُونُ بِهَا الْاُمُورُ الصِّعَابُ صَلٰوةً تُرْضِیكَ وَتُرْضِیهِ وَتَرْضٰی بِهَا عَنَّا
یَارَبَّ الْعٰلَمِینَ - خدا کا شکر ہی کہ اس رسالہ کا ترجمہ پورا ہوا - اور احادیث کی تخریج
حتی الوسع جابجا حاشیہ پر لکھنے سے اسکا حسن دونا ہوا - اگر کوئی بیا مضمون تہا اوس کو
دو قوس مین لکہا - لفظی ترجمہ نہ کیا بلکہ حتی الوسع محاورہ کا خیال رکھا - خداوند عالم جسطرح اس کے
اصل کو قبولیت کا درجہ ملا ہی - اوسیطرح اسکو بھی مقبول عالم فرما - میری خطاؤن سے درگزر
اور میرے اقربا و احبا اور سب مسلمانون پر رحم فرما - اب مین چاہتا ہون کہ اس تقریر کو اختتام
کرون جسطرح میرے مرشد کے حال سے شروع کیا تہا اوسیطرح آپ کی خط سے اس کو
تمام کرون -

نقل خطِ حضرت مرشدی قدس سرہ کہ باین خادم در اجمیر شریف نوشتہ بود

حَامِدًا وَمُصَلِّیًا

از بندۂ فقیر محمد صدیق غفر اللہ لہ ولوالدیہ بہ برادر عزیزم سید محمد عمر اطال اللہ عمرہ واجل قدرہ
بعد سلام و تحیات واضح باد کہ خطِ مرسلۂ آنعزیز مورخہ ۱۵ ماہ ذی قعدہ و خطِ دیگر مورخہ
۱۷ ماہ مذکور در عینِ انتظار رسید - خاطر را کمال مسرور ساخت - واز کوائف مندرجہ آگہی
کماہی یافت - از خطِ اول تقریر روانگی روز یکشنبہ ہفدہم ماہ معلوم کردم - واز خطِ دیگر پنجشنبہ
بستِ ماہ - بہرحال زود بزیارتِ غریب نواز قدس اللہ سرہ مشرف شدہ دیدۂ انتظار را
نورے و دل مشتاق را سرورے خواہند بخشید - وخط دیگر مورخہ دہم ماہ کہ نوشتہ بودم
از رسیدنش اطلاع نشد - کہ رسیدہ ہست یا نہ - بعد رسیدن اجمیر مبارک حال سفر واقامت
بتفصیل برنگارند - میخواہم کہ ہمین دم بعتبہ بوسی غریب نواز مشتاقم و سرودیدہ بخاکِ آن

آستانِ فیض نشان مالم - اما کارِ من بدستم نسپرده اند - وَهُوَ حَسْبِيَ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ -
حالا بست و دوم ذی قعده است - دوستان و خویشان را عافیت نقدِ حال است -
بهمشیره صاحبه سلام و تحیات و دخترشان و عبد المقتدر صاحب و عبد القدیر صاحب و
عبد الشاکر صاحب و دیگر همراهیان را بطرف عاجز و برادران و زن و فرزند و همه اهلِ محله
و اهلِ قرابت و غیرهم سلام و تحیات - و عید اضحی هم قریب است - اغلب که تا عید اینجا
خواهید بود وَاُوصِيكَ يَا أَخِي أَنْ لَا تَنْسَانِي مِنَ السَّلَامِ وَالدُّعَاءِ عِنْدَ زِيَارَةِ
الشَّيْخِ وَقُلْ عَنِّي فِي حَضْرَتِهِ أَنَا خَادِمُكَ حَيْثُ مَا كُنْتُ وَأَنْتَ سَيِّدِي لَا تُبْعِدْنِي
عَنْكَ وَأَنْتَ الْحَامِي وَأَنْتَ مَلَاذِي وَذُخْرِي شِئْتَ أَوْ أَبَيْتَ فَكُنْ لِي وَلَا تَنْظُرْ
إِلَى مَا أَنَا فِيهِ فَمِنِّي الْجِنَايَةُ وَمِنْكَ الْعِنَايَةُ وَالسَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ

فقرات و قطعات تواریخ

از مولانا مولوی سید محمد عثمان صاحب حسینی قادری

عمویم مشفقم و استادم — ماحیِ رسم و حامیِ سنت
کرد تالیف این کتاب عجیب — هر که خواند یافت نعمت و لذت
سالِ طبعش چنان بگردم عرض — محرم راز گلشن وحدت
سنہ ۱۳۱۴ھ

از مولوی سید محمد عبد الجبار صاحب حسینی قادری

جان کو تازہ کرے ہی یہ تحریر — دل کو زندہ کرے ہی یہ مضمون

میرے استاد نے لکھی ہی کتاب
اوس کی تاریخ کیون نہین لکھون
دل سے پوچھا تو یہ جواب ملا
مصدرِ فیض واحدِ بے چون

سنہ ۱۳۱۴ھ

از جناب محمد نظام الدین صاحب قادری

فقیرون کی باتین تصوف کی آئین
بہت پیارے الفاظ عمدہ مضامین
چو پوچھا سن طبع ہاتف سے مینے
کہا یون کہ کتاب گلستان رنگین

سنہ ۱۳۱۴ھ

از مولوی شرف الدین صاحب قادری

موعظۂ حسنۂ سلف

سنہ ۱۳۱۴ھ

از مولوی غلام محیی الدین صاحب عرف حاجی میان

موعظۂ حسنۂ قطب زمان

سنہ ۱۳۱۴ھ

از جناب مولوی محمد عبد القدیر صاحب صدیقی قادری

اَلْمَوْعِظَةُ الْحَسَنَةُ حَقٌّ

سنہ ۱۳۱۴ھ

از جناب مولوی سید اعظم علی صاحب حسینی قادری

ہین فقرہ جواہر موتی کی کیا حقیقت
ہے معرفت سے مملو اور ہادیٔ شریعت
کیون سنج ہین ہی شائق کہہ جلد سال ہجرت
واللہ ہی عجائب یہہ رہبر طریقت

سنہ ۱۳۱۴ھ

از مولوی محمد صاحب

اندہون کو کر دی بینا روشن ہوئی ہے سینہ
نایاب ہی خزینہ حضرت کی ہی کرامت

کئی فکرمین نے تھوڑی اور سال طبع سوچا | دل نے کہا - مقلب ہی رہبر طریقت

از جناب حاجی جان محمد صاحب قادری سنہ ۱۳۱۴ھ

صحرا بصحرا کوہ کوہ دشت بدشت کو بکو | اوس کی طلب جو مین نہ کہی پایا کہین نہ یار کو

مجکو ملا یہ راہبر اب ہی وطن ہی مین سفر | طبع کا سال سن دلا - گلشن فیض ہو بہو

از جناب محمد عبد اللہ صاحب قادری | **از جناب حسن الدین صاحب قادری** سنہ ۱۳۱۴ھ

کلام معجز نظام ولی اللہ | کتاب خزائن راز ہے

سنہ ۱۳۱۴ھ | **از جناب برہنہ صاحب قادری** | سنہ ۱۳۱۴ھ

کتاب فیاض

اعلان کتاب رہبر طریقت آجانب جناب مولوی حبیب احمد صاحب قادری ساکن سلطان شاہی سنہ ۱۳۱۴ھ

تصوف کی روح سلوک کی جان وعظ کا خزینہ نصیحتون کا دفینہ - جو کوئی پڑہی زبان دری اور فصیح ہو - دل بیمار بھی صحیح ہو - شروع سی آخر تک مرصع ہی - ہر ہر جملہ مقفا اور مسجع ہی مصنف اسکی کون حضرت ابن عطاء اللہ صوفی مین جنکو ہر کوئی پہچانتا ہی ایسی ولی ہین مترجم اس کے کون جنکے وعظ وعلم کا شہر مین شہرہ ہی - سابق مین جنہون نے مکہ مسجد مین کئی سال تک وعظ کہا ہی جب حضرت کی تقریر لوگونکو مرغوب تھی - تو تحریر کیون نہ پسند ہوگی - اب گہر بیٹھی حضرت کا وعظ سنا کرو - بلکہ ایسی کتاب ہی کہ تم خود دیکھکر وعظ کیا کرو - روند مہب اسمین ہین عمدہ مطالب اسمین ہین - نقل وحکایات نصیحت وامثلہ پر احادیث وآیات شاہد ہین - آخر مین حضرت ہی کی بعض غزلیات وتھوڑے قصائد ہین - چون کہ حضرت کی مکہ مسجد مین وعظ موقوف کرنیکا لوگون کو رنج تہا - آپ نے اُسکا معاوضہ اسطرح کر دیا وہ کون حضرت مولانا مولوی سید محمد عمر صاحب قادری مدظلہ ہین - جلد لو ہاتہ سے جانے نہ دو - کوڑیون کے مول اس درشاہوار کو خرید و - جب بک جاے گی بہت ہی پچتاوگے - کف افسوس مل کے رہ جاؤگے - ۱۰ ار حالے

اسکی قیمت ٹہری ہی - مچھلی کمان مین میوہ فروش جناب عبد اللہ صاحب قادری کے پاس ملتی ہی - یا جناب

ہان اگر مقصود نسخون کی خریداری کی جاوے گی تو اون کے ساتہہ قیمت مین مناسب رعایت بھی ہوگی - منتظر

دور دراز سے طلب کرنا چاہین آنجناب کا کلدار نقد بیجو اون سا در محصول ڈاک اینے ذمہ لینگے - اور اس نشان سی طلب کرین (محلہ قاضی پورہ مرتب مکان جناب مولوی سید محمد عمر صاحب

قصائد و بعضی غزلیات از محمد عمر قادری المتخلص بہ خلیق کان اللہ لہ تلمیذ حضرت خلیق قدس سرہ

باب الالف

(۱) **قصیدہ** (۱۵)

بنا نور سے جسم والا کسی کا — زمین پر نہ گرتا تھا سایہ کسی کا
فرشتے ہلاتے تھے جھولا کسی کا — قمر جانتا تھا اشارہ کسی کا
مہکتا معطر پسینہ کسی کا — گذر گر کسی سمت ہوتا کسی کا
نظر آگئی صاف شانِ الٰہی — سراپا عجب ہمنے دیکھا کسی کا
نہ ہوتی دعا اونکی مقبول ہرگز — نہ لاتے گر آدم وسیلہ کسی کا
نہ بھولے سے بھی نام یوسف کا لیتی — اگر دیکھتی رُخ زلیخا کسی کا
خلیل اونکی آمد کی تھے آرزومین — سناتے تھے مژدہ مسیحا کسی کا
سوا حکم سُننے کے چارہ نہوتا — زمانہ اگر پاتے موسیٰ کسی کا
کبھی لَن ترانی سنانا کسی کو — کبھی دیکھنے کو بُلانا کسی کا
مصیبت سہی اُنہ قومی نچھوڑا — نہین رحم اسطرح دیکھا کسی کا
یہان آمد آمد ہی کس گلبدن کی — نہین دل ہی پھولون سمانا کسی کا
زمین کو نہ ہو فخر کیون آسمان پر — کہ ہے رشکِ جنت مدینہ کسی کا
ہر اک دلمین دیکھو تو ہی یاد اونکی — ہر اک بزم مین اب ہی چرچا کسی کا
کبھی اوس گلِ حسن کی بو نہ سونگھی — اسی غم سے ہی جسم کانٹا کسی کا

خلیق اِس لئے موت کو کہتے ہین وصل

---

۱ سیدتنا عائشۃ رضی اللہ تعالے عنہا — ۲ وکان یسمی احسن الصور — ۳ ما رأیت احسن منہ — ۴ کانما یری القمر — ۵ علی ما فی الحدیث

(۲)	لحد مین دکھاتے ہین چہرہ کسی کا	(۸)

ان انکھون سے زمانہ مین سبہی اچہا برا دیکہا
مد دیکہا یار کو اپنے تو پہر افسوس کیا دیکہا

حسینان جہان سے ایک مدت دل لگا دیکہا
غرض مطلب کا اپنے جسکو دیکہا آشنا دیکہا

خوشی ایسی ہوی سب عمر بہر کے رنج و غم بہولے
جو اوس نامہربان کو مہربان ہمنے ذرا دیکہا

کہین والّیل گیسو اور کہین والشمس رخ اونکا
کہین مازاغ ہمنے وصف چشم سرمہ سا دیکہا

نگہ سے قتل کرتے ہو لب اعجاز سے زندہ
ادا دیکہی تمہاری اور تمہارا معجزہ دیکہا

موے جاتے ہین حور و نپر اپنی شہوت کے بندی ہین
یہی بس حضرت زاہد کا ہمنے اتقا دیکہا

ہی یہہ بھی خالق یکتا کی دیکہو شان یکتائی
نہ ہمنے ایک کا ہم شکل ہرگز دوسرا دیکہا

نہین دل توٹنے کا رنج گر غم ہی تو یہ غم ہی
نہ اپنا نام اوسنے اس نگینے پر لکہا دیکہا

قطعہ

کسی جا بخن اقرب اور کسی جا تم وحدہ اللہ
نہین قرآنمین ملّا نے کیا اسکو پڑہا دیکہا

یہہ سب کچہہ جان کر انجان ہوتا ہی دلی ہمنے
طفیل مرشد کامل اسی دل مین خدا دیکہا

(۳)	ملین انکہین بہت بوسے دیے ہمنے خلیق اوسکو کبہی اوس مہ لقا کا راہ مین گر نقش پا دیکہا	(۵)

مدفن ہے اس زمین پہ شہ انس و جان کا
اس غم سے نیلگون ہی لباس آسمان کا

بے کہٹکے ہم کرینگے سبز زندگی کے دن
یہہ سر ہوا اور سنگ ہوا اوس آستان کا

اٹہتا ہی دل مین درد مدینے کی یاد مین
شور جرس سنا جو کسی کاروان کا

صحرا نورد ہم ہین مدینے کے اے صبا
گلشن خوش آئی کب تری ہند و ستان کا

ہو ہم سے درد ہجر نبی کیا بیان خلیق

دفتر بہت طویل ہے اس داستان کا

باب البا

(۴)

امتی تیرے شہِ ابرار سب
نشۂ رحمت سے ہین سرشار سب

وہ مدینے کا کہان لطفِ بہار
دیکھیے عالم کے گل و گلزار سب

رحمتِ عالم جو ساقی ہون تو پھر
حوضِ کوثر پر رہین میخوار سب

جان مضطر آہ لب پر دل مین درد
فرقتِ طیبہ کے ہین آثار سب

کیجیے سیراب اپنے لطف سے
یا نبی ہین تشنۂ دیدار سب

مژدہ گو آدمؑ سے لیکر تا مسیحؑ
ہین تمہارے سید ابرار سب

یاد فرماؤ مدینے مین حضور
مجھسے اہلِ ہند ہین بیزار سب

حشر کے دن آپکے زیرِ لوا
انبیا ہونگے شہِ ابرار سب

(۵)

بس صلے مین اتنا فرماؤ رسولؐ
خوب ہین تیرے **خلیق** اشعار سب

(۹)

(۹)

زندان ہے مجھی مرا وطن اب
بلواؤ وہان شہِ زمن اب

ہے ذکر جو زلفِ عنبرین کا
بے قدر ہے نافۂ ختن اب

کیون دیتے ہین اونکے رخ سے تشبیہ
لگ جائے نہ چاند کو گہن اب

ہے ہجرِ نبیؐ مین اشک جاری
بے آب ہے گوہرِ عدن اب

نکلی ہے جو اونکی یاد مین جان
خلعت ہے مجھے مرا کفن اب

بیزار ہے فرقتِ نبیؐ مین
تن سے مری جان جان سے تن اب

دیوانے اونکی زلف کے ہین
مجنون ہی یہان نہ کوہ کن اب

ہان ہجرِ نبی نے ہے جلایا		زمزم مین بہکو کے دو کفن اب	

مدفن ہو خلیق کا مدینہ
مسکن ہے خدا اگر دکن اب

باب الباء الفارسی

(۶) (۵)

ہین جزو و کل کے باعثِ خلقت حضور آپ		سب انبیا ہین صدر تو صدر الصدور آپ	
مانگین شفاعت آپ سے سب روبرو کھڑے		بیٹھنگے عرشِ حق پہ جو روزِ نشور آپ	
ٹپکا نکل گیا جو کمر سے عجب نہین		قربان میری جان سراپا ہو نور آپ	
ہے عشق دل مین وصل میسر نہو نہو		نزدیک جان سے ہو جو ہو تن سے دور آپ	

(۷) کیا خوف ہے خلیق کو روزِ شمار کا
غفار اگر خدا ہے تو شافع حضور آپ (۸)

جلوہ فگن ہو عرش پہ کہ کوہِ طور آپ		نزدیک ہو کے جان سے رہتے ہو دور آپ	
ہم سے تھے ایک جان دو قالب حضور آپ		رہتے ہین اندلون تو بہت دور دور آپ	
ترچھی نگہ سے قتل کیے ہین حضور آپ		کشتو نسے آپنے پاٹ دیئے ہین قبور آپ	
زاہد ہو عشقِ حور مین ہر دم جو چور آپ		انسان کے عشق مین تو بتا دین قصور آپ	
اقرارِ زندگی کے ہوے جھوٹ موت سب		مرقد پہ فاتحہ کو تو آوین ضرور آپ	
ہو چشمِ معرفت نہ جسے تو وہ کیا کرے		ہر سنگ مین دکھاتے ہو گو برقِ طور آپ	
ٹھنڈا کیے کبھی تو کبھی دل جلا دیے		شعلہ کبھی ہین آپ تو ہین گاہ نور آپ	

(۸) منزل کٹھن ہے عشق کی ہمت کو تو خلیق
پہلے رفیق چاہیے پھر جاوین دور آپ (۹)

آتشِ دل کو نہ بھڑکائے آپ
یا نبی رنج ہمین دکھلائے آپ

دل ندین تمکو تو پھر کس کو دین
ہی حسین کوئی تو بتلائے آپ

نہ منائے سے کسی کے مانون
اپنے دیوانہ کو سمجھائے آپ

ناز زیبا ہے تمہین ہمکو نیاز
عاجزی ہم کرین اترائے آپ

روح و دل جان و جگر حاضر ہی
نذر مقبول یہ فرمائے آپ

نزع ہی سوے عدم جاتے ہین
کوئی دم اور ٹھہر جائے آپ

دل کے دینے مین کوئی عذر نہین
آپ کی چیز ہے لیجائے آپ

مر گئے حسرتِ پابوس مین ہم
کاش مرقد ہی کو ٹھکرائے آپ

(۹)

دل صنم کو کبھی دیجے نہ خلیق
کچھ تو اللہ سے شرمائے آپ

(۹)

دل بہت بیمار ہی ہم کیا کرین
ای مسیحایِ دو عالم کیا کرین

بس تمہارے عشق کی دولت ہمین
کیا کرین دینار و درہم کیا کرین

پیچھے پیچھے رہتے ہین اغیار کے
اون کی خاطر ہے مقدم کیا کرین

کون سنتا ہی ہماری اس جگہ
نالہاے زار پیہم کیا کرین

اندون روتے ہین اپنی جان پر
ہم کسیکا رنج و ماتم کیا کرین

دم لبون پر ہے کسی کی یاد مین
ساقیا جامِ دمادم کیا کرین

ای قسمت اک ذری سی بات مین
ہو گئے وہ ہم سے برہم کیا کرین

مٹ گیا دنیا سے نامِ دوستی
ہو گیا دفتر یہ برہم کیا کرین

رازِ دل کس کو سنا دین ای خلیق

(۱۰) کسکو سمجھین اپنا محرم کیا کرین (۷)

خدا کا شکر ہی قسمت کی ہی رسائی آج
کسی کی زلفِ مسلسل جو ہات آئی آج

عوض نماز کا تو چاہتا ہے حور و قصور
تری تو کھل گئی اے شیخ پارسائی آج

جو کہو تو زلف رسا باندہین کچہ مضایقہ ہم
ہماری طبع کی دیکہو ذرا رسائی آج

بڑا یہ حشر مین ہوگی جبکا لوا آنکہین سب
سواری دختِ رسولِ خدا کی آئی آج

سنین ہین احمدِ مرسل کو ہین نقیر پسند
مزا دکھاے نہ کیون ہمکو بینوائی آج

ہی نزع شربتِ دیدار اب پلا دیجے
بروں کے حق مین بھی کچہ کیجیے بہلائی آج

(۱۱) عجب ہی عالمِ فانی کا انقلاب خلیق (۷)
جو کل تھی باغ مین بلبل قفس مین آئی آج

ہجر کی رات ہی یہ کیسی رات
روتی اور پیٹتی ہی گذری رات

تہا تصور مین قامتِ نبوی ص
آج سولی پہ ہمکو گذری رات

یادِ مژگان مین اون کے کٹتی ہی
دن ہی نشتر ہمین تو برچھی رات

شبِ تاریک روزِ روشن ہو
ہو اگر آپ کی تجلی رات

کس مصیبت سے ہی بسر ہوتی
ہجر کی رات بہی ہی بہاری رات

میری بیداری پوچھیے شب سی
ہم تو جہولے ہین اور سچی رات

(۱۲) گذری غفلت مین یون خلیق کی عمر (۱۵)
جیسے میخوار نے ہو کالی رات

یا نبی ہجر مین ہی مجہہ پہ یہ حالت طاری
دردِ دل سوزِ جگر آنکہون سے آنسو جاری

مین تو کیا جو کوئی دیکہے تری صورت پیاری
ہو کے غش عرض لگے کرنے بآہ و زاری

حسنِ یوسف دمِ عیسی یدِ بیضا داری
انچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

آپکو حضرتِ آدم کی ملی ہے صفوت
آپ کے تن پہ ہوئی ٹھیک قبائی خلعت
ہمکلامی پہ بھی موسےٰ کی کہی ہو سبقت
سارے اوصافِ رُسُل کی ملی تمکو خلعت

حسنِ یوسف دمِ عیسیٰ یدِ بیضا داری
انچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

آپکے خلق کی عظمت کا بیان سن لو صاف
حق نے قرآن مین بیان کر دئے سارے اوصاف
تو ہی سردارِ رُسُل کہتے ہین اہلِ انصاف
تیرے ہی ذات مین ہین جمع یہ سارے اوصاف

حسنِ یوسف دمِ عیسے یدِ بیضا داری
انچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

کون نعلین پہن عرش پہ اکدم مین گیا
کون ہی وہ کہ نہین جسکو تہا سایہ ملا
کون ہی وہ جو ان آنکھون سی خدا کو دیکھا
یہ تو تیرے ہی لئے خاص ہی اور اسکے سوا

حسنِ یوسف دمِ عیسیٰ یدِ بیضا داری
انچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

حضرتِ خلق کا خادم ہی خلیق محزون
غوثِ اعظم کی نیابت ہوی اُسکو موزون
وارثِ خلقِ نبی فانیِ ذاتِ بیچون
جزو مین کل کو مین اب دیکھہ کے یہ شعر پڑہون

(۱۳) حسنِ یوسف دمِ عیسیٰ یدِ بیضا داری
انچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری (۶)

یاد ہی مصحفِ رخ کی مجھے ہر آن دلمین
دور اسطور سے کرتا ہون مین قرآن دلمین

جمع کرنے لگی ہم عیش کے سامان دلمین
شاید آجائین وہ مہمان مرے ویران دلمین

ہمنے دل خالی کیا رو رو کے تیری خاطر
پھر نہ آنے کا سبب ای شہ خوبان دلمین

ذکر مین شیخ تصور مین ہی صوفی ہر دم
لب پہ ہی یاد کسی کے کہین جانان دلمین

عرش پر بھی وہ فرشتون کو نہین نصیب
دیکھتے ہین جو یہان حضرت انسان دلمین

(۱۴)

کعبۂ دل کی زیارت کو خلیق آوین ملک
کبھی بھولے سے جو آجائین وہ مہمان دلمین

(۷)

بتون کی بندگی سے ہاتھ اٹھا کر
خدا سے بیٹھ رہ اب دل لگا کر

رلانا پھر یہ کہنا مسکرا کر
تجھے ہم دیکھتے ہین آزما کر

کرون گا عرض یون طیبہ مین جاکر
ادھر بھی یک نظر نور خدا کر

یہ وہ ہین شہسوار ان کی سواری
ہوا ئی عرش سے اگلے مین جاکر

بہت جاگا ہی اب آرام سے سو
مجھے کہتے ہین مرقد مین سلا کر

خیال ماسوا کسطرح آوے
تمہارا دل رہی غیر اس مین آکر

امانت ہی خدا کی دل کو اپنے
خلیق اغیار سے رکھنا بچا کر

عَنْ کُلِّ نَبِیٍّ اَنْتَ کُنْتَ السَّابِقُ
لِلْکُلِّ خَاتِمٌ لَهُمْ یَا صَادِقُ

اِثْبَاتُکَ کَانَ مِنْ طَرِیْقٍ شَاسِعٍ
مِنْ ذَاکَ عَلِمْنَا مِنْکَ قُرْبَ الْخَالِقِ

تمت

واسطے سند اسبات کے یہہ رسالہ
طبع کیا گیا خاص مطبع عزیز دکن کا
ہے اسلئے مہر مطبع مذکور کی ثبت کیگئی



فہرست رہبر طریقت

صفحہ	خلاصہ مضمون
۲	حال حضرت ابن عطاء اللہ صوفی
۳	سبب ترجمۂ کتاب -
۴	حال مرشدی حضرت سید محمد صدیق قادری
۸	دیباچۂ تاج العروس
۹	بیان اتباع مصطفوی صلی اللہ علیہ وسلم
۱۱	بیان توبہ -
۱۲	گناہ اور اوسکے خرابیونکا بیان
۱۶	نفس کا حال
۲۳	بیان استمداد و کرامات
۳۱	ایک ولی کی حکایت -
۳۲	مثال ایمان
۳۳	اچھے کام چھپکے کرنا چاہیئے
۳۵	خیر و شر اللہ کے جانب سے ہے -
۳۶	بیان خلعت الٰہی -
۳۷	بیان مناجات خداوندی -
۳۹	آخرت کی فکر چاہیئے دنیا کی کیا فکر ہے -
۴۰	بڑھاپے مین غفلت بہت ہی بری ہے -
۴۲	ہر شخص اپنی مطلب کا آشنا ہے -
〃	بیان فتوٰی قلب -
۴۷	معصیت موجب ذلت ہے -
۴۸	اولیا کو نہ پانا اپنی ہی نالایقی کا سبب ہے
〃	ایک ولی کی حکایت -

صفحہ	خلاصہ مضمون
۴۹	مرشد سے مستفیض ہونیکو قابلیت درکار ہے
۵۰	بیان مصاحبت پروردگار
۵۲	بیان تکبر -
۵۳	علاج طمع -
۵۴	خدا سنواتا ہی خواہ زندہ ہو یا مردہ اور جو یہ نہ سمجھے تو دونونکو پکارنا بھی شرک ہے -
۵۵	جو صحت مین نہ توبہ کرے خدا اوسکو بیمار مین مبتلا کرے -
۵۶	عالم بے عمل اندھا ہے -
〃	اس زمانہ کی مجلسونمین جو مٹیا گناہ لیکر اوٹھتا
۵۹	منطق کی اصطلاحات مین علماء بے عمل کا حال -
۶۰	بیان علم نافع
۶۱	بیان محقق -
۶۲	مکار فقیرون کا حال -
۶۴	اللہ کے ساتھہ مسلمان کی مثالین
۶۹	بیان الہامات الٰہی جل جلالہ
۷۳	مناجات -
۷۷	نقل خط حضرت مرشدی قدس سرہ
۷۸	فقرات و قطعات و تواریخ -
۸۱	قصاید و غزلیات -

تمت

هذا بصائر للناس وهدى ورحمة لقوم يوقنون

الحمد لله الذي منّ بالهداية والكفاية بصنعة البداية والنهاية على ان الكتاب المخزون هو الرحمان على

كنز الدقائق

متن شاع ذكره الورى رزقه الله نفعا خالصا والمة الدين على الله احمد بن محمد المشتهر بالنسفي غفر الله

قد اتفق في المطبع جمع خواص العلماء المنشئ الكشوف العيون الاكرام

اطلاع - اس مطبع مین ہر علم وفن کی کتب کا ذخیرہ سلسلہ وار فروخت کے لیے موجود ہی جسکی فہرست مطول ہر ایک شائق کو چھاپہ خانہ سے مل سکتی ہی جسکے معائنہ وملاحظہ سے شائقان اصلی حالات کتب کے معلوم فرما سکتے ہین قیمت بھی ارزان ہی اس کتاب کے ٹیٹل پیج کے تین صفحہ جو سادہ ہین انمین بعض کتب فقہ عربی واصول فقہ عربی درج کرتے ہین تاکہ جس فن کی یہ کتاب ہی اُس فن کی اور بھی کتب موجودہ کارخانہ سے قدر دانون کو آگاہی کا ذریعہ حاصل ہو۔

کتب فقہ عربی

فتاوی عالمگیری - علمانے متفق ہوکر مسائل ضروریہ فقہ عبادات اور معاملات کا ایک اعلےٰ درجہ کا ذخیرہ عہد دولت عالمگیر مین بموجب مجوزہ بادشاہ کے بنایا جسکی چار جلد ہین -

۱- جلد اول - جسمین مسائل کتاب الطہارت سے تا کتاب الحج -

۲- جلد دوم - کتاب النکاح سے تا کتاب الوقف مسلسل ہندسہ جلد اول وثانی یکجائی -

۳- جلد سوم - کتاب البیوع سے تا باب الغصب -

۴- جلد چہارم - کتاب الشفعہ سے تا کتاب الفرائض -

۱- جلدین - اولین -

۲- جلد سوم -

۳- جلد رابع -

فتح القدیر - مع تکملہ نتائج الافکار اور ہدایہ عربی پیشانی ہر صفحہ پر بالاستیعاب ہی فتح القدیر حاشیہ کیاب ہدایہ کا ہی کمال سندی تصنیف شیخ الاسلام کمال الدین بن ہمام از تکملہ تصنیف علامہ زین الدین افندی نہایت صحت سے خوشخط چھپا طالبین نے خواہش سے مول لیا اور لیتے ہین مذہب حنفیہ کی بڑی پایہ کی کتاب ہی چار جلدین -

۱- جلد اول - کتاب الطہارت سے تا کتاب الحج -

۲- جلد دوم - کتاب النکاح سے تا کتاب الوقف ہی

۳- جلد سوم - کتاب البیوع سے تا کتاب الغصب -

۴- جلد چہارم - نتائج الافکار فتح القدیر کے کتاب الشفعہ سے تا مسائل شتے -

شرح وقایہ مع حاشیہ - حاشیہ شرح وقایہ کا نہایت مستند ہی نصف صفحہ متن ہین اور نصف صفحہ پر حاشیہ چھپا ہی چار جلد یعنے کتاب الطہارت وکتاب النکاح وکتاب البیع وکتاب الشفعہ

جامع الرموز - متداول بین العلما از کتاب الطہارت تا کتاب القضا چار حصہ -

فهرس كنز الدقائق

٣	كتاب الطهارة
٥	باب التيمم
٦	باب المسح على الخفين
٧	باب الحيض
٨	باب الانجاس
٩	كتاب الصلوة
〃	باب اوقات الصلوة
١٠	باب الاذان
١١	باب شروط الصلوة
〃	باب صفة الصلوة
١٢	فصل اراد الدخول في الصلوة
١٥	باب الامامة
١٦	باب الحدث في الصلوة
〃	باب ما يفسد الصلوة وما يكره فيها
١٧	فصل يكره استقبال القبلة
١٨	باب الوتر والنوافل
١٩	فصل في التراويح
〃	باب ادراك الفريضة
〃	باب قضاء الفوائت
〃	باب سجود السهو
٢	باب صلوة المريض
〃	باب سجدة التلاوة
٢١	باب صلوة المسافر
٢٢	باب الجمعة
〃	باب العيدين
٢٣	باب الكسوف
٢٤	باب الاستسقاء
〃	باب صلوة الخوف
٢٥	باب الجنائز
٢٦	فصل السلطان احق بصلوته
〃	باب الشهيد
٢٧	باب الصلوة في الكعبة
٢٨	كتاب الزكوة
〃	باب صدقة السوائم
〃	فصل في زكوة البقر
٢٩	فصل في زكوة الغنم
〃	باب زكوة المال
٣٠	باب العاشر
〃	باب الركاز
〃	باب العشر
٣١	باب المصرف
〃	باب صدقة الفطر
٣٢	كتاب الصوم
〃	باب ما يفسد الصوم وما لا يفسده
٣٣	فصل لمن جاز له زيارة المرض
〃	فصل من نذر صوم يوم النحر
٣٤	باب الاعتكاف
〃	كتاب الحج
٣٥	باب الاحرام
〃	فصل من لم يرد دخول مكة
٣٨	باب القران
٣٩	باب التمتع
〃	باب الجنايات
٤٠	فصل ولا شيء بنظر الى فرج امراة
٤١	فصل ان قتل صيدا
〃	باب مجاوزة الوقت لغير احرام
٤٣	باب اضافة الاحرام الى الاحرام
〃	باب الاحصار
٤٤	باب الفوائت
〃	باب الحجر عن الغير
٤٥	باب المفقود
٤٦	كتاب النكاح
〃	فصل في المحرمات
٤٧	باب الاولياء والاكفاء
٤٨	فصل من نكحت من غير كفو
٤٩	فصل في الوكالة
〃	باب المهر
٥١	باب نكاح الرقيق
٥٢	باب نكاح الكافر
٥٣	باب القسم
〃	كتاب الرضاع
٥٤	كتاب الطلاق
٥٥	باب طلاق الصريح
〃	فصل في اضافة الطلاق
٥٦	فصل في الطلاق قبل الدخول
٥٧	باب الكنايات
٥٨	باب تفويض الطلاق
٦٠	باب تعليق الشرط
٦١	باب طلاق المريض
٦٢	باب الرجعة
٦٤	باب الايلاء
٦٥	باب الخلع
٦٦	باب الظهار
٦٨	باب اللعان
٦٩	باب العنين
〃	باب العدة
٧٠	فصل معتدة البيت والرتقاء

٧٠	باب ثبوت النسب	
٧١	باب الحضانة	
٧٢	باب النفقة	
٧٣	كتاب العتاق	
٧٤	باب العتق الذي يتعلق ببعضه	
٧٥	باب الحلف بالعتق	
٧٦	باب العتق على جعل	
//	باب التدبير	
//	باب الاستيلاد	
٧٧	كتاب الايمان	
٧٨	باب اليمين في الدخول والسكنى والخروج	
٧٩	باب اليمين في الاكل والشرب واللبس والكلام	
٨٢	باب اليمين في الطلاق والعتاق والصوم	
//	باب اليمين في البيع والشراء والنكاح	
٨٤	باب اليمين في الضرب والقتل وغيرذلك	
٨٥	كتاب الحدود	
٨٦	باب الذي يجب عليه الحد والذي لا يجب	
٨٧	باب الشهادة على الزنا والرجوع عنها	
٨٨	باب حد الشرب	
٨٩	باب حد القذف	
٩٠	فصل في التعزير	
٩١	كتاب السرقة	
//	فصل في الحرز	
//	فصل في كيفية القطع واثباته	
٩٢	باب قطع الطريق	
٩٣	كتاب السير والجهاد	
٩٤	باب الغنائم وقسمتها	
٩٥	فصل في القسمة	
//	باب استيلاء الكفار	
٩٦	باب المستامن	
٩٧	فصل لا يكون مستامنا من الخ	
٩٨	باب العشر والخراج	
٩٩	باب الجزية	
١٠٠	باب المرتدين	
١٠١	باب البغاة	
١٠٢	كتاب اللقيط	
//	كتاب اللقطة	
١٠٣	كتاب الآبق	
//	كتاب المفقود	
١٠٤	كتاب الشركة	
١٠٥	فصل لا تصح شركة المفاوضة الخ	
//	كتاب الوقف	
١٠٦	فصل من بنى مسجدا	
١٠٧	كتاب البيوع	
١٠٨	فصل يدخل البناء والمفاتيح في البيع	
//	باب خيار الشرط	
١٠٩	باب خيار الرؤية	
١١٠	باب خيار العيب	
١١١	باب البيع الفاسد	
١١٣	فصل واذا قبض المشتري المبيع	
//	فصل كره التجار الشيء على سومه	
//	باب الاقالة	
//	باب التولية والمرابحة	
١١٤	باب الشفعة	
١١٥	فصل في جميع العقار والنخل	
//	باب الربوا	
١١٦	باب الحقوق	
//	باب الاستحقاق	
١١٧	باب السلم	
١١٩	باب المتفرقات	
١٢٠	كتاب الصرف	
١٢٢	كتاب الكفالة	
١٢٤	فصل واذا اعطى المطلوب الكفيل	
١٢٥	باب كفالة الرجلين والعبدين	
//	كتاب الحوالة	
١٢٦	كتاب القضاء	
١٢٧	فصل واذا ثبت الحق للمدعي	
١٢٨	كتاب القاضي الى القاضي	
١٢٩	باب التحكيم	
//	مسائل شتى	
//	كتاب الشهادة	
//	باب من تقبل شهادته ومن لا تقبل	
١٣٣	باب الاختلاف في الشهادة	
١٣٤	باب الشهادة على الشهادة	
١٣٥	باب الرجوع عن الشهادة	
١٣٦	كتاب الوكالة	
//	باب الوكالة بالبيع والشراء	
//	فصل في الوكيل بالبيع والشراء	
١٣٨	باب الوكالة بالخصومة والقبض	
١٣٩	باب عزل الوكيل	
١٤٠	كتاب الدعوى	
١٤١	باب التحالف	
١٤٢	فصل قال المدعى عليه الخ	
١٤٣	باب ما يدعيه الرجلان	
١٤٤	باب دعوى النسب	
١٤٦	كتاب الاقرار	
١٤٦	باب الاستثناء وما في معناه	
١٤٧	باب اقرار المريض	
١٤٨	كتاب الصلح	
١٤٩	فصل الصلح جائز	
١٥٠	باب الصلح في الدين	
//	فصل بين اثنين	
١٥١	كتاب المضاربة	
١٥٢	باب المضارب	

١٥٣	فصل ولا تقبل الصادرية
١٥٤	كتاب الوديعة
١٥٥	كتاب العارية
١٥٦	كتاب الهبة
١٥٧	باب الرجوع في الهبة
١٥٨	فصل من وهب جارية لابنه
١٥٩	كتاب الاجارة
١٦٠	باب ما يجوز من الاجارة وما يكون خلافها
١٦١	باب الاجارة الفاسدة
١٦٢	باب ضمان الاجير
١٦٣	باب الاجارة على احد الشرطين
″	باب اجارة المشتركة
″	باب الاختلاف
″	باب فسخ الاجارة
١٦٤	مسائل شتى
١٦٥	كتاب المكاتب
″	باب ما يجوز للمكاتب
١٦٦	فصل ولد المكاتبة من مولاها
١٦٧	باب كتابة العبد المشترك
١٦٨	باب موت المكاتب وعجزه وموت المولى
١٦٩	كتاب الولاء
″	فصل اسلم رجل على يد رجل
١٧٠	كتاب الاكراه
١٧١	كتاب الحجر
١٧٢	فصل في حد بلوغ الغلام
″	كتاب المأذون
١٧٣	كتاب الغصب
١٧٤	فصل لو غيب المغصوب
١٧٥	كتاب الشفعة
١٧٦	باب طلب الشفعة
١٧٧	باب ما تبطل به الشفعة
١٧٨	باب المتفرقات
١٧٩	كتاب القسمة
١٨١	كتاب المزارعة
١٨٢	كتاب المساقات
″	كتاب الذبائح
١٨٣	فصل في ما يحل اكله وما لا يحل
″	كتاب الاضحية
١٨٤	كتاب الكراهية
″	فصل في الاكل والشرب
١٨٥	فصل في اللبس
″	فصل في النظر واللمس
١٨٦	فصل في الاستبراء وغيره
″	فصل في البيع
١٨٧	كتاب احياء الموات
″	مسائل شتى من الشرب
١٨٨	كتاب الاشربة
١٨٩	كتاب الصيد
١٩٠	كتاب الرهن
١٩١	باب ما يجوز ارتهانه وما لا يجوز
١٩٢	باب الرهن
١٩٣	باب التصرف في الرهن والجناية عليه
١٩٤	فصل رهن عصيرا
١٩٥	كتاب الجنايات
″	باب ما يوجب القصاص وما لا يوجب
١٩٧	باب القصاص فيما دون النفس
″	فصل وان صولح على مال
١٩٨	فصل من قطع يد رجل
١٩٩	باب الشهادة في القتل
″	باب في اعتبار حالة القتل
″	كتاب الديات
٢٠٠	فصل في النفس وما دون النفس
″	فصل في الشجاج
٢٠٢	باب في الجنين
″	باب ما يحدث الرجل في الطريق
٢٠٣	فصل في الحائط المائل
″	باب جناية البهيمة والجناية عليها وغير ذلك
٢٠٤	باب جناية المملوك والجناية عليه
٢٠٥	فصل تبايع عبد خطاء
٢٠٦	باب غصب العبد والمدبر والصبي والجناية
٢٠٧	كتاب القسامة
٢٠٨	كتاب العاقلة
٢٠٩	كتاب الوصايا
″	باب الوصية للاقارب وغيرهم
٢١١	باب العتق في المرض
٢١٣	باب الوصية للاقارب وغيرهم
٢١٣	باب الوصية الذمي
″	باب وصية الذمي
٢١٣	باب الوصي
٢١٥	فصل في الشهادة
″	كتاب الخنثى
″	مسائل شتى
٢١٦	كتاب الفرائض

تمت

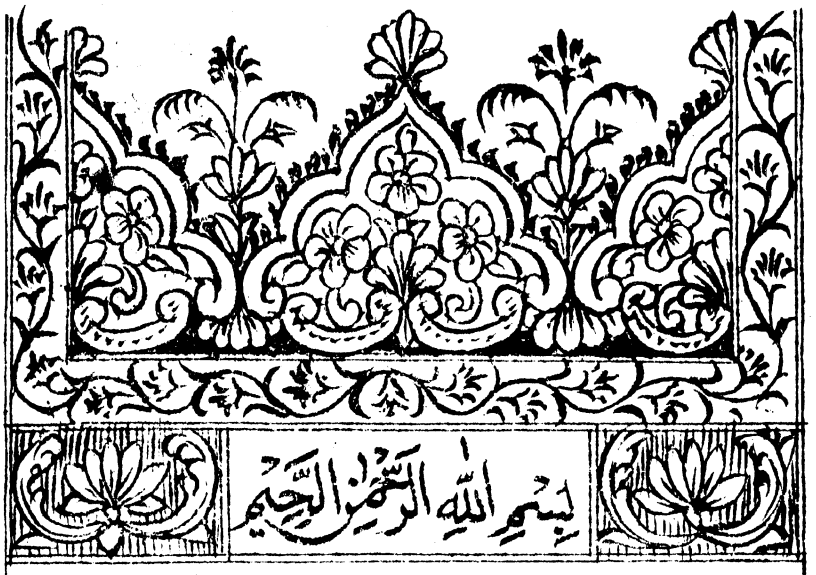
هذا بصائر للناس وهدى ورحمة لقوم يوقنون

لك الحمد يا من شيد الهداية والكفاية بمتنه البداية والنهاية على ان الكتاب الحق وشارح الحقائق

كنز الدقائق

متن لصاحب الدولة الوزير زبدة الاتقياء حافظ الحق والملة والدين عبد الله بن احمد بن محمود النسفي سقى الله

قد انطبع في المطبع جعص الخاص لعالم المنشي نوكشور دام افضاله الاكرام



بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي اعز العلم في الاعصار واعلى حزبه الانصار

والصلوة على رسوله المختص بهذا الفضل العظيم وعلى آله

الذين فازوا منه بحظ جسيم قال مولانا الحبر النحرير محرز

قصبات السبق في التقرير والتحرير لحلما الهدى وعلامة

الورى مالك ازمة الفتيا مظهر كلمات الله العليا كشاف

الحقائق مبين الدقائق سلطان علماء الشرق والصين حافظ الحق

والملة والدين وارث الانبياء والمرسلين ابو البركات عبد الله

بن احمد بن محمود النسفي متع الله المقتبسين بدوام بقائه

النسف قرية من بخارا ١٢

كناية من المؤلف ١٢

الجبر الى آخره ١٢ الجبر واحد الاجبار ويقال للرجل العالم جبر والفتح والكسر فيه لغتان ١٢

لما رأيت الهمم مائلة الى المختصرات والطبايع راغبة عن
جمع همت وهي قصد القلب ۱۲ اي الى تعليم المختصرات ۱۲
المطولات اردت ان الخص لوافي ببذكر ما عم وقوعه وكثر وجوده
جواب لما ۱۲ متعلق بالخص ۱۲
لتكثر فوائده وتتوفر عائدته فشرعت فيه بعد التماس طائفة من اعيان
عطف على قوله اردت او للتفريع ۱۲
الافاضل وافاضل الاعيان الذين هم بمنزلة الانسان للعين والعين للانسان
معها بي من العوائق وسميته **بكنز الدقائق** وهو وان خلا عن العويصات
اي المضلقات ۱۲ المشكلات ۱۲
والمعضلات فقد تحلى بمسائل الفتاوى والواقعات معلما بتلك
اي العلامات التي في الفتاوى والنوازل ۱۲
العلامات وبزيادة الطاء للاطلاقات والله الموفق للاتمام والميسر
للاختتام **كتاب الطهارة** فرض الوضوء غسل وجهه وهو من قصاص
وهو منتهى نبت شعر الرأس ۱۲
شعره الى اسفل ذقنه والى شحمة الاذن ويديه مع مرفقيه ورجليه بكعبيه ومسح
هذا احد الوجه طولا ۱۲
ربع راسه ولحيته وسنته غسل يديه الى رسغيه ابتداء كالتسمية والسواك
وغسل فمه وانفه بمياه وتخليل لحيته واصابعه وتثليث الغسل ونيته ومسح
كل راسه مرة واذنيه بمائه والترتيب المنصوص والولاء ومستحبه التيامن ومسح الرقبة
وعند الشافعي بماء جديد ۱۲ اي مذكور في القرآن ۱۲

كتاب الطهارة

وينقضه خروج نجس منه وقئ ملأ الفم ولو مرة او علقا او طعاما او ماء
المتوضئ
لا بلغما او دما غلب عليه البزاق والسبب يجمع متفرقة
او نوم مضطجع ومتورك واغماء وجنون وسكر وقهقهة
الاضطجاع بر پهلو خفتن ۱۲ بيهوش شدن ۱۲
مصل بالغ ولو عند السلام ومباشرة فاحشة لا خروج دودة من جرح ومس
ذكر وامرأة فرض الغسل غسل فمه وانفه وبدنه لا دلكه وادخال الماء داخل
عند الشافعي غسلهما سنة لا فرض ۱۲
الجلد للاقلف وسنته ان يغسل يديه وفرجه ونجاسة ثم يتوضأ ثم
يفيض الماء على بدنه ثلاثا ولا تنقض ضفيرة ان بل اصلها وفرض عند
اى يصيب الماء على سائر اعضاء ۱۲
مني ذي دفق وشهوة عند انفصاله وتوارى حشفة في قبل او دبر عليهم
وحيض ونفاس لا مذي ودي واحتلام بلا بلل وسن للجمعة والعيدين
والاحرام وعرفة ودخول مكة ولمن اسلم جنبا والاندب وتيمم
اى يسن الغسل لمن اسلم جنبا ۱۲
بماء السماء والعين والبحر وان غير ظاهرا جيدا وصافه او انتن بالملث
اى تغير لونه او ريحه او طعمه ۱۲
لا بماء تغير بكثرة الاوراق او بالطبخ او اعتصر من شجر او ثمر والا بماء غلب عليه
غيره اجزاء وبماء دائر فيه نجس ان لم يكن عشرا في عشر والا فهو كالماء الجاري
اى كان الماء الدائر ۱۲
يذهب بتنشة فيتوضأ منه ان لم ير اثره وهو طعم او لون او ريح وسؤر الآدمي
رنگ ۱۲ م بو ۱۲ م بمنزلة الماء المستعمل
كالبق والذباب والزنبور والعقرب والسمك والضفدع الطاهر لا ينجسه الا الماء المستعمل
خبر ۱۲

م بالدال المهملة ا، غليظ يخرج عقب البول وهو رقيق ۱۲ م ص

او رفع حدث اذا استقر في مكان طاهر لا مطهر ومسئلة البئر عجلى وكل
اهاب بغ فقد طهر الاجلد الخنزير والادمي وشعر الانسان والميتة وعظمهما
وعن ابي يوسف جلد الخنزير يطهر بالدباغة كذا في المبسوط ١٢
طاهران ويلزم البئر بوقوع نجس لا بعرة ابل وغنم وخرء حمام وعصفور وبول ما يؤكل
لحمه نجس لا صالم يكن حدثا ولا يشرب صلا وعشرون دلوا وسطا بموت نحو فارة
اى ناقضا للوضوء كالقي القليل والدم اذا لم يسل ١٢ عيني
واربعون بنحو حمامة وكله بنحو شاة وانتفاخ حيوان او تفسخه وحائتان لو لم يكن
نزحها ونجسها مذ ثلث فارة منتفخة او منفسخة جاز وقتا وقوعها والا مذ يوم
وليلة والعرق كالبول وسؤر الادمي والفرس وما يؤكل لحمه طاهر والكلب
والخنزير وسباع البهائم نجس والهرة والدجاجة المخلاة وسباع الطير و
سواكن البيوت مكروهة والحمار والبغل مشكوك يتوضأ به ويتيمم
ان فقد الماء وايا قدم صح بخلاف نبيذ التمر وباب التيمم تيمم لعدمه ميلا عن
او لمرض ضر او برد او خوف عدو او سبع او عطش وفقد آلة مستوعبا وجهه و
يديه بمح مرفقيه بضربتين ولو جنبا او حائضا بطاهر من جنس كالمرض وان

عندنا وعند مالك واحمد جلد الميتة لا يطهر بالدباغ وعند الشافعي جلد الميتة لا يطهر به وهو رواية عن حسن بن زياد عن محمد جلد الفيل لا يطهر بال

لم يكن عليه نقض وبه بالاعجز ناو[2] بافلعا تيمم كاسر لا نضوء ولا ينقضه ثم بل ناقض الوضوء
وقدر وضاء فضل عن حاجته فهي تمنع التيمم وتوضه وراجي الماء يؤخر الصلوة وصح
قبل الوقت ولفرضين وخوف فوت صلوة جنازة او عيد ولو بناء لا لفوت جمعة و
وقت ولم يعد ان صلى به ونسي الماء في رحله ويطلبه عاقبة ان ظن قربه وكلا او يطلبه
من رفيقه فان منعه تيمم ان لم يعطه الا بثمن مثله او لا تيمم ولا اتيمم ولو اكثر
محروحا تيمم ويعكسه يغسل ولا يجمعهما باب المسح على الخفين صح
ولو امرءة لاجنبا ان لبسهما على وضوء تام وقت الحدث يوما وليلة
للمقيم وللمسافر ثلاثا من وقت الحدث على ظاهرهما مرة بثلث اصابع يبدأ من اصابع
الى الساق والخرق الكثير يمنعه وهو قدر ثلث اصابع القدم من اصغرها والقليل
لا يمنع في خف لا فيهما بخلاف النجاسة والانكشاف وينقضه ناقض الوضوء ونزع ا
في تضي المدة ان تم يخف ذهابها رجليه من البرد وبعدهما يغسل رجليه فقط وخروج
اكثر القدم نزع ولو مسح مقيم فسافر قبل تمام يوم وليلة مسح ثلاثا ولو اقام فسا

[1] او ان يكون الا بشراء او الهبة على الوقف غير جائز فالاقتداء على الاصح والاصل ان التيمم لا يتوضأ به ولا يتيمم ثم توضأ الى آخره [2] قوله ناو اي وان [3] قوله ولفرضين اي وان [4] قوله ولو بناء اي وان [5] قوله ويطلبه اي وان [6] قوله ولا اتيمم اي وان [7] قوله ولو اكثر اي وان [8] قوله ولا يجمعهما اي وان [9] قوله ولو امرءة اي وان [10] قوله ان لبسهما اي وان [11] قوله ولو كان اي وان [12] قوله ان تم اي وان

[1] قوله ان ظن قربه اي وان [2] قوله ولا اتيمم اي وان [3] قوله ولو اكثر اي وان [4] قوله ان لبسهما اي وان [5] قوله ولو كان اي وان [6] قوله ان تم اي وان

[1] قوله ولو مسح مقيم فسافر قبل تمام يوم وليلة مسح ثلاثا ولو اقام فسا

وعن ابي حنيفة قدر ثلث اصابع اليد كذا في الخلاصة ١٢

بعد يوم وليلة نزع والا يتم يوما وليلة وصح على الخرموق والجورب المجلد و
النعل والتخاين على عمامة وقلنسوة وبرقع وقفازين والمسح على الجبيرة او خرقة
القرحة ونحو ذلك كالغسل فلا يتوقت ويجمع مع الغسل ويجوز وان شدها
بلا وضوء ويمسح على كل لعصابة كان تحتها جراحة او لا فان سقطت عن برء بطلو
لا ولا يفتقر الى النية في مسح الخف والرأس **باب الحيض** هو دم ينفضه
رحم امرأة سليمة عن داء وصغر واقله ثلثة ايام واكثره عشرة وما نقص او زاد
استحاضة وما يرى البياض الخالص حيض يمنع صلوة وصوما وتقضيه
دونها ودخول مسجد والطواف وقربان ما يحرم الا زاد وقراءة القران
ومسه الا بغلاف وصح الحدث المسرو منعها الجنابة والنفاس في توطاء بلا
غسل تبصوم لاكثره ولا قله لاحتى تغتسل او يمضي عليها ادنى وقت صلوة
والطهر المتخلل بين الدمين في المدة حيض ونفاس وقل الطهر خمسة عشر
يوما ولا حد لاكثره الا عند اصحابنا العادة في زمان الاستمرار ودم

الاستحاضة كرعاف دائم لا يمنع صوما وصلوة وطيا ولو زاد
الدم على اكثر الحيض والنفاس فيما زاد على عادتها استحاضة
ولو مبتدأة فحيضها عشرة ونفاسها اربعون وتتوضأ المستحاضة
ومن به سلس البول او استطلاق البطن او انفلاة ريح او رعاف دائم
وهو عدم امساك البول ١٢ام سيلان اى فرجهاني الصراح رفتن شكم ١٢
او جرح لا يرقا يتوضأ لوقت كل فرض ويصلون به فرضا ونفلا ويبطل بخروج وقت فقط
وهذا اذا لم يمض عليهم وقت فرض الا وذلك الحدث يوجد فيه والنفاس دم
اى ولو نهم معدودين ١٢
يعقب الولد ودم الحامل استحاضة والسقط ان ظهر بعض خلقه ولد ولا حد لاقله
بچه ناتمام افتاده ١٢ام
واكثره اربعون يوما والزايد استحاضة ونفاس المتوسطين من الاولى

باب الانجاس

ينجس الانجاس يطهر البدن والثوب بالماء وبمائع مزيل كالخل وماء الورد لا الدهن
وآن تنك شدن چيزى چون روغن ومسكه وشمل آن ١٢ طحطاوى
والخف بالدلك بنجس ذى جرم والا يغسل وعفى يابس بالفرك ولا يغسل ونحو السيف
اى وان لم يكن النجس ذا جرم كالبول والخمر ١٢ام
بالمسح والارض بالبس وذهاب لاثر للصلوة لا للتيمم وعفى قدر الدرهم كعرض
الكف من نجس مغلظ كالدم والخمر وخرء الدجاجة وبول ما لا يؤكل
لحمه والروث والخثى ومادون ربع الثوب من مخفف كبول ما

بالفرك وذكر فى الاصل ايضا وقال محمد القياس ان يغسل الثوب عن المنى والفرك رخصة وان لم يزل المنى بيده ويحكه حتى ينفصل ١٢ع اى بمثل عرض كف اليد فى الصحيح

يؤكل لحمه والفرس وخرء طير لا يؤكل لحمه ودم السمك ولعاب البغل والحمار وبول ما يؤكل لحمه
وبول الفرس عندهما وعند محمد رح طاهر وافراده بالذكر لاختلاف فيه ١٢
كرؤس الابر والنجس المرئي يطهر بزوال عينه الا ما يشق زواله وغير بالغسل
اي بزوال وجوده ١٢
ثلثا بالعصر كل مرة وبتثليث الجفاف فيما لا ينعصر وسن الاستنجاء بنحو حجر منق
وما سن فيه عدد وغسله بالماء ادب ويجب ان جاوز النجس المخرج ويعتبر القدر
الماثر وراء موضع الاستنجاء لا بعظم وروث وطعام ويمين الا بعذر
اي الاستنجي ١٢
كتاب الصلوة

وقت الفجر من الصبح الصادق الى طلوع الشمس
والظهر من الزوال الى بلوغ الظل مثليه سوى الفيء والعصر منه الى الغروب
اي ظل شيئ ١٢ اي سوى الفيء يكون للاشياء وقت الزوال ١٢
والمغرب منه الى غروب الشفق وهو البياض والعشاء والوتر منه
المفتوى على الخمرة
الى الصبح ويقدم على العشاء على الترتيب ومن لم يجد وقتيهما
لم يجبا وندب تاخير الفجر وظهر الصيف والعصر ما لم يتغير و
العشاء الى الثلث والوتر الى آخر الليل لمن يثق بالانتباه وتعجيل
اي يجب تاخير الوتر ١٢
اعتماد
ظهر الشتاء والمغرب وما فيها عين يوم غين ويؤخر غيره
صورة

نهى ومنع عن الصلوة وسجدة التلاوة وصلوة الجنازة عند الطلوع والاستواء
ادا ر وقضا ای صلوة کانت ۱۲
والغروب الا عصر يومه وعن النفل بعد صلوة الفجر والعصر لا عن قضاء فائتة

وسجدة تلاوة وصلوة جنازة وبعد طلوع الفجر بالكثر من سنة الفجر وقبل المغرب
ای بعد صلوة الفجر والعصر ۱۲
وقت الخطبة وعن الجمع بين الصلوتين في وقت بعذر باب الاذان
ای وضع ۱۲
سن للفرائض بالتر جيع والحن ويزيد بعد الفلاح في اذان الفجر الصلوة خير من
ای المؤذن ۱۲
النوم مرتين والاقامة مثله ويزيد بعد فلاحها قامت الصلوة مرتين

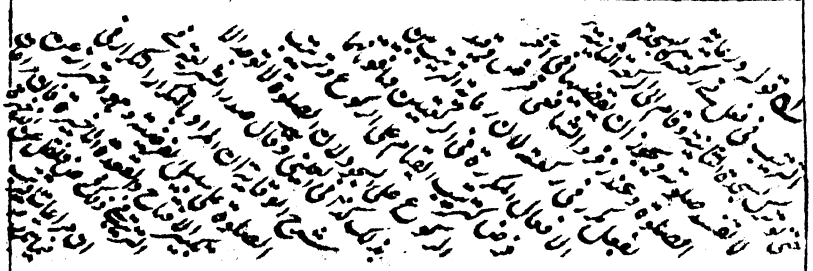
ويترسل فيه ويحدر فيها ويستقبل بهما القبلة ولا يتكلم فيهما ويلتفت يمينا وشمالا
ای یسرع بالحفظ بکلمات فی الاقامة یعنی لا یسکت بین کلماتها ۱۲ ای المؤذن
بالصلوة والفلاح ويدير في صومعته ويجعل اصبعيه في اذنيه ويثوب
ای قال الصلوة خير من النوم ۱۲ الاقامة
ويجلس بينهما الا في المغرب ويؤذن للفائتة ويسقط بولي الفوائت و
حيز فيه للمباقي ولا يؤذن قبل الوقت ويعاد منه وكره اذان الجنب
سن الفوائت ان شاء اذان واقامة وان شاء اقام على الاقامة وقال مالك يؤذن في الجماعة ويقيم في غيرها ۱۲
واقامته واقامة المحدث واذان المرأة والفاسق والقاعد والسكران
لا اذان العبد والاعمى ولا اعمى ولا اعرابي وكره تركهما المسافر لا الصلوة في بيته في المصر

باب الاذان

في خزانة الفتاوى الجلالية ۱۲

لهما للنساء باب شروط الصلوة وهي طهارة بدنه من حدث وخبث
(اى المصلى ۱۲)
وثوبه ومكانه وستر عورته وهي ما تحت سرته الى ركبتيه وبدن الحرة
(من ركبتها ۱۲)
عورة الا وجهها وكفيها وقدميها وكشف ربع ساقها يمنع وكذا الشعر والبطن
والفخذ والعورة الغليظة والامة كالرجل وظهرها وبطنها عورة ولو
(المصلى ۱۲)
وجد ثوبا ربعه طاهر وصلى عاريا لو يجز وخيران طهر اقل من ربعه
(المصلى ۱۲)
ولو عدم ثوبا صلى قاعدا وموميا بركوع وسجود وهو افضل من القيام
(حال كونه ۱۲)
بركوع وسجود والنية بلا وتصلى والشرط ان يعلم بقلبه اى صلوة يصلى
(وهي قصد القلب ۱۲) (اى شرط والنية ان يعلم ۱۲)
ويكفيه مطلق النية النفل والسنة والتراويح والفرض شرط تعيينه
كالعصر مثلا والمقتدى ينوى المتابعة ايضا والجنازة ينوى الصلوة لله تعا
(اى ينوى الصلوة ومتابعته ايضا ۱۲)
والدعاء للميت واستقبال القبلة لقادر فرضه اصابة عينها ولغيره اصابة
(اى فرض الاستقبال ۱۲) (ينوى ۱۲)
جهتها والخائف يصلى الى اى جهة قدر ومن اشتبهت عليه
(من عدد او نص او سبع ۱۲)
القبلة تحرى وان اخطأ لم يجد وان علم به فى صلوته استدار ولو تحرى قوم
(اى فى التحرى ۱۲) (اى بالخطأ ۱۲) (اى جماعة مع الامام)
جهات وجعلوا حال امامهم يجزهم **باب صفة الصلوة** فرضها
(صلوتهم)
التحريمة والقيام والقراءة والركوع والسجود والقعود الاخير قدر التشهد
والخروج بصنعه وواجبها قراءة الفاتحة وضم سورة وتعيين القراءة

في الاوليين ورعاية الترتيب في فعل مكرر وتعديل الاركان والقنوت الاول
والتشهد ولفظ السلام وقنوت الوتر وتكبيرات العيدين والجهر والاسرار فيما
يجهر ويسر وسنة رفع اليدين للتحريمة والثناء وجهر الامام بالتكبير والثناء
والتعوذ والتسمية والتامين واسرار ووضع يمينه على يساره تحت سرته
وتكبير الركوع والرفع منه وتسبيحه ثلثا واخذ ركبتيه بيديه وتفريج اصابعه
وتكبير السجود وتسبيحه ثلثا ووضع يديه بعد ركبتيه وافتراش رجله اليسرى
ونصب اليمنى والقومة والجلسة والصلوة على النبي عليه السلام والدعاء وادابها
نظره الى موضع سجوده وكظمه عند التثاؤب واخراج كفيه من كميه
عند التكبير ودفع السعال ما استطاع والقيام حين قيل حي على الفلاح
وشروع الامام بعد قيل قد قامت الصلوة فصل واذا اراد الدخول
في الصلوة كبر ورفع يديه حذاء اذنيه ولو شرع بالتسبيح او التهليل
او بالفارسية صح كما لو قرء بها عاجزا وذ تخ ويسمى بها لا بالمهملة

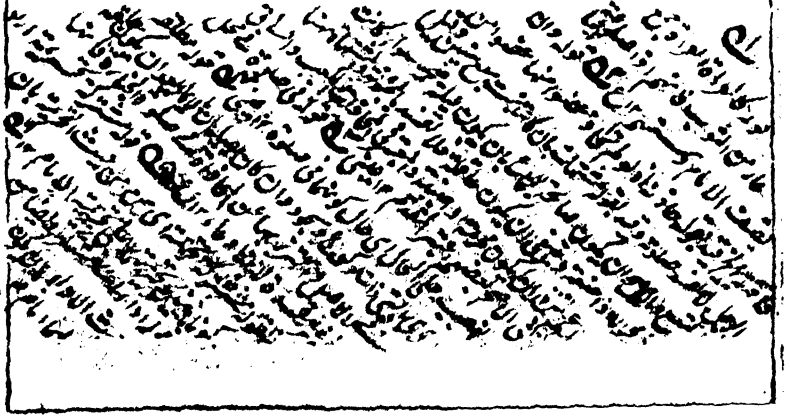


قربته فان قلت بما خص الفاتحة بالذكر مع ان الحكم في كل الالسن على الخلاف قلت لانها اشهر بالنسبة الى غيره من البلاد والفارس بكسر الراء فقط ١٢

غفرلي ووضع يمينه على يساره تحت سرته مستفتحا وهو سر القراءة
يأتي به المسبوق لا المقتدي ويؤخر عن تكبيرات العيدين وسمي
سرا وكره في كل ركعة وهي اية من القرآن انزلت للفصل بين السور
ليست من الفاتحة ولا من كل سورة وقرأ الفاتحة وسورة او ثلاث
ايات وامن الامام والمأموم سرا وكبر بلا مد وركع ووضع يديه على
ركبتيه وفرج اصابعه وبسط ظهره وسوى راسه بعجزه وسبح فيه
ثلاثا ثم رفع راسه وانتظم الامام بالتسميع والمنفرد بهما والمؤتم بالتحميد
ثم كبر ووضع ركبتيه ثم يديه ثم وجهه بين كفيه بعكس الهوي وسجد بانفه
وجبهته وكره باحدهما او بكورعمامته وابدا ضبعيه عن جنبيه و
جافى بطنه عن فخذيه ووجه اصابع رجليه نحو القبلة وسبح فيه ثلاثا
والمرأة تنخفض وتلزق بطنها بفخذيها ثم رفع راسه مكبرا وجلس مطمئنا
وكبر وسجد مطمئنا وكبر للنهوض بلا اعتماد وقعد في الثانية كالاولى
الا انه لا يثني ولا يتعوذ ولا يرفع يديه الا اذا قعس صلبه فاذا فرغ من سجدتي
الركعة الثانية افترش رجله اليسرى وجلس عليها ونصب يمناه ووجه اصابع
نحو القبلة ووضع يديه على فخذيه وبسط اصابعه وهي

تشهدك وقرء تشهدا ثم سجد وديما بعد الاولين اكتفى بالفاتحة والقعود
اى فى قعود الثانى
الثانى كالاول وتشهد وصلى على النبى صلعم ودعا بما يشبهه القرآن والسنة كالمأثور
الفاظ
الناس وسلم مع الامام كالتحريمة عن يمينه ويساره نادبا للقوم والحفظة والامام
مقارنا
فى الجانب الايمن اولا اليسرا وفيهما لو كان محاذيا ونوى الامام بالتسليمتين
ان كان الامام فى جانب اليسرا
والمنفرد ينوى الحفظة وجهر بقراءة الفجر واولى العشائين ولو قضاء
والجمعة والعيدين ويسر فى غيرها كالمتنفل بالنهار وخير المنفرد فيما
يجهر كمتنفل بالليل ولو ترك السورة فى اولى العشاء قراءها فى الاخريين
مع قراءة الفاتحة جهرا ولو ترك الفاتحة لا وفرض القراءة آية
ويسرها فى السفر الفاتحة واى سورة شاء وفى الحضر طوال
اى سنة القراءة
المفصل لو فجرا او ظهرا واوساطه لو عصرا وعشاء وقصاره
لو مغربا وتطاول اولى الفجر فقط ولم يتعين شئ من القرآن للصلوة
سوى الفاتحة

ولا يقرأ المؤتم بل ليستمع وينصت وان قرأ اية الترغيب او الترهيب
خلف الامام ١٢ الامام ١٢ كرر ١٢ اخر ١٢ اى المؤتم
او حظ ا وصلى على النبي صلى الله عليه وسلم والثنائي كالقريب باب الامامة
اى الخطيب فى الخطبة ١٢ اى البعيد من الامام ١٢ م
والجماعة سنة مؤكدة والاعلم احق بالامامة ثم الاورع ثم الاسن وكره امامة
العبد والاعرابي والفاسق والمبتدع والاعمى وولد الزنا وتطويل الصلوة وجماعة
النساء فان فعلن تقف الامام وسطهن كالغراة وقف الواحد عن يمينه والاثنان
كالطرفين الامام من الجانبين خلفه وصفا الرجال ثم الصبيان ثم الخناثى ثم النساء وان حاذته مشتهاة فى صلوة
اعلم ان الوجوه الممكنة فى ترتيب الصفوف ١٢ م
مطلقة مشتركة تحريمة واداء فى مكان متحد بلا حائل فسدت صلوته ان نوى
امامته لو لا يحضر الجماعات وفسدت قدماء رجل بامرأة اوصبي وطاهر
اى ان لم ينو الامام لا فيه صلوته بل صلوتها ١٢
بمعذور وقارئ بامي وصحت بعار وغير مؤم بمؤم ومفترض بمتنفل
وبمفترض اخر لا اقتد أمتوضئ بمتيمم وغاسل بماسح وقائم بقاعد و
باحدب وبمؤم بمثله ومتنفل بمفترض وان ظهر ان امامه



محدث اعاد وان اقتدى امي وقارئ بامي او استخلف امياً في الاخريين

فسدت صلوتهم باب الحدث في الصلوة من سبقه

حدث توضأ وبنى واستخلف لو اماماً كما لو حصر عن القراءة وان

خرج من المسجد بظن الحدث او جن او احتلم او اغمي عليه استقبل

وان سبقه حدث بعد التشهد توضأ وسلم وان تعمده او تكلم

في تمت صلوته ويطلب ان رأى متيمماً او تمت مدة مسحه او نزع خفيه

بعمل يسير او تعلم امي سورة او وجد عارٍ ثوباً او قدر متوم او تذكر فائتة او استخلف

امياً او طلعت الشمس في الفجر او دخل وقت العصر في الجمعة او سقطت جبيرته عن برء

او زال عذر المعذور وصح استخلاف المسبوق فلو اتم صلوة الامام قدم مدركاً

ليسلم بهم وتفسد بامنا في صلوته دون القوم كما تفسد بقهقهة احاد سلك

باختلاسه لا بخروجه من المسجد وكلامه ولو احدث في ركوعه او سجوده توضأ

واعاد هما ولو ذكر راكعاً او ساجداً سجدة سجدهما ثم يعيدهما وتعين المأموم الواحد للاستخلاف

بلا نية باب ما يفسد الصلوة وما يكره فيها ومما يفسد الصلوة

الكلام والدعاء بما يشبه كلام الناس والانين والتأوه وان تنحنح بكاء من وجع
وهو ان يخرج الصوت
او مصيبة لا من ذكر جنة او نار او تخوف بلا عذر وجواز عاطس يحمد
يضا
الله وقهقهة على غير ما مأكلة والحيوان بلا اله الا الله والسلام ورده و
اى وضع القدمى
افتتاح العصر او النطوع لا الظهر بعد ركعتي الظهر وقراءة من مصحف
اى قراءة الصحف
واكله وشربه ولو نظر الى مكتوب وفهمه او كل ما بين اسنانه او مر
صار
في موضع سجوده لا وان اثم وكره عبثه بثوبه وبدنه وقلب
اى في مقدار موضع يد
الحصى الا لمسحة واحدة وشروعه الاصابع والتخصر والالتفات والاقعاء
وهو وضع اليدين على الارض وهي فوق وضع المستوفزين
وافتراش ذراعيه ورد السلام بيده والتربع بلا عذر وعقص شعره
وكف ثوبه وعبثه والتثاؤب وتغميض عينيه وقيام الامام لا
اى اغماض
سجوده في الطاق وانفراد الامام على الدكان وعكسه
وهو ان يقوم الامام في الطاق والمقتدي على الدكان
ولبس ثوب فيه تصاوير وان يكون فوق رأسه وبين يديه وتجاهه
لانه يشبه عابد الصنم
صورة الا ان تكون صغيرة او مقطوعة الرأس او يفترش وجهه عمدا لا
والتسبيح كقتل الحية والعقرب في الصلوة الى ظهر قاعد يتحدث والى مصحف
اى لا يكره
او سيف معلق او شمع او سراج او على بساط فيه تصاوير ان لم يسجد
عليها فصل كره استقبال القبلة بالفرج في الخلاء واستدبارها

وغلق باب المسجد والوطي فوقه والبول والتخلا فوق بئر فيه مسجد ولا نقشه بالجص وماء الذهب باب الوتر والنوافل الوتر واجب هو ثلث
اى لا يكره ١٢
ركعات بتسليمة يقنت في الثالثة قبل الركوع ابدا بعد ان كبر وقرأ في
اى وقرء المصلي دعاء القنوت ١٢
كل ركعة منها فاتحة وسورة ولا يقنت لغيره ويتبع الوتر تماما الوتر لا الفجر
اى بان يقرء القنوت في الفجر بل ركعة ١٢
والسنة قبل الفجر وبعد الظهر والمغرب العشاء ركعتان وقبل الظهر
والجمعة وبعدها اربع وسن وندب الاربع قبل العصر والعشاء وبعده والستة
بعد المغرب وكره الزيادة على اربع بتسليمة في نفل النهار وعلى ثمان ليلا
والافضل فيهما رباع وطول القيام احب من كثرة السجود والقراءة
فرض في ركعتي الفرض وفي كل النفل والوتر ولزم النفل بالشروع ولو
اى القراءة فرض في كل النفل ١٢
عند المغروب والطلوع وقضى ركعتين لو نوى اربعا وافسده بعد القعود
الاول او قبله او لم يقرأ فيهن شيئا او قرأ في الاوليين او الاخريين واربعا
او الاوليين واحدا الاخريين او الاخريين واحدا الاوليين او احدى الاخريين
لو قرأ في احدى الاوليين واحدى الاوليين واحدى الاخريين

عه يصلي بعد اربع ركعتين ايضا كذا نقل عن علي رضه ١٢ منه ص ٥٤ قوله رباع اى بتوالي جميعها هو غير منصرف للوصف والعدل الخ منه

لا يصلي بعد الصلوة مثلها وتنفل قاعدا مع قدرة القيام ابتداء وبناء
وراكبا وخارج المصر موميا الى اى جهة توجهت دابته وبني بنزوله لا بعكسه
وصلى في التراويح وسن في رمضان عشرون ركعة بعشر تسليمات بعد
العشاء قبل الوتر وبعده بجماعة والختم مرة وبجلسة بعد كل اربع بقدرها
ويوتر بجماعة في رمضان فقط **باب ادراك الفريضة** صلى ركعة من الظهر
فاقيمت شفعا ويقتدي ولو صلى ثلاثا اتم ويقتدي متطوعا فان صلى ركعة
من الفجر او المغرب فاقيم يقطع ويقتدي وكره خروجه من مسجد اذن فيه
حتى يصلي وان صلى لا الا في الظهر والعشاء ان شرع في الاقامة و
من خاف فوت ركعتي الفجر ان ادى سنته ائتم وتركها والا لم يقض
الا تبعا وقضى السنة التي قبل الظهر في وقته قبل شفعه ولم يصل الظهر
بجماعة بادراك الركعة قبل ادراك فضلها ويتطوع قبل الفرض ان
امن فوت الوقت والا لا وان ادرك امامه راكعا فكبر وقنت حتى رفع
راسه ام ادراك الركعة ولو ركع مقتديا فادرك امامه فيه **باب قضاء الفوائت**

الترتيب بين الفائتة والوقتية وبين الفوائت مستحق ليسقط بضيق الوقت والنسيان
الترتيب ١٢
وصيرورتها ستا ولم يعد بنيتها الى القلة ولو على فرض اكثر فائتة فاسد وتوا
اى ولو كانت الفائتة ١٢
فسد فرضه موقوفا باب سجود السهو يجب بعد السلام سجدتان
اى فساد اموقوفا ١٢
بتشهد وتسليم بترك الواجب ان تكرر وسهوا مامه لا بسهوه فان سهى
ترك الواجب يجب له الكثر من سجدتين ١٢
عن القعود الاول وهو اليه اقرب عاد وله الا لا ويسجد للسهو وان سهى
اى الى القعود ١٢
عن الاخر عاد ما لم يسجد وسجد للسهو فان سجد بطل فرضه برفعه وصارت
نفلا فيضم سادسة وان قعد في الرابعة تم قام عاد وسلم وان سجد الخامسة
الفائتة اى الركعة
تم فرضه وضم سادسة لتصير الركعتان نفلا وسجد للسهو ولو سجد للسهو في
اى فرض الساجد ١٢ الزائدتان ١٢
شفع المنوع على اربعا خر عليه ولو سلم الساهي فاقتدى به غير فان سجد
في الصلوة ١٢
والا لا يسجد للسهو وان سلم للقطع وان شك انه صلى واحدة استأنف وان اكثر
شكا واربعا ١٢
تحرى ولا اخذ بالاقل توهم مصلي الظهر انها فسلم ثم علم انه صلى ركعتين انتهما
للسهو باب صلوة المريض من تعذر عليه القيام او خاف زيادة المرض

صلوة الاول اصم ١٢ يعني عند اى وان لم يكن الى القعود اقرب بان رفع ركبتيه من الارض الى عود الى

صلى قاعدا بركع ويسجد وموميا ان تعذرا وجعل سجوده اخفض
(اى يجعل ايماءه للسجود اخفض من ايماء الركوع)
ولا يرفع الى وجهه شيئا يسجد عليه فان فعل وهو يخفض راسه صح ولا
(اى وجه المريض)
كلا وان تعذر القعود اومى مستلقيا وعلى جنبه ولا اخرت ولم يجز
(اى الصلوة وتفسده)
بعينه وبقلبه وحاجبيه وان تعذر الركوع والسجود لا القيام اومى قاعدا
ولو مرض في صلوته يتم بما قدر ولو صلى قاعدا يركع ويسجد فصح بنى ولو كان
(اى بالركوع والسجود)
موميا لا والمتطوع ان يتكئ على شئ ان اعيا ولو صلى في تلك قاعدا ابدا عند
(اى لا يبنى عندنا وعند مالك والشافعي يبنى كذا في المختلفات والايماء في مسئلة زفر كذا في الكافي)
صح ومن اعمى عليه اوجن خمس صلوات قضى ولو اكثر لا باب سجود
التلاوة يجب باربع عشرة اية منها اولى الحج وص على من تلا ولو
(وعند الشافعي ست عشرة)
اماما او يسمع ولو غير قاصد او مؤتما لا بتلاوته ولو سمعها
المصلي من غير ما سجد بعد الصلوة ولو سجد فيها اعادها
(اى بالركوع)
لا الصلاة ولو سمع من امامه او تهجد قبل ان يسجد سجد معه
(اى فايتدى في ذلك السامع)
ولعدم لا وان لم يقتد به سجدها وتم الصلوتية خارجها ولو
تلا خارج الصلوة فسجد له واعاد فيها سجد اخر في الثلم يسجد الا لاكملة وان
(اى تلك الاية)

ع تقضى وعندنا وعند الشافعي لا يقضي اذا استوعب وقت الصلوة الا فاذا ادركت الجنون دون صلوة كاملة القياس

كمن كررها في مجلسين وكيفيته ان يسجد لتلاوة الصلوة بين تكبيرتين
اى يفعل سجدة التلاوة ١٢
بلا رفع يد وتشهد وتسليم وكره ان يقرء سورة ويدع اية السجدة لا عكسه
اى يتركه ١٢ اى لا يكره ١٢
باب المسافر من جاوز بيوت مصره مريدا مسيرة وسطا ثلثة ايام
في براوبحرا وجبل قصر الفرض الرباعي فلو اتم وقعد في الثانية
صح والا لا حتى يدخل مصره او ينوي اقامة نصف شهر بلدة او قرية
اى ان لم يقعد في الثانية قدر التشهد ١٢ وهي خمسة عشر يوما ١٢
لا بمكة ومنا وقصر ان نوى اقل منه او لم ينو وبقي سنين او نوى عسكر ذلك
شيئا بالكلية مل لو قال حين دخل البلد غدا اخرج ١٢
بارض الحرب وان حاصر ها مصرا او حاصروا اهل ابنية في دارنا في غير محلة
اى وان حاضر المسلمون ١٢
اهل الاخبية وان اقتدى مسافر بمقيم في الوقت صح واتم وبعده
او بعكسه صح فيهما ويبطل الوطن الاصلي بمثله لا السفر ووطن الاقامة
وهو الولد الانسان ١٢ اى لا يبطل الوطن الاصلي ١٢
بمثله والسفر والاصلي وفائتة السفر والحضر تقضي ركعتين واربعا
فاسفائتة ١٢ تقضى ١٢
والمعتبر فيه اخر الوقت والمعاصي كغيرها وتعتبر فيه نية الاقامة
اى في الاقامة والسفر ١٢
والسفر من الاصلح وفي التبع اى المرأة والعبد والجندي
كالزوج والمولى والامير ١٢ فانها تبع لزوجها ١٢
باب الجمعة شرط اداءها المصر وهو كل موضع له امير وقاض ينفذ
الاحكام ويقيم الحدود او مصلاه ومنا مصر لا عرفات وفي دي في

ولكره تبعية المرأة انما يكون تبعا لزوج اذا وغاما سريا لمحل والجندي انما يكون تبعا اذا كان بترتيبه
من الامير فاذا كان مضافا اليه يكون تبعا ١٢

٢٢

مصر في مواضعه والسلطان او نائبه ووقت الظهر فتبطل بخروجه
والخطبة كتابتها وتسن لها خطبتان بجلسة بينهما بطهارة قائما وكفت تحميدة
او تهليلة او تسبيحة والجماعة وهم ثلاثة فان نفروا قبل سجدة بطلت
الاذن العام وشرط وجوبها الاقامة والذكورة والصحة والحرية وسلامة
العينين والرجلين ومن لا جمعة عليه ان اداها جاز من فرض الوقت
ولمسافر والعبد والمريض تلزمهم ويؤم فيها وتنعقد بهم ومن لا عذر له لو صلى الظهر
قبلها كره فان سعى اليها بطل وكره للمعذور والمسجون اداء الظهر بجماعة في المصر
من ادركها في التشهد او سجود السهو اتم جمعة واذا خرج الامام فلا صلاة ولا
كلام ويجب السعي وترك البيع بالاذان الاول فان جلس على المنبر اذن بين يديه
واقيم بعد تمام الخطبة باب العيدين تجب صلاة العيد على من تجب عليه الجمعة
بشرائطها سوى الخطبة وندب في الفطر ان يطعم ويغتسل ويستاك ويتطيب
ويلبس احسن ثيابه ويؤدي صدقة الفطر ثم يتوجه الى المصلى غير ماش متنفلا
قبلها وقتها من ارتفاع الشمس الى زوالها ويصلي ركعتين مثنى قبل

باب الصلوة

الزوائد وهي ثلث في كل ركعة ويوالي بين القراءتين ويرفع يديه في الزوائد و
يخطب بعدها خطبتين يعلم فيها احكام صدقة الفطر ولم تقض
ان فاتت مع الامام وتؤخر بعذر الى العيد فقط وهي احكام الا صحية
لكن هنا يؤخر الاكل عنها ويكبر في الطريق جهرا ويعلم الاضحية وتكبيرات
التشريق في الخطبة وتؤخر بعذر الى ثلثة ايام والتعريف ليس
بشيء ويسن بعد فجر عرفة الى ثمان مرة الله اكبر الى العصر بشرط لاقامة
ومصر وملبوية وجماعة مستحبة وبالاقتداء يجب على
المرأة والمسافر باب الكسوف يصلي ركعتين
كالنفل امام الجمعة بلا جهر وخطبة تمهد عوجتي
بجلي الشمس والاصح ان وقتي الكسوف والظلمة و
الريح والفزع باب الاستسقاء
صلوة لا بجماعة ودعاء واستغفار لا قلب رداء

وحضور جمعة ومصر وانما يخرجون ثلثة ايام باب صلوة الخوف

ان اشتد الخوف من عدو او سبع وقف الامام طائفة بازاء العدو و

وصلى بطائفة ركعة او ركعتين لو مقيما ومضت هذه الى العدو وجاءت

تلك فصلى بهم ما بقي وسلم وذهبوا اليهم وجاءت الاولى واتموا

بلا قراءة وسلموا ومضوا الى الاخرى واتموا بقراءة وصلى في المغرب

بالاولى ركعتين وبالثانية ركعة ومن قائل بطلت صلوته فان اشتد

الخوف صلوا ركبانا فرادى بالايماء الى اى جهة قدروا ولم يجز بلا خصوم

عدو باب الجنائز ولى المحتضر القبلة على يمينه ولقن الشهادة

فان مات شد لحياه وغمض عيناه ووضع على سرير مجمر وتر او ستر عورته وحر

ووضئ بلا مضمضة واستنشاق وصب عليه ماء مخلل بسدر او حرض

الا فالقراح وغسل راسه ولحيته بالخطمي واضطجع على يساره فيغسل جنبه

يسيل الماء الى ما يلي التخت منه ثم على يمينه كذلك ثم اجلس سنده الى

وها خرج منه غسله ولم يعد غسله ونشف بثوب وجعل الحنوط على راسه ولحيته

سه ولحيته عندنا وعند احمد وقال السيد شمروه ولحيته كذا في الدر والتنوير والشرنبلالية تخليص بعضه من بعض وقيل تخليله بالتشطط ١٢

او الكافور على مسلح جدرة ولا يسرح شعره ولحيته ولا يقص ظفره وشعره وكفنه سنة

ازار وقميص ولفافة وكفاية ازار ولفافة ولف من يساره ثم من يمينه وعقدان خيفا نستحبان

وضروره ما يجد وكفنها سنة درع وازار وخمار ولفافة وخرقة تربط بها ثديها

وكفاية ازار ولفافة وخمار وتلبس الدرع اولا ثم يجعل شعرها ضفيرتين

على صدرها فوق الدرع ثم الخمار فوقه تحت اللفافة وتجمر الاكفان اولا وترا

فصل السلطان احق بصلوته وهي فرض كفاية وشرطها اسلام الميت

وطهارته ثم القاضي ثم حضره ثم امام الحي ثم الولي وله ان يأذن لغيره

فان صلى غير الولي والسلطان اعاد الولي ولم يصل غيره اعاد وان دفن بلا صلوة

صلى على قبره ما لم يتفسخ وهي اربع تكبيرات ثناء بعد الاولى وصلوة على

النبي بعد الثانية ودعاء بعد الثالثة وتسليمتين بعد الرابعة فلو كبر خمسا

لم يتبع ولا يستغفر لصبي ويقول اللهم اجعله لنا فرطا واجعله لنا

اجرا وذخرا واجعله لنا شافعا ومشفعا وثقل به الميزان ليكبر معه لا

من كان حاضرا ويقوم الرجل والمرأة بحذاء الصدر ولم يصلوا

قوله ولفافة اي التي تبسط على الارض اطاوه طحطاوي عن الفتح ١٢ قوله ان يحفر قبور بتقوى السلطان ويقوم الخ اقول ينبغي ان يحمل هذا على ما اذا لم يعهد اي بعد حصول الاذن العام من الاول في الصلوة على الميت كما يدل عليه ما مر من ان الاولى ان يصلي الامام الاعظم او غيره ممن حاوره ١٢ قوله ولا يسرح شعره الخ اقول ينبغي ان يكون الكلام كذلك في الاذن الخاص في حق احد اما في الاذن العام في حق الكل فالاولى بعده ان يقال ولا يسرح شعره الخ ١٢ قوله ولا يقص ظفره الخ اقول ينبغي ان يكون الكلام كذلك في الاذن الخاص في حق احد اما في الاذن العام في حق الكل فالاولى بعده ان يقال ولا يقص ظفره الخ ١٢ قوله ولا يسرح شعره الخ اقول ينبغي ان يكون الكلام كذلك في الاذن الخاص في حق احد اما في الاذن العام في حق الكل فالاولى بعده ان يقال ولا يسرح شعره الخ ١٢ قوله ولا يقص ظفره الخ اقول ينبغي ان يكون الكلام كذلك في الاذن الخاص في حق احد اما في الاذن العام في حق الكل فالاولى بعده ان يقال ولا يقص ظفره الخ ١٢

باب الصلوة على الميت ٢٦

قوله ان حضر قبور بتقوى السلطان ويقوم الخ اقول ينبغي ان يحمل هذا على ما اذا لم يعهد اي بعد حصول الاذن العام من الاول في الصلوة على الميت كما يدل عليه ما مر من ان الاولى ان يصلي الامام الاعظم او غيره ممن حاوره ١٢ قوله ولا يسرح شعره الخ اقول ينبغي ان يكون الكلام كذلك في الاذن الخاص في حق احد اما في الاذن العام في حق الكل فالاولى بعده ان يقال ولا يسرح شعره الخ ١٢ قوله ولا يقص ظفره الخ اقول ينبغي ان يكون الكلام كذلك في الاذن الخاص في حق احد اما في الاذن العام في حق الكل فالاولى بعده ان يقال ولا يقص ظفره الخ ١٢

قوله من كان حاضرا وقت تكبيرات الامام بالاتفاق كذا في المبسوط والعيني ١٢

ركبا او لا في مسجد ومن استهل صلي عليه والا لا كصبي سبي مع احد ابويه الا ان يسلم

حال كونهم ١٢ اي على المستهل ١٢ اي فالمستهل ليس بشرط ١٢ اي لا يصلى عليه وهذا على ظاهر الرواية وهو المختار ١٢

احدهما او هو اولى ليسلم احدهما معه ويغسل ولو مسلم للكافر يكفنه ويدفنه

اي حد البلوغ ١٢

ويوخذ سريره بقوائمه الاربع ويحمل به بالحلب ويجلس قبل وضعه ويمشي قدامها ووضع

اي سرير الميت وهو الجنازة ١٢ اي السرير بالميت وقت المشي بحيث لا يضطرب على الجنازة ١٢

مقدمها على يمينك ثم مؤخرها ثم مقدمها على يسارك ثم مؤخرها ويحفر القبر

على الجنازة ١٢

ويلحد ويدخل من قبل القبلة ويقول واضعه بسم الله وعلى ملة رسول الله ويحول الى القبلة

اي الميت ١٢ اي من جهة ١٢

ويحل العقدة ويسوي اللبن عليه او القصب لا الآجر والخشب ويسجى قبره ما لا قبة ويهال التراب

اي على الميت ١٢ اي القصب الذي لا يكون معمولا لاجل المحمول كما مر ١٢ اي يصب

ويسنم القبر لا يربع ولا يجصص ولا يخرج من القبر الا ان تكون الارض مغصوبة باب التكفين

اي الميت

ويكفن فساده اهل الذمة الا ان يغلو او تطاع الظهر او وجد في معركة وبه اثر او قتله مسلم

اي الشهيد ١٢ م اي على ان يكون ١٢ اي بالمقتول والواو للحال ١٢

ظلما ولم يجب ديته فيكفن ويصلى عليه بلا غسل ويدفن بدمه وثيابه لا ما ليس

اي بسبب المقتول ١٢

من الكفن ويزاد وينقص ويغسل ان قتل جنبا او حيضا او لزمت بان اكل او شرب

اي ويراد الكفن اذا كان زائدا على المسنون ١٢ م

او نام او تداوى او مضى وقت صلوة وهو يعقل او نقل من المعركة حيا او اوصى

بدوا ١٢ اي المقتول ١٢ اي الاجل صحة ١٢

او قتل في المصر ولم يعلم انه قتل بحديدة ظلما او قتل بحجر او خنق ولا اثر به فغسل

شهيدا ١٢ ظلما لئلا يكون ١٢ اي لان قتل ١٢ اي خنق

باب الصلوة في الكعبة

صح فرض ونفل فيها ونحو قهرها ومن جعل ظهره الى ظهر امامه فيها صح والحائط وجهه لا وان حلقوا حولها صح لمن هو في اي الكعبة ١٢ اي الصلوة ١٢ اي الذي يسلم ١٢ اليها من امامه ان لم يكن في جانبه

كتاب الزكوة

هي تمليك المال الغير عوض من فقير اي من الكعبة ١٢ اي جانب الامام لان المتقدم ولتناظر بينهما غير عند اتحاد الجانب عند الاخلاف ١٢ غير هاشمي ولا مولاه بشرط قطع المنفعة عن المالك من كل وجه الله تعالى وشرط

وهو منسوب الى بني هاشم وهم اولاد علي وآل عباس وآل عقيل وآل جعفر وآل حارث ابن عبد المطلب ١٢ وجوبها العقل والبلوغ والاسلام والحرية وملك نصاب حولي فارغ عن الدين

فلا يجب على المجنون ١٢ بخلاف الزكوة ١٢ عند ان الزكوة ١٢ ايمين للعباد والدين كان الدين عندنا او حاجته الاصلية تام ولو تقديرا وشرط اداؤها نية مقارنة للاداء او العزل فلو وجب

او تصدق بكله

باب صدقة السوائم

وهي التي تكتفي بالرعي في اكثر السنة وتجب في خمس من عشرين ابلا بنت مخاض وفيما دونها في كل خمس شاة وفي ست وسبعين بنتا لبون وفي اي فيما دون المذكور وهو خمس وعشرون ١٢ ست وتسعين حقتان وفي احدى ومائة وعشرين حقة وفي كل اربعين بنت لبون وفي كل خمسين حقة وفي مائتين وخمسين اربع حقاق او خمس بنات لبون وفي ثلثمائة ست حقاق او اربع بنات لبون وفي اي ثم فيما زاد ففي كل مائة وعشرين ١٢ اي ففي مائة وخمسين اربعين ١٢ ثلثمائة ست حقاق ثم في كل خمس شاة وفي مائة وخمسين ثلث حقاق وبنت مخاض وفي مائة

وثمانين ثلث حقاق وبنت لبون وفي مائتين ست حقاق او اربع بنات لبون وفي مائة وتسعين اربع حقاق والى اربعمائة ثم تستأنف

١١ المستحق ولان الدين ٢ ١٢ قوله ٥٤ قوله ٥٥ قوله ٥٦ قوله ٥٧ قوله ٥٨ قوله ٥٩ قوله ٦٠ قوله ٦١ قوله ٦٢ قوله ٦٣ قوله ٦٤ قوله ٦٥ قوله ٦٦ قوله ٦٧ قوله ٦٨ قوله ٦٩ قوله ٧٠ قوله ٧١ قوله ٧٢ قوله ٧٣ قوله

كما بعد مائة وخمسين والبخت كالعراب فصل في زكوة البقر في ثلثين بقرا
مستانف ١٢

تبيع ذو سنة او تبيعة وفي اربعين مسن ذو سنتين او مسنة وفيما
يعني الذكر والانثى سواء وسمي به لانه يتبع امه ١٢

زاد بحسابه الى ستين ففيها تبيعان وفي سبعين مسنة وتبيع وفي
على الاربعين ١٢ اي ففي ستين بخت ١٢ او تبيعان بالاجماع ١٢

ثمانين مسنتان والفرض يتغير لكل عشر من تبيع الى مسنة والجاموس كالبقر
اي دوساله ١٢ گاؤميش ١٢

فصل في زكوة الغنم في اربعين شاة شاة وفي مائة واحدى وعشرين شاتان
اسم جنس يطلق على المعز والضان ١٢

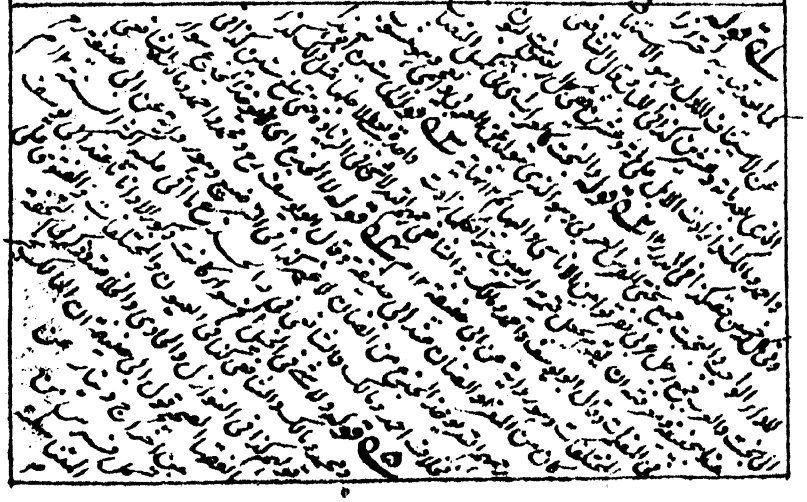
وفي مائتين وواحدة ثلث وفي اربعمائة اربع ثم في كل مائة شاة والمعز
اي ثلث مشياه ١٢ اربع مشياه وقال احمد اذا بلغت الشاة ثلثمائة واحد اقيمتها

كالضأن ويوخذ الثني في زكوتها لا الجذع ولا شئ في الفيل والبغال والحمير
اي گوسفند ١٢ نقيض الثني بالفتحتين بزغاله

والحملان والفصلان والعجاجيل والعوامل والعلوفة والعفو والهالك
بچه هاے گاوان ١٢

بعد الوجوب ولو وجب مسن ولم يوجد دفع اعلى منها واخذ الفضل او دونها
اي المسن في المواشي ١٢ الفضل الزيادة اي اخذ المالك

ورد الفضل او دفع القيمة ويوخذ الوسط ويضم مستفاد من جنس
الى نصاب اليه ولاخذ الخراج والعشر والزكوة بغاة لم يوخذ اخرى والاعجل



ذو نصاب لمسلمتين او لمضب صح باب زكوة المال يجب في مائتي درهم وعشرين
دينارا اربع العشر ولو تبرا او حليا او آنية ثم في كل خمس بحسابه والمعتبر وزنهما اداء وهو
خمسة دراهم في ثمانمائة درهم ونصف مثقال في عشرين دينارا والدرهم اسم للمضروب لمدور ومعدل الفضة والدينار المدور من الذهب ١٢ م
وفي الدراهم وزن سبعة وهو ان يكون العشرة منها وزن سبعة مثاقيل وغالب
الورق ورق لا عكسه في عروض تجارة بلغت نصابا ورقا او ذهبا ونقصان
سواء كان نصاب السوائم او النقدين ١٢
النصاب في الحول لا يضر ان كمل في طرفيه وتضم قيمة العروض الى الثمنين والذهب الى الفضة قيمة
باب العاشر هو من نصبه الامام ليأخذ الصدقات من التجار فمن
قال لم يتم الحول او علي دين او اديت زكاتي الى عاشر آخر وحلف صدق الا في
الذين يمرون على العاشر اي في دفع المال صدقة نهاية الفقر ١٢
السوائم في دفعه بنفسه وفيما صدق المسلم صدق الذمي والحربي الا في ام ولده
اي في دفع المالك كونها الى الفقراء ١٢
واخذ من اربع العشر ومن الذمي ضعفه ومن الحربي العشر لم نصاب واخذهم
اي العاشر ١٢ اي من المسلمين ١٢ اي ضعف العشر ١٢ اي واخذ اهل الحرب ١٢
ما ولم يثن في حول ولا عوض وعشر الخمر لا الخنزير وما في بيته والبضاعة و
وقيل يجب ١٢ اي واخذ العاشر ١٢ اي بيت المال ١٢
للمضاربة وكسب العبد ومن ثمن عشر الخوارج باب الركاز خمس معدن
اي اخذ العشر ثانيا ١٢ انتهى النهاية ١٢

نقد ونحوه يد في ارض خراج او عشر لا في داره وارضه وكنز وباقيه للمحتطب له
اي باقي الكنز من الخمس ونحوه اربعة اخماس ١٢
وزئبق لا ركاز نفط قار كبريت وملح ولؤلؤ وعنبر باب العشر يجب في عسل ارض العشر ومشتقه
في العشر ١٢
سماء وسيح بلا شرط نصاب بقاء الا الحطب والقصب والحشيش وضعفه في مستقى
اي بمطر ١٢
غرب ودالية ولا ترفع المؤن وضعفه في ارض عشرية لتغلب وان اسلم او اتباعهم
منه مسلم او ذمي وخراج ان اشترى ذمي ارضا عشرية من مسلم وعشر ان اخذها منه مسلم
غير تغلبي ١٢ من اداري اي
او ورث على الدائم للفساد وان جعل مسلم داره بستانا او فوته تدوم معه وانه بخلاف الذمي وداره
اي العقد ١٢ المسلم ١٢
حرة كعين تارة ونفط في ارض عشر ولو في ارض خراج يجب الخمس باب المصرف هو والفقير
زمن استخلاص عظيمة ١٢
والمسكين وهو اسوأ حالا من الفقير والعامل والكاتب والمديون ومنقطع الغزاة وابن السبيل
فيدفع الى كل صنف او الى صنف لا الى ذمي وصح غيرها وبناء مسجد وتكفين ميت
اي دين الميت ١٢ وهم الاباء والامهات ١٢
وقضاء دينه وشراء قن يعتق وأصله وان علا وفرعه وان سفل وزوجته وهما
اي ولا يدفع الزكوة لاصله وفرعه عمدة
وعبده ومكاتبه ومدبره وام ولده ومعتق البعض وشيء يملك نصابا او
اي ولا يدفع الزكوة لعبده ١٢

قوله ومنع الزكوة الخ قال في الفتح ولا يجوز ان يبني منها مسجد ولا يكفن بها ميت ولا يقضى بها دين ميت لانه ليس فيه تمليك من فقير وهو ركن الزكوة اه وقوله وقضاء دينه اي دين الميت قال في الفتح ولو قضى دين حي فقير جاز لوجود التمليك من الفقير اه وقوله وشراء قن يعتق اي ولا يجوز شراء قن ليعتق عن الزكوة لانه لا تمليك فيه من الفقير وقوله وأصله وان علا وفرعه وان سفل اي لا يدفع الزكوة لاصله وفرعه وان علا وسفل لان منافع الاملاك بينهم متصلة فكأنه دفع لنفسه وقوله وزوجته اي لا يدفع الزكوة لزوجته لان منافع البضع بينهما متصلة فكأنه دفع لنفسه وقوله وعبده اي لا يدفع الزكوة لعبده لان يده كيده فكأنه دفع لنفسه وقوله ومكاتبه اي لا يدفع الزكوة لمكاتبه لان المكاتب عبد ما بقي عليه درهم وقوله ومدبره اي لا يدفع الزكوة لمدبره لان المدبر عبد ما لم يمت سيده وقوله وام ولده اي لا يدفع الزكوة لام ولده لان ام الولد عبد ما لم يمت سيدها وقوله ومعتق البعض اي لا يدفع الزكوة لمعتق البعض لان له سعاية في الباقي وقوله وشيء يملك نصابا اي لا يدفع الزكوة لشيء يملك نصابا لان الغنى يمنع الزكوة وقال ابن الكمال ينبغي ان يكون المراد بالغنى ما يتعلق به وجوب الزكوة فيدخل فيه ما لا يفضل عن حاجته الاصلية نصاب من النقدين او قيمته او من السوائم او قيمتها او من عروض التجارة او قيمتها ويخرج ما يملكه من دون ذلك مما لا تجب الزكوة فيه كالعبيد للخدمة والدور للسكنى والثياب للبس والاثاث للابتذال والدواب للركوب ونحو ذلك فانه يجوز دفع الزكوة لمن يملك شيئا من ذلك اه

قوله ومنع الزكوة الخ قال في الفتح ولا يجوز ان يبني منها مسجد ولا يكفن بها ميت ولا يقضى بها دين ميت لانه ليس فيه تمليك من فقير وهو ركن الزكوة اه وقوله وقضاء دينه اي دين الميت قال في الفتح ولو قضى دين حي فقير جاز لوجود التمليك من الفقير اه وقوله وشراء قن يعتق اي ولا يجوز شراء قن ليعتق عن الزكوة لانه لا تمليك فيه من الفقير وقوله وأصله وان علا وفرعه وان سفل اي لا يدفع الزكوة لاصله وفرعه وان علا وسفل لان منافع الاملاك بينهم متصلة فكأنه دفع لنفسه وقوله وزوجته اي لا يدفع الزكوة لزوجته لان منافع البضع بينهما متصلة فكأنه دفع لنفسه وقوله وعبده اي لا يدفع الزكوة لعبده لان يده كيده فكأنه دفع لنفسه وقوله ومكاتبه اي لا يدفع الزكوة لمكاتبه لان المكاتب عبد ما بقي عليه درهم وقوله ومدبره اي لا يدفع الزكوة لمدبره لان المدبر عبد ما لم يمت سيده وقوله وام ولده اي لا يدفع الزكوة لام ولده لان ام الولد عبد ما لم يمت سيدها وقوله ومعتق البعض اي لا يدفع الزكوة لمعتق البعض لان له سعاية في الباقي وقوله وشيء يملك نصابا اي لا يدفع الزكوة لشيء يملك نصابا لان الغنى يمنع الزكوة وقال ابن الكمال ينبغي ان يكون المراد بالغنى ما يتعلق به وجوب الزكوة فيدخل فيه ما لا يفضل عن حاجته الاصلية نصاب من النقدين او قيمته او من السوائم او قيمتها او من عروض التجارة او قيمتها ويخرج ما يملكه من دون ذلك مما لا تجب الزكوة فيه كالعبيد للخدمة والدور للسكنى والثياب للبس والاثاث للابتذال والدواب للركوب ونحو ذلك فانه يجوز دفع الزكوة لمن يملك شيئا من ذلك اه

قوله او اتباعهما اي اذا اسلموا اي الارض العشرية ١٢ ام قوله صنف اي كل صنف مذكورين من الاصناف السبعة ١٢ م

وطفله وبني هاشم ومواليهم ولو غنيا بغير نحو ابن غني وهاشمي وكافر وابن ابنه صح
ولو عبدا او مكاتبه لا وكره الاغناء وندب عن السؤال وكره نقلها الى بلد اخر لغير قريب واجنبي
ولا يسأل من له قوت يوم باب صدقة الفطر تجب على حر مسلم ذي نصاب فضل عن مسكنه
ويتيابه واثاثه وفرسه وسلاحه وعبيده عن نفسه وطفله الفقير وعبيد الخدمة وقاية
ام ولده لا عن زوجته وولده الكبير ومكاتبه وعبده او عبيدهما ما يوافق لو منبعا
نصف صاع من بر او دقيقه او سويقه او زبيب او صاع تمر او شعير وهو
ثمانية ارطال بصوم يوم الفطر فمن مات قبله او اسلم او ولد بعده لا يجب وصح لو قدم او
كتاب الصوم
هو ترك الاكل والشرب والجماع من الصبح الى المغرب بنية من اهله
صح صوم رمضان هو فرض والنذر المعين وهو واجب والنفل بنية من الليل الى ما قبل نصف
النهار وهو طلق النية وبنية النفل وما بقي يجزيه بنية معينة وشتا رمضان بنية
او بعد شعبان اثنين ويوما ولا يصام يوم الشك لا تطوعا ومن راى هلال رمضان وحده صام

صلى فان افطر قضى فقط وقبل لعلة خبر عدل ولو قنا او انثى لرمضان وحرين او حرو
لاجل صوم رمضان ١٢
حرتين للفطر والا فجمع عظيم لهما والاضحى كالفطر ولا عبرة لاختلاف المطالع

باب ما يفسد الصوم وما لا يفسده فان اكل الصائم او شرب او جامع ناسيا او احتلم او
حال كونه نائما ١٢ الى الوقوع
انزل بنظر او ادهن او احتجم او اكتحل او قبل بخلاف الانزال به او دخل حلقه غبار
اى استعمل الدهن ١٢
وذباب او هو ذاكر الصومه او اكل ما بين اسنانه او قاء وعاد لم يفطر وان اعاده او استقاه
او ابتلع حصاة او حديدا فقط ومن جامع او جومع او اكل او شرب
اى نفى وجوب الكفارة ١٢ ع ذكر الكان او انثى ١٢
عذاء او دواء عمدا قضى وكفر ككفارة الظهار ولا كفارة بالانزال فيما دون
على بناء الفاعل
الفرج وبافساد صوم غير رمضان وان احتقن او استعط او اقطر فى اذنه
اى حاقنا
اودامى جائفة او امة بدواء وصل الى جوفه او دماغه لا فطر وان اقطر فى احليله
اى جوف الصائم ١٢
لا وكره ذوق شئ ومضغه بلا عذر ومضغ العلك لا الكحل ودهن شاربه وسواكه
اى لا يكره ١٢
وبالقيلة ان أمن وصل لمن خاف زيادة المرض لظمإ والمسافر وصومه احب ان لم يضره
ع للمسافر عطف على قوله لمن خاف اى وللمسافر الفطر ١٢

ع او استقاء وقال ابو يوسف الاستقاء قليلا لا يفسد صومه ١٢

ولا قضاء ان ماتا عليهما ويطعم وليهما كل يوم كالفطر يوصيه قضيا ما قدر بلا شرط

اى ولى المريض والمسافر وهو الوصى ۱۲

ولاء فان جاء رمضان قدم الاداء على القضاء والحامل والمرضع ان خافتا

اى رمضان الذى جاء ۱۲

على الولد والمفتى الشيخ الفانى وهو يفدى فقط وللمتطوع بغير عذر فى رواية

وهو الذى لا يقدر على الصوم ۱۲

ويقضى ولو بلغ صبى اول النهار كافر امسك يومه ولم يقض شيئا ولو نوى المسافر

واختلفوا فى هذا الامساك فقيل مستحب وقيل واجب وهو الصحيح ۱۲

الافطار ثم قدم او نوى الصوم فى ومة صح ويقضى بإغماء سوى يوم حدث فى

اى الصوم ۱۲ اى الاغماء ۱۲

ليلته ويجنون عامه لم يفق ويامساك بلا نية صوم وفطر ولو قدم مسافر فى طهرت

وهو ان يكون غير مستوعب لجميع الشهر رمضان ۱۲

حائض او تسحر ظنه ليلا والفجر طالع او افطر كذلك والشمس تحيت امسك يومه

فى بعض النهار ۱۲ ايضا ۱۲

وقضى ولم يكفر كله عمدا بعد اكله ناسيا ناعمة ومجنونة ومغمى

فصل من

عليه فيهم ذلك اليوم ۱۲ كل منهم كما لا يجب على من اكل ناسيا ثم علم القدوة بالامام بعد ان عطف قوله كالكل على كناسية او مجنونة ۱۲

نذر صوم يوم النحر افطر وقضى وان نوى يمينا كفر ايضا ولو نذر صوم هذه

لانه معصية ۱۲

السنة افطر اياما منهية وهى يوما العيد وايام التشريق وقضاها ولا قضاء

فا بجملة خمسة ايام ۱۲ اى ايام المنهى ۱۲

ان شرع فيها ثم افطر باب الاعتكاف سن لمن لبث فى مسجد بصوم ومنية

اى فى مسجد جماعة ۱۲ اور نگ كردن ۱۲

واقله بقلب وساعتوا المرأة تعتكف فى مسجد بيتها ولا يخرج منه لحاجة

المكلف ۱۲

على اى المريض والمسافر ۱۲

شرعية كالجمعة او طبيعية كالبول والغائط فان خرج ساعة بلا عذر فسد
اكله وشربه ونومه ومباشرته فيه وكره احضار المبيع وان تكلم فيه لم يفسد
الولي ودواعيه ويبطل بوطيه ولزمه الليالي ايضا بنذر اعتكاف ايام وليلتين بنذر يومين

كتاب الحج

هو زيارة مكان مخصوص في زمان مخصوص بفعل مخصوص وفرض مرة على الفور
لشرط حريته وبلوغ وعقل وصحة واسلام وقدرة زاد وراحلة فضلت عن مسكنه وعن كلما لا بد
ونفقة ذهابه وايابه وعياله وامن طريق ومحرم وزوج لامرأة في سفر طويل حرم صبي وعبد
تضمم بحر عن فرضه ومواقيت لاحرام ذي الحليفة وذات عرق والجحفة وقرن وليلملم
ولمن مر بها وهو تقديم عليها لا عكسه لدخولها الحل ولمكي الحرم للحج والحل للعمرة باب الاحرام
اراد ان يحرم فتوضأ او اغتسل وتجرد وليس ازارا ورداء جديدين او غسلين
وتطيب وصلى ركعتين وقال اللهم اني اريد الحج فيسره لي وتقبله مني وانو بصلوته وتلبيته
بها الحج وهي لبيك اللهم لبيك لبيك لا شريك لك لبيك ان الحمد والنعمة لك والملك لا شريك
وردفها ولا تنقص فاذا لبيت نويا فقد احرمت فاتق الرفث والفسوق

والجدل وقتل الصيد والاشارة اليه والدلالة عليه ولبس القميص والسراويل
والعمامة والقلنسوة والقباء والخفين الا ان لا يجد نعلين فاقطعهما اسفل من
الكعبين والثوب المصبوغ بورس او زعفران او عصفر الا ان يكون غسيلا لا ينفض
وستر الرأس والوجه وغسلهما بالخطمي ومس الطيب وحلق رأسه وقص شعره و
ظفره لا الاغتسال ودخول الحمام والاستظلال بالبيت والمحمل وشد الهميان
في وسطه واكثر التلبية حتى صليت او علوت ثنية او هبطت واديا او لقيت
ركبا او بالاسحار فاخص وتك بها وابدأ بالمسجد بعد دخول مكة وكبر وهلل تلقاء
البيت ثم استقبل الحجر الاسود مكبرا مهللا مسلما انبلا ايذاء وطف
مضطبعا وراء الحطيم آخذا عن يمينك مما يلي الباب
سبعة اشواط ترمل في الثلثة الاول فقط واستلم الحجر كلما مررت به ان استطعت
واختم الطواف به وركعتين في المقام او حيث تيسر من المسجد للقادم
وهو سنة لغير المكي ثم اخرج الى الصفا وقم عليه مستقبلا بالبيت مكبرا

عه ركبا الركب في الاصل جمع الراكب كالابل ١٢ جامع مه مستقبلا اى على الصفا كيف. لشاهد البيت منه حال كونه ١٢

محللا مصليا على النبي عليه السلام داعيا بما يريد لحاجتك ثم اهبط نحو
المروة ساعيا بين الميلين الاخضرين وافعل عليهما فعلك على الصفا وطف
بينهما سبعة اشواط تبدأ بالصفا وتختم بالمروة ثم اقم بمكة حراما وطف بالبيت
كلما بدا لك ثم اخطب قبل يوم التروية بيوم وعلم فيها للمناسك ثم اخرج يوم التروية الى منا
ثم الى عرفات بعد صلوة الفجر يوم عرفة ثم اخطب ثم صل بعد الزوال الظهر و
العصر باذان واقامتين بشرط الامام والاحرام ثم الى الموقف وقف بقرب الجبل
وعرفات كلها موقف الا بطن عرنة حامدا مكبرا مهللا ملبيا مصليا داعيا
ثم اخرج الى مزدلفة بعد الغروب وانزل بقرب جبل قزح وصل بالناس العشائين باذان
واقامة واخر المغرب في الطريق ثم صل الفجر بغلس ثم قف مكبرا مهللا
ملبيا مصليا داعيا وهي موقف الا بطن محسر ثم الى منا بعد ما يبصر فارم
جمرة العقبة من بطن الوادي بسبع حصيات كحصى الخذف مكبرا بكل حصاة واقطع

اى الى عرفات ١٢
اى غروب الشمس ١٢
اى المغرب والعشاء ١٢
وقال ابو يوسف يجوز ١٢ لو صلاها ١٢ بعد ذلك ١٢ حال كونك ١٢
الى الله تعالى كما تبتك ١٢

التلبية بها وظها ثم اذبح ثم احلق او قصر والحلق احب وحل لك غير النساء ثم
بعد الفراغ من الرمي ١٢ بعد الذبح ١٢م
الى مكة يوم النحر او غدا او بعده فطف للركن سبعة اشواط بالرمل وسعي ان
في الاطوا ف ١٢م
قدمتهما والا فعلا وحلت لك النساء وكره تاخيره عن ايام النحر ثم الى منا فارم
اي فعل الرمل والسعي ١٢م اي بعد ذلك ١٢ لاجماع الامة ١٢ اي تاخير طواف الركن ١٢م
الجمار الثلث في ثاني النحر بعد الزوال باديا بما يلي المسجد ثم بما يليها ثم لجمرة العقبة
اي يوم الثاني من ايام التشريق ١٢م اي زوال الشمس حال كونك ١٢م
وقف عند كل رمي بعده رمي ثم عد كذلك ثم بعده كذلك ان مكثت والا نفرت
في اليوم الرابع قبل الزوال صح وكل رمي بعده رمي فارم ما شئت
اي الرمي عند ابي حنيفة وعندهما الا يصح ١٢م كرمي الجمرتين الاولى والوسطى في الايام الثلث ١٢م
والاولى كراهة ان تقدم ثقلك الى مكة وتقيم بمنا للرمي ثم الى المحصب
اي وان لم يكن بعده في الجمرة الاخيرة والجمرة الاخيرة في الايام الثلث فارم ١٢م
فطف للصدر سبعة اشواط وهو واجب الا على اهل مكة ثم اشرب من زمزم
طواف الصدر ١٢ طواف الوداع ١٢ الطواف
والتزم الملتزم وتشبث بالاستار والتصق بالجدار فصل من لم يدخل
اي وتمسك بالستار والكعبة وهو جمع لستر هو بالفارسية پرده ١٢م
مكة ووقف بعرفة سقط عنه طواف القدوم ومن وقف بعرفة ساعة من الزوال
ان ظهر
الى فجر النحر فقد تم حجه ولو جامعا او نائما او مغمى عليه او لو اهل عنه رفيقه
اي وقال مالك لم يجز ان يقف في اليوم وفي من الليل ١٢م اي ومن بين رفيقيه ١٢م
باغمائه صح والمرأة كالرجل غير انها تكشف وجهها لا رأسها
والخنثى المشكل في جميع الافعال ١٢م
ولا يلبي حجرا ولا ترمل ولا تسعى بين الميلين ولا تحلق وتقصر ويلبس المخيط ويطيب
تطوع او بنذر او جزاء صيد ونحوه وتوجه معها بريد الحج فقد احرم فان بعث بها ثم تو
اي الى مكة ١٢م
لا حق لها الا في بدنة المتعة فان جللها او اشعرها او قلدها ولم يكن حجها والبدل من الابل والبقر
بضم الدال وسكونها جمع بدنة ١٢م

[illegible] البدنة ناقة او بقرة تهدى الى مكة قال النووي وهو قول اكثر اهل اللغة وقال الشافعي البدن من الابل خاصة وقال مالك ان عجز عن الابل يكون من البقر ١٢ع

باب القران هو افضل ثم التمتع ثم الافراد وهو ان يهل بالعمرة والحج من الميقات

ويقول اللهم اني اريد الحج والعمرة فيسرهما لي وتقبلهما مني ويطوف ويسعى لهما

ثم يحج كما مر فان لم يطف لهما طوافين وسعى سعيين جاز واساء واذا رمى

يوم النحر ذبح شاة او بدنة او سبعا او صام لما عاخر عمته ثلثة اخرها يوم عرفة

وسبعة اذا فرغ وكان بمكة فان لم يصم الى يوم النحر تعين الدم وان لم يدخل مكة وقف

بعرفة فعليه دم لوفوت العمرة وقضاؤها باب التمتع هو ان يحرم بعمرة من الميقات فيطوف

لها ويسعى ويحلق او يقصر وقد حل منها ويقطع التلبية باول طواف العمرة ثم يحرم بالحج يوم

التروية من الحرم ويحج ويذبح فان عجز وقدم صام ثلثة من شوال فاخرها يوم الحج

عن الثلثة وصح لو بعد ما احرم بها قبل ان يطوف فان اراد سوق الهدى

احرم وساق وقلد بدنته بمزادة او بنعل ولا تنبعر ولا يتحلل بعد عمرته

ويحرم بالحج يوم التروية وقبله اصب فاذا حلق يوم النحر حل من احرامه ولا تمتع

قران لمكي ومن يليها فان عاد المتمتع الى بلده بعد العمرة ولم يسق الهدى بطل

تمتعه وان سافر لا ومن طاف اقل من اشواط العمرة قبل اشهر الحج واتمها فيها
اى لا تبطل تمتعه عند ابى حنيفة وابى يوسف رح وقال محمد رح تبطل كذا فى الكافى ١٢
وحج كان متمتعا وبعكسه لا وهى شوال وذو القعدة وعشر ذى الحجة وصح لاحرام
اى لا يكون متمتعا عندنا وقال مالك واحمد رح يكون متمتعا كذا فى الدرر ١٢ محمد امين
به قبلها وكره ولو اعتمر كوفى فيها واقام بمكة او بصرة وحج صح تمتعه ولو افسدها
واقام ببصرة وقضى وحج لا الا ان يعود الى اهله وابى هما افسد مضى فيه ولا دم وتمتع
فصح الحج عن المتعة ولو حاضت عند الاحرام اتت بغير الطواف ولو عند الصدر
تركته كمن اقام بمكة باب الجنايات تجب شاة ان طيب محرم عضوا ولا تصدق
فانه يتيمم للطواف ايضا ١٢ منه
او حلق ربع راسه بخطاء او ادهن بزيت او لبس مخيطا او غطى راسه يوما ولا
تصدق او حلق ربع راسه او لحيته ولا تصدق كالحالق او رقبته
او بطيه او احدهما او مجمعه وفى اخذ شاربه حكومة
عدل او فى شاربه حلال او قلم اظفاره طعام او قلم ظفار يديه
ورجليه فى مجلس او يديه او رجلا ولا تصدق بخمسة متفرقة ولا شئ باخذ
ظفر منكسر وان تطيب ولبس وحلق بعذر ذبح شاة او تصدق بثلثة صاع

على ستة مساكين او صام ثلثة ايام فصل ولا شئ ان نظر الى فرج امرأة
وعند مالك واحمد عليه بدنة ١٢ ع
بشهوة فامنى وجب شاة ان قبل او لمس بشهوة او افسد حجه بجماع في احد السبيلين
وعند احمد يجب عليه بدنة ١٢ ع اى قضاء الحج ١٢ م
قبل الوقوف بعرفة ومضى ويقضي ولم يفترقا فعليه وبدنة لو بعده ولا افساد
اى قبل الوقوف بعرفة ١٢ م
او جامع بعد الحلق او في العمرة قبل ان يطوف لاكثر تفسد ومضى ويقضي
اى اكثر طواف العمرة وهو اربع اشواط ١٢ اى او جامع ١٢ م
بعد طواف لاكثر ولا افساد وجماع الناسي كالعامد او طاف للركن محدثا
اى في العمرة عند نا وقال مالك والشافعي لا يفسد العمرة ١٢ م
وبدنة لو جنبا ويعيده وصدقة لو محدثا للقدوم والصدر او ترك اقل طواف
اى يجب بدنة ١٢ اى لو طاف للركن حال كونه جنبا ١٢ م
الركن ولو ترك اكثره بقي محرما او ترك اكثر الصدر او طافه جنبا وصدقة بترك
اقله او طاف للركن محدثا او للصدر طاهرا في اخر ايام التشريق ودما ان لو طاف
اى بترك اكثر طواف الصدر ١٢ م
للركن جنبا او طاف لعمرته وسعى محدثا ولم يعد او ترك السعي او افاض من عرفات
قبل الامام او ترك الوقوف بالمزدلفة او رمى الجمار كلها او رمى يوم الحلق او
فعليه دم وقال الشافعي لا شئ عليه لان الركن اصل الوقوف فلا يلزم ١٢ م
طواف الركن او حلق في الحل وجامع لو حلق القارن قبل الذبح فصل
ان قتل محرم صيدا ودل عليه من قتله فعليه الجزاء وهو قيمة الصيد بقوم
عدلين في مقتله او اقرب موضع منه فيشتري بها هديا او ذبحه ان بلغت

عه بفتح الميم اى في موضع قتل فيه الصيد ١٢ معدن عه اى من قتله في برية ١٢

هديا او طعاما[ع] وتصدق به كالفطرة او صام عن طعام كل مسكين يوما
ان شاء ١٢ع — يعني نصف كل صاع ١٢ام
ولو فضل[ع] اقل من نصف صاع تصدق به او صام يوما وان جرحه او قطع عضوه
ان شاء ١٢ع — اي العضو ١٢
او نتف شعرة ضمن بما نقص[ع] منه وتجب القيمة ينتف لحيته وقطع قوائمه وحلبه
كاملة ١٢ع — اي قلع ١٢ — لانه فوت عليه الامن ١٢ع
وكسر بيضه وخروج فرخ ميت به ولا شئ بقتل غراب وحداة وذيب وحية وعقرب
كذا يجب القيمة ١٢ع
وفارة وكلب عقور وبعوض ونمل وبرغوث وقراد وسلحفاة وبقتل قملة وجرادة
برية واهلية ١٢ع — ١٢
تصدق بما شاء ولا يجاوز عن شاة بقتل السبع وان صال لا شئ عليه بقتله بخلاف
اي حمل عليه ١٢ع
المضطر[ع] للمحرم ذبح شاة وبقرة وبعير ودجاجة وبط اهلي[ع] وعليه الجزاء بذبح حمام
اي على المحرم ١٢ع
مسرول وظبي مستأنس[ع] ولو ذبح محرم صيد حرم وغرم باكله[ع] لا محرم آخر وحل له لحمها
الذابح قيمة اللحم ١٢ع — اي للحرم ١٢
اصطاده حلال وذبحه ان لم يدل عليه ولم يأمره بصيده[ع] وبذبح الحلال
الحرم ١٢ — اي على الصيد ١٢
صيد الحرم قيمته يتصدق بها الا صوم ومن دخل الحرم بصيد[ع] ارسله فان بلغه[ع] رد البيزن
ولو فات فعليه الجزاء ومن احرم وفي بيته او قفصه صيد لا يرسله ولو اخذ حلال صيدا
فاحرم ضمن مرسله من يده ولا يضمن لو اخذه محرم[ع] فان قتله محرم آخر ضمنا
مرسل الصيد ١٢ — الصيد ١٢ — للذكور ١٢

ع من الطعام بعد هذا الحساب ١٢

ع اي فان باع الصيد بعد ما دخل به الحرم ١٢ع ع الصيد لصاد البيع ١٢ ع

ورجع اخذه على قاتله ولو حلال فان قطع حشيش الحرم او شجرا غير مملوك وهو
مما لا ينبته الناس ضمن قيمته لا فيما جف في حرم وهي حشيش الحرم وقطعه الاذخر
وكل شئ على المفرد به دم وعلى القارن دمان لا ان يجاوز الميقات غير محرم
ولو قتل محرما ان صيدا تعدد الجزاء ولو حلالا لا ان لا ويبطل بيع المحرم صيدا وشراءه و
من اخرج ظبية الحرم فولدت وماتا ضمنهما فان ادى جزاءها فولدت لا يضمن
للولد باب مجاوزة الوقت بغير احرام من جاوز الميقات غير محرم
ثم عاد محرما فلا شيأ او جاوز ثم احرم بعمرة ثم افسد وقضى بطل الدم فلو دخل
الكوفي البستان لحاجة له دخول مكة بلا احرام ووقته البستان و
من دخل مكة بلا احرام ثم حج مما عليه في عامه ذلك صح من دخول مكة بلا
احرام فان تحولت السنة لا باب اضافة الاحرام الى الاحرام مكي طاف
شوطا للعمرة فاحرم بحج رفضه وعليه حج وعمرة ودم لرفضه فاوضى عليهما
صح وعليه دم ومن احرم بحج ثم باخر يوم النحر فان حلق في الاول لزمه الاخر و
لا دم ولا لزمه وعليه دم قصرا ولا ومن فرغ من عمرته الا التقصير فاحرم باخر

ع اي لانه صيد حل ١٢ غ ع اي الام والولد ١٢ غ ع اي من الحرم ١٢ غ ع اي داراد بالوقت الميقات ١٢ غ ع اي حال كونه ١٢ ع اي الى الميقات ١٢ ع اي حال كونه ١٢ ع اي العمرة التي افسدها ١٢ ع اي في البستان ١٢ ع اي ميقاتا او اراد الاحرام ١٢ ع اي وقوله ١٢ ع اي وقوله ١٢ ع اي وقوله

لزمه دم ومن احرم بحج ثم بعمرة ثم وقف بعرفات فقد رفض عمرته وان توجه اليها قبل ان يدخل مكة ١٢ع بالوقوف ١٢ع ١٢ اراد انه جمع بينهما ١٢

لا فلو طاف للحج ثم احرم بعمرة ومضى عليهما يجب دم ويندب رفضها وان اهل بعمرة يوم النحر لزمته ولزمه رفضها والدم والقضاء فان مضى عليها صح ويجب دم ومن فاته الحج فاحرم بعمرة واجبة رفضها

باب الاحصار

من احصر بعدو او مرض ان يبعث شاة تذبح عنه فيتحلل ولو قارنا بعث دمين ويتوقت بالحرم بالنحر وعلى المحصر بالحج ان تحلل حجة وعمرة وعلى المعتمر عمرة وعلى القارن حجة وعمرتان بعث ثم زال الاحصار وقدر على الهدى والحج توجه والا لا والاحصار بعد ما وقف بعرفة ومن منع بمكة عن الركنين فهو محصر والا لا

باب الفوات

من فاته الحج بفوت الوقوف بعرفة فليحل بعمرة وعليه الحج من قابل بالدم ولا فوت لعمرة وهي طواف وسعي وتصح في جميع السنة وتكره يوم عرفة ويوم النحر وايام التشريق وهي سنة

باب الحج عن الغير

النيابة تجري في العبادات المالية عند العجز والقدرة وقت ولم تجز في البدنية بحال وفي المركب منهما تجري عند العجز فقط والشرط العجز الدائم الى

---

١٢ قوله وعليه دم رفض ١٢ع ٢ قوله ان يعين شاة اي يجب شاة ان لم يجد بدنة او بقرة وقوله لمن احصر محل الرفع على الابتداء وقوله فليبعث بقيمتها شاة فيشتري بها هناك ٣ قوله عمرة نفلا لانه لا يلزمه قضاؤها لانه لا اضافة تحقق عندنا خلافا للمالكي والشافعي ١٢ع ٤ قوله من قابل ١٢ع ابن عمر وابن عباس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من فاته عرفات فقد فاته الحج فليتحلل بعمرة وعليه الحج من قابل رواه الدارقطني ١٢ منه ٥ قوله بالدم ١٢ع ٦ قوله وسعي ١٢ع ٧ قوله والطواف ركنها ١٢ع ٨ قوله من المال والبدن كالحج فانه ١٢ع ٩ قوله من حيث الاستطاعة ووجوب ١٢ع ١٠ قوله بالمركب فخطوراته ١٢ع ١١ قوله الوقوف والطواف ١٢ع ١٢ قوله العمرة اي بناء العمرة ١٢ع ١٣ قوله فيها اي صفتها ١٢ع

---

١ قوله الحقة كالزكاة والعشور والكفارة ١٢ ٢ قوله من الاحوال لا عند العجز ولا عند القدرة ١٢ع

الموت وانما شرط عجز المنوب للحج الفرض لا للنفل ومن احرم عن امريه
ضمن النفقة ودم الاحصار على الآمر ودم القران والجناية على المامور فان مات
في طريقه حج عنه من منزله بثلث ما بقي ومن اهل حج عن الوليه فعين صح

باب الهدي

ادناه شاة وهو ابل وبقر وغنم وما جاز في الضحايا جاز
في الهدايا والشاة تجوز في كل شيء الا في طواف الركن جنبا ووطي بعد
الوقوف بعرفه ويوكل من هدي التطوع والمتعة والقران فقط وخص في هدي
المتعة والقران بيوم النحر فقط والكل بالحرم لا بفقيره ولا يجب التعريف بالهدي
وتصدق بجلاله وخطامه ولم يعط اجر الجزار منه ولا يركبه بلا ضرورة
ولا يحلبه ويضمن ضرعه بالنقاء فان عطب واجبا او تعيبا قام غيره
مقامه والمعيب له ولو تطوعا نحره وصبغ نعله بدمه وضرب به صفحته
ولم ياكله غني ويقلد بدنة التطوع والمتعة والقران فقط مسنا ان متوفرة ولو شهدا
بوقوفهم قبل يومه تقبل وبعده لا ولو ترك الجمرة الاولى في اليوم الثاني
الكل او الاولى فقط ومن اوجب حجا ما شيا لا يركب حتى يطوف للركن

ع الموت ان الحج ... ع ... النفل ... ع ... ع ... ع

كتاب النكاح

هو عقد يرد على ملك المتعة قصدا وهو سنة وعند التوقان واجب ويتعقد
بالايجاب والقبول وضعا للماضي واحدهما وانما يصح بلفظ النكاح والتزويج
وما وضع لتمليك العين في الحال عند حرين او حر وحرتين عاقلين
بالغين مسلمين ولو فاسقين او محدودين او اعميين او ابني العاقدين
وصح تزوج مسلم ذمية عند ذميين وبن امر رجلا ان يزوج صغيرين له
فزوجها عند رجل وكلاب حاضر صح والا فصل في المحرمات حرم
تزوج امه وبنته وان بعدتا واخته وبنتها وبنت اخيه وعمته وخالته
وام امرأته وبنتها ان دخل بها وامرأة ابيه وابنه وان بعدتا والكل صاعا
والجمع بين الاختين نكاحا وطيا بملك يمين فلو تزوج اخت امته
الموطوءة لم يطأ واحدة منهما حتى يبيعها ولو تزوج اختين في

ولو اشترى محرمة حرمت عليه وجامعها كره النكاح هو عقد
اى المشتري ان شاء ١٢ ع رجل جارية ١٢ ع
يرد على ملك المتعة قصدا وهو سنة وعند التوقان واجب وينعقد
بالايجاب والقبول وضعا للماضي واحدهما وانما يصح بلفظ النكاح والتزويج
اى الايجاب والقبول ١٢ ع عقد النكاح ١٢
وما وضع لتمليك العين في الحال عند حرين او حر وحرتين عاقلين
بالغين مسلمين ولو فاسقين او محدودين او اعميين او ابني العاقدين
كان الشاهدان ١٢ ع اى ابنا العشيرة ١٢
وصح تزوج مسلم ذمية عند ذميين وبن امر رجلا ان يزوج صغيرين له
اى للمولى ١٢ ع
فزوجها عند رجل وكلاب حاضر صح والا فصل في المحرمات حرم
اى عند شاهد واحد ١٢ ع اى رب الصغيرة ١٢ ع
تزوج امه وبنته وان بعدتا واخته وبنتها وبنت اخيه وعمته وخالته
وام امرأته وبنتها ان دخل بها وامرأة ابيه وابنه وان بعدتا والكل صاعا
اى بنت امرأة ١٢ ع
والجمع بين الاختين نكاحا وطيا بملك يمين فلو تزوج اخت امته
الموطوءة لم يطأ واحدة منهما حتى يبيعها ولو تزوج اختين في
اى لا يجوز له وطي ١٢ ع

---

١ قوله ولو اشترى محرمة الخ اى المشتري رجل جارية ١٢ ع

٢ قوله كتاب النكاح هو عقد الخ اعلم ان النكاح في اللغة الضم والجمع وفي الشرع عقد يفيد ملك المتعة بالانثى قصدا وملك الاستمتاع بالذكر تبعا وقيل عكسه وقيل مشترك بينهما لغة وعرفه المصنف بما هو المتعارف بين الناس وهو عقد يفيد ملك المتعة قصدا وهو سنة مؤكدة عند الاعتدال واجب عند التوقان ١٢ منه

٣ قوله وهو سنة وعند التوقان واجب اى للمستعد القادر على المؤن ١٢ منه

٤ قوله ينعقد بالايجاب والقبول الخ اعلم ان الايجاب والقبول ركن عند الشافعي رحمه الله تعالى وعندنا ركن عند المشايخ رحمهم الله تعالى وشرط عند بعض المشايخ رحمهم الله تعالى وهو الصحيح لان الايجاب والقبول انما يكونان ركنا اذا كانا دالين على التمليك والتملك في الحال وليس كذلك لانهما قد يكونان للاستقبال كما لو قال زوجني ابنتك غدا فقال زوجتك فقبل الآخر ولم يكن ثم كلام آخر فانه يكون ايجابا وقبولا ولا يثبت الملك في الحال وانما يثبت في الغد وليس لفظ التزويج والانكاح موضوعا للتمليك في الحال بل هو موضوع لاثبات امر يتوسل به الى التمليك في الحال فاختير فيه لفظ الماضي الذي هو الوضع للاخبار عن الثبوت وقت الاخبار عنه ليكون اقرب الى التمليك في الحال ١٢ منه

٥ قوله وما وضع لتمليك العين في الحال الخ اى الاخبار عن الثبوت وقت الاخبار والصدق والصحة والشراء وقولنا في الحال كالتمليك لانها قد تكون للاستقبال كما في الغد ١٢ منه

٦ قوله وان بعدتا اى من جهة الام او الاب ١٢ منه

٧ قوله وان دخل بها اى بنت امرأة ١٢ ع

٨ قوله والجمع بين الاختين نكاحا وطيا بملك يمين الخ اى من حيث النكاح لقوله تعالى وان تجمعوا بين الاختين ١٢ ع

٩ قوله فلو تزوج اختين في عقدين الخ اى بان تزوج اولا احداهما ثم الاخرى ١٢ منه

١٠ قوله لم يطأ واحدة منهما الخ اى لانه يجوز له وطي احداهما ١٢ منه

١١ قوله حتى يبيعها اى من اجنبي ١٢ منه

١٢ قوله ولو تزوج اختين في عقدين الخ اى بان تزوج اولا احداهما ثم الاخرى ١٢ منه

١٣ قوله لم يطأ واحدة منهما الخ اى لانه يجوز له وطي احداهما ١٢ منه

١٤ قوله حتى يبيعها اى من اجنبي ١٢ منه

١٥ قوله ولو تزوج اختين في عقدين الخ اى بان تزوج اولا احداهما ثم الاخرى ١٢ منه

١٦ قوله لم يطأ واحدة منهما الخ اى لانه يجوز له وطي احداهما ١٢ منه

١٧ قوله حتى يبيعها اى من اجنبي ١٢ منه

١٨ قوله ولو تزوج اختين في عقدين الخ اى بان تزوج اولا احداهما ثم الاخرى ١٢ منه

١٩ قوله لم يطأ واحدة منهما الخ اى لانه يجوز له وطي احداهما ١٢ منه

٢٠ قوله حتى يبيعها اى من اجنبي ١٢ منه

٢١ قوله ولو تزوج اختين في عقدين الخ اى بان تزوج اولا احداهما ثم الاخرى ١٢ منه

٢٢ قوله لم يطأ واحدة منهما الخ اى لانه يجوز له وطي احداهما ١٢ منه

٢٣ قوله حتى يبيعها اى من اجنبي ١٢ منه

٢٤ قوله ولو تزوج اختين في عقدين الخ اى بان تزوج اولا احداهما ثم الاخرى ١٢ منه

٢٥ قوله لم يطأ واحدة منهما الخ اى لانه يجوز له وطي احداهما ١٢ منه

٢٦ قوله حتى يبيعها اى من اجنبي ١٢ منه

٢٧ قوله ولو تزوج اختين في عقدين الخ اى بان تزوج اولا احداهما ثم الاخرى ١٢ منه

٢٨ قوله لم يطأ واحدة منهما الخ اى لانه يجوز له وطي احداهما ١٢ منه

٢٩ قوله حتى يبيعها اى من اجنبي ١٢ منه

٣٠ قوله ولو تزوج اختين في عقدين الخ اى بان تزوج اولا احداهما ثم الاخرى ١٢ منه

٣١ قوله لم يطأ واحدة منهما الخ اى لانه يجوز له وطي احداهما ١٢ منه

٣٢ قوله حتى يبيعها اى من اجنبي ١٢ منه

٣٣ قوله ولو تزوج اختين في عقدين الخ اى بان تزوج اولا احداهما ثم الاخرى ١٢ منه

٣٤ قوله لم يطأ واحدة منهما الخ اى لانه يجوز له وطي احداهما ١٢ منه

٣٥ قوله حتى يبيعها اى من اجنبي ١٢ منه

٣٦ قوله ولو تزوج اختين في عقدين الخ اى بان تزوج اولا احداهما ثم الاخرى ١٢ منه

٣٧ قوله لم يطأ واحدة منهما الخ اى لانه يجوز له وطي احداهما ١٢ منه

٣٨ قوله حتى يبيعها اى من اجنبي ١٢ منه

٣٩ قوله ولو تزوج اختين في عقدين الخ اى بان تزوج اولا احداهما ثم الاخرى ١٢ منه

٤٠ قوله لم يطأ واحدة منهما الخ اى لانه يجوز له وطي احداهما ١٢ منه

٤١ قوله حتى يبيعها اى من اجنبي ١٢ منه

٤٢ قوله ولو تزوج اختين في عقدين الخ اى بان تزوج اولا احداهما ثم الاخرى ١٢ منه

٤٣ قوله لم يطأ واحدة منهما الخ اى لانه يجوز له وطي احداهما ١٢ منه

٤٤ قوله حتى يبيعها اى من اجنبي ١٢ منه

٤٥ قوله ولو تزوج اختين في عقدين الخ اى بان تزوج اولا احداهما ثم الاخرى ١٢ منه

٤٦ قوله لم يطأ واحدة منهما الخ اى لانه يجوز له وطي احداهما ١٢ منه

٤٧ قوله حتى يبيعها اى من اجنبي ١٢ منه

٤٨ قوله ولو تزوج اختين في عقدين الخ اى بان تزوج اولا احداهما ثم الاخرى ١٢ منه

٤٩ قوله لم يطأ واحدة منهما الخ اى لانه يجوز له وطي احداهما ١٢ منه

٥٠ قوله حتى يبيعها اى من اجنبي ١٢ منه

٥١ قوله ولو تزوج اختين في عقدين الخ اى بان تزوج اولا احداهما ثم الاخرى ١٢ منه

٥٢ قوله لم يطأ واحدة منهما الخ اى لانه يجوز له وطي احداهما ١٢ منه

٥٣ قوله حتى يبيعها اى من اجنبي ١٢ منه

٥٤ قوله ولو تزوج اختين في عقدين الخ اى بان تزوج اولا احداهما ثم الاخرى ١٢ منه

٥٥ قوله لم يطأ واحدة منهما الخ اى لانه يجوز له وطي احداهما ١٢ منه

٥٦ قوله حتى يبيعها اى من اجنبي ١٢ منه

٥٧ قوله ولو تزوج اختين في عقدين الخ اى بان تزوج اولا احداهما ثم الاخرى ١٢ منه

٥٨ قوله لم يطأ واحدة منهما الخ اى لانه يجوز له وطي احداهما ١٢ منه

٥٩ قوله حتى يبيعها اى من اجنبي ١٢ منه

٦٠ قوله ولو تزوج اختين في عقدين الخ اى بان تزوج اولا احداهما ثم الاخرى ١٢ منه

٦١ قوله لم يطأ واحدة منهما الخ اى لانه يجوز له وطي احداهما ١٢ منه

٦٢ قوله حتى يبيعها اى من اجنبي ١٢ منه

٦٣ قوله ولو تزوج اختين في عقدين الخ اى بان تزوج اولا احداهما ثم الاخرى ١٢ منه

٦٤ قوله لم يطأ واحدة منهما الخ اى لانه يجوز له وطي احداهما ١٢ منه

٦٥ قوله حتى يبيعها اى من اجنبي ١٢ منه

٦٦ قوله ولو تزوج اختين في عقدين الخ اى بان تزوج اولا احداهما ثم الاخرى ١٢ منه

٦٧ قوله لم يطأ واحدة منهما الخ اى لانه يجوز له وطي احداهما ١٢ منه

٦٨ قوله حتى يبيعها اى من اجنبي ١٢ منه

٦٩ قوله ولو تزوج اختين في عقدين الخ اى بان تزوج اولا احداهما ثم الاخرى ١٢ منه

٧٠ قوله لم يطأ واحدة منهما الخ اى لانه يجوز له وطي احداهما ١٢ منه

٧١ قوله حتى يبيعها اى من اجنبي ١٢ منه

٧٢ قوله ولو تزوج اختين في عقدين الخ اى بان تزوج اولا احداهما ثم الاخرى ١٢ منه

٧٣ قوله لم يطأ واحدة منهما الخ اى لانه يجوز له وطي احداهما ١٢ منه

٧٤ قوله حتى يبيعها اى من اجنبي ١٢ منه

٧٥ قوله ولو تزوج اختين في عقدين الخ اى بان تزوج اولا احداهما ثم الاخرى ١٢ منه

٧٦ قوله لم يطأ واحدة منهما الخ اى لانه يجوز له وطي احداهما ١٢ منه

٧٧ قوله حتى يبيعها اى من اجنبي ١٢ منه

٧٨ قوله ولو تزوج اختين في عقدين الخ اى بان تزوج اولا احداهما ثم الاخرى ١٢ منه

٧٩ قوله لم يطأ واحدة منهما الخ اى لانه يجوز له وطي احداهما ١٢ منه

٨٠ قوله حتى يبيعها اى من اجنبي ١٢ منه

٨١ قوله ولو تزوج اختين في عقدين الخ اى بان تزوج اولا احداهما ثم الاخرى ١٢ منه

٨٢ قوله لم يطأ واحدة منهما الخ اى لانه يجوز له وطي احداهما ١٢ منه

٨٣ قوله حتى يبيعها اى من اجنبي ١٢ منه

٨٤ قوله ولو تزوج اختين في عقدين الخ اى بان تزوج اولا احداهما ثم الاخرى ١٢ منه

٨٥ قوله لم يطأ واحدة منهما الخ اى لانه يجوز له وطي احداهما ١٢ منه

٨٦ قوله حتى يبيعها اى من اجنبي ١٢ منه

٨٧ قوله ولو تزوج اختين في عقدين الخ اى بان تزوج اولا احداهما ثم الاخرى ١٢ منه

٨٨ قوله لم يطأ واحدة منهما الخ اى لانه يجوز له وطي احداهما ١٢ منه

٨٩ قوله حتى يبيعها اى من اجنبي ١٢ منه

٩٠ قوله ولو تزوج اختين في عقدين الخ اى بان تزوج اولا احداهما ثم الاخرى ١٢ منه

٩١ قوله لم يطأ واحدة منهما الخ اى لانه يجوز له وطي احداهما ١٢ منه

٩٢ قوله حتى يبيعها اى من اجنبي ١٢ منه

٩٣ قوله ولو تزوج اختين في عقدين الخ اى بان تزوج اولا احداهما ثم الاخرى ١٢ منه

٩٤ قوله لم يطأ واحدة منهما الخ اى لانه يجوز له وطي احداهما ١٢ منه

٩٥ قوله حتى يبيعها اى من اجنبي ١٢ منه

٩٦ قوله ولو تزوج اختين في عقدين الخ اى بان تزوج اولا احداهما ثم الاخرى ١٢ منه

٩٧ قوله لم يطأ واحدة منهما الخ اى لانه يجوز له وطي احداهما ١٢ منه

٩٨ قوله حتى يبيعها اى من اجنبي ١٢ منه

٩٩ قوله ولو تزوج اختين في عقدين الخ اى بان تزوج اولا احداهما ثم الاخرى ١٢ منه

١٠٠ قوله لم يطأ واحدة منهما الخ اى لانه يجوز له وطي احداهما ١٢ منه

١٠١ قوله حتى يبيعها اى من اجنبي ١٢ منه

١٠٢ قوله ولو تزوج اختين في عقدين الخ اى بان تزوج اولا احداهما ثم الاخرى ١٢ منه

١٠٣ قوله لم يطأ واحدة منهما الخ اى لانه يجوز له وطي احداهما ١٢ منه

١٠٤ قوله حتى يبيعها اى من اجنبي ١٢ منه

١٠٥ قوله ولو تزوج اختين في عقدين الخ اى بان تزوج اولا احداهما ثم الاخرى ١٢ منه

١٠٦ قوله لم يطأ واحدة منهما الخ اى لانه يجوز له وطي احداهما ١٢ منه

١٠٧ قوله حتى يبيعها اى من اجنبي ١٢ منه

١٠٨ قوله ولو تزوج اختين في عقدين الخ اى بان تزوج اولا احداهما ثم الاخرى ١٢ منه

١٠٩ قوله لم يطأ واحدة منهما الخ اى لانه يجوز له وطي احداهما ١٢ منه

١١٠ قوله حتى يبيعها اى من اجنبي ١٢ منه

١١١ قوله ولو تزوج اختين في عقدين الخ اى بان تزوج اولا احداهما ثم الاخرى ١٢ منه

١١٢ قوله لم يطأ واحدة منهما الخ اى لانه يجوز له وطي احداهما ١٢ منه

١١٣ قوله حتى يبيعها اى من اجنبي ١٢ منه

١١٤ قوله ولو تزوج اختين في عقدين الخ اى بان تزوج اولا احداهما ثم الاخرى ١٢ منه

١١٥ قوله لم يطأ واحدة منهما الخ اى لانه يجوز له وطي احداهما ١٢ منه

١١٦ قوله حتى يبيعها اى من اجنبي ١٢ منه

١١٧ قوله ولو تزوج اختين في عقدين الخ اى بان تزوج اولا احداهما ثم الاخرى ١٢ منه

١١٨ قوله لم يطأ واحدة منهما الخ اى لانه يجوز له وطي احداهما ١٢ منه

١١٩ قوله حتى يبيعها اى من اجنبي ١٢ منه

١٢٠ قوله ولو تزوج اختين في عقدين الخ اى بان تزوج اولا احداهما ثم الاخرى ١٢ منه

١٢١ قوله لم يطأ واحدة منهما الخ اى لانه يجوز له وطي احداهما ١٢ منه

١٢٢ قوله حتى يبيعها اى من اجنبي ١٢ منه

١٢٣ قوله ولو تزوج اختين في عقدين الخ اى بان تزوج اولا احداهما ثم الاخرى ١٢ منه

١٢٤ قوله لم يطأ واحدة منهما الخ اى لانه يجوز له وطي احداهما ١٢ منه

١٢٥ قوله حتى يبيعها اى من اجنبي ١٢ منه

١٢٦ قوله ولو تزوج اختين في عقدين الخ اى بان تزوج اولا احداهما ثم الاخرى ١٢ منه

١٢٧ قوله لم يطأ واحدة منهما الخ اى لانه يجوز له وطي احداهما ١٢ منه

١٢٨ قوله حتى يبيعها اى من اجنبي ١٢ منه

١٢٩ قوله ولو تزوج اختين في عقدين الخ اى بان تزوج اولا احداهما ثم الاخرى ١٢ منه

١٣٠ قوله لم يطأ واحدة منهما الخ اى لانه يجوز له وطي احداهما ١٢ منه

١٣١ قوله حتى يبيعها اى من اجنبي ١٢ منه

١٣٢ قوله ولو تزوج اختين في عقدين الخ اى بان تزوج اولا احداهما ثم الاخرى ١٢ منه

١٣٣ قوله لم يطأ واحدة منهما الخ اى لانه يجوز له وطي احداهما ١٢ منه

١٣٤ قوله حتى يبيعها اى من اجنبي ١٢ منه

١٣٥ قوله ولو تزوج اختين في عقدين الخ اى بان تزوج اولا احداهما ثم الاخرى ١٢ منه

١٣٦ قوله لم يطأ واحدة منهما الخ اى لانه يجوز له وطي احداهما ١٢ منه

١٣٧ قوله حتى يبيعها اى من اجنبي ١٢ منه

١٣٨ قوله ولو تزوج اختين في عقدين الخ اى بان تزوج اولا احداهما ثم الاخرى ١٢ منه

١٣٩ قوله لم يطأ واحدة منهما الخ اى لانه يجوز له وطي احداهما ١٢ منه

١٤٠ قوله حتى يبيعها اى من اجنبي ١٢ منه

١٤١ قوله ولو تزوج اختين في عقدين الخ اى بان تزوج اولا احداهما ثم الاخرى ١٢ منه

١٤٢ قوله لم يطأ واحدة منهما الخ اى لانه يجوز له وطي احداهما ١٢ منه

١٤٣ قوله حتى يبيعها اى من اجنبي ١٢ منه

١٤٤ قوله ولو تزوج اختين في عقدين الخ اى بان تزوج اولا احداهما ثم الاخرى ١٢ منه

١٤٥ قوله لم يطأ واحدة منهما الخ اى لانه يجوز له وطي احداهما ١٢ منه

١٤٦ قوله حتى يبيعها اى من اجنبي ١٢ منه

١٤٧ قوله ولو تزوج اختين في عقدين الخ اى بان تزوج اولا احداهما ثم الاخرى ١٢ منه

١٤٨ قوله لم يطأ واحدة منهما الخ اى لانه يجوز له وطي احداهما ١٢ منه

١٤٩ قوله حتى يبيعها اى من اجنبي ١٢ منه

١٥٠ قوله ولو تزوج اختين في عقدين الخ اى بان تزوج اولا احداهما ثم الاخرى ١٢ منه

١٥١ قوله لم يطأ واحدة منهما الخ اى لانه يجوز له وطي احداهما ١٢ منه

١٥٢ قوله حتى يبيعها اى من اجنبي ١٢ منه

١٥٣ قوله ولو تزوج اختين في عقدين الخ اى بان تزوج اولا احداهما ثم الاخرى ١٢ منه

١٥٤ قوله لم يطأ واحدة منهما الخ اى لانه يجوز له وطي احداهما ١٢ منه

١٥٥ قوله حتى يبيعها اى من اجنبي ١٢ منه

١٥٦ قوله ولو تزوج اختين في عقدين الخ اى بان تزوج اولا احداهما ثم الاخرى ١٢ منه

١٥٧ قوله لم يطأ واحدة منهما الخ اى لانه يجوز له وطي احداهما ١٢ منه

١٥٨ قوله حتى يبيعها اى من اجنبي ١٢ منه

١٥٩ قوله ولو تزوج اختين في عقدين الخ اى بان تزوج اولا احداهما ثم الاخرى ١٢ منه

١٦٠ قوله لم يطأ واحدة منهما الخ اى لانه يجوز له وطي احداهما ١٢ منه

١٦١ قوله حتى يبيعها اى من اجنبي ١٢ منه

١٦٢ قوله ولو تزوج اختين في عقدين الخ اى بان تزوج اولا احداهما ثم الاخرى ١٢ منه

١٦٣ قوله لم يطأ واحدة منهما الخ اى لانه يجوز له وطي احداهما ١٢ منه

١٦٤ قوله حتى يبيعها اى من اجنبي ١٢ منه

١٦٥ قوله ولو تزوج اختين في عقدين الخ اى بان تزوج اولا احداهما ثم الاخرى ١٢ منه

١٦٦ قوله لم يطأ واحدة منهما الخ اى لانه يجوز له وطي احداهما ١٢ منه

١٦٧ قوله حتى يبيعها اى من اجنبي ١٢ منه

١٦٨ قوله ولو تزوج اختين في عقدين الخ اى بان تزوج اولا احداهما ثم الاخرى ١٢ منه

١٦٩ قوله لم يطأ واحدة منهما الخ اى لانه يجوز له وطي احداهما ١٢ منه

١٧٠ قوله حتى يبيعها اى من اجنبي ١٢ منه

١٧١ قوله ولو تزوج اختين في عقدين الخ اى بان تزوج اولا احداهما ثم الاخرى ١٢ منه

١٧٢ قوله لم يطأ واحدة منهما الخ اى لانه يجوز له وطي احداهما ١٢ منه

١٧٣ قوله حتى يبيعها اى من اجنبي ١٢ منه

١٧٤ قوله ولو تزوج اختين في عقدين الخ اى بان تزوج اولا احداهما ثم الاخرى ١٢ منه

١٧٥ قوله لم يطأ واحدة منهما الخ اى لانه يجوز له وطي احداهما ١٢ منه

١٧٦ قوله حتى يبيعها اى من اجنبي ١٢ منه

١٧٧ قوله ولو تزوج اختين في عقدين الخ اى بان تزوج اولا احداهما ثم الاخرى ١٢ منه

١٧٨ قوله لم يطأ واحدة منهما الخ اى لانه يجوز له وطي احداهما ١٢ منه

١٧٩ قوله حتى يبيعها اى من اجنبي ١٢ منه

١٨٠ قوله ولو تزوج اختين في عقدين الخ اى بان تزوج اولا احداهما ثم الاخرى ١٢ منه

١٨١ قوله لم يطأ واحدة منهما الخ اى لانه يجوز له وطي احداهما ١٢ منه

١٨٢ قوله حتى يبيعها اى من اجنبي ١٢ منه

١٨٣ قوله ولو تزوج اختين في عقدين الخ اى بان تزوج اولا احداهما ثم الاخرى ١٢ منه

١٨٤ قوله لم يطأ واحدة منهما الخ اى لانه يجوز له وطي احداهما ١٢ منه

١٨٥ قوله حتى يبيعها اى من اجنبي ١٢ منه

١٨٦ قوله ولو تزوج اختين في عقدين الخ اى بان تزوج اولا احداهما ثم الاخرى ١٢ منه

١٨٧ قوله لم يطأ واحدة منهما الخ اى لانه يجوز له وطي احداهما ١٢ منه

١٨٨ قوله حتى يبيعها اى من اجنبي ١٢ منه

١٨٩ قوله ولو تزوج اختين في عقدين الخ اى بان تزوج اولا احداهما ثم الاخرى ١٢ منه

١٩٠ قوله لم يطأ واحدة منهما الخ اى لانه يجوز له وطي احداهما ١٢ منه

١٩١ قوله حتى يبيعها اى من اجنبي ١٢ منه

١٩٢ قوله ولو تزوج اختين في عقدين الخ اى بان تزوج اولا احداهما ثم الاخرى ١٢ منه

١٩٣ قوله لم يطأ واحدة منهما الخ اى لانه يجوز له وطي احداهما ١٢ منه

١٩٤ قوله حتى يبيعها اى من اجنبي ١٢ منه

١٩٥ قوله ولو تزوج اختين في عقدين الخ اى بان تزوج اولا احداهما ثم الاخرى ١٢ منه

١٩٦ قوله لم يطأ واحدة منهما الخ اى لانه يجوز له وطي احداهما ١٢ منه

١٩٧ قوله حتى يبيعها اى من اجنبي ١٢ منه

١٩٨ قوله ولو تزوج اختين في عقدين الخ اى بان تزوج اولا احداهما ثم الاخرى ١٢ منه

١٩٩ قوله لم يطأ واحدة منهما الخ اى لانه يجوز له وطي احداهما ١٢ منه

٢٠٠ قوله حتى يبيعها اى من اجنبي ١٢ منه

٢٠١ قوله ولو تزوج اختين في عقدين الخ اى بان تزوج اولا احداهما ثم الاخرى ١٢ منه

٢٠٢ قوله لم يطأ واحدة منهما الخ اى لانه يجوز له وطي احداهما ١٢ منه

٢٠٣ قوله حتى يبيعها اى من اجنبي ١٢ منه

٢٠٤ قوله ولو تزوج اختين في عقدين الخ اى بان تزوج اولا احداهما ثم الاخرى ١٢ منه

٢٠٥ قوله لم يطأ واحدة منهما الخ اى لانه يجوز له وطي احداهما ١٢ منه

٢٠٦ قوله حتى يبيعها اى من اجنبي ١٢ منه

٢٠٧ قوله ولو تزوج اختين في عقدين الخ اى بان تزوج اولا احداهما ثم الاخرى ١٢ منه

٢٠٨ قوله لم يطأ واحدة منهما الخ اى لانه يجوز له وطي احداهما ١٢ منه

٢٠٩ قوله حتى يبيعها اى من اجنبي ١٢ منه

٢١٠ قوله ولو تزوج اختين في عقدين الخ اى بان تزوج اولا احداهما ثم الاخرى ١٢ منه

٢١١ قوله لم يطأ واحدة منهما الخ اى لانه يجوز له وطي احداهما ١٢ منه

٢١٢ قوله حتى يبيعها اى من اجنبي ١٢ منه

٢١٣ قوله ولو تزوج اختين في عقدين الخ اى بان تزوج اولا احداهما ثم الاخرى ١٢ منه

٢١٤ قوله لم يطأ واحدة منهما الخ اى لانه يجوز له وطي احداهما ١٢ منه

٢١٥ قوله حتى يبيعها اى من اجنبي ١٢ منه

٢١٦ قوله ولو تزوج اختين في عقدين الخ اى بان تزوج اولا احداهما ثم الاخرى ١٢ منه

٢١٧ قوله لم يطأ واحدة منهما الخ اى لانه يجوز له وطي احداهما ١٢ منه

٢١٨ قوله حتى يبيعها اى من اجنبي ١٢ منه

٢١٩ قوله ولو تزوج اختين في عقدين الخ اى بان تزوج اولا احداهما ثم الاخرى ١٢ منه

٢٢٠ قوله لم يطأ واحدة منهما الخ اى لانه يجوز له وطي احداهما ١٢ منه

٢٢١ قوله حتى يبيعها اى من اجنبي ١٢ منه

٢٢٢ قوله ولو تزوج اختين في عقدين الخ اى بان تزوج اولا احداهما ثم الاخرى ١٢ منه

٢٢٣ قوله لم يطأ واحدة منهما الخ اى لانه يجوز له وطي احداهما ١٢ منه

٢٢٤ قوله حتى يبيعها اى من اجنبي ١٢ منه

٢٢٥ قوله ولو تزوج اختين في عقدين الخ اى بان تزوج اولا احداهما ثم الاخرى ١٢ منه

٢٢٦ قوله لم يطأ واحدة منهما الخ اى لانه يجوز له وطي احداهما ١٢ منه

٢٢٧ قوله حتى يبيعها اى من اجنبي ١٢ منه

٢٢٨ قوله ولو تزوج اختين في عقدين الخ اى بان تزوج اولا احداهما ثم الاخرى ١٢ منه

٢٢٩ قوله لم يطأ واحدة منهما الخ اى لانه يجوز له وطي احداهما ١٢ منه

٢٣٠ قوله حتى يبيعها اى من اجنبي ١٢ منه

٢٣١ قوله ولو تزوج اختين في عقدين الخ اى بان تزوج اولا احداهما ثم الاخرى ١٢ منه

٢٣٢ قوله لم يطأ واحدة منهما الخ اى لانه يجوز له وطي احداهما ١٢ منه

٢٣٣ قوله حتى يبيعها اى من اجنبي ١٢ منه

٢٣٤ قوله ولو تزوج اختين في عقدين الخ اى بان تزوج اولا احداهما ثم الاخرى ١٢ منه

٢٣٥ قوله لم يطأ واحدة منهما الخ اى لانه يجوز له وطي احداهما ١٢ منه

٢٣٦ قوله حتى يبيعها اى من اجنبي ١٢ منه

٢٣٧ قوله ولو تزوج اختين في عقدين الخ اى بان تزوج اولا احداهما ثم الاخرى ١٢ منه

٢٣٨ قوله لم يطأ واحدة منهما الخ اى لانه يجوز له وطي احداهما ١٢ منه

٢٣٩ قوله حتى يبيعها اى من اجنبي ١٢ منه

٢٤٠ قوله ولو تزوج اختين في عقدين الخ اى بان تزوج اولا احداهما ثم الاخرى ١٢ منه

٢٤١ قوله لم يطأ واحدة منهما الخ اى لانه يجوز له وطي احداهما ١٢ منه

٢٤٢ قوله حتى يبيعها اى من اجنبي ١٢ منه

٢٤٣ قوله ولو تزوج اختين في عقدين الخ اى بان تزوج اولا احداهما ثم الاخرى ١٢ منه

٢٤٤ قوله لم يطأ واحدة منهما الخ اى لانه يجوز له وطي احداهما ١٢ منه

٢٤٥ قوله حتى يبيعها اى من اجنبي ١٢ منه

٢٤٦ قوله ولو تزوج اختين في عقدين الخ اى بان تزوج اولا احداهما ثم الاخرى ١٢ منه

٢٤٧ قوله لم يطأ واحدة منهما الخ اى لانه يجوز له وطي احداهما ١٢ منه

٢٤٨ قوله حتى يبيعها اى من اجنبي ١٢ منه

٢٤٩ قوله ولو تزوج اختين في عقدين الخ اى بان تزوج اولا احداهما ثم الاخرى ١٢ منه

٢٥٠ قوله لم يطأ واحدة منهما الخ اى لانه يجوز له وطي احداهما ١٢ منه

٢٥١ قوله حتى يبيعها اى من اجنبي ١٢ منه

٢٥٢ قوله ولو تزوج اختين في عقدين الخ اى بان تزوج اولا احداهما ثم الاخرى ١٢ منه

٢٥٣ قوله لم يطأ واحدة منهما الخ اى لانه يجوز له وطي احداهما ١٢ منه

٢٥٤ قوله حتى يبيعها اى من اجنبي ١٢ منه

٢٥٥ قوله ولو تزوج اختين في عقدين الخ اى بان تزوج اولا احداهما ثم الاخرى ١٢ منه

٢٥٦ قوله لم يطأ واحدة منهما الخ اى لانه يجوز له وطي احداهما ١٢ منه

٢٥٧ قوله حتى يبيعها اى من اجنبي ١٢ منه

٢٥٨ قوله ولو تزوج اختين في عقدين الخ اى بان تزوج اولا احداهما ثم الاخرى ١٢ منه

٢٥٩ قوله لم يطأ واحدة منهما الخ اى لانه يجوز له وطي احداهما ١٢ منه

٢٦٠ قوله حتى يبيعها اى من اجنبي ١٢ منه

٢٦١ قوله ولو تزوج اختين في عقدين الخ اى بان تزوج اولا احداهما ثم الاخرى ١٢ منه

٢٦٢ قوله لم يطأ واحدة منهما الخ اى لانه يجوز له وطي احداهما ١٢ منه

٢٦٣ قوله حتى يبيعها اى من اجنبي ١٢ منه

٢٦٤ قوله ولو تزوج اختين في عقدين الخ اى بان تزوج اولا احداهما ثم الاخرى ١٢ منه

٢٦٥ قوله لم يطأ واحدة منهما الخ اى لانه يجوز له وطي احداهما ١٢ منه

٢٦٦ قوله حتى يبيعها اى من اجنبي ١٢ منه

٢٦٧ قوله ولو تزوج اختين في عقدين الخ اى بان تزوج اولا احداهما ثم الاخرى ١٢ منه

٢٦٨ قوله لم يطأ واحدة منهما الخ اى لانه يجوز له وطي احداهما ١٢ منه

٢٦٩ قوله حتى يبيعها اى من اجنبي ١٢ منه

٢٧٠ قوله ولو تزوج اختين في عقدين الخ اى بان تزوج اولا احداهما ثم الاخرى ١٢ منه

٢٧١ قوله لم يطأ واحدة منهما الخ اى لانه يجوز له وطي احداهما ١٢ منه

٢٧٢ قوله حتى يبيعها اى من اجنبي ١٢ منه

٢٧٣ قوله ولو تزوج اختين في عقدين الخ اى بان تزوج اولا احداهما ثم الاخرى ١٢ منه

٢٧٤ قوله لم يطأ واحدة منهما الخ اى لانه يجوز له وطي احداهما ١٢ منه

٢٧٥ قوله حتى يبيعها اى من اجنبي ١٢ منه

٢٧٦ قوله ولو تزوج اختين في عقدين الخ اى بان تزوج اولا احداهما ثم الاخرى ١٢ منه

٢٧٧ قوله لم يطأ واحدة منهما الخ اى لانه يجوز له وطي احداهما ١٢ منه

٢٧٨ قوله حتى يبيعها اى من اجنبي ١٢ منه

٢٧٩ قوله ولو تزوج اختين في عقدين الخ اى بان تزوج اولا احداهما ثم الاخرى ١٢ منه

٢٨٠ قوله لم يطأ واحدة منهما الخ اى لانه يجوز له وطي احداهما ١٢ منه

٢٨١ قوله حتى يبيعها اى من اجنبي ١٢ منه

٢٨٢ قوله ولو تزوج اختين في عقدين الخ اى بان تزوج اولا احداهما ثم الاخرى ١٢ منه

٢٨٣ قوله لم يطأ واحدة منهما الخ اى لانه يجوز له وطي احداهما ١٢ منه

٢٨٤ قوله حتى يبيعها اى من اجنبي ١٢ منه

٢٨٥ قوله ولو تزوج اختين في عقدين الخ اى بان تزوج اولا احداهما ثم الاخرى ١٢ منه

٢٨٦ قوله لم يطأ واحدة منهما الخ اى لانه يجوز له وطي احداهما ١٢ منه

٢٨٧ قوله حتى يبيعها اى من اجنبي ١٢ منه

٢٨٨ قوله ولو تزوج اختين في عقدين الخ اى بان تزوج اولا احداهما ثم الاخرى ١٢ منه

٢٨٩ قوله لم يطأ واحدة منهما الخ اى لانه يجوز له وطي احداهما ١٢ منه

٢٩٠ قوله حتى يبيعها اى من اجنبي ١٢ منه

٢٩١ قوله ولو تزوج اختين في عقدين الخ اى بان تزوج اولا احداهما ثم الاخرى ١٢ منه

٢٩٢ قوله لم يطأ واحدة منهما الخ اى لانه يجوز له وطي احداهما ١٢ منه

٢٩٣ قوله حتى يبيعها اى من اجنبي ١٢ منه

٢٩٤ قوله ولو تزوج اختين في عقدين الخ اى بان تزوج اولا احداهما ثم الاخرى ١٢ منه

٢٩٥ قوله لم يطأ واحدة منهما الخ اى لانه يجوز له وطي احداهما ١٢ منه

٢٩٦ قوله حتى يبيعها اى من اجنبي ١٢ منه

٢٩٧ قوله ولو تزوج اختين في عقدين الخ اى بان تزوج اولا احداهما ثم الاخرى ١٢ منه

٢٩٨ قوله لم يطأ واحدة منهما الخ اى لانه يجوز له وطي احداهما ١٢ منه

٢٩٩ قوله حتى يبيعها اى من اجنبي ١٢ منه

٣٠٠ قوله ولو تزوج اختين في عقدين الخ اى بان تزوج اولا احداهما ثم الاخرى ١٢ منه

٣٠١ قوله لم يطأ واحدة منهما الخ اى لانه يجوز له وطي احداهما ١٢ منه

٣٠٢ قوله حتى يبيعها اى من اجنبي ١٢ منه

٣٠٣ قوله ولو تزوج اختين في عقدين الخ اى بان تزوج اولا احداهما ثم الاخرى ١٢ منه

٣٠٤ قوله لم يطأ واحدة منهما الخ اى لانه يجوز له وطي احداهما ١٢ منه

٣٠٥ قوله حتى يبيعها اى من اجنبي ١٢ منه

٣٠٦ قوله ولو تزوج اختين في عقدين الخ اى بان تزوج اولا احداهما ثم الاخرى ١٢ منه

٣٠٧ قوله لم يطأ واحدة منهما الخ اى

عقدين ولم يدر الاول فرق بينه وبينها وان لم يفرق بينهما وطئها نصف المهر بين امرأتين اية

اى بين الرجل اى الاختين المذكورين ١٢ ع

فرضت ذكر محرم النكاح والزنا واللمس والنظر لشهوة يوجب حرمة المصاهرة

حرم ايضا تزوج ١٢

وحرم تزوج اخت معتدته وامته وسيدته والمجوسية والوثنية وحل

للاجماع على بطلان ذلك ١٢ ع

تزوج الكتابية والصابئية والمحرمة ولو محرما والامة ولو كتابية والحرة على

اجنبية ١٢ كانت ١٢ كذا حل تزوج ١٢

امة لا عكسه ولو في عدة الحرة واربع من الحرائر والاماء فقط وثنتين للعبد

يجوز ١٢ كان العكس ١٢ جمع حرة ١٢

حبلى من زنا لا من غيره والموطوءة بملك او زنا والمضمومة الى محرمها لمسلم

حل ايضا تزوج ١٢ ع يجوز تزوج حبلى ١٢ للموطوءة بوطء ١٢

وبطل نكاح المتعة والمؤقت وله وطء امرأة ادعت عليه انه تزوجها وقضى

اى على الرجل ١٢ ع اى للرجل ١٢ ع

بنكاحها ببينة ولم يكن تزوجها ايا بالا والياء والا كفاء نقدت نكاح حرة

والحال ان الرجل ١٢ ع

مكلفة بلا ولي ولا تجبر بكر بالغة على النكاح فان استاذنها الولي فسكتت

او ضحكت او بكت او زوجها فبلغها الخبر فسكتت فهو اذن وان استاذنها

اى سكوتها في الوضعين ومحلها ١٢ ع

غير الولي فلا بد من القول كالشيب فمن زالت بكارتها بوثبة او حيضة

عطف على قوله اربع اى وحل تزوج امراتين ١٢ ع وهو جمع كف وكف الشيء تطيره ١٢ ع

او جراحة او تنفيس او زنا فهي بكر والمقول لها ان اختلفا في السكوت والمولى
اى للمرأة ١٢ ع سبب ١٢
انكاح الصغير والصغيرة والولي العصبة بترتيب الارث ولهما خيار الفسخ
اى للصغير والصغيرة ١٢ ع
بالبلوغ في غير الاب والجد لشرط القضاء ويطل بسكوتها ان علمت
عند البلوغ ١٢ ع
بكونه لا بسكوته ما لم يرض ولو دلالة وتوارثا قبل الفسخ ولا ولاية
كان الرضا ١٢ ع او زالت احدهما ١٢ ع في النكاح ١٢ ع
لعبد وصغير ومجنون وكافر على مسلمة وان لم تكن عصبة فالولاية
للابعد
للام ثم للاخت لاب وام ثم لاب ثم لاولاد الام ثم لذوي الارحام ثم للحاكم وللا
اى للولي الابعد ١٢
التزويج بغيبة الاقرب مسافة القصر ولا يبطل بعوده وولي المجنونة كالابن كالاب
اى ابو او الوصي الاوب ١٢ ع قدر ١٢ الوصي ١٢
فصل من نكحت غير كفو فرفع الولي ورضي البعض كالكل وقبض المهر
اى قبض الولي مهرها ١٢ ع
نحو رضي لا السكوت والكفاءة نعتبر نسبا فقريش اكفاء والعرب
غير القريش ١٢ ع لانه تقدير بالحكم العقد ١٢ ع
اكفاء وحرية واسلاما وابوان فيهما كالاباء ودیانة ومالا وحرفة
اى بضم السين المشددة ١٢
ولو نقصت عن مهر مثلها فللولي ان يفرق او يتم مهرها ولو زوج طفلا

ع اى تعتبر من حيث الحرفة الدنيا ١٢ ع ع اى ولده الصغير ١٢ ع

غير كفء او تجبن فاحش صح ولم يجز ذلك لغير الاب والجد فصل لابن العم
بان زوج امة او زوج ابنة عبده ١٢ ع
ان يزوج بنت عمه من نفسه وللوكيل ان يزوج موكلته من نفسه نكاح العبد
والامة بلا اذن السيد موقوف كنكاح الفضولي ولا يتوقف شطر العقد على قبول ناكح
غائب في المأمور بنكاح امرأة مخالف بامر أبين لا بامتنع باب المهر صح النكاح بلا ذكره
واقله عشرة دراهم فان سماها او دونها فلها عشرة بالوطي او الموت او الخلوة وبالطلاق
اي دون العشرة ١٢ ع
قبل الوطي تنتصف وان لم يسم او نفاه فلها مهر مثلها ان وطي ومات والمتعة ان طلق قبل
بان قال لا مهر لها ١٢ ع من الناس ١٢ ع
الخلوة
الوطي وهي درع وخمار وملحفة وما فرض بعد العقد او زيد له لا يتنصف وصح حطها او
اي قميص ١٢ ع زيادتها على مهر مسمى ١٢
بالمرض وحيض واحرام وصوم فرض كالوطي ولو مجنونا او غيبا او خصيا او يجب
كان الزوج ١٢ ع كان ١٢ ع مهر
العدة فيها وتستحب المتعة لكل مطلقة الا للمفوضة قبل الوطي ويجب
المثل في الشعار وخدمة زوج حر للامهار وتعليم القرآن ولها خدمته
اي زوج حر كان تقبل شهادته او فاسق ١٢ ع اي زوج عبد كان لا تقبل شهادته او فاسق ١٢ ع
لو عبدا ولو قبضت الف المهر وهبت له فطلقت قبل الوطي رجع عليها

ع٤ قوله لا بامته ومن بان زوج امة ابنه الصغير او زوج عبده ابنته الصغيرة حيث يجوز ويصح عقده لا يجوز ويصح عقده
ع٥ امة ابنه الصغير عند ابي حنيفة رح وقال ابو يوسف ومحمد رح يجوز ويصح عقده
ع٦ اشهد الشهود عند الطلاق بغير ذلك لما في المتون والشروح وقال الشافعي رح لا يشترط الاشهاد وعدم
اطلاق اللفظ وعند الشافعي رح لا يقع ما لم ينو او يكن صريحا كقوله الحقي باهلك او بحبلك او بسرحتك
الا ان يقول لم اكن نويت شيئا او كنت هازلا او لاعبا فيقع قضاء لا ديانة
ع٧ قوله ولها خدمته ليس بقيد للخادمة بل الحكم كذلك في الخادم ايضا كما في الكافي وغيره
ع٨ قوله وهبت له فطلقت قبل الوطي رجع عليها بنصف الموهوب لان الهبة قبل القبض لا تفيد الملك
ع٩ قوله ولو قبضت الف المهر وهبت له فطلقت قبل الوطي رجع عليها بخمسمائة لان الهبة بعد القبض
تفيد الملك فيرجع بنصف ما ملكه الزوج بالطلاق قبل الوطي وهو خمسمائة ١٢ ع
ع١٠ قوله ولو قبضت الف المهر وهبت له فطلقت قبل الوطي رجع عليها بخمسمائة لان الهبة بعد القبض
تفيد الملك فيرجع بنصف ما ملكه الزوج بالطلاق قبل الوطي وهو خمسمائة ١٢ ع
ع١١ قوله ولو قبضت الف المهر وهبت له فطلقت قبل الوطي رجع عليها بخمسمائة لان الهبة بعد القبض
تفيد الملك فيرجع بنصف ما ملكه الزوج بالطلاق قبل الوطي وهو خمسمائة ١٢ ع
ع١٢ قوله ولو قبضت الف المهر وهبت له فطلقت قبل الوطي رجع عليها بخمسمائة لان الهبة بعد القبض
تفيد الملك فيرجع بنصف ما ملكه الزوج بالطلاق قبل الوطي وهو خمسمائة ١٢ ع
ع١٣ قوله ولو قبضت الف المهر وهبت له فطلقت قبل الوطي رجع عليها بخمسمائة لان الهبة بعد القبض
تفيد الملك فيرجع بنصف ما ملكه الزوج بالطلاق قبل الوطي وهو خمسمائة ١٢ ع
ع١٤ قوله ولو قبضت الف المهر وهبت له فطلقت قبل الوطي رجع عليها بخمسمائة لان الهبة بعد القبض
تفيد الملك فيرجع بنصف ما ملكه الزوج بالطلاق قبل الوطي وهو خمسمائة ١٢ ع
ع١٥ قوله ولو قبضت الف المهر وهبت له فطلقت قبل الوطي رجع عليها بخمسمائة لان الهبة بعد القبض
تفيد الملك فيرجع بنصف ما ملكه الزوج بالطلاق قبل الوطي وهو خمسمائة ١٢ ع
ع١٦ قوله ولو قبضت الف المهر وهبت له فطلقت قبل الوطي رجع عليها بخمسمائة لان الهبة بعد القبض
تفيد الملك فيرجع بنصف ما ملكه الزوج بالطلاق قبل الوطي وهو خمسمائة ١٢ ع
ع١٧ قوله ولو قبضت الف المهر وهبت له فطلقت قبل الوطي رجع عليها بخمسمائة لان الهبة بعد القبض
تفيد الملك فيرجع بنصف ما ملكه الزوج بالطلاق قبل الوطي وهو خمسمائة ١٢ ع
ع١٨ قوله ولو قبضت الف المهر وهبت له فطلقت قبل الوطي رجع عليها بخمسمائة لان الهبة بعد القبض
تفيد الملك فيرجع بنصف ما ملكه الزوج بالطلاق قبل الوطي وهو خمسمائة ١٢ ع
ع١٩ قوله ولو قبضت الف المهر وهبت له فطلقت قبل الوطي رجع عليها بخمسمائة لان الهبة بعد القبض
تفيد الملك فيرجع بنصف ما ملكه الزوج بالطلاق قبل الوطي وهو خمسمائة ١٢ ع
ع٢٠ قوله ولو قبضت الف المهر وهبت له فطلقت قبل الوطي رجع عليها بخمسمائة لان الهبة بعد القبض
تفيد الملك فيرجع بنصف ما ملكه الزوج بالطلاق قبل الوطي وهو خمسمائة ١٢ ع
ع٢١ قوله ولو قبضت الف المهر وهبت له فطلقت قبل الوطي رجع عليها بخمسمائة لان الهبة بعد القبض
تفيد الملك فيرجع بنصف ما ملكه الزوج بالطلاق قبل الوطي وهو خمسمائة ١٢ ع
ع٢٢ قوله ولو قبضت الف المهر وهبت له فطلقت قبل الوطي رجع عليها بخمسمائة لان الهبة بعد القبض
تفيد الملك فيرجع بنصف ما ملكه الزوج بالطلاق قبل الوطي وهو خمسمائة ١٢ ع
ع٢٣ قوله ولو قبضت الف المهر وهبت له فطلقت قبل الوطي رجع عليها بخمسمائة لان الهبة بعد القبض
تفيد الملك فيرجع بنصف ما ملكه الزوج بالطلاق قبل الوطي وهو خمسمائة ١٢ ع
ع٢٤ قوله ولو قبضت الف المهر وهبت له فطلقت قبل الوطي رجع عليها بخمسمائة لان الهبة بعد القبض
تفيد الملك فيرجع بنصف ما ملكه الزوج بالطلاق قبل الوطي وهو خمسمائة ١٢ ع
ع٢٥ قوله ولو قبضت الف المهر وهبت له فطلقت قبل الوطي رجع عليها بخمسمائة لان الهبة بعد القبض
تفيد الملك فيرجع بنصف ما ملكه الزوج بالطلاق قبل الوطي وهو خمسمائة ١٢ ع
ع٢٦ قوله ولو قبضت الف المهر وهبت له فطلقت قبل الوطي رجع عليها بخمسمائة لان الهبة بعد القبض
تفيد الملك فيرجع بنصف ما ملكه الزوج بالطلاق قبل الوطي وهو خمسمائة ١٢ ع
ع٢٧ قوله ولو قبضت الف المهر وهبت له فطلقت قبل الوطي رجع عليها بخمسمائة لان الهبة بعد القبض
تفيد الملك فيرجع بنصف ما ملكه الزوج بالطلاق قبل الوطي وهو خمسمائة ١٢ ع
ع٢٨ قوله ولو قبضت الف المهر وهبت له فطلقت قبل الوطي رجع عليها بخمسمائة لان الهبة بعد القبض
تفيد الملك فيرجع بنصف ما ملكه الزوج بالطلاق قبل الوطي وهو خمسمائة ١٢ ع
ع٢٩ قوله ولو قبضت الف المهر وهبت له فطلقت قبل الوطي رجع عليها بخمسمائة لان الهبة بعد القبض
تفيد الملك فيرجع بنصف ما ملكه الزوج بالطلاق قبل الوطي وهو خمسمائة ١٢ ع
ع٣٠ قوله ولو قبضت الف المهر وهبت له فطلقت قبل الوطي رجع عليها بخمسمائة لان الهبة بعد القبض
تفيد الملك فيرجع بنصف ما ملكه الزوج بالطلاق قبل الوطي وهو خمسمائة ١٢ ع
ع٣١ قوله ولو قبضت الف المهر وهبت له فطلقت قبل الوطي رجع عليها بخمسمائة لان الهبة بعد القبض
تفيد الملك فيرجع بنصف ما ملكه الزوج بالطلاق قبل الوطي وهو خمسمائة ١٢ ع
ع٣٢ قوله ولو قبضت الف المهر وهبت له فطلقت قبل الوطي رجع عليها بخمسمائة لان الهبة بعد القبض
تفيد الملك فيرجع بنصف ما ملكه الزوج بالطلاق قبل الوطي وهو خمسمائة ١٢ ع
ع٣٣ قوله ولو قبضت الف المهر وهبت له فطلقت قبل الوطي رجع عليها بخمسمائة لان الهبة بعد القبض
تفيد الملك فيرجع بنصف ما ملكه الزوج بالطلاق قبل الوطي وهو خمسمائة ١٢ ع
ع٣٤ قوله ولو قبضت الف المهر وهبت له فطلقت قبل الوطي رجع عليها بخمسمائة لان الهبة بعد القبض
تفيد الملك فيرجع بنصف ما ملكه الزوج بالطلاق قبل الوطي وهو خمسمائة ١٢ ع
ع٣٥ قوله ولو قبضت الف المهر وهبت له فطلقت قبل الوطي رجع عليها بخمسمائة لان الهبة بعد القبض
تفيد الملك فيرجع بنصف ما ملكه الزوج بالطلاق قبل الوطي وهو خمسمائة ١٢ ع
ع٣٦ قوله ولو قبضت الف المهر وهبت له فطلقت قبل الوطي رجع عليها بخمسمائة لان الهبة بعد القبض
تفيد الملك فيرجع بنصف ما ملكه الزوج بالطلاق قبل الوطي وهو خمسمائة ١٢ ع
ع٣٧ قوله ولو قبضت الف المهر وهبت له فطلقت قبل الوطي رجع عليها بخمسمائة لان الهبة بعد القبض
تفيد الملك فيرجع بنصف ما ملكه الزوج بالطلاق قبل الوطي وهو خمسمائة ١٢ ع
ع٣٨ قوله ولو قبضت الف المهر وهبت له فطلقت قبل الوطي رجع عليها بخمسمائة لان الهبة بعد القبض
تفيد الملك فيرجع بنصف ما ملكه الزوج بالطلاق قبل الوطي وهو خمسمائة ١٢ ع
ع٣٩ قوله ولو قبضت الف المهر وهبت له فطلقت قبل الوطي رجع عليها بخمسمائة لان الهبة بعد القبض
تفيد الملك فيرجع بنصف ما ملكه الزوج بالطلاق قبل الوطي وهو خمسمائة ١٢ ع
ع٤٠ قوله ولو قبضت الف المهر وهبت له فطلقت قبل الوطي رجع عليها بخمسمائة لان الهبة بعد القبض
تفيد الملك فيرجع بنصف ما ملكه الزوج بالطلاق قبل الوطي وهو خمسمائة ١٢ ع
ع٤١ قوله ولو قبضت الف المهر وهبت له فطلقت قبل الوطي رجع عليها بخمسمائة لان الهبة بعد القبض
تفيد الملك فيرجع بنصف ما ملكه الزوج بالطلاق قبل الوطي وهو خمسمائة ١٢ ع
ع٤٢ قوله ولو قبضت الف المهر وهبت له فطلقت قبل الوطي رجع عليها بخمسمائة لان الهبة بعد القبض
تفيد الملك فيرجع بنصف ما ملكه الزوج بالطلاق قبل الوطي وهو خمسمائة ١٢ ع
ع٤٣ قوله ولو قبضت الف المهر وهبت له فطلقت قبل الوطي رجع عليها بخمسمائة لان الهبة بعد القبض
تفيد الملك فيرجع بنصف ما ملكه الزوج بالطلاق قبل الوطي وهو خمسمائة ١٢ ع
ع٤٤ قوله ولو قبضت الف المهر وهبت له فطلقت قبل الوطي رجع عليها بخمسمائة لان الهبة بعد القبض
تفيد الملك فيرجع بنصف ما ملكه الزوج بالطلاق قبل الوطي وهو خمسمائة ١٢ ع
ع٤٥ قوله ولو قبضت الف المهر وهبت له فطلقت قبل الوطي رجع عليها بخمسمائة لان الهبة بعد القبض
تفيد الملك فيرجع بنصف ما ملكه الزوج بالطلاق قبل الوطي وهو خمسمائة ١٢ ع
ع٤٦ قوله ولو قبضت الف المهر وهبت له فطلقت قبل الوطي رجع عليها بخمسمائة لان الهبة بعد القبض
تفيد الملك فيرجع بنصف ما ملكه الزوج بالطلاق قبل الوطي وهو خمسمائة ١٢ ع
ع٤٧ قوله ولو قبضت الف المهر وهبت له فطلقت قبل الوطي رجع عليها بخمسمائة لان الهبة بعد القبض
تفيد الملك فيرجع بنصف ما ملكه الزوج بالطلاق قبل الوطي وهو خمسمائة ١٢ ع
ع٤٨ قوله ولو قبضت الف المهر وهبت له فطلقت قبل الوطي رجع عليها بخمسمائة لان الهبة بعد القبض
تفيد الملك فيرجع بنصف ما ملكه الزوج بالطلاق قبل الوطي وهو خمسمائة ١٢ ع
ع٤٩ قوله ولو قبضت الف المهر وهبت له فطلقت قبل الوطي رجع عليها بخمسمائة لان الهبة بعد القبض
تفيد الملك فيرجع بنصف ما ملكه الزوج بالطلاق قبل الوطي وهو خمسمائة ١٢ ع
ع٥٠ قوله ولو قبضت الف المهر وهبت له فطلقت قبل الوطي رجع عليها بخمسمائة لان الهبة بعد القبض
تفيد الملك فيرجع بنصف ما ملكه الزوج بالطلاق قبل الوطي وهو خمسمائة ١٢ ع

ع٤ دخل بها او لم يدخل وعند الشافعي رح للمدخول بها ١٢ ع ع٥ يجب مهر المثل الصغاني في التزويج ١٢ ع

بالنصف فان لم تقبض الالف وقبضت النصف ووهبت الالف او ما بقي
المرأة ١٢ المهر ١٢ في مسئلة اخرى اي نصف الف المهر ١٢

او وهبت عرض المهر قبل القبض او بعده فطلقت قبل الوطي لم يرجع عليها بشيء
المرأة ١٢

ولو نكحها بالف على ان لا يخرجها او على ان لا يتزوج عليها او على ان اقام بها
اي المرأة ١٢

الفين ان اخرجها فان وفى به واقام فلها الالف والا فمهر المثل ولو نكحها على هذا
الزوج ١٢ بالبصرة في المسئلة الثالثة ١٢

العبد حكم مهر المثل وعلى مهرها وحمار يجب الوسط او قيمته وعلى ثوب او خمر
بتشديد الكاف على صيغة المجهول ١٢

او خنزير او على هذا الخل فاذا هو خمر او على هذا العبد فاذا هو حر يجب مهر المثل
واشار اليه ١٢ الزوجة ١٢ بجانب المساواة

وان اسمر العبدين ولعدهما حر فمهرها العبد وفي النكاح الفاسد
من غير تعيين من جانب

انما يجب مهر المثل بالوطي ولم يزد على المسمى ويثبت النسب والعدة ومهر مثلها
يعتبر بقوم ابيها اذا استويا سنا وجمالا ومالا وبلدا وعصرا وعقلا و
١٢ من حيث المال

دينا وبكارة فان لم يوجد من الاجانب وصح ضمان ولي المهر وتطالب
في قوم ابيها ١٢

زوجها او وليها ولها منعه من الوطي ولا خراج للمهر وان وطيها والمختلفا
اي اخراجها من البلدة ١٢ الزوجان ١٢

ع قوله بالنصف الذي هو المقبوض فلا يجب الباقي

ع قوله الالف طلاق قبل الدخول فلا يجب الباقي

ع قوله وفي بما التزم من المهر

ع قوله ولو تزوجها على ان يسلم لها عبد الخ

ع قوله على ان لا يخرجها او على ان لا يتزوج عليها الخ

ع قوله على ان لا يخرجها الخ

ع قوله على ان لا يتزوج عليها الخ

ع قوله على ان اقام بها الخ

ع قوله على ان اخرجها الخ

ع قوله على ان وفى به الخ

ع قوله على هذا العبد

ع قوله على هذا الخل

ع قوله على هذا الخنزير

ع قوله على هذا الثوب

ع قوله على هذا الخمر

ع قوله على هذا الحمار

ع قوله على هذا الفرس

ع قوله على هذا الخ

ع قوله على هذا الخ

ع قوله على هذا الخ

قدر المهر حكم مهر المثل والمتعة لو طلقها قبل الوطء وبعد الخلوة يجب مهر المثل
وان ماتا واختلفت ورثتهما او لورثة احدهما او لورثته ومن بعث الى
شيئا فقالت هو هدية وقال هو من المهر فالقول له في غير المهيأ للاكل ولو نكح ذمي
ذمية بميتة او بغير شهود ذا جائز عندهم فوطئت او طلقت قبله او مات
لا مهر لها وكذا الحربيان تمة ولو تزوج ذمي ذمية بخمر او خنزير عين فاسلما
او اسلم احدهما لها الخمر والخنزير وفي غير العين لها قيمة الخمر ومهر المثل
في الخنزير **باب نكاح الرقيق** لم يجز نكاح العبد والامة
والمكاتب والمدبر وام الولد الا باذن السيد فلو نكح عبد باذنه بيع
في مهرها وسعى المدبر والمكاتب ولم يبع فيه وطلقها رجعية اجازة للنكاح
الموقوف فلا طلقها او وقفها والا باذن بالنكاح تبينا ولو الفاسد ايضا
ولو زوج عبدا ماذونا امرأة حر وهي اسوة للغرماء في مهرها ومن زوجته
لا يجب بيتوتتها فتخدمه ويطأها الزوج ان ظفر بها وله اجبارهما على النكاح و
المهر بقتل السيد امته قبل الوطء لا بقتل الحرة نفسها قبله والا باذن في العزل
لسيد الامة ولو اعتقت امة او مكاتبة حيرت ولو زوجها حر ولو نكحت
بلا اذن فعتقت نفذ بلا اختيار فلو وطئ قبله فالمهر له والا فلها ومن وطئ

امة ابنه فولدت فادعاه ثبت نسبه منه وصارت ام ولده وعليه قيمتها
الامة ١٢
لاعقرها وقيمة ولدها ودعوة الجد كدعوة الاب حال عدمه ولو زوجها
اى لايجب عليه ١٢ ع
اباه ولدت لم تصر ام ولده ويجب المهر لا القيمة وولدها حر قالت
للغلام ملك الرقبة ١٢ ع
لسيد زوجها اعتقه عني بالف ففعل فسد النكاح ولو لم تقل بالف
اى بالف درهم ١٢ اى الزوج ١٢
لايفسد والولاية له **باب نكاح الكافر** تزوج كافر
كافرة
بلا شهود او في عدة كافر وذا في دينهم جائز ثم اسلما اقر عليه ولو كانت محرمة
منكوحة الكافر ١٢ زوجها ١٢
فرق بينهما ولا ينكح مرتد ومرتدة احدا والولد يتبع خيرالابوين دينا والمجوسي
شر من الكتابي ولو اسلم احد الزوجين عرض الاسلام على الآخر فان اسلم
الآخر ١٢ اى الزوج من الاسلام ١٢ ع
والا فرق بينهما واباؤه طلاق لا اباؤها ولو اسلم احدهما ثم لم تبن حتى
اى المرأة ١٢
ثلثا ولو اسلم زوج الكتابية بقي نكاحهما وتباين الدارين سبب الفرقة
سبب الفرقة ١٢ ع
لا السبي وتنكح المهاجرة الحائل بلا عدة وارتداد احدهما منحر في الحال فللموطوءة

قوله عدمه اى عدم الاب ١٢ ع
قوله ولو زوجها الخ لان الحق اولا للمولى ثم للولد ثم للجد ثم للاب ١٢ ع
قوله ولو لم تقل بالف الخ لان الاعتاق بالمال يقتضي سابقة الملك ١٢ ع
قوله لايفسد والولاية له الخ لان الولاية للمولى ثم للجد ثم للاب ١٢ ع
قوله باب نكاح الكافر الخ لما فرغ من بيان نكاح المسلمين والمسلمات شرع في بيان نكاح الكفار ١٢ ع
قوله تزوج كافر كافرة الخ لان الكفر كله ملة واحدة ١٢ ع
قوله بلا شهود الخ لان الشهود شرط في حق المسلمين ١٢ ع
قوله او في عدة كافر الخ لان العدة من حقوق النكاح وهم لا يعتقدونه ١٢ ع
قوله وذا في دينهم جائز الخ لان الحرمات عندهم ثلاث الام والبنت والاخت ١٢ ع
قوله ثم اسلما اقر عليه الخ لان الاسلام يعلو ولا يعلى عليه ١٢ ع
قوله ولو كانت محرمة الخ لان الحرمة لا تمنع ابتداء النكاح فكذا بقاءه ١٢ ع
قوله فرق بينهما الخ لان الاسلام يعلو ولا يعلى عليه ١٢ ع
قوله ولا ينكح مرتد ومرتدة الخ لان الردة من اعظم الجنايات فتوجب زوال النعمة ١٢ ع
قوله احدا الخ لان الكفر كله ملة واحدة ١٢ ع
قوله والولد يتبع خير الابوين دينا الخ لان الولد جزء منهما فيشرف بشرفهما ١٢ ع
قوله والمجوسي شر من الكتابي الخ لان المجوسي لا يقر على دينه بالجزية بخلاف الكتابي ١٢ ع
قوله ولو اسلم احد الزوجين عرض الاسلام على الآخر الخ لان الاسلام يعلو ولا يعلى عليه ١٢ ع
قوله فان اسلم والا فرق بينهما الخ لان الاسلام يعلو ولا يعلى عليه ١٢ ع
قوله واباؤه طلاق لا اباؤها الخ لان الولد يلحق بالاب لا بالام ١٢ ع
قوله ولو اسلم احدهما ثم لم تبن حتى ثلثا الخ لان الاسلام يعلو ولا يعلى عليه ١٢ ع
قوله وتباين الدارين سبب الفرقة لا السبي الخ لان السبي لا يوجب الفرقة ١٢ ع
قوله وتنكح المهاجرة الحائل بلا عدة الخ لان العدة انما تجب صيانة لماء الزوج ١٢ ع
قوله وارتداد احدهما منحر في الحال الخ لان الردة اقبح الجنايات فتوجب زوال النعمة ١٢ ع
قوله فللموطوءة الخ لان الوطء يوجب العدة ١٢ ع

ع ٥ اصبع عن الآخر ١٢
ع ٥ قوله ابا ها الخ ابا الزوجة عن الاسلام لايكون طلاقا بالاتفاق لان الطلاق لايكون منها
ع ٥ قوله شخت ناقا الخ خلاتيا ماشت بزاد اذا كانا كانت معين لكان احسن بها كتابيا والاخر وثنيا والمرأة هي المسلمة اولم يكونا كتابيين والمراد بهما الزوج والزوجة كذا بيده فيما علم عنه ناقص اذا خرج احد الزوجين الى دار الاسلام مسلما او ذميا وقعت البينونة ١٢ ع
ع ٥ قوله الحائل الخ يقع الطلاق الرجعي على الحائل لا على الحامل ١٢ ع
ع ٥ قوله ولكن الاطلاق الخ لان الطلاق عندنا يقع ولكن الاطلاق ١٢ ع
ع ٥ قوله في الحال عندنا الخ لان الحامل تحيض ١٢ ع
ع ٥ قوله ان كانت الردة من احدهما الخ لان الردة من احدهما توجب الفرقة ١٢ ع
ع ٥ قوله وان كانت من الزوج فقد تمت الفرقة بطلاق الخ لان الزوج هو المالك للطلاق ١٢ ع
ع ٥ قوله من الزوجين الخ لان الفرقة من احدهما فسخ ١٢ ع
ع ٥ قوله والولد الخ لان الولد جزء منهما ١٢ ع
ع ٥ قوله يتبع خير الابوين دينا الخ لان الاسلام يعلو ولا يعلى عليه ١٢ ع
ع ٥ قوله والمجوسي شر من الكتابي الخ لان المجوسي لا يقر على دينه بالجزية بخلاف الكتابي ١٢ ع
ع ٥ قوله ولو اسلم احد الزوجين الخ لان الاسلام يعلو ولا يعلى عليه ١٢ ع
ع ٥ قوله فان اسلم والا فرق بينهما الخ لان الاسلام يعلو ولا يعلى عليه ١٢ ع
ع ٥ قوله واباؤه طلاق لا اباؤها الخ لان الولد يلحق بالاب لا بالام ١٢ ع
ع ٥ قوله ولو اسلم احدهما ثم لم تبن حتى ثلثا الخ لان الاسلام يعلو ولا يعلى عليه ١٢ ع
ع ٥ قوله وتباين الدارين سبب الفرقة لا السبي الخ لان السبي لا يوجب الفرقة ١٢ ع
ع ٥ قوله وتنكح المهاجرة الحائل بلا عدة الخ لان العدة انما تجب صيانة لماء الزوج ١٢ ع
ع ٥ قوله وارتداد احدهما منحر في الحال الخ لان الردة اقبح الجنايات فتوجب زوال النعمة ١٢ ع
ع ٥ قوله فللموطوءة الخ لان الوطء يوجب العدة ١٢ ع

ع ٥ بل قالت اعتقه عني فاعتقه ١٢ ع للعه اى وان لم يسلم الآخر ١٢ ع

المهر كلها ولغيرها نصفان ارتدا وان ارتدت لا والاباء نظيره ولو ارتدا

واسلما معا لم تبن وبانت لو اسلم متعاقبا **باب القسم** البكر كالثيب

والجديدة كالقديمة والمسلمة كالكتابية فيه وللحرة ضعف للامة وليسافر

بمن شاء والقرعة احب ولها ان ترجع وان وهبت قسمها للاخر

كتاب الرضاع

هو مص الرضيع من ثدي

الآدمية في وقت مخصوص وحرم به وان قل في ثلثين شهرا واحرم بالنسب

اخت الام لاخيه واخت ابنه وزوج مرضعة لبنها منه اب للرضيع وابنه اخ وبنته

واخوه عم واخته عمته وتحل اخت اخيه رضاعا ونسبا والاصل بين رضيعي ثدي و

مرضعة وولد مرضعتها وولد ولدها واللبن المخلوط بالطعام لا يحرم وتعتبر الغالب

لو بماء وحد واء ولبن شاة وامرأة اخرى ولبن البكر والميتة يحرم لا الاصقان ولبن

والشاة ولو ارضعت ضرتها آخر مرة والامهر للكبيرة ان لم يطأها والا فللصغيرة

عه اي من حيث الرضاع وهو ظاهر ١٢ ع

نصفه ويرجع به على الكبيرة ان تعمدت الفساد والا لا ويثبت بما يثبت به الكمال

كتاب الطلاق

هو رفع القيد الثابت شرعا بالنكاح تطليقها واحدة

في طهر لا وطي فيه وتركها حتى تمضي عدتها احسن وثلاثا في اطهار حسن

وسني وثلاثا في طهر او بكلمة بدعي وغير الموطوءة تطلق للسنة ولو حائضا

وفرق على الاشهر فيمن لا تحيض وصح طلاقهن بعد الوطي طلاق الموطوءة ايضا

يدعي فيراجعها ويطلقها في طهر ثان ولو قال لموطوءته انت طالق

ثلثا للسنة وقع عند كل طهر طلقه وان نوى ان يقع الثلث الساعة او عند

كل شهر واحدة صحت ويقع طلاق كل زوج عاقل بالغ ولو مكرها وسكران

واخرس باشارته ولو عبدا لا طلاق الصبي والمجنون والنائم والسيد على

امرأة عبده واعتباره بالنساء فطلاق الحرة ثلث والامة ثنتان

ولا لا لانه فسخ وان جن جنونا مطبقا او ارتد والعياذ بالله تعالى

او لحق بدار الحرب وسبيت زوجته فتزوجت وانقضت عدتها لا ان عادت مسلمة

او ظهر موته في دار الحرب او قضاء القاضي بموته او بطلاقه بعد تباين الدارين

وقال الشافعي لا يبين بشيء من ذلك الا بالطلاق او انقضاء العدة

وقال الشافعي لا يقع طلاق السكران لانه زائل العقل بسبب هو معصية

فصار كالمغمى عليه بخلاف النائم لانه زال عقله بسبب ليس بمعصية

ولنا ان السكران مخاطب لانه يعقل الخطاب ويقصد الفعل الحسي

والمعصية لا تنافي الخطاب كالمرتد والحربي اذا سكر

ولا يقع طلاق المكره لقوله عليه السلام رفع عن امتي الخطأ والنسيان

وما استكرهوا عليه والاكراه ان يخاف على نفسه او على عضو من اعضائه

من يقدر على ايقاع ما هدد به سلطانا كان او لصا

ولا يقع طلاق الصبي لقوله عليه السلام رفع القلم عن ثلاثة عن الصبي حتى يحتلم

وعن المجنون حتى يعقل او يفيق وعن النائم حتى يستيقظ

ولا يقع طلاق المعتوه لان له عقلا في الجملة لانه يعرف الشمس والقمر

والرجل والمرأة ويعقل الطلاق ويعرف ان المرأة تبين بالثلث

وانما يختل عقله في بعض الامور فيلحق بالصحيح

وطلاق الامة تطليقتان حرا كان زوجها او عبدا

وقال الشافعي طلاق الرقيق اثنتان حرة كانت او امة

وعدتها حيضتان

وقال مالك عدتها حيضتان في الحرة والامة

وقال احمد عدتها في الحرة والامة ثلاث حيض

لقوله عليه السلام طلاق الامة تطليقتان وعدتها حيضتان

رواه ابو داود والترمذي وابن ماجة وقال الترمذي

حديث غريب وروى بعضهم هذا الحديث عن ابن عباس

ولان الرق منصف بدليل ان حد الزنا والقذف والشرب على النصف

والطلاق بالرجال والعدة بالنساء

ولنا قوله تعالى والمطلقات يتربصن بانفسهن ثلاثة قروء

والامة تخالف الحرة في الحيض والطهر

فكانت عدتها على النصف من عدة الحرة

وهذا لان الرق يؤثر في تنصيف ما يتجزأ

والطلاق يتجزأ لانه يتكرر

والحيض يتجزأ لانه يتكرر

والطهر يتجزأ لانه يتخلله الحيض

فاما الطلاق فلا يتجزأ لانه لا يتكرر

ولا العدة لانها لا تتكرر

وقال الشافعي عدة الامة شهران وخمس ليال

لان عدة الحرة ثلاثة قروء وهي ثلاثة اطهار وثلاث حيض

فعدة الامة على النصف من ذلك

ولنا ان القرء هو الوقت الذي يجتمع فيه الدم ثم يرتفع

وهذا المعنى يتحقق في الحيض والطهر

فان الطهر يجتمع فيه الدم ثم يرتفع بالحيض

والحيض يجتمع فيه الدم ثم يرتفع بالطهر

فكان كل واحد منهما قرءا

وقد قال عليه السلام طلاق الامة تطليقتان وعدتها حيضتان

وهذا نص في الباب

ولان الرق منصف بدليل ان طلاقها على النصف من طلاق الحرة

فكذا عدتها

وقال الشافعي طلاق الرقيق اثنتان حرة كانت او امة

وعدتها حيضتان

وقال مالك عدتها حيضتان في الحرة والامة

وقال احمد عدتها في الحرة والامة ثلاث حيض

لقوله عليه السلام طلاق الامة تطليقتان وعدتها حيضتان

رواه ابو داود والترمذي وابن ماجة وقال الترمذي

حديث غريب وروى بعضهم هذا الحديث عن ابن عباس

ولان الرق منصف بدليل ان حد الزنا والقذف والشرب على النصف

والطلاق بالرجال والعدة بالنساء

ولنا قوله تعالى والمطلقات يتربصن بانفسهن ثلاثة قروء

والامة تخالف الحرة في الحيض والطهر

فكانت عدتها على النصف من عدة الحرة

وهذا لان الرق يؤثر في تنصيف ما يتجزأ

والطلاق يتجزأ لانه يتكرر

والحيض يتجزأ لانه يتكرر

والطهر يتجزأ لانه يتخلله الحيض

فاما الطلاق فلا يتجزأ لانه لا يتكرر

ولا العدة لانها لا تتكرر

وقال الشافعي عدة الامة شهران وخمس ليال

لان عدة الحرة ثلاثة قروء وهي ثلاثة اطهار وثلاث حيض

فعدة الامة على النصف من ذلك

ولنا ان القرء هو الوقت الذي يجتمع فيه الدم ثم يرتفع

وهذا المعنى يتحقق في الحيض والطهر

فان الطهر يجتمع فيه الدم ثم يرتفع بالحيض

والحيض يجتمع فيه الدم ثم يرتفع بالطهر

فكان كل واحد منهما قرءا

وقد قال عليه السلام طلاق الامة تطليقتان وعدتها حيضتان

وهذا نص في الباب

باب طلاق الصريح

هو كانت طالق ومطلقة وطلقتك فتقع واحدة رجعية وان نوى الا ثلثا او بائنة او لم ينو شيئا ولو قال انت الطلاق او انت طالق الطلاق او انت طالق طلاقا تقع واحدة رجعية بلا نية او نوى واحدة او ثنتين وان نوى ثلاثا فثلث وان اضاف الطلاق الى جملتها او الى ما يعبر به عنها كالرقبة والعنق والروح والبدن والجسد والفرج والرأس والوجه او الى جزء شائع منها كنصفها وثلثها تطلق والى اليد والرجل والدم لا وبنصف التطليقة او ثلثها طلقة وثلاثة انصاف التطليقتين ثلث ولو من واحدة او ما بين واحدة الى ثنتين واحدة والى ثلث ثنتان وواحدة فى ثنتين واحدة ان لم ينو او نوى النصف وان نوى واحدة وثنتين فثلث وثنتين فى ثنتين ثنتان وان نوى الضرب ومن هنا الى الشام واحدة رجعية وبمكة وفى الدار تخيير وفى اذا دخلت مكة تعليق **فصل** فى اضافة الطلاق الى الزمان انت طالق غدا او فى غد تطلق عند الصبح وبنية العصر تصح فى الثانية وفى اليوم غدا وغدا اليوم يعتبر الاول انت طالق قبل ان اتزوجك او امس تكحها اليوم لغو وان نكحها قبل امس

ع بالرفع والنصب الضياء على ما ذكرناه ف قوله ١٢ ع يعني نية آخر النهار فى الصورتين المذكورتين ١٢ ع

وقع الآن انت طالق مالم اطلقك او متى لم اطلقك او متى مالم اطلقك وسكت[1]
اى الساعة لانه لم يسنده الى حالة منافية فيصح ١٢ ع قال انت طالق ١٢

طلقت وفى ان لم اطلقك او اذا لم اطلقك او اذا ما لم اطلقك لا حتى
قال انت طالق ١٢

يموت احدهما انت طالق مالم اطلقك انت طالق طلقت هذه
ونوى الثنتين ١٢

المطلقة انت كذا يوم اتزوجك فتكذبها ليلا حنث بخلاف الامر بيدها متى[2]
اى فى الطلاق ولو قال للمراة ١٢ وكذا لو قال

طالق لغو وان نوى وتبين فى البائن والحرام انت طالق واحدة ولا ان مع موتى او
الطلاق ١٢ اى فى قوله انا منك بائن ١٢ المراة ١٢ انت طالق ١٢ او قال

مع موتك لغو ولو ملكها او شقصها او ملكته او شقصه بطل العقد[3]
نهر ١٢ فلا يقع به الطلاق ١٢ اى ولو ملك الزوج امراته ١٢ اى جزء مثل ما ذكرنا ١٢

فلو اشتريها او طلقها لم يقع انت طالق ثنتين مع عتق مولاك اياك
اى اشتريت امراته ١٢ اى الطلاقتين ١٢

فاعتق له الرجعة ولو تعلق عتقها وتطليقها بمجئ الغد فجاء
الموالى للامة طلاقها تطليقتان ١٢ اى عتق الامة ١٢ اى تطليق الامة الخ ١١

الغد لا وعد تم ان ثلث حيض انت طالق هكذا اشار بثلث
قال انت طالق ١٢ وقال ١٢

اصابع وهى ثلث انت طالق بائن او البتة او اخشن الطلاق او طلاقا
قال انت طالق ١٢ قال انت طالق ١٢ قال انت طالق ١٢

الشيطان او البدعة او كالجبل او اشد الطلاق او كالف او ملأ البيت
قال انت طالق ١٢ قال انت طالق ١٢ قال انت طالق ١٢

او تطليقة شديدة او طويلة او عريضة وهى واحدة بائنة ان لم ينو ثلثا فصل
قال انت طالق تطليقة ١٢

فى الطلاق قبل الدخول بها طلق غير الموطوءة ثلاثا وقعن وان

---

[1] قوله وسكت لانه لو لم يسكت بان خال بين التعليق وقع ١٢ ع
[2] قوله متى لم اطلقك او اذا لم اطلقك او اذا ما لم اطلقك لانه لو لم ينو الطلاق وقال نويت الطلاق ديانة لا قضاء لانه نوى ما لا يحتمله لفظه ١٢ ع وجه حنث سكت لان نوى الطلاق وقال نويت الطلاق ديانة لا قضاء لانه نوى ما لا يحتمله لفظه ١٢ ع وجه حنث سكت لان
[3] قوله بطل العقد لانه لا يحتمل الفسخ ١٢ ع قوله بطل عقد النكاح لان المراة لا تملك زوجها ١٢ ع

نجلاف قوله افضل الطلاق واكمله او احسنه او اجمله حيث يقع واحدة رجعية عند عدم النية وواحدة او ثنتين بائنة ويحمل الثلاث ذكر المصدر ١٢ منه

فرق بانت بواحدة وله مانت بعد الايقاع قبل العدد لغا ولو قال انت طالق
المراة ١٢ اى قبل قوله ثلثا ١٢
واحدة او قبل واحدة او بعدها او احدة تقع واحدة وفي بعد واحدة او قبلها
قال انت طالق واحدة ١٢ طالقة ١٢ قوله انت طالق واحدة ١٢
واحدة او مع واحدة او معها ثنتان ان دخلت الدار فانت طالق واحدة
قال انت طالق واحدة ١٢ قال انت طالق واحدة ١٢
وواحدة فدخلت تقع واحدة وان اخر الشرط فثنتان

باب الكنايات

الكنايات لا تطلق بها الا بالنية او دلالة الحال وتطلق بها واحدة رجعية
المراة ١٢ اى بالكناية ١٢ كمذاكرة الطلاق وحالة الغضب ١٢
في اعتدي واستبري رحمك وانت واحدة وفي غيرها بائنة وان نوى
الفاظ الثلاثة وهي قوله وما ١٢ يقع ١٢
ثنتين وتصح نية الثلث وهي بائن بتته تبلة حرام خلية برية
حبلك على غاربك الحقي باهلك وهبتك لاهلك سرحتك فارقتك
امرك بيدك اختاري انت حرة تقنعي تخمري استتري اغربي اخرجي اذهبي قومي
الا تزوجي ولو قال اعتدي ثلاثا ونوى بالاول طلاقا وما بقي حيضا صدق وان
واعتدي واعتدي وهو معنى قوله ١٢
لم ينو بما بقي شيأ وهي ثلاث وتطلق بلست لي بامرأة او لست لك بزوج وان
نوى بذلك طلاقا والصريح يلحق الصريح والبائن يلحق الصريح لا البائن الا اذا كان
الطلاق ١٢

باب تفويض الطلاق

قال لها اختاري ينوي به الطلاق فاختارت

الى المراة او الى الوكيل لامراته ١٢ — المراة ١٢

في مجلسها بانت بواحدة ولم تصح نية الثلث فان قامت او اخذت في عمل اخر بطل

شرعت ١٢

وذكر المفعول والاختيارة في احد كلاميهما شرط فان قال لها اختاري فقالت

التي هي مصدر اختاري ١٢

انا اختار نفسي او اخترت نفسي تطلق وان قال لها اختاري اختاري اختاري

لفظ ماض ١٢ — اي للامراته ١٢

فقالت اخترت الاولى او الوسطى او الاخيرة او اختيارة وقع الثلث

قالت اختارت ١٢

بلا نية ولو قالت طلقت نفسي او اخترت نفسي بتطليقة بانت

اي جواب المسئلة المذكورة ١٢

بواحدة امرك بيدك في تطليقة او اختاري تطليقة فاختارت نفسها

طلقت واحدة رجعية امرك بيدك ينوي ثلثا فقالت اخترت نفسي بواحدة

طلقة ١٢ — ولو قال لامراته ١٢ — بذلك ١٢ — المراة في جوابه ١٢ — اي بمرة واحدة ١٢

وتعين وفي طلقت نفسي بواحدة او اخترت نفسي بتطليقة بانت بواحدة

في قولها في جوابه وهو قوله امرك بيدك ١٢

ولا يدخل الليل في امرك بيدك اليوم وبعده عندو ان ردت الامر في يومها

قوله لامراته ١٢ — المراة ١٢

بطل امرها ذلك اليوم وكان الامر بيدها بعد غد وفي امرك بيدك اليوم

---

١ قوله لو قال لها امرك بيدك اليوم وبعده عندو ان ردت الامر في يومها بطل امرها ذلك اليوم وكان الامر بيدها بعد غد وفي امرك بيدك اليوم

٢ قوله لو قال لها امرك بيدك اليوم وبعده عندو ان ردت الامر في يومها بطل امرها ذلك اليوم وكان الامر بيدها بعد غد وفي امرك بيدك اليوم

٣ قوله لو قال لها امرك بيدك اليوم وبعده عندو ان ردت الامر في يومها بطل امرها ذلك اليوم وكان الامر بيدها بعد غد وفي امرك بيدك اليوم

٤ قوله لو قال لها امرك بيدك اليوم وبعده عندو ان ردت الامر في يومها بطل امرها ذلك اليوم وكان الامر بيدها بعد غد وفي امرك بيدك اليوم

٥ قوله لو قال لها امرك بيدك اليوم وبعده عندو ان ردت الامر في يومها بطل امرها ذلك اليوم وكان الامر بيدها بعد غد وفي امرك بيدك اليوم

٦ قوله لو قال لها امرك بيدك اليوم وبعده عندو ان ردت الامر في يومها بطل امرها ذلك اليوم وكان الامر بيدها بعد غد وفي امرك بيدك اليوم

٧ قوله لو قال لها امرك بيدك اليوم وبعده عندو ان ردت الامر في يومها بطل امرها ذلك اليوم وكان الامر بيدها بعد غد وفي امرك بيدك اليوم

٨ قوله لو قال لها امرك بيدك اليوم وبعده عندو ان ردت الامر في يومها بطل امرها ذلك اليوم وكان الامر بيدها بعد غد وفي امرك بيدك اليوم

٩ قوله لو قال لها امرك بيدك اليوم وبعده عندو ان ردت الامر في يومها بطل امرها ذلك اليوم وكان الامر بيدها بعد غد وفي امرك بيدك اليوم

١٠ قوله لو قال لها امرك بيدك اليوم وبعده عندو ان ردت الامر في يومها بطل امرها ذلك اليوم وكان الامر بيدها بعد غد وفي امرك بيدك اليوم

١١ قوله لو قال لها امرك بيدك اليوم وبعده عندو ان ردت الامر في يومها بطل امرها ذلك اليوم وكان الامر بيدها بعد غد وفي امرك بيدك اليوم

١٢ قوله لو قال لها امرك بيدك اليوم وبعده عندو ان ردت الامر في يومها بطل امرها ذلك اليوم وكان الامر بيدها بعد غد وفي امرك بيدك اليوم

١٣ قوله لو قال لها امرك بيدك اليوم وبعده عندو ان ردت الامر في يومها بطل امرها ذلك اليوم وكان الامر بيدها بعد غد وفي امرك بيدك اليوم

١٤ قوله لو قال لها امرك بيدك اليوم وبعده عندو ان ردت الامر في يومها بطل امرها ذلك اليوم وكان الامر بيدها بعد غد وفي امرك بيدك اليوم

١٥ قوله لو قال لها امرك بيدك اليوم وبعده عندو ان ردت الامر في يومها بطل امرها ذلك اليوم وكان الامر بيدها بعد غد وفي امرك بيدك اليوم

١٦ قوله لو قال لها امرك بيدك اليوم وبعده عندو ان ردت الامر في يومها بطل امرها ذلك اليوم وكان الامر بيدها بعد غد وفي امرك بيدك اليوم

١٧ قوله لو قال لها امرك بيدك اليوم وبعده عندو ان ردت الامر في يومها بطل امرها ذلك اليوم وكان الامر بيدها بعد غد وفي امرك بيدك اليوم

١٨ قوله لو قال لها امرك بيدك اليوم وبعده عندو ان ردت الامر في يومها بطل امرها ذلك اليوم وكان الامر بيدها بعد غد وفي امرك بيدك اليوم

١٩ قوله لو قال لها امرك بيدك اليوم وبعده عندو ان ردت الامر في يومها بطل امرها ذلك اليوم وكان الامر بيدها بعد غد وفي امرك بيدك اليوم

٢٠ قوله لو قال لها امرك بيدك اليوم وبعده عندو ان ردت الامر في يومها بطل امرها ذلك اليوم وكان الامر بيدها بعد غد وفي امرك بيدك اليوم

٢١ قوله لو قال لها امرك بيدك اليوم وبعده عندو ان ردت الامر في يومها بطل امرها ذلك اليوم وكان الامر بيدها بعد غد وفي امرك بيدك اليوم

٢٢ قوله لو قال لها امرك بيدك اليوم وبعده عندو ان ردت الامر في يومها بطل امرها ذلك اليوم وكان الامر بيدها بعد غد وفي امرك بيدك اليوم

٢٣ قوله لو قال لها امرك بيدك اليوم وبعده عندو ان ردت الامر في يومها بطل امرها ذلك اليوم وكان الامر بيدها بعد غد وفي امرك بيدك اليوم

٢٤ قوله لو قال لها امرك بيدك اليوم وبعده عندو ان ردت الامر في يومها بطل امرها ذلك اليوم وكان الامر بيدها بعد غد وفي امرك بيدك اليوم

٢٥ قوله لو قال لها امرك بيدك اليوم وبعده عندو ان ردت الامر في يومها بطل امرها ذلك اليوم وكان الامر بيدها بعد غد وفي امرك بيدك اليوم

٢٦ قوله لو قال لها امرك بيدك اليوم وبعده عندو ان ردت الامر في يومها بطل امرها ذلك اليوم وكان الامر بيدها بعد غد وفي امرك بيدك اليوم

٢٧ قوله لو قال لها امرك بيدك اليوم وبعده عندو ان ردت الامر في يومها بطل امرها ذلك اليوم وكان الامر بيدها بعد غد وفي امرك بيدك اليوم

٢٨ قوله لو قال لها امرك بيدك اليوم وبعده عندو ان ردت الامر في يومها بطل امرها ذلك اليوم وكان الامر بيدها بعد غد وفي امرك بيدك اليوم

٢٩ قوله لو قال لها امرك بيدك اليوم وبعده عندو ان ردت الامر في يومها بطل امرها ذلك اليوم وكان الامر بيدها بعد غد وفي امرك بيدك اليوم

٣٠ قوله لو قال لها امرك بيدك اليوم وبعده عندو ان ردت الامر في يومها بطل امرها ذلك اليوم وكان الامر بيدها بعد غد وفي امرك بيدك اليوم

٣١ قوله لو قال لها امرك بيدك اليوم وبعده عندو ان ردت الامر في يومها بطل امرها ذلك اليوم وكان الامر بيدها بعد غد وفي امرك بيدك اليوم

٣٢ قوله لو قال لها امرك بيدك اليوم وبعده عندو ان ردت الامر في يومها بطل امرها ذلك اليوم وكان الامر بيدها بعد غد وفي امرك بيدك اليوم

٣٣ قوله لو قال لها امرك بيدك اليوم وبعده عندو ان ردت الامر في يومها بطل امرها ذلك اليوم وكان الامر بيدها بعد غد وفي امرك بيدك اليوم

٣٤ قوله لو قال لها امرك بيدك اليوم وبعده عندو ان ردت الامر في يومها بطل امرها ذلك اليوم وكان الامر بيدها بعد غد وفي امرك بيدك اليوم

٣٥ قوله لو قال لها امرك بيدك اليوم وبعده عندو ان ردت الامر في يومها بطل امرها ذلك اليوم وكان الامر بيدها بعد غد وفي امرك بيدك اليوم

٣٦ قوله لو قال لها امرك بيدك اليوم وبعده عندو ان ردت الامر في يومها بطل امرها ذلك اليوم وكان الامر بيدها بعد غد وفي امرك بيدك اليوم

٣٧ قوله لو قال لها امرك بيدك اليوم وبعده عندو ان ردت الامر في يومها بطل امرها ذلك اليوم وكان الامر بيدها بعد غد وفي امرك بيدك اليوم

٣٨ قوله لو قال لها امرك بيدك اليوم وبعده عندو ان ردت الامر في يومها بطل امرها ذلك اليوم وكان الامر بيدها بعد غد وفي امرك بيدك اليوم

٣٩ قوله لو قال لها امرك بيدك اليوم وبعده عندو ان ردت الامر في يومها بطل امرها ذلك اليوم وكان الامر بيدها بعد غد وفي امرك بيدك اليوم

٤٠ قوله لو قال لها امرك بيدك اليوم وبعده عندو ان ردت الامر في يومها بطل امرها ذلك اليوم وكان الامر بيدها بعد غد وفي امرك بيدك اليوم

٤١ قوله لو قال لها امرك بيدك اليوم وبعده عندو ان ردت الامر في يومها بطل امرها ذلك اليوم وكان الامر بيدها بعد غد وفي امرك بيدك اليوم

٤٢ قوله لو قال لها امرك بيدك اليوم وبعده عندو ان ردت الامر في يومها بطل امرها ذلك اليوم وكان الامر بيدها بعد غد وفي امرك بيدك اليوم

٤٣ قوله لو قال لها امرك بيدك اليوم وبعده عندو ان ردت الامر في يومها بطل امرها ذلك اليوم وكان الامر بيدها بعد غد وفي امرك بيدك اليوم

٤٤ قوله لو قال لها امرك بيدك اليوم وبعده عندو ان ردت الامر في يومها بطل امرها ذلك اليوم وكان الامر بيدها بعد غد وفي امرك بيدك اليوم

٤٥ قوله لو قال لها امرك بيدك اليوم وبعده عندو ان ردت الامر في يومها بطل امرها ذلك اليوم وكان الامر بيدها بعد غد وفي امرك بيدك اليوم

٤٦ قوله لو قال لها امرك بيدك اليوم وبعده عندو ان ردت الامر في يومها بطل امرها ذلك اليوم وكان الامر بيدها بعد غد وفي امرك بيدك اليوم

٤٧ قوله لو قال لها امرك بيدك اليوم وبعده عندو ان ردت الامر في يومها بطل امرها ذلك اليوم وكان الامر بيدها بعد غد وفي امرك بيدك اليوم

٤٨ قوله لو قال لها امرك بيدك اليوم وبعده عندو ان ردت الامر في يومها بطل امرها ذلك اليوم وكان الامر بيدها بعد غد وفي امرك بيدك اليوم

٤٩ قوله لو قال لها امرك بيدك اليوم وبعده عندو ان ردت الامر في يومها بطل امرها ذلك اليوم وكان الامر بيدها بعد غد وفي امرك بيدك اليوم

٥٠ قوله لو قال لها امرك بيدك اليوم وبعده عندو ان ردت الامر في يومها بطل امرها ذلك اليوم وكان الامر بيدها بعد غد وفي امرك بيدك اليوم

٥١ قوله لو قال لها امرك بيدك اليوم وبعده عندو ان ردت الامر في يومها بطل امرها ذلك اليوم وكان الامر بيدها بعد غد وفي امرك بيدك اليوم

٥٢ قوله لو قال لها امرك بيدك اليوم وبعده عندو ان ردت الامر في يومها بطل امرها ذلك اليوم وكان الامر بيدها بعد غد وفي امرك بيدك اليوم

٥٣ قوله لو قال لها امرك بيدك اليوم وبعده عندو ان ردت الامر في يومها بطل امرها ذلك اليوم وكان الامر بيدها بعد غد وفي امرك بيدك اليوم

٥٤ قوله لو قال لها امرك بيدك اليوم وبعده عندو ان ردت الامر في يومها بطل امرها ذلك اليوم وكان الامر بيدها بعد غد وفي امرك بيدك اليوم

٥٥ قوله لو قال لها امرك بيدك اليوم وبعده عندو ان ردت الامر في يومها بطل امرها ذلك اليوم وكان الامر بيدها بعد غد وفي امرك بيدك اليوم

٥٦ قوله لو قال لها امرك بيدك اليوم وبعده عندو ان ردت الامر في يومها بطل امرها ذلك اليوم وكان الامر بيدها بعد غد وفي امرك بيدك اليوم

٥٧ قوله لو قال لها امرك بيدك اليوم وبعده عندو ان ردت الامر في يومها بطل امرها ذلك اليوم وكان الامر بيدها بعد غد وفي امرك بيدك اليوم

٥٨ قوله لو قال لها امرك بيدك اليوم وبعده عندو ان ردت الامر في يومها بطل امرها ذلك اليوم وكان الامر بيدها بعد غد وفي امرك بيدك اليوم

٥٩ قوله لو قال لها امرك بيدك اليوم وبعده عندو ان ردت الامر في يومها بطل امرها ذلك اليوم وكان الامر بيدها بعد غد وفي امرك بيدك اليوم

٦٠ قوله لو قال لها امرك بيدك اليوم وبعده عندو ان ردت الامر في يومها بطل امرها ذلك اليوم وكان الامر بيدها بعد غد وفي امرك بيدك اليوم

٦١ قوله لو قال لها امرك بيدك اليوم وبعده عندو ان ردت الامر في يومها بطل امرها ذلك اليوم وكان الامر بيدها بعد غد وفي امرك بيدك اليوم

٦٢ قوله لو قال لها امرك بيدك اليوم وبعده عندو ان ردت الامر في يومها بطل امرها ذلك اليوم وكان الامر بيدها بعد غد وفي امرك بيدك اليوم

٦٣ قوله لو قال لها امرك بيدك اليوم وبعده عندو ان ردت الامر في يومها بطل امرها ذلك اليوم وكان الامر بيدها بعد غد وفي امرك بيدك اليوم

٦٤ قوله لو قال لها امرك بيدك اليوم وبعده عندو ان ردت الامر في يومها بطل امرها ذلك اليوم وكان الامر بيدها بعد غد وفي امرك بيدك اليوم

٦٥ قوله لو قال لها امرك بيدك اليوم وبعده عندو ان ردت الامر في يومها بطل امرها ذلك اليوم وكان الامر بيدها بعد غد وفي امرك بيدك اليوم

٦٦ قوله لو قال لها امرك بيدك اليوم وبعده عندو ان ردت الامر في يومها بطل امرها ذلك اليوم وكان الامر بيدها بعد غد وفي امرك بيدك اليوم

٦٧ قوله لو قال لها امرك بيدك اليوم وبعده عندو ان ردت الامر في يومها بطل امرها ذلك اليوم وكان الامر بيدها بعد غد وفي امرك بيدك اليوم

٦٨ قوله لو قال لها امرك بيدك اليوم وبعده عندو ان ردت الامر في يومها بطل امرها ذلك اليوم وكان الامر بيدها بعد غد وفي امرك بيدك اليوم

٦٩ قوله لو قال لها امرك بيدك اليوم وبعده عندو ان ردت الامر في يومها بطل امرها ذلك اليوم وكان الامر بيدها بعد غد وفي امرك بيدك اليوم

٧٠ قوله لو قال لها امرك بيدك اليوم وبعده عندو ان ردت الامر في يومها بطل امرها ذلك اليوم وكان الامر بيدها بعد غد وفي امرك بيدك اليوم

٧١ قوله لو قال لها امرك بيدك اليوم وبعده عندو ان ردت الامر في يومها بطل امرها ذلك اليوم وكان الامر بيدها بعد غد وفي امرك بيدك اليوم

٧٢ قوله لو قال لها امرك بيدك اليوم وبعده عندو ان ردت الامر في يومها بطل امرها ذلك اليوم وكان الامر بيدها بعد غد وفي امرك بيدك اليوم

٧٣ قوله لو قال لها امرك بيدك اليوم وبعده عندو ان ردت الامر في يومها بطل امرها ذلك اليوم وكان الامر بيدها بعد غد وفي امرك بيدك اليوم

٧٤ قوله لو قال لها امرك بيدك اليوم وبعده عندو ان ردت الامر في يومها بطل امرها ذلك اليوم وكان الامر بيدها بعد غد وفي امرك بيدك اليوم

٧٥ قوله لو قال لها امرك بيدك اليوم وبعده عندو ان ردت الامر في يومها بطل امرها ذلك اليوم وكان الامر بيدها بعد غد وفي امرك بيدك اليوم

٧٦ قوله لو قال لها امرك بيدك اليوم وبعده عندو ان ردت الامر في يومها بطل امرها ذلك اليوم وكان الامر بيدها بعد غد وفي امرك بيدك اليوم

٧٧ قوله لو قال لها امرك بيدك اليوم وبعده عندو ان ردت الامر في يومها بطل امرها ذلك اليوم وكان الامر بيدها بعد غد وفي امرك بيدك اليوم

٧٨ قوله لو قال لها امرك بيدك اليوم وبعده عندو ان ردت الامر في يومها بطل امرها ذلك اليوم وكان الامر بيدها بعد غد وفي امرك بيدك اليوم

٧٩ قوله لو قال لها امرك بيدك اليوم وبعده عندو ان ردت الامر في يومها بطل امرها ذلك اليوم وكان الامر بيدها بعد غد وفي امرك بيدك اليوم

٨٠ قوله لو قال لها امرك بيدك اليوم وبعده عندو ان ردت الامر في يومها بطل امرها ذلك اليوم وكان الامر بيدها بعد غد وفي امرك بيدك اليوم

٨١ قوله لو قال لها امرك بيدك اليوم وبعده عندو ان ردت الامر في يومها بطل امرها ذلك اليوم وكان الامر بيدها بعد غد وفي امرك بيدك اليوم

٨٢ قوله لو قال لها امرك بيدك اليوم وبعده عندو ان ردت الامر في يومها بطل امرها ذلك اليوم وكان الامر بيدها بعد غد وفي امرك بيدك اليوم

٨٣ قوله لو قال لها امرك بيدك اليوم وبعده عندو ان ردت الامر في يومها بطل امرها ذلك اليوم وكان الامر بيدها بعد غد وفي امرك بيدك اليوم

٨٤ قوله لو قال لها امرك بيدك اليوم وبعده عندو ان ردت الامر في يومها بطل امرها ذلك اليوم وكان الامر بيدها بعد غد وفي امرك بيدك اليوم

٨٥ قوله لو قال لها امرك بيدك اليوم وبعده عندو ان ردت الامر في يومها بطل امرها ذلك اليوم وكان الامر بيدها بعد غد وفي امرك بيدك اليوم

٨٦ قوله لو قال لها امرك بيدك اليوم وبعده عندو ان ردت الامر في يومها بطل امرها ذلك اليوم وكان الامر بيدها بعد غد وفي امرك بيدك اليوم

٨٧ قوله لو قال لها امرك بيدك اليوم وبعده عندو ان ردت الامر في يومها بطل امرها ذلك اليوم وكان الامر بيدها بعد غد وفي امرك بيدك اليوم

٨٨ قوله لو قال لها امرك بيدك اليوم وبعده عندو ان ردت الامر في يومها بطل امرها ذلك اليوم وكان الامر بيدها بعد غد وفي امرك بيدك اليوم

٨٩ قوله لو قال لها امرك بيدك اليوم وبعده عندو ان ردت الامر في يومها بطل امرها ذلك اليوم وكان الامر بيدها بعد غد وفي امرك بيدك اليوم

٩٠ قوله لو قال لها امرك بيدك اليوم وبعده عندو ان ردت الامر في يومها بطل امرها ذلك اليوم وكان الامر بيدها بعد غد وفي امرك بيدك اليوم

٩١ قوله لو قال لها امرك بيدك اليوم وبعده عندو ان ردت الامر في يومها بطل امرها ذلك اليوم وكان الامر بيدها بعد غد وفي امرك بيدك اليوم

٩٢ قوله لو قال لها امرك بيدك اليوم وبعده عندو ان ردت الامر في يومها بطل امرها ذلك اليوم وكان الامر بيدها بعد غد وفي امرك بيدك اليوم

٩٣ قوله لو قال لها امرك بيدك اليوم وبعده عندو ان ردت الامر في يومها بطل امرها ذلك اليوم وكان الامر بيدها بعد غد وفي امرك بيدك اليوم

٩٤ قوله لو قال لها امرك بيدك اليوم وبعده عندو ان ردت الامر في يومها بطل امرها ذلك اليوم وكان الامر بيدها بعد غد وفي امرك بيدك اليوم

٩٥ قوله لو قال لها امرك بيدك اليوم وبعده عندو ان ردت الامر في يومها بطل امرها ذلك اليوم وكان الامر بيدها بعد غد وفي امرك بيدك اليوم

٩٦ قوله لو قال لها امرك بيدك اليوم وبعده عندو ان ردت الامر في يومها بطل امرها ذلك اليوم وكان الامر بيدها بعد غد وفي امرك بيدك اليوم

٩٧ قوله لو قال لها امرك بيدك اليوم وبعده عندو ان ردت الامر في يومها بطل امرها ذلك اليوم وكان الامر بيدها بعد غد وفي امرك بيدك اليوم

٩٨ قوله لو قال لها امرك بيدك اليوم وبعده عندو ان ردت الامر في يومها بطل امرها ذلك اليوم وكان الامر بيدها بعد غد وفي امرك بيدك اليوم

٩٩ قوله لو قال لها امرك بيدك اليوم وبعده عندو ان ردت الامر في يومها بطل امرها ذلك اليوم وكان الامر بيدها بعد غد وفي امرك بيدك اليوم

١٠٠ قوله لو قال لها امرك بيدك اليوم وبعده عندو ان ردت الامر في يومها بطل امرها ذلك اليوم وكان الامر بيدها بعد غد وفي امرك بيدك اليوم

١٠١ قوله لو قال لها امرك بيدك اليوم وبعده عندو ان ردت الامر في يومها بطل امرها ذلك اليوم وكان الامر بيدها بعد غد وفي امرك بيدك اليوم

١٠٢ قوله لو قال لها امرك بيدك اليوم وبعده عندو ان ردت الامر في يومها بطل امرها ذلك اليوم وكان الامر بيدها بعد غد وفي امرك بيدك اليوم

١٠٣ قوله لو قال لها امرك بيدك اليوم وبعده عندو ان ردت الامر في يومها بطل امرها ذلك اليوم وكان الامر بيدها بعد غد وفي امرك بيدك اليوم

١٠٤ قوله لو قال لها امرك بيدك اليوم وبعده عندو ان ردت الامر في يومها بطل امرها ذلك اليوم وكان الامر بيدها بعد غد وفي امرك بيدك اليوم

١٠٥ قوله لو قال لها امرك بيدك اليوم وبعده عندو ان ردت الامر في يومها بطل امرها ذلك اليوم وكان الامر بيدها بعد غد وفي امرك بيدك اليوم

١٠٦ قوله لو قال لها امرك بيدك اليوم وبعده عندو ان ردت الامر في يومها بطل امرها ذلك اليوم وكان الامر بيدها بعد غد وفي امرك بيدك اليوم

١٠٧ قوله لو قال لها امرك بيدك اليوم وبعده عندو ان ردت الامر في يومها بطل امرها ذلك اليوم وكان الامر بيدها بعد غد وفي امرك بيدك اليوم

١٠٨ قوله لو قال لها امرك بيدك اليوم وبعده عندو ان ردت الامر في يومها بطل امرها ذلك اليوم وكان الامر بيدها بعد غد وفي امرك بيدك اليوم

١٠٩ قوله لو قال لها امرك بيدك اليوم وبعده عندو ان ردت الامر في يومها بطل امرها ذلك اليوم وكان الامر بيدها بعد غد وفي امرك بيدك اليوم

١١٠ قوله لو قال لها امرك بيدك اليوم وبعده عندو ان ردت الامر في يومها بطل امرها ذلك اليوم وكان الامر بيدها بعد غد وفي امرك بيدك اليوم

١١١ قوله لو قال لها امرك بيدك اليوم وبعده عندو ان ردت الامر في يومها بطل امرها ذلك اليوم وكان الامر بيدها بعد غد وفي امرك بيدك اليوم

١١٢ قوله لو قال لها امرك بيدك اليوم وبعده عندو ان ردت الامر في يومها بطل امرها ذلك اليوم وكان الامر بيدها بعد غد وفي امرك بيدك اليوم

١١٣ قوله لو قال لها امرك بيدك اليوم وبعده عندو ان ردت الامر في يومها بطل امرها ذلك اليوم وكان الامر بيدها بعد غد وفي امرك بيدك اليوم

١١٤ قوله لو قال لها امرك بيدك اليوم وبعده عندو ان ردت الامر في يومها بطل امرها ذلك اليوم وكان الامر بيدها بعد غد وفي امرك بيدك اليوم

١١٥ قوله لو قال لها امرك بيدك اليوم وبعده عندو ان ردت الامر في يومها بطل امرها ذلك اليوم وكان الامر بيدها بعد غد وفي امرك بيدك اليوم

١١٦ قوله لو قال لها امرك بيدك اليوم وبعده عندو ان ردت الامر في يومها بطل امرها ذلك اليوم وكان الامر بيدها بعد غد وفي امرك بيدك اليوم

١١٧ قوله لو قال لها امرك بيدك اليوم وبعده عندو ان ردت الامر في يومها بطل امرها ذلك اليوم وكان الامر بيدها بعد غد وفي امرك بيدك اليوم

١١٨ قوله لو قال لها امرك بيدك اليوم وبعده عندو ان ردت الامر في يومها بطل امرها ذلك اليوم وكان الامر بيدها بعد غد وفي امرك بيدك اليوم

١١٩ قوله لو قال لها امرك بيدك اليوم وبعده عندو ان ردت الامر في يومها بطل امرها ذلك اليوم وكان الامر بيدها بعد غد وفي امرك بيدك اليوم

١٢٠ قوله لو قال لها امرك بيدك اليوم وبعده عندو ان ردت الامر في يومها بطل امرها ذلك اليوم وكان الامر بيدها بعد غد وفي امرك بيدك اليوم

١٢١ قوله لو قال لها امرك بيدك اليوم وبعده عندو ان ردت الامر في يومها بطل امرها ذلك اليوم وكان الامر بيدها بعد غد وفي امرك بيدك اليوم

١٢٢ قوله لو قال لها امرك بيدك اليوم وبعده عندو ان ردت الامر في يومها بطل امرها ذلك اليوم وكان الامر بيدها بعد غد وفي امرك بيدك اليوم

١٢٣ قوله لو قال لها امرك بيدك اليوم وبعده عندو ان ردت الامر في يومها بطل امرها ذلك اليوم وكان الامر بيدها بعد غد وفي امرك بيدك اليوم

١٢٤ قوله لو قال لها امرك بيدك اليوم وبعده عندو ان ردت الامر في يومها بطل امرها ذلك اليوم وكان الامر بيدها بعد غد وفي امرك بيدك اليوم

١٢٥ قوله لو قال لها امرك بيدك اليوم وبعده عندو ان ردت الامر في يومها بطل امرها ذلك اليوم وكان الامر بيدها بعد غد وفي امرك بيدك اليوم

١٢٦ قوله لو قال لها امرك بيدك اليوم وبعده عندو ان ردت الامر في يومها بطل امرها ذلك اليوم وكان الامر بيدها بعد غد وفي امرك بيدك اليوم

١٢٧ قوله لو قال لها امرك بيدك اليوم وبعده عندو ان ردت الامر في يومها بطل امرها ذلك اليوم وكان الامر بيدها بعد غد وفي امرك بيدك اليوم

١٢٨ قوله لو قال لها امرك بيدك اليوم وبعده عندو ان ردت الامر في يومها بطل امرها ذلك اليوم وكان الامر بيدها بعد غد وفي امرك بيدك اليوم

١٢٩ قوله لو قال لها امرك بيدك اليوم وبعده عندو ان ردت الامر في يومها بطل امرها ذلك اليوم وكان الامر بيدها بعد غد وفي امرك بيدك اليوم

١٣٠ قوله لو قال لها امرك بيدك اليوم وبعده عندو ان ردت الامر في يومها بطل امرها ذلك اليوم وكان الامر بيدها بعد غد وفي امرك بيدك اليوم

١٣١ قوله لو قال لها امرك بيدك اليوم وبعده عندو ان ردت الامر في يومها بطل امرها ذلك اليوم وكان الامر بيدها بعد غد وفي امرك بيدك اليوم

١٣٢ قوله لو قال لها امرك بيدك اليوم وبعده عندو ان ردت الامر في يومها بطل امرها ذلك اليوم وكان الامر بيدها بعد غد وفي امرك بيدك اليوم

١٣٣ قوله لو قال لها امرك بيدك اليوم وبعده عندو ان ردت الامر في يومها بطل امرها ذلك اليوم وكان الامر بيدها بعد غد وفي امرك بيدك اليوم

١٣٤ قوله لو قال لها امرك بيدك اليوم وبعده عندو ان ردت الامر في يومها بطل امرها ذلك اليوم وكان الامر بيدها بعد غد وفي امرك بيدك اليوم

١٣٥ قوله لو قال لها امرك بيدك اليوم وبعده عندو ان ردت الامر في يومها بطل امرها ذلك اليوم وكان الامر بيدها بعد غد وفي امرك بيدك اليوم

١٣٦ قوله لو قال لها امرك بيدك اليوم وبعده عندو ان ردت الامر في يومها بطل امرها ذلك اليوم وكان الامر بيدها بعد غد وفي امرك بيدك اليوم

١٣٧ قوله لو قال لها امرك بيدك اليوم وبعده عندو ان ردت الامر في يومها بطل امرها ذلك اليوم وكان الامر بيدها بعد غد وفي امرك بيدك اليوم

١٣٨ قوله لو قال لها امرك بيدك اليوم وبعده عندو ان ردت الامر في يومها بطل امرها ذلك اليوم وكان الامر بيدها بعد غد وفي امرك بيدك اليوم

١٣٩ قوله لو قال لها امرك بيدك اليوم وبعده عندو ان ردت الامر في يومها بطل امرها ذلك اليوم وكان الامر بيدها بعد غد وفي امرك بيدك اليوم

١٤٠ قوله لو قال لها امرك بيدك اليوم وبعده عندو ان ردت الامر في يومها بطل امرها ذلك اليوم وكان الامر بيدها بعد غد وفي امرك بيدك اليوم

١٤١ قوله لو قال لها امرك بيدك اليوم وبعده عندو ان ردت الامر في يومها بطل امرها ذلك اليوم وكان الامر بيدها بعد غد وفي امرك بيدك اليوم

١٤٢ قوله لو قال لها امرك بيدك اليوم وبعده عندو ان ردت الامر في يومها بطل امرها ذلك اليوم وكان الامر بيدها بعد غد وفي امرك بيدك اليوم

١٤٣ قوله لو قال لها امرك بيدك اليوم وبعده عندو ان ردت الامر في يومها بطل امرها ذلك اليوم وكان الامر بيدها بعد غد وفي امرك بيدك اليوم

١٤٤ قوله لو قال لها امرك بيدك اليوم وبعده عندو ان ردت الامر في يومها بطل امرها ذلك اليوم وكان الامر بيدها بعد غد وفي امرك بيدك اليوم

١٤٥ قوله لو قال لها امرك بيدك اليوم وبعده عندو ان ردت الامر في يومها بطل امرها ذلك اليوم وكان الامر بيدها بعد غد وفي امرك بيدك اليوم

١٤٦ قوله لو قال لها امرك بيدك اليوم وبعده عندو ان ردت الامر في يومها بطل امرها ذلك اليوم وكان الامر بيدها بعد غد وفي امرك بيدك اليوم

١٤٧ قوله لو قال لها امرك بيدك اليوم وبعده عندو ان ردت الامر في يومها بطل امرها ذلك اليوم وكان الامر بيدها بعد غد وفي امرك بيدك اليوم

١٤٨ قوله لو قال لها امرك بيدك اليوم وبعده عندو ان ردت الامر في يومها بطل امرها ذلك اليوم وكان الامر بيدها بعد غد وفي امرك بيدك اليوم

١٤٩ قوله لو قال لها امرك بيدك اليوم وبعده عندو ان ردت الامر في يومها بطل امرها ذلك اليوم وكان الامر بيدها بعد غد وفي امرك بيدك اليوم

١٥٠ قوله لو قال لها امرك بيدك اليوم وبعده عندو ان ردت الامر في يومها بطل امرها ذلك اليوم وكان الامر بيدها بعد غد وفي امرك بيدك اليوم

١٥١ قوله لو قال لها امرك بيدك اليوم وبعده عندو ان ردت الامر في يومها بطل امرها ذلك اليوم وكان الامر بيدها بعد غد وفي امرك بيدك اليوم

١٥٢ قوله لو قال لها امرك بيدك اليوم وبعده عندو ان ردت الامر في يومها بطل امرها ذلك اليوم وكان الامر بيدها بعد غد وفي امرك بيدك اليوم

١٥٣ قوله لو قال لها امرك بيدك اليوم وبعده عندو ان ردت الامر في يومها بطل امرها ذلك اليوم وكان الامر بيدها بعد غد وفي امرك بيدك اليوم

١٥٤ قوله لو قال لها امرك بيدك اليوم وبعده عندو ان ردت الامر في يومها بطل امرها ذلك اليوم وكان الامر بيدها بعد غد وفي امرك بيدك اليوم

١٥٥ قوله لو قال لها امرك بيدك اليوم وبعده عندو ان ردت الامر في يومها بطل امرها ذلك اليوم وكان الامر بيدها بعد غد وفي امرك بيدك اليوم

١٥٦ قوله لو قال لها امرك بيدك اليوم وبعده عندو ان ردت الامر في يومها بطل امرها ذلك اليوم وكان الامر بيدها بعد غد وفي امرك بيدك اليوم

١٥٧ قوله لو قال لها امرك بيدك اليوم وبعده عندو ان ردت الامر في يومها بطل امرها ذلك اليوم وكان الامر بيدها بعد غد وفي امرك بيدك اليوم

١٥٨ قوله لو قال لها امرك بيدك اليوم وبعده عندو ان ردت الامر في يومها بطل امرها ذلك اليوم وكان الامر بيدها بعد غد وفي امرك بيدك اليوم

١٥٩ قوله لو قال لها امرك بيدك اليوم وبعده عندو ان ردت الامر في يومها بطل امرها ذلك اليوم وكان الامر بيدها بعد غد وفي امرك بيدك اليوم

١٦٠ قوله لو قال لها امرك بيدك اليوم وبعده عندو ان ردت الامر في يومها بطل امرها ذلك اليوم وكان الامر بيدها بعد غد وفي امرك بيدك اليوم

١٦١ قوله لو قال لها امرك بيدك اليوم وبعده عندو ان ردت الامر في يومها بطل امرها ذلك اليوم وكان الامر بيدها بعد غد وفي امرك بيدك اليوم

١٦٢ قوله لو قال لها امرك بيدك اليوم وبعده عندو ان ردت الامر في يومها بطل امرها ذلك اليوم وكان الامر بيدها بعد غد وفي امرك بيدك اليوم

١٦٣ قوله لو قال لها امرك بيدك اليوم وبعده عندو ان ردت الامر في يومها بطل امرها ذلك اليوم وكان الامر بيدها بعد غد وفي امرك بيدك اليوم

١٦٤ قوله لو قال لها امرك بيدك اليوم وبعده عندو ان ردت الامر في يومها بطل امرها ذلك اليوم وكان الامر بيدها بعد غد وفي امرك بيدك اليوم

١٦٥ قوله لو قال لها امرك بيدك اليوم وبعده عندو ان ردت الامر في يومها بطل امرها ذلك اليوم وكان الامر بيدها بعد غد وفي امرك بيدك اليوم

١٦٦ قوله لو قال لها امرك بيدك اليوم وبعده عندو ان ردت الامر في يومها بطل امرها ذلك اليوم وكان الامر بيدها بعد غد وفي امرك بيدك اليوم

١٦٧ قوله لو قال لها امرك بيدك اليوم وبعده عندو ان ردت الامر في يومها بطل امرها ذلك اليوم وكان الامر بيدها بعد غد وفي امرك بيدك اليوم

١٦٨ قوله لو قال لها امرك بيدك اليوم وبعده عندو ان ردت الامر في يومها بطل امرها ذلك اليوم وكان الامر بيدها بعد غد وفي امرك بيدك اليوم

١٦٩ قوله لو قال لها امرك بيدك اليوم وبعده عندو ان ردت الامر في يومها بطل امرها ذلك اليوم وكان الامر بيدها بعد غد وفي امرك بيدك اليوم

١٧٠ قوله لو قال لها امرك بيدك اليوم وبعده عندو ان ردت الامر في يومها بطل امرها ذلك اليوم وكان الامر بيدها بعد غد وفي امرك بيدك اليوم

١٧١ قوله لو قال لها امرك بيدك اليوم وبعده عندو ان ردت الامر في يومها بطل امرها ذلك اليوم وكان الامر بيدها بعد غد وفي امرك بيدك اليوم

١٧٢ قوله لو قال لها امرك بيدك اليوم وبعده عندو ان ردت الامر في يومها بطل امرها ذلك اليوم وكان الامر بيدها بعد غد وفي امرك بيدك اليوم

١٧٣ قوله لو قال لها امرك بيدك اليوم وبعده عندو ان ردت الامر في يومها بطل امرها ذلك اليوم وكان الامر بيدها بعد غد وفي امرك بيدك اليوم

١٧٤ قوله لو قال لها امرك بيدك اليوم وبعده

وغدا يدخل وان ردت في يومها لم يبق الامر في الغد ولو مكثت بعد التفويض
بوما او لم تقم او جلست عنه او اتكأت عن قعود او عكست او دعت اباها
اي عن القيام ۱۲ بان قعدت من الاتكاء ۱۲ اي طلبت ۱۲
للمشورة او شهود الا شهادا او كانت على دابة فوقفت بقي خيارها وان
بفتح الميم وضم الشين وفتح الراء وهي المشاورة ۱۲ ع
سارت لا والفلك كالبيت ولو قال لها طلقي نفسك ولم ينو او نوى واحدة فطلقت
اي بقي خيارها لان سير ها مضاف اليها ۱۲ الزوج ۱۲ اي والحال انه ۱۲ ع
وقعت رجعية وان طلقت ثلثا ونواه وقعن وبا بنت نفسي طلقت
المراة نفسها ۱۲ ع والحال ان الزوج ۱۲ ع اي لقولها انبت ۱۲ ع في جواب قوله طلقي نفسك ۱۲
لا باختارت ولا يملك الرجوع وتقييد مجلسها الا اذا زاد ما شئت ولو قال لرجل طلق امراتي
تطلق ۱۲ الزوج بعد قوله طلقي نفسك ۱۲ ع
لم يتقيد بالمجلس الا اذا زاد ان شئت ولو قال لها طلقي نفسك ثلثا فطلقت
قوله هذا ۱۲ الزوج ۱۲ اي للمراة ۱۲ هي نفسها طلقة ۱۲
واحدة وقعت لا في عكسه وطلقي نفسك ثلثا ان شئت فطلقت واحدة
واحدة ۱۲ طلقة ۱۲ نفسها طلقة ۱۲
وعكسه لو امرها بالبائن او الرجع فعكست وقعها امره انت طالق
المراة ۱۲ بان قال لها طلقي نفسك طلقة بائنة ۱۲ ع
ان شئت فقالت شئت ان شئت وقال شئت ينوي الطلاق او قالت
المراة ۱۲
ما شئت ان كان الشيء المعدوم يطلق لان كان الشيء مضى طلقت او متى شئت او حين
لان التعليق بالشيء الكائن تنجيز ۱۲ ع
او اذا شئت او اذا ما شئت فردت الامر لم يرتد ولا يتقيد بالمجلس ولا تطلق الا واحدة ولو كما

كتاب الطلاق

شئت لها ان تفرق الثلث ولا تجمع ولو طلقت بعد زوج اخر لا يقع في حيث
سئت واين شئت لم تطلق حتى تشاء في مجلسها وفي كيف شئت تقع رجعية
فان شاءت بائنا او ثلاثا ونواه وقع وفي كم شئت وما شئت تطلق ما شاءت ت
فيه وان ردت الامر ارتد وفي طلقي نفسك من ثلث ما شئت تطلق ما دون الثلث

باب تعليق الطلاق انما يصح في الملك كقوله لمنكوحته ان

زرت فانت طالق او مضافا اليه كان نكحتك فانت طالق فيقع لعدة فلو
قال لاجنبية ان تزوجتك فانت طالق فنكحها فزارت لم تطلق والفاظ الشرط
ان واذا واذا ما وكل وكلما ومتى ما في افادتها ان وجد الشرط انحلت اليمين الا في كلما
لاقتضائه عموم الافعال كاقتضاء كل عموم الاسماء فلو قال كلما تزوجتك فهي
طالق يحنث بكل مرة ولو بعد زوج اخر وزوال الملك لا يبطل اليمين فان تزوجها
في الملك طلقت والخلت اليمين والا لا والخلت وان اختلفا في وجود الشرط فالقو
له الا اذا برهنت وما لا يعلم الا منها فالقول لها في حقها كان حضت فانت طالق

ماشارت سن الباشه
والثلاثة لو جود المطابقين
ارادته وشيئا حتى اذا تحقيق
بين بنته وشيئا بان كانت
خلاف ما لو قي وقعت واحدة
لان شيئا تملكت نفي الواقع
الزوج س ع ٥٥ قوله في المجلس
اي في المجلس لان لم اكم
للعدد وما عام فيشمل
الكل ١٢ ع ٥٦ قوله
الامر اسكلان يرد
امر واحد وهو خطاب
في الحال فيقتضي جوابا ١٢

٦٠

ع قوله لعدة اي كما
وجود الشرط وهو الزنكاح في
في الاولى والزنكاح في
اثنا في فان قلت قد
شرط ان يكون ملكا ر
مضافا الى الملك فكيف
مثل يقولون ان تملك ونكاح
ليس بملك وانما هو سبب
للملك قلت المكون سببا
كما يقال ان ملكا سبب
من قبيل اطلاق السبب
واراده المسبب وهو شائع
في الشرع ١٢ ع

كتاب الطلاق

وفلانة وان كنت بحيضة فانت طالق وفلانة فقالت حضت او احسبك
طلقت هي فقط وبرؤية الدم لا تقع فان استرابتا وقع من كل حيضتين
رأت وفي ان حضت حيضة يقع حيضتين تطهر وفي ان ولدت ذكرا فانت
طالق واحدة وان ولدت انثى فثنتين فولدتهما ولم يدر الاول تطلق واحدة
قضاء وثنتين تنزها ومضت العدة والملك ليشترط لآخر الشرطين ويبطل التخيير
الثلث تعليقه ولو علق الثلث او العتق بالوطي لم يجب به العقر بالبيت
ولم يصر مراجعا به في الرجعي الا اذا اوجز ثانيا ولا تطلق في ان نكحتها عليك
فهي طالق فنكح عليها في عدة البائن ولا في انت طالق ان شاء الله
متصلا وان ماتت قبل قوله ان شاء الله وفي انت طالق ثلثا الا واحدة
تقع ثنتان وفي الا ثنتين واحدة وفي الا ثلث ثلث **باب طلاق المريض**
طلقها رجعيا او بائنا او ثلثا في مرضه ومات في عدتها ورثته ولا عدة لها وان
ابانها بامرها او اختلعت منه او اختارت نفسها بتفويضه لم ترث وفي
طلقني رجعية فطلقها ثلاثا ورثت وان ابانها بامرها في مرضه او تصادقا

عليها في الصحة ومضى العدة فاقربين لواوصى لها فماتها الاقل منه ومن ارثها
اى تقضاء قالا يفيا عليها ١٢ لها بدين ١٢ لبشئ وصلت ١٢ اى من الذى اقربها واوصى ١٢
ومن باسر رجلا وقدم ليقتل تقود او رجم فاباتها ورثت ان مات في ذلك الوجه
اى فاباتها امراته في هذه الاحوال ١٢ ع
وقتل ولو محصورا او في صف القتال لا ولو علق طلاقها بفعل اجنبي او بمجئ
الزوج ١٢ ... اى طلاق امراته ١٢
الوقت والتعليق والشرط في مرضه او بفعل نفسه وهما في مرضه
والحال ان ١٢ علق طلاقها ١٢ والحال ان يكون ١٢
او الشرط فقط او بفعلها ولا بد فعلها منه وهما في المرض والشرط ورثت وفي
في مرضه ١٢ دون التعليق ١٢ اى بفعل المرأة ١٢ اى المرأة ١٢
غيرها لا ولو ابانها في مرضه فمضى فمات او ابانها فارتدت فاسلمت فمات لم ترث
اى في غير وجوه المذكورة ١٢ ع اى المرأة طلقها ثلاثا ١٢ ع بعد الارتداد ١٢
وان طاوعت ابن الزوج او لا عن او الى مريضا ورثت وان الى
المرأة ١٢
في صحته وبانت به في مرضه لا باب الرجعة هي استدامة
المرأة ١٢ النكاح ١٢
الملك القائم في العدة ويصح في العدة ان لم يطلق ثلثا ولو لم ترض
براجعتك وراجعت امرأتي وبما يوجب حرمة المصاهرة والاشهاد
اى بالذى ١٢
مندوب عليها ولو قال بعد انقضاء العدة راجعتك فيها فصدقته تصدق والا
الزوج ١٢ القضاء ١٢
كراجعتك فقالت مجيبة له مضت عدتي وان قال زوجا مة بعد العدة
راجعتك فيها وصدقته سيدها وكذبته او قالت مضت عدتي
اى في العدة ١٢ اى مولى الامة ١٢

وانكر لما لقول لها وتنقطع ان طهرت من الحيض الاخر لعشرة ايام وان لم
اى للمراة فى المسئلتين ۱۲ اى المطلقة ۱۲م و ۱۲ ثالث ۱۲
تغتسل ولا قل لاحتى تغتسل ويمضى وقت صلوة او تيممت وتصلى ولو اغتسلت
اى لانقطاع الرجعة ۱۲
نسيت قل من عضو تنقطع ولو عضو لا ولو طلق ذات حمل او ولدت وقال لم اطأها
الرجعة لانه قابل ينازع اليه بخلاف ۱۲ امراته ۱۲م اى لم اجامعه ۱۲م
راجع وان خلا بها وقال لم اجامعها ثم طلقها لا فان راجعها ثم والدت
يعنى راجع برزع ۱۲ اى بامراته ۱۲ المدخول بها المراة ۱۲
لعدها لاقل من عامين صحت تلك الرجعة وان ولدت فانت طالق فولدت
اى بعد الرجعة ۱۲ اى من ستين من وقت الطلاق ۱۲ ولو قال لامراته ۱۲
ولدا تم ولدت من بطن اخر فهى رجعة كما ولدت فانت طالق فولدت ثلثة فى
ولد آخر ۱۲ يعنى لعد ستة اشهر من وقت الولادة الاولى ۱۲ اذا قال لامراته ۱۲
بطون فالولد الثانى والثالث رجعة والمطلقة الرجعية تتزين وتدب ان
لا يدخل عليها حتى يوثبها ولا يسافر بها حتى يراجعها والطلاق الرجعى لا يحرم
اى الزوج ۱۲
الوطى وينكح مبانته فى العدة ولعدها الا المبانة بالثلثة لو حرة وبالثنتين
الرجل ۱۲م اى بالطلاق الثلث ۱۲
لو امة حتى يطاءها غيره ولو مراهقا بنكاح صحيح وتقضى عدته لا بملك يمين
وكره لبشرطها التحليل وان حلت للاول ويهدم الزوج الثانى ما دون الثلث
اى للزوج الاول ۱۲م

ولو اقرت مطلقة الثلث بمضي عدته وعدة الزوج الثاني والمدة تحتمله ان يصدقها
اي تحتمل اخبارها ١٢ م
ان علق طلقة صدقها باب الايلاء هو الحلف على ترك قربانها اربعة اشهر او الكل كقوله والله
اي صدق المراة ١٢
لا اقربك اربعة اشهر والله لا اقربك فآن وطئ في المدة كفر وسقط الايلاء
اي او كقوله ١٢ م فاذا قال ذلك كان موليا لقوله تعالى للذين يولون من نسائهم تربص اربعة اشهر ١٢
والا بانت وسقط اليمين لو حلف على اربعة اشهر وبقيت لو على الابد فلو
اي وان لم يقربها في المدة بانت منه بتطليقة واحدة ١٢ م لان اليمين موقتة بوقت فلا يبقى بعده فيسقط ١٢ م
نكحها ثانيا وثالثا ومضت المدتان بلا فيء بانت باخريين فان نكحها بعدا
اي فلو تزوج المبانة بالايلاء ثانيا او ثالثا ١٢ م
زوج آخر لم تطلق ولو وطيها كفر ليقاء اليمين ولا ايلاء فيما دون اربعة
اي هذه المبانة بالثلث التي تزوجها بعد زوج آخر ١٢
اشهر والله لا اقربك شهرين وشهرين بعد هذين الشهرين ايلاء ولو
يعني في الحرة وهو قول ابن عباس ١٢
مكث يوما ثم قال والله لا اقربك شهرين بعد الشهرين الاوليين او قال
الى المولى بعد ان قال والله لا اقربك شهرين ١٢
لا اقربك سنة الا يوما او قال بالبصرة والله لا ادخل مكة وهي بها لا وان

حلف بحج او صوم او صدقة او عتق او طلاق او الى من المطلقة الرجعية
حلف بذكر ١٢ م بان قال ان وطئتك فعلي عتق رقبة او فعبدي حر ١٢ بان قال لا اقربك اربعة اشهر ١٢
فهو مول ومن المسائة ولا جنبية لا ومدة ايلاء الامة شهران وان عجز المولى
اي الحالف بهذه الاشياء ١٢
عن وطيها بمرضه او مرضها او بالرتق او بالصغر ولبعد مسافة ففيئه
اي وعن وطي امراته التي الى منها ١٢
ان يقول فئت اليها وان قدر في المدة ففيئه بالوطي وبانت على الحرام ايلاء
اي رجعت فاذا قال فئت سقط الايلاء ١٢ ج اي رجوعه ١٢ الثاني انه ١٢ الاول انه ١٢
نوى الثلاث او لم ينو شيئا وظهر ان نواه وكذبا ان نوى الكذب وبائنه
لان التحريم الحلال يبين بالنص ١٢ م الثالث انه ١٢ م التي لا يقبل بها المفتى ١٢ م
ان نوى الطلاق وثلث ان نواه وفي الفتاوى كذا اذا قال لامراته انت
لانه من الفاظ الكنايات ١٢ اي رجلا ١٢

قوله ايلاء اي وثلث تطليقات ان نوى الزوج الثلث ١٢ شرح الياس

على حرام والحرام عنده طلاق ولكن لم يقع طلاقا وقع الطلاق وجعلنا وبيا

عنا باب الخلع هو لغة النزع والقلع وشرعا هو الفصل من النكاح والواقع به وبالطلاق على مال طلاق

بائن ولزمها المال وكره له اخذ شئ ان نشز وان نشزت لا وما صالحوا عليه جاز

بدل الخلع فان خالعها او طلقها بخمر او خنزير او ميتة وقع بائن في الخلع

ورجعي في غيره مجانا كخالعني على ما في يدي ولا شئ في يدها وان

زادت من مال او من دراهم ردت عليه مهرها او ثلثة دراهم وان خالعها على

عبد لا يملكه او على ما في بطن شاته او على ما في يد ابيها او على ما في بيته

او على ان ابرأته عن نفقة عدتها او على ان ابرأته عن صداقها او على ان

ابرأته عن كل حق لها عليه او على ان ابرأته عن كل حق لها عليه الا

ما ذكر فله ثلث الالف وبانت وفي على وقع رجعي مجانا طلقني نفسك ثلثا

بالف وعلي فطلقت واحدة لم يقع شئ انت طالق بالف او على الف

فقبلت لزمها وبانت وانت طالق وعليك الف وانت حر وعليك الف

طلقت وعتق مجانا وصح شرط الخيار لها في الخلع لا له طلقتك امس

بالف ولم تقبل وقالت قبلت صداق بخلاف البيع ويسقط

الخلع والمبارأة كل حق لكل واحد على الآخر مما يتعلق

بالنكاح حتى لو خالعها او ابرأها عما يعلم كان للزوج ما سمت له ولم يبق لاحدهما قبل

صح دعوى قابض المهر مقبوضا كان او غير مقبوض قبل الدخول بها او بعده وان خلا صغيرة

بها لم يجز عليها وطلقت وبالف على انه ضامن ظلقت ولا الف عليه باب الظهار هو

تشبيه للمنكوحة بمحرمة عليه على التابيد حرم الوطء ودواعيه بانت على الظهار حتى يكفر

وطئ قبله استغفر ربه فقط وعوقب لا غيره على وطيها وبطنها وتخذها

وفرجها كظهرها واختها وعمتها وامه رضاعا كامه وبراسك وفرجك ووجهك

ورقبتك ونصفك وثلثك كانت وان نوى بانت على مثل متى ظهرا وظهارا وطلاقا

فكما نوى والا لغا وبانت على حرام كامي ظهارا او طلاقا فكما نوى وبانت على حرام

كظهر امي طلاقا او ايلاء فظهار والا ظهار لا من زوجته فلو نكح امرأة بلا امر هاظاهر منها

فاجازته بطل انت على كظهر امي ظهار منحض وكفر لكل وهو تحرير رقبة

والم يجز الاعمى ومقطوع اليدين او بهما من احدهما او الرجلين

الرفع على الابتداء والتقدير وقولك انت في محل الرفع على الخبرية اي كقولك انت علي كظهر امي ١٢ منه

قوله طلاقا فلي نوى لانه من الكنايات فيكون طلاقا بالنية ولان نوى الظهار فظهارا لانه اشد تحريما فلو شبهها بظهر غيرها كان ظهارا فكذلك اذا نوى ولان لم يكن له نية فهو ظهار لانه لفظ فصل فيتبت به الاقل وهو الظهار ١٢ منه

قوله على حرام كظهر امي ظهارا فقط ١٢ منه

كتاب الطلاق

قوله نصف فيه التنبيه وهو قوله انت طالق نصف تطليقة فانه لا يقع شيء لان التطليقة لا تتنصف ١٢ منه

قوله ان نوى نصفها او ثلثها او ربعها يكون طلاقا بائنا لان نوى ما لا يحتمله لغو ١٢ منه

قوله ان نوى ثنتين او ثلثا وقعن لان نوى ما يحتمله لغة ١٢ منه

قوله ان نوى واحدة بائنة او رجعية فهو ما نوى

والمجنون والمدبر وأم الولد والمكاتب الذي أدى شيئا فان لم يؤد شيئا
ای ولم یجز ۱۲ — المولی ۱۲ م — المکاتب ای الذی تمکن یزل ۱۲ — الی المکاتب ۱۲ م

او اشترى قريبه ناويا بالشراء الكفارة او حرر نصف عبد عن كفارته ثم
حال ۱۲ م — ای المظاهر ۱۲ — ای المظاهر ۱۲ — ای المظاهر ۱۲

حرر باقيه عنها صح وان حرر نصف عبد مشترك وضمن باقيه او حرر
عن الکفارة ۱۲ — بان کان موسرا ۱۲ م

نصف عبده ثم وطئ التي ظاهر منها ثم حرر باقيه لا ان لم يجد ما يعتق
ای المراة التی ۱۲

صام شهرين متتابعين ليس فيهما شهر رمضان وايام منهيته فان وطيها فيهما
فی الشهرین ۱۲ م — منها ۱۲ م التی ظاهر المظاهر

ليلا او نهارا ناسيا او افطر استانف الصوم ولم يجز المعدا لا الصوم وان عتق
فی اللیل حالی کونه ۱۲ — المظاهر ۱۲ م — لانه لا عال له ۱۲

او طعم عنه سيده فان لم يستطع الصوم اطعم ستين مسكينا كما لفطرة او قيمته
ای عن العبد ۱۲ — المظاهر ۱۲ م — علی الطعام ۱۲ م

فلو امر غيره ان يطعم عنه من ظهاره ففعل صح وتصح الاباحة في الكفارات
المظاهر ۱۲ م — عن المظاهر ۱۲ م — لاجل ظهاره ۱۲ م

والفدية دون الصدقات والعشر والشرط غداء ان او عشاء ان مشبعان
بفتح الفین المعجمة وهو تثنیة غدا ۱۲ م — بخلاف الکفارات وهو الفجر — لان المفروض انهما الاباحة ۱۲ م

او عداء وعشاء وان اعطى فقيرا شهرين صح ولو في يوم لا اكلا عن لومه ولا يبيحها
بان اعطی مسکینین فی یوم ۱۲ ح — المظاهر التی ظاهر منها ۱۲

بوطيها في خلال الاطعام ولو اطعم عن ظهارين ستين فقيرا كل فقير صاعا
لو اطعم ستین فقیرا کل فقیر صاعا ۱۲ م

صح عن واحد وعن افطار وظهار صح عنهما ولو حرر عبدين عن ظهارين ولم يعين
عن ظهارین رقبة ۱۲ م

عنهما ومثله الصيام والاطعام وان حرر عنهما رقبة او صام شهرين صح عن واحد وعن

وقيل لا باب للعان هو شهادات مؤكدات بالايمان مقرونة باللعن قائمة
مقام حد القذف في حقه ومقام حد الزنا في حقها فلو قذف زوجته
بالزنا وصلحا شاهدين وهي ممن يحد قاذفها ونفى نسب الولد وطالبته
بموجب القذف وجب اللعان فان ابى حبس حتى يلاعن او يكذب
نفسه فيحد فان لاعن وجب عليها اللعان فان ابت حبست
حتى تلاعن او تصدقه فان لم يصلح شاهدا حد او ان صلح
وهي ممن لا يحد قاذفها فلا حد عليه ولا لعان وصفته ما نطق به
النص فان التعنا بانت بتفريق الحاكم وان قذف ولد نفى نسبه والحقه
بامه وان اكذب نفسه حد وله ان ينكحها وكذا ان قذف غيرها
فجاءت بزنيت فجاءت ولا لعان بقذف الاخرس وينفى الحمل و
تلاعنا بزنيت وهذا الحمل منه ولم ينف الحمل ولو نفى الولد عند التهنئة
او بتباع آلة الولادة صح وبعده لا ولا عن فيهما وان نفى اول التوأمين
واقر بالثاني حد وان عكس لاعن ويثبت نسبهما فيهما

قوله او تصدقه اى تصدق الزوجة الزوج فيسقط اللعان و لا تحد كذا في الجوهرة وقال في البحر و ان في حد الايمان كل عن اللعان كذا في العيون وقال اذا تلاعنا ١٢ معدن

قوله ولا اعن اى لا يلاعن ١٢ م

قوله ولا لعان اى لان اللعان شهادة ولا شهادة للاخرس ١٢ م

قوله ولا حد عليه اى لان الحد يسقط بالشبهة ١٢ م

قوله بالنص اى بقوله تعالى والذين يرمون ازواجهم الآية ١٢ م

قوله ولا لعان اى لان اللعان يمين والاخرس ليس من اهلها ١٢ م

قوله بانت اى الزوجة عنه ١٢ م

قوله ولا حد عليه اى لان الحد يسقط بالشبهة

باب العنين هو من لا يصل الى النساء او يصل الى الثيب دون
الابكار وجبرت زوجها مجبوبا فرق في الحال واجل سنة او عنينا او خصيا
فان وطئ والا بانت بالتفريق ان طلبت فلو قال وطئت وانكرت وقلن بكر خيرت
وان كانت ثيبا صدق بحلفه وان اختارته بطل حقها ولم يخير احدهما بعيب
الزوج ١٢ اى وان اختارت المراة زوجها العنين ١٢ م
باب العدة هي تربص تلزم المرة وعدة الحرة ان طلاق او الفسخ ثلثة
اى مصدر من عد يعد يقال عدت الشيء اى احصيته ١٢ م
اقراء اى حيض وثلثة اشهر ان لم تحض وللموت اربعة اشهر
اى لموت الزوج ١٢ م
وعشر والامة قرءان ونصف المقدر وللحامل وضعه وزوجة
الغائب ابعد الاجلين ومن عتقت في عدة الرجعي لا البائن والموت
من عدة الوفاة ومن عدة الطلاق عند ابي يوسف فتعتد عدة الطلاق وهو القياس ١٢
كالحرة ومن عادتها بعد اشهر الحيض والمنكوحة نكاحا
اى عدة ١٢ م اى العدة بالحيض اى وعدة المنكوحة ١٢
فاسدا والموطوأة بشبهة وام الولد الحيض للموت وغيره
اى موت الصغير ١٢ م
في زوجة الصغير الحامل عند موته وضعه والحامل بعده الشهور والنسب
اى وعدة ١٢ م اى عدة زوجة الصغير الحامل ١٢ م
منتف بهما ولم تعتد بحيض طلقت فيه وتجب عدة اخرى بعده المعتدة بشبهة وتداخلتا
اى في الحامل عند موته والحامل بعده ١٢ م اى العدتان
والمرئ منهما وتتم الثانية ان تمت الاولى وسببها العدة بعد الطلاق
اى الدم ١٢ اى من العدتين ١٢ اى العدة ١٢
والموت وفي النكاح الفاسد بعد التفريق او العزم عليه
اى التفريق المقتضى بينهما ١٢ م
تركه وطيها وان قالت مضت عدتي وكذبها الزوج فالقول

لها مع الحلف ولو نكح معتدته فطلقها قبل الوطي وحتم مهر تام وعدة مستأنفة وطلق
ذمية لم تعتد فصل تحد معتدة البت والموت بترك الزينة والطيب
والكحل والدهن الا بعذر والحناء ولبس المعصفر والمزعفر الكانت بالغة مسلمة
ولو امة لا معتدة العتق والنكاح الفاسد ولا تخطب معتدة وصح التعريض
ولا تخرج معتدة الطلاق من بيتها ومعتدة الموت تخرج يوما وبعض الليل و
تعتدان في بيت وجبت فيه الا ان تخرج او ينهدم بانت او مات عنها في
سفر وبينها وبين مصرها اقل من ثلثة رجعت اليه ولو ثلاثة رجعت او مضت
مصرها ولا ولو في مصر تعتد ثم فتخرج بمحرم باب ثبوت النسب
ومن قال ان نكحتها فهي طالق فولدت لستة اشهر منذ نكحها لزم نسبه
ومهرها ويثبت نسب ولد معتدة الرجعي وان ولدت لاكثر من سنتين لم تقر
بمضي العدة وكانت رجعة في اكثرهما لا في اقلهما والبت لاقل منهما
ولا لا لاربع عيه والمراهقة لاقل من تسعة اشهر ولا لا والموت

لاقل منهما والمقرة بمضيه لاقل من ستة اشهر من وقت لاقرار لا لاكثر والعدة
اى من سنتين ١٢ م اى مضى العدة ١٢ م ٥٢ بظهور كذبها بيقين ١٢

ان جحدت ولادتها بشهادة رجلين او رجل وامرأتين او حبل ظاهر او اقراره
اى بصيغة المجهول اى انكرت ١٢ م

به او تصديق الورثة والمنكوحة ٥٣ لستة اشهر فصاعدا وان سكت وان جحد
واحدة منهما ١٢ م المرأة والورثة ١٢ م اى الزوج ١٢ م وهما ١٢ م الولادة الزوج

فبشهادة امرأة على الولادة فان ولدت ثم اختلفا فقالت بكتخ ٥٤ منذ ستة اشهر وقد
اى فثبتت الشهادة ١٢ م حتى لو نفاه الزوج لاعن به ودبها بالاجماع المرأة ١٢ الزوج اى اوسع

الاقل فالقول لها وهو اينه ٥٥ ولو علق طلاقها بولادتها وشهدت امرأة على
اى الاقل منهما ١٢ اى الولد ١٢ اى الزوج ١٢ اى طلاق امراته ١٢ بان قال ان ولدت فانت طالق ١٢

الولادة لم تطلق وان كان اقر بالحبل طلقت بلا شهادة واكثر
الزوج ١٢ فيما اعلق طلاقها بالولادة ١٢

مدة الحمل سنتان وادناها ستة اشهر فلو نكح امة فطلقها فاشتراها فولدت ٥٦
عندنا وقال الشافعي سنتين وهو المشهور من مذهب مالك واحمد وعن مالك خمس سنين وعنه سبع سنين ١٢ م

لاقل من ستة اشهر منه لزمه والا لا ٥٧ ومن قال لامته ان كان في بطنك ولد حر فهو
اى من وقت الشراء ١٢ اى لا يلزمه ١٢

مني فشهدت امرأة بالولادة فهي ام ولده ومن قال لغلام هو ابني وهما تحققا لت
بعد ذلك ١٢ اى الامة تصير ١٢

امه انا امرأته وهو ابنه مني برئ انه فان جهلت حريتها فقال ولدته انت
اى الامام الغلام ١٢ اى الابن ١٢ اى حرية المراة في المسئلة المذكورة ١٢ م

ام ولد في غلا صيرات لها باب الحضانة احق بالولد امه قبل الفرقة
اى للمراة ان الحرية الثابتة لظاهر الحال تصلح لدفع الرق ولا تصلح لاستحقاق الارث ١٢

وبعدها ثم ام ثم ام الاب ثم اخت لاب وام ثم لام ثم لاب ثم
اى بعد الام سواء كانت الفرقة بالطلاق او بالموت ١٢

الخالات كذلك ثم العمات كذلك ومن نكحت غير محرمة
اى ثم العمة لاب وام ثم العمة لام ثم العمة لاب ١٢ م

سقط حقها ثم يعود بالفرقة ثم العصبات بترتيبهم والام والحاضنة احق به
اى الغلام ١٢ م اى بالغلام ١٢ م

حتى يستغني وقدر بسبع سنين وبها حتى تحيض وغيرهما احق بها حتى
اى الاستغناء ١٢ م اى غير الام والحاضنة ١٢

تشتغي ولا حق للامة وام الولد ما لم تعتق والذمية احق بولدها المسلم عاقل
يعقل دينا ولا خيار للولد ولا تسافر مطلقة بولدها الا الى وطنها وقد نكحها
اي بعد القضاء العدة ١٢ م
ثم باب النفقة تجب النفقة للزوجة على زوجها والكسوة بقدر حالهما
عطف على قوله النفقة اي واللباس ١٢ م
ولو صغيرة نفسها للمهر ان شرة وصغيرة لا توطأ ومجبوبة بدين ومعصوب به
اي قبل الدخول ١٢ اي لاستيفاء المهر ١٢ م لان الامتناع من قبلها ١٢
وحاجة مع غيبة الزوج ومريضة لم ترف وخادمها لو موسرا ولا يفرق بعجزه
ولا تجب ايضا اذا كانت المرأة ١٢ م اي منزل الزوج ١٢ م المرأة زوجها ١٢
عن النفقة وتؤمر بالاستدانة عليه ويتم نفقة اليسار بطروه وان قضى
المرأة ١٢ م اي على الزوج ١٢ م
بنفقة الاعسار ولا تجب نفقة ما مضت الا بالقضاء او الرضاء و
اي قضاء القاضي بان كان القاضي قد فرض لها النفقة ١٢ م
بموت احدهما تسقط المقضية ولا ترد المعجلة وبيع القن في نفقة
اي نفقة ماضية ١٢ م النفقة ١٢ م اي المملوك ١٢
زوجته ونفقة الامة للمنكوحة انما تجب بالبيوتة والسكنى
اي التمكين من الاستمتاع ١٢ م
في بيت خال عن اهله واهلها ولهم النظر والكلام معها
اي في عرض الجمهور ١٢ م اي الاقارب ١٢ م اي الاجانب ١٢
وفرض لمحترز زوجة الغائب وطفله وابويه في مال له عند
من يقربه وامر الزوجية ويوخذ كفيل منها والمعتدة الطلاق لا الموت
اي بالمال اي يعرف ان هذا المال للغائب ١٢ اي تجب النفقة ايضا ١٢ م

قول الشارح كذا في الكافي ١٢ المحرر
قوله للمهر المقدم وهو الذي تعورف تعجيله قبل التمكين من الوطء لان المؤخر يجب بالتمكين او بالموت او بالطلاق بعد الخلوة فقبله دون كان بعد الدخول لعدم ما يسقط الا ان يقال ان المراد بالسقوط ما يشمل عدم الوجوب ابتداء تامل منه تسليم الباب ١٢ منه
قوله ناشزة اي خرجت من عش الزوج ومنعت نفسها منه ١٢ منه
قوله صغيرة اي لا تجب النفقة ١٢ منه
قوله غير الزوج كما ذكرنا

والمعصية وردتها بعد الموت لتسقط نفقتها لا تمكين ابنه ولطفله الفقير ولا تجبر
الى لا تمكن ابنه الصغير ... اى ابن الزوج بعد الطلاق ١٢م
للترضع وليس آجر من ترضعه عندها لا امة لو منكوحة او معتدة وهي احق
الطفل ١٢ الاب ١٢ اى ترضع الطفل ١٢م اى ام الطفل ١٢م
بعدها ما لم تطلب زيادة ولا بويه ولجدة وحضانة لو فقراء ولا نفقة مع اختلاف
اى بعد العدة ١٢ اى وتجب النفقة لابوي الرجل ١٢م اى لو كانوا ١٢م
الدين الا بان وجبية والولادة ولا يشارك الاب والولد في نفقة ولد ولا بويه
لانه باعتبار الحبس ١٢ فعل مضارع ١٢ معطوف عليه ١٢ يرجع الى الاب ١٢
احد ولقريب محرم فقير عاجز عن الكسب بقدر الارث لو من سواء
اى لو كان ... اى لو كان ... يعني لذي رحم محرم ١٢
وصح بيع عرض ابنه لا عقاره لنفقته ولو انفق مودعه على ابويه
اى مودع الابن الغائب ١٢م اى للابصح ١٢ اى بيع ١٢ اى بيع الاب ١٢
بلا امر ضمن ولو انفقا ما عندهما لا قاض بنفقة الولادة والقريب و
اى الابوان ١٢م اى للابضمان ١٢ كالاخ والاخت ١٢
مضت مدة سقطت الا ان ياذن القاضي بالاستدانة عليه و
اى المولى ١٢م
لمملوكه فان ابى ففي كسبه ولا امر ببيعه كتاب العتاق هو قوة شرعية
اى بيع المملوك ١٢م
تثبت في المحل عند زوال الرق والملك وصح من حر مكلف
اى للمضعف الحكمي ١٢م اى الاعتاق ١٢
لمملوكه بانت حر او بما يعبر به عن البدن وعتيق ومعتق
اى يجبر ١٢م اى بذلك الجزء ١٢م
ومحرر وحررتك واعتقتك نواه او لا وبلا ملك لا رق لي
عليك ١٢ لي عليك ١٢م
ولا سبيل لي عليك ان نواه وهذا ابني او ابي او امي وهذا اخي او يا مولاي
اى ان نوى بهذه الالفاظ العتق لانها كنايات فلا يثبت المراد الا بالنية وبدا بالاجماع الا رواية عن ابي يوسف

او يا حر او يا عتيق لابيا ابني ويا اخي ولا سلطان لي عليك في الفاظ الطلاق و
انت مثل الحر وعتيق بما انت لاحر و بمالك قريب لحرم ولو كان المالك صبيا او مجنونا
و يتحرر بوجه الله او الشيطان او الصنم وكذا وسكر وان اضافه الى
ملك او شرط صح ولو حرا حاملا عتقا وان حرره عتق فقط والولد يتبع الام
في الملك والحرية والرق والتدبير والاستيلاد والكتابة وولد الامة من مولاها حر
باب العبد الذي يعتق بعضه
من اعتق بعض عبد لم يعتق كله وسعى له
فيما بقي وهي كالمكاتب وان اعتق نصيبه فلشريكه ان يحرر او يستسعى والولاء
لهما ويضمن لو موسرا ويرجع به على العبد والولاء له ولو شهد كل
بعتق نصيب صاحبه سعى لهما ولو علق احدهما عتقه بفعل فلان
غدا وعكس الاخر وحضر ولم يدر عتق نصفه وسعى في نصفه لهما
ولو حلف كل واحد يعتق عبده لم يعتق واحد ولو ملك ابنه مع
اخر عتق حظه ولم يضمن ولشريكه ان يعتق او يستسعى

وان اشترى نصفه اجنبي ثم الاب ما بقي فله ان يضمن الاب وليس يسعى
اى نصف الابن ۱۲ م اى لم مشترى ۱۲ اى فللاجنبى ۱۲ اى نصف قيمته ۱۲ م

وان اشترى نصف ابنه ممن يملك كله لا يضمن لما نعه عبد لوسوين ذبره
اى رجل ۱۲ م اى كل الابن ۱۲ م اى المشترى ۱۲ م

واحدا وحرره اخر ضمن السالت المدبر والمدبر المعتق ثلثه مدبر لا ضامن ولو قال
اى واحد منهم ۱۲ وهو الذى لم يفعل شيئا ۱۲ م ضمن ۱۲ م اى ثلث العبد ۱۲ بالفتح البارى ۱۲

لشريكيه هي ام ولدك وانكر تخدم يوما وتوقف يوما وعاكم ولد تقوم فلا يضمن
فى الامة ۱۲ م اى تقوم الامة للمنكر ۱۲ م

احد الشريكين باعتاقها ثلثة اعبد قال لاثنين احدكما حر فخرج واحد
اى قال احدكما حر ۱۲ اجمالا ۱۲ اى كلوا احد ۱۲ فى

ودخل اخر وكبر ومات بلا بيان عتق ثلثة ارباع الثابت ونصف كل من الاخرين
اى قال احدكما حر ۱۲ اجمالا ۱۲ اى كلوا احد ۱۲ فى

ولو كان فى المرض قسم الثلث على هذا والبيع والموت والتحرير والتدبير والهبة بيان
اى بهذا القول ۱۲

العتق المبهم كالوطى وهو والموت بيان فى الطلاق المبهم ولو قال اول ولد تلد بينه
رجل لامته ۱۲ م

ذكرا فانت حرة فولدت ذكرا وانثى ولم يدر الاول رق الذكر وعتق نصف
اى ان كان ذكرا ۱۲ اى الاول منهما ۱۲

الام والانثى ولو شهدا انه حر احد عبديه او امتيه لغت الا ان تكون
لان كلا واحد منهما ليتيق من جانبه وهو المراد ولدت انعقادها والام فالام بالشرط والبقية بالبقية ۱۲

باب الحلف بالعتق

فى وصية او طلاق مبهم ومن قال ان
دخلت الدار فكل مملوك لى يومئذ حر عتق ما يملك بعده به ولو لم يقل
اى الحالف ۱۲

يومئذ لا واحد المملوك لا يتناول الحمل ولو قال كل مملوك لى او املكه
حتى لو قال لامته كل مملوك لى غيرك حر لا يعتق حملها ۱۲ م

حر بعد غدا وبعد موتي تبتدأ ولو من ملكه صدخلف فقط وبموته عتق من

ثلثه ايضا باب العتق على جعل حر عبده على مال فقبل

ملك بعده من ثلثه وبعد موته عتق ولو على عتقه بدائه صار ماذونا وعتق بالتحكيم ولو قال انت حر بعد موتي

بالف فالقبول بعد موته ولو حر على خدمته سنة فقبل عتق وبخدمه

فلو مات يجب قيمته ولو قال اعتقها بالف على ان

تزوجنيها ففعل فابت ان تزوجه عتقت مجانا ولو زاد في قسم

الالف على قدرها وعلى مهر امثالها ويجب ما اصاب القيمة فقط

باب التدبير هو تعليق العتق بمطلق موته كاذا مت فانت

حر او انت حر بعد موتي او عن دبر مني او احد ابراد بر ذلك فلا يباع ولا يوهب

ويستخدم ويوجر ويوطأ وتتكل وبموته عتق من ثلثه وسعى في ثلثيه لو فقيرا

وكاله لو مدبرونا ويباع لو قال ان مت من مرضي او سفري هذا او الى عشر

سنين او انت حر بعد موت فلان وبعتق ان وجد الشرط باب

الاستيلاد ولدت امة من السيد ولم يملك ونوطأ وتستخدم وتوجر

وتزوجت فان ولدت لاقل من ستة اشهر ثبت نسبه بلا دعوة بخلاف الاول

اى نسب ولد المولى ١٢ ام منه ولا ثبت فى اول مرة ١٢

وينتفي بنفيه وعتقت بموته من كل ماله ولم تسع لغرمه ولو اسلمت

اى بجحد نفيه من غير لعان ١٢ اى بموت المولى ١٢ ام

ام ولد النصراني سعت فى قيمتها لمن ولدت بنكاح ملكها فهي ام ولده وولده

الامة من رجل ١٢ ام لبعده بوجه من الوجوه ١٢

ولد امة مشتركة ثبت نسبه وعلى ام ولده ولزمه نصف قيمتها ونصف

بينهما ١٢ لتكميل الاستيلاد ١٢

عقرها لا قيمته وان ادعياه معا ثبت نسبه منهما وهي ام ولدهما

لانه وطئ جارية مشتركة بخلاف الاب اذا استولد جارية ابنه حيث لا يجب عليه العقر ١٢

وعلى كل واحد نصف العقر وتقاصا وورث من كل ارث ابن كامل وورثا

منهم ١٢ اى المهر لان الوطئ في المحل ١٢ الابن ١٢ من كل واحد من الشريكين ١٢

منه ارث اب ولو ادعى ولد امة مكاتبة فصدقته المكاتب لزمه

اى من كل الابن ١٢ ام اى اب واحد لان المستحق احدهما فيقتسمان نصيبه لعدم الاولوية ١٢

النسب والعقر وقيمة الولد ولم تتم ام ولده فان كذبه لم يثبت النسب

لتصادقهما على ذلك ١٢ المكاتب ١٢

كتاب الايمان

اليمين تقوية لاحد طرفي الخبر بالمقسم به

اى حلف الرجل ١٢ حالفه على امر ماض ١٢

فحلفه على ماض كذب باعمد الغموس وظنا لغو واثم في الاول دون

حال كونه ١٢ اى كاذبا حال كونه ١٢ ام هو الغموس ١٢

الثاني وعلى آت منعقد وفيه الكفارة فقط ولو حكمها

وهو اللغو ١٢ حلفه على امر ١٢ في المستقبل ١٢

او ناسيا او حنث كذلك واليمين بالله والرحمن

والرحيم وعزته وجلاله وكبريائه واقسم بالله واحلف

والاحتاج فيها الى النية ١٢ ام يكون اليمين لغوا ١٢ ام

واشهد وان لم يقل بالله ولعمر الله وايم الله وعهد الله وميثاقه
الحالف ١٢ اليمين يكون ايضا بقوله ١٢ كذا بقوله ١٢ وكذا بقوله ١٢
وعلي نذر ويذر الله وان فعل كذا فهو كافر لا بعلمه وغضبه وسخطه وسرقته
كذا بقوله ١٢ لا افعلن كذا ١٢ كذا بقوله ١٢ يكون يمينا بقوله ١٢ لا بقوله ١٢ ولا بقوله ١٢
والنبي والقرآن والكعبة وحق الله وان فعلته فعلي غضبه او انا زان او سارق
لا افعلن كذا ١٢ لا افعلن ١٢ اي الشئ الفلاني ١٢ اي غضب الله ١٢
او شارب خمر او اكل ربوا وحروفه الباء والواو والتاء وقد تضم وكفارته تحرير
نحو بالله ١٢ نحوا لله ١٢ نحو تالله ١٢ م اي كفارة اليمين ١٢ م
رقبة او اطعام عشرة مساكين كما في الظهار او كسوتهم بما يستر عامة
اي كالتحرير فالاطعام ١٢ اي كسوة عشرة مساكين ١٢ م
البدن وان عجز عن احدها صام ثلثة ايام متتابعة ولا يكفر قبل الحنث
ومن حلف على معصية ينبغي ان يحنث ويكفر ولا كفارة على كافر وان حنث
اي الحالف ١٢ اي ويكفر الى الف عن يمينه ١٢ م
مسلما ومن حرم ملكه لم يحرم وان استباحة كفر كل حل على حرام على الطعام
حال اي حال كونه ١٢ اي لم يحرم الملك بعينه ١٢ م اي قوله على الطعام
والشراب والفتوى على انه تبين امرأته بلا نية ومن نذر نذرا مطلقا
اي امرأته الى الف ١٢ م
او معلقا بشرط ووجد وفي به ولو وصل بحلقه انشاء الله تعالى باب اليمين
الشرط ١٢ اي بما التزمه ١٢
في الدخول والسكنى والخروج والاتيان وغير ذلك حلف لا يدخل بيتا
والصفة
لا يحنث بدخول الكعبة والمسجد والبيعة والكنيسة والمدهليز والظلة
حما الله ١٢
وفي دار ابد خولها خربة وفي هذه الدار يحنث وان ينتبت دارا أخرى
اي الى قوله والله ادخل هذه الدار ١٢ معدن الحقائق

قوله الشراب والقياس ان يحنث لما فرغ وهو قول زفر كذا في الكافي ١٢ معدن الحقائق

بعد الانهدام وان جعلت بستانا او مسجدا حنثا ابدا او بيتا لا هذا البيت فهدم
الدار اخرجت الدار في ليحنث ان جعلت الحلف ١٢ منه
او بنى اخر وانو اقف على البسط داخل وفي طاق الباب لا ودوام اللبس والركوب
حيث اذا علق كان خارجا ١٢
البسكنى كالانشاء لا دوام الدخول لا يسكن هذه الدار او البيت او المحلة
اى ليس دوام الدخول كالانشاء ١٢
فخرج وبقي متاعه او اهله حنث بخلاف المصر لا يخرج فاخرج محمولا بامره حنث
اى في الدار والبيت او المحلة ١٢م من دار ٥ اى الحالف ١٢م
وبرضاه لا بامره او مكرها لا كلا يخرج الا الى جنازة فخرج اليها ثم اتى حاجة
اى وان خرج لا بامره ولكن اخرج برضاه اى لا يحنث ١٢ اى الحالف ١٢م اى الى الجنازة ١٢م
لا يخرج اولا يذهب الى مكة فخرج يريدها ثم رجع حنث وفي لا يأتيها لا يأتينه
اى ادخلف ١٢ اى الحالف ١٢م حال يريد مكة ١٢م اى الحالف من اثناء الطريق ١٢م
فلم يأته حتى مات حنث في اخرجيوته لم يأتينه ان استطاع وفي استطاعته
اى لغير او ١٢م اى الحالف ١٢م جبر من اجبر ١٢ زيد ١٢ اى الحالف ١٢م اى لاستطاع ١٢
الصحة وان نوى الوقت دين لا تخرج الا باذني شرط لكل خروج اذن
اى صدق فيما بينه وبين نفسه ١٢م امرأته ١٢ اى خروج المرأة ١٢م
بخلاف لا ان اذن وحتى ولو اراد الخروج فقال ان خرجت وضرب
اى المرأة ١٢ اى الخروج من البيت ١٢ فانت طالق ١٢
العبد فقال ان ضربت تقييد به كاجلس فتغدعندي فقال ان تغديث
اى الحالف ١٢م اى بذلك الخروج وبذلك الضرب ١٢ اى المامور ١٢م
ومركب عبده كمركبه في الحنث ان نوى والا دين به باب اليمين في
اى عبد المرء ١٢م اى مركب المرء ١٢م والحال انه ١٢
الاكل والشرب واللبس والكلام لا يأكل من هذه النخلة حنث بثمرها
ولو عين البسر والرطب والتين لا يحنث برطبه وثمره ١٢
بضم الباء وسكون السين جمع بسرة يقال لها بالفارسية غوزه خرما ١٢ حلبي

شيرازه بخلاف هذا الصبي وهذا الشاب وهذا الحمل لا يأكل بسرا فاكل
رطبا لم يحنث وفي لا يأكل رطبا او بسرا او لا يأكل رطبا ولا بسرا حنث بالمذنب
ولا يحنث بشراء كباسة تبسر بها رطب في لا يشتري رطبا او بسمك في
لا يأكل لحما او لحم الخنزير او الانسان او الكلب او الكرش لحم وتشحم
الظهر في شحما وبالية في لحما او شحما وبالجبن لا هذا لا يأكل الجبن وفي
هذا الدقيق حنث بخبزه لا بسفه والخبز ما اعتاد بلده والمشواء والطبيخ
على اللحم والراس ما يباع في مصره والفاكهة التفاح والبطيخ والمشمش
لا العنب والرمان والرطب والقثاء والخيار والادام ما يصطبغ به كالخل و
الملح والزيت لا اللحم والبيض والجبن والغداء الاكل من الفجر الى الظهر والعشاء
منه الى نصف الليل والسحور منه الى طلوع الفجر ان لبست او اكلت او شربت
ونوى شيئا معينا لم يصدق اصلا ولو زاد ثريا او طعاما او شرابا دين
لا يشرب من دجلة على الكرع بخلاف من ماء دجلة ان لم اشرب ماء هذا
الكوز اليوم فكذا او لا ماء فيه او كان غصب او طاق ولا ماء فيه

لا يحنث وان كان قصب حنث حلف ليصعدن السماء او ليقلبن هذا الحجر
اى لا يحنثون ١٢ام — اى الحالف ١٢ام — اى الماء فيه ١٢ — ى نبذه الصور كلها ١٢

ذهبا حنث في الحال لا يكلمه فناداه وهو نائم فايقظه او لا يأذن
اى الحالف ١٢ام — المراد بالحال ١٢ام — اى فلانا ١٢ام — اى الا يأذن فلان ١٢ام

فاذن له ولم يسلم وكلمه حنث لا يكلمه شهرا فهو من حين حلف ولا كلام
اى الحالف في الصورتين ١٢ام — اى الشهيد ١٢ام

فقرء القرآن او سلم لم يحنث يوم اكلم فلانا على الجديدين
سواء كانت قراءته في الصلوة او غيرها ١٢ام — اى حلف لقوله يوم اكلم فلانا فصلى ١٢ام

فان عنى النهار او ليلة صدق وليلة اكلمه على الليل ان كلمته الآن
اى ارادا الحالف ١٢ — اى وحلف لقوله ليلة ١٢ام — اى يقع على ١٢ام — اى فلانا ١٢ام

يقدم زيدا وحتى والا ان يأذن او حتى فكذا فكلم قبل قدومه او اذنه
اى يجيء ١٢ام — تحال ان كلمه ١٢ — اى زيدا ١٢ام — اى حتى يأذن زيد ١٢ام — اى الحالف ١٢ام

حنث ولعبدها لا وان مات زيد سقط الحلف لا يأكل لطعام فلان
اى الحالف ١٢ام — اى لا تحنيث ١٢ام

ولا يدخل داره او لا يلبس ثوبه او لا يركب دابته او لا يكلم عبده ان
اى دار فلان ١٢ام — اى ثوب فلان ١٢ام — حلف ١٢

اشار وزال ملكه وفعل لا يحنث كما في المتجدد وان لم يشر لا يحنث
اى الحالف بالحلوف عليه ١٢ام

بعد زوال الملك وحنث بالمتجدد وفي الصديق والزوجة
اى الحال ١٢ام — اى الحالف ١٢ام

في المشار حنث بعد الزوال وفي غير المشار لا وحنث بالمتجدد لا
اى لبعد زوال العبدانية والزوجية ١٢ام — اى الحالف ١٢ام

يكلم صاحب هذا الدار لسان فباعه فكلمه حنث والزمان والحين
اى فكلم الحالف فلانا لصاحب ١٢

ومنكرها ستة اشهر والدهر والابد العمر ودهر مجمل والايام
اى منكر الزمان والحين ١٢ام — مبتدا اذا ان قال لا اكلم فلانا الابد ١٢

وايام كثيرة والشهور والسنون عشرة ومنكرها ثلثة

باب اليمين في الطلاق والعتاق

ان ولدت فانت كذا حنث بالميت بخلاف فهو حر اول عبد ملكه فهو حر فملك عددا
اى الحالف ١٢ام — اى بالولد الميت ١٢ام — اى فذلك العبد ١٢ام

ولو ملك عبدين معا ثم آخر لا يعتق واحد منهم ولو زاد وحده
اى الحالف ١٢ام — ملك ١٢ — اى من عبد الثلاثة ١٢ام

عتق الثالث ولو قال آخر عبد املكه فهو حر فملك عبدا فعبدا امات
اى العبد الثالث ١٢ام — اى رجل ١٢ام — اى فذلك العبد ١٢ام — اى ذلك القائل ١٢ام — اى ذلك القائل ١٢ام

عتق الآخر وان ملك كل عبد بشرائي بكذا فهو حر فبشره ثلثة متفرقون
اى عبد الآخر ١٢ام — اى فذلك العبد ١٢ام — اعبد ١٢

عتق الاول وان بشره معا عتقوا وصح شراء ابيه للكفارة لا شراء من
اى العبد الاول ١٢ام — حال اى مجتمعين ١٢ام — اى لا يصح الكفارة ١٢ام

حلف بعتقه امام ولده ان لشريت امة وهي حرة صح لو في ملكه و
اى فملك الامة ١٢ام — اى لو كانت الامة ١٢

الا لا كل مملوك لي فهو حر عتق عبيده وامهات اولاده ومدبروه
اى الحالف ١٢ — اى العتق

لا مكاتبوه هذه طالق او هذه وهذه طلقت الاخيرة وخير في الاوليين و
اى الزوج ١٢ام

كذا العتق والاقرار باب اليمين في البيع والشراء

والتزويج والحج والصوم والصلوة وغيرها

لان الكره — للتزويج الاكل — الى الاخير

ما يحنث بالمباشرة لا بالامر البيع والشراء والتزويج والاجارة والاستيجار والصلح
اى كل شئ الى بالاحيان بنفسه ١٢م بان حلف لا يواجر عبده اى فلان ١٢م
عن مال والقسمة والخصومة وضرب الولد وما يحنث بهما النكاح
بان حلف لا يقاسم شريكه ١٢م المباشرة والامر ١٢م
والطلاق والخلع والعتق والكتابة والصلح عن دم العمد والهبة
بان حلف لا يخالع زوجته ١٢م
والصدقة والقرض والاستقراض وضرب العبد والذبح والبناء والخياطة
بان حلف لا يقرض من فلان ١٢ بان حلف لا يبنى داراً ١٢م
والايداع والاستيداع والاعارة والاستعارة وقضاء الدين وقبضه
بان حلف لا يودع شيئاً ١٢م بان حلف لا يعير ١٢م بان حلف لا يقضى الدين ١٢م
والكسوة والحمل ودخول اللام على البيع والشراء والاجارة والصناعة
كان فصنعت ١٢ كان اشتريت ١٢ كان صنعت ١٢
والخياطة والبناء كان بعت لك ثوباً بالاختصاص الفعل بالمحلوف
كان بنيت لك بيتاً ١٢م اى بالشخص المحلوف ١٢
عليه بان كان بامره كان ملكه اولا وعلى لدخول والضرب والاكل
بيان الاختصاص ١٢م اى بامر المحلوف عليه ١٢م وتحول اللام ١٢م بان قال ان ضربتك عبدك ١٢م
والشرب والعين كان بعت ثوباً لك لاختصاصها به بان كان
اى بالمحلوف ١٢ اى بالمحلوف ١٢ اى بالمحلوف عليه ١٢م
ملكه امس او لا وان نوى غيره صدق فيما عليه ان بعته او اتبعته
اى غير ما اقتضاه ١٢
تزوج بعقد بالخيار حنث وكذا بالفاسد والموقوف لا بالباطل
اى المحلوف عليه ١٢م من البيع والشراء ١٢م
ان لم يبع فكذا فاعتق او دبر حنث قالت تزوجت على فقال كل
اى فامراته طالق ١٢ اى المحالف ١٢ اى الاجازة ١٢م الزوج ١٢م
امرأته فلى طالق طلقت المحلفة على المشى الى بيت الله او الى الكعبة
عن المحلوف عن ابى الطلاق

حجا او عمرة او شيئا فان ركب اراق دما بخلاف الخروج او الذهاب الى بيت الله

والمشي الى الحرم او الصفا والمروة عبد حران لم يحج العام فشهد بخرة بالكوفة لم يعتق

فى لا يصوم بصوم ساعة بنيته وفى صوما او يوما يوم وفى لا اصلي ركعة وفى صلوة

الشفع ان لبست من غزلك وهو هكذا فلك قطنا فغزلته ونسجه ولبس فهو هكذا ولبس

حتى تخرج او عقد لؤلؤ لبس حلي او خاتم فضة لا يجلس على الارض فجلس على

لبساطا او حصيرا لا ينام على هذا الفراش فجعل فوقه فراشا خر ونام عليه او لا يجلس

هذا السرير فجعل فوقه سريرا اخر لا يحنث ولو جعل على الفراش شرا او على

السرير بساط او حصير حنث باب اليمين فى الضرب والقتل

غير فلك ان ضرب بنته او كسوته لو كامته او حدث عليك تقبل

بالحية بخلاف القتل والحمل والمس لا بضرب امرأته فمد شعرها او خنقها

او عضها حنث ان لم اقتل فلانا فكذا وهو ميت ان علمه حلت

ولا لا عاد دون الشهر قريبا وهو ما شوقه لا بعيد ليقضين

دينه اليوم فقضاه زيوفا او بمهرجة او مستهقة برد لو رصاصا او ستوقة لا تروج

به تضاء لا الهبة لا يقبض دينه درهما دون درهم فقبض بعضه لم يجنث حتى يقبض

متفرقا لا بتفريق صرة مرة ان كان لى مال الا ماشية او غيرها وسمى ذلك لم يجنث بملكها

او بعضها

لا يفعل كذا تركه ابدا اليمين على ثلثة ايام او حلفه وال ليعلمنه بكل داعر

يا خل البلد تقيد بقيامه لا بيته ولقيه بعيد بالصبة فلا قبول بخلاف البيع لا بشم

ريحانا لا يحنث بشم ورد وياسمين بالنفسي والورد على الورق حلف لا يشتري

فزوجه فضولى واجاز بالقول حنث وبالفعل لا ودارها بالملك والاجارة

حلف بانه لا مال له وله دين على ملىء او مماطل لم يحنث كتاب الحدود

هو عقوبة مقدرة لله تعالى وان فى وطئ فى فيلم خال عن ملكه

شبهة ويثبت بشهادة اربعة بالزنى لا بالوطى والحمام فيسألهم

الامام عن ماهيته وكيفيته ومكانه وزمانه والمزنية

فان بينوه وقالوا رايناه وطيها كالميل فى المكحلة وعدلوا

Digitized by Google

سرا وجهرا احكم به وباقراره اربعا في مجالسه الاربعة كلما اقر به رده وساله

كم امر فان بينه حده فان رجع عن اقراره قبل الحد او في وسطه خلي

سبيله وندب تلقينه بلعلك قبلت او لمست او وطيت بشبهة

فان كان محصنا رجمه في فضاء حتى يموت ويبدا الشهود به فان

ابوا سقط ثم الامام ثم الناس ويبدا الامام لو مقرا ثم الناس ولو غير محصن

جلده مائة ونصف للعبد بسوط لا ثمرة له متوسط ويفرق بنياته وفرق على

بدنه الا راسه ووجهه وفرجه ويضرب الرجل قائما في الحد ودعنيه

ممدود ولا ينزع ثيابها الا الفرو والحشو وتضرب جالسة ويحفر لها في

الارض لا لرجم ولا يحد عبده بلا اذن امامه واحصان الرجم الحرية

والتكليف والاسلام والوطي بنكاح صحيح وهم بصفة الاحصان

ولا يجمع بين جلد ورجم وجلد ونفي ولو غرب بمايري صحح والمريض

يرجم ولا يجلد حتى يبرا والحامل لا تحد حتى تلد وتخرج من نفاسها لو كان ولدها

الجلد باب الوطي الذي يوجب الحد والذي لا يوجب

.....اما لو كان حده الرجم فلا يرجم حتى تضع حملها ١٢ معدن

لا حد بشبهة المحل وان ظن حرمته كوطء امة ولده وولد ولده ومعتدته
اى بسبب شبهة المحل ١٢
الكنايات وبشبهة الفعل ان ظن حله كمعتدة الثلث وامة ابنه وزوجته
وسيده والنسب يثبت في الاولى فقط وحد بوطء امة اخيه وعمه
وان ظن حله وامرأة وحدها على فراشه لا باجنبية ثرقت وقيل هي
اى وحد بوطء امراة ١٢ عندنا وقال احمد لا يحد كذا في فتاواه ١٢
زوجته وعليه المهر وبمحرمة نكحها وباجنبية في غير القبل وبالواطة
اى الاجنبية ١٢ اى على الواطي ١٢ ولا يحد بوطء محرمة ١٢ اى لا يحد بوطء اجنبية ١٢
وبهيمة وبزنى في دار الحرب وبغي وبزنى حربي بذمية في حقه وبزنى
اى ولا يحد بزنى ١٢
ومجنون بمكلفة بخلاف عكسه وبالزنا بمستأجرة وباكراه وباقراره ان
انكر الآخر ومن زنى بامة فقتلها لزمه الحد والقيمة الخليفة يوخذ بالقصاص
اى الزاني ١٢
وبالاموال لا بالحد باب الشهادة على الزنى والرجوع عنها
اى بالزنا ١٢
تشهد والحد متقادم سوى حد القذف لم يحد وضمن السرقة ولو اتى تواترا
اى ان حضر من شهد عليه المسروق ١٢
بغائبة حد بخلاف السرقة ولو اقر بالزنى بمجهولة حد وان شهد وابذلك
اى من مجالس القاضي ١٢ رجل ١٢ اى بامراة مجهولة لا يعرفونها ١٢ اى الشهود ١٢

لا كاختلافهم في طوعها او في البلد ولو على كل زنى اربعة ولو اختلفوا
في بيت واحد حد الرجل والمرأة ولو شهدوا على زنى امرأة وهي بكر او الشهود
فسقة او شهدوا على شهادة اربعة وان شهد الاصول على الفروع لم يحد احد ولو كانوا عبيدا
او محدودين في قذف وثلثة حد المشهود عليه ولو حد فوجد احدهم عبدا
او محدودا حد وارش ضربه هدر وان رجع فديته على بيت المال ولو رجع احد
الاربعة بعد الرجم حد وغرم ربع الدية وقبله حد واولا رجم ولو رجع احد الخمسة
لا شيء عليه فان رجع اخر حد وغرما ربع الدية وضمن المزكي دية المرجوم ان رجعوا
عبيدا كما لو قتل من امر برجمه افظهر واكذلك وان رجم توحد عبيدا فديته في
المال ولو قال شهود الزنى تعمدنا النظر قبلت شهادتهم ولو انكر الاحصان
فشهدا عليه رجل واص أتان او ولدت زوجته منه رجم

باب حد القذف

من شرب خمرا فاخذ وريحها موجود او كان سكران ولو بنبيذ التمر لو شهد رجلان او
رجل واحد حد ان علم شربه طوعا وصحا وان اقر او شهد اثنان حد وان ضرب ريحها لا لبعد المسافة
او وجد منه رائحة الخمر او تقيأها او رجع عما اقر او اقر بسكران بان زال عقله لا

وحد السكر والخمر ولو شرب قطرة ثمانون سوطا والعبد نصفه وعزر على
ای السکر ۱۲ ای من الخمر ۱۲ ای لفصت ثمانین ۱۲م
بدنه كحد الزنى باب حد القذف هو كحد الشرب كمية وتوقتا فلو
ای بدن الشارب ۱۲م ای حد القذف ۱۲م ای عدد ۱۲م
قذف محصنا او محصنة بزنى حد بطلبه متفرقا ولا ينزع عنه عين الفرو والخنثى
رجل ۱۲م ای رجلا محصنا ۱۲م القاذف ۱۲ ای بطلب المقذوف ۱۲م
واحصانه بكونه مكلفا حرا مسلما عفيفا عن الزنى فلو قال لغير مستأهل يا
ای واحصان المقذوف ۱۲م ای عاقلا بالغا ۱۲م ای رجل ۱۲م
مستأبن فلان في غضب حد وفي غيره لا كنفيه عن جده وقوله لعربي يا نبطي
ای لم يكن ۱۲م ای لا يحد ۱۲م ای كمن لا يحد بنفي الاب ۱۲م
ويا ابن ماء السماء وينسبه الى عمه او خاله او مربيه وبو قال يا ابن الزانية
ای قوله لآخر يا ابن ۱۲م عطف على قوله ولنفيه ای نسبة شخص ۱۲م رجل الآخر ۱۲م
وامه ميتة فطلب الولد او ولده حد ولا يطلب ولد ابا وجد سيا
الواو للحال ای والحال الآخر ۱۲م ای القاذف عدنا ۱۲
بقذف امه ويبطل بموت المقذوف لا بالرجوع والعفو ولو قال زنيت
في الجبل وعفي به الصعو حد ولو قال يا زاني وعكس حد ولا لعان ولو قال لامرأته
ای قصد ۱۲م
يا زانية وعكست حد ولا لعان ولو قالت زنيت بك بطلا ان اطر
ای المراة بان قالت لا بل انت ۱۲ ای امراة القاذف في جواب يا زانية ۱۲م رجل ۱۲
ولد ثم نفاه بلا عن وان عكس حد والولد له فيهما ولو قال ليس بابني ولا بابنك
بان قال هو ابني ۱۲م بان نفى نسب ولدهم او ولده ۱۲م ای رجل لامرأته ۱۲م
بطلا ومن قذف امرأة لولد زنا ابو ولدها او لاعنت ابو ولد
عطف على قوله لم يدر ای ومن قذف ۱۲م
ای الحد واللعان ۱۲
او رجلا وطئ في غير ملكه او امة مشتركة او مسلما زنى في كفره
قذف ۱۲ كالمة نعيه ۱۲ معدن عطف على قوله امراته ۱۲م ای بهيمة وبين غيره ۱۲م

او مكاتبا مات عن وفاء لا يحد وحد قاذف واطئ امة مجوسية

وحائض ومكاتبة ومسلم نكح امه في كفره ومستأمن قذف مسلما

اي في حالة كفره ١٢

هما معطوفان على امة ١٢م

ومن قذف او زنى او شرب مرارا فحد فهو لكله **فصل في التعزير** ومن

سواء كان المقذوف واحدا او متعددا ١٢م اي الحد الواحد الذي حد به يقع لكله ١٢م

قذف مملوكا او كافرا بالزنى او مسلما بيا فاسق يا كافر يا خبيث يا لص

بان قال يا زاني او زنيت ونحوهما ١٢ وهو الخارج عن طاعة الله ١٢م يا سارق ١٢م

يا فاجر يا منافق يا لوطي يا من يلعب بالصبيان يا اكل الربوا يا شارب

اي يا كاذب او فاسق ١٢م هو الذي يطأ الدبر ١٢م

الخمر يا ديوث يا مخنث يا خائن يا ابن القحبة يا زنديق يا قرطبان يا ماوى

وهو الذي يولي كالمرأة ١٢

الزواني او اللصوص يا حرام زاده غرز وبيا كلب يا تيس يا حمار يا خنزير يا بقر

اي او يا ماوى اللصوص ١٢م اي ومن قذف مسلما ١٢م

يا حية يا حجام يا يهوديا ملجريا ولد الحرام يا عير يا ناكس يا منكوس يا سخرة يا صحكة

الناس ١٢م

يا كشخان يا ابله يا موسوس لا والمقل التعزير تسعة وثلثون سوطا واقله

وهو الذي لا عقل له ١٢م

ثلثة وهو حسبه لغير الضرب واشد الضرب التعزير بقدر حد الزنى فتحد

اي ثلثة اسواط ١٢م اي حبس الغرر ١٢م

الشرب ثم حد القذف ومن حد او عزر فمات فدمه هدر بخلاف الزوج

اذا عزر زوجته لنشوزها لا بترك الزينة والاجابة اذا دعاها الى فراشه

اي او لترك الاجابة ١٢م

كتاب السرقة

وترك الصلوة والغسل والخروج من البيت

عطف على قوله ترك اى والخروج ١٢ م

هو اخذ مكلف خفية قدر عشرة دراهم مضروبة جيدة محرزة بلا شبهة فيه او في المكان او حافظ

اى السرقة ١٢ اى في النهار ١٢ م كالدور والبيوت ١٢

فيقطع ان اخرجه او شيئا بعضه او شاركهما آخر او جماعة ولو جمعا والا اخذ بعضهم قطعوا ان اتلفا

١٢ اى بالاخراج ان السارق سرقه ١٢ م اى ولو كان السارق ١٢ م اى بعض الجميع ١٢ اى بالجمع

الكل بضاب ولا يقطع بخشب وحشيش وقصب وسمك وطير وصيد

اى الكل واحد من الجميع ١٢ اى يد السارق ١٢ م اى سرقة خشب ١٢ اى لو كان ١٢ م كان وجدانها ١٢

وزرع لم يحصد واشربة مسكرة وطنبور ومصحف ولو محلى باب

اى ولو كان المصحف ١٢ م

مسجد وصليب ذهب وشطرنج ونرد وصنج حر وكلوبه محلى و

اى ولا يقطع بشطرنج ١٢ اى ولا يقطع بصبي ١٢ م اى مع الصبي ١٢

عبد كبير ودفاتر لخلاف الصغير ودفتر لحساب وكلب وفهد وفنك

اى ولا يقطع لعبد ١٢ م اى بخلاف العبد الصغير ١٢ م اى بخلاف دفتر الحساب ١٢ اى ولا يقطع لكلب ١٢

وطبل لهو وبربط ومزمار وضبابة ونصب واختلاس ونبش ومال عامة او

اى ولا يقطع ببربط ١٢ م

مشترك ومثل دينه وشيء قطع فيه ولم يغرم ويقطع لبرقه الساج والقفا

اى بين المالك وشريك ١٢ اى ولا يقطع بمثل دينه ١٢ اى في ذلك الشيء ١٢

ولا بنوس وصندل والقصوص الحضر والياقوت والمرجان والعنبر والعود

جمع الاحضر ١٢ م وهو حجر معروف ١٢ م اى ويقطع بالاول ١٢

والابواب المتخذة من الخشب وصل في البحر ومن شرع من ذي رحم محرم

اى ومن سرق من زوجته ١٢ اى ومن زوجته سيده ١٢ م

كابن رضيع ومن زوجته وزوجها وسيده وزوجته وزوج سيدة ومكاتبه

وخيمته وفسطاطه ومن مغنم وحمام وبيت اذن في دخوله لم يقطع

ومن سرق من بيت قصعة او من بيت صفره او من بيت حصير او من بيت قنديل او من بيت سراج او من بيت طشت او من بيت رحى او من بيت تنور او من بيت قدر او من بيت جرة او من بيت كوز او من بيت كوب او من بيت ابريق او من بيت سطل او من بيت مرآة او من بيت مشط او من بيت سكين او من بيت فأس او من بيت قدوم او من بيت منشار او من بيت تيشة او من بيت مسمار او من بيت مطرقة او من بيت كلبتين او من بيت منفاخ او من بيت سندان او من بيت ميزان او من بيت صنجة او من بيت رطل او من بيت اوقية او من بيت درهم او من بيت دينار او من بيت فلس او من بيت حبة او من بيت دانق او من بيت قيراط او من بيت طسوج او من بيت حبة خردل او من بيت حبة شعير او من بيت حبة ارز او من بيت حبة عدس او من بيت حبة باقلا او من بيت حبة حمص او من بيت حبة لوبيا او من بيت حبة ماش او من بيت حبة جاورس او من بيت حبة سمسم او من بيت حبة كزبرة او من بيت حبة كمون او من بيت حبة شونيز او من بيت حبة كرويا او من بيت حبة انيسون او من بيت حبة رازيانج او من بيت حبة فلفل او من بيت حبة زنجبيل او من بيت حبة دارصيني او من بيت حبة قرفة او من بيت حبة قرنفل او من بيت حبة جوزبوا او من بيت حبة جوزة او من بيت حبة لوز او من بيت حبة فستق او من بيت حبة بندق او من بيت حبة صنوبر او من بيت حبة زبيب او من بيت حبة تمر او من بيت حبة تين او من بيت حبة خوخ او من بيت حبة مشمش او من بيت حبة اجاص او من بيت حبة تفاح او من بيت حبة سفرجل او من بيت حبة رمان او من بيت حبة عنب او من بيت حبة بطيخ او من بيت حبة قثاء او من بيت حبة خيار او من بيت حبة باذنجان او من بيت حبة بامية او من بيت حبة قرع او من بيت حبة لفت او من بيت حبة جزر او من بيت حبة فجل او من بيت حبة كراث او من بيت حبة ثوم او من بيت حبة بصل او من بيت حبة كراويا او من بيت حبة نعناع او من بيت حبة كرفس او من بيت حبة هندبا او من بيت حبة خس او من بيت حبة سلق او من بيت حبة اسفناج او من بيت حبة قرطم او من بيت حبة حلبة او من بيت حبة ترمس او من بيت حبة فول او من بيت حبة عدس او من بيت حبة باقلا او من بيت حبة حمص او من بيت حبة لوبيا او من بيت حبة ماش او من بيت حبة جاورس او من بيت حبة سمسم او من بيت حبة كزبرة او من بيت حبة كمون او من بيت حبة شونيز او من بيت حبة كرويا او من بيت حبة انيسون او من بيت حبة رازيانج او من بيت حبة فلفل او من بيت حبة زنجبيل او من بيت حبة دارصيني او من بيت حبة قرفة او من بيت حبة قرنفل او من بيت حبة جوزبوا او من بيت حبة جوزة او من بيت حبة لوز او من بيت حبة فستق او من بيت حبة بندق او من بيت حبة صنوبر او من بيت حبة زبيب او من بيت حبة تمر او من بيت حبة تين او من بيت حبة خوخ او من بيت حبة مشمش او من بيت حبة اجاص او من بيت حبة تفاح او من بيت حبة سفرجل او من بيت حبة رمان او من بيت حبة عنب او من بيت حبة بطيخ او من بيت حبة قثاء او من بيت حبة خيار او من بيت حبة باذنجان او من بيت حبة بامية او من بيت حبة قرع او من بيت حبة لفت او من بيت حبة جزر او من بيت حبة فجل او من بيت حبة كراث او من بيت حبة ثوم او من بيت حبة بصل او من بيت حبة كراويا او من بيت حبة نعناع او من بيت حبة كرفس او من بيت حبة هندبا او من بيت حبة خس او من بيت حبة سلق او من بيت حبة اسفناج او من بيت حبة قرطم او من بيت حبة حلبة او من بيت حبة ترمس او من بيت حبة فول

ومن سرق من المسجد متاعا وربه عنده لا قطع وان سرق ضيف ممن اضافه

وسرق شيئا ولم يخرجه من الدار لا وان اخرجه من حجرة الى الدار او اعاره من اهل الحجرة او نقب فدخل والقى شيئا في الطريق ثم اخذه او حمله على حمار فساقه واخرجه قطع وان ناوله اخر من خارج او ادخل يده في بيت واخذ وطرحه خارجه

او سرق من كم او سرق من قطار بعير او حملا لا وان شق الحمل واخذ منه

او سرق ما في القافلة متاع وربه يحفظه او نائم عليه او ادخل يده في صندوق

او في جيب غيره او كمه واخذ المال قطع **فصل في كيفية القطع**

واثباته ويقطع يمين السارق من الزند ويحسم ورجله اليسرى عادوان

سرق ثانيا حبس حتى يتوب ولم يقطع كمن سرق وابهامه اليسرى

مقطوعة او شلاء او اصبعان منها سواها او رجله اليمنى مقطوعة

ولا يضمن بقطع اليسرى من امر بخلافه وطالب المسروق منه شرط القطع ولو

سواء كان قطعها عمدا او خطأ

موه عا او غاصبا او صاحب الربا ولو يقطع بطلب المالك لو سرق

منهم لا بطلب المالك والسارق لو سرق من سارق بعد القطع ومن سرق
شيئا فرده قبل الخصومة الى مالكه او ملكه بعد القضاء او ادعى انه ملكه
او نقصت قيمته من الضمان لم يقطع ولو اقر بسرقة ثم قال احدهما كذبت
او قال لم يكن لي او غاب احدهما وشهد على اقراره قطعا ولو اقر عبد بسرقة
قطع ورد السرقة الى المسروق منه ولا تحتم قطع وضمن ورد العين لو قائما ولو
لبعض السرقات لا يضمن شيئا ولو شق ما سرق في الدار ثم اخرجه قطع
ولو سرق شاة فذبحها واخرجها لا ولو صنع المسروق دراهم ودنانير قطع
وردها ولو صيغه احمر فقطع لا يرد ولا يضمن ولو اسود يرد

باب قطع الطريق

اخذ قاصد قطع الطريق قبله حبس حتى يتوب وان اخذ ما لا معصوما قطع يده
ورجله من خلاف وان قتل قتل حدا وان عفى اولى وان قتل واخذ قطع وقتل وصلب
او قتل او صلب صلب حيا ثلثة ايام ويعجل بطعنه برمح حتى يموت ولم يضمن
ما اخذ وغير المباشر كالمباشر والقتل بالعصا والحجر كالسيف وان اخذ مالا

وجرح قطع وبطل الجرح وان جرح فقط او قتل فتاب وكان بعض القطاع غير مكلف
اى الانسان ١٢

او ذا رحم محرم من المقطوع عليه او قطع بعض القافلة على البعض او تطرح
اى من قطع الطريق
الطريق ليلا او نهارا بمصر او بين مصرين لم يجد فاقاد الولاة وعفا ومن
اى كلوا حد منهم ١٢
تحتم في المصر غير مرة قتل به كتاب السير الجهاد فرض كفاية ابتداء ان
بالتخفيف اى عصر حلق النسان ١٢م
قام به قوم سقط عن الكل والا اثموا بتركه ولا يجب على صبي وامرأة وعبد ولا عمى
اى بالجهاد ١٢م اى الجهاد ١٢ اى كل الناس ١٢ اى اثم كل الناس ١٢م
ومقعد وافقطع وفرض عين ان هجم العدو ويخرج المرأة والعبد بلا اذن زوج
وهو الاعرج ١٢م وهو مقطوع اليد ١٢م اى اتى ١٢م
وبسيده وكره للجعل ان وجد في والا لا فان حاصرناهم ندعوهم الى الاسلام فان
اى مال ١٢م اى للايكون الجعل ١٢ اى وان لم يوجد في ١٢م
اسلموا فيها والا الى الجزية فان قبلوا فلهم ما لنا وعليهم ما علينا ولا يقاتل من
اى الجزية ١٢ اى الى الاسلام ١٢م اى وقبول
لم يبلغه دعوة الاسلام وندعوا بذا من بلغته ولا نستعين بالله تعالى ونحاربهم
اى لطلب العون من الله ١٢م
بنصب المجانيق وحرقهم وغرقهم وقطع اشجارهم وافساد زروعهم ورميهم
اى باتية ١٢ وهى جمع المنجنيق ١٢
وان تترسوا بمسلمين قصدناهم ونهينا عن اخراج مصحف وامرأة في سرية
اى لبستر اى جعلوا بعضنا بمنزلة الترس ١٢م اى ممنوعا ١٢م
يخاف عليها وغدر وغلول ومثلة وقتل امرأة وغير مكلف وشيخ فان
وهو الجناية ونقض العهد ١٢م وهو الصبي والمجنون ١٢م
قاتل او عمي ومقعد الا ان يكون احدهم ذا رأي في الحرب او ملكا وقتل

اب مشرك وليا لابن ليقتله غيره ولضاعهم ولو بمال ان خيرا
اى لتمتع الابن عن قتله ١٢ اى الاب ١٢ اى ولو كان المسلم ١٢
وتبذ لو خيرا ونقاتل بالنبذ لو خان ملكهم والمرتدين بالمال فان اخذ
اى بنقض العهد مع ارسال العلم اليهم ١٢ اى بالقائهم ١٢
لم يرده ولم نبع سلاحا منهم ولم نقتل من امنه حرا وحرة ونبذ لو شرا
اى المال اليهم ١٢ الاذان ١٢ اى لو كان
وبطل امان ذمي واسير وتاجر وعبد محجور عن القتال **باب الغنائم**
اى وتبا جزاء فعل عليهم ١٢
وقسمة ما فتح الامام عنوة قسم بيننا او اقرها لها عليها ووضع الجزية
اى قسمة الغنائم ١٢ اى من البلاد ١٢ اى بين المسلمين ١٢ اى اهل البلدة اعلى انفسهم
والخراج وقتل الاسارى او استرق او ن ء احرارا ذمة لنا وحرم ردهم الى
اى رد الاسارى ١٢
دار الحرب والفداء بالمن وبعقر مواش شق اخراجها فتذبح وتحرق
قسمة الغنيمة في دارهم لا الايدلع وبيعها قبلها وشرك الردء والمدد
اى للامام ١٢ اى العون ١٢
فيها لا السوقي بلا قتال من مات فيها وبعد لا حراز بدارنا يورث
اى في الغنيمة ١٢ اى لا يشرك الغنيمة ١٢ اى في دار الحرب ١٢ اى بدار الاسلام ١٢
نصيبه وينتفع فيها لعلف وطعام وحطب وسلاح ودهن ملا قسمة و
اى نصيب المستحق ١٢ اى لعلف الدواب وهو معروف ١٢
لا يبيعها ولجد الخروج منها لا وما فضل رد الى الغنيمة ومن اسلم منهم احرز
اى من العدو ١٢
نفسه وطفله وكل مال معه او كان وديعة عند مسلم او ذمي دون ولده
اى جعل نفسه في الحرز ١٢
الكبير وزوجته وحملها وعقاره وعبده المقاتل **فصل في القسمة**
فيه خلاف الشافعي حيث قال ما في بطنها مسلم باسلام بيه تبعا فلا يكون كذا في الكافي ١٢

للراجل سهم وللفارس سهمان وله فرسان والبرازين كالعتاق لا للراحلة
اى من اربعة اخماس ١٢م اى ملوكا ١٢م
والبغل والعجزة للفارس والراجل عند المجاورة وللملوك والمرأة والصبي والذمي
الرضخ لا السهم والخمس لليتامى والمساكين وابناء السبيل وقدم ذوي القربى الفقراء
وقال احمد للذكر مثل حظ الانثيين ١٢ جمع يتيم ١٢ جمع المسكين ١٢م
منهم على الاحق لا غنياءهم وذكر الله تعالى للتبرك وسهم النبي عليه السلام سقط بموته
اى من ذوي القربى ١٢
كالصفي وان دخل جمع ذو منعة دارهم فلا اذن خمس ما اخذ وان لا
وهو شيء كالخيمس كان يصطفيه لنفسه من الغنيمة كفرس او سيف او فرس او امة ١٢م اى اخذ الخمس ١٢م
لا وللامام ان ينفل بقوا من قتل قتيلا فله سلبه وبقوله للسرية حولت لكم الربع
اى سلب القتيل ١٢م
بعد الخمس وينفل بعد الاحراز من الخمس فقط والسلب الكل ان لم ينفل من رأس المال
اى اصل الغنيمة ١٢م
وثيابه وسلاحه ومامعه دابة استيلاء الكفار سبعة
اى الكفار ١٢م
واخذوا اموالهم ملكوا وملكنا ما نجده من ذلك ان غلبنا عليهم
اى من ذلك الذي اخذه الترك من اهل الروم ١٢م
وان غلبوا على اموالنا واحرزوها بدارهم ملكوها وان غلبنا بعد عليهم
اى الترك والروم ١٢م
فمن وجد ملكه قبل القسمة اخذه مجانا وبعدها بالقيمة وبالثمن ان اشتراه
تأمر منهم وان فقئ عينه واخذ ارشه فان تكرر لا
اى عين المملوك ١٢م

بعد احراز التغلبية ١٢ الاسلام ١٢م اى اسير كفار الترك وهو جمع الترکی ١٢ معدن

والشراء اخذا الاول من الثاني بثمنه ثم القديم بالثمنين ولم يملكوا حرة ونا
وهذبرنا وام ولدنا ومدبرنا ومكاتبنا وعبدنا عليهم جميع ذلك وان فداه الامام بعبد
فاخذوه ملكوه ولو اتى اليهم من لا امان له بفرس او متاع فاشترى رجل
منهم اخذ العبد مجانا وغيره بالثمن وان اتباع مستأمن عبدا مأذونا شاء او
ادخله داره او من عبد ثم فجاءنا او ظهرنا عليهم عتق باب المستأمن يدخل
تاجرنا ثم حربي تعرضه بشيء منهم فلم اخرج شيئا ملكه مخلي فيتصدق به فان
اداه خراجا او ان حربيا او عضا جاء هما صاحبه وخرجا الينا لم يقتص بشيء وكذا لو كانا
حربيين وعقلا ذلك ثم استأمنا وان خرجا مسلمين قضي الدين بينهما لا بالغصب
مسلم ان مستأمنا ان قتل احدهما صاحبه تجب الدية في ماله والكفارة في الخطأ وكذا شبه
في الاسيرين سوى الكفارة في الخطأ كقتل مسلم مسلما اسلم ثم فصل اذا كان
مستأمنا من فيلسنة وقيل له ان اقمت سنة وضع عليك الجزية فان مكث
بعد سنة فهو ذمي فلم يترك ان يرجع الينا كما لو وضع عليه الخراج او نكث
ذميا لا عكسه فان رجع اليهم وله وديعة عند مسلم او ذمي

او دين عليها حل دمه وان أسرا وظهر عليهم فقتل سقط دينه و
صارت وديعة فيئا وان قتل ولم يظهر عليهم او مات فرضه وديعة لورثته
وان جاء نا حربي بامان وله زوجة ثمه وولد ومال عند مسلم وذمي وحربي
فاسلم هنا ثم ظهر عليهم فالكل فيء وان اسلم ثمه فجاء نا ظهر عليهم فولده
الصغير حر مسلم وما اودعه عند مسلم او ذمي فهو له وعينه فيء ومن قتل
مسلما خطأ فعليه الدية لا ولي له او حربيا جاء نا بامان فاسلم فديته على عاقلته للامام
وفي العمد القتل والدية لا العفو

باب العشر والخراج والجزية

ارض العرب وما اسلم اهله او فتح عنوة وقسم بين الغانمين عشرية
والسواد وما فتح عنوة واقرارهله عليه او صالحهم خراجية ولو احيى
موات يعتبر قربه والبصرة عشرية وخراج جريب يصلح للزرع صاع
وفي رهم وفي جريب الرطبة خمسة دراهم وفي جريب الكرم والنخل
المتصل عشرة دراهم وان لم تطق ما وظف نقص بخلاف الزيادة ولا خراج
ان غلب على ارضه الماء او انقطع او اصاب الزرع آفة وان عطلها صاحبها

او اسلم او اشترى مسلم ارض خراج يجب ولا عشر في خارج ارض الخراج باب

الجزية الجزية لو وضعت بتراض لا يعدل عنها والا توضع على الفقير المعتمل في كل سنة

اثنا عشر درهما وعلى وسط الحال ضعفه وعلى المكثر ضعفه وتوضع على كتابي

ومجوسي وثني عجمي لا عربي ومرتد وصبي وامرأة وعبد ومكاتب وزمن واعمى و

فقير غير معتمل وراهب لا يخالطهم وتسقط بالاسلام والتكرار والموت

ولا تجدد بيعة وكنيسة في دارنا ولا يعاد المنهدم ويمين الذمي عندنا

في الزي والمركب والمسرج فلا يركب خيلا ولا يعمل بالسلاح

ويظهر الكستيج ويركب بركابا كالاكف ولا ينقض عهده

بالاباء عن الجزية والزنا بمسلمة وقتل مسلم وسب

النبي عليه السلام بل بالالحاق ثمه او بالغلبة على موضع الحرب

فصار كالمرتد ويوخذ من تغلبي وتغلبية بالعين ضعف

زكوتنا ومولاه كمسلم القرشي الجزية والخراج ومال التغلبي وهدية اهل

الحرب وما اخذنا منهم بلا قتال يصرف في مصالحنا كسد الثغور وبناء

القناطير والجبي وكفاية القضاة والعمال والعلماء والمقاتلة

وزراريهم ومن مات في نصف السنة حرم عن العطاء باب المرتدين

يعرض الاسلام على المرتد وتكشف شبهته ويحبس ثلثة ايام فان اسلم و

الاقتل واسلامه ان يتبرء عن الاديان سوى الاسلام او عما انتقل

اليه وكره قتله قيله ولم يضمن قاتله ولا تقتل المرتدة بل تحبس حتى تسلم

ويزول ملك المرتد عن ماله موقوفا فان اسلم عاد ملكه

وان مات او قتل على ردته ورث كسب اسلامه وارث

المسلم بعد قضاء دين اسلامه وكسب ردته في بعد قضاء دين

ردته وان حكم بلحاقه عتق مدبره وام ولده وفقل ماله الى ورثته

وحل دينه وتوقف مبايعته وعتقه وهبته فان امن فقد وان

هلك بطل وان عاد مسلما بعد الحكم بلحاقه فما وجده في

يد وارثه اخذه والا لا ولو ولدت امة له نصرانية لستة

اشهر مذ ارتد فادعاه فهي ام ولده وهو ابنه حر

الشبهة وقال

الشيخ الامام ان يعتقد ان يجب

عليه قتله ايام ولفظ الاطلاق يفيد قبل ان

ولا فرق بين الحر والعبد فان ارتد تاب

نفس وتبت وبعد ذلك اذا ارتد وتاب

تزا الارتداد ويقبل من غير عرض الاسلام عليه

سحقق بالبرزخ ان

وقال مالك واحمد لا تقبل توبته

ما روى عن احمد يكون

الذي خارج من

قوله مباشرة

غير مشروط

الطلاق

باب المرتدين

ا عن حنيفة رضي

ان كان في

ا معدن

جمع القنطار وهو المال

معدن

معدن

معدن

ولا يرثه ولو مسلمة ورثته الابن ان مات على الردة او لحق بدار الحرب
اى ولو كانت الامة ١٢ اى من الاب ١٢ اى الاب ١٢
وان لحق المرتد بماله فظهر عليه فهو فيء فان رجع الى دار الاسلام وقد ذهب
اى مع ماله بدار الحرب ١٢ اى فماله ١٢
بمال نظهر عليه فلوارثه فان لحق وقضى بعوده لابنه وكاتبه فيجاء مسلما فالمكاتبة والولاء
اى فكاتبة الابن ١٢ البار المتعدية ١٢
لورثته فان قتل مرتد رجلا خطاء ولحق او قتل فالدية في كسب
اى قطع اليد ١٢ اى من القطع ١٢
الاسلام ولو ارتد بعد القطع فمات منه ضمن القاطع
اى بسبب القطع ١٢ اى ذلك المرتد ١٢
نصف الدية في ماله لورثته فان لم يلحق واسلم
اى من تاريخ القطع ١٢
ومات ضمن الدية ولو ارتد مكاتب ولحق فاخذ بماله وقتل تمكاتبته
اى لعدم الكتابة ١٢ اى من بدل الكتابة ١٢
لمولاه وما بقي لورثته ولو ارتد الزوجان ولحقا فولدت ولدا وولد ولده
اى من بدل الكتابة ١٢ اى الزوجان بدار الحرب ١٢
فظهر عليهم فالولدان فيء ويجبر المولد على الاسلام لا ولد الولد
اى مغلب ١٢
ولو ارتد احد الصبيين العاقل صح كاسلامه ويجبر عليه ولا يقتل بالتبعية
اى الصبي المرتد العاقل ١٢
البغاة خرج قوم مسلمون عن طاعة الامام وغلبوا على بلد دعاهم
اى جماعة ١٢ اى الامام الحق ١٢ البغاة ١٢ اى دعا الامام القوم
اليه وكشف شبهتهم وبداء بقتالهم ولو لم فئة جهز على جريحهم واتبع
اى الى طاعته ١٢ اى الامام ١٢ اى الامام ١٢ اى ولو كانت ١٢
مولیهم ولا لا ولم ليس ذريتهم وحبس اموالهم
اى الامام ١٢

حتى يتوبوا وان احتاج قاتل بسلاحهم وخيلهم وان قتل باغ مثله فظهر
اى يرجعوا الى امر الله فان ذا تابوا وفازوا الى امر الله ورضوا عليهم سواء لهم ١٢ام
عليهم لم يجب شئ وان علبوا على اهل مصر فقتل مصري مثله فظهر على المصر
اى على اهل البغي ١٢
قتل به وان قتل عادل باغيا او قتله باغ وقال انا على حق وربه وان قال انا
على باطل لا وكره بيع السلاح من اهل الفتنة وان لم يدر انه منهم
كتاب اللقيط
ندب التقاطه ووجب ان خاف الضياع وهو
اى اللقيط ١٢ام وهو اسم لمولود يحرم اهله خوفا من الفقر او فرارا من تهمة الزنا ١٢ام
حر بغفلته في بيت المال كارشه ولا ياخذه منه احد وثبت
اى اللقيط ١٢ام
نسبه من واحد ومن اثنين وان وصف احدهما علامة به فهو احق به
اى نسب اللقيط ١٢ام اى احد الرجلين ١٢ام
ومن ذمي وهو مسلم ان لم يكن في سكان اهل الذمة ومن عبد و
اى اللقيط ١٢ام اى لم يوجد اللقيط ١٢
هو حر ولا يرق الا ببينة وان وجد معه مال فهو له ولا يصح للملتقط
اى اللقيط ١٢ام اى اللقيط ١٢ام
عليه نكاح وبيع واجارة ويسلمه في حرفة ويقبض هبته كتاب
اى بيع اجارة ١٢ام اى تسليم اللقيط ١٢ اى للملتقط ١٢ام اى هبة اللقيط ١٢
اللقطة
لقطة الحل والحرم امانة ان اخذها ليردها على ربها و
اى وهي مال يوجد في الارض ١٢ام اى في يد الملتقط ١٢ام اى اخذها ١٢ام
اشهد وعرف الحول ان علم ان ربها لا يطلبها ثم تصدق فان جاء
اى الاخذ لغلبة الظن ١٢ام اى التصدق ١٢ام اى اللقطة
ربها نفذ او ضمن الملتقط وصح التقاط البهيمة وهو متبرع

قوله اى يقتتلون قوله اى بعد ما قتل منهم قوله اى بعد ما قتل منهم قوله اى بعد ما قتل منهم

في الانفاق على اللقيط واللقطة وبأذن القاضي يكون دينا ولو كان لها
نفع اجرها وانفق عليها ولا باعها ومنعها من ربها حتى ياخذ النفقة ولا
يدفعها الى مدعيها بلا بينة وان بين علامتها حل الدفع ولا حث وتنتفع
بها لو فقيرا ولا تصدق على اجنبي وابويه وزوجته وولده ولو قراءة كتاب الابق
اخذه احد ان قوي عليه ورد مدة سفره له اربعون درهما ولو قيمته اقل
منه ومن رده لاقل منها فبحسابه والمدبر وام الولد كالقن وان ابق من الراد
لا يضمن ولا يشهد انه ياخذه ليرده وجعل الرهن على المرتهن وامر نفقته
كاللقطة كتاب المفقود هو غائب لم يدر موضعه وحيوته ووفاته
نصب القاضي من ياخذ حقه ويحفظ ماله ويقوم عليه وينفق ماله
على قريبه وكاد وزوجته ولا يفرق بينه وبينها وحكم بموته بعد تسعين
سنة وتعتد امراته وورث منه حينئذ لا قبله ولا يرث من
احد فلو كان مع المفقود وارث يحجب به كله يعطى اقل النصيبين ويوقف الباقي كالحمل
حقه به

كتاب الشركة

شركة الملك ان يملك اثنان عينا ارثا او شراء

وكل جنبي في قسط غير وشركة العقد ان يقول احدهما شاركتك في كذا

ويقبل الآخر وهي مفاوضة ان تضمنت وكالة وكفالة وتساويا مالا

وتصرفا ودينا فلا تصح بين حر وعبد وصبي وبالغ ومسلم وكافر وما

يشتريه كل يقع مشتركا لا طعام اهله وكسوتهم وكل دين لزم احدهما

بتجارة او غصب وكفالة لزم الآخر وتبطل ان وهب لاحدهما او ورث فما تصح

فيه الشركة لا العرض ولا تصح مفاوضة وعنان بغير النقدين والتبر

والفلوس النافقين ولو باع كل نصف عرض نصف عرض الآخر وعقد الشركة

صح وعنان ان تضمنت وكالة فقط وتصح مع التساوي في المال دون

الربح وعكسه وبعض المال وخلاف الجنس وعدم الخلط وطلب المشتري

بالثمن فقط ورجع على شريكه بحصته منه وتبطل بهلاك المالين لواحدهما

قبل الشراء وان اشترى احدهما شيئا بماله وهلك مال الآخر فالمشترى بينهما

ورجع بحصته من ثمنه على شريكه وتفسدان شرط لاحدهما دراهم مسماة من الربح ولكل

---

١ قوله كتاب الشركة الخ اعلم ان الشركة في اللغة الاختلاط وفي الشرع عبارة عن اجتماع في استحقاق او تصرف لا على وجه الشركة والاول شركة الملك والثاني شركة العقد ثم شركة الملك على نوعين اختياري وجبري والاول ما يثبت بفعل الشريكين والثاني ما يثبت بغير فعلهما وشركة العقد على خمسة اوجه مفاوضة وعنان وشركة الصنائع وشركة الوجوه وشركة المضاربة وبدأ بشركة الملك لانها اصل لشركة العقد لان سببها وهو الاختلاط في الاموال موجود في شركة الملك بغير صنع العباد وفي شركة العقد بصنعهم فكان الاول اصلا والثاني فرعا والاصل اسبق من الفرع في الوجود فكان اولى بالتقديم في الذكر ولان شركة الملك اعم من شركة العقد لوجودها في المباح وفي الدين المشترك بين اثنين بالارث ولا شركة عقد في ذلك والاعم مقدم على الاخص في الذكر لان الاعم كالجنس والاخص كالنوع والجنس مقدم على النوع في الذكر لان الجزء مقدم على الكل في الوجود فكان مقدما في الذكر ولان شركة الملك ثابتة بالكتاب والسنة والاجماع اما الكتاب فقوله تعالى فهم شركاء في الثلث وقوله تعالى وان كثيرا من الخلطاء ليبغي بعضهم على بعض واما السنة فقوله عليه السلام الشركاء شركاء في ثلاث في الماء والكلاء والنار واما الاجماع فظاهر ٢ قوله شركة العقد الخ اعلم ان شركة العقد على خمسة اوجه مفاوضة وعنان وشركة الصنائع وشركة الوجوه وشركة المضاربة وبدأ بشركة المفاوضة لانها اقوى الشركات واشملها ٣ قوله ان تضمنت وكالة وكفالة الخ اعلم ان المفاوضة لا تصح الا بالشرائط الستة التي ذكرها المصنف وهي ان يكون رأس مال كل واحد منهما عند العقد نقدا من الدراهم والدنانير وان يكون مقدار رأس مال كل واحد منهما سواء وان يكون تصرف كل واحد منهما في مال الشركة بالوكالة وان يكون كل واحد منهما كفيلا عن صاحبه فيما يلزمه بسبب الشركة وان يكون الربح بينهما على قدر رأس المال وان يكون كل واحد منهما اهلا لان يوكل ويتوكل ويكفل ويتكفل ٤ قوله ودينا فلا تصح بين حر وعبد الخ اعلم ان المفاوضة لا تصح بين الحر والعبد لان العبد لا يملك التجارة ولا يملك الكفالة بالمال ولا بين الصبي والبالغ لان الصبي لا يملك التجارة ولا الكفالة بالمال ولا بين المسلم والكافر لان الكافر لا يملك التجارة في الخمر والخنزير ولا بين الكافرين اذا كان احدهما ذميا والآخر حربيا لان الحربي لا يملك التجارة في دار الاسلام ٥ قوله فلا تصح بين حر وعبد الخ اعلم ان المفاوضة لا تصح بين الحر والعبد لان العبد لا يملك التجارة ولا يملك الكفالة بالمال ولا بين الصبي والبالغ لان الصبي لا يملك التجارة ولا الكفالة بالمال ولا بين المسلم والكافر لان الكافر لا يملك التجارة في الخمر والخنزير ولا بين الكافرين اذا كان احدهما ذميا والآخر حربيا لان الحربي لا يملك التجارة في دار الاسلام ٦ قوله وعنان ان تضمنت وكالة فقط الخ اعلم ان العنان لا تصح الا بالشرائط الثلاثة التي ذكرها المصنف وهي ان يكون رأس مال كل واحد منهما عند العقد نقدا من الدراهم والدنانير وان يكون تصرف كل واحد منهما في مال الشركة بالوكالة وان يكون الربح بينهما على قدر رأس المال ٧ قوله وتبطل بهلاك المالين الخ اعلم ان الشركة تبطل بهلاك مال احد الشريكين قبل الشراء وبهلاك مال كل واحد منهما قبل الشراء وبعد الشراء ايضا ٨ قوله ورجع بحصته من ثمنه على شريكه الخ اعلم ان الشركة تفسد بشرط الربح لاحدهما دراهم مسماة

ركل العنان والمفاوضة ان يبضع وليستاجر ويودع ويبضعها رب
اى يبعث المال ١٢
يوكل وبده فى المال امانة وتقبل ان اشترك خياطان او خياط
اى اجير مشترك
صباغ على ان يتقبل الاعمال ويكون الكسب بينهما وكل عمل يتقبل
اى محل اعمال كالثوب ١٢ اى بين المتقبلين ١٢م
احدهما يلزمهما وكسب احدهما بينهما ووجوه ان اشتركا بلا مال على
اى عينا ١٢ اى شركة الوجوه ١٢
ان يشتريا بوجوههما ويبيعا ويتضمن الوكالة فان شرطا صفة
اى بالنسيئة ١٢ اى مال الشركة
اشتركا ومسألة فالربح كذلك وبطل شرط التفضل فصل ولا تصح شركة فى
اى بطل شرط التفضل ١٢
احتطاب واصطياد واستقاء فالكسب للعامل وعليه اجر مثل ما للآخر
اى المكسوب ١٢م
والربح فى الشركة الفاسدة بقدر المال وان شرط الفضل وبطل
اى احد الشريكين سواء علم الشريك بموت صاحبه ولا ١٢م اى بلا اذن الآخر ١٢م
الشركة بموت أحدهما ولو حكما ولم يترك مال الآخر بلا اذنه فان أذن
اى الشريك
علما واحدا واديا معا ضمنا ولو متعاقبا ضمن الثانى وان اذن احدهما لصاحبه
اى ولو اذيا ١٢م للاول ١٢م اى الشريك ١٢
اقة ليطاء ها فعل رهن له بلا شئ كتاب الوقف هو حبس العين على ملك
اى المشترى ١٢
الواقف والتصدق بالمنفعة والملك يزول بالقضاء لا الى ملك ولا يتم
اى وقفه ١٢ اى يكون وقفا ١٢ اى القاضى
حتى يقبض ويفرز ويجعل آخر بجهة لا تنقطع وصح وقف العقار
والتنوين بدل من الاضافة ١٢

ببقره واكرته ومشاع قضي بجوازه ومنقول فيه تعامل ولا تمليك ولا
اى صح وقف منقول ١٢م
يقسم وان وقف على اولاده ويبدأ من غلته بعمارته بلا شرط ولو دارا فعمارته
اى النووى ١٢ اى بعمارة الوقف ١٢ الوقف اى ولو كان
على من له السكنى ولو ابى او عجز عمر الحاكم باجرته وصرف نقضه له
اى الحاكم ١٢م
عمارته ان احتاج والا حفظه ليحتاج ولا يقسمه بين مستحقي الوقف و
اى عمارة الدار ١٢ اى وان لم يحتج العمارة الى النفس ١٢ اى والتقسيم الحاكم انتقض ١٢
ان جعل الواقف غلة الوقف لنفسه او جعل الولاية اليه صح وينزع لو خائنا
اى حاصله ١٢ اى الى الغير ١٢ اى بوجه ١٢
كالوصي وان شرط ان لا ينزع **فصل** من بنى مسجدا لم يزل ملكه
اى من بنى مسجدا ١٢ اى الواقف من بيده ١٢ اى بان يجعل قيما للمسجد اى ملك البانى ١٢
عنه حتى يفرزه عن ملكه بطريقه ويأذن للناس بالدخول بالصلوة
اى المسجد ١٢ اى فى ملك البانى ١٢ اى الواقف ١٢
فيه فاذا صلى فيه واحد زال ملكه ومن جعل مسجد الحته سردابا او فوقه
اى فى المسجد ١٢م
بيت وجعل بابه الى الطريق وعزله او اتخذ وسط داره مسجدا
اى باب المسجد ١٢ اى وعزل المسجد عن ملكه ١٢م
واذن للناس بالدخول فيه له بيعه ويورث عنه ومن بنى سقاية
اى فى المسجد والضمير فيه راجع الى من ١٢ وهى بيتى للماء ١٢م
او خانا او رباطا او مقبرة لم يزل ملكه عنه حتى يحكم
اى ملك البانى ١٢
به حاكم وان جعل شيئا من الطريق مسجدا صح كعكسه

كتاب الوقف ١٠٦

ع قوله عن ابى حنيفة وقال ابو يوسف ومحمد يزول ملكه ... وقال ابو يوسف ومحمد ... ع قوله ... ع قوله ... ع قوله

كتاب البيوع

هو مبادلة المال بالمال بالتراضي ويلزم بالايجاب والقبول وضعا للمضي ويتعاطى واي قام عن المجلس قبل القبول بطل الايجاب وقدر وصف ثمن غير مشار لا مشار وصح بثمن حال وباجل معلوم ومطلقة على النقد الغالب وان اختلف النقود فسد ان لم يبين احدها ويباع الطعام كيلا وجزافا وبأناء لو حجر بعينه لم يدر قدره ومن باع صبرة كل صاع بدرهم صح في صاع ولو باع ثلثة او ثوبا كل شاة او ذراع بدرهم فسد في الكل ولو سمى الكل صح في الكل فلو نقص كيل اخذ بحصته او خير وان زاد فللبائع ولو نقص ذراع اخذ بكل الثمن او ترك وان زاد فللمشتري الا خيار للبائع ولو قال كل ذراع بكذا او نقص اخذ بحصته او ترك وان زاد اخذ كله كل ذراع بكذا او فسخ وفسد البيع عشرة قفزان طحين كل ذراع مئة رطل لا اسمهم وان اشترى عدلا على انه عشرة اثواب فنقص او زاد فسد ولو بين كل ثوب ثمنا ونقص صح بقدره وخير وان زاد فسد ومن اشترى

١٠٧ كتاب البيوع

ش باعلى انه عشرة اذ ذراع كل ذراع بدرهم اخذ له بعشرة فى عشرة و نصف
اى الثوب ١٢ اى اخذ المشترى ١٢ اى نصف ذراع ١٢
بلا خيار و بتسعة فى تسعة و نصف بخيار **فصل** يدخل البناء و المفاتيح
اى بناء الدار ١٢
فى بيع الدار و الشجر فى بيع الارض بلا ذكر و لا يدخل الزرع فى بيع الارض
بلا تسمية و لا الثمر فى بيع الشجر الا بالشرط و يقال للبائع اقطعهما و سلم
اى و لا يدخل الثمر ١٢ اى بشرط المشترى بان يقول اشتريت هذا الشجر مع ثمره ١٢ ام
المبيع و من باع ثمرة بدا صلاحها او لا صح البيع و يقطعها المشترى فى الحال
بان قبلت للتناول ١٢ اى الثمرة ١٢
و ان شرط تركها على النخيل فسد و لو استثنى ملها ارطالا معلومة صح كبيع
اى البائع ١٢ اى ترك الثمرة ١٢ اى البيع ١٢ اى البائع ١٢
بر فى سنبلة و باقلا فى قشرة و اجرة الكيال على البائع و اجرة نقد الثمن
و مزنه على المشترى و من باع سلعة بثمن سلما او لا و لا اسلما سعا **باب خيار الشرط**
اى الثمن ١٢ اى متاعا ١٢ اى سلم المشترى الثمن ١٢
صح للمتعاقدين و لاحدهما خيار ثلثة ايام او اقل و لو اكثر فان اجاز فى الثلث صح و لو باع على
اى للمتعاقدين ١٢ اى لاحد المتعاقدين ١٢ ام اى فى ثلثة ايام ١٢
ان لم يسقط الثمن الى ثلثة ايام فلا بيع صح و الى اربعة لا فان نقد فى الثلث صح و خيار
اى البيع
البائع يمنع خروج المبيع عن ملكه و يقبض المشترى هلك بالقيمة و خيار
اى و لا يملكه المشترى
المشترى لا يمنع و لا يملكه و يقبضه هلك بالثمن كتعيبه فلو اشترى زوجته بالخيار
اى خروج المبيع عن ملك البائع ١٢ ام
بقى النكاح فان وطيها له ان يردها و لو اجاز من له الخيار بعيبه صاحبه صح

ولقال الشافعي بالصحيح ايضا قلنا
الاظهر وفي بيع المسبل قولان كذا في الخلاصة
واسبل الصحيح ليس قولان كذا في الخلاصة
بالقطع والتشديد جمع قشر وهو القلف بالضم
على الاول بالقاف والشين المعجمة
المعرب والقشر بكسر القاف بوست
قوله وبيعه الكيال على البيع اى اذا باع
اجرة الكيال كذا في النهاية ١٢ ام
صح اى خيار الشرط في صلب العقد او بعده ١٢ ام
قوله اى ليس معه ثمنا ولا مثمنا ولا ثمنا

كتاب البيوع ١٠٨

ان الاصح وسيأتي ذكره في النهاية ١٢
قوله وبيع خروج المبيع عن ملكه فضلا
قوله وان باع على ان المشتري
وقال احمد في احدى رواياته وقول الشافعي
قال احمد في احدى رواياته وقول الشافعي
النهاية ١٢ قوله ويملكه وقال مالك
قوله ويملكه اى المشتري ومن مال البائع
قال ابو يوسف اجب ثمن ويملكه المشتري
كذا في الشرح ١٢ قوله ويملكه بالقبض
قال احمد والشافعي ويملكه بالثمن
الدرر ١٢ قوله كتعيبه كذا في الدرر
تعيب المبيع عندنا خلافا لهما كذا في الدرر والشرح ١٢
صح اى بملاك الاب والملتقط
والقياس ان لا يدخل الا بذكر كالبناء
يدخل اى الزرع ١٢ كذا

ولو فسخ لا ينعقد بمثله ويمضي المدة والاعتاق وتوابعه ولا اخذ بشفعة

اي من له خيار العقد بغيبة صاحبه ١٢ ام — اي وتوابع الاعتاق كالتدبير والكتابة ١٢ منه

ولو شرط المشتري الخيار لغيره صح فاي اجاز او نقض صح فان اجاز احدهما ونقض الآخر

وهو المشتري — اي العقد ١٢

فالاسبق حق وان كانا معا فالفسخ ولو باع عبدين على انه بالخيار في احدهما ان يفصل

اي في احد العبدين ١٢ — من المتاخر ١٢

وعين صح والا لا وصح خيار التعيين ويعاد دون الاربعة ولو اشترى على انهما بالخيار رضي

اي لا يصح العقد ١٢

احدهما لا يرده الا الآخر ولو اشترى عبدا على انه خباز او كاتب وكان بخلافه اخذه

بكل الثمن او تركه **باب خيار الرؤية** شراء ما لم يره جائز وله ان يرده

اي وان رضي المشتري ١٢ — اي خيار الرؤية

اذا رآه وان رضي قبله ولا خيار لمن باع ما لم يره ويبطل بما يبطل به

اي من التيبب والتصرف ١٢ ام

خيار الشرط وجه الصبرة والرقيق والدابة وكفلها وظاهر الثوب

اي لبعض المبيع ١٢ — اي كل الشاة في الاصح ١٢ — سواء كان بيعا او شراء وقال

عندنا وقال زفر لا بد من رؤية نشر الثوب ١٢ — الرقيق اي كل

مطويا وداخل الدار ونظر وكيله بالقبض كنظره لا نظر رسوله وصح عقده

الآخر وليسقط خياره اذا اشترى بمسوس المبيع وذوقه وفي العقار

بوصفه ومن راى احد الثوبين فاشترى ثم راى الآخر له ردهما

ولا يوقت كخيار الشرط ومن اشترى ما راى قبله خير ان تغير الشيء

اي المشتري — اي المشتري ١٢

والا لا وان اختلفا في التغير فالقول للبائع وللمشتري لو في الرؤية

اي والقول للمشتري ١٢

ولو اشترى عبدا وباع منه ثوبا وهبه وسلم ثم رجع بعيب لا بخيار رؤية
او شرط باب خيار العيب من وجد بالمبيع عيبا اخذه بكل الثمن او رده
وما اوجب نقصان الثمن عند التجار عيب كالاباق والبول في الفراش و
السرقة والجنون والبخر والذفر والزنا وولد الزنا في الامة والكفر فيهما
وعدم الحيض والاستحاضة والسعال القديم والدين والدبر والشعر
والماء في العين فلو حدث آخر عند المشتري رجع بنقصانه او رده
برضاء بائعه ومن اشترى ثوبا فقطعه فوجد به عيبا رجع بالعيب
فان قبله البائع كذلك فان باعه المشتري لم يرجع بشيء
فلو قطعه وخاطه او صبغه او لت السويق بسمن فاطلع على عيب رجع
بنقصانه كما لو باعه بعد رؤية العيب او مات العبد او اعتقه مجانا
فان اعتقه على مال او قتله او كان طعاما فاكل كله او بعضه لم
يرجع بشيء ولو اشترى بيضا او قثاء او جوزا فوجد فاسدا
ينتفع به رجع بنقصان العيب لا بكل الثمن ولو باع المبيع

فرده عليه بعيب بقضاء رده على بائعه وبرضاء لا ولو تبض المشترى
اى برضاء البائع ۱۲
المبيع وادعى عيبا لم يجبر على دفع الثمن ولكن يبرهن او يحلف بائعه
فان قال شهودى بالشام دفع اليه ان حلف بائعه فان ادعى المشترى اتاما
المشترى ۱۲ خص الشام لبعده ۱۲ م
يحلف بائعه حتى يبرهن المشترى انه ابق عنده فان برهن حلف بالله
اى بالبائع ۱۲ اى حتى يقيم المشترى بينة ۱۲ م اى عنده المشترى ۱۲ اى الحاكم البائع ۱۲
ما ابق عنده قط على القول فى قدر المقبوض للقابض ولو اشترى عبدين
اى رجل ۱۲ م
صفقة وقبض احدهما او وجد باحدهما عيبا اخذهما او ردهما ولو وجد
اى عقدا واحدا ۱۲ م اى احد العبدين ۱۲ اى احد العبدين ۱۲ م المشترى ۱۲
ببعض الكيل او الوزنى عيبا رد كله او اخذه ولو استحق بعضه لم يخير فى
المشترى
رد ما بقى ولو ثوبا باخير والنبس والركوب والمداواة رضاء بالعيب لا الركوب
للسقى او للرد او شراء العلف ولو قطع المقبوض بسبب عند البائع
اى علف الدابة ۱۲ م اى بسبب وحيلة ۱۲
رده واسترد الثمن ولو برئ من كل عيب صح وان لم يسم الكل فلا
للوصل اى وان لم يسم كل العيوب ۱۲ م
يرد بعيب

باب البيع الفاسد

اى البائع ۱۲
لم يجز بيع الميتة والدم والخنزير
والخمر وام الولد والمدبر والمكاتب فلو هلكوا
عند المشترى لم يضمن والسمك قبل الصيد والطير
اى ولم يجز بيع السمك ۱۲ م

في الهواء والحمل والنتاج واللبن في الضرع واللؤلؤ في الصدف والصوف
اى الندى ١٢
على ظهر الغنم والجذع في السقف وذراع من ثوب وضربة القانص والزنبة
واللامسة والقاء الحجر وثوب من ثوبين والمراعى واجارتها والنخل
الكلا وهو الحشائش ١٢
ويباع دود القز وبيضه والآبق الا ان يبيعه ممن يزعم انه عنده واللبن
..... كرم ابريشم ١٢
امرأة وشعر الخنزير وينتفع به للخرز وشعر الانسان والانتفاع به وجلد
اى بعد الدبغ
الميتة قبل الدبغ وبعده يباع وينتفع به كعظم الميتة وعصبها وصوفها
وهو بالفارسية پوست پير استن كذا في المحمل ١٢ م
وفرثها وروثها وعلوسقط والمسيل وهبته وامة تبين انه عبد وكذا لعكسه
ولم يجز ايضا بيع علو ١٢ ف ١٢ اى ولا يجوز بيع ١٢
ما باع بالاقل قبل النقد وصح فيما ضم اليه وزيد على ان يزنه بظرفه ويطرح عنه
اى قبل ان يقبض البائع الثمن ١٢ اى مع ظرفه ١٢
مكان كل ظرف خمسين رطلا وصح لو شرط ان يطرح عنه بوزن الظرف
يعم سير ١٢
وان اختلفا في الزق فالقول للمشتري ولو امر مسلم ذميا بشراء خمر له
شكيزه روغن ١٢
صح وامة على ان يعتق المشتري او يدبرها ويكاتبها ويستولدها ولا حملها
او يستخدم البائع شهرا او دارا على ان يسكن او يقرض المشتري درهما او يهدي
له او يسلفه الكذا او ثوبا على ان يقطعه البائع ويخيطه قميصا وصح بيع نعل

على ان يحدوها او يشركه لا البيع الى النيروز والمهرجان وصوم النصارى
وفطرا ليهود ان لم يعد العاقدان ذلك والى قدوم الحاج والحصاد
والدياسة والقطاف ولو كفل الى هذه الاوقات صح وان اسقط الاجل
قبل حلوله صح ومن جمع بين حر وعبد وشاة ذكية وميتة بطل البيع فيهما و
ان جمع بين عبد وحر وبين عبده وعبد غيره وملك ووقف صح في
الثمن وعبده والملك **فصل** واذا قبض المشتري المبيع في البيع الفاسد
بامر البائع وكل من عوضيه مال ملك المبيع بقيمته ولكل منهما
فسخه الا ان يبيع المشتري او يهب ويجر او يبنى وله ان يمنع المبيع
عن البائع حتى يأخذ الثمن منه وطاب للبائع ربحه لا للمشتري ولو ادعى
على اخر دراهم نقضاها اياه ثم تصادقا انه لا شئ عليه طاب له ربحه **فصل**
وكره التحش والتسوم على سوم غيره وتلقي الجلب وبيع الحاضر للبادي
وابيع عند اذان الجمعة لا بيع من بين يديه ولا يفرق بين صغير وذي
رحم محرم منه بخلاف الكبيرين والزوجين **باب الاقالة** هي فسخ

ف قوله او يشركه الخ
ف قوله الى النيروز الخ
ف قوله والمهرجان الخ
ف قوله وصوم النصارى الخ
ف قوله والى قدوم الحاج الخ
ف قوله والحصاد والدياسة الخ
ف قوله والقطاف الخ
ف قوله وان اسقط الاجل الخ
ف قوله قبل حلوله الخ
ف قوله ومن جمع بين حر وعبد الخ
ف قوله وشاة ذكية وميتة الخ
ف قوله بطل البيع فيهما الخ
ف قوله وان جمع بين عبد وحر الخ
ف قوله وبين عبده وعبد غيره الخ
ف قوله وملك ووقف الخ
ف قوله صح في الثمن الخ
ف قوله وعبده والملك الخ
ف قوله فصل واذا قبض المشتري الخ
ف قوله بامر البائع الخ
ف قوله وكل من عوضيه الخ
ف قوله مال ملك المبيع الخ
ف قوله بقيمته الخ
ف قوله ولكل منهما فسخه الخ
ف قوله الا ان يبيع المشتري الخ
ف قوله او يهب ويجر او يبنى الخ
ف قوله وله ان يمنع المبيع الخ
ف قوله عن البائع حتى يأخذ الثمن منه الخ
ف قوله وطاب للبائع ربحه لا للمشتري الخ
ف قوله ولو ادعى على اخر دراهم الخ
ف قوله نقضاها اياه ثم تصادقا الخ
ف قوله انه لا شئ عليه الخ
ف قوله طاب له ربحه الخ
ف قوله فصل وكره التحش الخ
ف قوله والتسوم على سوم غيره الخ
ف قوله وتلقي الجلب الخ
ف قوله وبيع الحاضر للبادي الخ
ف قوله وابيع عند اذان الجمعة الخ
ف قوله لا بيع من بين يديه الخ
ف قوله ولا يفرق بين صغير وذي رحم محرم منه الخ
ف قوله بخلاف الكبيرين والزوجين الخ
ف قوله باب الاقالة الخ

في حق العاقدين بيع في حق ثالث وتضح بمثل الثمن الاول وشرط الاكثر والاقل
بلا تعيب جنسا اخر لغير فلم يمنعه الثمن الاول وهلاك الثمن لا يمنع الاقالة وهلاك المبيع يمنع
وهلاك بعضه يقدره باب التولية والمرابحة هي بيع بثمن سابق والمرابحة به
وبزيادة وشرط كون الثمن الاول مثليا وله ان يضم اوراس المال اجرة القصار
والصبغ والطراز والفتل وحمل الطعام وسوق الغنم يقول قام علي بكذا ولا يضم اجر الراعي
والتعليم وكراء بيت الحفظ فان خان في المرابحة اخذ بكل ثمنه او رده وحط
في التولية ومن اشترى ثوبا فباعه بربح ثم اشتراه فان باعه بربح حط
عنه كل ما ربح قبله وان احاط بثمنه لم يربح ولو اشترى مأذون مديون
ثوبا بعشرة وباع من سيده بخمسة عشر يبيعه مرابحة على عشرة وكذا العكس
ولو كان مضاربا يبيع مرابحة رب المال باثني عشر ونصف ويربح بلا
بيان بالتعيب وطي الثيب وبيان بالتقبيل وطي البكر ولو اشترى
بالف نسية وباع بربح فاته ولم يبين خير المشتري فان اتلف فعلم

ع قوله بقدره
ع قوله باب التولية
ع قوله والمرابحة
ع قوله بالتعارف
ع قوله بثمن
ع قوله مثليا
ع قوله بالتعارف
ع قوله بقول
ع قوله فان خان
ع قوله للغير
ع قوله فباعه
ع قوله ثم اشتراه
ع قوله لم يربح
ع قوله ولو اشترى
ع قوله ويربح
ع قوله بيان
ع قوله ولم يبين

لزمه بألف ومائة وكذا التولية ومن ولى رجلا شيئا بما قام عليه ولم يعلم
١ لزم المشترى البيع ١٢ م

المشترى بكم قام عليه فسد ولو اعلمه في المجلس خير وصل صح بيع
اى على البائع ١٢ اى البيع ١٢ اى المشترى بكم قام عليه ١٢

العقار قبل قبضه لا بيع المنقول ولو اشترى مكيلا كيلا حرم بيعه
اى كيل المشترى او البائع المكيل ١٢

واكله حتى يكيله ومثله الموزون والمعدود لا المذروع وصح التصرف
اى تصرف البائع ١٢

في الثمن قبل قبضه والزيادة فيه والحط منه والزيادة في المبيع يتعلق
اى في الثمن ١٢

الاستحقاق بكله وتأجيل كل دين غير القرض باب الربوا وهو فضل
سواء كان التأجيل عند العقد او بعده ١٢ م اى الربوا ١٢

مال بلا عوض في معاوضة مال بمال وعلته القدر والجنس فحرم الفضل
اى علة الربوا ١٢

والنساء بهما والنساء فقط باحدهما وحلا بعدمهما وصح بيع المكيل
وقال الشافعي يالفواد الجنس لا يحرم النساء ١٢

كالبر والشعير والتمر والملح والموزون كالنقدين وما ينسب الى رطل
اى الدراهم والدنانير ١٢

بجنسه متساويا لا متفاضلا وجيده كرديه ويعتبر التعيين لا التقابض
اى قصن البدلين ١٢

في غير الصرف وصح بيع الحفنة بالحفنتين والتفاحة بالتفاحتين والبيضة
اى الحفنة ملاء الكف من الطعام ١٢ م

بالبيضتين والجوزة بالجوزتين والتمرة بالتمرتين والفلس بالفلسين عينا ونسيا
والثوب بالحيوان والكرباس بالقطن والرطب بالرطب وبالتمر متماثلا والعنب بالعنب او

بالزيت[1] بالحرم المختلفة بعضها ببعض متفاضلا وبين البقر بالغنم[2] متفاضلا لا بيع البر بالدقيق أو[3] بالسويق والزيتون بالزيت والسمسم بالشيرج

حتى يكون الزيت والشيرج أكثر مما في الزيتون والسمسم ليستقرض الخبز وزنا

لا عدادا ولا ربا بين السيد وعبده وبين المسلم والحربي ثم[4] باب الحقوق

العلو لا يدخل لشراء بيت بكل حق وبشراء منزل لا يدخل

حق هو له أو بمرافقه أو بكل قليل وكثير هو فيه أو منه ودخل

لشراء دار كالكنيف لا الظلة لا يدخل كل حق هو له ولا يدخل الطريق

والمسيل والشرب لا بنحو كل حق هو له بخلاف الإجارة باب

الاستحقاق البينة حجة متعدية[5] لا الإقرار والتناقض يمنع دعوى الملك

لا الحرية والطلاق[6] والنسب مبيعة ولدت فاستحقت ببينة يتبعها ولدها وإن

أقر بها الرجل لا وإن قال عبد لمشتر اشتريتني فأنا عبد فاشتري فإذا هو حر فإن كان

البائع حاضرا وغاب غيبة تغر وقته فلا شيء على العبد

---

[1] قوله بالزيت هذا قول أبي يوسف وقال أبو حنيفة لا يجوز بيع الزيت بالزيت متفاضلا لأن الزيتون يدخله الزيت والشيرج يدخله السمسم فيكون الزيت والشيرج أكثر مما في الزيتون والسمسم ليستقرض الخبز وزنا وقال محمد يجوز بيع الزيت بالزيت متفاضلا لأن الزيت لا يدخله الزيتون والسمسم لا يدخله الشيرج وقال أبو يوسف يجوز بيع الزيت بالزيتون والشيرج بالسمسم متفاضلا لأن الزيت لا يدخله الزيتون والشيرج يدخله السمسم وقال أبو حنيفة لا يجوز بيع الزيت بالزيتون والشيرج بالسمسم متفاضلا لأن الزيت يدخله الزيتون والشيرج يدخله السمسم

والاجير المشترك على العبد والعبد على البائع بخلاف الرهن ومن ادعى
اى الاجير المشترك التقييد معروف ١٢ — اى ورجع العبد ١٢ ام

حقا في دار فصولح على مائة فاستحق بعضها لم يرجع بشئ ولو ادعى كلها
اى حقا نحو ١٢ ام — في حقه ١٢ ام — اى مائة درهم ١٢ — اى المدعى عليه على المدعى ١٢ ام

رجع بقسطه فصل ومن باع مملوك غيره فلمالك ان يفسخه او يجيزه
اى بحصة ما استحق منها ١٢ ام — اى البيع ١٢ ام

بقي العاقدان والمعقود عليه وله وبه لو عرضا وصح عتق مشتري من
اى البائع الفضولي والمشتري ١٢ — اى المعقود له وهو المالك ١٢ ام — اى اعتاق ١٢ ام

باجازة بيعه لا بيعه ولو قطعت يده عند المشتري فاخذ ارشها فاجيز فارشه
اى يد العبد المشتري ١٢ ام — اى من الغاصب ١٢ ام — اى البيع ١٢ ام

وتصدق بما زاد على نصف الثمن ولو باع عبد غيره بغير امره فرهن المشتري
اى المشتري ١٢ — اى ثمن العبد ١٢ ام — اى اقام المشتري البينة ١٢ ام

على اقرار البائع او رب العبد انه لم يامره بالبيع وادعى هلاك المبيع لم تقبل بينته وان
اى البائع ١٢ — اى رب العبد ١٢ ام

اقر البائع بذلك عند القاضي بطل البيع ان طلب المشتري ذلك ومن باع دار
اى البائع الفضولي ١٢ اى ورب العبد ١٢ ام — اى بطلان البيع ١٢

غيره وادخلها المشتري في بنائها لم يضمن البائع باب التسليم ما امكن
اى الدار ١٢

ضبط صفته ومعرفة قدره صح التسليم فيه وما لا فلا فيصح في المكيل
اى كيلا ١٢ ام

والموزون للثمن والعددي المتقارب كالجوز والبيض والفلس
والنقد والدين والاجران سميا مالين معلوم والذرعي كالثوب ان بين
وهو بالفارسية خشت پخته بكسر الميم اى مخالب ١٢ ام — اى بصفة كذا ١٢ ام — الثوب ١٢ ام
الذراع والصفة والصنعة والرقعة لا في الحيوان واطرافه

والجلود عددا والحطب حزما والرطبة جزما والجواهر والخرز والمنقطع
وزنا والسمك الطري وصيدا ولحما واللحم بمكيال وذراع لو يدا قدره وبقرية
او نخلة معينة وشرطه بيان الجنس والنوع والصفة والقدر والاجل
واقله شهر وقدر راس المال في المكيل والموزون والمعدود ومكان
الايفاء بماله حمل ومؤنة لا فيما لا حمل له يوفيه حيث شاء وقبض
راس المال قبل الافتراق فان اسلما مائتي درهم في كر بر مائة دينا
عليه ومائة نقدا فالسلم في الدين باطل ولا يصح التصرف في راس
المال والمسلم فيه قبل القبض بشركة او تولية فان تقايلا السلم لم
يشترمن المسلم اليه برأس المال شيئا ولو اشترى المسلم اليه كرا وامر
رب السلم بقبضه قضاء لم يصح وصح لو قرضا او امره بقبضه له ثم لنفسه
ففعل ولو امره رب السلم ان يكيله في ظرفه ففعل وهو غائب لم يكن قبضا
بخلاف المبيع ولو اسلم امة في كر وقبضت لا امة نقدا لو فاتت او ماتت
قبل الاقالة بقي وعليه قيمتها وعكسه شراؤها بالف والقول لمدعي

ع قوله والجلود اي عددا وقال زفر السلم في الجلود باطل لانها تختلف ويتفاوت ما بين الجزرين ١٢ منه
ع قوله والحطب حزما اي معينا وقال زفر السلم في الحطب باطل لانه مجهول ١٢ منه
ع قوله والرطبة جزما اي معينا وقال زفر السلم في الرطبة باطل لانه مجهول ١٢ منه
ع قوله والجواهر والخرز والمنقطع اي عددا وقال زفر السلم في هذه الاشياء باطل لانها تختلف ١٢ منه
ع قوله والسمك الطري وصيدا ولحما اي السلم في السمك الطري وصيدا ولحما ١٢ منه
ع قوله واللحم بمكيال اي عجل فيه الملح ١٢ منه
ع قوله وذراع لو يدا قدره اي لم يعرف ١٢ منه
ع قوله وبقرية او نخلة معينة وهي راجعة الى الصور الثلاث ١٢ منه
ع قوله وشرطه بيان الجنس والنوع والصفة والقدر والاجل كالبر والشعير كميلية او حلبية او سمينة او رومية ١٢ منه
ع قوله واقله شهر اي اقل الاجل ١٢ منه
ع قوله وقدر راس المال في المكيل والموزون والمعدود والذرعي اي المعدود الذي لا يتفاوت احاده ١٢ منه
ع قوله ومكان الايفاء بماله حمل ومؤنة لا فيما لا حمل له يوفيه حيث شاء وقبض راس المال قبل الافتراق فان اسلما مائتي درهم في كر بر مائة دينا عليه ومائة نقدا فالسلم في الدين باطل ولا يصح التصرف في راس المال والمسلم فيه قبل القبض بشركة او تولية فان تقايلا السلم لم يشترمن المسلم اليه برأس المال شيئا ولو اشترى المسلم اليه كرا وامر رب السلم بقبضه قضاء لم يصح وصح لو قرضا او امره بقبضه له ثم لنفسه ففعل ولو امره رب السلم ان يكيله في ظرفه ففعل وهو غائب لم يكن قبضا بخلاف المبيع ولو اسلم امة في كر وقبضت لا امة نقدا لو فاتت او ماتت قبل الاقالة بقي وعليه قيمتها وعكسه شراؤها بالف والقول لمدعي
ع قوله يكره يكون قبضا لحقه كذا في ١٢ منه
ع قوله وعن محمد انه لا يجوز قضاء لحقه ١٢ منه
ع قوله وهو رواية الجامع ١٢ منه
ع قوله بالف اي ١٢ منه
ع قوله ولو اشترى ١٢ منه
ع قوله ولو اشترى رجل من رجل كرا من طعام بعينه ثم تقايلا فاقالته باطلة ١٢ منه
ع قوله ولو اشترى رجل من رجل كرا من طعام بعينه ثم تقايلا فاقالته باطلة ١٢ منه
ع قوله لان الاقالة بيع في حق الثالث ١٢ منه
ع قوله ولو اشترى رجل من رجل كرا من طعام بعينه ثم تقايلا فاقالته باطلة

الرد أة والتاجيل لانافي الوصف والاجل وصح السلم والاستصناع

اے لیس القول ۱۲ — وهو طلب الصنعة ۱۲م

في لخوخف وطست وقمقمة وله الخيار اذا راه وللصانع بيعه قبل ان يراه

ای خیار الرویة ۱۲ — ای المستصنع ۱۲م — ای بیع المصنوع ۱۲م

وموجله سلم **باب المتفرقات** صح بيع الكلب والفهد والسباع

ای سواء کان کلبا او غیره ۱۲م

والطيور والذمي كالمسلم في بيع غير الخمر والخنزير ولو قال بع عبدك

اے رجل آخر ۱۲م

من زيد بالف على اني ضامن لك مائة سوى الالف فباع صح بالف وبطل الضمان

اے بالف درہم ۱۲م — ای مائة درہم ۱۲م — اے المالک ۱۲م — ای البیع ۱۲م — ای ضمان المائة ۱۲م

وان زاد من الثمن فالالف على زيد والمائة على الضامن وطئ زوج المشتراة

اے ذلک الرجل ۱۲م — اے فالف درہم ۱۲ — اے ومائة درہم ۱۲م

قبض لا عقده ومن اشترى عبد انغاب فبرهن البائع على بيعه وعينته عرفه

ای المشتری قبل القبض مع الیفاء الثمن ۱۲م — اے بیع العبد من الغائب ۱۲م

لم يبع لدين البائع ولا بيع لدينه ولو غاب احد المشتريين فللحاضر دفع كل

اے جملة ۱۲ — ای وان لم یکن غیبة معروفة بان لا یدری مکانه ۱۲م — اے فللمشتری الحاضر ۱۲م

الثمن وقبضه وحبسه حتى ينقد شريكه ومن باع امة بالف مثقال ذهب وقبضت

اے ثمن المبیع ۱۲ — اے وقبض المبیع ۱۲

وهما نصفان وان قضى زيفا عن جيد وهو لا يعلم وتلف فهو قضاء وان افترقا بطل

اے فالذهب القضة ۱۲

او باع خلا وتكنس ظبي في ارض رجل فهو لمن اخذه ما يبطل بالشرط الفاسد لا يصح

اے دخل ۱۲ — متعلق بالکل ۱۲

تعليقه بالشرط الفاسد البيع والقسمة والاجارة والاجازة والرجعة والصلح

اے باب استاجر ارضا للزراعة علی ان یزرعها مکروهة ۱۲م

عن مال والابراء عن الدين وعزل الوكيل والاعتكاف والمزارعة

ع قوله حتى يقول لك بعت منك بكذا فتقول اشتريت ۱۲ معين — ع قوله والاجل شرط الصلاح لانه يقول لك بعت منك بكذا فتقول اشتريت ۱۲ معين — ع قوله لان ال

والمعاملة والاقرار والوقف والتحكيم وما لا يبطل بالشرط الفاسد القرض
والهبة والصدقة والنكاح والطلاق والخلع والعتق والرهن والايصاء
والوصية والشركة والمضاربة والقضاء والامارة والكفالة والحوالة و
الوكالة والاقالة والمكاتبة واذن العبد في التجارة ودعوة الولد والصلح عن دم
العمد والجراحة وعتق الذمة وتعليق الرد بالعيب وبخيار الشرط وعزل
القاضي

كتاب الصرف

هو بيع بعض الاثمان ببعض فلو تجانسا شرط
التماثل والتقابض وان اختلفا جودة وصياغة ولا شرط التقابض فلو باع
الذهب بالفضة مجازفة صح ان تقابضا في المجلس ولا يصح التصرف في ثمن
الصرف قبل قبضه فلو باع دينارا بدراهم واشترى بها ثوبا فسد بيع
الثوب ولو باع امة مع طوق قيمة كل الف بالفين ونقد من الثمن الفا فهو ثمن
الطوق وان اشتراها بالفين الف نقد والف لنسية فانتقد ثمن الطوق
وان باع سيفا حليته خمسون بمائة ونقد خمسين مرفوحصته فان لم يبين
او قال من ثمنها ولو افترقا قابلا قبض صح في السيف دونها ان تخالص بلا ضرر

قوله بان باع سيفا حليته خمسون بمائة ونقد خمسين مرفوحصته فان لم يبين او قال من ثمنها ولو افترقا قابلا قبض صح في السيف دونها ان تخالص بلا ضرر

قوله بان باع سيفا حليته خمسون بمائة ونقد خمسين مرفوحصته فان لم يبين او قال من ثمنها ولو افترقا قابلا قبض صح في السيف دونها ان تخالص بلا ضرر

ولا بطل ولو باع اناء فضة وقبض بعض ثمنه وافترقا صح فيما قبض والاناء
اى بطل البيع والصرف ١٢ منه
مشترك بينهما وان استحق بعض الاناء اخذ المشترى ما بقى بقسطه او
اى بين البائع والمشترى ١٢ منه
رده ولو باع قطعة نقرة فاستحق بعضها اخذ ما بقى بقسطه بلا خيار
اى غير مضروبة ١٢ منه
وصح بيع درهمين ودينار بدرهم ودينارين وكر بر وشعير بضعفهما
واحد عشر درهما بعشرة دراهم ودينار ودرهم صحيح ودرهمين غلتين بدرهمين
اى وصح بيع احد عشر ١٢ منه
صحيحين ودرهم غلة ودينار بعشرة عليه او بعشرة مطلقة ودفع الدينار
اى من غير تقييد بعشرة عليه ١٢ منه
وتقاصا العشرة بالعشرة وغالب الفضة والذهب فضة وذهب حتى لا
اى وجملا ١٢ منه
يصح بيع الخالصة بهما ولا بيع بعضها ببعضها الا متساويا وزنا ولا
يصح الاستقراض بهما الا وزنا وغالب الغش ليس في حكم الدراهم والدنانير فصح
اى لا عدا واكثر فى الشرح ١٢ منه اى الخالصة ١٢ ايضا الخالصة ١٢
بيعها بجنسها متفاضلا والتبائع والاستقراض بما تروج وزنا لا عددا
وهو بالفارسية باكيد يكر بيع كردن ١٢
او بهما ولا يتعين بالتعيين لكونهما اثمانا ويتعين بالتعيين انكانت لاثر وج
اى بالعدد والوزن ١٢ منه
والمتساوى كغالبه فى الفضة فى التبائع والاستقراض وفى الصرف كغالب الغش ولو استرد به لو
اى والمتساوى فى الصرف ١٢ منه
بفلوس نافقة شيئا وكسد قبل دفعه بطل البيع بالفلوس النافقة وان لم يتعين
الى البائع ١٢ اى الرائجة ١٢ للوصل ١٢

وبالكاسدة لا حتى يعينها ولو كسدت افلس المقرض يجب ردد مثلها ولو اشترى
اى وبالفلوس المكاسدة ١٢م اى يعين البايع الفلوس المكاسدة ١٢
شيئا بنصف درهم فلوس صح ولو اعطى صيرفيا درهما وقال اعطني به نصف درهم
قال ١٢ اى اشترى ١٢ اى رجل ١٢م اى صرافا ١٢م
فاوسا ونصفا الاجنبة صح **كتاب الكفالة** هي ضم ذمة الى ذمة مطالبة
اى الكفالة ١٢ اى طلب الكفالة ١٢م اى الاصيل ١٢ اى ذمة الكفيل ١٢
وتصح بالنفس ان تعددت بكفلت بنفسه وبما عبر عن البدن والجزء شائع وعرفا
اى نفس فلان ١٢م عطف على قوله بنفسه ١٢ والثلث ١٢م اى الكفيل ١٢
بضمنة وبعلي والى وانا زعيم به وقبيل به لا بانا ضامن لمعرفته فان شرط تسليمه وقت
اى فلانا ١٢م اى كفيل ١٢ اى بفلان ١٢م اى لا يصح الكفالة بالنفس ١٢م اى الكفيل ١٢
بعد نه احضره فيه ان طلبه فان احضره والا حبسه الحاكم فان غاب امهله مدة
اى حضر الكفيل المكفول به ١٢ اى الكفيل ١٢ اى المكفول ١٢
ذهابه وايابه فان مضت ولم يحضره حبسه وان غاب ولم يعلم مكانه لا يطالب به
اى ذهاب الكفيل ١٢ اى الحاكم الكفيل بهذا اذا علم الكفيل مكانه ١٢
فان سلمه بحيث يقدر المكفول له ان يخاصمه كمصر برئ ولو شرط تسليمه في مجلس القاضي يسلمه
اى بمكان ١٢ اى المكفول ١٢م اى المكفول له على الكفيل ١٢م
وتبطل بموت المطلوب والكفيل لا الطالب وترى بدفعه اليه وان لم يقل اذا دفعته
اى المكفول ١٢م اى لا تبطل الكفالة بموت ١٢م اى بدفع المكفول ١٢ اى الى المكفول له ١٢م
اليك فانا برئ وبتسليم المطلوب نفسه من كفالته وبتسليم وكيل الكفيل ورسوله
اى من الكفالة ١٢ اى عن الكفيل ١٢م اى جرى الكفيل من الكفالة بتسليم ١٢م
وان قال ان لم يوافك به غدا فهو ضامن بما عليه فلم يوافه به او مات المطلوب
اى الكفيل ١٢م اى آت من الموافاة وهي الاتيان ١٢ اى فلم يات الكفيل ١٢م اى بالمكفول به غدا ١٢م
ضمن المال ومن ادعى على اخر مائة دينار فقال له رجل ان لم يوافك به غدا فعلي المائة
اى المدعي ١٢ اى بالمكفول به ١٢م اى مائة دينار ١٢
فلم يوافه به غدا فعليه المائة ولا يجبر على الكفالة بالنفس في حد وقود

ولا يحبس فيهما حتى يشهد شاهدان أو عدل وقيل الدال وقيل بحسبهما لا

اى المدعى عليه ١٢ م

اذا كان دينا صحيحا بكفالته عنه بألف وبما لك عليه وبما يدركك

اى من الضمان

فى هذا البيع وما بايعت فلانا فعلى فوساذاب لك عليه فعلى وما قضيك فلان

فعلى فطالب الكفيل والمديون الا اذا شرط البراءة فحينئذ تكون حوالة كما ان الحوالة

الفاء للنتيجة اى المكفول له ١٢ م اى المكفول به فى الكفالة ١٢

بشرط ان لا يبرء بها المحيل كفالة ولو لها للمحتملين له ان يطالب الاخر ويصح تعليق

اى بالحوالة ١٢ اى المكفول ١٢ م اى الكفيل او المكفول عنه ١٢ م

الكفالة بشرط صلاحيته كشرط وجوب الحق كان استحق المبيع او لامكان الاستيفاء

اى موافق للكفالة ١٢ اى ثبوت ١٢ م

كان قدم زيد وهو مكفول عنه او لتعذره كان غاب عن المصر ولا يصح بخوان

الواو للحال اى وزيد ١٢ اى لتعذر الاستيفاء ١٢ م اى لتعلق الكفالة ١٢ م

هبت الريح وتصح الكفالة ويجب المال حالا ان كفل بماله عليه فبرهن على

اى فيما اذا تكفل بالمال ١٢ اى على الطالب

الف لزمه ولا صدق الكفيل فيما اقر بخلافه ولا ينفذ قول المطلوب على الكفيل

اى الف درهم ١٢ اى وان لم يبرهن البينة على ما ادعاه ١٢ م اى مع يمينه ١٢

وتصح الكفالة بامر المكفول عنه وبغير امره فان كفل بامره رجع بما ادى عليه و

اى بامر المكفول عنه ١٢ م

ان كفل بغير امره لم يرجع ولا يطالب الاصيل بالمال قبل ان يؤدى عنه فان لزم لاداء

اى الكفيل بالمال ١٢ م اى عن الاصيل ١٢

ويبرئ باداء الاصيل طوعا الاصيل او اخر عنه يبرئ الكفيل وتاخر عنه ولا

اى عن الاصيل ١٢

ينعكس ولو صالح احدهما رب المال عن الالف على نصفه برئا وان قال الطالب للكفيل برئت الى

وهو خمسمائة ١٢

من المال رجع على المطلوب وفي برئت او ابرئتك لا وبطل بتعليق البراءة من الكفالة
اي من المال الذي كفلت به عن فلان ١٢ اي وفي قول الطالب للكفيل ١٢م
بالشرط هو الكفالة بجعل وقوده مبيع ومرهون وامانة وصح ثمنا ومغصوبا ومقبوضا
اي بنفسها ١٢م بان قال كفلت بالمرهون عن الراهن ١٢م
على سوم الشراء وبيعا فاسدا وحمل دابة معينة مستأجرة وخدمة عبد استؤجر
اي قصده ١٢ عطف على قوله بجعل اي وبطل الكفالة ١٢م
للخدمة وبلا قبول للطالب في مجلس العقد لا ان تكفل وارث المريض عنه
بان كفل رجل بخدمته ١٢م
وعن ميت مفلس بالدين للوكيل وارب المال وللشريك اذا بيع عبد صفقة
وبالعهدة والخلاص ومال الكتابة **فصل** ولو اعطى المطلوب الكفيل قبل ان
اي الدين ١٢م عندنا وقال محمد لا تبطل الكفالة بالعهدة ١٢م
يعطي الكفيل الطالب لا يسترد منه وما ربح الكفيل فهو له ويرد رده على المطلوب لو بشيا
اي الربح ١٢م اي الدين ١٢م
يتعين ولو امر كفيله ان يتعين عليه حريرا ففعل فالشراء للكفيل والربح عليه ومن كفل عن
كالسلم ١٢ بعقد الغيبة ١٢م اي على المطلوب ١٢ اي والربح الذي ربحه للطالب ١٢م
رجل بمال اب له عليه وبما قضى عليه فغاب المطلوب فبرهن المدعي على الكفيل ان له
اي بالمال اي على المطلوب ١٢م
على المطلوب الف درهم ولم يقبل ولو برهن ان له على زيد كذا وان هذا الكفيل عنه بامره
اي الف درهم ١٢ اي ولو اقام المدعي بينة ١٢م اي كذا درهما وهو غائب ١٢ اي عن زيد الغائب
قضى به عليهما ولو بلا امره قضى على الكفيل فقط وكفالته بالدرك تسليم
اي بالمال ١٢ اي على المطلوب والكفيل ١٢م اي ولا يقضى على المطلوب ١٢ اي كفالة الانسان ١٢
وشهادته وختمه لا ومن ضمن عن اخر خراجه او رهن به او ضمن نوائبه وقسمة
اي شهادة الشاهد على الصك ١٢ اي يكون تسليما للمبيع حتى لو ادعى الشاهد المبيع لنفسه يسمع دعواه ١٢م

صح ومن قال لآخر ضمنت لك عن فلان مائة الى شهر فقال هي حالة فالقول

اى صح كلا واخذ من الضمان والدين والتسمية ١٢م اى مائة درهم ١٢ اى الطالب ١٢

للضامن ومن اشترى امة وكفل له رجل بالدرك فاستحقت لم ياخذ المشتري

الكفيل حتى يقضي له بالثمن على البائع

باب كفالة الرجلين والعبدين

اى للمشتري ١٢م اى الامة ١٢م

وعنه دين عليهما وكل كفل عن صاحبه فما اداه احدهما لم يرجع

اى وعن العبد بان تكفل الآخر عن العبد ١٢م اى كلوا احد من الدينين ١٢م اى فالذي ١٢م اى المكفول عنه ١٢م

على شريكه فان زاد على النصف رجع بالزيادة وان كفلا عن رجل

اى بنصف المؤدى ١٢ اى نصف الدين ١٢ اى على شريكه ١٢م اى فلان ١٢م

وكفل كل عن صاحبه فما ادى رجع بنصفه على شريكه او بالكل على

اى كلوا احد ١٢م اى المؤدى ١٢ اى بنصف المؤدى ١٢

الاصيل وان اثر الطالب بكل المال احدهما اخذ الكفيل الآخر بكله ولو

اى احد الكفيلين ١٢ اى لكل المال ١٢م

ابرأ احدهما او اجله برئ الآخر وان ابرأ الطالب الاصيل او اجله برئ الكفيل

اى الدين ١٢

ويرجع الكفيل بما ادى على الاصيل ان كفل بامره وان كفل بغير امره

اى بنصف المؤدى ١٢

يرجع بالاقل مما ادى او ما اداه عنه

كتاب الحوالة

اى عن العبد ١٢

هي نقل الدين من ذمة المحيل الى ذمة المحتال وتصح في الدين لا في العين برضاء المحتال والمحتال
اي الحوالة ١٢م
عليه وبرئ المحيل بالقبول عن الدين ولم يرجع المحتال على المحيل الا بالتوى
اي المحتال
وهو ان يجحد الحوالة ويحلفه ولا بينة له عليه او يموت مفلسا فان طلب المحتال
اي على المحتال عليه بقبول الحوالة ١٢م
عليه المحيل بما احال فقال المحيل احلتك بدين لي عليك ضمن المحيل مثل الدين وان
المحيل ١٢
قال المحيل للمحتال له احلتك لتقبضه لي فقال المحتال لا بل احلتني بدين لي عليك
اي المحيل ١٢ اي الحوالة ١٢م اي الوديعة ١٢
فالقول للمحيل والوديعة بماله عند زيد وديعة صحت فان هلكت برئ وكره
اي وان يكون حرا مسلما عاقلا بالغا عادلا ١٢م
كتاب القضاء

السفاتج اهله لاهل الشهادة والفاسق اهل للقضاء كما هو اهل الشهادة
لانه لا ينبغي ان يقلده كما لا ينبغي ان يقبل القاضي شهادة الفاسق ولو قبل صح
اي القاضي
ولو كان القاضي عدلا ففسق باخذ الرشوة وغيره لا ينعزل ويستحق العزل واذا
عند عامة المشايخ وقال بعضهم يصير قاضيا كما في الذخيرة ١٢م
اخذ القضاء بالرشوة لا يصير قاضيا والفاسق يصلح مفتيا وقيل لا ولا ينبغي
اي معاند للحق معاند ١٢م اي القاضي ١٢م
ان يكون القاضي فظا غليظا جبارا عنيدا ولا ينبغي ان يكون متولي الشرط في عفافه
اي ذكرا
وعقله وصلاحه وفهمه وعلمه بالسنة والآثار ووجوه الفقه والاجتهاد بشرط
مع الاثر وهو خبر روي عن الصحابة ١٢
الاولوية والفقه ينبغي ان يكون هكذا وكره التقلد لمن خاف الحيف في احواله لا ولا يسأله
اي القضاء

ويجوز تقلد القضاء من السلطان العادل والجائر ومن اهل البغي فان تقلد يسأل
ديوان قاض قبله وهل الخزائن التي فيها السجلات والمحاضر وعليهما ويبتدئ في
حال المحبوسين فمن اقر بحق اقامت عليه بينة الزمه والا ينادي عليه ثم في الرابع
وعلامات الوقف بينة او اقرار ولم يعمل بقول المعروف الا ان يقرد واليد انه سلمها
اليه فيقبل قوله فيهما ويقضي في المستجد اذا ورد هدية الا من قريبه او ممن
جرت عادته بذلك ودعوة خاصة ويشهد الجنازة ويعود المريض ويسوي
بينهما جلوسا واقبالا ويتقي عن مسارة احدهما واشارته وتلقين حجته وضيافة
والضحك في وجه والمزاح وتلقين الشاهد فصل واذا ثبت الحق للمدعي
امره بدفعه واعليه فان ابى حبسه بالدين والغرض والحد المجمل وما التزمه بالكفالة
لا في عين ان ادعى الفقر الا ان يثبت غرمه فيحبسه بسماره ثم
يسأل عنه فان لم يظهر له مال خلاه وان لم يحل بينه وبين غرمائه
ورد البينة على افلاسه قبل حبسه وبينة اليسار حق واذا حبس المؤجل
ويحبس الرجل لنفقة زوجته لا في دين وقته الا ان ابى النفقة

ولا يقبل القاضي الرشوة وان اهدي له قبل القضاء وبعده عن ارشاد الحيران

١٢٧ كتاب القضاء

كتاب القاضي الى القاضي وغيره

ويكتب القاضي الى القاضي في غير حد وقود فان شهد واعلى خصم حكم بالشهادة وكتب بحكمه وهو المدعو سجلا والا لم يحكم وكتب الشهادة ليحكم المكتوب اليه بها وهو كتاب الحكم وهو نقل الشهادة في الحقيقة وقرأ عليهم وختم عندهم وسلم اليهم فان وصل الى المكتوب اليه نظر الى خفة وثقل يقبله بلا خصم وشهود فان شهد واانه كتاب فلان القاضي سلمه الينا في مجلس حكمه وقرأه علينا وختمه فتح القاضي وقرأه على الخصم والزمه ما فيه ويبطل الكتاب بموت الكاتب وعزله وبموت المكتوب اليه الا اذا كتب بعد اسمه والى كل من يصل اليه من قضاة المسلمين لا بموت الخصم وتقضي المرأة في غير حد وقود ولا يستخلف فاصلا الا ان يفوض اليه ذلك بخلاف المأمور بالجمعة واذا رفع اليه حكم قاض قبله امضاه ان لم يخالف للكتاب والسنة المشهورة والاجماع وينفذ القضاء بشهادة الزور في العقود والفسوخ ظاهرا وباطنا لا في الاملاك المرسلة ويقضي على غائب

الفاضل نقل قال والمعنى قلت بعد تركيب الخط ... المدعى عليه بالحاء المهملة ... بيان ... لفظ ... ليحكم ... قوله ... قوله ... قوله

الا ان يحضر من يقوم مقامه كالوكيل والوصي او يكون قائما على الغائب

سببا لما يدعيه على الحاضر كمن ادعى عينا في يد غيره انه اشتراه من فلان

الغائب او يقر بقبض مال اليتيم ويكتب له صك لا الوصي والاب باب التحكيم

حكما رجلا ليحكم بينهما فحكم بينته او اقرار او نكول في غير حد وقود ودية

على العاقلة صح لو صلح للحكم قاضيا ولكل من المحكمين ان يرجع قبل

حكمه فان حكم لزمهما واصح القاضي حكمه ان وافق مذهبه والا بطله

ويبطل حكمه لابويه وولده وزوجته كحكم القاضي بخلاف حكمه عليهم

مسائل شتى لا تبذ وصل فيه لا ينقلب كوة بلا رصاد ي العلو زاوية

مستطيلة تتشعب غيرها مثلها غير نافذة لا يفتح اهل الا ولي فيه بإبا بخلاف المستدير

ادعى دارا في يد رجل انه وهبها له في وقت كذا فصدقه بينها فاشتريتها

على الشراء قبل الوقت الذي يدعي فيه الهبة لا تقبل بعد تقبل من قال لا اخر اشتريتها

الامة فانكر البائع ان يطأها فان ترك الخصومة ومن اقر بقبض عشرة ثم ادعى انها ايوف

صدق مع يمينه من قال لآخر لك على الف فردها ثم صدقه فلا شيء عليه ومن ادعى على آخر

كتاب القاضي ١٣٠

ولو قال قاض عدل علم قضيت على هذا بالرجم او بالقطع او بالضرب فافعله
واشار الى شخص ١٢ ١٢ الرجل ١٢ ١٢ اى بقطع ١٢ ١٢ اى بالضرب ١٢
وسعك فعله فان علم قاض عزل لرجل لخذك منك الفاودعت الى زيد
اى الالف ١٢ اللام متعلق بقال ١٢ اى بقطع ١٢ جاز لك والخطاب لكل من صبر للقطع او الضرب ١٢
قضيت به عليك فقال الرجل اخذته ظلما فالقول للقاضي وكذا لو قال
اى بالالف ١٢ ١٢ اى الالف ١٢ ١٢ اى بالقطع ١٢ قضيت بقطع يدك فى حق اذا كان المقطوع يده او لم اخذ منه المال
اى بالقطع ١٢ اى القاضي ١٢

كتاب الشهادة

مقرا انه فعله وهو قاض هي اخبار عن اى الشهادة ١٢
مشاهدة وعيان لا عن تخمين وحسبان وبلزم بطلب المدعي وسترها في
اى المعاينة ١٢ ١٢ اى الشهادة
الحدود احب ويقبل في السرقة احد لا سرقة ويشرط للزنا اربعة رجال و
اى سرقة المال ١٢ اى لا خيانة ١٢ اى الزنا ١٢
ليقبة الحدود والقصاص رجلان وللولادة والبكارة وعيوب النساء فيما
لا يطلع عليه رجل امرأة واخيرها رجلان او رجل وامرأتان والكل لفظ
الشهادة والعدالة ويسأل عن الشهود سرا وعلانية في سائر الحقوق وتقبل
الخصم لا يصح والواحد يكفي للتزكية والرسالة والترجمة ولا يحل ان يشهد
اى المشهود ١٢
سمع او رأى كالبيع والاقرار وحكم القاضي والغصب والقتل وان لم يشهد
عليه ولا يشهد على شهادة غيره ما لم يشهد عليه ولا يعمل بشاهد وقاض

وراى او بالحط ان لم يتذكر ولا يشهد بما لم يعاينه الا النسب والموت والنكاح و

الدخول وولاية القاضي واصل الوقف فلهما ان يشهد بما ازاء الخبر بمن يثق به

ومن في يده شيء سوى الرقيق لذلك ان تشهد انه له وان فسر المقاصي انه يشهد

بالتسامع او بمعاينة اليه لا يقبل ومن شهد انه حضر دفن فلان او صلى على

جنازته فهو معاينة حتى لو فسر للقاضي قبل

باب من تقبل شهادته ومن لا تقبل

شهادته لا تقبل شهادة الاعمى والمملوك والصبي الا ان يتحملا في الرق والصغر

واديا بعد الحرية والبلوغ والمحدود في قذف وان تاب الا في قذف الكافر فقذف

اسلم والولد لابويه وجده لعكسه واحد الزوجين للاخر والمسيء لمحسن

والشريك لشريكه فيما هو من شركتهما والمغنية والنائحة والمغنية والعدو ان كانت

عداوة دينية ومدمن الشرب على اللهو ومن يلعب بالطيور او يغني للناس ويركب

ما يوجب سلاحا ويدخل الحمام بلا ازار او ياكل الربو او يقامر بالنرد والشطرنج او

تقوته الصلوة لبسه مما او يبول او ياكل على الطريق او يظهر سب السلف وتقبل

لاخيه وعمه وابويه رضعا وام امرأته وبنتها وفي زوجته وامرأة ابنه وابيه واهل القرى

الا الخطابية والذمي على مثله وان اجر الى محلة فيقبلانه على الذمي في من الم بصغير او جنون

وتقبل شهادة الذمي ١٢م اي وتقبل شهادة من اذا اذنب ١٢م

الكبائر والا قلف والخصي وولد الزنا والخنثى والعبد للحر والعبد للعبد ولو شهدا ان اباهما

اي وتقبل شهادة ولد الزنا سواء كانت في الزنا او غيره ١٢م

اوصى اليه والوصي يدعي جاز وان انكر لا كما لو شهدا ان اباهما وكله بقبض دينه او عزل الوكيل او انكرهما

اي الوكالة ١٢م اي لا يجوز شهادتهما ١٢م

ولا يسمع القاضي الشهادة على جرح ومن شهد ثم جرح حتى قال اوهمت بعض شهادتي تقبل

اي قول الشاهد

لو عدلا باب الاختلاف في الشهادة

الشهادة ان وافقت الدعوى قبلت

والا لا اي دعى دار الارث او شراء فشهدا بملك مطلق لغت وبعكسه لا ويعتبر اتفاق

اي لا تقبل الشهادة ١٢م اي بجلاف اي الشهادة ١٢م اي لا تكمل الشهادة ١٢م

الشاهدين لفظا ومعنى فان شهد احدهما بالف والآخر بالفين لم يقبل وان شهد لآخر بالف

اي احد الشاهدين ١٢م اي بالف درهم ١٢م

وخمسمائة والمدعي يدعي ذلك قبلت على الالف ولو شهدا بالف وقال احدهما قضاه منها

اي الشهادة ١٢م اي رجلان ١٢م اي الشاهدين ١٢م

خمسمائة تقبل بالف ولم يسمع انه قضاه الا ان يشهد معا خر وينفي ان لا يشهد احد غيره

اي بالف اي بالف درهم ١٢م اي الشاهدين ١٢م اي الشاهدين ١٢م

يقر المدعي بما قبض ولو شهدا بقرض الف وشهد احدهما انه قضاه حازت الشهادة على الاقر

اي من الالف ١٢م اي رجلان ١٢م اي المدعى عليه ١٢م

ولو شهدا بانه قتل زيدا يوم النحر بمكة واخران انه قتله يوم النحر بمصر حرتا فان قضى احدهما

اي رجلان ١٢م اي فلانا ١٢م اي زيدا ١٢م

اولا بطلت الاخرى ولو شهدا على سرقة بقرة واختلفا في لونها قطع بخلاف

اي الشهادة الاخرى ١٢م

الذكورة والانوثة والغصب ومن شهد لرجل انه اشترى عبد فلان بالف شهد لآخر بالف

وخمسمائة بطلت الشهادة وكذا الكتابة والختم فلما التاجر فيضحى بالف ملك

اى خمسمائة درهم ١٢

اللورث لم يقض لوارثه بلا جر الا ان يشهدا بملكه وبده او مستعيرا وقت

اى الشاهدان وهو استثناء من قولهم بلا جر ١٢م

الموت ولو شهدا بيد حجد منذ شهر او سنة ردت ولو اقر المدعى عليه بذلك

اى للطلان ١٢ لانه شهادة على شهادة ثم قال ابو يوسف تقبل اى الشهادة على الشهادة ١٢م كما في الكافي ١٢ بيان العين كانت للمدعى ١٢م

او شهد شاهدان انه اقر انه كان في المدعى دفع الى المدعى **باب الشهادة**

اى ان العين ١٢ اى ذلك العين ١٢

على الشهادة تقبل فيما لا يسقط بالشبهة ان شهد رجلان على شهادة

شاهدين ولا تقبل شهادة واحد على شهادة واحد ولا شهادان ان يقول

اشهد على شهادتي اني اشهد ان فلانا اقر عندي بكذا واداء الفرع ان يقول

اى صفة اداء الشاهد ١٢م

اشهد ان فلانا اشهدني على شهادته ان فلانا اقر عنده بكذا او قال لي اشهد على

شهادتي بذلك ولا شهادة للفرع بلا موت اصله او مرضه او سفره فان عدلهم

اى بان فلانا اقر عندي بكذا ١٢م

الفرع صح ولا عدلوا وبطل شهادة الفرع بانكار الاصل للشهادة ولو شهد

اى وان لم يعدلهم الفروع ١٢م اى الفرعان

على شهادة رجلين على فلانة بنت فلان الفلانية بالف وقالا اخبرنا انهما

اى بالف درهم ١٢م

اعرفانه ما جاء بامرة وقالا لم ندر اهي هذه ام لا قيل للمدعي اهات

اى ان لم يعلم ان المعرفة بالسنة ١٢م جواب قوله ولو شهدا ١٢م

شاهدين انها فلانة وكذا كتاب القاضي الى القاضي لو

او سفره الخ وفي شرح الشتى ١٢ محسن ١٢م قوله يجوز الشهادة اذا علم يقينا اضطرارا لان الاصل بقاء ما كان على ما كان اضطرارا لان الاصل بقاء ما كان على ما كان او ظن ظنا متاخما للعلم بان شاع بين الناس ولم يسمع الا موافقا له او سمع ولم يعلم له مخالفا او قاضي البلد في حكمه ذلك كما في الكافي وفي نهاية شرح الهداية ومن ابي يوسف اذا كان الاصل في مكان لا يعلمه الشاهد ولا يستطيع ان يشهد فيه فله ان يشهد على الشهادة ولا يجوز ان يشهد على الشهادة الا شاهدان او عن شاهدين فلان الشهادة على الشهادة تجوز لكن ناكان الاصل حيا يعسر احضاره كما في الوقاية وفي شهادات الكنز تقبل شهادة على شهادة في زماننا لتعذر احضار الشهود الاصول ١٢ منه

كتاب الشهادات

قوله اى الشهادة على الشهادة ١٢ منه قوله اى ان الشهادة على الفرع ١٢ منه قوله اى صحة اداء الشاهد ١٢ منه قوله اى بان قال اشهد على شهادتي اني اشهد ان فلانا اقر عندي بكذا ١٢ منه قوله اى ان لم يعدلهم الفروع ١٢ منه قوله اى بان قال اشهد على شهادتي اني اشهد ان فلانا اقر عندي بكذا ١٢ منه قوله اى بالف درهم ١٢ منه قوله اى ان لم يعلم ان المعرفة بالسنة ١٢ منه قوله اى للطلان ١٢ منه قوله اى ان العين ١٢ منه قوله اى ذلك العين ١٢ منه قوله اى بان قال اشهد على شهادتي اني اشهد ان فلانا اقر عندي بكذا ١٢ منه قوله اى بالف درهم ١٢ منه قوله اى ان لم يعلم ان المعرفة بالسنة ١٢ منه قوله اى للطلان ١٢ منه قوله اى ان العين ١٢ منه قوله اى ذلك العين ١٢ منه

قالا لا فيهما التميمة لم تحل حتى ينسباها الى فيأخذها ولو اقرا انه شهد زورا يشهر ولا يغرم

باب الرجوع عن الشهادة لا يصح الرجوع عنها

الا عند قاض فان رجعا قبل حكمه لم يقض وضمنا ما اتلفاه للمشهود عليه اذا قبض المدعى المال دينا او عينا فان رجع احدهما ضمن النصف والعبرة لمن بقي لا لمن رجع فان شهد ثلثة ورجع واحد لم يضمن وان رجع آخر ضمنا النصف وان شهد رجل وامرأتان فرجعت امرأة ضمنت الربع وانه رجعا ضمنا النصف وان شهد رجل وعشر نسوة فرجعت تمانٍ لم يضمن فان رجعت الحزي ضمن اربعة اتساع فان رجعوا قبل الغرم بالاسداس وان شهد رجلان عليه او عليها بنكاح بقدر مهر مثلها ورجعا لم يضمنا وان زاد عليه ضمنا ها ولم يضمنا في البيع الا بما نقص من قيمة المبيع

وفي الطلاق قبل الوطي ضمنا نصف المهر ولم يضمنا بعد الوطي وفي العتق ضمنا القيمة

وفي القصاص ضمنا الدية ولم تقتصا وان رجع شهود الفرع ضمن لا شهود الاصل الفرع على شهادتنا او انهم وغلطنا او لو رجع الاصول والفرع ضمن الفرع فقط ولا يلتفت

باب شهد رجلان على رجل انه اعتق عبده

الى قوله الفرع كذب باطل اصول اوغلطوا وضمن الزكى بالرجوع وشرط ذا اليمين

والولاء لاشتمالها على الاعضاء والشرط **كتاب الوكالة** صح التوكيل وهو اقامة الغير

مقام نفسه فى التصرف ممن يملكه اذا كان الوكيل ممن يعقل العقد ولو صبيا او عبدا محجورا بكل

ما يعقده بنفسه بالخصومة فى الحقوق برضاء الخصم كان يكون الموكل مريضا او غائبا

مدة السفر او مريدا للسفر اخذ قرية او ايفاءها واستيفاءها الا فى حد وقود فان غاب الموكل والحق

وفيما يضيفه الوكيل الى نفسه كالبيع والاجارة والصلح عن اقرار يتعلق بالوكيل

ان لم يكن حجر التسليم المبيع وقبض الثمن والرجوع عند الاستحقاق والخصومة

فى العيب الملك يثبت للموكل ابتداء حتى لا يعتق قريب الوكيل بشرائه وفيما يضيفه الى

الموكل كالنكاح والخلع والصلح عن دم عمد وعن انكار يتعلق بالوكيل فلا يطالب وكيله

بالمهر وكيلها بتسليمها والمشترى بمنع الموكل عن الثمن وان دفع اليه لم يطالبه الوكيل

ثانيا **باب الوكالة بالبيع والشراء** امر بشراء ثوب هروى وفرس وبغل حل على

وكالة او بشراء عبد او دار صح ان سمى ثمنا وكالا وبشراء ثوب او دابة كذا وان سمى ثمنا وبشراء طعام

على البر ودقيقه والوكيل لو باع بعيب لزم المبيع فى يده فلو سلمه لا امر لم يرجع بما هو وحبس المبيع لنقد

فلو هلك في يده قبل حبسه هلك من مال الموكل ولم يسقط الثمن وان هلك بعد حبسه فهو
كالمبيع ويعتبر مفارقة الوكيل في الصرف والمسلم ويقبض الموكل كله بشراء عشرة
لهم بدراهم فاشترى عشرين بطلا بدراهم مما يباع مثله بعشرة بدراهم لزم الموكل
منه عشرة بنصف درهم ولو وكله بشراء شيء بعينه لا يشتريه لنفسه فلو اشتراه بغير النقود
او بخلافها سمى لمن الثمن وقع للوكيل وان كان بغير عينه فالشراء للوكيل الا ان ينوي للموكل والشراء
بماله وان قال اشتريت للآمر وقال الآمر لنفسك فالقول للآمر وان كان دفع اليه الثمن فلما مر وان
يعني هذا لفلان وباعه ثم انكر الامر اخذه فلان الا ان يقول لم آمره بالا ان يسلمه المشتري اليه
بشراء عبد بين عبدين ولم يسم ثمنا فاشتراهما صح وبشراهما بالف وقيمتهما سواء فاشترى
احدهما بنصفها او اقل صح وبالكثر لا الا ان يشتري كلما بما بقي قبل الحصص وبشراء هذا بدين عليه فاشتراه
صح ولو غير عين نفذ على المأمور وبشراء عامة بالف فدفعها اليه فاشترى فقال اشتريتهما بخمسمائة وقال
المأمور بالف فالقول للمأمور وان لم يدفع فللآمر وبشراء هذا ولم يسم ثمنا فقال المأمور اشتريته بالف وقال
بائعه وقال الآمر بنصفه تحالفا وبشراء نفس الآمر من سيده بالف ودفع فقال لسيده اشتريتك فاعتقتك
على هذا عتق وولاؤه لسيده وان قال اشتريتك فالعبد مأذون ولا الف ليسترد على المشتري الف مثله

ان قال لعبد اشتر لي نفسك من مولاك فقال المولى يعني لفلان فعل فهو للامر وان لم يقل لفلان عتق **فصل** الوكيل بالبيع والشراء لا يعقد مع من ترد شهادته له وصح بيعه بما قل وكثر وبالعرض وبالنسية ولقيد شراؤه بمثل القيمة وبزيادة يتغابن فيها وهو ما يدخل تحت تقويم المقومين ولو وكله بيع عبد فباع نصفه صح وفي الشراء يتوقف ما لم يشتر الباقي ولو رد المشتري البيع على الوكيل بعيب بينة او نكول رد له على الامر وكذا باقراره فيما لا يحدث وان باع بنسيئة فقال امرتك بنقد وقال المامور اطلقت فالقول للامر وفي مضاربة للمضارب ولو اخذ الوكيل بالثمن رهنا فضاع او كفيلا فتوى عليه لم يضمن ولا يتصرف احد الوكيلين وحده الا في خصومة وطلاق وعتاق بلا بدل ورد وديعة وقضاء دين ولا يوكل وكيل الا باذن او باعمل برايك فان وكل بلا اذن الموكل فعقد لحضرته او باع لاجنبي فاجاز صح وان زوج عبده ومكاتبه وكافر صغيرة الحرة المسلمة او باعها او اشترى لم يجز

باب الوكالة بالخصومة والقبض الوكيل

بالخصومة والتقاضي لا يملك القبض وبقبض الدين يملك الخصومة ويقبض

العين لا فانه يبرء من ذو اليد على الوكيل بالقبض ان الموكل باعه وقف الامر
اى لا بملك نفسه وشيئه بالاجماع ع والباء يتعلق بالوكيل اى باع العين من ذى اليد ١٢
حتى يحضر الغائب وكذلك العتاق والطلاق ولو اقر الوكيل بالخصومة عند
للخصم كذا فى شرح الطحاوى او الطرح على الوكيل سواء كان
القاضى صح والا لا وبطل توكيل الكفيل بمال ومن ادعى انه وكيل الغائب فى
اى الدين ١٢
قبض دينه فصدقه العزيم امر ويل نفعه اليه فان حضر الغائب فصدقه والا دفع اليه
العزيم الدين ثانيا ويرجع به على الوكيل لو باقيا وان ضاع لا الا اذا ضمنه عند الدفع
اى العزيم ١٢
او لم يصدقه على الوكالة ودفعه اليه على ادعائه ولو قال انى وكيل بقبض الوديعة
عطف على قوله ضمنه اى الا اذا لم يصدقه العزيم ١٢ اى الى الوكيل
فصدقه المودع لم يؤمر بالدفع اليه وكذا لو ادعى الشراء وصدقه ولو ادعى ان المودع مات
اى صدقه المودع شراء العبد ١٢م
اى رجل ١٢
ترك ما لم يعرف انه له وصدقه دفع اليه فان كذبه بقبض مال فادعى الغريم ان رب المال اخذه دفع
اى الوديعة للمدعى ولا وارث له غيره ١٢
اى الوكيل اى الغريم ١٢
المال الى الغريم رب المال واستحلفه وان وكل بعيب فى امة فادعى البائع رضاء المشترى
اى استحلف الغريم رب المال ١٢م على الاستيفاء ١٢م اى بالعيب
لم يرد عليه حتى يحلف المشترى ومن دفع الى رجل عشرة لينفقها على اهله فانفق
اى بالعيب ١٢م اى على اهل الدافع
عليهم عشرة من عنده فالعشرة بالعشرة

باب عزل الوكيل وتبطل الوكالة

اى على اهل الدافع ١٢م
بعزله ان علم به وموت احدهما وجنونه مطبقا ولحوقه مرتدا
وافتراق الشريكين وبحجر مولاه لو مكاتبا وحجره لو ماذونا
اى وتبطل الوكالة بافتراق الشريكين عن الشركة ١٢م

كتاب الدعوى

وتصور بتشفيه وهي اضافة الشئ الى نفسه حالة المنازعة

والمدعي من اذا ترك لم يترك والمدعى عليه بخلافه ولا يصح الدعوى حتى يذكر شيئا

علم جنسه وقدره فان كان عينا في يد المدعى عليه كلف احضارها

ليشير اليها بالدعوى وكذا في الشهادة ولا استحلاف فان تعذر ذكر قيمتها

فان ادعى عقارا ذكر حدوده وكفت ثلثة واسماء اصحابها ولا بد من ذلك الكل

ان لم يكن مشهورا وانه في يده لا يثبت اليد في العقار بيتة احد قرهما قبل بينته

او علم قاض بخلاف المنقول وانه بطالبه وان كان دينا ذكر وصفه

وانه يطالبه فان صحت الدعوى سأل المدعى عليه عنها

فان اقر او انكر فبرهن المدعي قضى عليه والا حلف فليه ولا يمهل

على الملاءة ولا بينة لذي اليد في الملك المطلق وبينة الخارج اولى وقضى له ان تكافأ

مرة بلا حلف وسئلت وعرض اليمين ثلثا ندبا ولا يستحلف في نكاح ورجعة وايلاء

واستيلاد ورق ونسب لاء وحد لعان قال القاضي الامام فخر الدين المفتى به انه

يستحلف المنكر في الاشياء الستة ويستحلف السارق فان نكل قضي عليه ولم يقطع والزوج اذا

المراة طلاقا قبل الوطء فان نكل ضمن نصف المهر وجاز احلاف المرء في نفسها
ای الزوج ۱۲ ای الجاحد عن اليمين ۱۲ ای فی نفسها ۱۲
حبس حتى يقر او يحلف وفي المدون يقتصر ولو قال المدعى لي بينة حاضرة فطلب
ای یکلف ای وان نکل فی المدون لا الید والرجل ۱۲ ای یقتصر ۱۲ ای المدعی ۱۲
اليمين لم يستحلف وقبل لخصمه اعطه كفيلا بنفسك ثلثة ايام فان اتى الا لازمه
ای یمین المدعی علیه ۱۲ ای الخصم ۱۲ ای المدعی علیه ۱۲ ای المدعی ۱۲ ای لازمه حتی
ای دار معه حيث سار ولو غريبا لازمه قدر مجلس تقاضي واليمين بالله تعالى ابطالا
ای یمین ۱۲ ای بطلان التهمة ۱۲
وعتاق الا اذا الح الخصم وتغلظ بذكر اوصافه لا بزمان ومكان ويستحلف اليهود
ای وتشدد الیمین ۱۲
بالله الذي انزل التوراة على موسى والنصراني بالله الذي انزل الانجيل على عيسى و
المجوسي بالله الذي خلق النار والوثني بالله ولا يحلفون في بيوت عبادتهم ويحلف على الحاصل
ای بالله وابينكما بيع قائم ونكاح قائم ولا يجب عليك رده وما هو بائن منك الآن
ای والمغصوب ۱۲
في دعوى البيع والنكاح والغصب والطلاق فان ادعى شفعة بالجوار او نفقة المبتوتة
ای الشفعة ۱۲ ای الکفیل ۱۲
والمشتري والزوج لا يراها يحلف على السبب على العلم لو ورث عبدا ادعاه
ای ذلک الرجل ۱۲ ای العبد ۱۲ رب المراة ۱۲
اخر على البتات لو وهب له او اشتراه ولو افتدى المنكر يمينه او صالحه منها
ای ویحلف الرجل علی البتات ۱۲ ای صلح المنکر المدعی ۱۲
على شيء صح ولم يحلف بعده

باب التحالف

اختلفا في قدر الثمن
ای کالکر ۱۲ ای بعد الاقتداء والصلح ۱۲ ای لو اختلف المتعاقدان ۱۲
والمبيع قضي لمن برهن وان برهنا فللمشتري الزيادة وان عجزا و

لم يرض بدعوى احدهما تحالفا وبدئ بيمين المشتري وفسخا بتراضيهما او بطلب
احدهما ومن نكل لزمه دعوى الآخر وان اختلفا في الاجل او في شرط
الخيار او في قبض الثمن او بعد هلاك المبيع او بعضه او في بدل الكتابة
او في رأس المال بعد اقالة السلم لم يتحالفا والقول للمنكر مع يمينه ولو
اختلفا في مقدار الثمن بعد الاقالة تحالفا ويعود المبيع الاول ولو اختلفا في
المهر قضي لمن برهن وان برهنا فللمرأة وان عجز الحالفا ولم يفسخ النكاح بل يحكم
مهر المثل فيقضي بقول الولي ان كان كما قال او اقل ويقولها لي كان كما قالت او اكثر ويقضي
لو بينهما ولو اختلفا في الاجارة قبل الاستيفاء تحالفا وبعده فالقول للمستأجر
والبعض معتبر بالكل وان اختلفا لزوجين في متاع البيت فالقول لكل
منهما فيما يصلح له وله فيما يصلح لهما فان مات احدهما فللحي ولو احدهما
مملوكا فللحي في الكسوة وللحر في الموت فصل قال المدعى عليه هذا الشيء ودعيته
او اجرتنيه او اعرتنيه فلان الغائب او رهنه او غصبته منه وبرهن عليه
دفعت عنه خصومة المدعي وان قال ابعته ممن الغائب او قال المدعي

سرت مني وقال ذو اليد اودعنيه فلان وبرهن عليه لا وان قال المدعى اتبعته
من فلان وقال ذو اليد اودعنيه فلان ذلك يسقط الخصومة **باب**
ما يدعيه الرجلان برهنا على ما في يد الآخر قضي لهما وعلى
نكاح امرأة سقطا وهي لمن صدقته او سبقت بينته وعلى الشراء منه
كل نصفه ببدله ان شاء وبإباء أحدهما بعد القضاء لم يأخذ الآخر كله وان
ارخا فالسابق والا فالذي تقبض والشراء أحق من الهبة والشراء والرهن سواء وان
احق من الهبة ولو برهن الخارج على الملك والتاريخ وعلى الشراء من واحد فالاسبق
احق وعلى الشراء من آخر وذكرا تاريخا استويا ولو برهن الخارج على ملك مؤرخ
وتاريخ ذي اليد اسبق او برهنا على النتاج او سبب ملك لا يتكرر او
الخارج على الملك وذو اليد على الشراء منه فذو اليد احق منه ولو برهن
كل على الشراء من الآخر ولا تاريخ سقطا وتترك الدار في يد ذي اليد كالو برهن
بزيادة علو الشهود داره في يد آخر ادعى رجل نصفها آخر كلها وبرهنا
فللاول ربعها وللثاني الباقي ولو كانت في يديهما فهي للثاني

ولعبرهنا على نتاج دابة ولد اخا قضى لمن وافق سنها تاريخها وان اشكل ذلك
فاربعة اولوبرهن احد الخارجين على الغصب والاخر على الوديعة استويا والراكب
والملابس لحق من اخذ اللجام والكم وصاحب الحمل والجذوع والاتصال احق
من الغير ثوب في يده وآخر في يد آخر فصبي يعبر عن نفسه فقال انا هذا
فالقول له وان قال انا عبد فلان او لا يعبر عن نفسه فهو عبد من في يده
عشرة ابيات من دار في يده وبيت في يد آخر فالساحة لصاحب الدار
في يده وابن احدهما فيها او بنى او حفر فهي في يده كما لو برهن انها في يده

باب دعوى النسب

ولدت مبيعة لاقل من
ستة اشهر من الشراء فادعاه البائع فهو ابنه وهي ام ولده ويفسخ البيع
ويرد الثمن وان ادعاه المشتري معه او بعده ولدان ثابت النسب بخلاف ما لو مات
الولد وعتقهما كما لو نهما وان ولدت لاكثر من ستة اشهر ردت دعوة البائع
الا ان يصدقه المشتري ومن ادعى نسب احد التوامين ثبت نسبهما منه وان
باع احدهما واعتقه المشتري بطل عتق المشتري صبي عنده رجل فقال هو ابن

فلان ثم قال هو ابني لم يكن ابنه وان جحدان يكون ابنه ولو كان في يد مسلم
ونصراني فقال للنصراني انه ابني وقال للمسلم عبدي فهو حر ابن النصراني وان كان في
يد رجلين فزعم كل منهما انه ابنه من غيرها وزعمت انه ابنهما من غيرهما وولدت
مشتراته فاستحقت غرم الاب قيمة الولد وهو حر فان مات الولد لم يضمنوا كذب
قيمته وان ترك الا ان قتل الولد غرم الاب قيمته ويرجع بالثمن وقيمته على بائعه

كتاب الاقرار

لا بالعقر هو اخبار عن ثبوت حق الغير على نفسه
عندنا وقال الشافعي يرجع عليه بالعقر كذا في نهاية شرح الهداية
اذا اقر حر مكلف بحق ولو مجهولا كشيء او حق ويجبر على بيانه وتبين ماله
قيمة والقول للمقر مع يمينه ان ادعى المقر له اكثر منه في عامة الاحوال لم يصدق
في اقل من درهم ومال عظيم نصاب واموال عظيم ثلثة نصب ودراهم
كثيرة عشرة ودراهم ثلثة وما على كذا دراهم كذا
كذا الحد عشر كذا وكذا الحد في عشرون ولو ثلثون ما لو او يزاد مائة
ولو ربع مزيد الف على وقبل اقرار لي الف عندك معي في
بيتي في صندوقي في كيسي امانة قال لي عليك الف

وقال اتزنه او انقده او اجلنيه او قضيتكه او اجلتك به فهو اقرار وبلا
كناية لا ان اقر بدين مؤجل وادعى المقرله انه حال لزمه حالا وحلف المقرله
على الاجل على مائة ودرهم فهي درهم ونوب يفسر المائة وكذا مائة و
ثوبان بخلاف مائة وثلثة اثواب اقر بثم في قوصرة لزمه وهداية في اصطبل
لزمته الدابة فقط وبخاتم له الحلقة والفص وبسيف له النصل
والجفن والحمائل وبحجله له العيدان والكسوة وثوب في منديل او في ثوب
لزماه وثوب في عشرة له ثوب وبخمسة في خمسة وعني به الضرب
خمسة وعشرة ابن عني معنى مع لعلى من درهم الى عشرة او ما بين درهم الى عشرة لزمه
تسعة له من داري ما بين هذا الحائط الى هذا الحائط ما بينهم فقط وصح
الاقرار بالحمل والحمل ان بين سببا صالحا والا لا وان اقر بشرط الخيار لزمه
المال وبطل الشرط

باب الاستثناء وما في معناه صح استثناء بعض ما اقر به
متصلا ولزمه الباقي لا استثناء الكل وصح استثناء الكيل والوزن من الدراهم
لا غيرهما ولو وصل باقراره ان شاء الله بطل اقراره ولو استثنى البناء

من الدار دفعها للمقر له وان قال بناءها لي والعرصة لك فكما قال ولو قال
على الف من ثمن عبد لم اقبضه وان عين العبد وسلمه اليه لزمه الالف
والا لا وان لم يعين لزمه الالف كقوله من ثمن خمر او خنزير ولو قال من
ثمن متاع او اقرضني وهي زيوف او بهرجة لزمه الجياد بخلاف الغصب والوديعة
ولو قال الا انه ينقص كذا متصلا صدق والا لا ومن اقر بغصب ثوب وجاء
بمعيب صدق وان قال اخذت منك الف وديعة وهلكت وقال اخذتها غصبا
مضمونا من وان قال اعطيتنيها وديعة وقال غصبتنيها لا وان قال هذا كان
وديعة لي عندك فاخذته فقال هو لي اخذه وان قال اخرجت بعيري او ثوبي
هذا فلان فاركبه او البسه فزده والقول للمقر ولو قال هذا الالف وديعة
فلان لا بل وديعة فلان فالالف للاول وعلى المقر له مثله للثاني

باب اقرار المريض دين الصحة وما لزمه في مرضه بسبب معروف

قدم على ما اقر به في مرضه واخر لا رث عنه وان اقر المريض لوارثه بطل الا ان
يصدقه البقية وان اقر لاجنبي صح وان احاط بماله وان اقر لاجنبي ثم

اقر بنبوته ثبت نسبه وبطل اقراره وان اقر لاجنبية ثم نكحها صح بخلاف
الهبة والوصية وان اقر لمن طلقها ثلثا فيه فلها الاقل من الارث والدين وان اقر
بغلام مجهول يولد مثله له انه ابنه وصدقه الغلام ثبت نسبه ولو مريضا وليشارك
الورثة وصح اقراره بالولد والوالدين والزوجة والمولى واقراره بالوالدين
والزوج والمولى وبالولد ان شهدت قابلة او صدقها زوجها والا بد
من تصديق هؤلاء وصح التصديق بعد موت المقر لا تصديق الزوج
بعد موتها وان اقر بنسب نحو الاخ والعم لم يثبت فان لم يكن له
وارث غيره قريب او بعيد ورثه وان كان لا ومن مات ابوه فاقر باخ
شركه في الارث ولم يثبت نسبه وان ترك ابنين وله على آخر مائة
فاقر احدهما بقبض ابيه خمسين من نصفها فلا شيء للمقر وللاخر خمسون

كتاب الصلح

هو عقد يرفع النزاع وهو جائز بالاقرار والسكوت والانكار فان وقع
عن مال بمال باقرار اعتبر بيعا فتثبت فيه الشفعة والرد بالعيب وخيار الرؤية
والشرط وتفسد بجهالة البدل لا بجهالة المصالح عنه وان استحق بعض المصالح

عنا وكله رجع المدعى عليه بحصة ذلك من العوض او بكله ولو استحق
المصالح عليه او بعضه رجع بكل المصالح عنه او ببعضه وان وقع عن
مال بمنفعة اعتبر اجارة فيشترط التوقيت ويبطل بموت احدهما والصلح
عن سكوت وانكار وفداء لليمين في حق المنكر ومعاوضة في حق المدعي
فلا شفعة ان صالح عن دار بهما وتجب لو صالح على دارهما ولو استحق
المتنازع فيه رجع المدعي بالخصومة ورد البدل ولو بعضه فبقدره
ولو استحق المصالح عليه كله او بعضه رجع الى الدعوى في كله او بعضه
وهلاك بدل الصلح قبل التسليم كاستحقاقه في الفصلين **فصل الصلح**
جائز من مدعي المال والمنفعة والجناية بخلاف الحد ومن النكاح والردة فكان
طاعة وعفا على مال وان قتل العبد المأذون رجلا عمدا لم يجز صلحه عن نفسه
وان قتل عبد له رجلا عمدا فصالح عنه جاز ولو صالح عن المغصوب
المتلف بما زاد على قيمته او على عرض ثم ولو اعتق موسر عبدا مشتركا
فصالح الشريك على اكثر من نصف قيمته لا ومن كل رجلا بالصلح عنه فصالح

لم يلزم الوكيل ما صالح عنه ما لم يضمنه بل يلزم الموكل وان صالح عنه
بلا امره صح ان ضمن المال او اضاف الى ماله او قال على الف وسلم والا توقف فان اجاز
المدعى عليه جاز والا بطل **باب الصلح في الدين** الصلح عما اسقط
بعقد المداينة اخذ لبعض حقه واسقاط للباقي لا معاوضة فلو صالح عن الف
على نصفه او على الف مؤجل جاز وعلى دنانير مؤجلة او عن الف مؤجل
او سود على نصف حال وبيض لا ومن له على اخر الف فقال ادالي عند النصفه
على انك بري من الفضل ففعل برئ والا لا ومن قال لآخر لا اشرك بمالك
حتى لا تؤخره عني او تحط ففعل صح عليه **فصل** دين بينهما صالح
احدهما عن نصيبه على ثوب لشريكه ان يتبع المديون بنصفه
او ياخذ نصف الثوب من شريكه الا ان يضمنه ربح الدين ولو قبض نصيبه
شركه فيه ورجعا باقيا على الغريم ولو اشترى نصيبه شيأ ضمنه
ربح الدين وبطل صلح احدهما لو سلم من نصيبه على ما دفع وان خرجت الوثيقة
لاحدهم عن عرض او عقار بمال او عن ذهب بفضة او بالعكس صح قل او كثر

مستوفيا ... وسقطا ... المصنف ... فكان ... اصل نفس ... الربا ... بيع ... الفاسد ... الاقالة ... فسخ ... الاداء ... التعليق ... الفضل ... الا ... الصلح ... الحوالة ... الصلح ... الصلح ... الصلح

وعن نقدين وغيرهما باحد النقدين لانه لم يكن اسعط اكثر من حظه
منه ولو في التركة دين على الناس فاخرجوه ليكون الدين لهم بطل وان
شرطوا ان يبرئ الغرماء منه صح ولو على الميت دين محيط بطل الصلح والقسمة

كتاب المضاربة

هي شركة بمال من جانب وعمل من جانب المضارب والمضارب
امين وبالتصرف وكيل وبالربح شريك وبالفساد اجير وبالخلاف غاصب
وباشتراط كل الربح له مستقرض وباشتراطه لرب المال مستبضع
وانما تصح بما تصح به الشركة ويكون الربح بينهما مشاعا فان شرط
لاحدهما زيادة عشرة قله اجر مثله ولا يجاوز عن المشروط وكل شرط يوجب
جهالة الربح يفسده والا لا ويبطل الشرط كشرط الوضيعة على المضارب
ويدافع المال الى المضارب ويبيع بنقد ونسيئة ويشتري ويوكل ويسافر
ويبضع ويودع ولا يزوج عبدا ولا امة ولا يضارب الا باذن او باعمل برأيك
ولم يتعد عما عينه من بلد وسلعة ووقت وعامل كما في الشركة ولم يشتر
من يعتق على المالك وعليه ان ظهر ربح وضمن ان فعل فان لم يظهر

ربح فان ظهر عتق حظه ولم يضمن لرب المال وسعى المعتق في قيمة نصيب
رب المال معه الف بالنصف فاشترى بها مائة قيمتها الف فولدت والمسألة
الفا فادعا العبد هلاك الف وخسر مائة تسع لرب المال في الف
وربحها واعتق فان قبض الالف ضمن المدعى نصف قيمتها **باب المضارب**
يضارب فان ضارب بلا اذن لم يضمن ما لم يعمل الثاني فان دفع
باذن بالثلث وقيل له ما رزق الله فبيننا نصفان فللمال
النصف وللاول السدس وللثاني الثلث ولو قيل له ما رزقك الله
فبيننا نصفان فللثاني ثلثه والباقي بين المالك والاول نصفان ولو قيل له
ما ربحت فبيننا نصفان ودفع بالنصف فللثاني النصف واستويا فيما بقي
ولو قيل له ما رزق الله فله نصفه او ما كان من فضل فبيننا نصفان
ودفع بالنصف فللمالك النصف وللثاني النصف ولا شيء للاول
ولو شرط للثاني ثلثه ضمن الاول للثاني سدسا وان شرط للمالك ثلثه
وعبده ثلثه على ان يعمل معه ولنفسه ثلثه صح وتبطل بموت احدهما

ربح فان ظهر عتق حظه ولم يضمن لرب المال وسعى المعتق في قيمة نصيب
رب المال معه الف بالنصف فاشترى بها مائة قيمتها الف فولدت والمسألة
الفا فادعا العبد هلاك الف وخسر مائة تسع لرب المال في الف
وربحها واعتق فان قبض الالف ضمن المدعى نصف قيمتها **باب المضارب**
يضارب فان ضارب بلا اذن لم يضمن ما لم يعمل الثاني فان دفع
باذن بالثلث وقيل له ما رزق الله فبيننا نصفان فللمال
النصف وللاول السدس وللثاني الثلث ولو قيل له ما رزقك الله
فبيننا نصفان فللثاني ثلثه والباقي بين المالك والاول نصفان ولو قيل له
ما ربحت فبيننا نصفان ودفع بالنصف فللثاني النصف واستويا فيما بقي
ولو قيل له ما رزق الله فله نصفه او ما كان من فضل فبيننا نصفان
ودفع بالنصف فللمالك النصف وللثاني النصف ولا شيء للاول
ولو شرط للثاني ثلثه ضمن الاول للثاني سدسا وان شرط للمالك ثلثه
وعبده ثلثه على ان يعمل معه ولنفسه ثلثه صح وتبطل بموت احدهما

وبالعزل يصير المالك مرتدا ويعزل بعزله ان علم وان علم المال عروض باعها ان لا يضر
في ثمنها ولو افترقا وفي المال ديون وربح اجبر على اقتضاء الديون والا لا يلزمه
الاقتضاء ويوكل المالك عليه والمسمار يجاب على التقاضي وما هلك
من مال المضاربة فمن الربح فان زاد الهالك على الربح لم يضمن المضارب
وان قسم الربح وبقيت المضاربة ثم هلك المال كله او بعضه تراد الربح ليأخذ
المالك رأس ماله وما فضل فهو بينهما وان نقص لم يضمن المضارب
وان قسم الربح وفسخت ثم عقدا بها فهلك المال لم يتراد الربح الاول **فصل**
ولا تفسد المضاربة بدفع المال الى المالك بضاعة فان سافر فطعامه
وشرابه وكسوته وركوبه في مال المضاربة وان عمل في الحضر فنفقته في ماله
كالدواء فان ربح اخذ المالك ما انفق من رأس المال وان باع المتاع مراجحة
حسب ما انفق على المتاع لا على نفسه ولو قصره او حمله بماله وقيل له
اعمل برأيك فهو مطلق وان صبغه احمر فهو شريك
بما زاد الصبغ فيه ولا يضمن معه الف بالصنعة

ع١ قوله ويعزل بعزله ان علم اي ان علم المضارب بعزل المالك ع٢ قوله وان علم المال عروض باعها اي ان علم المضارب بعزل المالك باعها ع٣ قوله ولو افترقا وفي المال ديون اي ولو افترق المالك والمضارب وفي المال ديون ع٤ قوله اجبر على اقتضاء الديون اي على العزماء وهي جملة حالية ع٥ قوله والا لا يلزمه اي اخذ ع٦ قوله الا اقتضاء اي وان لم يربح في المال ع٧ قوله ويوكل المالك عليه اي المضارب ع٨ قوله والمسمار يجاب على التقاضي اي على اخذ ثمن المبيع ع٩ قوله من مال المضاربة اي المضارب ع١٠ قوله فمن الربح اي على اقتضاء الدين من الغرماء ع١١ قوله فان زاد الهالك على الربح اي من رأس المال ع١٢ قوله لم يضمن المضارب اي شيئا ع١٣ قوله وان قسم الربح اي بين المضارب ورب المال ع١٤ قوله وبقيت المضاربة اي بين رأس المال والربح ع١٥ قوله ثم هلك المال كله او بعضه اي من رأس المال ع١٦ قوله تراد الربح اي بين رأس المال والربح ع١٧ قوله ليأخذ المالك رأس ماله اي من رأس المال ع١٨ قوله وما فضل فهو بينهما اي بين رأس المال والربح ع١٩ قوله وان نقص لم يضمن المضارب اي النقصان ع٢٠ قوله وان قسم الربح اي بين رأس المال والربح ع٢١ قوله وفسخت اي المضاربة ع٢٢ قوله ثم عقدا بها اي عقد المضاربة ع٢٣ قوله فهلك المال اي رأس المال ع٢٤ قوله لم يتراد الربح الاول اي بين رأس المال والربح ع٢٥ قوله **فصل** اي في بيان احكام المضاربة ع٢٦ قوله ولا تفسد المضاربة اي عقد المضاربة ع٢٧ قوله بدفع المال الى المالك اي رب المال ع٢٨ قوله بضاعة اي المضاربة ع٢٩ قوله فان سافر فطعامه اي طعام المضارب ع٣٠ قوله وشرابه وكسوته وركوبه اي المضارب ع٣١ قوله في مال المضاربة اي المشتركة ع٣٢ قوله وان عمل في الحضر فنفقته في ماله اي المضارب ع٣٣ قوله كالدواء اي المضارب ع٣٤ قوله فان ربح اخذ المالك ما انفق من رأس المال اي رأس المال ع٣٥ قوله وان باع المتاع مراجحة اي بالربح ع٣٦ قوله حسب ما انفق على المتاع اي المضارب ع٣٧ قوله لا على نفسه اي فلا يحسب ما انفق على نفسه ع٣٨ قوله ولو قصره او حمله بماله اي المضارب ع٣٩ قوله وقيل له اعمل برأيك فهو مطلق اي للمضارب ع٤٠ قوله وان صبغه احمر فهو شريك بما زاد الصبغ فيه اي فللمضارب ع٤١ قوله ولا يضمن معه الف بالصنعة اي ولو كان مع المضارب

ع١ قوله وبالعزل يصير المالك مرتدا اي لان المضارب يصير وكيلا عن المالك ع٢ قوله ويعزل بعزله اي لان المضارب يصير وكيلا عن المالك فيعزل بعزله ع٣ قوله ان علم اي المضارب بعزله ع٤ قوله وان علم المال عروض باعها اي ان علم المضارب بعزل المالك باعها ع٥ قوله ان لا يضر في ثمنها اي لان المضارب يصير وكيلا عن المالك فيعزل بعزله ع٦ قوله ولو افترقا وفي المال ديون اي ولو افترق المالك والمضارب وفي المال ديون ع٧ قوله اجبر على اقتضاء الديون اي على العزماء وهي جملة حالية ع٨ قوله والا لا يلزمه الاقتضاء اي اخذ ع٩ قوله ويوكل المالك عليه اي المضارب ع١٠ قوله والمسمار يجاب على التقاضي اي على اخذ ثمن المبيع ع١١ قوله من مال المضاربة اي المضارب ع١٢ قوله فمن الربح اي على اقتضاء الدين من الغرماء ع١٣ قوله فان زاد الهالك على الربح اي من رأس المال ع١٤ قوله لم يضمن المضارب اي شيئا ع١٥ قوله وان قسم الربح اي بين المضارب ورب المال ع١٦ قوله وبقيت المضاربة اي بين رأس المال والربح ع١٧ قوله ثم هلك المال كله او بعضه اي من رأس المال ع١٨ قوله تراد الربح اي بين رأس المال والربح ع١٩ قوله ليأخذ المالك رأس ماله اي من رأس المال ع٢٠ قوله وما فضل فهو بينهما اي بين رأس المال والربح ع٢١ قوله وان نقص لم يضمن المضارب اي النقصان ع٢٢ قوله وان قسم الربح اي بين رأس المال والربح ع٢٣ قوله وفسخت اي المضاربة ع٢٤ قوله ثم عقدا بها اي عقد المضاربة ع٢٥ قوله فهلك المال اي رأس المال ع٢٦ قوله لم يتراد الربح الاول اي بين رأس المال والربح ع٢٧ قوله **فصل** اي في بيان احكام المضاربة ع٢٨ قوله ولا تفسد المضاربة اي عقد المضاربة ع٢٩ قوله بدفع المال الى المالك اي رب المال ع٣٠ قوله بضاعة اي المضاربة ع٣١ قوله فان سافر فطعامه اي طعام المضارب ع٣٢ قوله وشرابه وكسوته وركوبه اي المضارب ع٣٣ قوله في مال المضاربة اي المشتركة ع٣٤ قوله وان عمل في الحضر فنفقته في ماله اي المضارب ع٣٥ قوله كالدواء اي المضارب ع٣٦ قوله فان ربح اخذ المالك ما انفق من رأس المال اي رأس المال ع٣٧ قوله وان باع المتاع مراجحة اي بالربح ع٣٨ قوله حسب ما انفق على المتاع اي المضارب ع٣٩ قوله لا على نفسه اي فلا يحسب ما انفق على نفسه ع٤٠ قوله ولو قصره او حمله بماله اي المضارب ع٤١ قوله وقيل له اعمل برأيك فهو مطلق اي للمضارب ع٤٢ قوله وان صبغه احمر فهو شريك بما زاد الصبغ فيه اي فللمضارب ع٤٣ قوله ولا يضمن معه الف بالصنعة اي ولو كان مع المضارب

فاشترى به بزا وباعه بالفين واشترى لهما عبدا فضاعا غرما
الفا والمال الفا وربح العبد للمضارب وباقيه على المضاربة ورأس المال
الفان وخمسمائة وربح الف على الفين وان اشترى من المال بالف عبدا اشترا
بنصفه رابح بنصفه معه الفا بالنصف فاشترى بعبد قيمته الفان فقتل
رجلا خطأ فثلثة ارباع الفداء على المالك وربعه على المضارب والعبد
يخدم المالك ثلثة ايام والمضارب يوما معه الف فاشترى به عبدا
فهلك الثمن قبل النقد دفع المالك الفا اخر ثم وتم رأس المال جميعا ودفع
معه الفان فقال دفعت الي الفا وربحت الفا وقال المالك دفعت
الفين فالقول للمضارب مع الف فقال هو بضاعة بالنصف وقد ربح الفا
وقال المالك بضاعة فالقول للمالك

كتاب الوديعة

الايداع لتسليط الغير على حفظ ماله والوديعة ما يترك عند الامين وهي امانة فلا تضمن بالهلاك
والمودع ان يحفظها بنفسه وبعياله فان حفظها بغيرهم ضمن الا ان يخاف
الحرق او الغرق فيسلمها الى جاره او فلك اخر فان طلب بها فحبسها عن ربها قادر

كالمعدوم ص
قوله على المضارب اي حتى مال المضاربة لان وديعة فيهما وان كان عينا والمال اكثر قيمتها اكثر من رأس المال فيظهر فيها الربح وبيعه بجزء من رأس المال فصار كالعقد ابتداء على الفين اربعا فاشتراه بالفين والربح على المضارب ١٢ منه
قوله ثم دفع الى المالك الخ ص
الفا آخر الى ان صار رأس المال الفين ١٢ منه
الى الباقي ١٢ معدن
قوله وهي امانة شركت لفظ قوله والامانة ١٢ منه
فان خلطه بعيار نفسه عن شمني كلاهما عبارتان عن معنى واحد فكيف يصح الجواب هما تأمل
وجزاك الله ان الفظ الامانة ليس صادقا على الوديعة ١٢ منه
فكان قوله عليه من غير تفاوت مضمون بوجه من الوجوه للفظين بينهما تباين حتى ان لفظ الامانة يستعمل في جميع الصور التي لا ضمان فيها ١٢ منه

على تسليمها او خلطها بماله حتى لا يتميز ضمنها فان اختلط بلا فعله اشتركا

ولو انفق بعضها فرد مثله فخلطه بالباقي ضمن الكل وان تعدى فيها فزال التعدي

زال الضمان بخلاف المستعير والمستاجر واقراره بعد جحوده وله ان يسافر بها

عند عدم النهي والخوف ولو اودعا شيئا لم يدفع المودع الى احدهما

حظه حتى يحضر الآخر وان اودع رجل عند رجلين مما يقسم فاقتسماه

وحفظ كل نصفه ولو دفع الى الآخر ضمن بخلاف ما لا يقسم ولو قال له

لا تدفع الى عيالك او احفظ في هذا البيت فدفعها الى من لا بد له منه

او حفظها في بيت آخر من الدار لم يضمن وان كان له منه بد او حفظها

في دار اخرى ضمن وودع الغاصب ضامن لا مودع المودع معه

الف ادعى رجلان كل انه اودعه اياه فنكل لهما فاكلفهما وعليه

الف اخرين

كتاب العارية

وهي تمليك المنفعة بلا عوض

وتصح باعرتك او اطعمتك ارضي ومنحتك ثوبي وحملتك على

دابتي واخدمتك عبدي وداري لك سكنى وداري لك عمري سكنى

ع

ويرجع المعير متى شاء ولو هلكت بلا تعد لم يضمن ولا تؤجر ولا ترهن كالوديعة
اى العارية ١٢ م ويسقط ١٢ م اى بلا تعد من المستعير ١٢ م
فان اجر فعطب ضمن ويعيرها لا يختلف بالمستعمل فلو قيدها بوقت او منفعة
اى المستعير العارية ١٢ م اى فملك الاستعارة ١٢ م اى منفعة الدابة ١٢ م
او بهما لا يجاوزهما سماه او اطلق له ان ينتفع اى نوع في اى وقت شاء
اى بالوقت والمنفعة ١٢ م اى المعير العارية عن الوقت والانتفاع ١٢ م
وعارية الثمنين والمكيل والموزون والمعدود قرض وان اعار ارضا للبناء
اى العارية ١٢ م بان قال اجرت هذه الخطة ١٢ م اى المعير ١٢ م
او الغرس صح وله ان يرجع ويكلف قلعهما ولا يضمن ان لم يوقت وان وقت
اى المعير ١٢ م اى المعير ١٢ م اى المعير العارية ١٢ م
ورجع قبله ضمن ما نقص بالقلع وان اعارها ليزرعها له ان يرجع
اى قبل الوقت ١٢ م اى ليمير زرع المستعير تلك الارض ١٢ م
وقتا او لا ومؤنة الرد على المستعير والمودع والمحتجر والغاصب والمرتهن
اى المعير الوقت ١٢ م
وان رد المستعير الدابة الى اصطبل مالكها او العبد الى دار المالك برئ
اى المستعير من الضمان ١٢ م
بخلاف المغصوب والوديعة وان رد المستعير الدابة مع عبده او اجيره
مشاهرة او مع عبد رب الدابة او اجيره برئ بخلاف الاجنبي ويكتب المعار لمالك
اى المستعير

كتاب الهبة

اطعمتني ارضك هي تمليك العين بلا عوض وتقبض
احترز به عن الاعارة فانها تمليك المنفعة ١٢ م
بايجاب كوهبت ونحلت واطعمتك هذا الطعام وجعلته لك و
اى اعطيت ١٢ م اى لملكك ١٢ م
اعمرتك هذا الشيء وحملتك على هذه الدابة ناويا به الهبة وكسوتك
حال من الموجب المقدر ١٢ م

هذا الثوب ورد لادى لك هبة لتسكنها لا هبة سكنى او سكنى هبة وقبول وقبض
في المجلس بلا اذنه وبعد به في محوز مقسوم ومشاع لا يقسم لا فيما يقسم فان
قسمه وسلمه صح وان وهب دقيقا في بر لا ان طحن وسلم وكذا الدهن
في السمسم والسمن في اللبن وملك بلا قبض جديد لو في يد الموهوب له
وهبة الاب لطفله تتم بالعقد وان وهب لاجنبي تتم بقبض وليه
وامه واجنبي لو في حجرهما وبقبضه ان عقل ولو وهب اثنان دارا
لواحد صح لا مكسه وصح تصدق عشرة وهبة لفقيرين لا لغنيين

باب الرجوع في الهبة

الرجوع غير ما ومنع الرجوع دمج فرقة فالذ
الزيادة المنفصلة كالغرس والبناء والسمن والسمن موت احد المتعاقدين
للعين العوض فان قال خذه عوض هبتك او بدلها او بقابلتها فقبضه
الواهب سقط الرجوع وصح عن اجنبي وان استحق نصف الهبة رجع
بنصف العوض وبعكسه لا حتى يرد ما بقي ولو عوض النصف رجع
بما لم يعوض والخارج خروج للهبة من ملك الموهوب له ويبيع نصفها

رجع في النصف كعدم بيع شيئ والزاء الزوجية فلو وهب ثم باعها رجع و
الواهب اى في النصف الذى لم يبع اى وقت الهبة لا وقت الرجوع
بالعكس والقاف القرابة فلو وهب لذى رحم محرم منه لا يرجع فيها او
اى لا يسترجع الواهب اى رجل لامرأته شيئا
احدهما الهلاك فلو ادعاه صدق وانما يصح الرجوع بتراضيهما او بحكم الحاكم
اى بهلاك العين الموهوب اى في دعوى الهلاك عن العين الموهوبة اى القاضي
فان تلفت الموهوبة واستحقت استحق وضمن الموهوب له لم يرجع على
اى ضمن الموهوب له اى قيمة الموهوبة
الواهب بما ضمن والهبة لتشترط العوض هبة ابتداء فتشترط القابض
اى الموهوب له
في العوضين وتبطل بالشيوع بيع امتناعا فيثبت بها العيب وخيار الرؤية و
اى الموهوب له
توخذ بالشفعة فصل ومن وهب امة الا حملها او على ان يردها عليه
اى الموهوب له اى الموهوبة
او يعتقها او ليستولدها او دارا على ان يرد عليه شيئا منها او يعوضه
اى الموهوب له اى الموهوبة
شيئا منها صحت الهبة وبطل الاستثناء والشرط ومن قال لمديونه
اى الموهوب له
اذا جاء غد فهو لك او انت بري منه او ان ادديت الى نصفه فذلك
اى في قوله اى في الصورة
اى الدين اى من الدين
نصفه او انت بري من النصف الباقي فهو باطل وصح العمري للمعمر له حال
اى نصف الدين اى نصف الدين
اى بعمره اى بالقول المذكور
حياته ولورثته بعده وهي ان يجعل داره له عمره فاذا مات ترد عليه
اى بعد موته
لا الى قبري اى ان مت قبلك فهو لك وان مت قبلي فهي لي والصدقة هبة تصح لا
اى الى الميت
بالقبض
اى فهذا العين

ولا في مشاع يحتمل القسمة ولا رجوع فيها **كتاب الاجارة** هي بيع
منفعة معلومة بأجر معلوم وهي صحيحة ثبتا صحة اجرة والمنفعة تعلم
ببيان المدة كالسكنى والزراعة تصح على مدة معلومة اي مدة كانت
ولم يزد في الاوقاف على ثلث سنين ابدا وبالتسمية كالاستيجار على صبغ الثوب
وخياطته وبالاشارة كالاستيجار على نقل هذا الطعام الى كذا والاجرة
لا تملك بالعقد بل بالتعجيل او بشرطه او بالاستيفاء او بالتمكن منه فاذا
غصب منه سقط الاجرة ولو رب الدار والارض طلب الاجر كل يوم للحمال
كل مرحلة وللقصار والخياط بعد الفراغ من العمل وللخباز بعد اخراج الخبز من
التنور فان احترقه فاحترق له الاجر ولا ضمان وللطباخ بعد الغرف
وللبناء بعد الاقامة ومن لعمله اثر في العين كالصباغ والقصار
يحبسها للاجر فان حبس فضاع فلا ضمان ولا اجر ومن لا اثر لعمله
كالحمال والملاح لا يحبس للاجر ولا ليستوفي غيره ان يشرط عمله بنفسه وان اطلق
ان يستأجر غيره وان استأجره ليحج لعياله وهو ساكت بعضهم

فجاء بمن بقي فله اجره بحسابه ولا اجر لحامل الكتاب للجواب ولحامل الطعام

باب ما يجوز من الاجارة وما يكون خلافا فيها

صح اجارة الدور والحوانيت بلا بيان ما يعمل فيهما وله ان يعمل كل شيء الا انه لا يسكن حدادا او قصارا او طحانا

والارض للزراعة ان بين ما يزرع فيها او قال على ان يزرع ما شاء

والبناء والغرس فان مضت المدة قلعهما وسلمها فارغة الا ان يغرم

الموجر قيمته مقلوعا او يتملكه او يرضى بتركه فيكون البناء والشجر هذا

والارض هذا والرطبة كالشجرة والزرع يترك باجر المثل الى ان يدرك

والدابة للركوب والحمل والثوب للبس فان اطلق الركب والبس من شاء

وان قيد بركب او لبس فخالف ضمن وفضله ما يختلف بالمستعمل

وما لا يختلف به بطل تقييده لا كما لو يشترط سكنى واحد له ان يسكن

غيره وان سمى نوعا وقدر اكثر له حمل مثله واخف لا اضر كالملح

والحديد وان عطبت بلا ارداف ضمن النصف وبالزيادة على المحمل المسمى

ما زاد وبالضرب والكبح ونزع السرج ولا يكاد ولا أشرح بمثله وسلوك طريق غيرها عليه وتقاوتا وحمل في البحر الكل وان بلغ فله الاجر وبزرع رطبة واذن بالبر ما نقص ولا اجر وبخياطة قباء وقرنه قميص قيمة ثوبه وله اخذ القباء ودفع اجر مثله

باب الاجارة الفاسدة

يفسد الاجارة الشرط وله اجر مثله ولا يجاوز به المسمى فان اجر دارا كل شهر بدراهم صح في شهر فقط الا ان يسمي الكل وكل شهر سكن ساعة منه صح فيه وان استأجرها سنة صح وان لم يسم اجر كل شهر وابتداء المدة وقت العقد وان كان حين يهل يعتبر الاهلة والا فثلاثون يوما في الصحيح

اخذ اجرة الحمام والحجام لا اجرة عسب التيس والاذان والحج والامامة وتعليم القرآن والفقه والفتوى اليوم على جواز الاستيجار لتعليم القرآن ولا يجوز على الغناء والنوح والملاهي وفسد اجارة المشاع الا من الشريك وصح استيجار الظئر باجرة معلومة وبطعامها وكسوتها ولا يمنع زوجها من وطيها فان حملت او مرضت فسخت

وعليها اصلاحها طعام الصبي فان ارضعته بلبن شاة فلا اجر ولو دفع
غزلا لينسجه بنصفه او استاجره ليحمل طعامه بقفاز من عنده او ليخبز له كذا اليوم
بدرهم لم يجز وان استاجر ارضا على ان يكريها ويزرعها او ليسقيها
ويزرعها جاز وان شرطا ان يثنيها او يكري انهارها او ليسرقيها او يزرعها
بزراعة ارض اخرى لا كاجارة السلة بالسكنى وان استاجره يحمل طعام بينهما
فلا اجر له كراهن استاجر المرهون من المرتهن وان استاجر ارضا ولم يذكر
انه يزرعها او اي شئ يزرع فزرعها وبعض الاجل فله المسمى وان استاجر حمالا
الى مكة ولم يسم ما يحمل فحمل ما يحمل الناس فتلف لم يضمن وان بلغ
مكة فله المسمى فان تشاحا قبل الزرع والحمل فسخت الاجارة دفعا
للفساد **باب ضمان الاجير** الاجير المشترك من يعمل لغير واحد
ولا يستحق الاجر حتى يعمل كالصباغ والقصار والمتاع في يده غير مضمون
بالهلاك وما تلف بعمله كتحريق الثوب بمرزقة وبزلق
الحمال وانقطاع حبل يشد به الحمل وغرق السفينة من هلة مضمون

ولا يضمن به بني آدم فان انكسر حتف في الطريق ضمن الحمال قيمته في مكان حمله
ولا اجرة له او في موضع انكسر واجره بحسابه ولا يضمن حجام او ختان او فصاد ان لم
يعد الموضع المعتاد والخاص يستحق الاجر بتسليم نفسه في المدة وان لم يعمل كمن
استوجر الخدمة او دعي الغنم ولا يضمن ما تلف في يده او عمله باب
الاجارة على احد الشرطين وضمن ترد بيد الاجير العمل في الثوب
نوعا وبزما ما في الاول وفي الدكان والبيت والدابة مسافة وحملا باب
اجارة العبد ولا يسافر لعبد استاجره للخدمة بلا شرط ولا ياخذ
المستاجر من عبد محجور اجر ادبغه لعمله ولا يضمن غاصب لعبد ما اكل من اجره ولو
وجد دابة اخذه وصح قبض العبد اجره ولو اجر عبده هذين الشهرين شهرا
باربعة وشهرا بخمسة صح والاول باربعة والثاني بخمسة باب الاختلاف
ولو اختلفا في اباق العبد ومرضه حكم الحال والقول لرب الثوب
في القميص والقباء والحمرة والصفرة والاجر وعدمه باب فسخ الاجارة

وتفسخ بالعيب وخراب الدار وانقطاع الضيعة والرخص تفسخ بمضي المدة المتعاقد

ان عقدها لنفسه وان عقدها لغيره كالوصي والمتولي في الوقف

وتفسخ بخيار الشرط والرؤية وبالعذر والموت ويتفسخ العقد عن المضي في موجبه لا يحمل

لم يستحق به كمن استأجر رجلا ليقلع ضرسه فسكن الوجع او ليطبخ له طعاما فالوليمة

فاختلعت منها وحانوتا لتبيع فيه فالملبس واجره والرمة دين بعينان او ببيان او بقرائن

مسائل

ولا مال له سواه او استأجر دابة للسفر فمات له ان يبيع منها للكاري

متفرقة ولو احترق حصائد ارض مستأجرة او مستعارة فاحترق شيء في ارض

غيره لم يضمن ولو اقعد خياطا او صباغا في حانوته من يطرح عليه العمل

بالنصف صح وان استأجر رجلا ليعمل عليه محملا وركبين الى مكة صح وله

المحمل المعتاد وبيته احب فلو زاد فاكله عند ابي حنيفة رحمه الله عوضه ونصفه لا خارة و

والمعاملة والمضاربة والوكالة والكفالة والايصاء والوصية والقضاء والعارية والمضاربة

والعتق والوقف مضافا فلا البيع واجازته وفسخه والقسمة والشركة والهبة والنكاح

والرجعة والصلح عن مال وابراء عن الدين ﴿كتاب المكاتب﴾ الكتابة

بان قال اذا جاء غد فانت حر او اذا جاء غد فقد اعتقتك ١٢ منه

تحرير المملوك يدا في الحال ورقبة في المآل كاتب مملوكه

يعقل بمال حال ومؤجل ومنجم وقبل صح وكذا ان قال جعلت

عليك الف فاذا ادّيته فانت حر او اذا نجمت كذا او اخر كذا فادّيته فانت

حر والا يتبين فيخرج من يده دون ملكه وعرم ان وطئ مكاتبته او جنى

عليها او على ولدها او اتلف مالها وان كاتبه على خمر او خنزير او قيمته

او عين غيره او اعتاض لم يرد سيده وصح فاسدا فان ادى المرّ عتق وسعى في

والم تنقص من السعي وزيد عليه وصح لو على حيوان غير موصوف وكاتب

كافر عبده الكافر على خمر واي اسلم له قيمة الخمر عتق بقبضها ﴿باب ما يجوز﴾

للمكاتب ان يفعله او لا يفعله﴾ للمكاتب البيع والشراء والسفر وان شرط

لا يخرج من المصر وزوجه امته وهبه بعبده والولاء له ان ادى بعد عتقه

والا لسيده لا التزوج بلا اذن والهبة والتصدق الا بيسير

والتكفل والاقتراض واعتاق عبده ولو بمال وبيع نفسه وتزويج عبده

والاب والوصي في رقيق الصغير كالمكاتب ولا يملك مضاربة وشركة
شيئا منه ولو اشترى اباه او ابنه تكاتب عليه ولو اشترى اخاه ونحوه لا
ولو اشترى ام ولده معه لم يجز بيعها وان ولدت له من امته وكاتبها
عليه وكسبه له وان زوج امته من عبده فكاتبهما فولدت منه ولدا
دخل في كتابتها وكسبه لهما مكاتب ويباذن دون ذلك باذن حرة بن عمرها
فولدت فاستحقت فولدها عبد وان وطئ امة بشراء فاستحقت
او بشراء فاسد فردت فالعقر في المكاتبة ولو نكاحا حد به مذ عتق

فصل

ولدت مكاتبة من سيدها مضت على كتابتها او عجزت
وهي ام ولده وان كاتب ام ولده او مدبره صح وعتقت عجانا بموته
وسعى المدبر في ثلثي قيمته او كل البدل بموته فقيرا وان دبر مكاتبه
صح فان عجز بقي مدبرا والا سعى في ثلثي قيمته او ثلثي البدل بموته
معسرا وان اعتق مكاتبه عتق وسقط البدل وان كاتبه على الف
مؤجل فضله على نصف حال فمات مريض كاتب عبده على

الفين الى سنة وقيمته الف ولم تخرج الورثة تدى ثلثي البدل حالا والباقي
الى حلول اوردت قيقا وان كاتبه على الف الى سنة وقيمته الفان ولم يجيزوا ادى
ثلثي القيمة حالا اوردت رقيقا حر كاتب عن عبد بالف وادى عتق فان قبل
العبد فهو مكاتبه ان كاتب الحاضر والغائب قبل الحاضر صح وايهما ادى
عتقا ولا يرجع على صاحبه ولا يؤخذ الغائب بشئ وقبوله لغو وان كاتبت كل امة
عن نفسها وعن ابنين صغيرين لها صح وای ادى

باب كتابة العبد المشترك

عبد لهما اذن احدهما صاحبه ان يكاتب حظه بالف
ويقبض بدل الكتابة فكاتب وقبض بعضه فحجر فالمقبوض للقابض
امة بينهما كاتباها فوطئها احدهما فولدت فادعاه ثم وطئ الاخر فولدت
فادعاه فحجزت فهي ام ولد للاول وضمن لشريكه نصف قيمتها ونصف
عقرها وضمن شريكه عقرها وقيمة الولد وهو ابنه ودفع
العقر الى المكاتبة صح وان دبر الثاني ولم يطأها فحجزت بطل التدبير
وهي ام ولد للاول وضمن لشريكه نصف قيمتها ونصف عقرها

والولد للاول وان كاتباها فجرها احدهما موسرا فعجزت ضمن لشريكه
نصف قيمتها ورجع به على ما عبد لهما دبره احدهما تحرير له الآخر موسرا
للمدبر ان تضمن المعتق نصف قيمته وان حرره احدهما تؤدبره الآخر
لم يضمن المعتق باب موت المكاتب وعجزه وموت المولى مكاتبه
عجز عن نجم وله مال سيصل اليه الحاكم الى ثلثة ايام والا عجزه وفسخها
او نسيئة بالصلاة على عادة احكام الرق وما في يده لسيده وان مات وله مال
لم تفسخ وتؤدى كتابته من ماله وحكم بعتقه في آخر جزء من حياته و
ان ترك ولدا ولد في كتابته لا وفاء سعى كابيه على نجومه فاذا ادى
حكم بعتقه وعتق ابيه قبل موته وان ترك ولدا مشتريا عجل البدل
حالا او مدبرا تيقا فان اشترى ابنه فمات وترك وفاء قرئه ابنه
وكذا لو كان هو وابنه مكاتبين كتابة واحدة وان ترك ولدا من حرة
وفاء بما عليه من كتابة فجني الولد فقضي به على عاقلة الام لم يكن ذلك
قضاء بعجز المكاتب وان اختصم موالي الام والاب في ولائه قضي به للمولى الاب

قهرى قضاء بالعجز وما ادى المكاتب من الصدقات وعجز طاب لسيده
فان ادى فعبد مكاتبه سيده جاهلا بها فعجز دفع او فدى وكذا ان جنى
مكاتب ولم يقض به فعجز فان قضى به عليه فى كتابته فعجز فهو دين بيع فيه
وان مات السيد لم تنفسخ الكتابة ويودى المال الى ورثته على نجومها

كتاب الولاء

وان حرره عتق حالا وان حر البعض لم تنفذ عتقه

الولاء لمن اعتق ولو بتدبير وكتابة واستيلاد وملك قريب
وشرط السائبة نحو ولو اعتق حاملا من زوجها الرقيق لا ينتقل ولاء الحمل
عن مولى الام ابدا فان ولدت بعد عتقها لاكثر من ستة اشهر فولاء
المولى الام فان عتق العبد جر ولاء ابنه الى صاحبه عجمى تزوج معتقة فولد
فولاء ولدها لمواليها وان كان له ولاء الموالات والمعتق مقدم على
ذوى الارحام مؤخر عن العصبة النسبية فان مات المولى ثم مات
المعتق فميراثه لاقرب عصبة المولى وليس للنساء من الولاء الا ما
اعتقن او عتق من اعتقن او كاتبن او كاتب من كاتبن **فصل** اسلم رجل على يد رجل وادعاه

على ان يرثه ويعقل عنه او على يد غيره ووالاه صح وتعقله على مولاه وارثه له
اى عقل طوارئ الاسفل ١٢ اى يرث الاعلى ١٢ اى كل رجل ١٢ اى غير من ١٢ اى عقل الاسفل ١٢
ان لم يكن له وارث وهو اخر ذوى الارحام وله ان ينتقل عنه الى غيره
اى للاسفل ١٢ اى ان الاعلى ١٢ اى غير الاعلى ١٢
بمحضر من الاخر ولم يعقل عنه وليس للمعتق ان يوالى احدا ولو والت
اى ولاء الموالات ١٢ اى ولاء الاعلى ١٢
امرأة فولدت بيتجها فيه

كتاب الاكراه

هو فعل يفعله الانسان بغيره
اى المراة ولدا ١٢ اى متبع الولد الامم ١٢
فيزول به الرضاء وشرطه قدرة المكره على تحقيق ما هدد به سلطانا كان
اى خوف ١٢ اى بالفعلى ١٢ اى شرط الاكراه ١٢ بكسر الراء ١٢
او لصا وخوف المكره وقوع ما هدد به فلو اكره على بيع او شراء
اى خوف به ١٢ بفتح الراء ١٢
او اقرار او اجارة بقتل وضرب شديد وحبس مديد خير بين ان
اى المكره ١٢ بان يقر بزيد الف درهم ١٢
يمضي البيع او يفسخه ويثبت به الملك عند القبض للفساد وقبض الثمن
اى يقرر ١٢ اى البيع ١٢
طوعا اجازة كالتسليم طائعا وان هلك المبيع في يد المشتري وهو غير مكره
اى اجازة البيع ١٢ اى كتسليم المبيع ١٢
والبائع مكره ضمن قيمته للبائع والمكره ان يضمن المكره ولو على كل المحرز
اى بفتح الراء ١٢ اى المبيع ١٢ اى ولو اكره
وهيئته ودم وشرب خمر بحبس او ضرب او قيد لم يحل وحل بقطع
اى المبيع ١٢ اى الشرب ١٢ اى ضرب شديد ١٢ اى الاقوم ١٢
وقتل واثم بصبره وعلى الكفر واتلاف مال المسلم بقتل
اى المكره ١٢
وقطع لا بغيرهما يرخص ويثاب بالصبر وللمالك ان يضمن المكره

وعلى قتل غيره بقتل لا يرخص فان قتله اثم ويقتص من المكره فقط وعلى اعتاق

اى ولو اكره على اعتاق عبده ١٢م

وطلاق ففعل وقع ورجع بقيمته ونصف مهرها ان لم يطأها وعلى الردة

اى طلاق امرأته ١٢م اى المكره بالكسر ١٢م اى المرأة ١٢م اى المكره المرأة ١٢م

لم تبن زوجته **كتاب الحجر** هو منع عن التصرف قولا او فعلا لصغر وجنون

اى بسبب صغره ١٢م اى الحجر ١٢م

ورق فلا يصح تصرف صبي وعبد بلا اذن ولي وسيد ولا تصرف لمجنون المغلوب

بحال او من عقد منهم وهو يعقله يخير الولي او يفسخه وان اتلفوا شيئا ضمنوه

جاز ١٢م اى العقد

ينفذ اقرار الصبي والمجنون وينفذ اقرار العبد في حقه لا في حق سيده فلو اقر بمال

اى لا يتعلق ١٢م اى في حق العبد ١٢م اى مال السيد ١٢م

لزمه بعد الحرية ولو اقر بحد او قود لزمه في الحال لا يسقطه فان بلغ غير رشيد

اى لزم المال العبد ١٢م اى لزم الحد والقود على العبد ١٢م اى الغلام ١٢م

لم يدفع اليه ماله حتى يبلغ خمسا وعشرين سنة ويدفع نصفه قبله ويدفع

اى الى ذلك الغلام ١٢م اى تصرف ذلك الغلام ١٢م

اليه ماله ان بلغ المدة مفسدا او فسق وغفل وحين ان طلب

اى الى الغلام ١٢م اى المدة المذكورة ١٢م

عرضاه وحبس ليبيع ماله في دينه فلو ماله ودينه دراهم قضى

اى غير مال الدين ١٢م اى المديون ١٢م

بلا امره ولو دينه دراهم وله دنانير بالعكس بيع في دينه ولم يتلبث

اى بلا امر المديون ١٢م اى ولو كان ١٢م اى مال المديون ١٢م لم المديون

عرضه وعقاره وافلاس فان افلس فمتاع عين فبائعه

سورة للغرة آفصل في حد البلوغ بلوغ الغلام بالاحتلام ولاحبال والاثر ان لم يحتلم
يتم ثمان عشرة سنة والجارية بالحيض ولاحتلام والحبل والاثر فيهما بتسع
عشرة سنة ويفتى بالبلوغ فيهما بخمس عشرة سنة وادنى المدة في حقهما ثنا عشر
سنة وفي حقها تسع سنين فان راهقا وقالا بلغنا صدقا واحكامهما احكام البا
كتاب المأذون الاذن فك الحجر وامقاط الحق فلا يتوقت ولا يتخصص
ويثبت بالسكوت ان راى عبده يبيع ويشتري فان اذن تاما لا بشراء شئ بعينه
يبيع ويشتري ويوكل بهما ويرهن ويرتهن ويستاجر ويضارب ويوجر نفسه ويقر بالدين
وغصب وديعة ولا يتزوج ولا يزوج مملوكه ولا يكاتب ولا يعتق ولا يقرض
ولا يهب ويهدي لطعاما يسيرا ويضيف من يطعمه ويحط من الثمن
بعيب ودينه متعلق برقبته يباع به ان لم يفده سيده وقسم ثمنه
بالحصص وما بقي طولب به بعد عتقه ويحجر ان علیه اكثر اهل
سرقه ومؤنت سيده وجنوته محرقته مرتدا وباباق ولا استيلاد

ع ١ سورة للغرة ٢ فصل في حد البلوغ ٣ كتاب المأذون ٤ الاذن فك الحجر ٥ ويثبت بالسكوت ٦ ان راى عبده يبيع ويشتري فان اذن تاما لا بشراء شئ بعينه

بالتدبير وضمن بها قيمتها للغرماء وان اقر بعد حجره بما في يده صح
ولم يملك سيده ما في يده لتعلق حاجة الغرماء برقبته فيبطل تحريره عبده
من كسبه وان لم يحط صح ويباع في دينه الا بمثل القيمة فان باع
سيده منه بمثل قيمته او اقل صح وبطل الثمن لو سلم قبل قبضه واحبس المبيع
بالثمن وصح اعتاقه وضمن قيمته لغرمائه وطولب بها بعد عتقه فان باعه
وغيبه المشتري ضمن الغرماء البائع قيمته فان ثم رد عليه بعيب جمع بقيمته وحق الغرماء
في العبد او مشتريه واجازوا البيع واخذوا الثمن فان باع سيده واعلم بالدين فللغرماء
رد البيع فان غاب البائع فالمشتري ليس بخصم لهم ومن قدم مصرا او قال
انا عبد زيد فاشتري وباع لزمه كل شئ من التجارة ولا يباع حتى يحضر سيده
فان حضر واقر بالاذن له بيع وكذا لو اذن للصبي او المعتوه الذي يعقل البيع والشراء
في الشراء والبيع كالعبد المأذون

كتاب الغصب

هو ازالة اليد المحقة
باثبات اليد المبطلة او الاستخدام وحمل الدابة غصب لا الجلوس على
البساط ويجب رد عينه في مكان غصبه او مثله ان هلك وهو مثلي

وان انخرم المثل بقيمته يوم الخصومة وما لا مثل له فقيمته يوم غصبه فان ادعى
هلاكه حبسه الحاكم حتى يعلم انه لو بقي لاظهره ثم قضى عليه ببدله والغصب
ينقل فان غصب عقارا او هلك في يده لم يضمنه وما نقص لسكنه ونزراعته
ضمن النقصان كما في المنقول وان استغله تصدق بالغلة كما لو تصرف في
المغصوب والوديعة ومرتهن ومالكه بلا حائل انتفاع قبل اداء الضمان لشئ
وطبخ وطحن وزرع واتخاذ سيف واناء بتغير الحجرين وبناء على ساحة ولو
ذبح شاة او خرق ثوبا فاحشا ضمن القيمة وسلم المغصوب اليه او ضمن
النقصان وفي الخرق اليسير ضمن نقصانه ولو غرس او بنى في ارض
الغير قلعا وردت وان نقصت الارض بالقلع ضمن له البناء
والغرس مقلوعا فيكون له وان صبغ اولت السويق لزمه ضمن
ضمنه قيمة ثوب ابيض ومثل السويق او اخذهما وغرم ما زاد الصبغ
والسمن فصل لو عيب المغصوب وضمن قيمته ملكه والقول في القيمة
للغاصب مع يمينه والبينة للمالك فان ظهر وقيمته

الكنز وقد ضمنه بقول المالك او ببينته او بنكول الغاصب فهو للغاصب وفي خيار للمالك
وان ضمنه بيمين الغاصب فالمالك يمضي الضمان او يأخذ المغصوب ويرد العوض وان باع
المغصوب وضمنه المالك نفذ بيعه وان حدث له ثم ضمنه لا وزوائد المغصوب امانة
بالتعدي او بالمنع بعد طلب المالك وما نقصت الجارية بالولادة مضمون ويجبر بولدها
ولو زنى بمغصوبة فحدت فما نقصت بالولادة ضمن قيمتها ولا يضمن الحرة ومنافع
وحمر المسلم او خنزيره بالاتلاف وضمن لو كان لذمي وان غصب من مسلم
خمر الخل او جلد ميتة ودبغ فللمالك اخذهما ورد ما زاد بالدباغ وان اتلفهما
ضمن الخل فقط ومن كسر مزمارا او اراق سكرا او منصفا ضمن صحيح
هذه الاشياء ومن غصب لهم ولدا وصدرية فماتت ضمن قيمة المدبرة لا ام الولد

كتاب الشفعة

هي تملك البقعة جبرا على المشتري بما قام عليه
ويجب للخليط في نفس المبيع ثم للخليط في حق المبيع كالشرب والطريق
ان كان خاصا ثم للجار الملاصق وواضع الجذوع على الحائط والشريك

ص على ظهر الدار المشفوعة وبابها في سكة اخرى وقد

في حشية على الحائط جار على عند الرؤس بالبيع وتستقر بالاشهاد وتملك بالاخذ
بالتراضي او بقضاء القاضي باب طلب الشفعة واحكامها وما فان على الشفيع
بالبيع اشهد في مجلسه على الطلب ثم على البائع له في بلده او على المشتري وعند العقار وان لا تسقط
بالتاخير فان طلب عند القاضي سأل المدعى عليه فان اقر بملك ما شفع به او نكل
او برهن الشفيع سأله عن الشراء فان اقر به او نكل او برهن الشفيع
للشفيع احضر الثمن وقت الدعوى بل بعد القضاء وخاصم البائع لو في بلد ولا يسمع
البينة حتى يحضر المشتري فيقسم بمشهد منه وبالعهدة على البائع والوكيل بالشراء خصم
للشفيع وان لم يسلم الى الموكل والشفيع خيار الرؤية والعيب فان شرط المشتري البراءة
منه وان اختلف الشفيع والمشتري في الثمن فالقول للمشتري وان برهنا
فللشفيع وان ادعى المشتري ثمنا وادعى بائعه اقل منه ولم يقبض الثمن احد
الشفيع بما قال البائع وان قبض اخذها بما قال المشتري وحط البعض يظهر في حق
لا حط الكل والزيادة وان اشترى دارا بعرض او بعقار اخذها الشفيع بقيمته

وبمثله لو مثليا وبحال لو مؤجلا او يصبر حتى يعطى الاجل فيأخذها وبمثل
الخمر وقيمة الخنزير ان كان الشفيع ذميا وبقيمتها او مسلما وبالثمن
وقيمة البناء والغرس لو بنى المشتري او غرس او كلف المشتري قلعهما
قلعهما الشفيع فاستحقت رجع بالثمن فقط وبكل الثمن ان خربت الدار او
الشجر وبحصة العرصة ان نقص لمشتري البناء والنقض له وبيعهما ان تباع
وتخلا وثمرا واثمر في يده وان جذه المشتري سقط حصته من الثمن

باب ما يجب فيه الشفعة وما لا يجب

انما تجب الشفعة في عقار
ملك بعوض هو مال لا في عرض وفلك وبناء ونخل بيعا بلا عرصة
وان جعلت مهرا او اجرة او بدل خلع او بدل صلح عن دم او
عوض عتق او وهبت بلا عوض مشروط او بيعت بخيار البائع او
بيعت فاسدا ما لم يسقط حق الفسخ بالبناء او قسمت بين الشركاء
او سلمت شفعته ثم ردت بخيار رؤية او شرط او عيب بقضاء وتجب
لو فوت بلا قضاء او تقايلا

باب ما تبطل به الشفعة

وتبطل بترك طلب المواثبة والتقرير وبالصلح من الشفعة على عوض وعليه ردّه وتموت الشفيع لا المشتري وبيبيعه ما يشفع به قبل القضاء بالشفعة ولا شفعة لمن باع او بيع له او ضمن الدرك عن البائع ومن ابتاع او ابتيع له وله الشفعة و ان قيل للشفيع انها بيعت بالف فسلم ثم علم انها بيعت بأقل او بدراهم وشعير قيمته الف او اكثر فله الشفعة ولو بان انها بيعت بدنانير قيمتها الف فلا شفعة وان قال للشفيع انه اشتري فلان فسلم فبان انه غيره فله الشفعة وان باعها الاذراعا في جانب الشفيع فلا شفعة له وان ابتاع منها سهما بثمن ثم ابتاع بقيتها فالشفعة للجار في السهم الاول فقط وان ابتاعها بثمن ثم دفع عنه ثوبا فالشفعة بالثمن لا الثوب ولا يكره الحيلة لاسقاط الشفعة والزكوة

باب المقرفات

واخذ حظ البعض يتعدد المشتري لا يتعدد البائع وان اشتري نصف دار غير مقسوم اخذ الشفيع حظ المشتري بقسمته والعبد المأذون المديون الاخذ بالشفعة من سيده بعكسه وصح تسليم الشفعة من الاب

ای وعلی الشفیع ۱۲ م

وهو الاشهاد عند العلم والقدرة ۱۲ م

ای قضاء او تراضیا ۱۲ م

ای الدار ۱۲ م

ای الشفیع ۱۲ م

ای الدار ۱۲ م

ای الشفیع ۱۲ م

ای الدار ۱۲ م

ای الشفیع ۱۲ م

ای الشفیع ۱۲ م

ای الشفیع ۱۲ م

ای الشفیع ۱۲ م

ای الدار ۱۲ م

ای الشفیع ۱۲ م

ای الشفیع ۱۲ م

ای الشفیع ۱۲ م

ای الشفیع

كتاب القسمة

والوصي والوكيل

هي جمع نصيب شائع في معين

اي وصح تسليم الوصي ١٢ م

وتشتمل على الافراز والمبادلة وهو الظاهر في المثلي فيأخذ حظه حالا

اي القسمة ١٢ م

غيبة صاحبه وهي في غيره فلا يأخذ ويجبر في متحد الجنس عند طلب

اي القول ١٢ م

احد الشركاء لا في غيره وندب نصب قاسم رزقه من بيت المال ليقسم بلا

اي في غير متحد الجنس ١٢ م

اجر والا فنصب قاسم يقسم بأجر على عدد الرؤس ويجب ان يكون

اي القاسم ١٢ م

عدلا امينا عالما بالقسمة ولا يتعين قاسم واحد ولا يشترك القسام

اي رؤس الشركاء عند ابي حنيفة ١٢ م

ولا يقسم العقار بين الورثة باقرارهم حتى يبرهنوا على الموت وعدد

اي باقرار الورثة ١٢ م

الورثة ويقسم في المنقول والعقار المشترى ودعوى الملك ولو برهنا ان العقار

اي الورثة ١٢ م

في ايديهما لم يقسم حتى يبرهنا انه لهما ولو برهنا على الموت وعدد الورثة

اي يقيما بينة ١٢ م

والدار في ايديهما ومعهما وارث غائب او صبي قسم بطلبهما ونصب كيلا

اي الوارثان ١٢ م

او وصيا يقبض نصيبه ولو كانوا مشترين وغاب احدهم او كان العقار في يد

اي لطلب الوارثين ١٢ م

الوارث الغائب والطفل وحضر الوارث واحد لم يقسم وقسم بطلب احدهم

اي القابض ١٢ م

لو انتفع كل بنصيبه وان تضرر الكل لم يقسم الا برضاهم فان انتفع البعض وتضرر

الدار ١٢ م

٩٧٩

لقلة حظه بسهم بطلب ای الكتين فقط ويقسم العرض من جنس واحد كالعقار والحيوان
ای القاضی ۱۲ منه
والجواهر والرقيق والحمام والبيدر الرحى لا برضاهم دور مشتركة او دار وضيعة او دار
بعض من كل ۱۲ منه
وحانوت قسم كل عليحدة ويصور القاسم ما يقسمه ويعدله ويدرجه ويقوم البناء دون القرار
اى فى نفسه وفى قرطاس ۱۲ منه
كل نصيب بطريقه وشربه ويقبل لا نصيا بالاول والثانى والثالث ويكتب اسامیهم
اى عن الباقى ۱۲ منه
ويقرع فمن خرج اسمه اولا فله السهم الاول ومن خرج ثانيا فله السهم الثانى ولا يدخل فى
القسمة الا راضيهم لا برضاهم فان قسم ولاحدهم مسيل او طريق فى ملك الاخر لم يشتط
اى الى القاسم الدار ۱۲ منه
فى القسمة صرف عنه ان امكن والا فسخت القسمة سفل الاعلى وسفل مجرد
اى الصرف ۱۲ منه
وعلو مجرد قوم كل على حدة وقسم بالقيمة ويقبل شهادة القاسمين ان اختلفوا
اى بالقيمة العلو والسفل ۱۲ منه
ولو ادعى احد ان فى نصيب صاحبه وقفا قر بالاستيفاء لم يصدق
اى المدعى ۱۲ منه
الا ببينة وان قال استوفيت واخذت بعضه صدق بحلفه وان
اى المدعى ۱۲ منه
لم يقر بالاستيفاء وادعى ان ذا حظه ولم يسلم الى وكذبه شريكه تحالفا
اى المدعى ۱۲ منه
وفسخت القسمة ولو ظهر غبن فاحش فى القسمة تفسخ ولو استحق بعض شائع

قوله ولو استحق ای القسمة سواء كانت القسمة بقضاء القاضی او بالتراضی وقيل لا تفسخ القسمة اذا كانت بالتراضی ۱۲ منه

من حظه رجع بقسطه في حظ شريكه ولا تقسم القسمة ولو تهايأ في سكنى دار
او دارين او خدمة عبد او عبدين او غلة دار او دارين صح وفي غلة عبد او عبدين
او بغل او بغلين او ركوب بغل او بغلين او ثمرة شجر او لبن غنم

كتاب المزارعة

هي عقد على الزرع ببعض الخارج وتصح بشرط صلاحية الارض للزراعة واهلية
العاقدين وبيان المدة وربّ البذر وجنسه وحظ الآخر والتخلية بين الارض والعامل
والشركة في الخارج وان تكون الارض والبذر لواحد والعمل والبقر لآخر او
يكون الارض لواحد والباقي لآخر ويكون العمل لواحد والباقي لآخر فان كانت
الارض والبقر لواحد والبذر والعمل لآخر او كان البذر لاحدهما والباقي لآخر
او كان البذر والبقر لواحد والباقي للآخر او شرط لاحدهما قفزانا مسماة او على
الماذيانات والسواقي او ان يزرع في موضع كذا او لا يزرع الحنطة او لا يغرس
الخارج لربّ البذر وللآخر اجر مثل عمله لا قدر ما شرط وان صح شرط الخارج على
الشرط فان لم يخرج شيء فلا شيء للعامل وعن ابي حنيفة رحمه الله اجر لربّ البذر وتبطل بموت احدهما
فان مضت المدة والزرع لم يدرك فعلى المزارع اجر مثل ارضه حتى يدرك ونفقة الزرع عليهما بقدر

كاجر الحصاد والرقاع والكياسة والتذكية فان شرطا على العامل فسدت

كتاب المساقات

هي معاقدة دفعا الاشجار الى من يعمل فيها على ان الثمر بينهما

وهي كالمزارعة وتصح في الشجر والكرم والرطاب واصول الباذنجان فان دفع لخلافه

فالمعاقل اجر مثله وتبطل بالموت وتفسخ بالعذر كالمزارعة بان العامل سارقا

او مريضا لا يقدر على العمل

كتاب الذبائح

هي جمع ذبيحة وهي اسم لما يذبح

والذبح قطع الاوداج وحل ذبيحة مسلم وكتابي وصبي وامرأة واخرس

واقطف لا مجوسي ووثني ومرتد ومحرم وتارك تسمية عمدا وجهل لونا سببا

وكره ان يذكر مع اسم الله غيره وان يقول عند الذبح اللهم تقبل

من فلان وان قال قبل التسمية ولا ضحاياه جاز والذبح بين الحلق واللبة

والمذبح المرئ والحلقوم والودجان وتقطع الثلث كاف ولو بظفر وقرن

وعظم وسن منزوع وليطة ومروة وما انهر الدم لا سنا وظفرا قائمين

وندب حل الشفرة وكره النخع وقطع الرأس والذبح من القفاء وذبح
صيدا استأنس ويجرح نعم توحش او تردى في بير وسن ونحر الابل وذبح البقر
والغنم وكره عكسه وحل ولم يتذك جنين بذكوة امه **فصل فيما**
يحل اكله وما لا يحل لا يؤكل ذو ناب ومخلب من السبع والطير وحل غراب
الزرع لا الابقع الذي يأكل الجيف والضبع والضب والن ونبوه والسلحفات
والحشرات والحمر الاهلية والبغل والخيل وحل الارنب وذبحها لا يؤكل
يطهر لحمه وجلده الا الادمي والخنزير ولا يؤكل مائي الا السمك غير طاف
وحل بلا ذكوة كالجراد ولو ذبح شاة فتحركت اخرج الدم حل والا لا ان
لم يدر حيوته وان علم حل وان لم يتحرك ولم يخرج الدم **كتاب**
الاضحية تجب على حر مسلم مقيم موسر عن نفسه لا عن طفله شاة
او سبع بدنة في يوم النحر الى اخر ايام منى لا يذبح مصري قبل الصلوة وذبح
غيره ويضحي بالجماء والخصي والثيب لا بالعمياء والعوراء والعجفاء والعرجاء
او مقطوع اكثر الاذن او الذنب او العين او السن او الالية والاضحية من

وقال مالك واحمد والشافعي تجب شاة عن
ابي يوسف كذا في الكافي وعن ابي حنيفة
الصواب ١٢ منه
مالك يكره الشاة التي اذا ذبحت سبع بدنة وقال
الخصاف لا يجوز اذا كانوا متفرقين ١٢ منه
الشافعي ١٢ منه
وجلده ١٢ منه

الابل والبقر والغنم وجاز الثنى من الكل والجذع من الضان وان ضأن احد
اى وجاز الجذع بالذال ما تمت السنة ١٢ م
السبعة وقالت الورثة اذبحوها عنه وعنكم صح وان كان شريك السبعة
اى احد سبعة نفر ١٢ م اى وارث البيت ١٢ م اى البدنة ١٢ م اى عن البيت ١٢ م النفر ١٢ م اغنيا
نصرانيا او مريدا او وحشى اللحم لم يجز عن واحد منهم ويأكل من لحم الاضحية ويوكل
اى المضحى ١٢ م الاضحية اى ويطعم
ويدخر وندب ان لا ينقص الصدقة من الثلث ويتصدق بجلدها ويعمل منه نحو خرز
اى من الجلد ١٢ م
وغربال وندب ان يذبح بيده ان علم ذلك ويكره ذبح الكتابى ولو غلطا وذبح
اى المضحى ١٢ م لانه ليس من اهل القربة عندنا وقال الشافعى رحمه الله تعالى تؤكل ذبيحته لنا فى قوله تعالى وطعام الذين اوتوا الكتاب حل لكم ١٢ م
كل اضحية صاحبه صح عنهما ولا يضمنان

كتاب الكراهية

اى عن رجلين غائبين ١٢ م
اى كلوا احد منهما ١٢ م
الى الحرام اقرب نص محمد رحمه الله تعالى ان كل مكروه حرام

فصل فى الاكل والشرب

وكره الاكل والشرب من اناء مذهب او فضة
وهو خوشيدن را بر وعن چرب كردن ١٢
للرجل والمرأة لا من رصاص وزجاج وبلور وعقيق وحل الشرب من اناء مفضض
القضاء والفوت والكثير ١٢ م وفى نقاية العضة
والاكل بيد على سرج مفضض والجلوس على كرسى مفضض ويتقى موضع

ويقبل قول الكافر فى الحل والحرمة والمملوك والصبى فى الهدية والاذن
والفاسق فى المعاملات لا فى الديانات ومن دعى الى وليمة وثمة لعب او غناء يقعد ويأكل

فصل في اللبس حرم للرجل لا للمرأة لبس الحرير الا قدر اربعة اصابع
وحل توسده وافتراشه ولبس ما سداه حرير ولحمته قطن او خز وعلسه
حل في الحرب فقط ولا يتحلى الرجل بالذهب والفضة الا بالخاتم والمنطقة
وحلية السيف من الفضة والافضل لغير السلطان والقاضي ترك التختم
التختم بالحجر والحديد والصفر والذهب وحل مسمار الذهب يجعل في حجر الفص
وشد السن بالفضة لا بالذهب في كره الا بان ذهب وحرير صبيا لا الحرقة لو
مخاط والرتم فصل في النظر واللمس ينظر الى غير وجه الحرة وكفيها ولا ينظر
من اشتهى الى وجهها الا الحاكم والشاهد وينظر الطبيب الى موضع مرضها وينظر الرجل
الى الرجل الا العورة والمرأة للمرأة كالرجل للرجل وينظر الرجل الى فرج امته
ووجه محرمه ورأسها وصدرها وساقها وعضديها لا الى ظهرها
وبطنها وفخذها وليس ما حل النظر اليه وامة غيره كمحرمه وله مس ذلك
ان اراد الشراء وان اشتهى ولا تعرض لامية اذا بلغت في ازار واحد
والخصي والمجبوب والمخنث كالفحل وعبدها كالاجنبي ويغار عن امته

بلا اذنها وعن زوجته بإذنها **فصل في الاستبراء** غير لا من ملك امة حرم

وطيها ولمسها والنظر الى فرجها لشهوة حتى تستبرئ له امتان احتان فباعها اشبهوة

حرم وطئ واحدة منهما ودواعيه حتى يحرم مزوج الاخرى بملك او نكاح او عتق وكره

تقبيل الرجل ومعانقته في ازار واحد ولو كان عليه ويجاز كالمصافحة **فصل في البيع**

الذي يكره والاحتكار والاجلاب وغيرها كره بيع العذرة لا السرقين

له شراء امة زيد قال بكر وكلني زيد ببيعها وكره لو باعها ان اخذ ثمن خمر باعها تسلم

لا كافر واحتكار قوت الادمي والبهيمة في بلد يضر باهله لا غلة ضيعته وما جلبه من

بلد آخر ولا يسعر السلطان الا ان يتعدى ارباب الطعام عن القيمة تعديا فاحشا

وجاز بيع العصير من خمار واجارة بيت ليتخذ فيه بيت نار او بيعة او كنيسة

او يباع فيه خمر بالسواد وحمل خمر الذمي باجر وبيع بناء بيوت مكة وان اضيفها

وتعشير المصحف وتنقيطه وتحلية ومدخل ذمي في مسجد وعيادته و

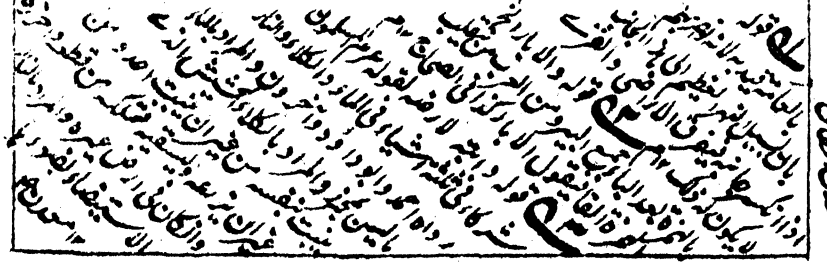
واهدائه للمقاتلة وانزاء الحمر على الخيل وقبول هدية العبد التاجر

واجابة دعوته واستعارة دابته وكره كسوته الثوب وهديته النقدين
بالفتح اى تمليك مصدر كسوت ثوبا اى لبسه ١٢م
واستخدام الخصي والدعاء به بعد العزم من عرس ثلث ومحق فلان واللعب
اى كره استخدام ١٢م
بالشطرنج والنرد وكل لهو وحل الراية في عنق العبد وحل قيده والحقنة
بكسر الشين وبالفتح خطأ ١٢م كالرقص والسماع وغيره من الملاهي ١٢م للقهستاني ١٢م للرجل وطرقه اى وصل الحقنة
ورزق القاضي وسعر الاسة وام الولد بلا محرم وشراء ما لابد للصغير منه
اى كان ذلك اى الشيء ١٢م اى وصل ١٢م
وبيعه للعم وللام والملتقط لو في حجرهم ولو جبره امه فقط كتاب
اى لو جبر العم الخ ١٢م اى الصغير ١٢م اى لو كان ١٢م
احياء الموات ارض تعذر زرعها لانقطاع الماء عنها
اى الموات وانما انث لتذكير الخبر ١٢م اى زراعتها ١٢م اى لاجل انقطاع ١٢م
او لغلبته عليه غير مملوكة بعيدة من العامر ومن احياه باذن الامام ملكه
اى الارض سواء كان الحي مسلما او ذميا ١٢م
وان بحجر ولا يجوز احياء ما قرب من العامر ومن حفر بئرا في موات فله حريمها
اربعون ذراعا من كل جانب وحريم العين خمسمائة فمن حفر بئرا في حريمها منع
والقناة حريم يقدر ما يصلحه وما عدل عنه القرات ولم يحتمل عوده
وهي مجرى الماء تحت الارض كذا في المغرب ١٢م اى من ذلك المكان ١٢م وهو نهر بالكوفة ١٢م
اليه فهو موات وان احتمل لا ولا حريم للنهر مسائل
اى الى ذلك المكان ١٢م اى في ذلك المكان ١٢م اى عود الفرات الى ذلك المكان ١٢م اى لا يكون مواتا ١٢م
الشرب هو نصيب الماء لارضها او لعظام كالدجلة
والفرات غير مملوكة ولكل ان يسقي ارضه ويتوضأ به

وليشربه وينصب الرحى عليه ويكري منها نهرا الى ارضه ان لم يضر
بالعامة وفي الانهار المملوكة ولا بار والحياض لكل شربه وسقي دابته لارضه
وان خيف تخريب النهر لكثرة البقر يمنع والمحرز في الكوز والجب لا يتقعر به الا
ان ياذن صاحبه ويكري نهر غير مملوك من بيت المال فان لم يكن فيه
يجبر الناس على كريه وكري ما هو مملوك على اهله ويجبر الابى على كرية مؤنة
النهر المشترك عليهم من اعلاه فان جاوز ارض رجل برى ولا كري على اهل الشفة
ويصدق دعوى الشرب لغير ارض لنهر بين قوم اختصموا في الشرب وفي بينهم على
قدر اراضيهم وليس لاحدهم ان يشق منه نهرا ويضب عليه رحى او
دالية او جسرا ويوسع فم النهر ويقسم بالايام وقد وقعت القسمة بالكري
اولا يسوق شربه الى ارض لها خري ليس لها في شربه بلا رضاهم ويورث
الشرب ويوصى بالانتفاع بعينه ولا يباع ولا يوهب ولو هلا ارضه ماء
فنزت ارض جاره او غرقت لم يضمن

كتاب الاشربة

الشراب ما يسكر والحرام منها اربعة الخمر وهي التي من ماء العنب



اذا غلا واشتد وقذف بالزبد وحرم قليلها وكثيرها والطلاء وهو
اى مطليا نا كالملابان صار اسفله اعلاه ١٢ منه
العصير ان طبخ حتى ذهب اقل من ثلثيه والسكر وهو النيء من
عطف على قوله الخمر ١٢ منه
ماء الرطب وقيع الزبيب وهو النيء من ماء الزبيب والكل حرام اذا غلا
اى حتى تشتد ١٢ منه
واشتد وحرمته دون حرمة الخمر فلا يكفر مستحلها بخلاف الخمر و
اى كلوجد الطلاء والسكر ١٢ منه
اى اقل من حرمة الخمر ١٢ منه
الحلال من اربعة من بنيذ التمر والزبيب ان طبخا ادنى طبخة وان اشتد اذا
اى بنيذ ماء التمر ١٢ منه
اى الزبيب ١٢ منه
تشرب ما لا يسكر بلا لهو وطرب والخليطان وبنيذ العسل والتين والبر والشعير
السكر بالفتح وهو بالفارسية مست شدن ١٢ منه
وهو بالفارسية تخمير ١٢ منه
والذرة طبخ اوكلا والمثلث العنبي وحل الانتباذ في الدباء والحنتم والمزفت و
اى انتباذ النبيذ ١٢ منه
وخل الخمر سواء خللت او تخللت وكره شرب دردي الخمر والامتشاط به ولا يجمل شاربه
بالسكر كتاب الصيد هو الاصطياد ويجل اباكلب المعلم والفهد والبازي
عندنا وقال الشافعي واحمد للاكل ١٢ منه
وسائر الجوارح المعلمة ولابد من التعليم وذا بترك الاكل ثلثا في الكلب
وهو بالفارسية
سواء كانت من ذي ناب من السبع او من ذي مخلب من الطير ١٢ منه
وبالرجوع اذا دعوته في البازي ومن التسمية عند الارسال ومن الجرح
اى الصيد ١٢ منه
اى ولابد من تسمية المرسل ١٢ منه
في اى موضع كان فان اكل منه البازي اكل وان اكل الكلب او الفهد لا وان لحقه
من جرح الصيد ١٢ منه
اى الطلاء
اى من بدن الصيد ١٢ منه
حيا ذكاه وان لم يدنه على خنقه الكلب ولم يجرحه او شاركه كلب غير معلم
اى ذبحه ١٢ منه

او كلب مجوسي او كلب لم يذكر اسم الله عليه عمل احرم وان ارسل مسلم كلبه
اي على الكلب ١٢ م
فزجره مجوسي فانزجر حل ولو ارسل مجوسي فزجره مسلم فانزجر حرم وان لم
اي ظهر زيادة طلب الصيد ١٢ م
يرسله احد فزجره مسلم فانزجر حل وان رمى وسمى وجرح اكل وان ادركه حيا ذكاه
اي الكلب ١٢ م اي مسلم سهما ١٢ م
وان لم يذكه حرم وان وقع سهم بصيد فتحامل وغاب وهو في طلبه فوجده ميتا حل
اي غلب الصيد ١٢ م اي فتتكون الباء للتعدية او الشي فتكون للملابسة
وان قعد عن طلبه شرا صاده ميتا لا وان رمى صيدا فوقع في ماء او على سطح او على
حال من الضمير المنصوب ١٢ م اي الصيد ١٢ م اي على الارض ١٢ م
جبل ثم تردى منه الى الارض حرم وان وقع على الارض ابتداء حل وما قتله المعراض
اي الصيد ١٢ م اي من الجبل ١٢ م اي الصيد الاول ١٢ م
بعرضه والبندقة حرم وان رمى صيدا فقطع عضوا منه اكل الصيد لا العضو
اي وما بين ١٢ م اي سقط ١٢ م
وهو خلاف الشمول ١٢ م اي من الصيد ١٢ م اي للوجود كل ١٢ م
وان قطعه اثلاثا او لا اكثر مما يلي العجز اكل كله وحرم صيد المجوسي والوثني
اي وان قطع السهم الصيد المرمي ١٢ بضم الجيم
والمرتد وان رمى صيدا فلم يثخنه فرماه آخر فقتله فهو للثاني
اي الصيد ١٢ م اي قبل ١٢ م
وحل وان اثخنه فللاول وان اصابه موحى من الثاني فللاول وقيمته غير ما نقصت
اي الصيد ١٢ م اي الثاني ١٢ م
جراحته وحل اصطياد ما يوكل لحمه وما لا يوكل لا

كتاب الرهن

الرهن هو حبس شيء بحق يمكن استيفاؤه منه كالدين و
لزم بايجاب وقبول وقبضه محوز لا مفرغا مميزا او التخلية

فيه وفي البيع قبض وله ان يرجع عن الرهن ما لم يقبضه وهو مضمون بأقل
من قيمته ومن الدين فلو هلك وقيمته مثل دينه صار مستوفيا دينه وان كانت
اكثر من دينه فالامانة وبقدر الدين صار مستوفيا وان كانت اقل صار
مستوفيا بقدره ويرجع المرتهن بالفضل وله ان يطالب الراهن بدينه ويحبسه
به ويوم المرتهن باحضار رهنه والراهن باداء دينه اولا وان كان الرهن
في يد المرتهن لا يمكنه من البيع حتى يقضيه الدين فاذا قضى سلم الرهن
ولا ينتفع المرتهن بالرهن استخداما وسكنى ولبسا واجارة واعارة
ويحفظه بنفسه وزوجته وولده وخادمه الذي في عياله ضمن بحفظه لغيرهم
وبايداعه وبتعديه قيمته واجرة بيت حفظه وحافظه على المرتهن واجرة
راعيه ونفقة الرهن والخراج على الراهن

باب ما يجوز ارتهانه

وما لا يجوز

يجوز الارتهان به وما لا يجوز لا يصح رهن المشاع
والثمرة على النخل دونها وزرع الارض دونها وغلة في ارض دونها والكرم
والمدبر والمكاتب وام الولد والاباق والمدرك وبالمستبيع

وانما يصح بدين ولو موعودا وبرأس مال السلم وثمن الصرف والمسلم فيه
فان هلك صار مستوفيا والا ابرأه ان يرهن بدين عليه عبد الطفله وصح رهن
الحبرين والمكيل والموزون فان رهنت بجنسها هلكت بمثلها من الدين
ولا عبرة بالجودة ومن باع عبدا على ان يرهن المشترى بالثمن شيأ بعينه فامتنع
لم يجبر والمبائع نسخ البيع الا ان يدفع المشترى الثمن حالا او قيمة الرهن رهنا
وان قال المبائع امسك هذا الثوب حتى اعطيك الثمن فرهن به وهلك عندهما
بألف لا يأخذ احدهما بقضاء حصته كالمبيع وان رهن عينا عند رجلين
صح والمضمون على كل حصة دينه فان قضى دين احدهما فالكل
رهن عند الاخر وبطل بينة كل منهما على رجل انه رهنه عبدا وقبضه
فلو مات راهنه والعبد في ايديهما فرهن كل على ما وصفنا كان
في يد كل واحد نصفه رهنا بحقه

باب الرهن يوضع على يد عدل

وضعا الرهن على يد عدل صح ولا يأخذه احدهما
منه ويهلك في ضمان المرتهن فان وكل المرتهن العدل

او غيرهما ببيعه عند حلول الدين صح وان شرطت في عقد الرهن لم ينعزل
اى غير المرتهن والعدل ١٢م اى عند صيرورة الدين حالا ١٢م اى الوكالة ١٢م
بعزله وبموت الراهن والمرتهن والوكيل ببيعه بغيبة ورثته وتبطل بموته
اى ورثة الراهن ١٢م اى الوكالة ١٢م
الوكيل ولا ببيعه المرتهن او الراهن الا برضا عاقد آخر فان حل الاجل وغاب الراهن
اى نزل ١٢م اى المدة ١٢م
اجبر الوكيل على بيعه كالوكيل بالخصومة اذا غاب موكله اجبر عليها وان باعه
اى الوكيل ١٢م
العدل او في مرتهنة ثمنه فاستحق الرهن وضمن فالعدل يضمن للراهن قيمته
اى اعطى العدل ١٢م مفعول ١٢
او المرتهن ثمنه وان هلك الرهن عند المرتهن فاستحق وضمن الراهن فيمته حالت
اى قبض الراهن ١٢م اى الاول
بالدين وان ضمن المرتهن رجع على الراهن بالقيمة وبدينه **باب**
اى المستحق ١٢م اى الراهن

التصرف في الرهن والجناية عليه وجنايته على غيره

اى على الراهن ١٢م
توقف بيع الراهن على اجازة مرتهنه وقضاء دينه ونفذ عتقه وطئه
اى بين الراهن والمرتهن ١٢م
بدينه لو حالا ولو موجلا اخذ منه قيمة العبد وجعلت رهنا مكانه ولو معسرا
اى الراهن ١٢م الموسر ١٢م اى مكان العبد ١٢م
العبد فاقل من قيمته ومن الدين ويرجع على سيده وان تلا الراهن كان عتاقه فان اتلفه اجنبي
اى الراهن ١٢م اى ولو كان ١٢م
فالمرتهن يضمنه قيمته فيكون رهنا عنده وخرج من ضمانه باعادته من راهنه فلو
اى الراهن ١٢م
يد الراهن يمينك مجانا ويرجوه على ضمانه ولو اعاده الاحدهما اجنبيا باذن الآخر
اى المضمون ١٢م اى من المرتهن ١٢م اى من ضمانه

سقط الضمان ولكل ان يرد رهنا وان استعار ثوبا ليرهنه صح ولو عين
فتلف او جنسا او نقدا خالف ضمن المخير المستعير والمرتهن وان وافق و
عند المرتهن صار مستوفيا ووجب مثله للمعير على المستعير ولو افتكه المعير
لا يمتنع المرتهن ان قضى دينه وجناية الراهن والمرتهن على الراهن مضمونة وجنايته
عليهما وعلى مالهما هدر وان رهن عبدا يساوي الفا بالف مؤجل فرجعت
قيمته الى مائة فقتله رجل وغرم مائة وحل الاجل فالمرتهن يقبض المائة قضاء
من حقه ولا يرجع على الراهن بشئ ولو باعه بمائة بامر لا يقبض
المائة قضاء من حقه ويرجع بتسعمائة وان قتله عبد قيمته مائة فدفع
به افتكه بكل الدين وان مات الراهن باع وصيه الرهن وقضى الدين
فان لم يكن له وصي نصب له وصي وامر ببيعه فصل رهن عصيرا قيمته
عشرة بعشرة فتخمر ثم تخلل وهو يساوي عشرة رهن بعشرة وان رهن
شاة قيمتها عشرة بعشرة فماتت قد بغ جلدها وهو يساوي درهما رهن
بدرهم ونماء الرهن كالولد واللبن والثمر والصوف للراهن وهو مع الاصل

وبهلاك مجانا وان بقي وهلاك الاصل فذ بحظه فيقسم الدين على قيمته يوم
اى بلا سقوط شئ من الدين ١٢ منه اى خالص النماء ١٢ منه
الهلاك وقيمة الاصل يوم القبض فسقط من الدين حصة الاصل وفاز النماء
بفتح الفاء وكسرها يوم الخلاص ١٢ منه
بحصته وتصح الزيادة في الرهن لا في الدين وان رهن عبدا بالف فدفع
عبدا اخر رهنا مكان الاول وقيمة كل الف فالاول رهن حتى يرده الى الراهن
والمرتهن فالاخر امين حتى يجعله مكان الاول كتاب الجنايات موجب القتل
عمدا وهو ما تعمد ضربه بحديد او ما يجرح او يفرق الاجزاء كالمحدد من الخشب
حال من القتل ١٢ منه
والحجر والليطة والنار الاثم والمقود عينا الا ان يعفو لا الكفارة وشبهه
خبر ١٢
وهو ان يتعمد ضربه بغير ذكر الاثم والكفارة ودية مغلظة على العاقلة
اى شبه العمد ١٢ منه خبر مبتدا محذوف اى هو شبه العمد ١٢ منه
لا العمد والخطاء وهو ان يرمي شخصا ظنه صيدا او حربيا فاذا هو مسلم
اى الخطا ١٢ منه صلة شخصا اى من الرامي ذلك الشخص ١٢ منه اى المرمي ١٢ منه الدية
او غرضا فاصاب دميا وما جرى مجراه كنائم انقلب على رجل فقتله الكفارة في
اى الرمي ١٢ منه اى الخطا ١٢ منه
على العاقلة لا القتل بسبب كحافر البير وواضع الحجر في غير ملكه الدية على العاقلة
خبر مبتدا محذوف
لا الكفارة والكل يوجب حرمان الارث لا هذا وشبه العمد في النفس عمل
اى جميع انواع القتل من العمد وشبهه والخطا ١٢ منه
فيما سواها باب ما يوجب القود وما لا يوجب يجب القصاص

يقتل كل محقون الدم على التابيد عمدا ويقتل الحر بالحر وبالعبد المسلم بالذمي ولا يقتلان
بالمستأمن والرجل بالمرأة والكبير بالصغير والصحيح بالأعمى وبالزمن وناقص الأطراف و
والولد بالوالد ولا يقتل الرجل بالولد والأم والجد في الجدة كالأب وبعيده وبعد
وبمكاتبه وبعبد ولده وبعبد ملك بعضه وان ورث قصاصا على الأب سقط
وابدا يقتص بالسيف مكاتب قتل عمدا وترك وفاء وولاءه
سيده فقط اولم يترك وفاء وله ولاء يقتص وان ترك وفاء فللمولى ولاء
لا ان قتل عبد الرهن لا يقتص حتى يحضر الراهن والمرتهن ولا بالمعتوه القود
والصبي لا العفو يقتل وليه ويلقاضي كالأب والوصي الى فقط والصبي كالمعتوه للكبير
قبل كبر الصغار ان قتله بر تقتص ان اضابه الحد بالسيف ولا كالخنق والغرق وان
عمدا فصلحا اخذ ثلثا ديات يقتص ومن مات بفعل نفسه وترك ولدا واشد حية ضمن بزيل
الدية ومن شهر على المسلمين سيفا وجب قتله ولا شئ بقتله ومن شهر على رجل سلاحا
ليلا او نهارا في المصر وغيره او شهر عليه عصا ليلا في المصر ونهارا في غيره فقتله

1927

المشهور عليه فلا شئ عليه وان شهر عليه عصا فقهارا في مصر فقتله المشهور
عليه قتل به وان شهر المجنون على غير السلاح فقتله المشهور عليه عمدا يجب الدية
وعلى هذا الصبي والدابة ولو ضربه الشاهر فانصرف فقتله الآخر قتل القاتل
ومن دخل عليه غيره ليلا فاخرج السرقة فاتبعه فقتله فلا شئ عليه

باب القصاص فيما دون النفس يقتص بقطع اليد من المفصل

وان كانت يد القاطع اكبر وكذا الرجل وما دون الانف والاذن والعين اذا ذهب ضوءها
وهي قائمة ولو قلعها والسن ان تفاوتا وكل شجة يتحقق فيها المماثلة والاقتصاص
فيما عظم وطرفي رجل وامرأة وحر وعبد وعبدين وطرف المسلم والكافر سيان
وقطع يد من نصف الساعد وجائفة مراعى منها والسن وذكرا ان تقلع الحشفة
وجبر بين القود والارش ان كان القاطع اشلا او ناقص الاصابع او كان المشاجر

فصل وان صولح على مال وجب حالا وسقط القود وينصف ان اصالح القاتل و

القاتل رجلا بالصلح عن دمهما على الف ففعل فان صالح احدهما ونيابة من
حظه على عبد او على فلمن بقي حظه من الدية ويقتل الجمع بالفرد

والفرد بالجمع اكتفاء فان حضر ولي قتل له وسقط حق الباقين كموت القاتل
اي ليقتل الفرد ١٢م اي اقتصاصا ١٢م اي ذلك الواحد ١٢م
ولا يقطع يد رجلين بيد واحد وضمنا ديتها وان قطع واحد يمنى رجلين فلهما
اي القاطع ١٢م للرجلين ١٢م
قطع يمينه ونصف الدية وان حضر واحد وقطع يده فللاخر عليه نصف الدية
اي القاطع ١٢م اي الولي ١٢م اي القاطع ١٢م
وان اقر عبد بقتل عمد يقتص به وان رمى رجلا عمدا فتقد السهم منه الى
اي الولي ١٢م
اخره يقتص للاول وللثاني الدية فصل من قطع يد رجل ثم قتله احد الولين
اي الرامي ١٢م اي للرجل الاول ١٢م اي على قاتله ١٢م
ولو عمدين او خطائين او مختلفين تخلل بينهما برء او لا الا في خطائين لم يتخلل
اي بين الامرين ١٢م
بينهما برء فتجب دية واحدة ممن ضربه مائة سوط فبرء من تسعين ومات من عشرة
اي سوطا ١٢م
وان عفا المقطوع عن القطع فمات ضمن القاطع الدية ولو عفى عن القطع وما
اي عن القطع ١٢م اي المقطوع ١٢م
يحدث عنه ولو عن الجناية لا فالخطاء من الثلث والعمد من كل المال وان قطعت
اي عن القطع ١٢م اي بقدر من ثلث المال المقطوع ١٢م
امرأة يد رجل عمدا فتزوجها على يده ثم مات فلها مهر مثلها والدية في
اي المقطوع ١٢م اي فللمرأة ١٢م
مالها وعلى عاقلتها لو خطاء وان تزوجها على اليد وما يحدث منها او على
الجناية فمات منها فلها مهر مثلها لا شيء عليها لو عمدا ولو خطاء رفع عن العاقلة
اي القطع ١٢م اي الزوج ١٢م اي من الدية ١٢م
مهر مثلها ولهم ثلث ما ترك وصية ولو قطع يديها فمات فلها مهر مثلها ولهم ثلثا

وان قطع يد القاتل وعفا ضمن القاطع دية اليد **باب الشهادة في القتل**

ولا يقيد حاضر لجنة اذا اخوه غاب عن خصومة فان بعد لا بد من اعادته

ليقتلا ولو خطأ او دينا لا ان ابت القاتل عفوا الغائب لم يقتل وكذا

لو قتل عمدهما واحدهما غائب فان شهد ولياه ان بعفو ثالثهما لغت

فان صدقهما القاتل فالدية لهم اثلاثا وان كذبهما فلا شئ

لهما وللاخر ثلثا الدية وان شهدا انه ضربه فلم يزل صاحب فراش حتى مات يقتص

وان اختلف شاهدا القتل في الزمان او المكان او فيما به القتل وقال لكل منهما انه

قتله بعصا وقال الآخر بل بحديدة بطلت وان شهدا انه قتله وقالا لا ندري بماذا قتله

تجب الدية وان اقر ان كل منهما قتله وقال الولي قتلتماه جميعا

فله قتلهما ولو كان مكان الاقرار شهادة لغت **باب في اعتبار حالة القتل**

المعتبر حالة الرمي فتجب الدية بردة المرمي اليه قبل الوصول لا باسلامه

والقيمة بعتقه ولا يضمن الراجع رجوع شاهد الرجم بعد الرمي وقبل الصيد

الرمي لا باسلامه ووجب الجزاء بحله لا باحرامه **كتاب الديات** شبه العمد

مائة من الابل ارباعا من بنت مخاض الى حقة وجذعة ولا تغليظ الا في الابل

حال من الابل او جزء كان اى كان اربا عا ١٢ م

والخطاء مائة من الابل اخماسا ابن مخاض وبنت مخاض وبنت لبون وحقة

اى ويجب على شبه العمد اثلاثا عطف على قوله اربا عا ١٢ م

وجذعة او القيمة بالغا ما بلغت عشرة آلاف درهم وكفارتهما ما ذكر في

وبه قال مالك واحمد ١٢ م اى كفارة شبه العمد والخطاء ١٢ م

العمد وقد لا يجوز الا طعام والجنين ويجوز الرضيخ لواحد ابويه مسلما ودية

اى ولو كان ١٢ م

المرأة على النصف من دية الرجل في النفس وفيما دونها ودية المسلم والذمي سواء

سواء كانت مسلمة او ذمية ١٢

فصل في النفس والمارن واللسان والذكر والحشفة والعقل والسمع والبصر والشم

والذوق واللحية ان لم تنبت او شعر الرأس والعينين واليدين والشفتين والحاجبين

والرجلين والاذنين والانثيين وثدي المرأة الدية وفي كل واحد من

اى في اتلاف الاذنين بالقطع خطاء او في اتلافهما بالقطع عمدا تجب القصاص ١٢ م

هذه الاشياء نصف الدية وفي اشفار العينين الدية وفي احديهما

اى في شفر العينين ١٢ او العينين كذا في شرح الوقاية ١٢ م

ربعها وفي كل اصبع من اصابع اليدين او الرجلين عشرها وما فيها مفاصل

اى الانملة ١٢ م

ففي احدها ثلث دية اصبع وضعفها لو فيها مفصلان وفي كل سن خمس

اى احد المفاصل ١٢ م اى ثلث عشر دية ١٢ م اى لو كان ١٢ م اى كالابهام ١٢ م

من الابل وخمسمائة درهم وكل عضو ذهب نفعه ففيه دية كيد شلت

اى التي وهي ١٢ م اى نفع ذلك العضو بالضرب ١٢ م

وعين ذهب ضوءها فصل في الشجاج في الموضحة نصف عشر الدية وفي الهاشمة

عشرها وفي المنقلة عشر ونصف عشر وفي الآمة والجائفة ثلثها فان نفذت
اي عشر الدية ١٢ م الى الجوف ١٢ م اي ثلث الدية ١٢ م الاخر ١٢ م اي الى جانب
الجائفة فثلثاها وفي الحارصة والدامية والدامعة والباضعة
وهي التي تخدش الجلد ولا تخرج الدم ١٢ م
المتلاحمة والسمحاق حكومة عدل ولا قصاص في غير الموضحة وفي اصابع
اليد نصف الدية ولو مع الكف ومع نصف الساعد نصف الدية وحكومة عدل
وفي قطع الكف وفيها اصبع او اصبعان عشرها او خمسها ولا شيء في الكف وفي
الاصبع الزائدة وعين الصبي وذكره ولسانه ان لم يعلم صحته بنظر وحركة وكلام حكومة
عدل شجر رجلا فذهب عقله او شعر راسه دخل الارش الموضحة في الدية فان ذهب سمعه او بصره
رجل ١٢ م اي ذهب شعره ١٢ م الرجل المشجوج اي سمع
كلامه لا وان شجه موضحة فذهب عينا او قطع اصبعه فشلت اخرى او المفصل الاعلى
فشل ما بقي وكل اليد او كسر نصف سنه فاسود ما بقي فلا قود وان قلع سنة فنبتت
اي رجل ١٢ م اي فصار سوداء ١٢ م
مكانها اخرى سقط الارش وان اقيد فنبتت من الاصل يجب ان شج رجلا فانتهى ولم يبق
اي وان اقتص القالع ١٢ م اي تتواصل وتلتحم صحيحا ١٢ م
له اثر او ضرب فجرح فبرء وذهب اثره فلا ارش ولا قود بجرحه حتى يبرء وكل عمد سقط فيه
اي علامته ١٢ م اي او ضرب رجل رجلا ١٢ م اي ولا قصاص ١٢ م صاحبه ١٢ م اي قصاصا ١٢ م
كقتل الاب ابنه عمدا فديته في مال القاتل في الحال وكذا ما وجب صلحا او اعترافا او لم يكن نصا
قتلا عمدا ١٢ م القاتل ١٢ م اي في ثلاث سنين ١٢ م العمد ١٢ م اي قرارا بالجناية كما يجب
العشر وعمد الصبي والمجنون خطأ وديته على عاقلته ولا تكفير فيه ولا حرمان والعمد

٢٠١

فصل في الجنين

ضرب بطن امراة فالقت جنينا ميتا تجب غرة وهي نصف عشر الدية فان القت حيا فمات فدية وان القت ميتا فماتت فعلية دية وغرة وان ماتت فالقت ميتا فدية فقط وما يجب فيه يورث عنه ولا يرث الضارب فلو ضرب بطن امرأته فالقت ابنه ميتا فعلى عاقلة الاب غرة ولا يرث منها في جنين الامة لو ذكرا نصف عشر قيمته لو كان حيا وعشر قيمتها لو انثى فان حرره سيده بعد ضربه فالقته فمات ففيه قيمته حيا ولا كفارة في الجنين وان شربت دواء لتطرحه او عالجت فرجها حتى اسقطته ضمن عاقلتها الغرة ان فعلت بلا اذن

باب ما يحدث الرجل في الطريق

من اخرج الى طريق العامة كنيفا او ميزابا او جرصنا او دكانا او كل شيء يزعم له التصرف في النافذ الا اذا اضر وفي غير النافذ لا يتصرف الا باذنهم فان مات احد بسقوطها فدية على عاقلته كما لو حفر بئرا في طريق او وضع حجرا فتلف به انسان ولو بهيمة فضمانها في ماله ومن حمل بالوعة في طريق بامر السلطان او في ملكه او وضع خشبة فيها او قنطرة بلا اذن الامام فتعثر رجل المرور عليها لم يضمن ومن حمل

سبب لموجود فتظاهر الامر يحتمل ان يكون الاسباب الخ قوله ان فعلت بلا اذن اي بلا اذن الزوج قيد به لانها لو فعلت باذنه لا يجب شيء كذا في فتاوى الصغيري ١٢ معدن الحقائق قوله اوجرصنا بضم الجيم وسكون الراء وضم الصاد المهملة وتشديد الميم وهو ما يجمع فيه الماء على الطريق

الكتاب ٢٠٢

وقيل مع خشبة وضعت تكيئ على جدار الطريق وهو الذي من المرور فيه ضرر ظاهر يعتبر ان يكون بحيث لا يمكن سير الراكب فيه الا بانحراف قوله الا باذنهم اي باذن الامام او نصبه الرئيس ١٢ معدن الحقائق قوله فمات احد بسقوطها اي بسقوط ما احدثه في الطريق قوله كما لو حفر بئرا الخ اي في ملك غيره قوله ولو بهيمة اي ولو كان الذي تلف بالبهيمة انسانا ١٢ منه قوله فضمانها في ماله اي ضمان البهيمة ١٢ منه قوله ومن حمل بالوعة الخ اي في ملك غيره ١٢ منه قوله او قنطرة اي على الطريق ١٢ منه قوله بلا اذن الامام اي اذن نصبه الرئيس ١٢ منه قوله فتعثر رجل المرور عليها اي على البالوعة او القنطرة ١٢ منه قوله لم يضمن اي لو كان الحامل غير المتعثر ١٢ منه

شيئاً في الطريق فسقط على انسان ضمن ولو كان رداء قد لبسه
فسقط الامسجد لعشيرة فعلق رجل منهم قنديلا او جعل فيه بواري
او حصاة فعطب به رجل لم يضمن وان كان من غيرهم ضمن وان جلس فيه
رجل منهم فعطب به احد ضمن لو كان في غير الصلاة وان كان فيها لا فصل في الحائط المائل
حائط مال الى طريق العامة ضمن ربه ما تلف به بنفس او مال ان طالب بنقضه مسلم اذنه ولم ينقضه في
مدة يقدر على نقضه وان بناه مائلا ابتداء ضمن ما تلف بسقوطه بلا طلب فان
مال الى دار رجل فالطلب الى ربها فان اجله او ابرأه صح بخلاف الطريق حائط خمسة
اشهد على احدهم مسقط على رجل ضمن خمس الدية دار ثلاثة حفر احدهم فيها
بيرا او بنى حائطا فعطب به رجل ضمن ثلثي الدية باب ضمان البهيمة والجناية
عليها وغير ذلك ضمن الراكب ما اوطأت دابته بيد او رجل او رأس او لدغت
او خبطت لا ما نفحت برجل او ذنب الا اذا اوقفها في الطريق واظاهر ما بيدها
او رجلها حصاة او نواة او اثارت غبارا او حجرا صغيرا فقفاء عينا لم يضمن
ولو كبيرا ضمن فان راثت او بالت في الطريق لم يضمن بمن عطب وان اوقفها لذلك وان

لغير ضمن وما ضمنه الراكب ضمنه السائق والقائد وعلى الراكب الكفارة لا عليهما
ولو اصطدم فارسان او ماشيان فماتا ضمن عاقلة كل دية الاخر ولو سائق
دابة فوقع السرج على رجل فقتل ضمن وان قاد قطارا فوطئ بعير انسانا
ضمن عاقلة القائد الدية وان كان معه سائق فعليهما وان ربط
بعيرا على قطار رجع عاقلة القائد بدية ما اتلف على عاقلة الرابط ومن ارسل
بهيمة وكان سائقها فاصابت في فورها ضمن ان ارسل طيرا او كلبا ولم يكن سائقا
وانفلتت دابته فاصابت مالا او ادمية ليلا او نهارا لا ليلا وفي فقاء عين شاة
القصاب ضمن النقصان وعين بدنة الجزار والحمار والفرس ربع القيمة

باب جناية المملوك والجناية عليه

جنايات المملوك لا توجب الا دفعا او جدا
لو محالا له والا ذمة وعدلت جنى عبد لا خطأ دفعه بالجناية فيملكه ان فداه
بارشها فان فداه فجنى ثانيا دفعه بهما او فداه
بارشهما فان اعتقه غير عالم بالجناية ضمن الاقل من قيمته ومن الارش
ولو عالما بها لزمه الارش كبيعه وتعليق عتقه بقتل فلان ورهنه وتدبيره

ان فعل ذلك عبد قطع يده حر عمد او دفع اليه فجرحه فمات من الجرح فالعبد
اى العبد ١٢ م — اى المجروح المدفوع اليه العبد ١٢ م — اى الى المدفوع اليه ١٢ م — اى الجرح قضاء عليه بقضاء ١٢ م
صلح بالجناية وان لم يجرحه رده على سيده ويفادي جنى ماذون مديون
اى العبد ١٢ م — اى عبد ماذون ١٢ م
خطأ فجرحه سيده بلا علمه عليه قيمته لربه لدين وقيمته لولي الجناية ماذو
اى بلا علم سيد بالجناية ١٢ م — كان لغرمائه اى فيما لو ١٢ م — اى يجب الارش كل الارش
مديونة ولدت بيعت مع ولدها لدين وان جنت فولدت ثم لم يدفع الولد
اى الماذونة ١٢ م — اى بعد الجناية ولدا ١٢ م
له عبد زعم رجل ان سيده حره فقتل وليه خطأ لا شئ له عليه قال معتق لرجل
اى مالك العبد ١٢ م — اى لهذا الزاعم ١٢ م
اخاك خطأ وانا عبدك وقال بعد العتق فانا اقول للعبد قد بانت منك فقطعت يدك فانا اضمنها وقالت بعد
اى التي خلفته — قطعت يدي
العتق فانا اقول لها وكذا كل ما اخذته فانا الا شئ عند الجماع والعدة مجوسي امر صبيا حر العقل رجل فقتله
فديته على عاقلة الصبي وكذا ان امر عبدا فقتل رجلين عمدا يدفع كل ولي
نصفا حدولي كل منهما دفع سيده نصفه الى الاخرين او فداه بالدية فان قتل احدهما
عمدا والاخر خطأ فنصفه ولي العمد فدى بالدية لولي الخطأ ونصفها لاحد ولي
العمد او دفعه اليهم اثلاثا عبدهما قتل قريبهما فنصفه احدهما بطل الكل فصل
اى الى اوليا ء المقتولين ١٢

قتل عبد خطأ يجب قيمته ونقص عشرة لو كانت قيمته عشرة آلاف
اى على القاتل ١٢ م — اى عشرة دراهم ١٢ — اى عشرة آلاف درهم ١٢ م
او اكثر وفي الامة عشرة من خمسة آلاف وفي المخصوب

ابي حنيفة انه يجب خمسة دراهم من

تجب قيمته بالغة ما بلغت وما قدر من دية الحر قدر من قيمته ففي يده
نصف قيمته قطع يد عبد فحزه سيده فمات منه وله ورثة غيره لا يقتص
منه قال احدكما حر فشجا فجبين في احدهما فارشهما للسيد فقاء عينه فعجد دفع
سيده عبده واخذ قيمته او امسكه ولا ياخذ النقصان حتى دبر او ام ولد ضمن
السيد الاقل من القيمة ومن الارش فان دفع القيمة بقضاء فجني اخرى

شارك الثاني الاول ولو بغير قضاء اتبع السيد او ولي الجناية

باب غصب العبد والمدبر والصبي والجناية في ذلك

فغصبه رجل ومات سنه ضمن قيمته اقطع فان قطع يده في يد الغاصب فبانت ضمن
غصب مجبوبا مثله فمات في يده ضمن مدبرا جني عند غاصبه ثم عند سيده ضمن
قيمته لهما ورجع بنصف قيمته على الغاصب ودفع الى الاول ثم رجع به
على الغاصب وبعكسه يرجع به ثانيا والقن كالمدبر غير ان المولى يدفع العبد هنا
وثمه القيمة مدبرا جني عند غاصبه وزاد فغصبه فجني على سيده قيمته لهما ورجع قيمته
على الغاصب ودفع نصفها الى الاول ورجع بذلك النصف على الغاصب فغصب رجل

صبيا حرا فمات في يده فجاءة او بحمى لم يضمن وان مات بصاعقة او بشرجة

فديته على عاقلة الغاصب كصبي اودع عبدا فقتله وان اودع طعاما فاكله المضغن

كتاب القسامة

قتيل وجد في محلة لم يدر قاتله حلف خمسون رجلا منهم يختارهم

الولي بالله ما قتلناه وما علمنا له قاتلا فان حلفوا على اهل المحلة الدية ولا يحلف الولي

وحبس الابي حتى يحلف وان لم يتم العدد كرر الحلف عليهم ليتم خمسون ولا قسامة على صبي

ومجنون وامرأة وعبد ولا قسامة ولا دية في ميت لا تربة او يسيل دم من انفه او فمه او دبر

بخلاف عينه واذنه وقتيل على دابة معها سائق او قائد او راكب فالدية على عاقلته ورب الدابة

عليهما قتيل بين قريتين فعلى اقربهما وان وجد في دار انسان فعليه القسامة والدية

على عاقلته وهي على اهل الخطة دون السكان والمشترين فان لم يبق واحد منهم

فعلى المشترين فان وجد في دار مشتركة على التفاوت وفي على عدد الرؤس و

ان بيع ولم يقبض فعلى عاقلة البائع وفي الضياع على ذي اليد ولا تعقل عاقلة حتى

ليثبت الاشهاد انها الذي اليد وفي الفلك على من فيها من الركاب والملاحين

وفي مسجد محلة على اهلها لو في الجامع او الشارع لا قسامة والدية على بيت المال

ويهدر ولو في برية او وسط الفرات ولو محتبسا بالشاطئ فعلى اقرب القرى
اى ويبطل دمه القتيل ١٢ اى لوجود القتل ١٢ مراد ازين جاى عظيم است ١٢
ودعوى الولي على واحد من غير اهل المحلة يسقط القسامة عنهم وعلى معين
اى دعوى
منهم لا ان التقى قوم بالسيوف فاجلوا عن قتيل فعلى اهل المحلة الا ان
اى من اهل المحلة ١٢ اى من المسلمين ١٢ اهل المحلة اى فذهبوا وتركوه قتيلا ١٢
يدعي الولي على اولئك او على معين منهم وان قال المستحلف منهم
اى القتيل ١٢ اى من اهل المحلة ١٢
حلف بالله ما قتلت ولا عرفت له غير زيد وبطل شهادة بعض اهل المحلة على قتل

كتاب المعاقل

غيرهم او واحد منهم معقلة وهي الدية كاملة وجبت بنفس
اى الدية ١٢ اى على العاقلة ١٢ اى المحلة ١٢
القتل على العاقلة وهي اهل الديوان ان كان القاتل منهم وتؤخذ من عطاياهم
اى ابتداء ١٢ اى العاقلة ١٢ اى الدية ١٢
في ثلث سنين فان خرجت العطايا في اكثر من ثلاث او اقل اخذ منها ومن لم يكن
اى من ثلث سنين ١٢ اى الواجب ١٢
ديوان نفاقلته قبيلته تقسم عليهم في ثلث سنين لا يوخذ من كل في كل سنة
اى القاتل ١٢ اى الدية ١٢
الا درهم درهم وثلث فانهم يزدعلى كل واحد من كل الدية في ثلث سنين على
اى القاتل ١٢
هذا التفريع على قوله لا يوخذ اى على اهل ١٢
اربعة فان لم يتسع القبيلة كنف اضم اليهم اقرب القبائل نسبا على ترتيب
اى القبيلة ١٢
العصبات والقاتل كاحدهم وعاقلة المعتق قبيلة مولاه ويعقل عن مولى الموالاة
اى

وقبيلته ولا يعقل عاقلة جناية العبد والعمد وما لزمهم صلحا او اعترافا الا ان يصدقه

كتاب الوصايا

الوصية تمليك مضاف الى ما بعد الموت وهي مستحبة ولا تصح بما زاد على الثلث ولا لقاتله ولوارثه ان لم تجز الورثة ويوصى المسلم للذمي وبالعكس وتبطل بردها وقبولها في حياته وبعد موته وبالنقص من الثلث وهلك قبوله الا ان يموت الموصى له بعد موت الموصي قبل قبوله ولا تصح وصية المديون ان كان دينه محيطا والصبي والمكاتب وتصح الوصية للحمل وبان ولدت لاقل من مدته من وقت الوصية ولا تصح الهبة له وان اوصى بامة الا حملها صحت الوصية والاستثناء وله الرجوع عن الوصية وتولد وفلا بان باع او وهب وقطع الثوب لو ذبح الشاة والجحود لا يكون رجوعا

باب الوصية بثلث المال

وهي لذا بثلث ماله والاخر بثلث ماله ولم يجز الورثة فثلثه لهما وان اوصى لاخر بسدس ماله فالثلث بينهما اثلاثا وان اوصى لاحدهما بجميع ماله ولاخر بثلث ماله ولم تجز فثلثه بينهما نصفان ولا يضرب للموصى له باكثر من الثلث الا في المحاباة

والسعاية والدراهم المرسلة وبنصيب ابنه بطل وبمثل نصيب ابنه صح

فان كان له ابنان فله الثلث ولبسهم او جزء من ماله فالبيان الى الورثة و

ثم قال ان قال سدس مالي لفلان ثم قال له ثلث مالي له ثلث وان قال سدس مالي لفلان

له سدس ماله السدس وان اوصى بثلث دراهمه او غنمه وهلك ثلثاه له ما بقي

رقيقا او ثيابا او دورا له ثلث ما بقي وبالف وله عين ودين فان خرج الالف

من ثلث العين دفع اليه والا ثلثت العين وكلما خرج شيء من الدين له ثلثه

حتى يستوفي الالف وبثلثة لزيد وعمرو وهو ميت لزيد كله ولو قال بين زيد وعمرو

وعمرو ميت لزيد نصفه وثلثه له ولا مال له له ثلث ما يملكه عند موته وثلثه

لاموات اولاد لهن ثلث وللفقراء والمساكين لهن ثلثة من خمسة و

سهم للفقراء وسهم للمساكين وبثلثه لزيد وللمساكين لزيد نصفه

ولهم نصفه وبمائة لرجل وبمائة لآخر فقال لآخر شركتك معهما له ثلث

كل مائة وبالعبد بينهما له نصفه وبمائتين لآخر فقال لآخر شركتك معهما له نصف ما لكل

منهما وان قال لورثته لفلان علي دين فصدقوه فانه يصدق في الثلث فان اوصى

وقد بقي من الدراهم ثلثة فاعطى واحدا ثلثة

بوصايا غرل الثلث لاصحاب الوصايا والثلثان للورثة وقيل
اى مع الاقرار بدين ۱۲م
لكل صدقوه فيما اخذوه وما بقي من الثلث فللوصايا ولا جنبي وارثه
اى لاجنبي ۱۲م
له نصف الوصية وبطل وصية الوارث وبثياب مستعملة كثلاثة
اى لاجنبي ۱۲م اى وهو نصف الثلث ۱۲م
وضاع ثوب ولم يدر اى والوارث يقول لكل هلك حقك بطلت الا ان يسلموا
ثم بقي فللذي بالجيد ثلثه وللذي بالردي ثلثاه وللذي بالوسط ثلث كل وبيت عين من
اى ثلث الثوب الجيد ۱۲م
مشتركة وقسم ووقع في حظه فهو للموصى له والا مثل ذرعه والاقرار مثلها وبالعكس
اى بين الموصى وبين آخر ۱۲م اى في نصيب الموصى ۱۲م اى للموصى له مثل ۱۲م
عين من مال آخر فاجاز رب المال بعد موت الموصى ودفعه اليه صح وله المنفعة
اى مالك الوصية ۱۲م
بعد الاجازة وصح اقرار احد الابنين بعد القسمة بوصية ابيه في ثلث نصيبه
اى قسمة التركة ۱۲م
وبامه فولدت بعد موته وخرج من ثلثه فهما له والا اخذ منهما بنسبة
اى الام ولد ۱۲م اى بعد موت الموصى ۱۲م الى المولى ۱۲م
ولابنه الكافر او الرقيق في مرضه فاسلم او اعتق بطل كهبته واقراره
اى وان اوصى رجل لابنه الكافر ۱۲م اى الرقيق ۱۲م اى الوصية ۱۲م
والمقعد والمفلوج والاشل والمسلول ان تطاول ذلك ولم يخف منه
اى ذلك المريض ۱۲م
الموت فهبته من كل المال والا فمن الثلث **باب العتق في المرض** تحريره في مرضه ومحاباته وهبته ووصيته ولم يسع ان اجيز
وان لم تطاول ذلك المرض ۱۲م

وان حابى فى مرضه فى اعتق وبعكسه استسقى وان اوصى بان يعتق عنه

اى المريض ١٢ اى فى المحاباة ١٢ اى وبعكس المذكور ١٢ اى رجل ١٢

بهذه المائة عبد فهلك منها درهم تبطل بخلاف الحج به ويعتق عبد فمات

اى المعينة ١٢ فاعل يعتق ١٢ اى من المائة ١٢ العبد ١٢

ودفع بطلت وان ولد لاوبثلثه لزيد وترك عبدا فادعى زيد عتقه فى صحته

اى الوصية ١٢ اى العبد ١٢ اى الموصى ١٢ الموصى ١٢

والوارث فى مرضه فالقول للوارث ولا شئ لزيد الا ان يفضل من ثلثه شئ فيؤخذ

اى الوصى ١٢ وهو الموصى له ١٢ ١٢ فيكون

على دعواه ولو ادعى رجل دينا والعبد عتقا وصدقهما الوارث سعى فى قيمته

على الميت ١٢ اى وادعى العبد ١٢ ١٢ اى العبد

ويدفع الى الغريم وبحقوق الله تعالى قدمت الفرائض وان اخرها كالحج والزكوة

والكفارات وان تساوت فى القوة بدئ بما بدى به وبحجة الاسلام احجوا

اى من الموصى ١٢ اى وان اوصى رجل ١٢

عنه رجلا من بلده بحج راكبا والا فمن حيث يبلغ ومن خرج من بلده

اى فى طريق ١٢ اى رجل ١٢

حاجا فمات فى الطريق واوصى بان يحج عنه يحج عنه من بلده والحاج عن

اى ذلك الخارج ١٢ اى عن ذلك الحاج الموصى ١٢

غيره مثله

باب الوصية للاقارب وغيرهم

جاز انه ملاصقون

واصهاره كل ذى رحم محرم من امرأته واحتياجه بزوج كل ذات رحم محرم منه

اى اهل بيته وصى لاهله ١٢ اى اهل بيته ١٢

واهله زوجته وآله اهل بيته وجنسه اهل بيت ابيه وانا وصى لاقاربه

اى اهل الرجلا ١٢

اولذى قرابته اولارحامه اولانسابه وهى للاقرب فالاقرب من كل ذى رحم محرم

بتصديق الورثة

ظاهرا

وجد اسما واشتراك ذلك بالبينة واتفق على اصله

فى كلام واحد فضاء كما فى

للوجوب السعاية وان كان على المتفق

ثبت ولان الاقرار بالدين اقوى

من الاقرار بالعين حتى يجب

بالدين من جميع المال وبالعين

الثلث والا فى بالمال وبالدين

وقضية الدفع ان يبطل العتق

اصلا الا انه يتعذر

قيد بدفع من حيث المعنى

عليه ١٢ اى

وان ا

وبحقوق الله

٢١٢

الوصايا

بجمع الحقوق والصدقة تعلق الفقراء

والزكوة والصوم والكفارات و

الندور وصدقة الفطر ١٢ معدن الحقائق

قوله وان تساوت اى وان

تساوت حقوق الله وهى الفرائض

تساوت كالحج والنفل والصدقة

مختلفات كالحج والصدقة

ان فقد عنها ١٢ معدن الحقائق

قوله من بلده اى عند ابى حنيفة

وقالا يحج عنه من حيث مات

وقوله قال ابو يوسف ومحمد

حيث بلغ ١٢ معدن

من اوصى لاهل داره ١٢ معدن

اى احتمال

اى اهل الرجلا ١٢

منه ولا يدخل الوالدان والولد والوارث وتكون للاثنين فصاعدا
اى فى هذه الوصية ١٢م اى ولا يدخل الوارث ١٢م
فان كان له عمان وخالان فهى لعميه ولو عم وخالين له النصف ولهما
اى فالوصية ١٢م اى ولو كان ١٢م
النصف ولو له عم وعمة اسبوعا ولو لفلان للذكر والانثى على
اى للموصى ١٢م اى فى الاستحقاق ١٢م اى وان اوصى لولد ١٢م
السواء ولو لورثة فلان للذكر مثل حظ الانثيين **باب الوصية**
اى ولو اوصى لورثة ١٢م
بالخدمة والسكنى والثمرة وتصح الوصية بخدمة وسكنى دار مدة
معلومة وابدا فان خرج العبد من ثلثه سلم اليه ليخدمه والا خدم الورثة يومين
اى العبد ١٢م اى العبد الموصى ١٢م
والموصى له يوما وبموته يعود الى ورثة الموصى ولو مات فى حيوة الموصى بطلت
اى وخدم الموصى ١٢م اى وبموت الموصى ١٢م اى الموصى له ١٢م اى الوصية
وبثمرة بستانه فمات ومنه ثمرة لهذه الثمرة فان زاد ابدا الا هلكذه
للموصى ١٢م اى للموصى ١٢م
وما يستقبل بغلة بستانه وبصوف غنمه وولدها ولبنها الموجود
اى من ثمرة ١٢م
عند موته قال ابدا **الا باب وصية الذمى** اذمى جعل داره بيعة
اى الموصى ١٢م
او كنيسة فى صحته فمات فهى ميراث وان اوصى بذلك لقوم مسلمين
اى وان اوصى الذمى ١٢م
فهو من الثلث وبناؤه كنيسة لقوم غير مسلمين صحت كوصية خمر لمسلمين
اى كما صحت وصية خمر لى ١٢م

باب الوصي

اوذنى وصى الى رجل فقيل عنده ورد عنده يرتد ولا لا ويعه تركته كقبوله وان مات فقال لا اقبل ثم قبل صح ان لم يخرجه قاض مذ قال لا اقبل والى عبد وكافر وفاسق بدل غيرهم والى عبده ووصيه صغار صح ولا لا ومن عجز عن القيام بها ضم غيره اليه وبطل فعل احد الوصيين في غير التجهيز وشراء الكفن وحاجة الصغار ولا ارتاب بهضم وردوديعة عين وقضاء دين وتنفيذ وصية معينة وعتق عبد عين والخصومة في حقوق الميت ووصي الوصي وصي التركتين وتصح تسمته عن الورثة مع الموصى له وعكسه لا ولو تأسم المورثة واخذ نصيب الموصى له بقضاء رجع بثلث ما بقي وان اوصى الميت بحجة فقاسم الورثة فهلك ما في يده او دفع الى من يحج عنه فضاع في يده حج عن الميت بثلث ما بقي وصح تسمة القاضي واخذه حظ الموصى له ان غاب وبيع الوصي عبدا من التركة بغبنة الخمساء وضمن الوصي ان باع عبدا او صى ببيعه وتصدق ثمنه ان استحق العبد بعد هلاك ثمنه عنده ويرجع في تركة الميت

اى عند الموصي ٢١م اى الوصي ٢١م اى الوصية ٢١م اى بيع الموصي ٢١م اى متروك الموصي ٢١م اى الوصي ٢١م اى الوصي ٢١م اى غير الوارث ٢١م اى الوصي الى ٢١م اى معينة ٢١م اى من الطوام والشرب ٢١م اى عينين ٢١م اى الوصي ٢١م اى لا يصح كذا في الشرح ٢١م اى فهلك نصيب الموصى ٢١م اى للموصي ٢١م اى بحجة الاسلام ٢١م اى الوصي ٢١م جواب الشرط ٢١م اى اخذ القاضي ٢١م اى وصح ٢١م اى ثمن العبد ٢١م اى عند الموصي ٢١م

ع قوله ولا لا ويعه تركته كقبوله وان مات فقال لا اقبل ثم قبل صح ان لم يخرجه قاض مذ قال لا اقبل الخ اقول هذا يخالف ما ذكره في الخانية من ان الوصي له ان يرد الوصية بعد موت الموصي ولا يتوقف على رد القاضي كما ان للوكيل ان يرد الوكالة بعد موت الموكل ولا يتوقف على رد القاضي ولا على علم الورثة كما في الخانية ايضا وقد ذكر في الخانية ايضا ان الوصي له ان يرد الوصية في حياة الموصي ولا يتوقف على رد القاضي ولا على علم الموصي كما في الوكيل ايضا وقد ذكر في الخانية ايضا ان الوصي له ان يرد الوصية في حياة الموصي ولا يتوقف على رد القاضي ولا على علم الموصي كما في الوكيل ايضا وقد ذكر في الخانية ايضا ان الوصي له ان يرد الوصية في حياة الموصي ولا يتوقف على رد القاضي ولا على علم الموصي كما في الوكيل ايضا

ع قوله والى عبد وكافر وفاسق بدل غيرهم الخ اقول هذا يخالف ما ذكره في الخانية من ان الوصي له ان يرد الوصية بعد موت الموصي ولا يتوقف على رد القاضي كما ان للوكيل ان يرد الوكالة بعد موت الموكل ولا يتوقف على رد القاضي ولا على علم الورثة كما في الخانية ايضا وقد ذكر في الخانية ايضا ان الوصي له ان يرد الوصية في حياة الموصي ولا يتوقف على رد القاضي ولا على علم الموصي كما في الوكيل ايضا وقد ذكر في الخانية ايضا ان الوصي له ان يرد الوصية في حياة الموصي ولا يتوقف على رد القاضي ولا على علم الموصي كما في الوكيل ايضا

ع قوله ووصيه صغار صح ولا لا الخ اقول هذا يخالف ما ذكره في الخانية من ان الوصي له ان يرد الوصية بعد موت الموصي ولا يتوقف على رد القاضي كما ان للوكيل ان يرد الوكالة بعد موت الموكل ولا يتوقف على رد القاضي ولا على علم الورثة كما في الخانية ايضا وقد ذكر في الخانية ايضا ان الوصي له ان يرد الوصية في حياة الموصي ولا يتوقف على رد القاضي ولا على علم الموصي كما في الوكيل ايضا وقد ذكر في الخانية ايضا ان الوصي له ان يرد الوصية في حياة الموصي ولا يتوقف على رد القاضي ولا على علم الموصي كما في الوكيل ايضا

ع قوله وعكسه لا ولو تأسم الورثة واخذ نصيب الموصى له بقضاء رجع بثلث ما بقي الخ اقول هذا يخالف ما ذكره في الخانية من ان الوصي له ان يرد الوصية بعد موت الموصي ولا يتوقف على رد القاضي كما ان للوكيل ان يرد الوكالة بعد موت الموكل ولا يتوقف على رد القاضي ولا على علم الورثة كما في الخانية ايضا وقد ذكر في الخانية ايضا ان الوصي له ان يرد الوصية في حياة الموصي ولا يتوقف على رد القاضي ولا على علم الموصي كما في الوكيل ايضا وقد ذكر في الخانية ايضا ان الوصي له ان يرد الوصية في حياة الموصي ولا يتوقف على رد القاضي ولا على علم الموصي كما في الوكيل ايضا

ع قوله ووصي الوصي وصي التركتين الخ اقول هذا يخالف ما ذكره في الخانية من ان الوصي له ان يرد الوصية بعد موت الموصي ولا يتوقف على رد القاضي كما ان للوكيل ان يرد الوكالة بعد موت الموكل ولا يتوقف على رد القاضي ولا على علم الورثة كما في الخانية ايضا وقد ذكر في الخانية ايضا ان الوصي له ان يرد الوصية في حياة الموصي ولا يتوقف على رد القاضي ولا على علم الموصي كما في الوكيل ايضا وقد ذكر في الخانية ايضا ان الوصي له ان يرد الوصية في حياة الموصي ولا يتوقف على رد القاضي ولا على علم الموصي كما في الوكيل ايضا

ع قوله وتصح تسمته عن الورثة مع الموصى له الخ اقول هذا يخالف ما ذكره في الخانية من ان الوصي له ان يرد الوصية بعد موت الموصي ولا يتوقف على رد القاضي كما ان للوكيل ان يرد الوكالة بعد موت الموكل ولا يتوقف على رد القاضي ولا على علم الورثة كما في الخانية ايضا وقد ذكر في الخانية ايضا ان الوصي له ان يرد الوصية في حياة الموصي ولا يتوقف على رد القاضي ولا على علم الموصي كما في الوكيل ايضا وقد ذكر في الخانية ايضا ان الوصي له ان يرد الوصية في حياة الموصي ولا يتوقف على رد القاضي ولا على علم الموصي كما في الوكيل ايضا

ع قوله وبطل فعل احد الوصيين في غير التجهيز الخ اقول هذا يخالف ما ذكره في الخانية من ان الوصي له ان يرد الوصية بعد موت الموصي ولا يتوقف على رد القاضي كما ان للوكيل ان يرد الوكالة بعد موت الموكل ولا يتوقف على رد القاضي ولا على علم الورثة كما في الخانية ايضا وقد ذكر في الخانية ايضا ان الوصي له ان يرد الوصية في حياة الموصي ولا يتوقف على رد القاضي ولا على علم الموصي كما في الوكيل ايضا وقد ذكر في الخانية ايضا ان الوصي له ان يرد الوصية في حياة الموصي ولا يتوقف على رد القاضي ولا على علم الموصي كما في الوكيل ايضا

ع قوله ولا ارتاب بهضم ورد وديعة عين وقضاء دين وتنفيذ وصية معينة وعتق عبد عين والخصومة في حقوق الميت ووصي الوصي وصي التركتين الخ اقول هذا يخالف ما ذكره في الخانية من ان الوصي له ان يرد الوصية بعد موت الموصي ولا يتوقف على رد القاضي كما ان للوكيل ان يرد الوكالة بعد موت الموكل ولا يتوقف على رد القاضي ولا على علم الورثة كما في الخانية ايضا وقد ذكر في الخانية ايضا ان الوصي له ان يرد الوصية في حياة الموصي ولا يتوقف على رد القاضي ولا على علم الموصي كما في الوكيل ايضا وقد ذكر في الخانية ايضا ان الوصي له ان يرد الوصية في حياة الموصي ولا يتوقف على رد القاضي ولا على علم الموصي كما في الوكيل ايضا

ع قوله وتصح تسمته عن الورثة مع الموصى له الخ اقول هذا يخالف ما ذكره في الخانية من ان الوصي له ان يرد الوصية بعد موت الموصي ولا يتوقف على رد القاضي كما ان للوكيل ان يرد الوكالة بعد موت الموكل ولا يتوقف على رد القاضي ولا على علم الورثة كما في الخانية ايضا وقد ذكر في الخانية ايضا ان الوصي له ان يرد الوصية في حياة الموصي ولا يتوقف على رد القاضي ولا على علم الموصي كما في الوكيل ايضا وقد ذكر في الخانية ايضا ان الوصي له ان يرد الوصية في حياة الموصي ولا يتوقف على رد القاضي ولا على علم الموصي كما في الوكيل ايضا

ع قوله وعكسه لا ولو تأسم الورثة واخذ نصيب الموصى له بقضاء رجع بثلث ما بقي الخ اقول هذا يخالف ما ذكره في الخانية من ان الوصي له ان يرد الوصية بعد موت الموصي ولا يتوقف على رد القاضي كما ان للوكيل ان يرد الوكالة بعد موت الموكل ولا يتوقف على رد القاضي ولا على علم الورثة كما في الخانية ايضا وقد ذكر في الخانية ايضا ان الوصي له ان يرد الوصية في حياة الموصي ولا يتوقف على رد القاضي ولا على علم الموصي كما في الوكيل ايضا وقد ذكر في الخانية ايضا ان الوصي له ان يرد الوصية في حياة الموصي ولا يتوقف على رد القاضي ولا على علم الموصي كما في الوكيل ايضا

ع قوله ووصي الوصي وصي التركتين الخ اقول هذا يخالف ما ذكره في الخانية من ان الوصي له ان يرد الوصية بعد موت الموصي ولا يتوقف على رد القاضي كما ان للوكيل ان يرد الوكالة بعد موت الموكل ولا يتوقف على رد القاضي ولا على علم الورثة كما في الخانية ايضا وقد ذكر في الخانية ايضا ان الوصي له ان يرد الوصية في حياة الموصي ولا يتوقف على رد القاضي ولا على علم الموصي كما في الوكيل ايضا وقد ذكر في الخانية ايضا ان الوصي له ان يرد الوصية في حياة الموصي ولا يتوقف على رد القاضي ولا على علم الموصي كما في الوكيل ايضا

ع قوله وتصح تسمته عن الورثة مع الموصى له الخ اقول هذا يخالف ما ذكره في الخانية من ان الوصي له ان يرد الوصية بعد موت الموصي ولا يتوقف على رد القاضي كما ان للوكيل ان يرد الوكالة بعد موت الموكل ولا يتوقف على رد القاضي ولا على علم الورثة كما في الخانية ايضا وقد ذكر في الخانية ايضا ان الوصي له ان يرد الوصية في حياة الموصي ولا يتوقف على رد القاضي ولا على علم الموصي كما في الوكيل ايضا وقد ذكر في الخانية ايضا ان الوصي له ان يرد الوصية في حياة الموصي ولا يتوقف على رد القاضي ولا على علم الموصي كما في الوكيل ايضا

وفي مال الطفل ان باع عبده واستحق وهلك الثمن في يده فهو على الورثة
اى العبد ١٢ام اى في يد الوصي ١٢ام
فحصته وصح احتياله بماله لو خيرا له وبيعه وشراؤه بما يتغابن في بيعه
اى بمال الصغير ١٢ام
على الكبير في غير العقار ولا يتجر في ماله ووصي الاب احق بمال الطفل من
اى على الكبير الغائب ١٢ام في الوصي ١٢ام اى في مال الصبي ١٢ام
الجد فان لم يوص الاب فالجد كالاب

فصل في الشهادة

تشهد الوصيان بان الميت اوصى الى زيد معهما لغت الا ان يدعي زيد
اى ببطلت شهادتهما ١٢ام
وكذا الابنان وكذا لو شهد الوارث صغيرين بمال او لكبيرين بمال الميت
الوصيان ١٢
ولو شهد رجلان لرجلين على ميت بدين الف وشهد الآخران للاولين
اى الف درهم ١٢ام
بمثله تقبل وان كانت شهادة كل فريق بوصية الف لا

كتاب الخنثى

هو من
اى تصح ١٢ام
له فرج وذكر فان بال من الذكر فغلام وان بال من الفرج فانثى وان بال منهما
اى الخنثى ١٢ام اى الخنثى ١٢ام من الذكر والفرج ١٢ام
فالحكم للاسبق وان استويا فمشكل ولا عبرة بالكثرة فان بلغ وخرجت لحيته
اى الذكر والفرج في السبق ١٢ام اى للخنثى ١٢ام
او وصل الى النساء فرجل وان ظهر له ثدي او لبن او حاض او حبل او
اى للخنثى ثدي ١٢ام
امكن وطيه فامرأة وان لم تظهر علامة او تعارضت فمشكل فيقف بين
اى وعلى الخنثى من الفرج ١٢ام اى للخنثى ١٢ام اى علامة الرجل والمرأة ١٢ام
صف الرجال والنساء وتبتاع له امة لتختنه فان لم يكن له مال فمن
اى الخنثى ١٢ام

بيت المال ثم تباع وله اقل النصيبين فلو مات ابوه وترك ابنا له سهمان
والخنثى سهم **مسائل تتعلق** ايماء الاخرس وكتابته كالبيان بخلاف
معتقل اللسان في وصية ونكاح وطلاق وبيع وشراء وقود لا في حد غنم
مذبوحة وميتة فان كانت المذبوحة اكثر تحرى واكل والا لا لف
ثوب نجس رطب في ثوب طاهر يابس فظهر رطوبته على ثوب طاهر لكن لا يعصر
لو عصر لا يتنجس راس شاة تمتلئ بالدم اخرق وزال عنه الدم فاتخذ منه
مرقة جاز والتحرق كالاصل سلطان جعل الخراج لو به الارض جائز وان
جعل العشر لا ولو دفع ارضه المملوكة الى قوم ليعطوا الخراج جائز ولو نوى
قضاء رمضان ولم يعين اليوم صح ولو عن رمضانين كقضاء الصلوة وصح
وان لم ينو اول صلوة او اخر صلوة عليه اتبع برأي غيره كفر لو صلى بثقه
ولا يقتل بعض الحاج عند ابي في ترك الحج متوزن من شد فقالت شدم
لم ينعقد النكاح خويشتن را زن من گردانيد فقالت گردانيدم وقال پذيرفتم

ينعقد دختر خويش را به پسر من ارزانی داشتم فقال لم اشتم لا ينعقد منعها ان زوجها عن
اى النكاح ١٢ اى لو قال الرجل آخر ١٢
الدخول عليها وهو ليس معها فی بيتها ان تنوز ولو سكن فی بيت الخصب
اى الزوج والوا والحال ١٢ اى بيت المراة ١٢ اى الزوج ١٢
فامتنعت منه لانه قال لا اسكن مع امتك واربد بيتا على حدة ليس لها ذلك
اى من السكون معه ١٢ اى الزوجة ١٢
قالت مرا طلاق دهى فقال دادم گيرا و كرده گيرد داده باد او كرده باد لا يقع الا ان ينوى لو قال
اى لو قالت المراة لزوجها ١٢ الجواب ١٢
داده ست او كرده است يقع لو كذا فلا ولو قال داده انكار او كرده انكار لا يقع وان نوى كرد نشايد تا فيما
اى الطلاق ١٢ اى الطلاق ١٢
او هم عم لا يقع ديانة جيله زنان كن اقرارا بالثلث حيله خويش كن كه كابين ترا بخشيدم
اى بنية الزوج ١٢ اى بوقوع الثلث ١٢
مرا از جنگ بازدار ان طلقها سقط المهر والا فقال لعبده انا مولاك او امته انا امتك لا يعتق
اى وان لم يطلقها فی مجلس ١٢
بر من سوگند است كه اين كار نكنم اقرار بالیمین بالله تعالى وان قال بر من سوگند است بطلاق لزمه
ذلك فان قال قلت ذلك كذبا لا يصدق ولو قال مرا سوگند خانه است كه اين كار نكنم
اى رجل ١٢
فهو اقرار بالیمین بالطلاق قال البائع بها بازده فقال البائع بازدهيم يكون فسخا
معناه اعطيت ١٢
للبيع ان فعلت كذا ما دمت بخارا وكذا فخرج منها ورجع وفعل لا يحنث
باع اثاثا لا يدخل حجرتها فی البيع والعقار المتنازع فيه لا يخرج
بان ادعى رجل على رجل ان العقار ملكه ١٢
من يد ذی اليد ما لم يبرهن المدعی عقار الاتی

ولاية القاضي لا يصح قضاؤه فيه اذا قضى القاضي في حادثة بيته
اي قضاء القاضي ١٢م
اي وقفه ١٢م
ثم قال رجعت عن قضائي او بدا لي غير ذلك او وقعت في تلبيس
اي القاضي ١٢م اي ظهر ١٢م اي اطلعت ١٢م اي كذب ١٢م
الشهود او ابطلت حكمي ونحو ذلك لا يعتبر والقضاء ماض انكار
اي لا يتوقف القاضي ١٢م
بعد دعوى صحيحة وشهادة مستقيمة جباء تي ما ثم سال رجلا عن
اي الى قول القاضي ١٢م
شيء فاقر به وهم يرونه وليسمعون كلامه وهو لا يراهم جازت شهادتهم وان
اي في موضع ١٢م
سمعوا كلامه ولم يروه لاباع عقارا او بعض قار به حاضر يعلم البيع ثم
الرجل ١٢م الرسول ١٢م
ادعى لا يسمع وهبت مهرها الزوجها فماتت فطالب ورثتها بمهرها منه
امراة ١٢م
وقالوا كانت الهبة في مرض موتها وقال بل في الصحة فالقول له اقر بدين
اي الورثة ١٢م
او غيره ثم قال كنت كاذبا فيما اقررت حلف المقر على ان المقر كان كاذبا
فيما اقر وليست بمبطل فيما ادعى عليه الاقرار ليس سببا للملك قال
لاخر وكلتك ببيع هذا فسكت صار وكيلا وكلها بطلاقها لا يملك
اي وكل رجل امراة ١٢م
عزلها وكلتك بكذا على اني متى عزلتك فانت وكيلي يقول في عزله
من غير حضور ١٢م
عزلتك ثم عزلتك ولو قال كلما عزلتك فانت وكيلي يقول رجعت
رجل لاخر ١٢م
عن الوكالة المعلقة وعزلتك عن الوكالة المنجزة قبض بدل الصلح شرط
وان كان بحضرة ١٢م
ان كان دينا بدين والا لا اذ ادعى رجل على صبي دارا فصالحه ابوه على مال
يشترط قبضه ١٢م

الكتاب

قوله فالقول لها اي للزوج والقياس ان يكون للورثة لان البينة حادثة والحادث مضاف الى اقرب الاوقات وجه الاستحسان ان الظاهر شاهد للزوج فالقول قولها ١٢م منه

قوله فالقول له لان الاقرار حجة قاصرة والرجوع عنه صحيح ١٢م منه

مسائل شتى ٢١

لان الوكيل هو الذي يتصرف لغيره ١٢م منه

فالوكيل لغيره صورة رجل ١٢م منه

قوله وكيلا بطلاقها اي وكل رجل امراة ١٢م منه

قوله وكلتك ببيع هذا فسكت صار وكيلا اي وكل رجل امراة ١٢م منه

قوله وكلتك بكذا على اني متى عزلتك فانت وكيلي اي من غير حضور ١٢م منه

قوله عزلتك ثم عزلتك اي رجل لاخر ١٢م منه

قوله ان كان دينا بدين اي وان كان بعين بعين ١٢م منه

الصبيه فان كان للمدعي بينة جاز ان كان بمثل القيمة او اكثر مما يتعاين الناس

فيه وان لم يكن له بينة او كانت له غير عادلة او قال لا بينة لي فبرهن

او قال لا شهادة لي تشهد بقبل الامام الذي ولاه الخليفة ان يقطع

انسانا من طريق الجادة ان لم يضر بالمسافة من صادره السلطان

ولم يعين بيع ماله فباع ماله صح خوفها بالضرب بحق وهبت مهرها له

لم تصح ان هدد على الضرب وان اكرهها على الخلع وقع الطلاق

ولا يسقط المال ولو احالت انسانا على الزوج بمهرها وهبت

المهر للزوج لا تصح الا ان يبرأ في ملكه او بالوعة فتزمنها حائط

جار وطلب تحويله لم يجب عليه فان سقط الحائط منه

لم يضمن عمر جار زوجته بماله باذنها فالعمارة لها والنفقة دين

عليها ولنفسه بلا اذنها فالعمارة لها وهو متطوع ولو اخذ

غريمه فنزعه انسان من يده لم يضمن في يده مال لسان فقال

له سلطان ادفع الى هذا المال والا اقطع يدك او ضربك

خمسين ثم فم لم يضمن وضح منجلا في الصحراء ليصيد به حمار وحش
اى ولو وضع رجل ١٢م
وسمى عليه فجاء في اليوم الثاني ووجد الحمار مجروحا ميتا لم يؤكل كره
اى الواضع ١٢م اى الواضع ١٢م
من الشاة الحياء الخصية والغدة والمرارة والمثانة والذكر والدم
اى الحمار
المسفوح والذكر ونخاع الصلب للقاضي ان يقرض من مال الغائب
اى الفرج ١٢م
والطفل واللقطة صبي حشفته ظاهرة بحيث لو رأى انسان ظنه
حرام مغزم ١٢م
مختونا ولا يقطع جلد ذكر لا يشتد يترك كشيخ اسلم وقال اهل
اى الصبي ١٢م اى الختان ١٢م اى كما ترك ختان شيخ ١٢م
البصرة لا يطيق الختان ووقته سبع سنين والمسابقة بالفرس و
اى لا يقدر الشيخ ١٢م
الابل والارماح والرمي جائزة وحرم شرط الجعل من الجانبين لا من
اى السباق ١٢م
احد الجانبين ولا يصلي على غير الانبياء والملائكة الا بطريق التبعية
اجمع الرجل ١٢م
والاعطاء باسم النيروز والمهرجان لا يجوز ولا بأس بلبس القلانس وندب
اى اعطاء شيء ١٢م
لبس السواد وارسال ذنب العمامة بين كتفيه الى وسط الظهر
اى ندب ارسال ١٢م بفتح الذال وضمها ١٢م
وللشاب العالم ان يتقدم على الشيخ الجاهل ومحافظ القرآن ان يختم في اربعين
بتقدم او فاعل ١٢م

كتاب الفرائض

يبدأ من تركة الميت بتجهيزه ثم دينه ثم وصيته ثم يقسم بين ورثته وهم ذو فرض اى ذو سهم مقدر فللاب السدس
اى الباقى ۱۲ م — اى ورثة الميت ۱۲ م — ذو فرض ۱۲ م
مع الولد او ولد الابن والجد كالاب ان لم يتخلل فى نسبته
سواء كان ذكرا او انثى ۱۲ م — اى بتوسط الميت
انثى ولا فى رده الى ثلث ما بقى وحجب ام الاب فيحجب الاخوة والام الثلث
ومع الولد او ولد الابن وان سفل او الاثنين من الاخوة والاخوات
الا اولادهم السدس ومع الاب واحد الزوجين ثلث الباقى لعدد فرض
اى ويفرض للام مع اب ۱۲ م
احدهما والبقية وان كثرن السدس ان لم يتخلل جد فاسد فى
نسبتها الى الميت وذات جهتين كذات جهة والبعدى يحجب بالقربى
والكل بالام والزوج النصف ومع الولد او ولد الابن وان سفل الربع
وان كانت — مبتدأ او فاعل ۱۲ م
وللزوجة الربع ومع الولد او ولد الابن وان سفل الثمن وللبنت
النصف وللاكثر الثلثان وعصبتها الابن وله مثل حظهما
اى للابن ۱۲ م — اى البنات ۱۲ م
وولد الابن كولده عند عدمه ويحجب بالابن وبمع البنت
فيه سواء ۱۲ م

لاقتربالمذكور والباقي وللاثنات السدس تكملة للثلثين وحجبن به
من الميت ١٢ منه المال ١٢ اي ولبنات الابن مع الواحدة الصلبية ١٢ بنات الابن ١٢
بنتين صلبيتين الا ان يكون معهن او اسفل منهن ذكر فيعصب
اي مع بنات الابن ١٢
من كانت بحذائه ومن كانت فوقه ممن لم يكن ذات سهم

وليسقط من دونه والاخوات لاب وام كبنات الصلب عند
اي عند عدم البنات وبنات الابن ١٢
عدمهن ولاب كبنات الابن مع الصلبيات وعصبتهن اخوهن
اي عند عدم البنات وبنات الابن ١٢ اي عصب الاخوات لاب ١٢ وام ١٢ ولاب ١٢
وللبنت وبنت الابن وللواحد من ولد الام السدس وللاكثر الثلث

ذكرهم كانثاهم وحجبن بالابن وابنه وان سفل
اي الاخوات كلهن ١٢ وكذا بجدن بالاب والجد ١٢
وبالاب والجد والبنت تحجب ولد الام فقط وعصبته اي من اخذ الكل ان انفر
والباقي مع ذوي سهم وللاخ لاب ثم ابنه وان سفل ثم الاب ثم اب
اي صاحب سهم مقدر ١٢
الاب وان علا ثم الاخ لاب وام ثم الاخ لاب ثم ابن الاخ لاب وام ثم
اي غير النهاية ١٢
ابن الاخ لاب ثم الاعمام ثم اعمام الاب ثم اعمام الجد على الترتيب
الاقرب اولى من البعيد في الاصح الذي ذكرناه ١٢
ثم المعتق ثم عصبته على الترتيب وللاثنتي فرضهن المضعف والثلثان

يصرن عصبة باخوتهن لا غير ومن يدلي بغير حجب بسوء ولد الام المحجوب

مع البنات وانما ترك ذكرهن لانه ذكر هن فيما تقدم ١٢ اعني ٥٤ قوله ومن بدلي من الاولاد وهو ارسال المدلو في البير لغة ثم استعير في ارسال كل شئ مجازا هن تر

يحجب كالاخوين او الاختين يحجبان الام الى السدس مع الاب
لا المحروم بالرق والقتل مباشرة واختلاف الدين او الدار والكافر يرث
اى لا يحجب ١٢م عن الارث بسبب الرق ١٢م
بالنسب والسبب كالمسلم ولو حجب احدهما بالحاجب لا بنكاح
اى فيرث بالحاجب ١٢م
محرم ويرث ولد الزنا وللعان بجهة الام فقط وموقف للحمل حظ
ابن ذكر ١٢م
ابن ويرث ان خرج اكثره حيا فمات لا اقله ولا لوارث بين الغرقى
والحرقى الا اذا علم ترتيب الموتى وذو رحم وهو قريب ليس بذى سهم
ثم مقدر للنساء ١٢م
وعصبة ولا يرث مع ذى سهم وعصبة سوى احد الزوجين لعدم
الرد عليهما وترتيبهم كترتيب العصبات والترجيح بقرب الدرجة
ثم بكون الاصل وارثا وعند اختلاف جهة القرابة فالقرابة الاب ضعيف
اى فيؤخذ الاب
قرابة الام وان اتفق الاصول فالقسمة على الابدان ولا فالعدد منهم
اى فيؤخذ قسمة المال ١٢م
والوصف من بطن اخلف والفرض نصف وربع وثمن وثلثان
اى ويؤخذ وصف الاصل ١٢م الذى ١٢م
وثلث وسدس ومخارجها اثنان للنصف واربعة وثمانية وثلثة
اى مخارج هذا الفروض ١٢م
وستة ليسرها واثنا عشر واربعة وعشرون بلا اختلاط وقولى زيادة

نسته الى عشرة وترا وشفعا واثنا عشر الى سبعة عشر وترا والاربعة و
اى واثنان عشر لعول الى سبعة عشر ١٢م
عشرون الى سبعة وعشرين وان انكسر حظ فريق ضرب وفق العدد
في الفريضة ان وافق والا فالعدد في الفريضة فالمبلغ مخرج وان تعدد
اى في اصلها ١٢م اى في اصلها ١٢م اى لمبلغ الضرب ١٢م
الكسر وتماثل ضرب واحد وان تداخل فالاكثر وان توافق فالوفق والا فالعدد
اى فاضرب ١٢م اى لبعض ١٢م اى لاحد العددين او الاعداد ١٢م
في العدد ثم وثم ثم المبلغ في الفريضة وعلى لها وكما فضل يرد على
اى ثم ضرب المبلغ ١٢م اى في اصل المسئلة ١٢م
ذوي الفروض بقدر سهامهم الا على الزوجين فان كان من يرد
الفاضل لا يرد عليهما ١٢م
عليه جنسا واحدا فالمسئلة من رؤسهم كبنتين او اختين والا فمن
اى من ستة ١٢م
سهامهم فمن اثنتين لو سدسان وثلثه لو ثلث وسدس واربعة لو
اى لو اجتمع في المسئلة ١٢م اى لو اجتمع المسئلة ١٢م اى من اربعة ١٢م
نصف وسدس وخمسة او ثلثان وسدس او نصف وسدسان او نصف
اى لو اجتمع في المسئلة ١٢م اى من خمسة ١٢م
وثلث ولو مع الاول من لا يرد عليها غط فرضه من اقل مخارجه ثم اقسم
اى ولو اجتمع ١٢م
الباقي على من يرد عليه كزوج وثلاث بنات وان لم يستقم فان وافق
اى من فرض له ١٢م اى الباقي ١٢م اى الباقي على من يرد عليه ١٢م
رؤسهم فاضرب وفق عدد رؤسهم في مخرج فرض من لا يرد عليه
كزوج وست بنات والا فاضرب كل رؤسهم في مخرج فرض من لا يرد عليه

بنات ولكن بينهما موافقة الثلث فاضرب وفق عدد رؤسهن وهو اثنان في مخرج فرض من لا يرد عليه وهو اربعة يصير ثمانية تلزم الاثنان والباقي ستة لبنات الصلب

كزوج وخمس بنات ولو مع الثاني من لا يرد عليه فاقسم ما بقي من مخرج
فرض من لا يرد عليه على مسئلة من يرد عليه كزوجة واربع جدات وست
اخوات لام وان لم يستقم فاضرب سهام من يرد عليه في مخرج فرض من لا يرد
عليه كاربع زوجات وتسع بنات وست جدات ثم اضرب سهام من
لا يرد عليه في مسئلة من يرد عليه وسهام من يرد عليه فيما بقي من مخرج
فرض من لا يرد عليه وان انكسر فصحح كما مر وان مات البعض قبل القسمة فصحح مسئلة
الميت الاول واعط سهام كل وارث ثم صحح مسئلة الميت الثاني فانظر بين
اي وعين ١٢م
ما في يده من التصحيح الاول وبين التصحيح الثاني ثلثة احوال فان استقام ما في
يده من التصحيح الاول على التصحيح الثاني فلا ضرب وصحتا من تصحيح الميت الاول
اي في يد الميت الثاني ١٢م اي عليك ١٢م اي المسلمان ١٢م
وان لم يستقم فان كان بينهما موافقة فاضرب وفق التصحيح
الثاني في كل التصحيح الاول ان كان بينهما مباينة فاضرب كل التصحيح الثاني
في التصحيح الاول فالمبلغ مخرج المسئلتين واضرب سهام ورثة الميت الاول

في التصحيح الثاني او في وفقه وسهام ورثة الميت الثاني في نصيب الميت الثاني او في وفقه
ويعرف حظ كل فريق من التصحيح بضرب ما لكل المسئلة فيما ضربته في اصل المسئلة
وحظ كل فرد بنسبة سهام كل فريق من اصل المسئلة الى عدد رؤس سهام مفرداتهم يعطى
كذلك النسبة من المضروب لكل فرد وان اردت قسمة التركة بين الورثة او الغرماء فاضرب
سهام كل وارث من التصحيح في كل التركة ثم اقسم المبلغ على التصحيح ومن صالح من الورثة على شئ
فاجعل كان ابين واقسمها بقي على سهام من بقي والحمد لله الذي بنعمته تتم الصالحات
والصلوة والسلام على رسوله محمد خير خلقه وآله اجمعين الطيبين الطاهرين

خاتمة الطبع

الحمد لله الذي اعلى معالم العلم واعلامه والصلوة على من اذاع شعائر الشرع
واحكامه اما بعد فبشرى لكم يا ائمة الاخوان وطوبى لكم يا زمرة الخلان بطبع
هذا الكتاب العظيم الذي تجري فيه انهار الفقه كالامواج في البحر
الرائق المسمى **بكنز الدقائق** مرة خامسة الواقعة في بلدة
لكهنؤ المعزية الى المشهورين بين الاصحار والدهور
المنشي نول كشور مابرح بالفرح والسرور وكان ذلك في شهر
دسمبر سنة العيسوية موافقا لشهر جمادي الاول سنة الهجرية

عینی شرح ہدایہ - حامل المتن اور حاشیہ پر پورا ہدایہ بھی چڑھا ہے مولفہ شیخ ابا محمد بن احمد العینی یہ بہت کمیاب اور نادر کتاب ہے سارے ہندوستان مین تلاش صرف ایک کتاب بہم پہونچی جسکی نقل ہوکر بصحت و کوشش تمام چھپی کتاب چار جلد مین ہے۔

۱- جلد اول - کتاب الطہارت سے تا کتاب الحج دو کمر ے۔

۲- جلد دوم - کتاب النکاح سے تا کتاب الوقف دو کمر ے۔

۳- جلد سوم - کتاب البیوع سے تا کتاب الغصب۔

۴- جلد چہارم - کتاب الشفعہ سے تا مسائل شتی

در مختار فی شرح تنویر الابصار - بہت عمدہ فتاوی فقہ کا ہے مصنفہ مفتی محمد علاء الدین خوشخط صحیح چھاپہ صاف منقسمہ چار جلد مین ہے بسلسلہ ہندسہ یکجائی۔

۱- جلد اول - کتاب الطہارت سے کتاب الحج تک

۲- جلد دوم - کتاب النکاح سے کتاب الوقف تک

۳- جلد سوم - کتاب البیوع سے کتاب الغصب تک

۴- جلد چہارم - کتاب الشفعہ سے تا مسائل شتی

ہدایہ - جو ہدایہ تصنیف شیخ برہان الدین علی کی شرح ہے بخط نسخ اور حواشی جدید از افاضات مولانا محمد حسن سنبھلی مرحوم جو طلبا کے لیے بہت مفید ہین بصحت تمام چار جلد مین چھپا۔

۱- جلد اول - کتاب الطہارت سے کتاب الحج تک

۲- جلد دوم - کتاب النکاح سے کتاب الوقف تک

۳- جلد سوم - کتاب البیوع سے تا کتاب الغصب

۴- جلد چہارم - کتاب الشفعہ سے تا مسائل شتی

ہدایہ مع الکفایہ - منتہی یہ حاشیہ ہدایہ کا بہت معتبر و سندی ہے بصحت علماے فرنگی محل چھپا اسکی چار جلد ہین ہین

۱- جلد اول - کتاب الطہارت سے کتاب الحج تک

۲- جلد دوم - کتاب النکاح سے تا کتاب الوقف

۳- جلد سوم - کتاب البیوع سے تا کتاب الغصب

۴- جلد چہارم - کتاب الشفعہ سے تا مسائل شتی

عینی شرح کنز الدقائق - منتہی کتاب البیوع سے کتاب الغصب تک مصنفہ شیخ ابا محمد بن احمد العینی دو جلد ہین۔

شرح وقایہ - مصنفہ محمود بن صدر الشریعۃ بن عبید اللہ بن جمال الدین المحبوبی منتہی مع رسالہ دائرہ ہندیہ از مولوی خادم احمد فقہ حنفیہ کی درسی کتاب ہے جلد ہین اولین عبادات ہین چھپی۔

فتاوی قاضی خان - مصنفہ قاضی حسن بن منصور بن محمود اوزجندی رحمۃ اللہ تعالے وجعل الجنۃ مثواہ بڑے رتبے کا فتاوی ہی مقبول العلما بڑی کوشش سے بصحت تمام چھپا ہی - چار جلد مین -

۱- **جلد اول** - کتاب الطہارت سے کتاب الحج تک -

۲- **جلد دوم** - کتاب النکاح سے کتاب الوقف تک -

۳- **جلد سوم** - کتاب البیوع سے کتاب الغصب تک -

۴- **جلد چہارم** - کتاب الشفعہ سے تا مسائل شتی -

اسکے ساتھ بطور ضمیمہ کے فتاوی سراجیہ بھی ہی

ذخیرۃ العقبے - حاشیہ شرح وقایہ کا مصنفہ علامہ اخی یوسف بن جنید چھاپہ کلکتہ سے نقل ہوکر چھپا -

مختصر وقایہ - مصنفہ صدر الشریعت عبید اللہ اتہمین کتاب الطہارت وکتاب النکاح وکتاب البیع وکتاب الشفعہ کے چارون حصون کا بیان ہی -

قدوری - مصنفہ ابوالحسن بن احمد بن محمود بن جعفر البغدادی تصحیح علماے فرنگی محل طبع ہوئی -

شرح الیاس - مشتمل چارون جلد کتاب الطہارت سے تا کتاب الشفعہ اسمین مذکور ہین -

شرح وقایہ - مع حاشیہ حلبی جو بارہا طبع ہوا اسکی یہ طبع بطرز جدید یعنی نصف صفحہ مین بقلم جلی شرح وقایہ اور نصف صفحہ مین حاشیہ حلبی پسند علماے پنجاب بصحت تمام ہدیۂ ناظرین ہوا

عمدۃ البضاعۃ - فی مسائل الرضاعۃ - بچون کے دودھ پلانے کی عدمیعادی از راہ شریعت

اصول فقہ عربی

حسامی محشی - متن متین ہی مصنفہ مولانا حسام الحق بصحت علماے فرنگی محل -

کتاب التحقیق - معروف بہ غایۃ التحقیق شرح حسامی کی ہی از مولوی عبد العزیز بن احمد البخاری بصحت علماے فرنگی محل -

توضیح تلویح - از صدر شریعت وعلامہ تفتازانی ج کامل سنہ حاشیہ از حسن چلپی وشیخ الاسلام وملا خسرو نہایت نایاب مجموعہ -

شرح مسلم الثبوت - از ملا بحر العلوم نہایت نفیس ومعروف ومستند شرح -

اصول الشاشی محشی - بحصول الحواشی از ملا محمد حسن سنبھلی مرحوم -

نوٹ:

جامعہ عثمانیہ

۱۔ امتحان ایم اے اصول تعلیم

۲۔ امتحان بی ٹی

۳۔ امتحان ایم اے

۴۔ امتحان بی ایڈ

۵۔ امتحان ایم ایڈ

۶۔ امتحان ایم ایڈ

۷۔ امتحان ایم ایڈ

۸۔ امتحان ایم ایڈ

۹۔ امتحان ایم ایڈ

۱۰۔ امتحان ایم ایڈ

۱۱۔ امتحان ایم ایڈ

۱۲۔ امتحان ایم ایڈ

۱۳۔ امتحان ایم ایڈ

۱۴۔ امتحان ایم ایڈ

۱۵۔ امتحان ایم ایڈ

۱۶۔ امتحان ایم ایڈ

۱۷۔ امتحان ایم ایڈ

۱۸۔ امتحان ایم ایڈ

۱۹۔ امتحان ایم ایڈ

۲۰۔ امتحان ایم ایڈ

۲۱۔ امتحان ایم ایڈ

۲۲۔ امتحان ایم ایڈ

۲۳۔ امتحان ایم ایڈ

۲۴۔ امتحان ایم ایڈ

۲۵۔ امتحان ایم ایڈ

۲۶۔ امتحان ایم ایڈ

۲۷۔ امتحان ایم ایڈ

۲۸۔ امتحان ایم ایڈ

۲۹۔ امتحان ایم ایڈ

۳۰۔ امتحان ایم ایڈ

۳۱۔ امتحان ایم ایڈ

۳۲۔ امتحان ایم ایڈ

۳۳۔ امتحان ایم ایڈ

۳۴۔ امتحان ایم ایڈ

۳۵۔ امتحان ایم ایڈ

۳۶۔ امتحان ایم ایڈ

۳۷۔ امتحان ایم ایڈ

۳۸۔ امتحان ایم ایڈ

۳۹۔ امتحان ایم ایڈ

۴۰۔ امتحان ایم ایڈ

۴۱۔ امتحان ایم ایڈ

۴۲۔ امتحان ایم ایڈ

۴۳۔ امتحان ایم ایڈ

۴۴۔ امتحان ایم ایڈ

۴۵۔ امتحان ایم ایڈ

۴۶۔ امتحان ایم ایڈ

۴۷۔ امتحان ایم ایڈ

۴۸۔ امتحان ایم ایڈ

۴۹۔ امتحان ایم ایڈ

۵۰۔ امتحان ایم ایڈ

۵۱۔ امتحان ایم ایڈ

۵۲۔ امتحان ایم ایڈ

۵۳۔ امتحان ایم ایڈ

۵۴۔ امتحان ایم ایڈ

۵۵۔ امتحان ایم ایڈ

۵۶۔ امتحان ایم ایڈ

۵۷۔ امتحان ایم ایڈ

۵۸۔ امتحان ایم ایڈ

۵۹۔ امتحان ایم ایڈ

۶۰۔ امتحان ایم ایڈ

۶۱۔ امتحان ایم ایڈ

۶۲۔ امتحان ایم ایڈ

۶۳۔ امتحان ایم ایڈ

۶۴۔ امتحان ایم ایڈ

۶۵۔ امتحان ایم ایڈ

۶۶۔ امتحان ایم ایڈ

۶۷۔ امتحان ایم ایڈ

۶۸۔ امتحان ایم ایڈ

۶۹۔ امتحان ایم ایڈ

۷۰۔ امتحان ایم ایڈ

۷۱۔ امتحان ایم ایڈ

۷۲۔ امتحان ایم ایڈ

۷۳۔ امتحان ایم ایڈ

۷۴۔ امتحان ایم ایڈ

۷۵۔ امتحان ایم ایڈ

۷۶۔ امتحان ایم ایڈ

۷۷۔ امتحان ایم ایڈ

۷۸۔ امتحان ایم ایڈ

۷۹۔ امتحان ایم ایڈ

۸۰۔ امتحان ایم ایڈ

۸۱۔ امتحان ایم ایڈ

۸۲۔ امتحان ایم ایڈ

۸۳۔ امتحان ایم ایڈ

۸۴۔ امتحان ایم ایڈ

۸۵۔ امتحان ایم ایڈ

۸۶۔ امتحان ایم ایڈ

۸۷۔ امتحان ایم ایڈ

۸۸۔ امتحان ایم ایڈ

۸۹۔ امتحان ایم ایڈ

۹۰۔ امتحان ایم ایڈ

۹۱۔ امتحان ایم ایڈ

۹۲۔ امتحان ایم ایڈ

۹۳۔ امتحان ایم ایڈ

۹۴۔ امتحان ایم ایڈ

۹۵۔ امتحان ایم ایڈ

۹۶۔ امتحان ایم ایڈ

۹۷۔ امتحان ایم ایڈ

۹۸۔ امتحان ایم ایڈ

۹۹۔ امتحان ایم ایڈ

۱۰۰۔ امتحان ایم ایڈ